

مُسْتَنْدَاوَرَبَا مُحَاوَرَه تَرْجَمَه

جلد اول

مشکوٰۃ شریف

اُردو ترجمہ
مشکوٰۃ المصابیح

اسلام آباد، اے ایچ ایم اے، محمد بن عبد اللہ، الخلیفہ، الغفری

ترجمہ

مولانا عبد الرحمن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صابہ مظاہر حق جدید)

دارالافتاء

اُردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی، پاکستان فون: 2631861

عرضِ ناشر

محدث کبیر امام دلی الدین محمد عبداللہ الخطیب کا مرتب کردہ مجموعہ احادیث ”مشکوٰۃ المصابیح“ کا مترجم لسنڈ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ تمام کتب احادیث میں اسے ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ اپنی تالیف کے وقت سے آج تک نہایت مقبول اور علم حدیث کے ہر مدرسہ و یونیورسٹی میں ہمیشہ داخل درس رہا ہے۔ ہر زمانے کے علماء نے اس کی متعدد مختصر اور مبسوط شروحات مختلف زبانوں میں تحریر فرمائی ہیں۔ جیسے ملا علی قاری کی ”مرقاۃ المفاتیح“ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عربی شرح ”لمعات“ نور فارسی شرح ”اشعۃ اللمعات“ کے علاوہ مولانا اور یس کا ندھلوی کی ”تعلیق النصح“ وغیرہ۔

اردو میں بھی متعدد شرحیں دستیاب ہیں لیکن ”مظاہر حق جدید“ کو جو شہرت اور قبول عام نصیب ہو لوہ کسی دوسری شرح کو حاصل نہیں۔ یہ شرح بھی طبع کرنے کا شرف محمد اللہ و اللہ صاحب کو حاصل ہوا۔ لیکن یہ شرح ۵ ضخیم جلدوں میں ہے اور بہت سے حضرات اتنی تفصیل میں نہ جاسکتے ہیں اور نہ قیمتی کتاب لے سکتے ہیں اس لئے ضرورت تھی کہ کوئی مستند ترجمہ شائع ہو جو با محاورہ اور سہل ہو۔ یہ ذیل نظر کتاب ”مشکوٰۃ شریف مترجم“ اسی ضرورت کے پیش نظر شائع کی گئی ہے۔ علماء کرام سے دریافت کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ حدیث شریف کے ترجمے کے مطالعہ سے عام قاری کے لئے کسی بھی فقہی مسئلہ میں از خود کوئی رائے قائم کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ اس لئے ایسے قارئین سے گزارش ہے کہ صرف ترجمہ کے مطالعہ سے کسی فقہی مسئلہ میں کوئی رائے قائم نہ فرمائیں اور علماء سے رجوع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کراچی محمد اللہ علی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس ادارے کو ”مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ“ نے دیوبند میں قائم فرمایا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد احقر کے والد ماجد جناب الحاج محمد رضی عثمانی صاحب نے 1949ء میں کراچی میں اپنے والد ماجد حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں دوبارہ قائم کیا اور افتتاح بھی حضرت مفتی صاحب اور سید سلیمان ندوی نے فرمایا۔ اس وقت سے تاہم تحریر اردو اور انگریزی میں ہر دینی موضوع پر متعدد کتب اس ادارے سے شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی ہیں اور مسلسل یہ کام الحمد للہ مختلف مستند علماء کرام کی مشاورت سے جاری ہے۔

مشکوٰۃ شریف کے اس ترجمہ کی خصوصیات درج ذیل ہیں :

- ۱..... مشہور و مستند عالم دین کا آسان اور با محاورہ ترجمہ
- ۲..... ہر حدیث پر موضوع کی مناسبت سے عنوان مظاہر حق جدید سے لے کر شامل کئے ہیں (جو کسی بھی دوسرے ترجمہ میں نہیں)
- ۳..... خوبصورت کلمات و طباعت
- ۴..... عمدہ کاغذ اور حسین ۳ جلد میں مناسب قیمت
- ۵..... تصحیح کا خاص اہتمام

ہمارے ادارے سے محمد نذیر کتب احادیث اردو میں طبع ہو چکی ہیں وہ درج ذیل ہیں :

- | | |
|--|---|
| (۱) تفہیم البخاری ترجمہ و شرح بخاری شریف ۳ جلد | (۷) مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد |
| (۲) تفہیم المسلم ترجمہ و شرح مسلم شریف مکمل ۳ جلد | (۸) ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد |
| (۳) جامع ترمذی مترجم مع مختصر حواشی ۲ جلد | (۹) معارف الحدیث ۷ حصص کامل |
| (۴) تہذیب المسعود ترجمہ و شرح سنن ابوداؤد شریف ۳ جلد | (۱۰) تجرید بخاری شریف ایک جلد |
| (۵) سنن نسائی شریف ترجمہ و حواشی ۳ جلد | (۱۱) تقریر بخاری شریف (حضرت شیخ) |
| (۶) الادب المفرد مترجم مع شرح (امام بخاری) ایک جلد | (۱۲) تنظیم الاشتات شرح مشکوٰۃ ایک جلد |

امید ہے کہ علماء، طلباء اور عام مسلمان بھائی اس سے خوب خوب استفادہ حاصل کریں گے اور اپنے حلقہ اثر میں اسے روشناس کرائیں گے۔ آخر میں احقر کے لئے، والدین اور ذیل خانہ کے لئے دنیا و آخرت کی سرخروئی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

ناشر: خلیل اشرف عثمانی

ولد: الحاج محمد رضی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۱۱۹	نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان	۱۶		کِتَابُ الْإِيمَان	
۱۲۳	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۷		ایمان کا بیان	۱
۱۲۵	تیمم کا بیان	۱۸	۱۹	بڑے گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان	۲
۱۲۷	غسل مسنون کا بیان	۱۹	۳۳	وسوسہ کا بیان	۳
۱۲۸	حیض کا بیان	۲۰	۳۷	تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان	۴
۱۳۱	مستحاضہ کا بیان	۲۱	۴۱	عذاب قبر کا ثبوت	۵
	کِتَابُ الصَّلَاةِ	۵۳		کتاب اللہ اور سنت رسول کو مضبوطی سے	۶
۱۳۳	نماز کا بیان	۲۲	۵۹	پکڑنے کا بیان	۷
۱۳۶	اوقات نماز کا بیان	۲۳	۷۲	علم کا بیان	۸
۱۳۸	جلدی نماز پڑھنے کا بیان	۲۴		کِتَابُ الطَّهَارَةِ	
۱۴۲	نماز کے فضائل کا بیان	۲۵		پاکیزگی کا بیان	۸
۱۴۶	اذان کا بیان	۲۶	۸۷	وضو کو واجب کرنے والی چیزوں کا بیان	۹
۱۵۰	اذان اور اس کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان	۲۷	۹۱	پاسخاز کے آداب کا بیان	۱۰
۱۵۲	اذان کے بعض احکام کا بیان	۲۸	۹۵	مسواک کرنے کا بیان	۱۱
۱۵۷	مسجدوں اور نماز کے مقامات کا بیان	۲۹	۱۰۱	وضو کی سنتوں کا بیان	۱۲
۱۶۸	بستر ڈھانکنے کا بیان	۳۰	۱۰۳	تہانے کا بیان	۱۳
۱۷۱	سترہ کا بیان	۳۱	۱۰۹	تاپاک آدمیوں سے میل جول اور اس امر کا بیان کہ	۱۴
۱۷۵	نماز کے اوصاف و ارکان کا بیان	۳۲		کوئی باتیں اس کے لئے جائز ہیں	
۱۸۲	تجکیر تحریم کے بعد جو چیز پڑھی جائے اس کا بیان	۳۳	۱۱۳	پانی کے احکامات	۱۵
۱۸۶	نماز میں قرارت کا بیان	۳۴	۱۱۶		

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۳۰۷	نماز جمعہ کا بیان	۶۳	۱۹۵	رکوع کا بیان	۳۵
۳۱۲	جمعہ کے واجب ہونے کا بیان	۶۴	۱۹۹	سجدہ کی کیفیت اور اس کی فضیلت کا بیان	۳۶
۳۱۴	پاکی حاصل کرنے اور جمعہ کو سویرے جانیکا بیان	۶۵		تشہد یعنی التحیات کا بیان	۳۷
۳۱۸	خطبہ اور نماز جمعہ کا بیان	۶۶		رسول اللہ پر درود پڑھنے کا بیان اور اسکے فائدے	۳۸
۳۲۱	نماز خوف کا بیان	۶۷	۲۱۰	تشہد میں دعا پڑھنے کا بیان	۳۹
۳۲۴	عبیدین کی نماز کا بیان	۶۸	۲۱۴	نماز کے بعد دعا وغیرہ کا بیان	۴۰
۳۳۰	قربانی کا بیان	۶۹	۲۱۹	نماز میں جائز و ناجائز امور کا بیان	۴۱
۳۳۵	عتیرہ کا بیان	۷۰	۲۲۶	سجدہ سبوح کا بیان	۴۲
۳۳۶	نماز خضوف کا بیان	۷۱	۲۲۹	تلاوت قرآن کے سجدہ کا بیان	۴۳
۳۴۰	سجدہ شکر کا بیان	۷۲	۲۳۲	ان اوقات کا بیان جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے	۴۴
۳۴۱	استسقاء کا بیان	۷۳	۲۳۶	جماعت اور اس کی فضیلت کا بیان	۴۵
۳۴۵	ہواؤں کا بیان	۷۴	۲۴۳	صفوں کے برابر کرنے کا بیان	۴۶
	اَلْبَوَابُ الْجَنَائِزِ		۲۴۷	امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان	۴۷
			۲۵۰	امامت کا بیان	۴۸
۳۴۸	میت اور جنازہ کا بیان	۷۵	۲۵۳	جو امام پر واجب ہے اس کا بیان	۴۹
	موت کو یاد رکھنے کی فضیلت اور آرزوئے	۷۶	۲۵۵	امام کی اقتدا اور سبق کے احکام کا بیان	۵۰
۳۶۶	موت کا بیان		۲۵۹	جو شخص دوم مرتبہ نماز پڑھے اس کا بیان	۵۱
۳۷۰	جان کنی کے وقت جس چیز کی تلقین کی جائے اسکا بیان	۷۷	۲۶۱	سنتوں کا بیان اور فضائل	۵۲
۳۷۹	میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان	۷۸	۲۶۷	رات کی نماز کا بیان	۵۳
۳۸۲	جنازہ کے ساتھ اور نماز پڑھنے کا بیان	۷۹	۲۷۴	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں کیا پڑھتے تھے	۵۴
۲۹۲	میت کو دفن کرنے کا بیان	۸۰	۲۷۷	رات کی عبادت پر رغبت دلانے کا بیان	۵۵
۳۹۸	میت پر رونے کا بیان	۸۱	۲۸۱	اعمال میں میاں روی کا بیان	۵۶
۴۰۹	قبروں کی زیارت کا بیان	۸۲	۲۸۴	وتر کا بیان	۵۷
	كِتَابُ الزَّكَاةِ		۲۹۱	قنوت کا بیان	۵۸
			۲۹۳	ماد رمضان کی عبادت کا بیان	۵۹
۴۱۱	زکوٰۃ کا بیان	۸۳	۲۹۷	اشراق اور چاشت کی نماز کا بیان	۶۰
۴۱۹	جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کا بیان	۸۴	۳۰۲	نفلی نماز کا بیان	۶۱
۴۲۵	صدقہ فطر کا بیان	۸۵	۳۰۳	نماز سفر کا بیان	۶۲

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۵۶۹	استغفار اور توبہ کا بیان	۱۱۰	۴۲۷	جن لوگوں کو زکوٰۃ لینا حرام ہے	۸۶
۵۷۰	رحمت خداوندی کی اور اس کے غضب کا بیان	۱۱۱		جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو	۸۷
	صبح و شام اور سونے کے وقت پڑھنے	۱۱۲	۴۳۰	نہیں ان کا بیان	
۵۶۵	کی دعاؤں کا بیان		۴۳۶	خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہت کا بیان	۸۸
۵۷۶	مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان	۱۱۳	۴۴۵	خیرات اور صدقہ کی فضیلت کا بیان	۸۹
۵۸۷	پناہ مانگنے کا بیان	۱۱۴	۴۵۵	بہترین صدقہ کا بیان	۹۰
۵۹۲	جامع دعاؤں کا بیان	۱۱۵	۴۵۹	شوہر کے مال سے بیوی کے خرچ کرنے کا بیان	۹۱
			۴۶۱	جو شخص صدقہ دے کر واپس نہ لے اس کا بیان	۹۲
	کِتَابُ الْحَجَّ			کِتَابُ الصَّوْمِ	
۵۹۹	افعال اور ارکان حج کا بیان	۱۱۶		روزہ کا بیان	۹۳
۶۰۶	احرام باندھنے اور لبتیک کہنے کا بیان	۱۱۷	۴۶۲	چاند دیکھنے کا بیان	۹۴
۶۰۹	حجۃ الوداع کے واقعہ کا بیان	۱۱۸	۴۶۵	سحری اور افطار کا بیان	۹۵
۶۱۷	شہر مکہ میں داخل ہونے اور طواف کا بیان	۱۱۹	۴۶۸	روزے کو پاک کرنے کا بیان	۹۶
۶۲۳	میدان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان	۱۲۰	۴۷۱	مسافر کے روزے کا بیان	۹۷
۶۲۶	عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان	۱۲۱	۴۷۶	قضا روزے کا بیان	۹۸
۶۳۰	جمرہ پر ننگریاں مارنے کا بیان	۱۲۲	۴۷۸	نفل روزے کا بیان	۹۹
۶۳۱	قربانی کے جانوروں کا بیان	۱۲۳	۴۷۹	زوال سے پہلے روزے کی نیت کا بیان	۱۰۰
۶۳۵	سر منڈانے کا بیان	۱۲۴	۴۸۶	شب قدر کا بیان	۱۰۱
۶۳۷	افعال حج میں تقدیم و تاخیر کا بیان	۱۲۵	۴۸۸	اعتکاف کا بیان	۱۰۲
	قربانی کے دن خطبہ کنکریوں کے مارنے اور	۱۲۶	۴۹۲	قرآن کے فضائل کا بیان	۱۰۳
۶۳۸	طواف رخصت کا بیان		۴۹۴	تلاوت قرآن پر مہر و امت کا بیان	۱۰۴
	جن چیزوں سے محرم کو بچنا چاہیے	۱۲۷	۵۱۲	اختلاف قنارت کا بیان	۱۰۵
۶۴۳	ان کا بیان		۵۱۷	دعاؤں کا بیان	۱۰۶
۶۴۷	محرم کو شکار کھیلنے کی ممانعت کا بیان	۱۲۸	۵۲۳	ذکر الہی اور تقرب خداوندی حاصل کرنے کا بیان	۱۰۷
	محرم کے رد کے جانے اور حج کے فوت	۱۲۹	۵۲۹	خداوند تعالیٰ کے ناموں کا بیان	۱۰۸
۶۴۹	ہو جانے کا بیان		۵۳۸	تسبیح، تہلیل، تکبیر و تحمید کے ثواب	۱۰۹
۶۵۱	حرم مکہ کی حرمت کا بیان	۱۳۰		کا بیان	
۶۵۲	حرم مدینہ کا بیان	۱۳۱	۵۴۲		

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۸۶	جن لوگوں کو زکوٰۃ لینا حرام ہے	۴۲۷	۱۱۰	استغفار اور توبہ کا بیان	۵۶۹
۸۷	جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو نہیں ان کا بیان	۴۳۰	۱۱۱	رحمت خداوندی کی اور اس کے غضب کا بیان	۵۷۰
۸۸	خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہت کا بیان	۴۳۶	۱۱۲	صبح و شام اور سونے کے وقت پڑھنے کی دعاؤں کا بیان	۵۶۵
۸۹	خیرات اور صدقہ کی فضیلت کا بیان	۴۴۵	۱۱۳	مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان	۵۷۶
۹۰	بہترین صدقہ کا بیان	۴۵۵	۱۱۴	پناہ مانگنے کا بیان	۵۸۷
۹۱	شوہر کے مال سے بیوی کے خرچ کرنے کا بیان	۴۵۹	۱۱۵	جامع دعاؤں کا بیان	۵۹۲
۹۲	جو شخص صدقہ دے کر واپس نہ لے اس کا بیان	۴۶۱			
	کِتَابُ الصَّوْمِ			کِتَابُ الْحَجِّ	
۹۳	روزہ کا بیان	۴۶۲	۱۱۶	افعال اور ارکان حج کا بیان	۵۹۹
۹۴	چاند دیکھنے کا بیان	۴۶۵	۱۱۷	احرام باندھنے اور لبتیک کہنے کا بیان	۶۰۶
۹۵	سمحری اور افطار کا بیان	۴۶۸	۱۱۸	حجۃ الوداع کے واقعہ کا بیان	۶۰۹
۹۶	روزے کو پاک کرنے کا بیان	۴۷۱	۱۱۹	شہر مکہ میں داخل ہونے اور طواف کا بیان	۶۱۷
۹۷	مسافر کے روزے کا بیان	۴۷۶	۱۲۰	میدان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان	۶۲۳
۹۸	قضا روزے کا بیان	۴۷۸	۱۲۱	عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان	۶۲۶
۹۹	نفل روزے کا بیان	۴۷۹	۱۲۲	جمرہ پر ننگریاں مارنے کا بیان	۶۳۰
۱۰۰	زوال سے پہلے روزے کی نیت کا بیان	۴۸۶	۱۲۳	قربانی کے جانوروں کا بیان	۶۳۱
۱۰۱	شب قدر کا بیان	۴۸۸	۱۲۴	سر منڈانے کا بیان	۶۳۵
۱۰۲	اعتکاف کا بیان	۴۹۲	۱۲۵	افعال حج میں تقدیم و تاخیر کا بیان	۶۳۷
۱۰۳	قرآن کے فضائل کا بیان	۴۹۴	۱۲۶	قربانی کے دن خطبہ کنکریوں کے مارنے اور طواف رخصت کا بیان	۶۳۸
۱۰۴	تلاوت قرآن پر مہر و امت کا بیان	۵۱۲		جن چیزوں سے محرم کو بچنا چاہیے	
۱۰۵	اختلاف قنارت کا بیان	۵۱۷		ان کا بیان	
۱۰۶	دعاؤں کا بیان	۵۲۳	۱۲۸	محرم کو شکار کھیلنے کی ممانعت کا بیان	۶۴۳
۱۰۷	ذکر الہی اور تقرب خداوندی حاصل کرنے کا بیان	۵۲۹	۱۲۹	محرم کے رد کے جانے اور حج کے فوت ہو جانے کا بیان	۶۴۹
۱۰۸	خداوند تعالیٰ کے ناموں کا بیان	۵۲۸	۱۳۰	حرم مکہ کی حرمت کا بیان	۶۵۱
۱۰۹	تبلیغ، تہلیل، تکبیر و تحمید کے ثواب کا بیان	۵۴۲	۱۳۱	حرم مدینہ کا بیان	۶۵۲

فصل: سند طریق حدیث کی معنی وہ لوگ جنہوں نے اسے روایت کیا۔ اسناد بھی اس معنی میں ہے لیکن کبھی کبھی طریق متن کے بیان اور اس کے ذکر کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور متن وہ ہے جس پر سلسلہ اسناد ختم ہو اگر درمیان کے کوئی راوی ساقط نہ ہو یا تو حدیث متصل ہو یا عدم سقوط کا نام اتصال ہے اور اگر ایک یا زیادہ راوی درمیان سے ساقط ہوں تو حدیث منقطع ہے اور اس سقوط کا نام انقطاع ہے اگر یہ سقوط ابتدائے سند سے ہو تو اسے تعلقی کہتے ہیں اور اس اسقاط کو تعلقی کہتے ہیں اور ساقط ہو گیا کبھی ایک یا ایک سے زیادہ ہوتا ہے اور کبھی پوری سند ختم کر دیتے ہیں جیسا کہ محققین کی عادت ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "تراہم صحیح بخاری میں تعلیقات بہت زیادہ ہیں لیکن یہ تعلیقات اتصال کے حکم میں ہیں اس لئے کہ انہوں نے صحیح حدیثوں کی ہر لایکا التزام کیا ہے لیکن ان تعلیقات کے سوا جن کی سند اپنی کتاب میں دوسری جگہ بیان کر دی ہیں یہ تعلیقات ان کے مسانید کے درجہ کی نہیں ہیں اور بعضوں نے اس میں فرق کیا ہے کہ جس کو خزم اور یقین کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا ہو یا وہ دلالت کرتا ہو اس بات پر کہ اس کی سند امام بخاری کے نزدیک ثابت ہو تو وہ قطعاً صحیح ہے جیسے امام بخاری کا فرمان کہ فلاں نے فلان کا ذکر کیا اور اگر کبھی جھول کے ساتھ بیان کیا ہو مثلاً کہا گیا ہے یا کہا جاتا ہے یا ذکر کیا گیا۔ تو اس کی صحت میں ان کے نزدیک کلام ہے لیکن جب اسے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے تو اس کی اصل ان کے نزدیک ثابت ہے۔ اسی وجہ سے محدثین نے فرمایا کہ بخاری کی تعلیقات متصل اور صحیح ہیں۔

اگر سقوط آخر سند سے ہو اور تابعی کے بعد ہو تو وہ حدیث مؤسسل ہے اور اس فعل کا نام ارسال ہے جیسے کسی تابعی کا یہ کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محدثین کے نزدیک مسئلہ اور منقطع سمجھی ایک ہی معنی میں مستعمل ہوتا ہے لیکن پہلی اصطلاح زیادہ مشہور ہے جہوہ علما کے نزدیک مسئلہ کا حکم توقف ہے اس لئے کہ معلوم نہیں کہ ساقط ہونے والے ثقہ ہیں یا نہیں۔ چونکہ تابعی کبھی تابعی سے روایت کرتے ہیں اور تابعین میں ثقہ اور غیر ثقہ دونوں ہیں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک مسئلہ مطلقاً مقبول ہے اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ اگر سال کر نہ پونے کمال وثوق اور اعتماد کی بنا پر ارسال کیا ہوگا اور اعتراض جو کچھ ہو سکتا ہے وہ ثقاہت کی بنا پر ہو سکتا ہے اگر ان کے نزدیک صحیح اور ثقہ ہوتا تو ارسال نہ کرتے اور یہ نہ کہنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام شافعی کے نزدیک اگر اس کی تائید کسی دوسرے ذریعہ سے ہو جائے تو وہ مسئلہ ہو یا سند ضعیف درجہ کی بھی ہو تو مقبول ہے۔ اور امام احمد سے اس کے متعلق دو قول منقول ہیں۔

یہ تمام اختلافات اس صورت میں ہیں جب یہ معلوم ہو کہ تابعی کی عادت ہو کہ وہ ثقاہت ہی کو ساقط کرتے ہیں اور اگر ثقاہت غیر ثقاہت دونوں کو کرتے ہیں تو اس کا حکم سب کے نزدیک توقف ہے۔ اس میں بہت تفصیلات ہیں جن کو سخاوی نے "شرح الفیہ" میں بیان کیا ہے۔ اگر سقوط درمیان سند سے ہو اور پہلے درپے دو آدمی درمیان سے ساقط ہوں تو وہ حدیث معطل (بفتح الفاضل) اگر صرف ایک راوی ساقط ہو یا ایک سے زیادہ راوی ساقط ہوں لیکن مختلف جگہوں ہوں تو اسے منقطع کہتے ہیں اس بنا پر حدیث منقطع غیر متصل کی ایک قسم ہو جائے گی اور کبھی منقطع مطلقاً غیر متصل کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے جو تمام اقسام کو شامل ہے اس لحاظ سے یہ قسم قرار پا جائے گا۔

انقطاع اور سقوط راوی کا علم راوی اور مروی عنہ کے درمیان عدم ملاقات سے ہوتا ہے اور عدم ملاقات یا تو عدم معاشرت اور عدم اجتماع کے سبب ہوگی یا اس سبب کہ روایت حدیث کی اجازت نہ ملی ہو اور یہ چیزیں راویوں کی تاریخ پیدائش، تاریخ وفات، طلب علم اور سفر کے اوقات کی تعیین کے ذریعہ معلوم ہو سکتی ہیں جن کے معلوم کرنے کا ذریعہ علم تاریخ ہے اسی وجہ سے علم تاریخ محدثین کے نزدیک عمدہ اور اشرف علم ہے۔ منقطع کی ایک قسم مدلس (بضم میم وفتح لام مشدہ) ہے اس فعل کو تدلس کہا جاتا ہے اور اس کے کرنے والے کو مدلس (بکسر لام) کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کا جس سے حدیث سنی ہو، نام نہ لے بلکہ اس کے اوپر کے راوی سے ان الفاظ میں روایت کرے جس سے وہ مراد ہوتا ہو کہ اس نے اس راوی سے سنا ہے جیسے عن فلان یا قال فلان کہے۔ تدلس کے لغوی معنی ہیں خرید و فروخت کے عیب کو چھپانا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دلس سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں تاریکی کا اختلاط اور اس کا شدت اختیار کر لینا۔ حدیث کو مدلس اس لئے کہا گیا کہ خفا میں مشترک ہو شیخ نے فرمایا کہ جس سے تدلس ثابت ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے حدیث قبول نہ کی جائے گی بجز اس صورت کے کہ تحدیث کے ذریعہ صراحت کر دے۔

شمسی نے فرمایا کہ تمام ائمہ کے نزدیک تدلس حرام ہے اور دیکھئے سے مروی ہے کہ جب کچھ یوں تدلس جائز نہیں تو حدیث میں کس طرح جائز ہو سکتی ہے اور اس کی

نسبت زیادہ مذمت کی ہے محدثین کی روایت قبول کرنے میں علماء کا اختلاف ہے محدثین اور فقہاء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ تدریس عیب ہے اور جس شخص کے متعلق معلوم ہو جائے کہ تدریس کرتا ہے اس کی حدیث مطلقاً مقبول نہیں اور بعضوں نے کہا مقبول ہے۔ جمہور کے نزدیک اس شخص کی تدریس مقبول ہے جس کے متعلق معلوم ہو کہ وہ ثقافت کی ہی تدریس کرتا ہے۔ مثلاً ابن حنیبلہ اور اس کی تدریس مردود ہے جو ضعیف اور غیر ضعیف سب کی تدریس کرتا ہے یہاں تک کہ تمتع یا حلقاً ثنائاً اور آخذاً کا کہ لفظ کے ذریعہ سماع کی مراحت نہ کرے اور تدریس پر بعض لوگوں کو غرض فاسد آمادہ کرتی ہے مثلاً شیخ کی نوکری کے باعث اس سے اپنے سماع کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے یا اس سبب کہ شیخ لوگوں کی نظروں میں شہرت اور مرتبہ کا مالک نہیں ہے اور بعض اکابر نے جو تدریس کی ہے تو صرف اس وجہ سے کہ انھیں حدیث کی صحت پر کامل اعتماد تھا اور شہرت وغیرہ سے مستغنی تھے۔ ثمنی نے کہا کہ اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ ثقافت کی ایک جماعت سے حدیث سننی ہو اور اس شخص سے بھی اس لئے اس کے ذکر نے دیگر لوگوں کے ذکر سے بے نیاز کر دیا جیسا کہ مرسل میں ہوا کرتا ہے۔

اگر اسناد یا متن میں راویوں کا اختلاف، تقدیم و تاخیر یا ذاتی و کمی کے ذریعے ہو یا ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی یا ایک متن کی جگہ دوسرا متن ہو، سند کے ناموں میں تصحیف ہو، اختصار ہو یا حذف ہو یا اسی طرح کی دوسری چیزیں ہوں، تو حدیث مضطرب ہو اگر ان کے درمیان توفیق ممکن ہو تو مقبول ہے ورنہ اس کا حکم توقف ہے۔

اگر راوی نے اپنا کلام یا اپنے علاوہ خلا کسی صحابی تابعی کا کلام لغت بیان کرنے یا کسی معنی کی تفسیر بیان کرنے یا مطلق کی تفسیر کی غرض سے درج کر دیا ہو، تو وہ حدیث صدادج ہے۔

فصل۔ تنبیہ : اس بحث سے ایک دوسری بحث حدیثوں کے روایت بالمعنی کی پیدا ہوتی ہے۔ محدثین کے نزدیک اس میں سخت اختلاف ہے اکثر اس کے جواز کے قائل ہیں بشرطیکہ راوی زبان عربی کا جاننے والا اور اسلوب کلام میں ماہر تر کیوں کے خواص اور مغبوط خطاب کے واقفیت رکھتا ہو تاکہ زیادتی اور کمی کے ذریعہ غلطی نہ کر سکے بعضوں نے کہا مفرد الفاظ میں جائز ہے مرکبات میں جائز نہیں اور بعضوں نے کہا اس کے لئے جائز ہے جس کو حدیث کے الفاظ زیادتی یا کم ہوں تاکہ اس میں تصرف کر سکے۔ بعضوں کے نزدیک تحصیل احکام کی ضرورت کی بنا پر اس شخص کے لئے جائز ہے جسے حدیث کے معانی تو یاد ہوں لیکن الفاظ بھول گیا ہو اور جسے الفاظ حدیث یاد ہوں اس کے لئے روایت بالمعنی جائز نہیں اس لئے کہ یہ بلا ضرورت ہے اور یہ اختلاف جواز اور عدم جواز میں ہے لیکن سب کے نزدیک اولیٰ یہ ہے کہ الفاظ بلا کسی تصرف کے روایت کے جائز ہیں اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری باتیں سنیں انھیں یاد رکھا اور اس کو دوسروں تک اسی طرح پہنچایا یا جس طرح مجھ سے سنا۔ روایت بالمعنی کتب سترہ اور اس کے علاوہ دیگر کتب میں بھی بہ کثرت موجود ہے۔

عنعنہ عن فلاں : عن فلاں کے الفاظ کے ساتھ حدیث بیان کرنے کو کہتے ہیں اور عنعنہ وہ حدیث ہے جو عنعنہ کے طور پر بیان کی جائے۔ عنعنہ میں امام مسلم کے نزدیک معاشرت شرط ہے بخاری کے نزدیک ملاقات شرط ہے اور دوسرے لوگوں کے نزدیک اخذ شرط ہے امام مسلم نے بہت زوردار طریقے پر ان دونوں فریقوں کا رد کیا ہے مگر تدریس کا عنعنہ مقبول نہیں ہے۔ حدیث مرفوعہ جس کی سند متصل ہو وہ مسند ہے یہی تعریف مشہور اور معتبر علیہ ہے۔ بعضوں کے نزدیک ہر متصل مسند ہے اگرچہ موقوف یا منقطع ہو۔ اور بعض نے مرفوع کو مسند کہا ہے اگرچہ وہ مرسل یا معضل یا منقطع ہو۔

فصل۔ اقسام حدیث میں شاذ، منکر اور معلل بھی ہیں۔ شاذ لغت میں اس شخص کو کہتے ہیں جو جماعت سے علیحدہ ہو گیا ہو اور اصطلاح میں اس حدیث کو جو ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہو۔ اگر اس کی راوی ثقہ نہیں تو وہ مردود ہے اور اگر ثقہ ہیں تو اس میں حفظ ضبط اور کثرت تعداد کے اعتبار سے ترجیح دینے کی کوشش کی جائیگی۔ راجح کا نام محفوظ اور مرجوح کا نام شاذ ہے اور منکر وہ حدیث جس کو ضعیف راوی نے روایت کیا ہو اور مخالف ہو اس روایت کے جس کا راوی ضعیف ہے منکر کا مقابل معروف ہے منکر اور معروف ان دونوں میں ہر ایک کے راوی ضعیف ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے زیادہ ضعیف ہوتا ہے اور شاذ محفوظ میں راوی قوی ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ شاذ اور منکر مرجوح ہوتے ہیں اور محفوظ معروف راجح ہوتے ہیں۔ بعض نے شاذ اور منکر میں کسی راوی کی مخالفت کی خواہ وہ قوی ہو یا ضعیف قید نہیں لگائی اور کہا کہ شاذ وہ حدیث ہے کہ جسے

ثقہ روایت کیا ہو اور اکیلے روایت کیا ہو اس کی موافقت اور حمایت میں کوئی اصل نہ ہو اور یہ صحیح و ثقہ پر بھی صادق آتا ہے بعض نے ثقہ اور مخالفت کا اعتبار نہیں کیا اور اسی طرح منکر میں صورتہ مذکورہ کا بھی لحاظ نہیں رکھا ہے اور اس حدیث کا جو فسق اور فرط غفلت یا کثرت اغلاط کے ساتھ مطعون ہو، منکر نام رکھا۔ یہ اصطلاحات ہیں اس لئے اس میں مضائقہ نہیں۔

معلق (رفع لام) وہ اسناد ہے جس میں صحت کو مجروح کرنے والے نفعی اسباب پائے جاتے ہوں جس سے علم حدیث کے ماہرین کو یہی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ جیسے موصول کا متصل کر دینا اور موضوع کا موقوف کر دینا۔ معلق (بکسر لام) کی عبارت کبھی اپنے دعویٰ پر دلیل پیش کرنے سے قاصر رہتی ہے جیسے دینار اور درہم کے پرکھنے میں صرف اپنے دعویٰ پر دلیل نہیں پیش کر سکتا۔

ایک راوی اگر کوئی حدیث بیان کرے اور دوسرا راوی دوسری حدیث بیان کرے جو اس کے موافق ہو تو اس حدیث کو متابع (بفتح فاء) کہیں گے۔ محدثین کے قول متابعہ فلاں اور امام بخاری جو اپنی ”صحیح“ میں اکثر فرماتے ہیں اور اکثر محدثین بھی کہتے ہیں کہ ”ولہ متابعات“ تو اس کے معنی یہی ہیں متابعیت تقویت اور تائید کو داجا کرتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ متابع مرتبہ میں اصل کے برابر ہو۔ اگر مرتبہ میں کم ہو تو بھی متابع کی صلاحیت رکھتا ہے متابعیت کبھی نفس راوی میں ہوتی ہے اور کبھی راوی کے شیخ میں ہوتی ہے پہلا دوسرے سے مکمل اور آہستہ آہستہ اس لئے کہ ضروری اول اسناد میں اکثر ہوتی ہے متابع اگر لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے اصل کے موافق ہو تو مثلاً کہتے ہیں اور اگر صرف معنی میں موافق ہو لفظ میں نہ ہو تو محض کہتے ہیں۔ متابعیت کے لئے شرط یہ ہے کہ دونوں روایتیں ایک ہی صحابی سے ہوں اگر دو صحابیوں سے ہوں تو اسے مشاہد کہیں گے مثلاً کہا جائے کہ ”لہ مشاہدہ من حدیث ابی ہریرۃ“ یا کہا جائے ”لہ شواہد“ یا ”میشہدہ حدیث فلاں“ کہا جائے بعض نے متابعیت کو لفظی موافقت اور مشابہہ کو معنوی موافقت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے خواہ وہ ایک صحابی سے منقول ہوں اور کبھی شاہد متابع ایک ہی معنی میں متعلق ہوتا ہے جس کی وجہ ظاہر ہے۔ متابع اور شاہد کے جاننے کی غرض سے طرق حدیث اور اس کے اسناد کا تتبع اور تلاش اعتبار کیا جاتا ہے۔

فصل۔ در اصل حدیث کی تین قسمیں ہیں: صحیح، حسن اور ضعیف۔ مرتبہ کے لحاظ سے صحیح اعلیٰ ہے ضعیف ادنیٰ ہے اور حسن متوسط درجہ ہے۔ اور جتنی قسمیں اوپر بیان کی گئیں وہ ان ہی تینوں قسموں میں داخل ہیں۔ صحیح وہ حدیث ہے جس کا نقل عادل تام الضبط ہو جو نہ معلق ہو اور نہ شاذ۔ اگر یہ صفات علی الکمال پائے جائے ہوں تو وہ صحیح لڈا تہ ہے اور اگر اس میں کسی قسم کا نقص ہو اور کثرت طرق سے اس نقصان کی تلافی ہو جائے تو وہ صحیح لغیر ہے اور اگر اس نقص کی تلافی کرنے والی کوئی چیز نہ موجود ہو تو وہ حسن لڈا تہ ہے اور صحیح میں جو شرائط معتبر ہیں اس میں کے کُل یا بعض اگر کسی حدیث میں مفقود ہوں تو وہ حدیث ضعیف ہے اگر ضعیف حدیث متعدد طرق سے منقول ہو اور اس کے ضعف کی تلافی ہو جاتی ہو تو وہ حسن لغیر ہے۔ یہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام صفات جو صحیح میں بیان کئے گئے وہ حسن میں ناقص ہوتے ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ حسن میں جس نقصان کا اعتبار کیا گیا ہے وہ صرف حقیت ضبط ہے ورنہ باقی صفات اپنی جگہ پر رہتے ہیں۔

عدالت اس علقہ کا نام ہے جو انسان کو تقویٰ کے التزام پر آمادہ کرتا ہے اور تقویٰ سے مراد برے اعمال مثلاً شرک، فسق اور بدعت بچنا ہے گناہ مغیرہ سے بچنے کے متعلق اختلاف ہے۔ مذہب مختار ہے کہ یہ شرط نہیں اس لئے کہ اس سے بچنا انسانی طاقت سے باہر ہے بجز اصرار کی صورت میں کہ یہ کبیرہ ہو جاتا ہے اور مردت مراد بعض خسیں اور چھوٹی باتوں سے بچنا جو بہت اور مردت کے خلاف ہیں جیسے بازار میں کھانا اور راستہ میں پیشاب کرنا وغیرہ۔ ایک بات اور یاد رکھنے کی ہے کہ روایت کی عدالت شہادت کی عدالت سے عام ہے اس لئے کہ عدل شہادت آزاد کے ساتھ مخصوص ہے اور عدل روایت آزاد اور غلام دونوں کو شامل ہے اور ضبط سے مراد ہے سنی ہوئی چیز کو خلل اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھنا اس طور پر کہ اس کا حاضر کرنا ممکن ہو ضبط کی دو قسمیں ہیں: ضبط مصدر اور ضبط کتاب۔ ضبط مصدر تو قلب میں محفوظ رکھنے کا نام ہے اور ضبط کتاب ادا (یعنی دوسروں تک پہنچانے) کے وقت تک اس کے محفوظ رکھنے کا نام ہے۔

فصل۔ عدالت کے لئے وجوہ طعن پانچ ہیں: کذب۔ اتہام بالکذب۔ فسق۔ جہالت۔ بدعت۔ کذب راوی سے مراد یہ ہے کہ حدیث نبوی صلیع میں اس کا جھوٹ بولنا ثابت ہو گیا ہو۔ یا تو وضع کرنے والے کے اقرار کے ذریعہ یا اس کے علاوہ دوسرے قرائن کے ذریعہ سے ثابت ہو گیا ہو اور اس کی

حدیث جو کذب کے ساتھ مطعون ہو موضوع ہے اور جس کے متعلق ثابت ہو کہ اس حدیث میں قصداً کذب کا کام لیا تو اس کی حدیث کبھی مقبول نہ ہوگی اگرچہ اس نے عمر میں ایک ہی بار ایسا کیا ہو اور تو بہ بھی کر لی ہو۔ بخلاف بھولنے لگاؤہ کے جب وہ تو بہ کر لے تو محدثین کی اصطلاح میں حدیث موضوع سے مراد یہی ہے نہ کہ اس راوی کی حدیث جس سے کذب ثابت ہوا ہو اور وہ خاص اسی حدیث میں یہ مسئلہ ظنی ہے۔ وضع اور افرار کا حکم ظن غالب کی بنا پر ہوتا ہے اس میں قطع اور یقین کی گنجائش نہیں اس لئے کہ بھوٹا شخص کبھی سچ بولتا ہے۔ اس کے قول کا بھی رد ہو جاتا ہے کہ وضع حد کا علم واضح کے اقرار کی بنا پر ہو اس لئے کہ ممکن ہے وہ اس اقرار میں بھی کاذب ہو اس کا سچا ہونا ظن غالب کی بنا پر سمجھا جائے گا اگر ایسا نہ ہوتا تو قتل کا اقرار کرنے والے کا قتل اور زنا کا اعتراف کرنے والے کا رجم جائز نہ ہوتا۔

راوی کے کذب کے ساتھ متہم ہونے کی صورت یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ گفتگو میں بھوٹا مشہور ہو مگر اس کا کاذب ہونا حدیث نبوی میں ثابت نہ ہو اور اسی حکم میں اس شخص کی روایت بھی داخل ہے جو شریعت کے قواعد معلومہ کے خلاف ہو۔ اسی قسم کے راوی کا نام متروک ہے، جیسے یہ کہا جائے کہ اس کی حدیث متروک ہے یا فلاں شخص متروک الحدیث ہے۔ اگر اس شخص نے تو بہ کر لی ہو اور اس کی تو بہ صحیح ہو سچائی کی علامات اس سے ظاہر ہوں تو حدیث کا سننا اس سے جائز ہے اور اگر اس شخص سے حدیث نبوی کے علاوہ گفتگو میں کبھی کبھی کذب واقع ہو تو یہ حد کو موضوع یا متروک کہنے میں اثر انداز نہیں ہوگا اگرچہ یہ معصیت ہے۔

فسق سے مراد عمل میں فسق یا اعتقاد میں نہیں اس لئے کہ یہ بدعت میں داخل ہو اور اکثر بدعت کا استعمال اعتقاد میں ہوتا ہے اور کذب اگرچہ فسق میں داخل ہے لیکن اس کو علیحدہ ایک اصل شمار کیا ہے اس لئے کہ یہ شدید طعن ہے۔

راوی کی جہالت بھی حدیث میں طعن کا سبب ہے اس لئے کہ جب راوی کا نام اور اس کی ذات معلوم نہ ہو تو اس کے حالات بھی معلوم نہ ہوں گے کہ وہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ حدیثی رجل یا اخبرنی شیخ تو اس کا نام مبہم ہے اور حدیث مبہم غیر مقبول ہو مگر اس صورت میں کہ راوی صحابی ہوں اس لئے کہ صحابی سب کے سب عدول ہیں اگر لفظ تعدیل کے ساتھ بیان کیا جائے تو اس میں اختلاف ہو لیکن صحیح یہی ہے کہ مقبول نہیں اس لئے کہ ممکن ہے کہ راوی کے خیال میں تو عادل ہو لیکن حقیقتاً عادل نہ ہو اور اگر کسی امام حاذق نے بیان کیا تو مقبول ہے۔

جدت حدیث سے مراد یہ ہے کہ دین کی مشہور باتوں کے خلاف اور اس کے خلاف جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے منقول ہیں کسی امر محدث کا اعتقاد شبہ اور تاویل کے ذریعہ کرنا بطریق انکار نہیں اس لئے کہ یہ کفر ہے اور مبتدع کی حدیث جمہور کے نزدیک مردود ہو اور بعض کے نزدیک مقبول ہو بشرطیکہ صدق لہجہ اور زبان کی حفاظت کے ساتھ متصف ہو۔ بعض نے کہا کہ اگر وہ کسی ایسے امر کا انکار کرتا ہو جو شریعت میں تواتر سے ثابت ہو اور بدعت یہ معلوم ہو کہ وہ امر دین میں سے ہے تو وہ مردود ہے اور اگر اس طرح پر نہ ہو تو مقبول ہے۔ مذہب مختار ہے کہ اگر وہ بدعت کی دعوت دیتا ہو اور اس کو رائج کرتا ہو تو مردود ہو ورنہ مقبول ہو بشرطیکہ وہ ایسی چیز نہ ہو نہ کہ اس کو بدعت کے لئے تقویت کا ذریعہ ہو کیوں کہ یہ قطعاً مردود ہے۔

مختصر یہ کہ ائمہ حدیث کا اہل بدعت اور باطل مذاہب والوں کی حدیث انہی نے منع کرنے میں اختلاف ہے۔ صاحب جامع الاصول نے کہا کہ محدثین کی ایک جماعت نے خوارج، قدریہ، شیعہ اور تمام اصحاب بدعت حدیثیں اخذ کی ہیں اور ایک جماعت ان حدیثیں اخذ کرنے میں محتاط رہی ہے ان میں ہر ایک کی اپنی اپنی نیت ہے اس میں شبہ نہیں کہ حدیثوں کا انہی نے اخذ کرنا بہت زیادہ غور و فکر کے بعد ہوتا ہے لیکن باقی ہر احتیاط اسی میں ہے کہ ان سے حدیث اخذ نہ کی جائے اس لئے کہ یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ جماعتیں اپنے مذہب کی ترویج کے لئے حدیثیں وضع کرتی تھیں اور تو بہ و رجوع کے بعد اس اقرار کرتی تھیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْغُیْبِ۔

فصل۔ جوہ طعن جو ضبط سے متعلق ہیں یہ بھی پانچ ہیں: فرط غفلت، کثرت غلط، ثقافت کی مخالفت، وہم، حافظہ کی خرابی۔ فرط غفلت اور کثرت غلط قریب المعنی ہیں۔ غفلت سماع اور اخذ حدیث سے اور غلط بیان کرنے اور پہنچانے سے متعلق ہے۔ اسناد یا متن میں ثقافت کی مخالفت چند

طریقوں پر ہوتی ہے جو شذوذ کا سبب ہوتی ہے اور اسے ضبط سے متعلق وجوہ طعن اس لئے قرار دیا ہے کہ ثقات کی مخالفت کا سبب عدم ضبط و خطاؤ تغیر و تبدل سے محفوظ ہونا ہے اور طعنی ہم اور نسیان ہی کے سبب ہوتا ہے کہ ان دونوں کے سبب غلطی کی اور ذہن کے طور پر روایت کر دیا کہ اگر اس کی اطلاع ایسے خراس سے ہو جائے جو اس کی غفلت و قدح کے اسباب پر دال ہو تو یہ حدیث معطل ہے اور یہ علم حدیث میں سب سے زیادہ دقیق اور اہم مسئلہ ہے اس کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہیں اللہ نے فہم اور وسیع حافظہ عطا کیا ہو اور اسناد والوں کے احوال اور راویوں کے مراتب سے پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں متقدمین میں تو ایسے بہت سے گزرے ہیں مگر متاخرین میں امام دارقطنی کے بعد اس طرح کا کوئی آدمی نہیں پیدا ہوا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

”محمود حفظ“ سے محدثین کے نزدیک مراد یہ ہے کہ اصابت خطا پر غالب نہ ہو اور حفظ و اتقان، سہو و نسیان سے زیادہ نہ ہو یعنی اگر خطا و نسیان صواب و اتقان کے مساوی ہو یا غالب ہو تو یہ سورہ حفظ میں داخل ہوگا اس لئے کہ معتد علیہ صواب و اتقان اور ان کی کثرت ہی سورہ حفظ اگر وقت اور عمر بھر راوی کے شامل حال رہی ہو تو اس کی حدیث معتبر نہ ہوگی اور بعض محدثین کے نزدیک یہ بھی شاذ میں داخل ہے اگر حافظہ کی خرابی کسی شخص کے سبب طاری ہو جائے مثلاً گریسی، بنیاتی کے جاتے رہنے یا کتابوں کے ضائع ہو جانے کے سبب، حافظہ میں خلل پیدا ہو جائے تو اس کا نام غلط ہے پس اختلاط اور اختلال سے پہلے جو حدیث روایت کی ہو وہ حدیث مقبول ہوگی بشرطیکہ اس حالت کے طاری ہونے کے بعد کی روایتوں سے ممتاز ہو اگر ممتاز نہ ہو تو وقف کیا جائے گا اور اگر مشتبہ ہو تو اس کا حکم بھی یہی ہے اور اگر اس کے لئے متابعات اور شواہد ہوں تو پھر مردود ہونے کے بجائے قبولیت اور رجحان کا درجہ پائے گی۔ مستور، مدلس اور مرسل حدیثوں کا بھی یہی حکم ہے۔

فصل۔ صحیح حدیث جس کا راوی ایک ہو تو وہ حدیث غریب ہے اور اگر دو راوی ہوں تو وہ حدیث عزیز ہے اور دو سے زیادہ ہوں تو وہ حدیث مشہور یا مستفیض ہے اگر کسی حدیث کے راویوں کی کثرت اس حد کو پہنچ جائے کہ ان کا کذب پر متفق ہونا محال ہو تو اس کو حدیث متواتر کہتے ہیں۔ اور غریب کا نام فرد بھی ہے اور مراد اس سے راوی کا کسی جگہ ایک ہونا ہے اگر اسناد میں کسی ایک جگہ میں ہو، تو فرد نسبی کہتے ہیں اور اگر ہر جگہ میں ہو تو خود مطلق ہو اور دو ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہر جگہ ایسا ہی ہو لیکن اگر صرف ایک جگہ میں ہو تو وہ عزیز نہیں بلکہ غریب ہے اور اسی طرح پر حدیث مشہور میں کثرت کے معنی یہ ہیں کہ ہر جگہ دو سے زیادہ راوی ہوں ”اقل اکثر پر حاکم ہے“ محدثین کے اس قول کے سہی معنی ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ غریب صحت کے منافی نہیں ہے اور جائز ہے کہ حدیث صحیح غریب بھی ہو اس طور پر کہ رجال حدیث میں ہر ایک ثقہ ہوں اور غریب کبھی شاذ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے یعنی وہ شذوذ جو حدیث میں طعن کے اقسام میں سے ہے صاحب المصابیح کے قول ھذا احادیث غریب ”کا جب وہ بطریق طعن بیان کریں تو یہی مطلب ہے اور بعض نے ثقات کی مخالفت کا لحاظ کئے بغیر جیسا کہ اوپر گزرا شاذ کی تفسیر مفرد راوی کے ساتھ کی ہے اور کہتے ہیں کہ صحیح شاذ ہے اور صحیح غریب ہے تو شذوذ اس معنی کے لحاظ سے بھی غریب کی طرح صحت کے منافی نہیں ہے اور جب مقام طعن میں ذکر کیا جاتا ہے تو وہاں ثقات کی مخالفت معتبر ہے (اس لئے وہ صحت کے منافی ہے)۔

فصل۔ حدیث ضعیف وہ حدیث ہے جس میں وہ شرائط کل کے کل یا بعض مفقود ہوں جن کا اعتبار صحیح اور حسن حدیثوں میں کیا گیا ہے اور اگر راوی شذوذ و نکارت یا کسی علت کے ساتھ متہم ہو اس اعتبار سے ضعیف کے متعدد اقسام ہو جائیں گے اور صحیح لذاتہ و صحیح لغیرہ و حسن لذاتہ و حسن لغیرہ کے بھی مختلف مراتب ہوں گے اور باوجود اصل صحت اور حسن کے اشتراک کے ان صفات کمال کے درجات میں جن کا ان دونوں کے مفہوم میں اعتبار کیا گیا ہے فرق ہوگا قوم نے مراتب صحت کو منضبط کیا ہے اور اس کی تعیین کی ہے اور اسناد میں اس کی مثال وہی ہیں اور کہا ہے کہ عدالت اور ضبط تمام رجال حدیث کو شامل ہو لیکن ان میں بعض بعض پر فوقیت رکھتے ہیں مطلقاً کسی خاص بند کو اصح الاسانید کہتے ہیں اختلاف ہے بعض نے کہا عن زین العابدین عن ابیہ عن جدادہ ”بعض نے کہا“ عن مالک عن نافع عن ابن عمر بعض نے نزدیک ”عن زہری عن سالم عن ابن عمر“ اصح الاسانید ہے لیکن حق یہ ہے کہ کسی خصوص سند پر اصح ہونے کا مطلقاً حکم لگانا درست نہیں اس لئے کہ صحت میں بہت سے درجات ہیں اور بہت اسناد اس میں داخل ہوتے ہیں اور اگر اس کو اس طرح مقید کر دیا جائے اور کہا جائے

کہ یہ فلاں شہر میں اصح الاسانید ہو یا فلاں باب یا فلاں مسئلہ میں اصح الاسانید ہے تو صحیح ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْقَوْلِ اَب۔

فصل۔ امام ترمذیؒ کی عادت ہو کہ وہ جامع ترمذی میں کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث غریب حسن ہے، حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ حسن اور صحیح کے اجتماع کے بوازیں باین طور کہ حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ ہوشیہ نہیں اور اسی طرح غرابت اور صحت کے اجتماع میں بھی شہ نہیں لیکن غرابت اور حسن کے اجتماع میں اشکال پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ ترمذی نے حسن میں تعدد طرق کا اعتبار کیا ہے تو غریب کیونکر ہو سکتا ہے جس کا جواب محدثین اس طور پر دیتے ہیں کہ حسن میں تعدد طرق کا اعتبار علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس کی ایک قسم میں ہو اور جب حسن اور غرابت کے اجتماع کا حکم لگایا جائے تو مراد دوسری قسم ہے بعض نے کہا کہ اس کے ذریعہ اختلاف طرق کی طرف اشارہ کیا ہے اس طور پر کہ بعض طریقوں میں غریب ہے اور بعض طریقوں میں حسن ہے۔ بعض کے نزدیک واو، او کے معنی میں ہے اس طور پر کہ انھیں یقینی طور پر معلوم نہ ہوئے کے سبب شک ہے کہ حدیث غریب ہو یا حسن ہے بعض نے کہا کہ یہاں حسن کے معنی اصطلاحی مراد نہیں بلکہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی جس کی طرف طبیعت مائل ہو۔ لیکن یہ قول بہت ہی بعید ہے۔

فصل۔ حدیث صحیح کا احکام میں حجت ہونا متفق علیہ ہے اور اسی طرح اکثر علماء کے نزدیک ”حسن لذاتہ“ بھی ہو کہ اس بار میں اس کا حکم بھی مثل صحیح کے ہے اگرچہ اس سے مرتب میں کم ہے اور حدیث ضعیف جو تعدد طریق کے ذریعہ حسن لغیرہ کے درجہ کو پہنچ جائے اس کا قابل حجت ہونا بھی متفق علیہ ہے اور یہ مقولہ کہ حدیث ضعیف فضائل اعمال ہی میں معتبر ہے اس سے مراد اس کے مفردات ہیں اس لئے کہ وہ حسن میں داخل ہو ضعیف میں نہیں اس کی اکثر تصریح کی ہے اور بعضوں نے کہا اگر ضعیف حافظہ کی خرابی یا اختلاط و تدلیس کے باعث ہو تو تعدد طرق کے ذریعہ اس کی تلافی ہو جائے گی اور اگر اتہام کذب یا شد و ذ اور خطائے فاحش کے باعث ضعیف ہو تو تعدد طرق کے ذریعے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی اور یہ مقولہ کہ ”ضعیف کا ضعیف کے ساتھ ملنا قوت کے لئے مفید نہیں اس کو ان حدیثوں میں جن کے لئے ضعف کا حکم لگایا گیا ہے اور فضائل اعمال میں اس پر عملدرآمد بھی ہوتا ہے اسی تفصیل پر محمول کیا جائے گا ورنہ یہ قول بالکل لغو ہو جائے گا۔

فصل۔ جب صحیح کے مراتب میں فرق ہے کہ بعض بعض سے اصح ہے تو جاننا چاہیے کہ جمہور محدثین کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ صحیح بخاری تمام تصنیف شدہ کتابوں پر مقدم ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے کہا کہ کتاب اللہ کے بعد سب زیادہ صحیح کتاب صحیح بخاری ہے اور محدثین ان کے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی اور جمہور کہتے ہیں کہ یہ باتیں حسن بیان، وضع و ترتیب کی خوبی، دقیق اشارات اور اسناد میں نکات کی خوبیوں سے متعلق ہیں اور یہ خارج از بحث ہے، گفتگو صحت و قوت اور اس کے تعلق رکھنے والی چیزوں میں ہے صحت و قوت میں کوئی کتاب صحیح بخاری کے برابر نہیں ان شرائط کی بنا پر جن کا امام بخاریؒ نے صحت کے متعلق رجال حدیث میں خیال رکھا ہے۔ بعض نے ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر ترجیح دینے میں توقف کیا۔ لیکن پہلا مسلک حق ہے اور وہ حدیث جس کی تخریج میں بخاری و مسلم متفق ہوں اس کو ”متفق علیہ“ کہتے ہیں۔ شیخ ابن حجرؒ نے کہا بشرطیکہ وہ ایک ہی صحابی سے ہوں۔ محدثین کہتے ہیں کہ متفق علیہ دو ہزار تین سو پچیس حدیثیں ہیں۔ غفرلہ کہ جن پر جن متفق ہوں وہ دوسری حدیثوں سے افضل ہیں اس کے بعد جسے صحیح بخاری نے روایت کیا پھر وہ جسے مسلم نے روایت کیا۔ اس کے بعد وہ جو بخاری اور مسلم کی شرطوں کے مطابق ہیں پھر اس کے علاوہ ان اکثر کی روایت کردہ حدیثیں ہیں جنہوں نے صحت کا التزام کیا ہے اور اس کی تصحیح کی ہے کل سات تیس ہوں گی۔ شرط سے مراد یہ ہے کہ رجال حدیث ان صفات کے ساتھ متصف ہوں جن کے ساتھ بخاری و مسلم کے رجال ضبط و عدالت اور عدم شذوذ و نکارت اور غفلت میں متصف ہیں اور بعضوں نے کہا کہ شرط بخاری و مسلم سے مراد یہ ہے کہ اس کے رجال حدیث وہی لوگ ہوں جو بخاری و مسلم کے ہیں اس میں طویل کلام ہے جس کو ہم نے مفہد شرح سفر السعاده میں بیان کیا ہے۔

فصل۔ صحیح حدیثیں صرف بخاری اور مسلم میں محصور نہیں ہیں اور نہ ان دونوں نے تمام صحیح حدیثوں کو بیان کیا بلکہ یہ دونوں کتابیں صحیح حدیثوں ہی میں منحصر ہیں اور بہت سی ایسی حدیثیں جو ان دونوں کے نزدیک صحیح تھیں اور ان کے شرطوں کے مطابق تھیں لیکن وہ اپنی کتابوں میں نہیں لائے پھر جاکر کسی حدیث لائے جو ان کے علاوہ دوسروں کے نزدیک صحیح تھیں یا ان کے شرطوں کے مطابق تھیں۔ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ اس اپنی کتاب میں، میں صرف صحیح حدیثوں

کو ہی لایا ہوں اور بہت سی صحیح حدیثیں چھوڑ دی ہیں۔ امام مسلمؒ نے فرمایا ہے: ”اس کتاب میں صحیح حدیثوں کو داخل کیا ہے لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ جن حدیثوں کو میں نے چھوڑ دیا ہے وہ ضعیف ہیں البتہ اس چھوڑنے اور حدیثوں کے لائے میں صحت یا کسی دوسری وجہ کو ضرور پیش نظر رکھا گیا ہے۔ حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوریؒ نے ایک کتاب تصنیف کی جو جس کا نام ”مستدرک“ رکھا ہے اور جن حدیثوں کو بخاریؒ و مسلمؒ نے چھوڑ دیا ہے ان کو اس کتاب میں بیان کیا ہے اس کی غائی کی ہے اور ان کے علاوہ بعض وہ حدیثیں بیان کی ہیں جو شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط پر ہیں یا ان کے علاوہ دوسروں کی شرط کے مطابق ہیں اور کہا کہ بخاریؒ و مسلمؒ نے یہ حکم نہیں لگایا کہ ان دونوں نے اپنی کتابوں میں جو حدیثیں بیان کی ہیں ان کے علاوہ جو حدیثیں میں صحیح نہیں ہیں اور کہا کہ ہمارے زمانہ میں بدعتیوں کی ایک جماعت نے ائمہ دین پر طعن و تشنیع کے ساتھ زبان درازی کی ہے کہ ان حدیثوں کا مجموعہ جو تمہارے نزدیک صحیح ہیں ان کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہیں بڑھتی اور بخاریؒ سے منقول جو انھوں نے فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ حدیثیں اور دلا لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد تھیں اس سے ان کی مراد یہ ظاہر ہے کہ وہ صحیح جو ان کی شرط کے مطابق ہو اور اس کتاب میں تکرار کے ساتھ بیان کی ہوئی حدیثوں کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر اور حذف تکرار کے بعد چار ہزار ہیں اور دوسرے ائمہ نے بھی صحاح تصنیف کی ہیں مثلاً صحیح ابن خزمہ جنہیں امام الائمہ کہا جاتا ہے یہ ابن حبانؒ کے استاد ہیں ابن حبانؒ نے ان کی تعریف میں کہا کہ میں نے رؤسے زمین پر کسی کو نہ کچھ جو علم حدیث میں ان بڑھ کر ہو اور حدیث کے صحیح الفاظ کا ان سے بڑھ کر کوئی حافظ ہو گیا تمام حدیثیں ان کی نظروں کے سامنے تھیں۔ اور مثلاً ابن حبانؒ جو ابن خزمہ کے شاگرد ہیں، ثقہ ثابت، فاضل اور بہت زیادہ فہم رکھنے والے امام ہیں اور حاکم نے کہا کہ ابن حبانؒ علم لغت و حدیث اور وعظ کے خزانہ تھے اور اپنے زمانہ کے عقلمندوں میں ان کا شمار تھا۔ اور مثلاً صحیح حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوریؒ نے جس کا نام مستدرک رکھا ہے اور اس کتاب میں کچھ تسامی بھی ہیں جن کی گرفت لوگوں نے کی ہے اور لوگوں نے کہا کہ ابن خزمہ اور ابن حبانؒ حاکم سے زیادہ قوی اور استادوں میں زیادہ پاکیزہ ہیں اور مثلاً مختارہ حافظ ضیاء مقدسیؒ کہ انھوں نے بھی وہ صحیح حدیثیں بیان کی ہیں جو صحیحین میں نہیں ہیں اور محدثین نے فرمایا کہ ان کی کتاب مستدرک سے بہتر ہے اور مثلاً صحیح ابن عوانہ اور ابن سکین اور منتقی ابن حارود کی اور یہ ساری کتابیں صحیح حدیثوں کے ساتھ مختص ہیں لیکن ایک جماعت نے ان کتابوں پر تنقید کی ہے اور ہر صاحب علم پر فوقیت رکھنے والا ایک صاحب علم ہے۔

فصل۔ وہ چھ کتابیں جو اسلام میں مقرر اور مشہور ہیں اور ان کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے وہ یہ ہیں: صحیح بخاریؒ، صحیح مسلمؒ جامع سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ۔ بعض کے نزدیک ابن ماجہ کی جگہ موطا ہے۔ صاحب جامع الاصول نے موطا ہی کو اختیار کیا ہے اور ان چار کتابوں میں صحیح، حسن اور ضعیف ہر قسم کی حدیثیں بیان کی ہیں لیکن صحاح ستہ نام رکھنا تغلیب کے طور پر ہے صاحب المصابیح نے شیخین کے علاوہ کی حدیثوں کا حسن نام رکھا ہے جو جدید اصطلاح اور لغوی معنی کے قریب ہے بعض کا خیال ہے کہ کتاب دارمی کو چھٹی کتاب شمار کیا جانا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ اس کے رجال ضعیف ہیں کم ہیں اور منکر و شاذ حدیثوں کا وجود اس میں کم ہے اور اس کی سندیں عالی ہیں اس کی ثلاثیات بخاریؒ کی ثلاثیات سے زیادہ ہیں اور یہ کتابیں جو ذکر ہوئیں وہ مشہور کتابیں ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سی کتابیں ہیں جو مشہور ہیں۔

شیوخ نے اپنی کتاب ”جمع الجوامع“ میں بہت سی کتابوں سے حدیثیں لی ہیں جو پچاس کی تعداد سے بھی متجاوز ہیں اور صحیح حسن اور ضعیف حدیثوں پر مشتمل ہیں اور کہا کہ میں نے اس میں کوئی ایسی حدیث نہیں بیان کی ہے جو موضوع مشہور ہو اور اس کے رد اور ترک پر محدثین کا اتفاق ہو، واللہ اعلم

صاحب مشکوٰۃ نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں بڑے بڑے ائمہ کا تذکرہ کیا ہے جن کے نام یہ ہیں: بخاریؒ، مسلمؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، ترمذیؒ، ابو داؤد، نسائیؒ، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی اور زرین رحمہم اللہ اور ان کے علاوہ دوسروں کا ذکر اجمال کے ساتھ کیا ہے اور ہم نے ان کے حالات اکمال بذکر اسماء الرجال میں لکھے ہیں اللہ ہی کی طرف سے توفیق ملتی ہے اور ابتدا و انتہا میں اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خُطْبَةُ كِتَاب

الحمد لله محمدًا ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله
من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله
فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وإشهد أن لا اله
إلا الله شهادة تكون للنجاة وسيلة ولرفع الدرجات كفضيلة
إشهد أن محمدًا عبده ورسوله الذي بعثه وطرق الإيمان
قد عفت آثارها وخبث أنوارها وذهنت أركانها وجهل
مكانها فتشيد صلوات الله عليه وسلامه من معاليها ما عفا
وشفى من العلل في تأييد كلمة التوحيد من كان على شفا
وضم سبيل الهداية لمن أراد أن يسلكها واطهر كنوز
التعاده لمن قصد أن يملكها أما بعد فإن التمسك
بهدي لا يستتب إلا بالاعتقاد لما صدر من مشكوك
والاعتقاد بحمد الله لا يتم إلا ببيان كشفه وكان كتاب
المصباح الذي صنفه الإمام محيى السنة جامع البدعة
أبو محمد الحسين بن مسعود الفراء البغوي رفع الله
جميع كتاب صنف في بابيه واضبط لشوارد الأحاديث
وإبداها ولما سلكه رضى الله عنه طريق الاختصار
وحدثنا ما نريد تكلم فيه بعض النقاد وإن كان
نقله وأنه من الثقات كالأسناد لكن ليس ما فيه
إعلام كالأغفال فاستخوت الله واستوفقت
منه فاعلمت ما أغفله فأودعت كل حديث
منه في مقرة كما رواه الأئمة المتقنون
والثقات الراى منقول مثل أبى عبد الله محمد
بن اسمعيل البخارى وأبى الحسين مسلم
بن الحجاج القشيري وأبى عبد الله مالك
ابن النضر الصنعى وأبى عبد الله محمد بن إدريس
الشافعى وأبى عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل

ساری توفیق اللہ کے لئے ثابت ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اس سے مغفرت
چاہتے ہیں اپنی بد اعمالیوں اور نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے
اللہ ہدایت دے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کرے تو اس کا کوئی
ہادی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی ذات عبادت کے لائق
نہیں ایسی گواہی جو نجات کا وسیلہ اور بلند درجہ کی ضامن ہو اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جن کو
اللہ نے اس حال میں بھیجا کہ ایمان کی راہوں کے نشانات مٹ چکے تھے اور
اس کی روشنی بجھ چکی تھی اس کے ستون کمزور ہو گئے تھے اس کے موقف سے
لوگ ناواقف ہو گئے تھے پس آپ نے (اللہ کی رحمت کا ملہ اور سلامتی آپ پر نازل
ہو) ان مٹے ہوئے نشانات کو بلند اور مضبوط کر دیا اور کلمہ توحید کی تائید
کر کے ان بیماروں کو شفا دی جو ہلاکت کے غار کے دہانے پر کھڑے تھے اور
ان کے لئے جو اس راہ پر چلنا چاہیں راہ ہدایت کھول کر رکھ دی اور ان کے
واسطے سعادت اور نیکبختی کے خزانے ظاہر کر دیئے جو اس کے مالک بننا چاہیں
بعد حمد و صلوة کے واضح ہو کر ان کی سیرت کی پیروی اس وقت
تک کامل نہیں ہو سکتی جب تک کہ ان باتوں کا پورا اتباع نہ کیا جائے جو آپ کے
قلب اور سینہ مبارک سے ظاہر ہوئیں اور اللہ کی رسی یعنی قرآن کا پورے
طور پر مضبوطی سے پکڑنا اسی تک ممکن نہیں جب تک کہ سیرت نبویہ اس
کی وضاحت نہ کرے۔

کتاب مصباح جو جامع بدعت امام محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود فرافغوی
(اللہ ان کے درجہ کو بلند کرے) کی تصنیف تھی ایک جامع کتاب تھی جو اس باب
میں تصنیف کی گئی اور اس میں مختلف حدیثوں کو جمع کیا تھا مگر اسناد کو حذف
کر دیا تھا اس لئے بعض تنقید کرنے والوں نے اس پر اعتراض کیا اگرچہ ان کی ثقاہت کے
باعث اس کا حذف کر دینا ذکر کے قائم مقام ہو لیکن پھر بھی جس میں قرآن آتا
موجود نہ ہوں اس کی برابری نہیں کر سکے جس میں آثار و قرآن پائے جاتے
ہوں اس لئے درگاہ ایزدی میں میں نے استخارہ کیا اور اس سے توفیق چاہی
تو اس چیز کو میں نے ظاہر کیا جسے انھوں نے نظر انداز کر دیا تھا اور ہر حد

الشَّيْبَانِيُّ وَابْنُ عَسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
 سَلَمَانَ بْنِ الرَّاشِدِ الشَّجِسْتَانِي وَابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدَ بْنَ
 شُعَيْبٍ النَّسَائِي وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ
 الْقُرَظِيُّ وَابْنُ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ
 الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو الدَّارِقُطَنِيُّ وَابْنُ بَكْرِ أَحْمَدَ بْنَ حُسَيْنِ
 الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْحُسَيْنِ رَزِينُ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْعَبْدِيُّ وَغَيْرُهُمْ
 وَقَلِيلٌ مَا هُوَ وَإِنِّي إِذَا نَسِيتُ الْحَدِيثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّي أَسْتَدْتُ
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَهَمُ قَدْ فَرَّغُوا مِنْهُ وَاعْتَمَدُوا
 عَنْهُ وَسَرَّتُ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ اثْرَهُ
 فِيهَا وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلَى فُصُولٍ ثَلَاثَةً أَوْ لَهَا مَا أَجَزَ
 الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدَهُمَا وَاقْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنْ اشْتَرَكْتُ فِيهِ
 الْغَيْرَ لَعَلَّوْا رَجْعَهَا فِي الرَّوَايَةِ وَثَابِتُهَا مَا أَوْرَدَهَا غَيْرُهَا
 مِنَ الْأَثْمَةِ الْمَذْكُورِينَ وَثَابِتُهَا مَا اشْتَرَكْتُ عَلَى مَعْنَى
 الْبَابِ مِنْ مَلْحَقَاتٍ مَنَاسِبَةٍ مَعَ مَحَافِظَةٍ عَلَى الشَّرْطِ وَإِنْ
 كَانَ مَا ثَوَّرَ عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ ثُمَّ إِنَّكَ أَنْ فَقدْتَ حَدِيثًا
 فِي بَابٍ فَذَلِكَ عَنْ تَكْرِيهِ سَقَطَهُ وَإِنْ وَجَدْتَ أَحَدَ
 بَعْضِهِ مَتْرُوكًا عَلَى اخْتِصَارٍ أَوْ مَضْمُونًا إِلَيْهِ تِمَامَهُ فَمِنْ
 دَاعِي إِهْتِمَامٍ أَنْ تَرْكُهُ وَالْحَقُّهُ وَإِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ
 فِي الْفَصْلِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ وَذَكَرَهَا
 فِي الثَّانِي فَأَعْلَمَ إِنِّي بَعْدَ تَتَبُعِي كِتَابِي الْجَمْعَ بَيْنَ
 الصَّحِيحَيْنِ لِلْجَمِيدِي وَجَامَعَ الْأَصُولَ اعْتَمَدْتُ
 عَلَى صَحِيحِي الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا وَإِنْ رَأَيْتُ اخْتِلَافًا
 فِي نَفْسِ الْحَدِيثِ فَذَلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْأَحَادِيثِ
 وَلَعَلَّ مَا اطَّلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرَّوَايَةِ الَّتِي سَلَكَهَا الشَّيْخُ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَلِيلًا مَا تَجِدُ أَقُولُ مَا وَجَدْتُ هَذِهِ
 الرَّوَايَةَ فِي كُتُبِ الْأَصُولِ أَوْ وَجَدْتُ خِلَافَهَا فَأَذَا
 وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَأَنْسَبُ الْقُصُورَ إِلَى لِقَةِ الدَّرَايَةِ لَا إِلَى
 جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ اللَّهُ قَدْرَهُ فِي الدَّارِ مِنْ حَاشَا لِلَّهِ
 مِنْ ذَلِكَ رَحِمَ اللَّهُ مَنْ إِذَا وَقَفَ عَلَى ذَلِكَ نَبِهْنَا

کو بلا تقدیم و تاخیر کے میں نے اسی جگہ میں رکھا جس طرح ائمہ متقدمین نے روایت
 کیا۔ اور ثقات راویوں مثلاً ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری اور ابو الحسن مسلم
 بن الحجاج قشیری ابو عبد اللہ مالک بن انس صحیحی ابو عبد اللہ محمد بن ادریس
 الشافعی ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابو داؤد
 سلیمان بن اشعث سجستانی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیبانی، ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن
 ماجہ قزوینی، ابو محمد عبد اللہ بن الرحمن الدارمی، ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی، ابو بکر احمد
 بن حسین بیہقی، اور ابو الحسن رزین بن معاویہ العبدی اور ان کے علاوہ بہت
 کم تعداد ایسے لوگوں کی ہے کہ جب ان کی طرف حدیثوں کا میں نے انتساب کر دیا تو گویا میں
 نے اس کا سلسلہ سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دیا اس لئے کہ یہ لوگ اس سے فارغ
 ہو چکے ہیں اور میں اس کے بے نیاز کر دیا ہوں۔ میں نے کتب اور ابواب اسی طرح رکھے
 ہیں جس طرح صاحب مصابیح نے رکھے ہیں اور اس بارے میں میں نے ان کے نقش قدم
 کی پیروی کی ہے اور میں نے ہر باب کو اکثر تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے پہلی فصل تو وہ ہے
 جس کو شیخین (امام بخاری و مسلم) یا ان میں سے کسی ایک نے روایت کیا۔ اور اگرچہ ان کے علاوہ
 دوسروں نے بھی روایت کیا ہو لیکن ان دونوں کے علاوہ ثبت کی بنا پر میں نے انھیں پر
 اکتفا کیا۔ دوسری فصل میں وہ روایتیں ہیں جن کو ان دونوں ائمہ کے علاوہ
 دوسروں نے روایت کیا ہو تیسری فصل میں وہ حدیثیں ہیں جو اس باب سے
 مناسبت رکھتی ہوں لیکن شرائط کا پوری طرح لحاظ رکھا گیا ہے اگرچہ متقدمین
 یا متاخرین سے منقول ہو اگر تم کوئی حدیث کسی باب میں نہ پاؤ تو سمجھو کہ
 میں نے تکرار کے باعث حذف کر دیا ہے اور اگر کسی حدیث کا بعض حصہ
 حذف کیا ہو یا پڑ یا کچھ زیادتی اور اضافہ پاؤ تو میں نے کسی خاص ضرورت
 کی بنا پر یہ حذف یا اضافہ کیا ہے اگر تمہیں کوئی اختلاف نظر آئے کہ پہلی فصل
 میں شیخین کے علاوہ کسی دوسرے کی حدیث بیان کی گئی ہو یا دوسری فصل میں شیخین
 کی روایت ہو تو سمجھنا کہ حمیری کی دونوں کتابیں جمع بین الصحیحین اور جامع
 الاصول کی تلاش و جستجو کے بعد میں نے شیخین کی صحیحین پر اور دونوں کے متن
 پر اعتماد کیا اور اگر نفس حدیث میں کوئی اختلاف نظر آئے تو یہ طرق حدیث کے
 اختلاف کا نتیجہ ہے یا اس سبب سے کہ وہ روایت مجھے نہ ملی جو شیخ رضی اللہ عنہ
 نے بیان کیا اور بعض جگہوں میں تم میرا یہ قول پاؤ گے کہ ما وجدنا ہذا
 الروایۃ فی کتب الاصول (یعنی میں نے اس روایت کو کتب اصول میں نہیں
 پایا) یا ان کتابوں کے خلاف نظر آئے تو میری کم مائی پر محمول کیا جائے نہ کہ معاذ اللہ

عليه وارشدنا طريق الصواب ولم األ جهدا في
التنقيح والتفتيش بقدر الو سع والطاقة ونقلت
ذلك الاختلاف كما وجدت وما اشار اليه
رضي الله عنه من غريب او ضعيف او غيرهما
بيئت وجهه غالبا وماله يشير اليه مما في الاصول
فقد قفيت في تركه الا في مواضع لغرض وربما تجد
مواضع مهملة وذلك حيث لم اطلع على راويه
فتذكرت البياض فان عثرت عليه فالحقه به احسن الله
جزالك وسميت الكتاب بمشکوٰۃ المصابيح وسأل
الله التوفيق والاعانة والهداية والقبالة
وتيسير ما اقصدناه وان ينفعني في الحیوة وبعد
العمات وجميع المسلمين والمسلمات حبس الله
ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العز
الحکیم۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ
بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِأَمْرِئٍ مِمَّا نَوَىٰ فَمَنْ كَانَتْ
هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ مَرَأَةٍ
يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَىٰ مَا هَا جَرَ إِلَيْهِ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اس کو منسوب کیا جائے (اللہ ان کے مرتبہ
کو دونوں عالم میں بلند کرے) اللہ اس شخص پر اپنی رحمتیں نازل کرے جسے
ہماری کوتاہیاں نظر آئیں اور ہمیں خبردار کر کے راہ صواب بتلائے۔ ہم نے
اپنی وسعت اور طاقت کے اعتبار سے تحقیق و تفتیش میں کوئی دقیقہ فروگذا
نہیں کیا ہے اور اس اختلاف کو بھی میں نے نقل کر دیا ہے جس طرح میں نے
پایا ہے۔ امام بغویؒ نے جس حدیث کے غریب و ضعیف وغیرہ ہونے کی
طرف اشارہ کیا ہے۔ میں نے اکثر اس کے اسباب بھی بیان کر دیئے ہیں اور
جس حدیثوں میں اصول کے موافق کوئی اشارہ نہیں ہے تو میں نے بھی ان
کی پیروی میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے مگر بعض جگہوں میں کسی خاص غرض
کے ماتحت میں نے بیان کر دیا ہے اور بعض جگہوں میں میں نے حدیث کا
ماخذ نہیں بیان کیا۔ اس لئے کہ اس کے راوی مجھے نہیں معلوم ہو سکے تو میں
نے حدیث کے آخر میں جگہ کو خالی چھوڑ دیا اگر تمہیں اس کا ماخذ معلوم ہو
تو اس میں اضافہ کر دو، اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔ اور میں نے اس کتاب
کا نام "مشکوٰۃ المصابیح" رکھا۔

اللہ تعالیٰ سے توفیق اور اعانت چاہتا ہوں یہو سے بچاتے اور
ہدایت کی درخواست کرتا ہوں اپنے منزل مقصود پر پہنچنے کی آسانیاں
چاہتا ہوں اور اس کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ حالت حیات میں اور پس مرگ
بھی مجھ کو اور تمام مومنین کو فائدہ پہنچائے اللہ ہی میرے واسطے کافی ہے اور وہی
بہتر کارساز ہو گناہ سے بچنے اور عبادت کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی اعانت
ماصل ہوتی ہے جو زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے انسان کو وہی چیز حاصل ہوگی جس کی نیت کرے
جس نے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کی نیت کی تو اس کی ہجرت خدا اور رسول ہی
کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا پانے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے
کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہو۔
(بخاری و مسلم)

کتاب الایمان

فصل اول

حدیث جبریل

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ایک شخص حاضر ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے بال نہایت سیاہ اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے زانو سے زانو ملا کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی زانو پر رکھ لئے اور عرض کیا: محمد! اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ آپؐ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس امر کا اعتراف کرے اور شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور (پھر) تو نماز کو ادا کرے زکوٰۃ دے رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے اگر تمھ کو زاد راہ میسر ہو۔ اس شخص نے (شکر) عرض کیا آپؐ نے سچ فرمایا ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ شخص دریافت بھی کرنا ہی نہیں کرتا ہی پھر اس نے پوچھا ایمان کی حقیقت بیان فرمائیے۔ آپؐ فرمایا کہ تو اللہ تم پر اس کے رسول پر اس کی کتابوں پر اور رسولوں پر قیامت کے دن پر اور تقدیر کی بھلائی پر ایمان رکھ۔ پھر اس شخص نے کہا آپؐ نے سچ فرمایا۔ پھر پوچھا احسان کے متعلق سچ فرمائیے۔ آپؐ فرمایا احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت اس طرح یعنی یہ سمجھ کر کرے گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے (یعنی اس کے حضور میں حاضر ہے) اور ایسا نہ ہو (یعنی آتما حضور قلب نہ ہو) تو آتما ضرور ہی ہے گویا خدا کے کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے پوچھا قیامت سے آگاہ فرمائیے۔ آپؐ فرمایا قیامت کے متعلق میرا علم تم سے زیادہ نہیں پھر دریافت کیا قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بتلا دیجئے۔ آپؐ فرمایا: قیامت کی نشانیاں میں سے ایک تو یہ ہے کہ لوٹڈی اپنے مالک یا آقا کو جھٹکے گی (یعنی کثرت بچے پیدا ہوں گے جو اپنی ماؤں کے مالک و آقا بنیں گے) اور دوسری نشانی یہ کہ برہنہ یا برہنہ جسم مفلس و فقیر اور کمریاں چرانے والے لوگوں کو تو (عالی شان) مکانات و عمارات میں محروم و غریب کی زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا اور میں تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا پھر آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”عمر! تم اس سائل کو جانتے ہو؟“ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپؐ فرمایا یہ شخص جبریلؑ تھے جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ (مسلم) اور حضرت ابو ہریرہؓ سے جو حدیث منقول ہے اس میں چند الفاظ کا اختلاف ہے یعنی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تو برہنہ یا برہنہ جسم ہو تو

۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ فَأَمْسَكَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتُحْجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ مَدَقَّتْ قَعْبَتُنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَرِيعَتُهُ قَهْ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرٌ وَشَرٌّ. قَالَ مَدَقَّتْ وَتَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرِيكَ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ السَّائِلِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا يَا عُمَرُ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْمُحْفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ بَطْأً وَكُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ أَنْطَلَقَ فَلَيْثَ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مِنَ السَّائِلِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَرَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيهِ وَ إِذَا رَأَيْتَ الْمُحْفَاةَ الْعُرَاةَ الْقَتَمَ إِلَيْكُمْ مُلُوكَ الْأَرْضِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَرَأَ

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْهَبَاءَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور گونگوں کو زمین کا بادشاہ دیکھ (اور یہ الفاظ بھی ہیں کہ) پانچ باتوں کا
علم صرف خدا ہی کو ہے اس کے بعد آئی یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ الْخَبْرُ الْعَظِيمُ

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَاةَ
الزَّكَاةَ وَآمَنَ بِوَعْدِ رَسُولِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی
معبود نہیں اور محمد خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا اور
رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

ایمان کی شاخیں

۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَيَّعَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَاذْكُرُوا
قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ
الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر
ہے اور شاخیں ہیں ان سب میں سب سے بہتر اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ خدا کے سوا کوئی
معبود نہیں اور سب سے کم درجہ کا ایمان کسی تکلیف و اذیت دینے والی چیز کا راستہ سے
دور کرنا ہے اور دشمن و حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (بخاری و مسلم)

مومن اور مسلم کا مفہوم

۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ
وَيَدِهِ وَآثَمُهَا جُرْمٌ مِنْ هَجْرٍ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ هَذَا
لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَالْمُسْلِمُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پورا
مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں مسلمان محفوظ مامون ہوں اور ہر جرحہ
جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا ہو جس سے خدا نے منع فرمایا یہ الفاظ بخاری کے ہیں
اور مسلم کے یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا
مسلمانوں میں سے کون سا شخص ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ
سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری و مسلم)

درجاتِ محبت

۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا بُدَّ مِنْ أَحَدٍ كَرِهَ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ
لِلَّهِ مِنَ الْعَبْدِ وَكَوْنِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میں
(یعنی حضور) باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔
(بخاری و مسلم)

ایمان کی لذت

۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاةَ الْإِيمَانِ
مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا
وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا إِلَّا يُعْبِدُ إِلَّا بِبِهِ وَمَنْ يَتَكَبَّرُ
أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهَا
يَكُنْ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں اس کو ایمان کا مزہ اور لطف حاصل
ہوگا: وہ شخص جو خدا اور رسول کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب رکھتا ہو۔ وہ شخص جو
بندہ سے صرف خدا کی خوشنودی و رضامندی کے لئے محبت کرے۔ وہ شخص جس کو خدا
نے کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی نورانیت عطا فرمائی ہو۔ اور وہ پھر کفر کی طرف
واپس جانا ایسا ہی برا جانتا ہوں کہ اسے امر کو برا سمجھتا ہے کہ اس کو آگ کے اندر

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ڈال دیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

ایمان کا لطف

۱۰ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ان لیا، اس نے ایمان کا مزاج کھ لیا۔ (مسلم)

اسلام ہی مدارِ نجات ہے

۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ
فِي أَحَدٍ مِمَّنْ هَذَا الْأُمَّةُ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ سَمِعْتُ
وَلَقَدْ مِمَّنْ بِاللَّيْلِ أُرْسِلَتْ بِهِ الْهَكَانُ مِنَ أَهْلِ النَّارِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

لائے اور مر جائے، وہ یقیناً دوزخی ہے۔ (مسلم)

دوسرا اجر پانے والے

۱/ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِمَّنْ هَلَّ الْكِتَابُ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ حَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أُمَةٌ يَطَاهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَادَّرَجَهَا خَلْدًا أَجْرَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کفار سے جنگ کا حکم

۱۰ وَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَتَنَهَّدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُعْتَمُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائِي وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بَحْثَ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱ إِنْ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

إِلَّا أَنْ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ إِلَّا بِحَقِّهِ إِسْلَامًا

نہیں ہے۔

مسلمان کون ہے؟

۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِیحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ

حضرت انس رضی عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہماری جیسی نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارے ذبح کے ہونے والوں کو (کھائے) وہ مسلمان ہے اور وہ خدا اور خدا کے رسول کے عہد و امان میں ہے۔

حضرت انس رضی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہماری جیسی نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارے ذبح کے رہے ہو (جانور کو) کہنے والے وہ مسلمان ہو اور وہ خدا اور خدا کے رسول کے عہد و امان میں ہے۔

رَسُولِهِ فَلَا تَخْشَوْا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ.

پس خدا نے جس کو اپنی امان میں لیا ہے تم اس کے عہد کو توڑو (یعنی اس شخص کو نہ متاؤ کہ اس سے خدا کا عہد ٹوٹ جائے گا۔) (بخاری)

(ردالة البخاري)

جنت لے جانے والے اعمال

١٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَّى أَعْدَانِي مِنَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا
 عَمِلْتَهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ
 شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُعْطِي الزَّكَاةَ
 الْمَرْقُوبَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
 بِيَدِهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا
 دُلِّي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَدَكَ أَنْ
 تَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جائے اعمال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل (کام) بتائیے کہ میں اس کو کروں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپؐ فرمایا اللہ کی عبادت کر، کسی کو اس کا شریک نہ بنا، فرض نماز کو ادا کر، فرض زکوٰۃ کو ادا کر اور ماہ رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی نے یہ سن کر کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نہ تو اس پر کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اُس میں کچھ کم۔ جب یہ اعرابی چلا گیا تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی جنتی آدمی کو دیکھنے کی (عزت و) مسرت حاصل کرنا چاہے وہ اس شخص (اعرابی) کو دیکھ لے۔ (بخاری و مسلم)

ایمان کا مثل

وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيِّ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ
عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرِكَ قَالَ قُلْ
أَمِنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے روایت ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اسلام کے متعلق مجھ کو کوئی ایسی بات بتلا دیجئے کہ پھر آپ کے بعد میں اس کے متعلق کسی سے کچھ دریافت نہ کروں۔ اور ایک روایت میں ان الفاظ ہیں کہ پھر آپ کے بعد کسی دریافت نہ کروں۔ آپ نے فرمایا زبان (اور دل) سے اس امر کا اقرار کر کہ میں خدا پر ایمان لایا اور پھر اس اعتراف پر قائم رہ۔ (مسلم)

فَرْضُ الْإِسْلَامِ

وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ نَائِرُ
الرَّاسِ سَمِعَ دَوَى صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى
دَفَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَاهُ
يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ صَبَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَا
هَلْ عَلَى غَيْرِ هُنَّ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ
فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ
الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ نجد کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے سر کے بال پریشان تھے اس کی آواز تو ہمالے کا دل میں آتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔ (جب) وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گیا تو ہم نے غصا کہ وہ (فرائض) اسلام کو دریافت کر رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رات اور دن میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔ اسے عرض کیا۔ ان کے سوا ابھی مجھ پر کیا اور نمازیں فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل (نمازیں) پڑھنے کا تجھ کو اختیار ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ماہ رمضان کے روزے (فرض) ہیں (اس نے) کہا کچھ اور روزے بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر نفلی روزوں کا تجھ کو اختیار ہے طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ اس نے پوچھا کیا

لَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَرَى الرَّجُلَ إِنْ صَدَقَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس زکوٰۃ کے سوا بھی مجھ پر کچھ اور فرض ہو۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر صدق و نفاق کا کچھ کو اختیار ہے طلحہ رضی اللہ عنہ بیان ہو کر اس کے بعد (بخاری) یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ خدا کی قسم میں نہ تو اس پر کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس سے کچھ کم کروں گا یہ سکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس شخص نے یہ سچ کہا ہو تو کامیاب ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

اسلام میں مبلغ کا مقام

۱۵ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ إِنْ دَخَلَ عَبْدٌ لِقَبِيضٍ لَنَا أَوْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ مِنَ الْوَفْدِ قَالُوا رُبْعَهُ قَالَ مَرَحَبًا يَا الْقَوْمِ أَوْ يَا الْوَفْدَ عَيْنَ خَلَا وَلَا تَدَامُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كَفَّارٍ مُضَرٍّ نَأْيًا مَرْفُوعٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ دَرَأَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَمَا لَوْ كُنَّا عَيْنَ الْأَشْرِيَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِأَلَّا يَتَّبِعُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَلَّا يَتَّبِعُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُو قَالَ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا أَرْسُولُ اللَّهِ رَاقِمُ الصَّلَاةِ وَرَأَيْتَنِي الزَّكَاةَ وَصِيَامَ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَعْتَمِ الْحَمْسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنَمِ وَالذَّبَابِ وَالنَّقِيبِ وَالْمَرْقَاتِ وَتَالَ أَحْفَظُوهُنَّ وَآخِرُ دَابَّهِنَّ مِنْ وَرَاءِ كُمُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِبُخَارِي)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عبد القیس کی ایک جماعت آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا یہ جماعت یا وفد کو نبی قبیلہ کا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا ہم قبیلہ ربیعہ میں سے ہیں آپ نے فرمایا تمہاری جماعت یا وفد کو مرحبا، نہ تو تم (کہیں) رسوا ہو اور نہ یشیمان۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمارے اور آپ کے درمیان چونکہ قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اس لئے ہم جلد جلد حاضر نہ ہو سکے۔ صرف اشہر حرام (ذیقعد، ذی الحجہ، محرم اور رجب) میں حاضر ہونے کا موقع ملتا ہو اس لئے آپ ہم کو (حق و باطل میں) فیصلہ کن احکام و ہدایات متعین فرمائیے۔ تاکہ ان لوگوں کو ہم ان سے آگاہ کر دیں جن کو ہم گھروں پر چھوڑ آئے ہیں اور ان پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ اس کے بعد ان لوگوں نے پینے کے برتنوں کے متعلق بھی ہدایات طلب کیں۔ آپ نے اس جماعت کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ان کو ایک خدا پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ تم جانتے ہو ایک خدا پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہو؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (خدا پر ایمان لانے کے معنی) اس امر کی شہادت دینا ہو، کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے یا انچوال حصہ دینا۔ پھر آپ نے ان کو چار قسم کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا (نقعی)

لاکھ کئے ہوئے، مریبان یا مٹھلیوں سے کردہ توہنوں سے درختوں کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے بنائے ہوئے برتنوں سے اور رال کئے ہوئے برتنوں سے اس کے بعد آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور ان لوگوں کو آگاہ کر دو جو، کو تم بھیجے چھوڑ آئے ہو (یعنی گھروں پر) (بخاری و مسلم)

(اس حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں)

احکامات اسلام

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جماعت صحابہؓ کو جو آپ کے گرد جمع تھے (مخاطب کر کے) فرمایا اس امر پر مجھ سے بیعت کرو یعنی میرے سامنے اس بات کا عہد کرو کہ، تم خدا کے

۱۶ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ

شَيْئًا وَلَا تَسْبِقُوهُ وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ
وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ
وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ خَمْنٌ وَفِي مَنكُمُ فَاجِحَةٌ عَلَى
اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي
الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ
شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِشَاءٌ
عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے جوہری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو
قتل نہ کرو گے کسی پر خود ساختہ بہتان نہ باندھو گے اور نیکی کے کاموں میں
نافرمانی نہ کرو گے پس جس شخص نے تم میں سے (اپنے) اس عہد کو پورا
کیا، اس کا اجر خدا کے ذمہ ہے اور جس نے اس کے کچھ خلاف کیا اور دنیا
میں اس کو اس کی سزا مل گئی تو یہ سزا اس کا کفارہ ہی اور جس نے ان میں سے
کچھ باتوں کے خلاف عمل کیا اور خدا نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا
معافہ خدا کے ہاتھ میں ہو وہ خواہ اس کو معاف کرے خواہ اس کو سزا
عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ ہم سب لوگوں نے اس پر بیعت کی (بخاری و مسلم)

عورتوں کے لئے آپ کا فرمان

۱۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَى أَوْ يَطِرُ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ
عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي
أُرِيكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ تَكُونْنَ اللَّعْنُ وَتَكُونْنَ الْعَشِيرَ فَإِذَا رَأَيْتِ
مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبَّ الرَّجُلِ
الْحَاذِمِ مِنْ أَحَدِكُنَّ قُلْنَ وَمَا لِنَقْصَانٍ وَبَيْنَنَا
وَعَقْلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ
مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ
مِنْ نَقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ
تُصَلِّ وَلَمْ تَصُومْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ
نَقْصَانِ دِينِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید قربان یا عید فطر کے دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کو شریف لے چلے اور عورتوں کے ایک گروہ کے قریب سے
گزرے ہوئے آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا "اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ دو
خیرات کرو کیوں کہ مجھ کو یہ دکھایا گیا ہے کہ تم میں سے اکثر دوزخی ہیں" عورتوں نے
عرض کیا، یا رسول اللہ! اس کا سبب؟ آپ نے فرمایا: تم لعن (طعن) بہت کرتی
ہو خوافد کی ناشکری کرتی ہو اور تم میں سے کوئی بھی ایسی نہیں ہے جو باوجود
عقل اور دین میں ناقص ہونے کے ہوشیار مرد کو پتہ چلے نہ ناپا دیتی ہو اور
اس کی عقل ضائع نہ کر دیتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے
دین اور عقل میں کیا نقصان (اور کمی) ہے؟ آپ نے فرمایا کیا ایک عورت کی
گواہی مرد کے مقابلہ میں آدھی نہیں ملتی ہے۔ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہ تو ٹھیک ہو۔ آپ نے فرمایا یہ تو تمہاری عقل کا نقصان ہو اور جب تم حیض کی
حالت میں ہو، تو نہ نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ روزہ رکھ سکتی ہو۔ عورتوں نے عرض
کیا یہ بھی درست ہو آپ نے فرمایا یہ تمہارے دین کا نقصان ہے۔ (بخاری و مسلم)

انسان کو سرکشی زیب نہیں دیتی

۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَّبَنِي بَنُ آدَمَ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبِي إِيَّايَ فَقَوْلُهُ يُعِيدَنِي
كِتَابِي أَوْ لَيْسَ أَوْ لَمْ يَخْلُقْ بَأْهُوَ عَلَى

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
خداوند بزرگ دہر ترے فرمایا ہے کہ آدم کا بیٹا مجھ کو جھٹلاتا ہے اور یہ اس کے
نیاں نہیں۔ اور مجھ کو برا کہتا ہے اور یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور وہ
مجھ کو جھٹلاتا اور کہتا ہے کہ جس طرح خدا نے مجھ کو پیدا کیا ہے وہ طرح
کے بعد اسی طرح مجھ کو دوبارہ ہرگز زندہ نہ کرے گا حالانکہ اس کا پہلی

مِنْ إِعَادَتِهِ وَآمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ
اللَّهُ ذَكَرًا أَوْ أَنَا الْأَحَدُ الْقَهْدُ الَّذِي لَمْ
أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ
وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَآمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ
فَقَوْلُهُ لِي وَلَكَ وَسُبْحَانِي أَنْ اتَّخَذَ صَاحِبَةً
أَوْ وَلَدًا ۱۹

(رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

بارمید اگر نا مجھ کو دوبارہ پیدا کرنے کی نسبت زیادہ آسان ہے اور اس
کا بُرا کہنا یہ ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ خدا نے اپنا بیٹا بنایا ہے (جیسا کہ سچی
حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں) حالانکہ میں یکتا دہنا اور بے پردا ہوں
نہ مجھ کو کسی نے جنم اور نہ میں نے کسی کو جنم اور نہ کوئی میرا کفو (یعنی ہمسر
مساوی اور برابری کے لائق) ہے۔ اور حضرت ابن عباسؓ سے جو روایت منقول
ہے اُس میں یہ الفاظ ہیں کہ انسان کا مجھ کو بُرا کہنا یہ ہے کہ وہ میری نسبت
یہ کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہے حالانکہ میں بیوی یا بیٹا بنانے سے پاک ہوں۔ (بخاری)

زمانہ کو بُرا مت کہو

۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ
يَسُبُّ اللَّهَ هُوَ وَأَنَا اللَّهُ هُمَا بِيَدَيِ الْأَمْرِ أَتَلَبُ
اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،
خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کا بیٹا (یعنی انسان) زمانہ کو بُرا کہے کہ مجھ کو تکلیف
دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ میں ہی رات اور دن
کو برتا رہتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ کا صبر و تحمل

۲۰ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى
أَذَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ يَدْعُو لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ
يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعرئؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
کہ لذتِ رساں باتوں کو سن کر بہت صبر کرنے والا خدا کے سوا کوئی نہیں کہ لوگ خدا
کے لئے بیٹا قرار دیتے ہیں (وہ سنتا ہے، صبر کرتا ہے اور) پھر وہ ان کو عافیت کے
رکھتا اور رزق دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

توحید کی اہمیت

۲۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَا رَكِيسَ بَيْتِي وَبَيْنَهُ الْإِ
مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي
مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ
قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى
الْعِبَادِ - - - - - أَنْ يَعْبُدُوهُ
وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ
أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا
تُبَشِّرُهُمْ فَيَتَكَبَرُوا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں گدھے کے اوپر رسول اللہ ﷺ
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا اور آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ کے
درمیان صرف زین کی لکڑی تھی (اس حالت میں آپ نے فرمایا معاذ رضی اللہ عنہ) تو جانتا
ہے بندوں پر خدا کا اور خدا پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور
اس کا رسول ہی اس سے خوب واقف ہے۔ آپ نے فرمایا بندوں پر خدا کا حق یہ ہے کہ وہ
صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا پر بندوں کا
حق یہ ہے کہ جو شخص اس کی ذات میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے وہ اس کو
عذاب نہ دے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
کیا میں لوگوں کو اس کی اطلاع کر دوں (کہ وہ سن کر خوش ہو جائیں) آپ نے
فرمایا (نہیں) ایسا کرنے سے لوگ مسست ہو جائیں گے اسی پر بھروسہ کر لیں گے
اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گہکا رہنے کے خیال سے مرنے کے
وقت اس حدیث کو بیان کر دیا تھا۔ بخاری و مسلم)

ابنِ اَمَّتِهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَهَا اِلَى مَرِّمٍ وَدُورٍ
سَنَّهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَا
مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خدا کا لونڈی کے بیٹے اور خدا کا کلمہ ہیں جن کو خدا نے مریم کی جانب ڈالا اور
خدا کی بھیجی ہوئی روح ہیں اور یہ کہ بہشت اور دوزخ حق ہیں۔ خدا اس شخص کو
جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔ (بخاری و مسلم)

قبول اسلام سے سابقہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۲۵ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَامِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِبْسِطْ يَمِيْنَكَ فَلَا بَايَعَكَ
فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدَهُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو
قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْرِيْطَ قَالَ تَشْرِيْطُ مَاذَا
قُلْتُ اَنْ يَغْفِرَ لِيْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنْ
اِلٰهَ سَلَامٍ يَهْدِيْكُمْ مَا كَانَتْ قَبْلَهُ وَاَنْ اَلْهَدْيَةَ
تَهْدِيْكُمْ مَا كَانَتْ قَبْلَهَا وَاَنْ اَلْحَجَّ يَهْدِيْكُمْ مَا كَانَتْ
قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَنَا اَعْنِي
الشِّرْكَاءَ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاَخْرَجْتُ الْكِبْرِيَاءَ
رِدَائِيْ تَسْدِدُ لَكُمْهُمَا فِيْ بَابِ السِّيَآءِ وَالْكِبْرِ
اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى -

حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) آپ اپنا
ہاتھ پھیلائیے کہ میں آپ کے ہاتھ پر سلام کی بیعت کروں (یعنی اسلام
لے آؤں) رسول اللہ ﷺ نے اپنا سیدھا ہاتھ بڑھا دیا۔ معامیں نے اپنا
ہاتھ کھینچ لیا۔ آپؐ فرمایا عمر کیا ہوا (یعنی اپنا ہاتھ کیوں کھینچ لیا) میں نے
عرض کیا۔ میں کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپؐ فرمایا کہو کیا شرط کرنا چاہتے
ہو؟ میں نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرے (ان) گناہوں کو (جو
اسلام سے پہلے میں نے کئے ہیں) بخش دیا جائے۔ آپؐ فرمایا عمر! کیا
تجھ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اسلام ان تمام باتوں (گناہوں) کو مٹا دیتا،
جو اسلام لانے سے پہلے کی ہوں اور ہجرت ان تمام چیزوں کو دور
کر دیتی ہے جو اس سے پہلے کی ہوں۔ اور حج ان تمام معاصی کو
مٹا دیتا ہے جو حج سے پہلے کے ہوں۔ (مسلم)

مصابیح میں اس موقع پر دو حدیثیں حضرت ابو ہریرہؓ کی اور درج ہیں ہم ان کو ریاہ اور غرور کے باب میں آگے چل کر ذکر کریں گے۔

فضل روم

ارکان دین

۲۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْكَانِ الدِّيْنِ فَقَالَ
اَلْحَدِيْثُ وَبَاِئِلُهُ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ هَؤُلَاءِ
وَلَا اَنَّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ مِّنْ شَرِّهِ اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَقَبُّلُ
اَللّٰهِ وَلَا شَرِكُ بِهِ شَيْءًا وَتَقِيْمُ الصَّلٰوةِ وَ
تَوْعِيْلُ الزَّكٰوةِ وَتَصَوُّمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ
اَلْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اَلَا دَلَّكَ عَلَى اَبْوَابِ الْخَيْرِ الْقَوَامُ
فِي الْجَنَّةِ وَالصَّدَقَةُ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ
كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي
حَوْفِ الْبَلِّ ثُمَّ تَلَا تَجَاوِزُ عَنْهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
حَتَّى يَبْلُغَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ قَالَ اَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ
وَعُمُودِهِ وَدُرُوْهُ سَنَامُهُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ
قَالَ رَأْسُ الْاَمْرِ اِلَّا سَلَامٌ وَعُمُودُهُ

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ سے
یہ عرض کیا کہ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل (کام) بتلا دیں جو مجھ کو جنت میں لے جائے
اور دوزخ سے دور رکھے۔ آپؐ فرمایا (معاذ) تو نے ایک بڑی
بات پوچھی ہے لیکن یہ (امراہم) اس شخص پر آسان ہے جس کو خدا اس کی توفیق
دے اور اس پر اس کو آسان کر دے۔ تو صرف خدا کی عبادت کر کسی کو اس
کا شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے۔ رمضان کے روزے رکھ اور خانہ کعبہ کا
حج کر۔ حضرت معاذ کہتے ہیں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کیا میں تجھ کو نیکی کے دروازے (طریقے) بھی بتلا دوں (سن) روزہ ڈھال
ہے (جو دوزخ کی آگ کے حملوں سے بچاتی ہے) اور صدقہ (خیرات) گناہوں
کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے (اور اسی طرح)
رات میں انسان کا نماز پڑھنا یعنی تہجد ادا کرنا گناہوں کو بجھا دیتا ہے
معاذ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت مبارک

الصَّلَاةُ وَذُرْوَةٌ سَامِيَةٍ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ
 لَا أُحْدِثُكَ بِمَلَكَ ذَلِكَ كُلُّهُ قُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ
 اللَّهُ فَأَخَذَ بِلِسَانِي فَقَالَ كُفْتُ عَلَيْكَ هَذَا
 فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ وَلَا تَأْتِ لَمْوَ أَخَذُونِ
 بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ تَشَكَّلَتْكَ أُمَّتُكَ بِأَمْعَادٍ
 وَهَلْ يُكَبِّتُ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِمْ
 أَوْ عَلَى مَنْأَخِرِهِمْ إِلَّا أَحْصَاءَ عِدِّ الْأَسِنَّةِ هُمْ
 (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
 عرض کیا یا نبی اللہ! کیا ہم (ان الفاظ) کے بھی جواب دہ ہوں گے جو اپنی زبان سے بولتے ہیں؟ آپؐ فرمایا۔ معاذ! تجھ کو تیری
 امان گم کرے لوگوں کو دوزخ کے اندر مہینہ یا ناک کے بل نہیں ڈالا جائے گا مگر ان کی بدزبانی کی وجہ سے۔
 (مسند احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

ایمان کامل کیا ہے؟

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جس شخص نے محبت کی خدا کے واسطے اور بغض رکھا خدا کے
 واسطے اور کسی کو (کچھ) دیا خدا کے واسطے اور منع کیا خدا کے واسطے
 (یعنی جو کام بھی کیا خدا کے لئے کیا) اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا
 (ابوداؤد) اور ترمذی میں (یہی حدیث) جو معاذ بن انس مروی
 ہے اس کے الفاظ میں کچھ تقدیم و تاخیر ہے اور اس کے آخری الفاظ
 یہ ہیں۔ پس یقیناً اس نے کامل کیا اپنے ایمان کو۔

۲۷ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ اللَّهَ وَابْتَغَى اللَّهَ وَ
 آغَى اللَّهَ وَمَنَعَ اللَّهَ فَقَدْ اكْتَمَلَ الْإِيمَانُ
 (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
 وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَعَ تَقْدِيمٍ
 وَتَأْخِيرٍ وَفِيهِ فَقَدْ اكْتَمَلَ إِيْمَانُهُ -

سب سے افضل عمل کیا ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے خدا کے لئے محبت کرنا اور خدا کی راہ میں بغض رکھنا
 بہترین اعمال میں سے ہے۔ (ابوداؤد)

۲۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَ
 الْبُغْضُ فِي اللَّهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

سچا مومن کون ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ (و مومن) رہیں۔ اور
 مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کو مومن سمجھیں (ترمذی)
 نسائی) اور بیہقی نے اپنی کتاب بد شعب الایمان میں فضائل سے جو تواتر
 نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں۔ اور مجاہدہ ہے جس نے خدا کی عبادت
 میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مجاہدہ ہے جس نے چھوٹے اور بڑے

۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُ
 مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَهُ النَّاسُ
 عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
 النَّسَائِيُّ) وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ بِرَوَاةٍ
 فَضَالَةٍ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ

اللّٰهُ وَالْمُهَاجِرِينَ مِنْ هَجْرٍ اَخْطَايَا وَالَّذِيْ لَوْ جَاءَ - گناہوں کو ترک کر دیا۔

امانت اور ایفاء عہد کی اہمیت

۳۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قُلَّمَا خَلَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰہُ قَالَ لَا اَیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَقْدَ لَہٗ۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے کوئی خطبہ پڑھا ہو (کوئی تقریر کی ہو) اور اس خطبہ نہ فرمایا ہو کہ جو شخص امین و دیانت دار ہو اس کا ایمان کامل نہیں ہو۔
۳۲ رَوَاہُ الْبُیْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور جو شخص عہد کا پابند نہ ہو اس کا دین کامل نہیں ہے۔ (تہذیبی)

ابدی نجات کی ضمانت

فصل سوم

۳۱ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَہَدَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَدَّثَ اللّٰهُ عَنْہُ النَّارَ۔
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (زبان اور دل سے) اس امر کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد خدا کے رسول ہیں اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے (یعنی اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے) (مسلم)

توحید کی اہمیت

۳۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَ وَحُوْیَعَلَّہُ اللّٰهُ اِلَّا اللّٰہَ اَلَا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرے اور وہ اس امر کا یقین رکھتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

جنت اور دوزخ کو واجب کرنے والی باتیں

۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِثَتَانِ بَيْنَ مُوْجِبَتَيْنِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَسُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ قَاتَ یُسْرِیْکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ قَاتَ لَا یُسْرِیْکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو باتیں ہیں جو جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں۔ ایک شخص نے پوچھا کونسی چیزیں جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا جو شخص شرک کی حالت میں مرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

عقیدہ توحید پر قائم رہنے والوں کے لئے جنت کی بشارت

۳۴ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا الْوَبُکَرُ وَعُمَرُ فِی تَقْرِیْقَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْبِیْ اَظْہَرْنَا فَاَبْطَا عَلَیْنَا وَحَثَّیْنَا اَنْتَ یَقْطَعُ دُوْنَنَا وَفِرْعَنَا فَمَعْنَا فَکُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَرَّ۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ہماری جماعت میں حضرات ابو بکر اور عمر بھی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں سے اٹھ اٹھے اور ہر تشریف لے گئے اور جب واپس آئے ہیں دیر کی تو ہم ڈرے کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو کوئی ایذا پہنچائے رہے خیال آئے

ہی ہم گھبرا گئے اور سب پہلا شخص میں تھا جو گھبرا کر اٹھا (پھر ہم سب رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے۔ میں آپ کو ڈھونڈتا ہوا قبیلہ بنی نجاد انصار کے باغ کے پاس پہنچا۔ میں باغ کے چاروں طرف دروازہ کی تلاش میں پھر لیکن کوئی دروازہ نہ ملا اچانک میری نظر ایک نالی پر پڑی جو باہر کے کنویں سے باغ کے اندر گئی تھی۔ میں سٹا اور نالی کے ذریعہ باغ کے اندر داخل ہو گیا رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف رکھتے تھے آپ نے مجھ کو (دیکھ کر) فرمایا۔ ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے پھر آپ اٹھے اور چلے گئے اور واپس آنے میں دیر فرمائی۔ ہم کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے (یہ خیال کر کے ہم گھبرا گئے اور سب پہلا شخص میں تھا جو گھبرا کر اٹھا اور اس باغ میں آیا، میں لومڑی کی طرح سٹا اور باغ میں داخل ہو گیا اور وہ لوگ میرے پیچھے آرہے ہیں۔ آپ نے سن کر مجھ کو اپنی دونوں جوتیاں عنایت فرمائیں اور پھر فرمایا۔ میری ان جوتیوں کو لے جاؤ اور جو شخص اس باغ کے باہر ملے اور وہ اس امر کی زبان و دل سے شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو اس کو جنت کی بشارت دے دو (و ایسی میں باغ کے باہر) سب سے پہلے مجھ کو حضرت عمرؓ ملے اور مجھ سے پوچھا وہ ابوہریرہؓ یہ جوتیاں کیسی ہیں میں نے کہا یہ جوتیاں رسول اللہ ﷺ کی ہیں اور ان کو میرے حوالے کر کے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ کو لے اور وہ اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو تو میں اس کو جنت کی بشارت دے دوں (یہ سن کر) عمرؓ نے میری چھاتی پر (ہاتھ) مارا کہ میں سرینوں کے بل گر پڑا اور پھر کہا۔ ابوہریرہؓ واپس چلے جاؤ۔ میں واپس چلا آیا اور رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر زار و قطار رونے لگا۔ حضرت عمرؓ بھی میرے پیچھے ہی تھے (مجھ کو روتا دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ابوہریرہؓ! (کیا ہوا) تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا (راستہ میں) مجھ کو حضرت عمرؓ نے میں نے (ان کو) اس خبر سے آگاہ کیا جس پر آپ نے مجھ کو امور فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے (میرے الفاظ سن کر) میرے سینے پر (ہاتھ) مارا کہ میں پشت کے بل گرا اور پھر مجھ سے کہا کہ واپس چلے جاؤ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا۔ عمرؓ تم نے ایسا کیوں کیا

فَخَرَجْتُ ابْتِغَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطَ الْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَادِ فَذَرْتُ بِهِ هَلْ أَحِيدُ لَهُ بَابًا فَلَمْ أَجِدْ فَيَا أَرَيْعُ يَدُ خُلٍّ فِي جُودِ حَائِطٍ مِّنْ بَيْتٍ خَارِجَةٍ وَالسَّابِغُ الْحَدَّ وَلَمْ قَالَ فَاحْتَفَرْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا سَأَلْتُكَ قُلْتُ كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتُ فَأَبْطَأْتُ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ نَقْطَعَ حُوثَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَرْتُ كَمَا يَحْتَفِرُ الثَّعْلَبُ وَهُوَ لَوْ النَّاسُ وَرَأَى فَقَالَ يَا أَبَاهُ رِبْرَةَ دَا عَطَانِي نَعْلِيهِ فَقَالَ إِذْ هَبْ بِنَعْلَيْ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيكَ مِنْ ذُرَايَ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَاهُ رِبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيْتُ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَضْرَبَ عُمَرُ بَيْنَ شِدَائِي فَخَرَرْتُ لَا سِتِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَاهُ رِبْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِي عُمَرُ وَإِذَا هُوَ عَلَى أَنْزَلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَاهُ رِبْرَةَ قُلْتُ لَقِيْتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِهِ فَضْرَبَ بَيْنَ شِدَائِي فَضْرَبَهُ خَدْرْتُ لِإِسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبْعَثْتَ أَبَاهُ رِبْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَّ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ

فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخَشِي أَنْ يَنْتَكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلَّاهُمْ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّاهُمْ -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپ ابوہریرہؓ کو جو تیاں دے کر یہ پیام بھیجا تھا کہ جو شخص راستہ میں ملے، اور اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا نہ کیجئے مجھ کو اندیشہ ہو کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے (اور مست ہو جائیں گے) آپ ان کو عمل کرنے دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا (ان کو) عمل کرنے کے لئے چھوڑ دو۔ (مسلم)

جنت کی کنجی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا کہ اس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بہشت کی کنجی ہے۔ (احمد)

۳۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کلمہ توحید نجات کا ذریعہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ نہایت غمگین تھے اور بعض کے دلوں میں (دھڑ) طرح کے (دوسے پیدا ہو رہے تھے اور میں بھی ان ہی لوگوں میں تھا (اس حال میں) بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس گزرے اور سلام کیا لیکن (موت میں) مجھ کو خبر نہ ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (میری اس بے رخی کی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی اور پھر دونوں میرے پاس آئے اور دونوں نے مجھ کو سلام کیا اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے کہا عثمان کیا بات ہو تم نے اپنے بھائی عمر رضی اللہ عنہ کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا میں تو ایسا نہیں کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں خدا کی قسم تم نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا خدا کی قسم نہ تو مجھ کو تمہارا ادھر سے جانا یاد ہو اور نہ تمہارے سلام کرنے کا خیال (ابوبکرؓ نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سچ کہا۔ عثمانؓ تم کو کبھی غفل نے جواب سلام سے باز رکھا ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ ابوبکرؓ نے پوچھا تم کس خیال میں تھے؟ میں نے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو وفات دی اس سے پہلے کہ ہم ان کے اس امر سے (یعنی خطرات و وساوس) نجات کا کوئی راستہ دریافت کرتے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیا ہے (دینگر) میں کھڑا ہو گیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ اس امر کو پوچھنے کے ہر طرح مستحق تھے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اس امر سے نجات کا کیا ذریعہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے اس کلمہ کو قبول کر لے جس کو میں نے اپنے چچا (ابولہب) کے سامنے پیش کیا تھا اور انھوں نے اس کو قبول کر لے سے انکار کر دیا تھا تو وہی

۳۶ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِذَا رَجَلًا لَمْ يَصْحَابِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَعَّدُ فِي حَزْنِهِ عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ قَبْلَئِذَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَسَلَّمَ فَلَمَّ أَشْفَرُ فَأَشْتَكِي عُمَرَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَخَيَّرَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ عَلَيَّ جَمِيعًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ لَا تَرُدَّ عَلَى أَخِيكَ عُمَرَ سَلَامًا مَهْ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَطِلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَدْتُ وَلَا سَلَّمْتُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَدَقَّ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذَلِكَ أَمْرٌ فَقُلْتُ أَجَلٌ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَقَّيْتُ اللَّهَ تَعَالَى يَنْبِيئُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ نَجَاةٍ هَذَا أَلَا مَرَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ سَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِي وَأُمِّي أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجَاةٌ هَذَا أَلَا مَرَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبْلَ مَنِي الْكَلِمَةِ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کلمہ اس کے لئے نجات کا ذریعہ ہے۔ (احمد)

پوری دنیا میں کلمہ توحید پہنچنے کی پیش گوئی

۳۷ وَعَنِ الْمَقْدَادِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَلَيْتٌ مَدْرُورٌ وَلَا دَبِيٌّ إِلَّا آذَنَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بَعْدَ عَزِيْزٍ وَذَلَّ لَيْلٌ إِمَّا يَغِيْزُهُمُ اللَّهُ فَيَجْعَلُهُم مِّنْ أَهْلِهَا أَوْ يَذَلُّهُمْ فَيَذَلُّهُمْ لَهَا قُلْتُ فَيَكُونُ الْيَذَلُّونَ كُلَّهُ لِلَّهِ - (رواه أحمد)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ زمین پر کوئی کچا گھر یا خیموں کا گھر ایسا باقی نہ رہے گا جس میں اسلام کا کلمہ داخل نہ ہو۔ اللہ اس کلمہ کو (ہر گھر میں) عزیز کو عزت دے کر اور ذلیل کو ذلت دے کر داخل کرے گا یعنی اللہ تم جن کو عزیز قرار دے گا وہ اس کلمہ کے اہل ہو اور جن کو ذلت دیگا وہ اس کلمہ کے ماتحت رہیں گے۔ میں نے (یہ سن کر) کہا پھر تو سارا دین خدا ہی کے واسطے ہوگا۔ (احمد)

جنت کی کنجی

۳۸ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُتَبِّعٍ قِيلَ لَهُ أَلَيْسَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُفْتَاخُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ مِفْتَاحُ الْأَوَّلَةِ آسَانُ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحِ لَهَا آسَانُ فَتُحْرَكُ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ - (رواه البخاری فی ترجمہ باب)

حضرت وہب بن متبّع سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے یعنی جنت میں جانے کے لئے کیا صرف یہی اعتراف کافی نہیں ہے؟ انھوں نے کہا ہاں، لیکن کوئی کنجی ایسی نہیں ہوتی جس میں دندائے نہ ہوں۔ پس اگر تم دندائے دار کنجی لے کر آؤ گے تو جنت کا دروازہ تمہارے لئے کھولا جائیگا اور دندائے دار کنجی نہ لائے تو دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔ (بخاری)

نیکی کا خبیر

۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ شَأْنَهُ فَقُلْ حَسَنَةً يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَثْمَالِهَا لَا سَبْعِينَ أَوْ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ - (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے اسلام لانے کو اچھا بنا لے یعنی اسلام کے کاموں کو صدق اور خلوص سے ادا کرے، اس کی ہر ایک نیکی کا اجر دس گنا لکھا جائیگا۔ یہاں تک کہ اس کی ایک نیکی سات سو نیکیوں کے برابر ہوگی اور ہر ایک بدی اپنے مثل لکھی جائیگی یعنی ایک ہی بدی سمجھی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے پاس چلا جائے (بخاری و مسلم)

ایمان کی علامت

۴۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ إِذَا حَالَكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعَهُ - (رواه أحمد)

حضرت ابی امامہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تیری نیکی تجھ کو کھلی معلوم ہو اور تیری بدی تجھ کو بُری محسوس ہو، تب تو مؤمن ہے (یہ فرمایا) پوچھا یا رسول اللہ گناہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا جب کوئی چیز تیرے دل میں تردد پیدا کرے اور مشتبہ معلوم ہو تو اس کو چھوڑ دے۔ (احمد)

ایمان و اسلام کی باتیں

۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا مَرُّ قَالَ حَرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ

حضرت عمرو بن عبسہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کے ساتھ (آغاز اسلام میں) اس امر (دین) میں کون تھا؟ آپ نے فرمایا۔ ایک آزاد اور ایک غلام۔ پھر میں نے

پوچھا اسلام (کی نشانی) کیا ہے؟ آپؐ فرمایا پکیزہ کلام اور لوگوں کو کھانا کھلانا۔ اس کے بعد میں نے پوچھا ایمان کی علامت کیا ہے؟ آپؐ فرمایا صبر اور سخاوت۔ پھر میں نے پوچھا سب سے بہتر اسلام کس کا ہے؟ آپؐ فرمایا اس شخص کا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ پھر میں نے پوچھا نماز میں سب سے بہتر کونسی چیز ہے؟ فرمایا دیر تک قیام کرنا۔ پھر میں نے پوچھا سب سے بہتر ہجرت کونسی ہے؟ فرمایا ان کاموں کو چھوڑ دینا جن سے تیرا رب ناخوش ہو یا جو تیرے رب کو پسند نہ ہوں۔ اس کے بعد میں نے پوچھا جہاد کرنے والوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جس کا گھوڑا لڑائی میں مارا جائے اور خود بھی شہادت پائے۔ پھر میں نے پوچھا ساعتوں میں کونسی ساعت بہتر ہے (یعنی دن اور رات) میں سب سے بہتر کونسا وقت ہے؟ فرمایا آدھی رات کا آخری حصہ۔

ایمان اور اسلام پر مرنے والا جنتی ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص (دنیا سے رخصت ہو کر) خدا سے جا ملے اور اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک (اس نے) خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، پانچوں وقت کی نماز پڑھی ہو اور رمضان کے روزے رکھے ہوں اس کو بخش دیا جائیگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں یہ خوش خبری لوگوں تک پہنچا دوں۔ آپؐ فرمایا نہیں، ان کو عمل کرنے دو۔ (احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایمان کی بہترین خصلتوں کا سوال کیا آپؐ (جواب میں) فرمایا تو (صرف) خدا کے واسطے محبت کر اور خدا ہی کے لئے تودہمندی اور بغض رکھ اور خدا ہی کی یاد میں زبان کو گوار رکھ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور کیا؟ آپؐ فرمایا اور یہ کہ تو جس چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھتا ہے دوسروں کے لئے بھی اس کو بہتر سمجھ اور جس کو اپنے لئے بُرا خیال کرتا ہو دوسروں کے لئے بھی بُرا خیال کر۔ (احمد)

بڑے گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان

فصل اول

سب سے بڑا گناہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کونسا گناہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بُرا ہے آپؐ فرمایا (سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ) جس خدا نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے پھر (اس شخص نے پوچھا) اس کے بعد کونسا بُرا

مَا إِلَٰهَ إِلَّا سَلَامٌ قَالَ طَيِّبُ الْكَلَامِ وَ اطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالشَّاحَةُ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ تَسَانِيهِ وَيَدَّيْهِ قَالَ قُلْتُ آتَى الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خَلْقُ حَسَنٍ قَالَ قُلْتُ آتَى الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْعُقُوتِ قَالَ قُلْتُ آتَى الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عَفَرَ جَوَادَةً وَأَهْرَاقَ دَمَهُ قَالَ قُلْتُ آتَى السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

۴۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ يُصَلِّيَ الْحَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ عَفَرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعَهُمْ يَعْمَلُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ

۴۳ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ اللَّهَ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ ذِكْرَ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

بَابُ الْكِبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

فصل اول

۴۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آتَى الدِّنْيَ الْإِيمَانُ أَكْبَدُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ آتَى الدِّنْيَ أَكْبَدُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ آتَى تَدْعُوهُ رَبُّكَ وَهُوَ خَلْقَكَ قَالَ نَسَمٌ آتَى قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ

خَشِيَّةٌ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ آتَى قَالَ أَنْ تَرَى
حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَقْدِيرُهَا وَالَّذِينَ
لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَتَّبِعُونَ
(الْآيَةَ) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گناہ ہو؟ آئیے فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خیال سے مار ڈالے کہ وہ
تیرے ساتھ کھائے گی (یعنی تجھ کو اسے کھلانا پڑے گا) پھر اسے پوچھا اور
اس کے بعد آئیے فرمایا کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے (اس کے بعد
آئیے فرمایا) اور اللہ تعالیٰ نے (اس مسئلہ کے متعلق یہ) ارشاد فرمایا جو کہ
جو لوگ خدا کے سوا کسی دوسرے کو معبود قرار نہیں دیتے اور اس جاندار
کو مارجے خدا نے حرام ٹھہرایا ہے قتل نہیں کرتے مگر کسی حق کی بنا پر مثلاً قصاص یا کسی شرعی حد کی بنا پر) اور زنا نہیں کرتے (تا آخر
آیت)۔ (بخاری و مسلم)

والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم

۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَايِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ
وَعُقُوقُ أَوِّ الدِّينِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ
الْغُمُوسِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ
وَشَهَادَةُ الزُّورِ بِدَلِّ الْيَمِينِ الْغُمُوسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں: کسی خدا کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی
نافرمانی۔ کسی کو (بلا و شہرہ) مار ڈالنا۔ اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)
اور حضرت انس رضی کی روایت میں جھوٹی قسم کے بجائے جھوٹی گواہی دینا
یا جانا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو

۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤَيَّقَاتِ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالشِّجْرُ
وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ
وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ وَ
قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو! لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ
وہ کونسی باتیں ہیں؟ فرمایا کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا۔ جادو کرنا۔ اس جان کو
جس کو مار ڈالنا (خدا نے حرام قرار دیا ہے) مار ڈالنا مگر شرعی حق کے طور پر مار ڈالنا
جانے سے۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ بھائی کے روزِ پشت دکھانا (یعنی
میدانِ جنگ یا جہاد سے بھاگ جانا) پاک دامن مومنہ اور بے خبر عورتوں پر زنا
کی تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

وہ بدترین گناہ جن کے ارتکاب کے وقت ایمان باقی نہیں رہتا

۴۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَزِي فِي الدِّينِ الْإِنِّي حِينَ يَزِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ
لَا يَسِرُّ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ
لَا يَشْرِبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ
لَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَدْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا...
أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ
لَا يَغْلُ أَحَدُكُمْ حِينَ يَغْلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِنَّكُمْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي عُبَايَةَ وَكَوَيْلٍ
حِينَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرَمَةُ قُلْتُ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
زانی زنا کے وقت پورا مومن نہیں رہتا اور چوری کرنے والا چوری کی وقت
پورا مومن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پینے کے وقت مومن کامل
نہیں رہتا اور ریزن یا لوط مار کر لے والا جب کہ اس کو لوٹے ہوئے لوگ
دیکھ رہے ہوں پورا مومن نہیں رہتا اور تم میں سے جو شخص خیانت کرتا ہے
وہ خیانت کے وقت مومن کامل نہیں رہتا پس تم لوگ ان تمام باتوں سے
بچو۔ (بخاری و مسلم)

اور ابن عباسؓ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں اور قاتل جس وقت کہ
کسی کو قتل کرتا ہے مومن نہیں رہتا۔ عکرمہؓ راوی کا بیان ہے کہ یہ روایت

یٰۤاَبْنِ عَبَّاسٍ کَیْفَ یُنْذَرُ الْاِیْمَانُ مِنْهُ قَالَ هَلْکَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصْبَاحِهِمْ ثُمَّ اَخْرَجَهَا قَالَ فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَیْهِ هَلْکَا وَ شَبَّکَ بَیْنَ اَصْبَاحِهِ وَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لَا یُکُوْنُ هَذَا مُوْمِنًا تَامًا وَلَا یُکُوْنُ لَهُ نُوْرٌ اِلَّا اِیْمَانٌ وَهَذَا الْفَطْرُ الْبَخَارِیُّ

سکر میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ ایمان کس طرح (لوگوں کے دلوں سے) نکال لیا جاتا ہے۔ ابن عباسؓ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر اور کھینچ کر بتایا اور فرمایا اس طرح ایمان کھینچ لیا جاتا ہے اس کے بعد ابن عباسؓ نے فرمایا اور جب آدمی ان تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اسی طرح ایمان دلوں میں واپس چلا جاتا ہے اور ابو عبد اللہ (یعنی امام بخاریؒ) کہتے ہیں کہ قاتل (اور اسی طرح دوسرے گناہوں کا مرتکب) پورا مومن نہیں ہوتا اور نور ایمان اس میں نہیں رہتا۔ (یہ الفاظ بخاریؒ کے ہیں۔)

منافق کی علامتیں

۲۸ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّهُ الْمُنَافِقُ ثَلَاثٌ رَّادَ مُسْلِمٌ وَّ اِنْ صَامَ وَصَلَّ وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ التَّفَقَّ اِذَا حَدَّثَ کَذَبًا وَّ اِذَا دَعَا اَخْلَفَ وَّ اِذَا دُعِيَ تَبِعَ خَالَ -

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں اور مسلم کی روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ لفظ ہیں کہ اگرچہ وہ شخص روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو (اور اس میں ان علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جاتے تب بھی وہ منافق ہی ہے) اس کے بعد بخاریؒ اور مسلم دونوں کے متفقہ الفاظ یہ ہیں: بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو خلاف وعدہ کرے، کوئی امانت اس کے پاس رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

منافق بنانے والی چار باتیں

۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ کُنْ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّ مَنْ کَانَ فِیْہِ خَصْلَةٌ مِّمَّہُنَّ کَانَ فِیْہِ خَصْلَةٌ مِّنَ التَّفَاقِ حَتّٰی یَدَّعِیَہَا اِذَا دُعِيَ تَبِعَ خَالَ وَّ اِذَا حَدَّثَ کَذَبًا وَّ اِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَّ اِذَا خَاصَمَ فَجَدَ -

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں چار باتیں پائی جاتیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی۔ جب تک کہ وہ ان باتوں کو یا ان میں سے جو بات اس میں پائی جائے اس کو ترک نہ کرے (اور وہ چار باتیں یہ ہیں) امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ عہد کرے تو اس کو توڑ دے اور کسی سے لڑے تو گالیاں بکے (بخاریؒ و مسلمؒ متفق علیہ)

منافق کی مثال

۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَالنَّشَاةِ الْعَاوِیَةِ بَیْنَ الْعِثْمَیْنِ تَعْبُرُ اِلَیْ ہِذِہٖ مَرَّةً وَّ اِلَیْ ہِذِہٖ مَرَّةً - (رواہ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی مانند ہے جو نر کی خواہش مند ہو اور اس خواہش کو پوری کرنے کے لئے کبھی اس ریوڑ کی طرف دوڑتی ہو اور کبھی اس ریوڑ کی جانب۔ (مسلم)

فصل دوم

۳۱ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ یٰہُودِیُّ لَیْسَ بِحَبِیْبٍ اِذْہَبْ بِنَا اِلَیْ ہِذِہِ النَّبِیِّ فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ لَا تَقُلْ نَبِیُّ اِنَّہٗ لَوْ سَمِعَکَ لَکَانَ لَہٗ اَرْبَعٌ اَعْلٰی قَاتِلًا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ

حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے یہودی دوست سے کہا آؤ اس نبی کے پاس چلیں۔ اس دوست نے کہا اس کو نبی نہ کہو، وہ اگر تمہارا ہے ان الفاظ کو سن لے گا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی وہ بہت خوش ہوگا) پس وہ دونوں یہودی آپ کی

خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ (وہ) تو کھلی ہوئی نشانیاں پچھیں جنکا ذکر قرآن مجید میں ہے آپ نے فرمایا: کسی کو خدا کا شریک قرار نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ ناحق کسی کو قتل نہ کرو۔ کسی بے گناہ کو کسی الزام میں ناخود کر کے حاکم کے پاس نہ لیجاؤ کہ وہ اس کو قتل کی سزا دیدے۔ بھادو نہ کرو۔ سود نہ کھاؤ۔ کسی پاک دامن پر ہمت نہ لگاؤ۔ اور کفار سے جہاد کے دن نہ بھاگو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: «اور اے یہود! تمہارے لئے یہ خاص حکم ہے کہ تم ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو (یعنی ہفتہ کے روز شکار وغیرہ نہ کھیلو)۔» راوی کا بیان ہے کہ آنحضرت کے مذکورہ بالا الفاظ سن کر دونوں یہودیوں نے آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چوم لیا اور عرض کیا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی (برحق) ہیں آپ نے فرمایا: تم میری اطاعت کیوں نہیں قبول کر لیتے؟ انھوں نے عرض کیا ہمارے نبی (نبی) داؤد علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے رہے اس لئے ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم ان کی اطاعت قبول کر لیں گے تو یہود ہم کو مار ڈالیں گے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

وَسَلَّمَ قَبْلَ آيَةٍ عَنْ آيَاتِ بَنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي جَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْسُوا يَدَيْكُمْ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْجُدُوا وَلَا تَكُونُوا الرُّبُودَ وَلَا مُحْصَنَةً وَلَا تَكُونُوا الْمِفْرَاقَ يَوْمَ الرَّجْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَا يَهُودَ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ. قَالَ فَقِيلَ يَدَيْهِ وَرَجْلَيْهِ وَقَالَ نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالَ إِنْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَلَا نَخَافُ أَنْ تَمْنَعَكَ أَنْ تَقْتُلَنَا يَا يَهُودَ.
(رواه أبو داود والترمذي والنسائي)

وہ میں باتیں جو ایمان کی جڑ ہیں

حضرت انس رضی عنہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ایمان کی بنیاد ہیں: جس شخص نے اپنی زبان سے لا الہ الا اللہ کہا، تو اس کو تو کسی گناہ کے سبب کافر قرار نہ دے اور نہ اسلام سے خارج ٹھہرا۔ خداوند تعالیٰ نے جب مجھ کو مامور کر کے بھیجا ہے (اُس وقت سے) جہاد ہمیشہ جاری رہنے والا ہے یہاں تک کہ اس امت کا آخری (شخص یا گروہ) دجال کو قتل کرے نہ تو کوئی ظلم کرے نہ ظالم اس کو ترک کرے اور نہ انصاف کرے نہ ظالم نہ صنف۔ اور تقدیروں پر کامل ایمان رکھنا۔ (ابوداؤد)

۵۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِمَّنْ أَصْبَحَ الْإِيمَانُ الْكَفَّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تُكْفِرُ بِهِ ذَنْبٌ وَلَا تُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ يَعْمَلُ وَالْجِهَادُ مَا فِي هَذِهِ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِي جَاءَ لَا يُبْطِلُهُ جُورٌ جَائِدٌ وَلَا عَدْلٌ عَادِلٌ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ. (رواه أبو داود)

ارتکاب زنا کے وقت ایمان باہر آجاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان (اس کے جسم سے) نکل کر سریرِ سیاہ کی طرح قائم رہتا ہے اور جب وہ اس عملِ بد سے فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان واپس چلا آتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِمَّنْ الْإِيمَانُ فَكَانَ قَدْ رَأَى سَبْعَ كَالظُّلَمَةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ (رواه الترمذي وأبو داود)

حضرت معاذ کو دس باتوں کی وصیت

فضل سوم

حضرت معاذ رضی عنہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دس باتوں کی وصیت فرمائی ہے۔ آپ نے ارشاد کیا کہ: کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرا اگرچہ مجھ کو مار ڈالا جائے اور جلا دیا جائے۔ ماں باپ کی نافرمانی

۵۴ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرٍ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَكْفُرْ وَلَا تَعْقِدْ وَالِدَيْكَ وَلَا تَكُونَنَّ

نہ کر اگرچہ وہ بھوکو یہ حکم دیں کہ تو اپنے اہل (بیوی) کو اور مال و دولت کو چھوڑ دے۔ قصداً فرض نماز کو ترک نہ کر، کیونکہ جس شخص نے فرض نماز کو جان کر ترک کر دیا خدا اس سے بری الذمہ ہو۔ شراب نہ پی کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ گناہوں سے خود کو بچا کیونکہ گناہ کے ساتھ (ہی) خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ جہاد میں خود کو بھاگنے سے بچا اگرچہ لوگ لڑائی میں مر رہے ہوں۔ اور جب لوگوں میں بیماری پھیلے اور تو ان لوگوں میں موجود ہو تو موت کے خوف سے نہ بھاگ اور وہیں ٹھہرا رہ۔ اور اپنے کنبے پر مقدور بھر خرچ کر۔ اور اپنے اہل و عیال کو ادب کھا اگرچہ اس کے لئے مارنے کی بھی ضرورت پڑے۔ اور خوف دلاؤ ان کو خدا سے یعنی بری باتوں سے ان کو بچا۔ (احمد)

أَمَّا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَمُوتَ صَلَوةً مَكْرُوبَةً مُتَعِدَّةً فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَوةً مَكْرُوبَةً مُتَعِدَّةً أَفْقَدَ بَرِيَّتَ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ سَأَسْ كُلَّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطِ اللَّهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الرَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ وَأَنْتَ فِيهِمْ قَائِمٌ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدْبَاؤَ أَخْفَهُمْ فِي اللَّهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اب کفر ہے یا ایمان

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نفاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک تھا اور اب تو کفر ہے اور یا ایمان۔ (بخاری)

۵۵ وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ لَأَتِمَّا الْإِتْفَاقُ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ أَوْ الْإِيمَانُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وَسُوسَةُ كَابِكِيَانُ

بَابُ فِي الْوَسْوَسةِ

فصل اول وسوسوں کی معانی

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دل میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرمایا ہے جب تک کہ (انسان) ان وسوسوں کے مطابق عمل نہ کرے یا زبان سے کچھ نہ کہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا وَسَّوَسَتْ بِهِمْ مِمَّا دُرُّهُمَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وسوسہ کو برا سمجھنا ایمان کی علامت ہے

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریا کیا کہ (یا رسول اللہ) ہمارے دلوں میں (بعض وقت) ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان کو زبان پر لانے کا ارادہ نہیں؟ آپ نے فرمایا کیا واقعی تم زبان سے ان کو ادا کرنے کو برا جانتے ہو؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ عین ایمان ہے (یعنی یہ ایمان کی علامت ہے)۔ (مسلم)

۵۷ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا إِنَّا نَحْدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَبْغَاظُهُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ أَوْ قَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَٰلِكَ مَرِيضٌ بِالْإِيمَانِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شیطان وسوسے پیدا کرے تو اللہ کی پناہ مانگو

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر یہ کہتا ہے کہ (مثلاً یہ آسمان کس

۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الشَّيْطَانُ احْدَعْكُمْ قَبُولُ مَنْ خَلَقَ

كَذَّابًا مِّنْ خَلْقٍ كَذَّابٍ حَتَّى يَقُولَ مَن خَلَقَ رَبِّيَ
فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ
الْمَلَأَ قَمَنَ خَلَقَ اللَّهُ قَمَنٌ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا
فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ خدا تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا (اور ان دوسووں سے توبہ کی) (بخاری و مسلم)

ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان اور ایک فرشتہ مقرر کیا گیا ہے

۶۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ

بِهِ قَرِيبُهُ مِنَ الْحَيِّ وَقَرِيبُهُ مِنَ الْمَلَكَةِ قَالُوا

وَلَا يَأْتِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَآيَاتِي وَلَكِنَّ اللَّهَ

أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِالْخَيْرِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى

الدَّمِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ولادت کے وقت بچہ کا رونا شیطانی عمل کا نتیجہ ہوتا ہے

۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٍ

إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلِكُ

مَا رَخَا مِنْ مَقَرِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرِّمٍ وَابْنَهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِصْرَ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْعَةً مِنَ

الشَّيْطَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پیدا کیا اور یہ (زمین) کس نے پیدا کی؟ یہاں تک کہ وہ یہ کہتا ہے کہ ترے رب کو
کس نے پیدا کیا؟ پس جب (ترے دل میں) اس قسم کے دوسوے پیدا ہوں تو

خدا سے پناہ مانگ اور اس خیال کو دل سے دور کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ لوگ ہمیشہ سوالات کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ (جب ان کے) یہ کہا جائیگا

کہ (ساری) مخلوقات کو خدا نے پیدا کیا ہے تو (کہیں گے) کہ خدا کو کس نے پیدا

کیا ہے؟ پس جس شخص کے دل میں اس قسم کا دوسوہ پیدا ہو تو وہ فوراً یہ کہے

(بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی ہمنشین یا مصاحب حق اور ملاک

میں سے مقرر نہ کیا گیا ہو۔ صحابہ نے یہ سن کر پوچھا اور یا رسول اللہ آگے

لے؟ فرمایا ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ نے اس پر مجھ کو (اپنی مدد سے)

غلبہ بخشا ہے میں اس سے محفوظ رہتا ہوں اور وہ مجھ کو (ہمیشہ) بھلائی

کی ہدایت کرتا ہے۔ (مسلم)

شیطان انسان کی رگوں میں دوڑتا پھرتا ہے

حضرت انس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح جاری و ساری ہے جس

طرح خون جاری و ساری ہے۔ (بخاری و مسلم)

ولادت کے وقت بچہ کا رونا شیطانی عمل کا نتیجہ ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ آدم کا کوئی بیٹا (ایسا) پیدا نہیں کیا گیا جس کو پیدا کئے جانے

کے وقت شیطان نے نہ چھوا ہو۔ پس جس وقت شیطان اس کو چھوگا

وہ (تکلیف) چینٹا ہے مگر مریم اور ان کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدائش کے

وقت بچہ کا چینٹنا اور میلنا شیطان کے کچھ کے دینے سے (یعنی اس کی کوکھ میں بنگلی

مارنے) کے سبب ہے۔ (بخاری و مسلم)

میاں بیوی کے درمیان شیطان کا پسندیدہ کام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان

اپنا تخت پانی (یعنی سمندر) پوکھا تھا ہے (اور اس پر بیٹھ کر) اپنی فوجوں کو حکم دیتا ہے کہ آدمیوں میں جا کر ان کو گمراہ کریں اور فتنہ میں ڈالیں شیطان کی اس جماعت میں آدمی سا شیطان وہ جو انتہا درجہ کا فتنہ پرداز ہو، ان میں ایک شیطان اپنے سردار کے پاس آکر کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا کیا، سردار کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ایک شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں انسان کا بیٹھا اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفرقہ نہ ڈال دیا“ اہل حضرت نے اس کے بعد فرمایا کہ (شیطان غلم) یہ نکر اس کو اپنے قریب جگہ دیتا ہے اور کہتا ہے تو نے بہت اچھا کام کیا۔ اعمش راوی کہتے ہیں کہ میرا یہ خیال ہے کہ حضرت جابر نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ یہ (مُن کر) شیطان اس کو گلے سے لگا لیتا ہے۔ (مسلم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْلِسَ يَفْضِعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَتَعَثَّ سَرَايَا يَفْتِنُونَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنَزِلَهُ اَعْظَمُهُمْ فَتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى قَرَأْتُ بَيِّنَةً وَبَيِّنٌ اَمْرًا يَتِيْهِ قَالَ فَيَدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نَعَمْ اَنْتَ قَالَ اَلَا عَمْسُ اَرَ اَكَ قَالَ فَيَلْتَزِمُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یہ خیال ہے کہ حضرت جابر نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ یہ (مُن کر) شیطان اس کو گلے سے لگا لیتا ہے۔ (مسلم)

جزیرۃ العرب میں توحید کی مضبوط بنیاد سے شیطان مایوسی کا شکار

حضرت جابر کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان اس امر سے مایوس ہو گیا ہے کہ مصلیٰ (مومن) جزیرۃ عرب میں اس کی عبادت کریں (یعنی بت پرستی میں مبتلا رہیں) اور اسی وجہ سے وہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا کرتا رہتا ہے۔ (مسلم)

۶۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَ الْمُصَلُّونَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي الْخَرِيشِ بَيْنَهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فصل دوم

شیطانی دوسوہ سے محفوظ رہنے پر اللہ کا شکر ادا کرو

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے دل میں ایسی باتیں (دوسوہ) پیدا ہوتی ہیں کہ میں ان کو زبان سے ادا کرنے کے بجائے یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ (جمل کر) کوئلہ ہو جاؤں آپ نے فرمایا: اس بزرگ و بزرگ خدا کا شکر ہے جس نے اس کی بات کو دوسوہ کی طرف منتقل کر دیا۔ (ابوداؤد)

۶۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِأَشْيَءٍ لَا تَكُوْنُ فَحْمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرًا اِلَى الْوَسْوَءَةِ (رَوَاهُ ابُوْ دَاوُدَ)

اپنے اندر نیکی کی تحریک پر اللہ کا شکر ادا کرو اور شیطان کی دوسوہ اندازی کے وقت اللہ کی پناہ چاہو

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ابن آدم پر تصرف رکھتا ہے اور فرشتہ بھی انسان پر تصرف رکھتا ہے۔ شیطان کا تصرف تو یہ ہے کہ وہ انسان کو بُرائی کا وعدہ دیتا اور حق کے جھٹلانے پر آمادہ کرتا ہے اور فرشتہ کا تصرف یہ ہے کہ وہ بھلائی کا وعدہ دیتا اور حق کی تصدیق کرتا ہے پس جس کے دل میں بھلائی کا خیال پیدا ہو اس کو خدا کی جانب سے سمجھنا چاہیے اور اس پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے اور جس کے دل میں بُرائی کا دوسوہ پیدا ہو تو اس کو شیطانِ رجم کی طرف سے سمجھ کر خدا کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔ اس کے بعد رسول اللہ

۶۷ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ لَمَّةٌ فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِلْعَادُ بِالْشَّرِّ وَتَكْدِيْبُ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاِلْعَادُ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقُ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمِلِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاٰخَرٰى فَلْيَتَوَعَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَعِدْكُمْ الْفَقْرَ وَاِيَّامُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) - صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آيَةِ طَرَفِي: الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمْ بِالْغَيْبِ
تم کو افلاس و فقر کا وعدہ دیتا ہے اور بری باتوں کا حکم دیتا ہے (ترمذی) ترمذی نے اس حدیث کو غریب لکھا ہے۔

وسوسے پیدا ہوں تو شیطان کو تھکار دو اور اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو

۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ لَا مَبْلَدَ لَهُ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَنْقُلْ عَنْ بَسَارَةٍ ثَلَاثًا وَلِيَسْتَعِذَّ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَسَنَدُهُ حَدِيثٌ عَمْرٍاءُ بْنُ الْأَحْوَصِ فِي بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ إِشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (ایک روز یہ) کہا جائیگا۔ یہ تمام مخلوق خدا نے پیدا کی ہے پس خدا کو کس نے پیدا کیا ہے۔ پس جب لوگ ایسا کہیں تو یہ کہو کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ کسی نے اس کو جنا اور نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے پھر یہ کہہ کر تین بار باتیں جانب کو تھکار دے اور شیطان رجیم کے فریب سے خدا کی پناہ طلب کرے۔ (ابوداؤد)

ہم عمرو بن الاحوص کی حدیث انشاء اللہ تعالیٰ باب خطبہ یوم النحر میں ذکر کریں گے۔

فصل سوم شیطانی وسوسوں سے چوکتا رہو

۶۹ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا خَلَقَ اللَّهُ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَالْمُسْلِمُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ أَمْتَكُ لَا يَزَالُ أَكُونُ يَقُولُونَ مَا كَذَّابًا مَا كَذَّابًا حَتَّى يَقُولُوا هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے پوچھا پوچھی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے پس بزرگی اور عزت والے خدا کو کس نے پیدا کیا ہے۔ (بخاری)

اور مسلم میں یہ ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تیری امت ہمیشہ یہ کہتی رہے گی کہ یہ کیا ہے، یہاں تک کہ (ایک روز) لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اس تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے، پس اللہ عز و جل کو کس نے پیدا کیا ہے؟

نماز کے دوران شیطان کی دخل اندازی

۷۰ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ ابْنِ الْعَامِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَبَيْنَ قِرَاءَتِي يُلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ شَيْطَانٌ يَقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتَّقِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَادَّهَبَ اللَّهُ عَنْيَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور جب میں قرأت کرتا ہوں تو مجھ کو تنبیہ میں ڈال دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (وہ شیطان) ہے جس کو "خنزب" کہا جاتا ہے پس جب تو اپنے دل میں اس کے وسوسے سے کوئی چیز محسوس کرے تو خدا سے پناہ طلب کر اور تین بار باتیں جانب عثمانؓ کہتے ہیں میں ایسا ہی کیا اور اللہ نے اس قسم کے وسوسے کو دور کر دیا (مسلم)

وہم اور وسوسہ کو نظر انداز کر کے اپنی نماز جاری رکھو

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ مجھ کو اپنی نماز میں وہم پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بات مجھ پر گراں ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا تو اپنی نماز برابر پڑھے جا اور یہ وہم مجھ سے کبھی دور نہیں ہوگا جب تک تو یہ کہتا ہو نماز سے فارغ نہ ہو جائے کہ میں نے اپنی نماز پوری نہیں کی۔ (مالک)

۱۶ وَعَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَهَمُّ فِي صَلَاتِي فَيَكُونُ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ أَمِنْ فِي صَلَاتِكَ فَإِنَّهُ لَنْ يَتَذَهَبَ ذَلِكَ عَنْكَ حَتَّى تَنْصَرِفَ وَأَنْتَ تَقُولُ مَا أَتَمَمْتَ صَلَاتِي - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

بَابُ الْإِيمَانِ الْقَدَرِ فَضْلٌ أَوَّلُ

تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے پچاس ہزار برس پہلے مخلوقات کی تقدیروں کو لکھا ہے۔ جب کہ اس کا عرش تخت پائی پر تھا۔ (مسلم)

۲۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَتِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی تقدیر پر موقوف ہے یہاں تک کہ نادانی اور دانائی (بھی)۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم اور موسیٰ نے عالم ارواح میں اپنے رب کے سامنے جھک کر اچھڑا اور آدم نے موسیٰ پر غلبہ حاصل کر لیا۔ موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جن کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا اپنی روح تمہارے اندر بھیجی تھی ملائکہ سے تم کو سجدہ کرایا تھا اور جنت میں تم کو رکھا پھر تم نے اپنے گناہوں کی بدولت لوگوں کو زمین پر اتار دیا۔ آدم نے کہا اور تم وہی موسیٰ ہو جن کو خدا نے اپنی رسالت کا منصب پر برگزیدہ کیا تھا اپنے کلام سے نوازا تھا اور تم کو وہ تختیاں دیں، جن میں ہر چیز کا بیان تھا۔ پھر تم کو خدا نے سرکشی کی عزت بخشی تھی۔ پس تم نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہوا پایا تھا موسیٰ نے کہا تورات تمہارے پیدا ہونے سے چالیس سال پہلے لکھی گئی تھی۔ آدم نے پوچھا کیا تم نے تورات میں یہ الفاظ بھی دیکھے تھے وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَلَوْا مِنِّي عَلَىٰ أَنْ عَمِلْتُمْ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَىٰ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي يَا رَبِّ بَعِثْ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ يَقْدَرُ حَتَّى الْعُجْرُ وَالْكَبِيرُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْتَجُّ آدَمَ وَمُوسَىٰ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمَ مُوسَىٰ قَالَ مُوسَىٰ أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَلَقَدْ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَاسْجُدْ لَكَ مَلَائِكَتُهُ وَاسْكُنْكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَىٰ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَوَّاحَ فِيهَا نَبِيًّا كُلَّ شَيْءٍ وَقَدْ بَكَ نَجِيًّا فَبِكُمْ وَجَدْتَ اللَّهُ كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مُوسَىٰ يَا رَبِّ بَعِثْ عَامًّا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَلَوْا مِنِّي عَلَىٰ أَنْ عَمِلْتُمْ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَىٰ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي يَا رَبِّ بَعِثْ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو سچے ہیں اور سچے کئے گئے ہیں ہم سے یہ بیان کیا کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کی صورت یہ ہے کہ چالیس دن نطفہ کو پیٹ کے اندر رکھا جاتا ہے (پھر یہ نطفہ) بجے ہوئے خون کی شکل میں تبدیل ہو کر چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر چالیس دن گوشت کا لوتھر اڑتا ہے، اس کے بعد خداوند تعالیٰ اس مضغہ کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو (اس کی لوح تقدیر پر) اس کے اعمال، موت کا وقت، ذریعہ رزق اور اس کا بخت یا نیک بخت ہونا لکھتا ہے۔ پھر اس مضغہ میں روح پھونکی جاتی ہے پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تم میں سے ایک شخص جنتیوں کے سے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتہ تقدیر اس پر غالب آتا ہے اور وہ دوزخیوں کے سے کام کرنے لگتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتہ تقدیر اس پر غلبہ حاصل کرتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ وسلم نے کہ بندہ دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ (درحقیقت) جنتی ہوتا ہے اور (اسی طرح) وہ جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ (درحقیقت) وہ دوزخی ہوتا ہے۔ پس اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ وسلم کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ پر بلا گیا۔ میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! خوشخبری ہے اس بچہ کے لئے یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے جس نے نہ تو کوئی بُرا کام کیا اور نہ بُرائی (کی حد تک وہ پہنچا یہ سن کر) آپ نے فرمایا۔ عائشہ کیا تمہارا خیال یہی ہے (یعنی تمہارا خیال درست نہیں ہے) اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جنت اور دوزخ کے لئے لوگوں کی ایک جماعت پیدا کی ہے جب کہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔ (مسلم)

حضرت علی رضی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہو جس کا ٹھکانا لکھنا نہ گیا ہو۔ یعنی یا تو اس کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا یا جنت میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر ہم اپنے نوشتہ تقدیر ہی پر بھروسہ نہ کر لیں اور اعمال کو چھوڑ دیں؟ آپ نے فرمایا عمل کرو اس لئے کہ جو

ہم وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نَظْفَهُ ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِ بَارِئًا مِنْ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَآجِلَهُ وَرِزْقَهُ وَتَسْمِيَّ أَوْ سَعِيدًا ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَنِيَّةً وَبَنِيَّهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَنِيَّةً وَبَنِيَّهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱ وَعَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنْ الْعَبْدُ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲ وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا اعْصَفُوهُ مِنْ عَصَائِفِ الْجَنَّةِ أَمْ لَيَعْمَلُ الشُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳ وَعَنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَعْمَلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلَ قَالَ عَمَلُوا أَفْعَلُوا

مُسْتَرَلِيَا خَلَقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ
فَسَيَرُ مَعْلَمِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ
فَسَيَرُ مَعْلَمِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى
وَالْتَقَى وَصَدَقَ بِالْحُسْنَى - الْآيَةُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ
حَقَّهُ مِنَ الزَّيْنَةِ أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مُحَالَاةَ فَرَيْنَا
الْعَيْنَ النَّظْرُ وَزَيْنَا اللِّسَانَ الْمُنْطِقُ وَالنَّفْسَ مُمْنَى
وَتَشْغَى وَالْفَرْجَ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيَكْذِبُهُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ لَمْ قَالَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ لَيَسْبِيَهُ
مِنَ الزَّيْنَةِ مَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مُحَالَاةَ الْعَيْنَانِ
زَيْنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْأَذْنَانِ زَيْنَاهُمَا الْإِسْتِغَاةُ
وَاللِّسَانُ زَيْنَاهُ الْكَلَامُ وَالْبَدَنُ زَيْنَاهُ
الْبَطْنُ وَالزَّيْجُ زَيْنَاهُ الْخَطُّ وَالْقَلْبُ مُمْنَى
وَيَتَمْنَى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيَكْذِبُهُ

زنا (برکاری کے لئے) اس کا جانا ہے اور دل خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔
۱۰۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلَيْنِ مَرَّتْ
مَرْيَتُهُ قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ
النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْذِبُونَ فِيهِ اشْتَعَى قَصِي عَلَيْهِمُ
وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدْ رَسَبَ أَوْ فِيمَا يَسْتَقْبِلُونَ
بِهِمْ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيهِمْ وَتَبَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ
فَقَالَ لَا مَلَّ شَيْءٌ قَصِي عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ
وَتَصَدَّقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفْسِي
وَمَا سَوَّاهَا قَالَتْ هُمَا فَجُوْرُهُمَا وَتَقَوَّاهَا -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور ان پر گزر چکی ہے اور اس کی تصدیق کتاب اللہ کی اس آیت سے ہوتی ہے "وَنَفْسٌ وَمَا سَوَّاهَا" یعنی قسم ہے نفس (جان) اور اس ذات کی
جس نے نفس کو برابر اور یکساں پیدا کیا۔ پھر اس کے دل میں بُرائی اور بھلائی ڈالی۔ (مسلم)

۱۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَاتٍ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي

شخص جس چیز کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ چیز اس کے لئے آسان کی گئی ہے یعنی جو
شخص نیک نیت ہو اس کے لئے نیک نیتی کے کام آسان کر دیئے جاتے ہیں اور جو
بد نیت ہو اس کے لئے بد نیتی کے کام سہل کر دیئے جاتے ہیں اس کے بعد آپ یہ آیت پڑھی
فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى الْخَيْرَ يَعْنِي جِسْمَ شَخْصٍ فِي بَحْشِشٍ كِي، پرمیزگاری اختیار کی

اور عمل خیر کو اچھا سمجھا، الخ (بخاری و مسلم)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے
انسان کی تقدیر میں زنا کا جتنا حصہ لکھ دیا ہے وہ ضرور اس سے عمل میں آئے گا۔
پس آنکھ کا زنا تو یہ ہے کہ کسی نامحرم کی طرف دیکھے اور زبان کا زنا نامحرم
عورتوں سے باتیں کرنا ہے (یعنی شہوت انگیز باتیں کرنا) اور نفس (یعنی
جان) آرزو اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ (اس آرزو اور خواہش کو)
سچا کرتی ہے یا جھوٹا بناتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ انسان پر اس کے زنا کا حصہ (تقدیر میں) لکھا گیا ہے جس کو وہ
مردور عمل میں لائے گا۔ دونوں آنکھوں کا زنا نامحرم عورت کو درمی نظر
سے دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا نامحرم عورت کی شہوت انگیز باتوں کا
سننا ہے اور زبان کا زنا اس سے (شہوت انگیز) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا
زنا عورت کو برے ارٹنے سے (چھونا اور مساس کرنا) ہے اور پاؤں کا

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ (قبیلہ) مزینہ کے دو آدمیوں
(آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر) عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو اس امر
آگاہ فرمائیے کہ جو کچھ لوگ آجکل کر رہے ہیں اور (اس کے حصول میں)
محنت برداشت کرتے ہیں کیا یہ وہ چیز ہے جو ان کے مقدر میں لکھ دی گئی
ہے اور ان کی تقدیر میں سے گزر چکی ہے (یعنی جو کچھ لوگ کرتے ہیں یا کر چکے
ہیں وہ سب مقدر میں پہلے لکھا ہوا ہے) یا یہ وہ چیز ہے جو آئندہ ہونے والی
ہے اور جس کو ان کا نبی لایا ہے (یعنی یا یہ وہ چیز ہے جو ازل میں مقدر نہیں
ہوئی۔ بلکہ ابھی لایا ہے) اور دلیل سے ان پر یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ آپ نے
فرمایا نہیں (یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے) بلکہ وہی چیز ہے جو مقدر ہو چکی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ
سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جو ان آدمی ہوں اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ

الْعَلَّتْ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَذَرُ بِهِ النَّسَاءَ
كَأَنَّهُ نَسَاذِنُهُ فِي الرَّحْنِ خَصْبَاءُ قَالَ فَسَكَتَ
عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ
قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ
ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
أَبَاهُ رِيَّةَ جَفَّتِ الْقُلُوبُ بِمَا أَنْتَ لِي فِي قَافِلَتِي
عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرَّ - (رواه البخاري)

کہیں میں زنا میں مبتلا نہ ہو جاؤں اور نہ میرے پاس کچھ مال ہو کہ میں اس
سے کسی عورت کو نکاح میں لے آؤں۔ گویا ابو ہریرہؓ نے اپنا عذر بیان
کر کے اس امر کی اجازت طلب کی تھی کہ اپنے خصبوں کو بکلو اگر نامرد
بن جائیں۔ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ میرے اس عذر کو سن کر خاموش
ہو رہے اور کوئی جواب نہیں دیا میں نے دوبارہ پھر یہی عرض کیا آپ
مرتبہ بھی آپ خاموش رہے تبسری بار پھر میں نے یہی عرض کیا لیکن آپ
خاموش ہی رہے جب چوتھی دفعہ میں نے اپنے الفاظ کو دہرایا تو آپ نے
فرمایا جو کچھ تجھ کو میں انیوالا ہے قلم (اس کو لکھ کر) خشک ہو چکا اب خواہ تو نامرد بن یا نہ بن۔ (بخاری)

۸۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ
أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصْبَاحِ الرَّحْمَنِ لَقَلْبٌ وَاحِدٌ يُصَرِّفُهُ
كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ مَصْرِفِ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ -
(رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ
و سلم نے تمام انسانوں کے دل خداوند تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان
ہیں وہ اپنی انگلیوں کے جس طرح چاہتا ہے قلوب کو گردش میں لاتا ہے اس
کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: "اے دلوں کو پھیرنے
والے خدا! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت و بندگی کی طرف پھیر دے" (یعنی
ہم کو اطاعت و بندگی کی طرف توفیق مرحمت فرما دے) (مسلم)

۸۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ
فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يَنْصَرَانِهِ أَوْ يمجسانِهِ كَمَا سَمِعْتُ
النَّبِيَّ ﷺ جَمَاعَةً قُلْتُ لِمَ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ
ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا
تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيُّمُ -
(متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ
نے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے (یعنی اس میں
دین حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے پس اس کے ماں باپ یا تو اس
کو یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی اور مجوسی جس طرح ایک چار پا یہ جانور
کامل چار پا یہ بنچہ دیتا ہے کیا تم اس میں کوئی نقصان پاتے ہو اس کے بعد
آپ نے یہ آیت پڑھی: "وَمَا يَكْفُرُ الْفِطْرَةَ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا
تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيُّمُ" (متفق علیہ)
ہو سکتی اور یہی دین درست اور حق ہے۔ (بخاری و مسلم)

۸۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ
اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَسْهُو لَهْ أَنْ يَنَامَ يَحْفَظُ الْقِسْطَ
وَيَرْفَعُ إِلَى عَمَلِ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَكَشَفَ
النَّهَارَ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ
لَا حَوَاقِ سُبُعَاتٍ وَجْهَهُ مَا اسْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرٌ
مِنْ خَلْقِهِ - (رواه مسلم)

حضرت ابو موسیٰؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور پانچ باتوں کا ذکر کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اللہ سوتا
نہیں اور اس کا سونا مناسب (بھی) نہیں (وہ) ترازد و رزق کو جھکا
رہی، ہو اور بلند (بھی کرتا ہے) اس کے پاس لے جاتے جاتے ہیں رات کے
عمل دن کے کام (شروع ہونے) سے پہلے اور دن کے عمل رات کے کام (شروع
ہونے) سے پہلے اسکا حجاب (پردہ) نور ہے اگر وہ اپنے حجاب کو اٹھا دے تو اس
کی ذات کا نور جہاں تک اس کی مخلوقات کی نگاہ پہنچے سب کو بتلا دے (مسلم)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کا
ہاتھ (لانہایت خزانہ سے) بھرا ہوا ہے خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی،

۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللَّهِ مَلَأَتْ لَا تَغِيضُهَا

فَيُدْخِلُهُ فِي النَّارِ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ

۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ اتَّخَذْتُ هَذَيْنِ الْكِتَابَيْنِ قُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ تَخْبَرَ نَا فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِيهِ الْيُمْنَى هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجِيلُ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِي هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجِيلُ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فِيمَا أَعْمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كُنْتَ أَمْرًا قَدْ فَرَعْتَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا فَإِنَّ مَحَابِبَ الْجَنَّةِ يُحْتَمَلُ لَهُ يَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ آتَى عَمَلٍ وَإِنْ مَحَابِبَ النَّارِ يُحْتَمَلُ لَهُ يَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ آتَى عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَاتٌ فَيُنْزِلُ هُمَا ثُمَّ قَالَ خَرَجَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ قَرِيبٌ فِي الْجَنَّةِ وَقَرِيبٌ فِي السَّعِيرِ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۹۰ وَعَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رُبِّي لَسْتُ ذَرَفَهَا وَذَوَاءً نَتَلَاوِي بِهِ وَنَقَاةً نَتَقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَارِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَاوَعُ فِي الْقَدْرِ فَعَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَتْمَا فُقُوتِي فِي وَجْهِهِ

کرنا رہتا ہے اور خدا اس کے کاموں کے سبب اس کو دوزخ میں داخل کر دیتا ہے۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ کے ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ دونوں کتابیں کیسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو معلوم نہیں، آپ فرمائیں تو معلوم ہو۔ آپ نے سیدھے ہاتھ کی کتاب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مدیہ کتاب پروردگار عالم کی طرف سے جو اس میں جنتیوں کے نام ان کے باپوں کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں اور ان کے آخر میں ان کی جمع بندی (یعنی میزان) کی گئی ہو اب اس میں کچھ بڑھا یا جاسکتا ہے اور نہ گھٹایا جاسکتا ہے اس کے بعد اپنے اٹے ہاتھ کی کتاب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مدیہ کتاب (بھی) پروردگار عالم کی طرف سے جو اس میں دوزخیوں کے نام ان کے باپوں اور قبیلوں کے نام درج ہیں اور آخر میں جمع بندی کی گئی ہے۔ اب اس میں کچھ زیادہ کیا جاسکتا ہے اور نہ کم۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر عرض کیا، یا رسول اللہ! جب سب کچھ لکھ دیا گیا ہے تو عمل سے کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا کہ اعمال کو درست کرو اور راہ حق کو مضبوط پکڑ لو اور خدا کی قربت کو تلاش کرو اس لئے جنتی کے آخری (حصہ برحق) عہد کے کام جنتیوں کے سے ہوں گے اگرچہ وہ (ساری عمر) کیسے ہی (اچھے نہیں) کام کرتا رہا ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو حرکت دی اور کتابوں کو رکھ دیا اور فرمایا تمہارا رب بندوں کے کام سے فارغ ہو چکا (یعنی حکم لگا چکا کہ) ایک جماعت جنت میں جائے گی اور ایک گروہ دوزخ میں۔ (ترمذی)

ابوخزیمہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، حضور! یہ تو بتلائیے کہ جو منتر ہم پڑھوا ہیں اور حمد واداد کرتے ہیں اور اپنے بچاؤ کی جو تدبیریں (مثلاً) جنگ میں ڈھال دہرہ وغیرہ کا استعمال) ہم کرتے ہیں کیا یہ (چیزیں) خدا کی تقدیر کو بدل دیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ چیزیں بھی تقدیر ہی میں شامل ہیں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ تقدیر مسئلہ پر بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے (اور ہماری گفتگو کو سنا) غصہ سے آپ کا چہرہ شرم ہو گیا۔ اتنا شرم گویا انار کے دانوں

کاپانی ایک رخساروں میں نچوڑ دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم کو یہی علم دیا گیا ہے کیا میں تمہارے درمیان اسی لئے بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے جو قوم گزری ہیں جب انھوں نے اس مسئلہ پر مناقشہ کیا تو ان کو ہلاک کر دیا گیا میں تم کو قسم دیتا ہوں اور مکرر قسم دیتا ہوں کہ تم (آئندہ) اس مسئلہ میں جھگڑانہ کرنا (اور کوئی بحث و گفتگو نہ کرنا)۔ (ترمذی)

اور ابن ماجہ نے اس قسم کی حدیث عمر بن شعیب سے روایت کی ہے جس کو انھوں نے اپنے باپ اور دادا سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹی (خاک) سے پیدا کیا، جس کو تمام زمین میں لیا گیا تھا پس پیدا ہوئی اولاد آدم کی موافق زمین کے (یعنی جس قسم کی مٹی تھی اسی قسم کی) بعض ان میں سرخ بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض (ان رنگوں کے) درمیان اور بعض ان میں گرم مزاج اور بعض سخت مزاج اور بعض ان میں سے ناپاک اور بعض پاک (احمد - ترمذی - ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اس پر اپنا نور ڈالا۔ پس جس پر اس نور کی روشنی پڑی اس کو راہ ہدایت نصیب ہوئی اور جس کو وہ روشنی نہ پہنچی وہ گمراہ ہوا۔ اسی بنا پر میں یہ کہتا ہوں کہ (سب کچھ لکھنے کے بعد) قلم خدا کے علم پر خشک ہو گیا (احمد - ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ "اے دلوں کو پھیرنے والے خدا میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ" میں نے ایک مرتبہ عرض کیا۔ اے خدا کے نبی! ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ (احکام) آپ لے کر آئے ان پر بھی ہمارا ایمان ہے کیا اسی حالت میں بھی آپ ہمارے معاملہ میں خوف زدہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں (دندوں کے) قلو خدا کی دوا نگلیوں کی گرفت میں ہیں وہ جس طرح اس کا جی چاہتا ہے ایمان کو حرکت میں لاتا ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دل پر کی مانند جو کھلے میدان میں پڑا ہو اور جس کو ہوا میں الٹ پلٹ کر رہی ہوں۔ (احمد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حَبُّ الزُّمَانِ فَقَالَ بَهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَادَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَنَادَعُوا فِيهِ۔ (رواہ الترمذی)

وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

۹۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبْضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى هَذِهِ الْأَرْضِ مِنْهُمْ الْأَسْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزَنُ وَالْحَبِثُ وَالطَّيِّبُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ

۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَا فَضَلَّ فِذلِكَ أَقُولُ جَعَلَ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ۔ (رواہ احمد و الترمذی)

۹۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْنِزُ أَنْ يَقُولَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمَّا يَكْفِيكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ لَعَنَ ابْنُ الْقُلُوبِ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ۔

رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۹۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرَيْشَةٍ بَارِضٍ فَلَا يُقَلِّبُهَا إِلَّا ظَهْرُ الْبَطْنِ۔ (رواہ احمد)

۹۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان چار باتوں کا یقین نہ رکھے: اس امر کی شہادت دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں خدا کا رسول ہوں مجھ کو خدا نے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ موت کو حق جانے نہ سکتے کے بعد جی اٹھنے (دوبارہ زندہ ہونے) کو یقین مانے۔ اور تقدیر پر ایمان رکھنے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت میں دو ایسے فرقے ہیں جن کو اسلام میں سے کچھ نصیب نہ ہوگا، (ایک تو) مرجۃ (اور دوسرا) قدریہ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ میری امت میں خسف (زمین میں دھنسا) اور مخرج (صورت بدل جانا) دونوں عمل ہوں گے اور اس میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے (ابوداؤد) اور ترمذی نے بھی اس قسم کی روایت بیان کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں پس اگر وہ بیمار ہوں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور مخرجائیں تو ان کے جنازہ پیر نہ جاؤ۔ (احمد - ابوداؤد) حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قدریوں کو پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے (کسی معاملے میں) محاکمہ چاہو۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ قسم کے آدمی ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں اور خدا نے بھی ان پر لعنت کی ہے اور مہربانی کی دعا قبول ہوتی ہے (ایک تو) وہ شخص جو خدا کی کتاب میں زیادتی کرے (دوسرا) خدا کی تقدیر کو جھٹلانیوالا اور (تیسرا) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا جو اس شخص کو ذلیل کرے جس کو خدا نے عزت دی ہے اور اس شخص کو عزت دے جس کو خدا نے ذلیل کیا ہے اور (چوتھا) خدا کے حرم کو حلال بنا نیوالا اور (پانچواں) میری اولاد میں اس چیز کو جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے حلال جانے والا۔ اور (چھٹا) جس نے میری سنت کو ترک کر دیا ہو۔ (ترمذی) حضرت مطرب بن عکاس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند تعالیٰ کسی شخص کی موت کو کسی زمین مقدّر کر دیتا ہے تو اس زمین کی طرف اس کی حاجت کو بھی پیدا کر دیتا ہے تاکہ وہ وہاں جالے پر مجبور ہو اور وہاں جا کر موت کا شکار ہو۔ (احمد - ترمذی) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو یوم من عبدی حتی یوم من یاربہ یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق و یوم من بالموت و البعث بعد الموت و یوم من بالقدر۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)
۹۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْفَتَانِ مِنْهُنَّ لَيْسَ لَنَا فِي الْأَمَلِ نَصِيبٌ الْمَرْجِيَّةُ وَالْقَدَرِيَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
۹۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خُسْفٌ وَمَسْجَمٌ وَذَلِكُ فِي الْمَكْدَانِ فِي الْقَدْرِ۔

(رواہ ابوداؤد وروی الترمذی نحوہ)
۹۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَرُ مَجُوسٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ إِنْ مَرَضُوا فَلَا تُعَوِّذُهُمْ وَإِنْ كَانُوا فَلَا تَشْفِيهِمْ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)
۱۰۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدْرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

۱۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَكُلُّ نَسَبٍ يُجَابُ الذِّمَّةُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ وَالْمُسَلِّطُ بِالْجَبْرِ وَتُليْعَزَّ مَنْ أَذَلَّهُ اللَّهُ وَذِلَّ مَنْ أَعَزَّهُ اللَّهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللَّهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عَدُوِّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي۔

(رواہ البيهقي في المدخل وزيين في كتابہ)

۱۰۲ وَعَنْ مَطْرِبِ بْنِ عَكَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً۔

(رواہ احمد و الترمذی)
۱۰۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّمْ

ذَرَارِيٍّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ فَذَرَارِيٍّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ - (رَوَاهُ الْبُؤْدَاوْدُ)

اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ مومنوں کی اولاد کا کیا حکم ہے فرمایا وہ اپنے باپوں کے تابع ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عمل کے بغیر اپنے فرما یا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو یہ بچے کرنے والے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا مشرکوں کے بچے؟ آپ نے فرمایا وہ (بھی) اپنے باپوں کے تابع ہیں میں عرض کیا کسی عمل کے بغیر؟ آپ نے فرمایا خدا خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے تھے۔ (البوداؤد)

۱۰۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأْدَةُ وَالْمَوَدَّةُ فِي النَّارِ - (رَوَاهُ الْبُؤْدَاوْدُ)

حضرت ابن مسعود رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ بچہ کو کاٹنے والی عورت اور وہ جس کو کاٹا گیا دوڑے درخ میں ہیں۔ (البوداؤد)

فصل سوم

۱۰۵ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَعَ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِمَّنْ خَلَقَ مِنْ خَمْسِينَ مِنْ أَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَمُضْجِعِهِ وَأَنْزَلَهُ وَسَوَّاهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو الدرداء رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے ہر ایک بندہ کے متعلق پانچ باتوں سے فراغت (حاصل) کر لی ہے یعنی ان پانچ باتوں کو اس کی تقدیر میں لکھ چکا ہے اس کی موت (یعنی عمر)۔ اس کا (نیک و بد) عمل۔ اس کے رہنے کی جگہ۔ اس کی دایسی کی جگہ۔ اور اس کا رزق۔ (احمد)

۱۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ سَمِعَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ جو شخص مسئلہ تقدیر پر کچھ بحث و گفتگو کرے گا اس سے قیامت کے دن اس کی باز پرس ہوگی اور جو شخص (اس معاملہ میں) خاموش رہے گا اس سے کچھ دریافت نہیں کیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

۱۰۷ وَعَنْ ابْنِ الدَّيْنَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدْرِ خَذَنِي دَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يَذْهَبَ مِنْ قَلْبِي فَقَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَابَهُمْ وَهُوَ غَائِبٌ ظَالِمٌ لِيْلَهُمْ وَلَوْ رَجَعَتْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ فَلَوْ أَنْفَقْتُ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْتِيَ مِنَ الْقَدْرِ وَلَتَعْلَمَنَّ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيْخْطِئَكَ وَ أَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ غَدَاةٍ لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ

ابن دینمی رضی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعب کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ تقدیر کے متعلق میرے دل میں کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں تم کوئی حدیث بیان کرو، شاید میرے شبہات دور ہو جائیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر خداوند تعالیٰ آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دے تو وہ ان پر (کسی طرح کا) ظلم کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ ان پر رحم کرے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر و برتر ہوگی۔ اگر تو احد کے برابر بھی خدا کی راہ میں سونا خرچ کرے تو تیرا یہ عمل خیر اس وقت تک خدا کے ہاں قبول نہ ہوگا جب تک کہ تو تقدیر پر کامل اعتقاد و ایمان نہ رکھے اور تو اس بات کو ابھی طرح سمجھ لے کہ جو کچھ تجھ کو پہنچا ہے وہ رکھنے اور خطا کرنے والا نہ تھا (یعنی تجھ کو ضرور اس سے دوچار ہونا تھا) اور جو چیز کہ تجھ کو نہ پہنچنے والی تھی وہ ہرگز ہرگز تجھ کو نہ پہنچتی (یعنی جو کچھ تجھ کو حاصل ہوا وہ تیری سچی کاتیبہ نہیں تھا بلکہ مقدر میں اسی طرح تھا اور جو چیز تجھ کو نہیں

ذَٰلِكَ سَمِیَّ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مُحَمَّدٌ ثَنِي عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَٰلِكَ -

(رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ)

ی وہ تیری سچی سے بھی نہ ملتی) اگر تو اس اعتقاد کے خلاف اعتقاد رکھے گا تو تو دوزخ میں جائے گا۔ ابن دلمی کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب کا

یہ بیان سن کر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی کے پاس پہنچا۔ انھوں نے بھی یہی بیان کیا۔ پھر حذیفہ بن الیمان رضی کے پاس گیا انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ پھر میں زید بن ثابت رضی کے پاس گیا تو انھوں نے اسی قسم کی

مدیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۰۸ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ

فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ إِنَّهُ بَلَغَنِي

أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ قِيَانًا كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تَقْرَأْ

مِثْلِي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي أَوْ فِي هَذِهِ

الْأُمَّةِ خُسْفٌ وَمَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدْرِ

(رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ

صَحِيحٍ

نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی کے پاس آکر

کہا کہ فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے۔ ابن عمر رضی نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی

ہے کہ اس شخص نے دین میں (کوئی) نئی بات نکالی ہے اگر واقعی اس

نے ایسا کیا ہے تو میری طرف سے تو اس کے سلام کا جواب نہ پہنچا۔ اس لئے

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری

امت میں سے یا یہ فرمایا کہ اس امت میں سے

..... خسف و مسخ یا قذف ان لوگوں کو ہوگا

جو تقدیر کے منکر ہوں گے (خسف: زمین میں دھنس جانا۔ مسخ: صورت بدل جانا اور قذف: سنگ باری)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد

ابن ماجہ) اور ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے

حضرت علی رضی کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ رضی (زوجہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں

پوچھا جو ایام جاہلیت میں مر گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ وہ دونوں دوزخ میں ہیں۔ حضرت علی رضی فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت

نے دیکھا کہ یس کر جناب ام المؤمنین خدیجہ رضی کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہو گیا ہے اور وہ بچہ

سی ہیں تو آپ نے فرمایا اگر تم ان کے ٹھکانے اور ان کے حال دیکھو تو تم کو ان سے

نفرت ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت خدیجہ رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ اور میری وہ اولاد

جو آپ سے ہوتی ہے (یعنی قاسم اور عبد اللہ رضی) آپ نے فرمایا وہ جنت میں ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمنین اور ان کی اولاد

جنت میں ہے اور مشرکین اور ان کی اولاد دوزخ میں ہے اس کے بعد رسول

۱۰۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَدِيجَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَا تَأَلَّاهُمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي

النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهَا

قَالَ لَوِ رَأَيْتُ مَكَانَهُمَا لَا بَعْضُهُمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فَوَلَدَتْنِي مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ

وَأَزْوَاجُ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادُهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ خَرَفَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ آمَنُوا

اتَّبَعْتَهُمْ دَرَجَاتٍ بِهِمْ - (رواہ احمد)

نہا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ

یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ان کی اطاعت کی ہم ان کو انھیں

کے ساتھ رکھیں گے۔ (احمد)

۱۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ

ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ

الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنِي كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبَيْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے

جب حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا پس ان کی پشت سے وہ تمام

جانیں نکل پڑیں جن کو آدم کی اولاد میں خداوند بزرگ و برتر قیامت تک پیدا کرے گا

تھا۔ پھر خدا نے ان میں سے ہر ایک جان کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی

چمک رکھی اور پھر ان سب کو آدمؑ کے سامنے لاکھڑا کیا۔ آدمؑ نے پوچھا اے رب! کون
دو برتر یہ کون ہیں؟ خدا تعالیٰ فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے آدمؑ ان لوگوں میں سے ایک کی
آنکھوں کے درمیان غیر معمولی نور پاک حیران رہ گئے اور خدا سے پوچھا اے رب! یہ کون
ہے؟ خدا نے کہا یہ داؤدؑ ہے۔ آدمؑ نے پوچھا اے خدا تو نے اس کی کتنی عمر مقرر کی ہے؟
خدا تعالیٰ فرمایا ساٹھ برس۔ آدمؑ نے کہا اے میرے رب! اس کی عمر میں میری عمر سے چالیس
سال زیادہ کر دے راوی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جب آدمؑ
کی عمر میں چالیس سال باقی رہ گئے تو موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا آدمؑ نے اس سے
کہا کیا ابھی میری عمر میں چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ موت کے فرشتے نے کہا کیا
تم نے اپنی عمر کے چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیدیے تھے۔ پس آدمؑ نے
اس سے انکار کیا اور ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہو اور بھول گئے آدمؑ (اپنے
عہد کو) اور کھالیا انھوں نے (منوعہ) درخت کے پھل کو اور بھولتی ہے

مَنْ تَوَدَّ أَنْ يَرَىٰ عَذَابَهُمْ عَلَىٰ آدَمَ فَقَالَ آيَةُ رَبِّ مَنْ
هُوَ لَكَ قَالَ ذُرِّيَّتُكَ فَرَأَىٰ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْلَمَهُ وَ
بَيَّنَّ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ آيَةُ رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ دَاوُدُ
فَقَالَ آيَةُ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَكَ قَالَ سِتِّينَ سَنَةً قَالَ
رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضَىٰ عُمْرُ آدَمَ إِلَّا أَرْبَعِينَ
جَاءَهُ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَالَ آدَمُ أَوَلَمْ يَبْنَ مِنْ عُمْرِي
أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَوَلَمْ نُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوُدَ فَجَحَدَ
ذُرِّيَّتَهُ وَنَسَىٰ آدَمُ فَاصْكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَتَنِيَتْ
ذُرِّيَّتُهُ وَخَطَا آدَمُ وَخَطَا ذُرِّيَّتُهُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان کی اولاد بھی اور خطا کی تھی آدمؑ نے اور خطا کرتی ہے ان کی اولاد بھی۔ (ترمذی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،
جب وقت خداوند تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو ان کے داہنے مونڈھے پر ہاتھ
مارا اور اس سے سفید اولاد نکالی گویا کہ وہ چوہنٹیاں ہیں پھر بائیں مونڈھے
پر ضرب لگائی اور اس سے سیاہ اولاد نکالی گویا کہ وہ کوئلہ ہیں اور اس کے بعد
خدا نے فرمایا کہ دائیں طرف کی اولاد جنت میں جائے گی اور مجھ کو اس کی پروا
نہیں ہے اور بائیں طرف کی اولاد دوزخ میں جائے گی۔ اور مجھ کو اس کی پروا
نہیں ہے۔ (احمد)

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ حِينَ خَلَقَهُ فَضَرَبَ كِفْهَهُ الْيَمَنِي
فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّتَهُ بَيَاضًا كَانَتْهُمْ الدُّرُفُ فَضَرَبَ
كِفْهَهُ الشَّامِيَّ فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّتَهُ سَوْدَاءَ كَانَتْهُمْ
الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَمِينِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أَبَايَ
وَقَالَ لِلَّذِي فِي كِفْهِ الشَّامِيَّ إِلَى النَّارِ وَلَا أَبَايَ

وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ اصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهِ دَخَلَ
عَلَيْهِ اصْحَابُهُ يَعُودُونَ لَهُ وَهُوَ يَكْفِي فَقَالُوا لَهُ مَا
يُكْفِيكَ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُذْ مِنْ شَارِيكَ ثُمَّ أَقْرَأَ حَتَّى تَلْقَانِي
قَالَ بَلَى وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِينِهِ
قَبْضَةً وَآخَرَىٰ بَالِيَدِ الْآخَرَىٰ وَقَالَ هَذِهِ لِفُلَانٍ
وَلَا أَبَايَ وَلَا آدُرِي فِي آيِ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ابونضرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی
کے پاس جن کا نام ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ تھا، ان کے دوست عبادت کی غرض سے گئے
تو وہ رو رہے تھے ان کے دوستوں نے کہا تم کیوں روتے ہو کیا تم سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تو اپنی لبوں کو کتر وایا منڈا اور
اس پر قائم رہ یہاں تک کہ تو مجھ سے (جنت میں) ملاقات کرے؟ ابو عبد اللہ نے
کہا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ
نے اپنے داہنے ہاتھ کی مٹھی بھری اور دوسری مٹھی بائیں ہاتھ کی اور فرمایا یہ (یعنی
داہنی مٹھی) اس کے یعنی جنت کے لئے ہے اور یہ (یعنی بائیں مٹھی) اس کے
(یعنی دوزخ کے) لئے ہے اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے۔ اس کے بعد
ابو عبد اللہ نے کہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں ان دونوں مٹھیوں میں سے کس
کے اندر ہوں؟ (احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا

سَلَّمَ قَالَ أَخَذَ اللَّهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بَعَثَ
يَعْنَى عَرَفَةَ فَأَخْبَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذَرِيَّةٍ ذَرَاةً
فَنَزَعَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالَّذِي تَرْتَمِ كَلِمَتُهُمْ قَبْلًا قَالَ
أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ۝ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا
أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ
أَفْتَهُلِكُمَا فَعَلَّ الْمُبْطِلُونَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اپنے میدانِ عرفہ کے قریب مقامِ نعمان میں خداوند تعالیٰ نے آدم کی اس
اولاد سے جو ان کی پشت سے نکلی تھی عہد لیا چنانچہ آدم کی پشت سے ان
کی ساری اولاد کو نکالا اور اس کو آدم کے سامنے چوبیسویں کی طرح پھیلا
پھر اس خدا نے یہ گفتگو کی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ آدم کی اولاد
نے کہا بے شک تو ہمارا رب ہے۔ پھر خدا نے فرمایا یہ شہادت میں نے تم سے
اس لئے لی ہے کہ میں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم اس سے غافل یا نادان
تھے یا تم کہنے لگو کہ ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے شرک کیا تھا اور ہم ان کی اولاد
تھے ہم نے ان کی اطاعت کی تھی تو کیا تو باطل پرستوں کے اعمال کے سبب ہم
کو ہلاک کرتا ہے۔ (احمد)

۱۱۳ وَعَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
إِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
قَالَ جَعَلُهُمْ فُجَعَلُهُمْ أَذْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاَسْتَطَقَهُمْ
فَنَكَلَهُمْ أَثَمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ
وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ
فَإِنِّي أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ السَّمُوتِ السَّمْعَ وَالْأَرْضِضِينَ
السَّمْعَ وَأَشْهَدُ عَلَيْكُمْ آبَاكُمْ آدَمَ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهَذَا إِنْ عَلِمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرِي وَلَا
رَبَّ غَيْرِي وَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا إِنِّي سَارِسْتُ إِلَيْكُمْ
رُسُلِي بِذِكْرِي وَنُكِّلْتُكُمْ عَهْدِي وَمِيثَاقِي وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكُمْ كُتُبِي
قَالُوا أَشْهَدُ نَايَا نَتَكَ رَبَّنَا وَالْهَمَّا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرَكَ
وَلَا إِلَهَ لَنَا غَيْرَكَ فَاقْرَأْ وَابْذُلْكَ وَرَفِعَ عَلَيْهِمْ
آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَأَى الْغَنَى وَالْفَقِيرَ
وَحَسَنَ الصُّورَةِ وَدُونَ ذَلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْ لَا
سَوَّيْتُ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ
وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلُ الشَّرْحِ عَلَيْهِمُ النُّورُ
حُصِّبُوا مِثَاقًا إِخْرَفِي الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوءَةَ وَ
هُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَاذْ أَخَذْنَا مِنَ
النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مَا
فِي يَدِكَ الْوَرَاثَةُ فَارْسَلَهُ إِلَى مَدْيَنَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
فَخَلَّدَتْ عَنْ أَبِي أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابی بن کعب سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے وَ إِذَا أَخَذَ
رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ۔ کہ خدا نے (اولادِ آدم) کو
جمع کیا اور ان کو طرح طرح کا قرار دیا یعنی کسی کو مال دار اور کسی کو غریب
ان کو شکل و صورت عطا کی اور پھر گویائی بخشی اور انھوں نے باتیں کیں پھر ان سے
عہد و پیمان لیا اور پھر اپنے آپ پر ان کو گواہ قرار دے کر پوچھا کیا میں تمہارا
رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں (تو ہمارا رب ہے) خداوند تعالیٰ نے
پھر ان سے فرمایا کہ میں ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو تمہارے
سامنے گواہ بناتا ہوں اور تمہارے باپ آدم کو بھی شاہد قرار دیتا ہوں
اس لئے کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہنے لگو کہ ہم اس سے نادان تھے
تم (اس وقت) اچھی طرح سمجھ لو اور جان لو کہ میرے سوا نہ تو کوئی معبود
ہو اور نہ میرے سوا کوئی رب ہو تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ میں
تمہارے پاس عنقریب اپنے رسول بھیجوں گا جو تم کو میرا عہد و پیمان یاد دلائیں
گے اور تم پر اپنی کتابیں بھی نازل کروں گا یہ سن کر آدم کی ساری اولاد نے
کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا رب ہو اور ہمارا خدا ہو۔ میرے سوا نہ تو
ہمارا کوئی رب ہے اور نہ کوئی خدا۔ ساری اولادِ آدم نے اس کا اقرار کیا آدم
اپنی نگاہ کو بلند کئے اس منظر کو دیکھ رہے تھے آدم نے دیکھا کہ ان کی اولاد
میں مالدار بھی ہیں غریب بھی ہیں خوبصورت بھی ہیں اور بد صورت بھی۔ یہ دیکھ کر
آدم نے خدا سے عرض کیا۔ اے میرے رب تو نے اپنے سارے بندوں کو کیا
کیوں نہیں بنایا؟ خداوند تعالیٰ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میرے بندے
میرا شکر ادا کرتے رہیں۔ پھر آدم نے انبیاء کو (اس گروہ میں) دیکھا جو
چراغوں کی مانند روشن و منور تھے اور نوران کے اوپر جلوہ گر تھا ان سے
خصوصیت کے ساتھ رسالت و نبوت کے عہد و پیمان لئے گئے (تھے) جیسا

خداوند تعالیٰ کے اس قول میں ذکر ہے وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِرْيَمَ تَحْتَهُ خَدَّائِهِ ان کی روح کو مریم علیہا السلام کے پاس بھیج دیا۔ اسی بیان کرتے ہیں کہ یہ روح مریم کے منہ کی طرف سے ان کے جسم میں داخل ہو گئی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے آئندہ وقوع میں آنے والی باتوں پر گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری باتوں کو سن کر فرمایا کہ جب تم سنو کہ کوئی بہاڑ اپنی جگہ سے سرک گیا تو اس کو سیج مان لو لیکن جب تم سنو کہ کسی شخص کی خلقت بدل گئی ہے تو اس کا کبھی یقین نہ کرو۔ اس لئے کہ انسان اسی چیز کی طرف جاتا ہے جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے۔ (احمد)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ جو ہر آلودہ بری کھائی تھی ہر سال اس کی تکلیف آپ کو ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو چیز یعنی اذیت و تکلیف یا بیماری مجھ کو پہنچتی ہے وہ میرے لئے اس وقت لکھی گئی تھی جب کہ آدمؑ مٹی کے اندر تھے۔ (ابن ماجہ)

۱۱۴ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَكَّرُ مَا يَكُونُ إِذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ مَجْبَلٌ زَالَ عَنْ مَكَانِهِ فَصِدْقُهُ وَلَا إِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهِ فَلَا تُصَدِّقُوهُ فَإِنَّهُ يَصْبِرُ إِلَى مَا جِيلَ عَلَيْهِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ

۱۱۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ فِي كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاعَةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتَ قَالَ مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ وَادُمُ فِي طِينَتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

عذاب قبر کا ثبوت

بَابُ اثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

فصل اول

حضرت برابر بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت قبر کے اندر مسلمان سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد خدا کے رسول ہیں اور میں مطلب جو خدا کے اس ارشاد کا یقین اللہ اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرة یعنی ثابت و قائم رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط و محکم طریقہ پر ثابت رکھنا دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت میں منقول ہے کہ فرمایا آپ نے کہا کہ یسیت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت عذاب قبر کے بیان میں نازل ہوئی ہے (جب قبر کے اندر مرنے سے) کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد صلعم ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندہ کو اس کی قبر کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ وہاں ہوتے ہیں تو مردہ جانے والوں کی جوتیوں کی آواز کو سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو پٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص (یعنی محمدؐ) کی نسبت کیا کہتا تھا۔ پس مومن بندہ جواب میں کہتا ہے کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ

۱۱۶ عَنِ الدَّرْدَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ لَعَالَى يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يَقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ يَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَيَسِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنَّا أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَدْرَ نِعَالِهِمْ تَأْكُلُ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِحَمْدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ

وہ (محمدؐ) خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ پھر اس کے کہا جاتا ہے کہ دیکھ تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں جس کو خدا نے بدل دیا ہے اور اس کے بدلے بھوکہ جنت میں جگہ بھی دی گئی ہے پس مردہ دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے۔ اور جو مردہ منافق یا کافر ہوتا ہے اس سے بھی یہی پوچھا جاتا ہے کہ تو اس شخص کی نسبت کیا خیال رکھتا تھا وہ اس کے جواب میں کہتا ہے میں کچھ نہیں جانتا جو اور لوگ کہتے تھے وہی میں کہہ دیتا تھا پھر اس سے کہا جاتا ہے تو نے عقل سے نہیں سمجھا اور نہ قرآن پڑھا۔ یہ کہہ کر اس کو لوہے کی گرزوں سے مارا جاتا ہے کہ اس کے پیچھے چلانے کی آواز سوائے جنوں اور آدمیوں کے قریب کی تمام چیزیں سنتی ہیں۔ (بخاری و مسلم) الفاظ بخاری و مسلم کے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو (قبر کے اندر) صبح و شام اس کا ٹھکانا اس کو دکھایا جاتا ہے یعنی جنتی کو جنت اور دوزخی کو دوزخ دکھائی جاتی ہے اور اس کے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تو اس وقت تک اس کا انتظار کر کہ خدا تجھ کو قیامت میں اٹھا کر وہاں بھیجے۔ (بخاری و مسلم)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور پھر کہا (عائشہ) خدا تم کو قبر کے عذاب سے بچائے عائشہ رضی نے رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر کا حال پوچھا آپ نے فرمایا وہاں قبر کا عذاب حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت زید بن ثابت رضی کہتے ہیں کہ (ایک بار) جب کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں اپنے خیر بر سوار تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک آپ کی خیر بگڑی اور قریب تھا کہ آپ کو گرا دے ناگہاں پانچ چھ قبریں معلوم ہوئیں۔ آپ نے فرمایا ان قبروں کے اندر جو لوگ ہیں کوئی ان کو جانتا ہے ایک آدمی نے کہا میں جانتا ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ کس حال میں مرے تھے اس شخص نے عرض کیا شرک کی حالت میں۔ آپ نے فرمایا یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبروں میں اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں ضرور اللہ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تم کو بھی قبر کے عذاب کو سناے جس طرح میں سنتا ہوں۔ اس کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ سے دعا مانگو کہ وہ آگ کے عذاب سے بچائے صحابہ نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ طلب کرتے ہیں آپ نے فرمایا قبر کے عذاب سے تم خدا سے پناہ

أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقَالُ لَهُ أَنْظِرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَ لَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا آمِنًا الْجَنَّةَ فَإِنَّ أَهْلَهَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيَقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقَالُ لَهُ لَا دَرِيءَ وَلَا تَكَلِّمْ وَلَا تَصْرَبْ بِمَطَارِقِي مِمَّنْ حَدِيدٌ صَرْبَةٌ فَيَصْبُرُ صَبْرًا يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَلَفْظُهُ لِبُخَارِيٍّ

۱۱۹/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحَدُكُمْ ذَا مَاتَ عَرَضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۰/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَمَا لَكَ يَا عَائِشَةُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَتْ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَاتِهِ صَلَوةً إِلَّا تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۱/۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَدَّثَنَا كَذَلِكَ تَلْقِيهِ وَلَا ذَا الْقَبْرِ سِتَّةً أَوْ خَمْسَةً فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْقُبُورِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَنْ مَاتُوا قَالَ فِي الشَّيْءِ قَالَ إِنْ هَذِهِ الْأُمَّةُ تُسَلِّي فِي مَقْبَرِهَا فَلَوْ لَا أَنْ لَا تَدَاخِلُوا الدَّعْوَةَ اللَّهُ أَنْ يُسَمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ شَمَّ أَمَّا عَلَيْنَا يَوْجِبُهُمْ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا

مَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا
مَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا
نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ -

(رواہ مسلم)

فصل دوم

طلب کرد صحابہ نے کہا ہم اللہ سے قبر کے عذاب کا پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم

پناہ مانگو اللہ سے ظاہری اور باطنی فتنوں سے صحابہ نے کہا ہم خدا سے پناہ

طلب کرتے ہیں ظاہری اور باطنی فتنوں سے۔ پھر آپ نے فرمایا تم پناہ مانگو جال

کے فتنہ سے صحابہ نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں خدا سے دجال کے فتنہ سے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قبر میں
مردہ کو رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے کالی کیری آنکھوں والے آتے
ہیں جن میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا کئیر۔ وہ دونوں اس مردہ
پوچھتے ہیں تو اس شخص کی نسبت کیا کہتا تھا (یعنی محمد ﷺ کی نسبت)
پس وہ مردہ جواب میں کہے گا کہ وہ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں (منکر)
وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دیگا۔ اس کے بعد اس کی قبر
کو ستر ستر گز طول و عرض میں کشادہ کر دیا جاتا ہے، قبر میں روشنی کی جاتی ہے
اور اس سے کہا جاتا ہے "سورہ" مردہ ان سے کہتا ہے میں اپنے اہل و عیال
میں واپس جانے کا خیال رکھتا ہوں تاکہ ان کو اپنے اس حال سے آگاہ کر دوں
فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو سورہ، جس طرح وہ دُہن سوتی ہے جس کو جگانا والا
صرف رہی شخص ہو سکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے یہاں تک
کہ خدا انہیں کو یہاں سے اٹھائے یہ کیفیت تو مومن مردہ کی ہے اور جو مردہ
(دعاویٰ ایمان میں صادق نہ ہو) منافق ہو وہ ان کے جواب میں کہتا ہے کہ میں
نے جو کچھ لوگوں کو کہنے سنا تھا، وہی میں کہتا تھا لیکن میں اس کی حقیقت سے
ناواقف تھا۔ دونوں فرشتے اس کے جواب کو منکر کہتے ہیں ہم جانتے تھے تو ایسا
کہے گا۔ پس زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اس کو دبا۔ زمین اس کو دبائے گی کہ اس کی
پسلیاں ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر نکل جائیں گی اور وہ ہمیشہ عذاب میں
بتلا رہے گا یہاں تک کہ خدا اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔ (ترمذی)
حضرت برابر بن عازبؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پس
پوچھتے ہیں اس کو اور پوچھتے ہیں اس سے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں
کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا
دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ جو شخص (خدا کی طرف سے) تمہارے
پاس بھیجا گیا تھا وہ کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کا رسول ہے۔ پھر فرشتے
پوچھتے ہیں کس چیز نے تجھ کو یہ باتیں بتلائیں؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب
کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ رسول اللہ ﷺ

۱۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا
سَلَامٌ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَمَّا لَا مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَرْوَقَا
يَقُولَانِ رَحِمَهُمَا الْمَلَكُ وَاللَّاحِظَ التَّكْبِيرُ فَيَقُولَانِ
مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا التَّرَجُلِ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا
فَيَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ
خَدَّيْنَا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا التَّرَجُلُ يَفْضَحُ لَهُ
فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ شَهْرًا
يَتَوَدَّرُ لَهُ فِيهِ شَمٌّ يُقَالُ لَهُ ثُمَّ فَيَقُولُ أَرْجِعْ
إِلَى أَهْلِي فَأَخْبِرْهُمْ فَيَقُولَانِ نَحْنُ كُنَّا مَعَهُ
الْعَرُوسِ مِنَ الدُّنْيَا لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ
إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ وَ
إِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالِ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا
فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ
تَقُولُ ذَلِكَ فَيَقَالُ لِلْأَرْضِ السَّمِيعِ عَلَيْهِ قُلْتُمْ
عَلَيْهِ فَيَخْتَلِفُ أَهْلُهَا فَلَا يَزَالُ فِيهَا مَعْدِنًا بَا
حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ -

(رواہ الترمذی)

۱۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي مَلَكَانِ فَيَجْلِسَانِ
فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ فَيَقُولَانِ
لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ
مَا هَذَا التَّرَجُلُ الَّذِي بَعَثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ
قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَّنْتُ بِهِ فَصَدَّقْتُ فَذَلِكَ قَوْلِي
يُنْتَبِئُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْآخِرَةُ

قَالَ فَبِنَادِيٍّ مِّنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي
فَأَرْسَلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْمَسْجِدِ مِنَ الْجَنَّةِ
وَأَفْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقْتَرِحُ قَالَ فَيَأْتِيهِ
مِنْ رَّوْحِهَا وَطَيِّبُهَا وَيُفَسِّحُ لَهُ فِيهَا مَدَبَصِرَةً
وَأَمَّا الْكَافِرُ فَقَدْ كَرَّمَتْهُ قَالَ وَيُعَادُ رُوحُهُ
فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِيهِ فَيَقُولَانِ
مَنْ رَبُّكَ يَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ
مَا دِينُكَ يَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ مَا
هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يُعْتَفِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ
لَا أَدْرِي فَبِنَادِيٍّ مِّنَ السَّمَاءِ إِنَّ كَذَبَ
فَأَرْسَلَهُ مِنَ النَّارِ وَالْمَسْجِدِ مِنَ النَّارِ وَأَفْتَحُوا
لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومُهَا
قَالَ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَ
ثُمَّ يَقِينُ لَهُ أَعْمَى أَمَّهُ مَعَهُ مَوْزِبَةٌ مِّنَ حَرِّهَا
لَوْ حُرِّبَ بِهَا جَبَلٌ لَّصَارَ ثَرًّا أَبَا قَيْصَرٍ بِهِ أَصْرَةٌ
يَسْعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ
فَيَصِيرُ ثَرًّا أَبَا ثَمَّ يُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ -

در واہ احمد و اوداد

کو بہار پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے اور اس گرز سے اس کو مارتا جس کی آواز مشرق سے مغرب تک تمام مخلوقات سنتی ہے مگر انسان اور جن نہیں
سنتے اور اس ضرب سے وہ مٹی ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر اس کے اندر روت ڈالی جاتی ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)۔

۱۲۴ وَعَنْ عُمَانَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِيِّ حَتَّى يَلْ
لِحَيْتِهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي
مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ
فُجِّئَ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ إِلَّا سِرٌّ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَجُزْ مِنْهُ فَمَا
بَعْدَهُ إِلَّا شِدَّةٌ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا أَقْطُرُ إِلَّا وَالْقَبْرَ أَقْظَمُ
مِنْهُ - (رواه الترمذی و ابن ماجہ)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۲۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا

نے فرمایا ہے کہ یہی معنی ہیں خدا کے اس قول کے مَيِّتٌ اللَّهُ الَّذِي آمَنُوا
بِالْقَوْلِ الثَّانِي. آنحضرت نے فرمایا پھر ایک شخص آسمان سے پکار کر کہے گا
کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ پس اس کے لئے جنت کا فرش بچھاؤ اور اس کو
جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول
دو۔ پس جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے ہوائیں اور
خوشبوئیں آئیں گی اور حد نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا۔ اب رہا
کافر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کا ذکر فرمایا اور اس
کے بعد کہا کہ پھر اس کی روح اس کے جسم میں ڈالی جاتی ہے اور اس کے
پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ
کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ
کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں وہ شخص کون ہے جس کو
تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر ایک پکارا ہوا
آسمان سے پکار کر کہے گا یہ بھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ آگ کا

لباس اس کو پہناؤ اور اس کے واسطے دوزخ کی طرف ایک دروازہ
کھول دو۔ آئیے کہا کہ دوزخ سے اس کے پاس گرم ہوائیں اور لوہیل آتی
ہیں اور اس کی قبر اس کے لئے تنگ کیجاتی ہے یہاں تک کہ ادھر کی پکلیاں
اُدھر اور اُدھر کی پکلیاں اُدھر نکل آتی ہیں پھر اس پر ایک اندھا اور

بہرافرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے کہ اگر اس گرز

حضرت عثمان سے منقول ہے کہ جب وہ کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے
تو (بے اختیار ہو کر) روتے یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی (آنسوؤں سے) تر
ہو جاتی۔ ان کے کہا گیا کہ تم جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہو اور اس ذکر سے
نہیں روتے اور اس جگہ روتے ہو۔ حضرت عثمان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے پس جس نے اس منزل سے
نجات پائی اس کو اس کے بعد آسانی ہے اور جس نے اس منزل سے نجات
حاصل نہیں اس کے بعد سخت دشواری ہے۔ حضرت عثمان کہتے ہیں فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں کبھی کوئی منظر قبر سے زیادہ سخت نہیں دیکھا
(ترمذی و ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عثمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن
سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر (لوگوں سے) فرماتے اپنے بھائی کے

لَا حَيْكُمُ ثُمَّ سَلَوَالَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْإِن
رَوَاكَ أَبُو دَاوُدَ) وقت اس سے سوال کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۲۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِه
تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تَيْمًا تَنْهَسُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى
يَمُوتَ ۖ لَنْ جَائِعٌ فَإِنْ خَرَجَ جَائِعٌ ذُلَّ النَّاسُ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ لَوِيَ
فَلَمَّا مَاتَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
وَضِعَ فِي قَبْرِه وَسُوي عَلَيْهِ سَبْعَةُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَّحْنَا طَوِيلًا ثُمَّ كَبَّرَ
فَكَبَّرْنَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ سَجَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ
قَالَ لَقَدْ تَضَاءَى بَنِي عَلَى هَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرَهُ حَتَّى
قَرَجَهُ اللَّهُ عَنَّهُ

(رَوَاكَ أَحْمَدُ)

۱۲۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ لَهُ الْعَرِشُ وَ
فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَتْ سَبْعُونَ أَلْفًا
مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضَمَّ ضُمَّ ثُمَّ فُرِجَ عَنْهُ
(رَوَاكَ النَّسَائِيُّ)

۱۲۹ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْفَرِ
الَّتِي يُفْتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ صَبَحَ
الْمُسْلِمُونَ صَبَحَةً - رَوَاكَ الْبُخَارِيُّ هَكَذَا وَ
زَادَ النَّسَائِيُّ مَالَتْ بَنِي وَبَيْنَ أَنْ أَفْهَمَ كَلَامَ رَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتَ صَبَحَتْهُمْ قُلُوبُ

لِرَجُلٍ قَرِيبٍ مَتَى أَمَى بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ مَاذَا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ قَوْلِهِ
قَالَ قَالَ قَدْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْتُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ

کی گئی ہے کہ تم قبروں کے اندر فتنہ میں ڈالے جاؤ گے۔ یعنی تم کو آزمایا جائیگا

قَرِيبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ۔

یہ امتحان فتنہ دجال کے قریب ہوگا۔

۱۳۱ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِلَّتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أَصَلِّي۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۱ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَرَحٍ وَلَا مَشْغُوبٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ فِيمَا كُنْتَ يَقُولُ كُنْتَ فِي الرَّحْمَةِ سَلَامٌ فَيَقُولُ مَا هَذَا الرَّجُلُ يَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَا فَيَقَالُ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ يَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللَّهَ فَيُفَرِّجُ لَهُ فُرْجَةً فَيَلْ النَّارَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا مُحِطٌ بِبَعْضِهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا وَكَكَ اللَّهُ ثُمَّ يُفَرِّجُ لَهُ فُرْجَةً فَيَلْ الْجَنَّةَ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَ يَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوءُ فِي قَبْرِهِ فَرِحًا مَشْغُوبًا فَيَقَالُ لَهُ فِيمَا كُنْتَ يَقُولُ لَا أَذْرِي فَيَقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ فَيُفَرِّجُ لَهُ فُرْجَةً فَيَلْ الْجَنَّةَ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفَرِّجُ لَهُ فُرْجَةً إِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا مُحِطٌ بِبَعْضِهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کو قبر کے اندر دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے سامنے آفتاب کے غروب ہونے کا وقت پیش کیا جاتا ہے (اگر وہ مومن ہو) تو وہ ہاتھوں سے آنکھوں کو مٹاتا ہوا اٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھ کو چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ فرمایا کہ جب مردہ قبر کے اندر پہنچتا ہے تو (نیک بندہ) قبر کے اندر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے نہ تو وہ خوفزدہ ہوتا ہے اور نہ گھبرایا ہوا اس سے پوچھا جاتا ہے یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہے؟ وہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں جو خدا کے پاس سے ہمارے لئے ظاہر دلیلیں لاتے اور ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے خدا کو دیکھا؟ وہ کہتا ہے خدا کو تو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے بعد ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھول دی جاتی ہے وہ ادھر دیکھتا ہے اور آگ کے شعلوں کو اس طرح بھڑکتا ہوا دیکھتا ہے کہ ایک کی لپٹ دوسرے کو کھا رہی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اس چیز کو جس سے اللہ تعالیٰ تجھ کو بچا رہا ہے پھر ایک کھڑکی جنت کی طرف کھولی جاتی ہے اور وہ جنت کی ترویاز کی اور اس کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے اس سبب سے کہ تیرا اعتقاد مضبوط اور اس پر تجھ کو کامل یقین تھا۔ تو اسی یقین کی حالت میں مرا اور اسی حالت میں تجھ کو قبر سے اٹھایا جائیگا اگر اللہ نے چاہا۔ اور برابندہ جب قبر کے اندر اٹھ کر بیٹھتا ہے تو خوفزدہ اور گھبرایا ہوتا ہے۔ پس اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین میں تھا؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے یہ کون شخص تھا؟ وہ کہتا ہے میں لوگوں کو جو کچھ کہتے سنتا تھا وہی میں کہتا تھا۔ پھر جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے اور وہ جنت کی ترویاز کی اور چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اس چیز کی طرف جس کو خدا نے تجھ سے پھیر لیا ہے پھر دوزخ کی طرف کھڑکی کھولی جاتی ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ آگ کے تیز شعلے ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے اس شک کے سبب جس میں تو مبتلا تھا اور جس پر تیری وفات ہوئی اور اسی پر انشاء اللہ تجھ کو قبر سے اٹھایا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

فصل اول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہمارے دین میں ایسی کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہیں ہے پس وہ مردود ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عالمی ایک خطبہ میں) کہا کہ خدا کی حمد کے بعد معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے بہتر حدیث (بات) کتاب اللہ ہے اور بہترین راہ (طریقہ) محمد کی راہ ہے اور بدترین چیزیں ہیں وہ چیزیں جس کو (دین میں) نیا نکالا گیا ہو اور ہر بدعت (نئی نکالی ہوئی چیز) گمراہی ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مغضوب (وہ لوگ جن سے خدا سخت ناخوش ہے) تین آدمی ہیں (ایک تو) حرم محترم میں الحاد (کج روی) کرنے والا اور (دوسرا) اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقہ کو طلب کرنے والا اور (سیرا) کسی مسلمان کے خون ناحق کا خواستگار ہونا کہ اس کے خون کو بہاتے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا مگر وہ شخص نہیں جس نے میرا انکار کیا۔ پوچھا گیا وہ کون شخص ہے جس نے سرکشی کی اور انکار کیا۔ آپؐ فرمایا جس شخص نے میری پیروی کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کیا۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ آپؐ سو رہے تھے اور آپس میں باتیں کرنے لگی۔ چنانچہ (ان میں سے) بعض نے کہا کہ تمہارے اس دست کے متعلق ایک مثال ہے اس کو اس کے سامنے بیان کرو۔ دوسرے فرشتوں نے کہا وہ تو سوتا ہے (بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) ان میں سے بعض نے کہا بیشک ان کے سو رہے ہیں لیکن دل جاگتا ہے۔ پھر اس نے کہا اس شخص کی مثال اس شخص کی ہے جس نے گھر بنایا اور (لوگوں کو کھلانے کے لئے) دسترخوان چنایا اور پھر لوگوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ پس جس شخص نے اس بلانے والے کی بات کو مان

۱۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ يُدْعَى ضَلَالَةً

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطْلَبٌ دِمَاءَ مُسْلِمٍ يَغْلِبُ حَقَّ لِيهِ بَرِيْقٌ دَمَهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قِيلَ وَمَنْ أَبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَخَدَّ أَبَى

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا يَا أَبَاصَاحِبِ كُنْ هَذَا أَمْتًا قَاصِرًا بُولَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا أَمْتًا كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَادِيَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَآكَلَ مِنَ الْمَادِيَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ

لیا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دسترخوان سے کھانا کھا لیا اور جس نے نہ مانا وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھانا کھا یا۔ فرشتوں نے یہ حال سن کر کہا اس کی تاویل بیان کرو تا کہ شخص اس کو سمجھ لے (یہ سن کر) بعض فرشتوں نے کہا وہ تو سوتا ہے (بیان کرنے سے کیا فائدہ) دوسروں نے کہا بیشک آنکھیں سوتی ہیں اور قلب جاگتا ہے پھر انھوں نے اس کی تاویل بیان کی اور کہا گھر سے مراد تو جنت ہے اور بلانے والے سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس شخص نے محمد کی اطاعت

مِنَ الْمَادِيَةِ فَقَالُوا اَوَلَوْ اِهَالَهُ يَفْقَهُمَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا اَلَا الْجَنَّةُ وَالْمَدَائِنُ مَحْمَدًا فَمِنْ اطَاعَ مُحَمَّدًا اَقْدَمَ اَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا اَقْدَمَ عَصَى اللَّهَ وَحُمِدَ ذَرْقُ بَيِّنَاتٍ النَّاسِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں یعنی ان میں کافر کون ہے اور مومن کون اور یہ فرق آپ کی اطاعت و نافرمانی سے ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی فرماتے ہیں کہ تین آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال دریافت کریں۔ جب ان لوگوں کو آپ کی عبادت کا حال بتلایا گیا تو انھوں نے آپ کی عبادت کو کم خیال کر کے آپ سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ہم کیا چیزیں خدا نے تو ان کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں (یہ سن کر ان میں سے) ایک نے کہا میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا اور میں دن کو ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ان سے فرمایا کیا تم نے ایسا اور ایسا کہا ہے؟ تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہوں بایں ہمہ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں

۱۳۷۶ وَعَنْ اَبِي قَالَ جَاءَتْ ثَلَاثَةٌ رَهْطًا اِلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا بِهَا كَانَتْهُمْ تَقَالُيْهَا فَقَالُوا اَيُّنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَا أَنَا فَأَصْبَى اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَصُومُ النَّهَارَ أَبَدًا وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَتَزَوَّجُ النَّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَشْكُكُمْ لِلَّهِ وَأَتَقِيكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأَفْطِرُ وَأَصْبَى وَأَرْقُؤُهَا أَتَزَوَّجُ النَّسَاءَ فَمَنْ تَغَيَّبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یہی میرا طریقہ ہے) اس جو شخص میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی جس نے میرے طریقہ کو پسند نہیں کیا وہ میری جماعت کے خارج ہے)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزہ کی حالت میں) ایک کام کیا اور اس کی اجازت دیدی لیکن چند شخصوں نے اس پر مزید کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حال معلوم ہوا تو آپ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد کے بعد فرمایا لوگوں کا کیا حال ہو کہ وہ اس چیز کو پسند نہیں کرتے یا اس سے پرہیز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں۔ پس قسم ہے خدا کی، میں خدا کی مرضی کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۸۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَحَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّاهُ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا يَأَلُ أَقْوَامٌ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَحْصَنَهُ قَوْلُ اللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُهُمْ يَا اللَّهُ وَاسْتَدَّ لَهُمْ لَهُ خَشْيَةٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۸۲ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ

حضرت رافع رضی بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْتِرُونَ
النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا إِنَّا نَصْنَعُهُ قَالِ
لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَنَكَّرُوا
فَنَقَصَتْ قَالِ فَذَكِّرُوا إِذْ لَكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا
بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَخُذُوا
بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دَايٍ فَإِنَّمَا أَنَا
بَشَرٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۰ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ
أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ بَعِثَنِي
وَرَأَيْتُ أَنَا النَّذِيرَ الْعَرِيَّانَ فَالتَّجَاعُ النَّجَاعُ فَطَاعُوا
طَائِعَةً مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَجُوا فَأَنظَلُوهُ عَلَى قَهْلِهِمْ فَنَجَّوْا
وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ
الْجَنَّةُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَاهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ
أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي
وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْتَدَ
نَارًا فَلَمَّا أَصْبَحَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَّاشُ
وَهَذِهِ الدَّابَّةُ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعَنَّ فِيهَا وَجَعَلَ
يَحْمَرُّ هَتَّ وَيَغْلِبُنَهُ فَيَتَّقَعَنَّ فِيهَا فَأَنَا أَخَذُ
بِحُجْنِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا
هَذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِإِسْلَامِ نَحْوَهَا وَقَالَ
فِي أَخِيهَا قَالَ فَذَلِكَ لَكَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا أَخَذُ
بِحُجْنِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي
تَقَحَّمُونَ فِيهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بچاؤں اور کہتا ہوں کہ دوزخ سے بچو اور میرے پاس چلے آؤ لیکن تم مجھ پر غالب آتے ہو اور آگ میں جا پڑتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

میں تشریف لائے اس وقت مدینہ کے لوگ کھجوروں کے درختوں میں تابیر لے
کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو تابیر کرتے دیکھ کر) پوچھا۔ تم
یہ کیا کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا ہم ایسا کرتے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم ایسا
نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔ آپ کا یہ ارشاد سن کر لوگوں نے اس عمل کو ترک کر دیا
اور اس سال پھل کم آیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر
کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں بھی ایک آدمی ہوں۔ پس جب میں تم کو کوئی دینی حکم دوں
تو تم اس کو قبول کر لو اور جب اپنی عقل سے تم کو کوئی بات بتا دوں تو تم سمجھ
لو کہ میں بھی ایک آدمی ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میری اور اس چیز کی مثال جن کو عطا فرما کر خدا نے مجھ کو بھیجا ہے اس شخص
کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس آیا ہو اور اس سے کہا کہ اے قوم میں نے اپنی
آنکھوں سے ایک لشکر کو دیکھا ہے اور میں ایک تنگ (بے غرض) ڈرائیو والا
ہوں پس تم کو چاہئے کہ تم راہی (نجات ڈھونڈو) نجات تلاش کرو۔ پس
اس کی قوم کے ایک گروہ نے تو اس کی اطاعت کر لی اور را تو ل ہستہ سے
نکل گئے اور نجات پالی اور ایک جماعت نے اس کی بات نہ مانی اور وہ آگ
گھروں ہی میں رہی صبح کو لشکر نے آ کر اس کو پکڑ لیا اور مار ڈالا اور
جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق بات میں لے کر آیا ہوں اس کو نہ مانا۔
(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال
اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی۔ پس جب آگ نے چاروں طرف
روشنی پھیلادی تو مردے والے اور دوسرے وہ جانور جو آگ میں گرتے ہیں
آگ میں گئے اور آگ میں گر گئے۔ آگ روشن کرنے والے شخص نے ان کو
روکنا شروع کیا لیکن وہ نہیں رکتے اور اس کی کوشش پر غالب رہتے ہیں
اور آگ میں گر پڑتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی تم کو آگ میں پڑنے سے روکتا
ہوں اور تم آگ میں گر پڑنے کی کوشش کرتے ہو۔ یہ روایت بخاری کی ہے
اور مسلم میں بھی ایسی ہی روایت ہے۔ البتہ مسلم کی روایت کے آخری الفاظ
یہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل ایسی ہی میری اور
تمہاری مثال ہے میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں تاکہ تم کو آگ سے

بچاؤں اور کہتا ہوں کہ دوزخ سے بچو اور میرے پاس چلے آؤ لیکن تم مجھ پر غالب آتے ہو اور آگ میں جا پڑتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

لہ کھجوروں کے درختوں میں نروادہ دونوں قسم کے درخت ہوتے ہیں مدینہ والے نر کھجور کا پھول مادہ کھجور میں لگاتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اس عمل
سے کھجوریں زیادہ پھلین گی۔ تابیر اسی کو کہتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

۱۳۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْكَذِبِ أَصَابَ آرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قِيلَتِ الْمَاءُ فَأَنْبَتَتِ الْكُلَّاءَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا آجَادٌ أَمْسَكُوا الْمَاءَ فَفَنَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ فِيْعَاتٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كُلَّاءً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقَهُ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلِمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَآيَاتٌ مُوَضَّعَاتٌ وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا أُولَ الْأُولَاءِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّيْتُمُ اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَمِمَّ أَصْبَوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَذَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۵ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جِدًّا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَجِرَّمْ مِنْ أَجَلِ مَسْأَلَتِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز کی مثال جس چیز کو عطا فرما کر مجھ کو خدا نے بھیجا ہے یعنی علم اور ہدایت، مثل کثیر بارش کے ہے جو زمین پر ہوئی ہو۔ پس زمین کے ایک اچھے ٹکڑے نے پانی کو قبول کر لیا (یعنی جذب کر لیا) اور خشک گھاس اس سے ہری ہو گئی اور بہت سی نئی گھاس کو اس نے پیدا کیا اور زمین کا ایک ٹکڑا ایسا سخت تھا کہ پانی اس کے اوپر جمع ہو گیا اور اللہ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا لوگوں نے اس کو پیا اور بلا یا اور اس سے کھیتی کو سیراب کیا اور بارش کا یہ پانی ایک اور ایسے زمین کے ٹکڑے کو پہنچا جو چٹیل میدان تھا نہ تو اس نے پانی کو روکا اور نہ گھاس کو اگا یا پس یہ سب مثال ہیں اس شخص کی جس نے علم دین کو سمجھا اور جو چیز خدا نے میری وساطت سے بھیجی تھی اس سے اس نے نفع اٹھایا پس اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور مثال ہے اس شخص کی جس نے (علم دین کے لئے) سر کو نہیں اٹھایا اور خدا کی جو ہدایت میرے ذریعہ سے بھیجی تھی اس کو قبول نہیں کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ہُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَقَدْ آتَى إِلَى وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا أُولَ الْأُولَاءِ کتاب اتاری اس میں آیتیں ہیں محکم الخ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ آیت پڑھ کر (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دیکھے (اور مسلم کی روایت میں ہے جب تم دیکھو) کہ لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے ہیں (متشابہ آیات وہ ہیں جن کے معنی صرف خدا کو معلوم ہیں) پس (سمجھ لو

کہ یہ) وہ لوگ ہیں جن کا نام خدا نے (گمراہ یا کج رو) رکھا ہے پس ان لوگوں سے بچتے رہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز دو پہر کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پس آپ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جو ایک (متشابہ) آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف لائے اُس وقت آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ کتابِ راہی میں اختلاف کرنے کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ (مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے بڑا گناہگار وہ شخص ہے جس نے کسی چیز کا سوال کیا ہو جو لوگوں پر حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کرنے سے وہ حرام ہو گئی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
آخری زمانے میں فریب دینے والے اور جھوٹے لوگ ہوں گے جو تمہارے
پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جن کو نہ تو تم نے کبھی سنا ہوگا اور نہ تمہارے
باپوں نے۔ پس بچو ایسے لوگوں سے اور نہ اپنے قریب آنے دو تم ان کو تاکہ
وہ نہ تو تم کو گمراہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب تو رات کو عبرانی زبان
میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے سامنے اس کا ترجمہ و تفسیر عربی میں کرتے
تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ (کو جب معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا
تم نہ تو اہل کتاب کو سچا جانو اور نہ ان کو جھٹلاؤ اور صرف یہ کہو کہ
ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز پر جو ہم پر نازل کی گئی ہے ایمان
لائے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
انسان کے جھوٹ بولنے کے لئے یہی بہت ہے کہ جس بات کو سنے اُسے نقل کرے
(یعنی تحقیق نہ کرے)۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
مجھ سے پہلے کسی قوم میں کوئی نبی خدا نے ایسا نہیں بھیجا جس کے مددگار اور
دوست اسی قوم میں سے نہ ہوں (ایسے مددگار اور دوست) جو اس طرح
کے پیرو ہوتے ہیں اور اس کے احکام کی پوری اطاعت کرتے ہیں پھر ان کے بعد
ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں جن کو ناخلف کہا جاتا ہے یہ لوگ ایسی بات کہتے
ہیں جس کو نہیں کرتے اور وہ کام کرتے ہیں جن کا ان کو حکم نہیں ملا تھا پس جو
شخص ان لوگوں سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنی زبان سے
جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے
اور اس کے بعد (یعنی جو شخص ان کے خلاف آنا بھی نہ کرے اس میں) رائی
کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو
شخص ہدایت کی دعوت دے (یعنی کسی کو دین کے راستہ پر بلائے) اس کو آنا ہی
آجڑے کا جتنا کہ اس کو جو اس کی پیروی اختیار کرے اور (اس اطاعت گزار)
کے اجر میں کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی طرف بلائے (اس کو) آنا ہی گناہ ہوگا
جتنا کہ اس کو کہ جو اس کی اطاعت کریں اور ان کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ
ہوگا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شریعت

۱۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ وَ
يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنَّهُمْ
وَلَا آبَاؤُكُمْ قَاتِيَاكُمْ وَلَا يَأْتِيَهُمْ لَا يَفْضُلُونَكُمْ
وَلَا يَفْتَنُونَكُمْ۔ (رواہ مسلم)

۱۲۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَأُونَ
التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَ نَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ
لَا أَهْلَ الْأَسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصْهَرُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكْذِبُوا
وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا مِنَ الْآيَةِ۔
(رواہ البخاری)

۱۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُفِيَ بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔
(رواہ مسلم)

۱۲۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَامَنَ نَبِيٌّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي إِلَّا كَانَ
لَهُ فِي أُمَّتِهِ حَوَارِثُونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ
وَيَقْبِضُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهُمْ خَلَفُوا مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ
يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ
فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بَيِّدْهُمْ فَهُمْ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِلِسَانِهِمْ فَهُمْ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُمْ
مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ
خَرْدَلٍ۔ (رواہ مسلم)

۱۳۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ
الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ
مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ
عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ إِثْمِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ
ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِمْ شَيْئًا۔ (رواہ مسلم)

۱۳۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوا اسلام غریب اور آخر میں بھی ایسا ہی ہو جائے گا۔ پس غریب کے لئے خوشخبری ہے (غریب سے مراد مسافت پر)۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ البتہ ایسا اس طرح مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا کہ جس طرح کہ سمٹتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف۔ (بخاری و مسلم) اور ابو ہریرہؓ کی حدیث زردی میں مآ ترککم الخ کو ہم مکتاب مناسک میں درج کریں گے اور دو حدیثیں معاویہ اور جابرؓ کی کہ جن کی ابتدا و لایزال من امتی و لایزال طائفۃ من امتی سے ہے باب ثواب ہزہ الامۃ میں درج کریں گے اگر خدا نے چاہا۔

فصل دوم

حضرت ربیعہ الجرجسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خواہ میں فرشتے دکھائے گئے۔ پس ان فرشتوں نے آپؐ کو چاہتے کہ تمہاری آپس میں تمہارے کان میں اور تمہارا دل سمجھے۔ آپؐ فرمایا پس سو میں میری آنکھیں، سامیرے کانوں نے اور سمجھا میرے دل نے پھر آپؐ فرمایا کہ مثال کے طور پر فرشتوں نے میرے سامنے بیان کیا کہ ایک سردار نے گھر بنایا اور کھانا تیار کیا اور ایک بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس شخص نے اس بلانے والے کی دعوت کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان پر کھانا کھایا اور سردار اس سے خوش ہوا اور جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا نہ دسترخوان سے کھانا کھایا اور سردار اس پر ناراض ہوا آپؐ فرمایا اس مثال میں سردار سے مراد خدا ہے اور بلانے والے سے

سَلَّمَ بَدَأَ الْوَسْلَامَ غَرِيبًا وَ سَبْعُونَ كَمَا بَدَأَ فَطَوَّبَ لِي لِلْغُرَبَاءِ۔ (رواہ مسلم)
۱۵۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْتِي رُؤُوسَ الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْتِي الْحَبَّةُ إِلَى الْحَجَرِ مُتَقَاتِلِينَ وَسَنَدُ كَوْحِدٍ يَثَابُ فِيهِمْ زُرُوفِي مَا تَرَكْتُمْ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَ حَدِيثِي مُعَاوِيَةَ وَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ أُمَّتِي وَلَا بَنِي آلِ طَائِفَةٍ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

۱۵۳ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَجِسِيِّ قَالَ أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَقِلَ لَهُ لَيْتَمَ عَيْنَيْكَ وَ التَّسْعُ أَذُنُكَ وَ الْيَعْقِلُ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَ سَمِعْتُ أَذْنَائِي وَ عَقَلَ قَلْبِي قَالَ فَعَقِلَ لِي سَيِّدُ بَنِي دَارِ الْقَصْنَعِ مَا دَبَّيَّةً وَ أَرْسَلَ دَا عِيًّا فَمَنْتَ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَ أَكَلَ مِنَ الْمَادَبِيَّةِ وَ رَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ مَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَ لَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادَبِيَّةِ وَ سَخَطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَانْتَبَهَ السَّيِّدُ وَ مُحَمَّدٌ لِي الدَّاعِيَ وَ الدَّارُ إِلَّا سَلَامٌ وَ الْمَادَبِيَّةُ الْجَنَّةُ۔ (رواہ الترمذی)

مراد محمد ﷺ ہیں گھر سے مراد اسلام ہے اور دسترخوان مراد جنت ہے۔ (دارمی)
۱۵۴ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْقَيْنَ أَحَدًا كَرُمَتْكَ عَلَى إِرْكِيَّتِهِ يَأْتِيهِ الْوَمُؤِمَةُ أَمْوِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ تَهَيَّئَتْ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَذَرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْتَبَعْنَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي ذَلِكَ تَبَيَّنَ النَّبِيُّ ۱۵۵ وَعَنْ الْمُقَدَّمِيِّ مَعْدِي كَرَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنِي أَوْ تَبَيَّنَ الْقُرْآنَ وَ مِثْلُهُ مَعَ الْكَافِرِ شَيْخٌ رَجُلٌ شَبَّاعٍ عَلَى إِرْكِيَّتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَاحْلُوهُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ

حضرت ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے پھر کھٹ میں تکیہ لگائے ہوئے ہو اور میرے ان احکام میں سے جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جس سے منع کیا ہے کوئی حکم اس کے پاس پہنچے اور وہ (اس کو سن کر) یہ کہہ دے کہ میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ ہم کو خدا کی کتاب میں ملایم ہے اس کی اطاعت کی۔

(احمد - ابو داؤد - ترمذی - ابن ماجہ - بیہقی)
حضرت مقدم بن معدی کے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ دیا گیا جو کچھ قرآن اور اس کے مثل اس کے ساتھ خبردار ہو کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے پھر کھٹ پر پڑا ہوا کہے گا کہ بس اس قرآن کو لازم جانو۔ پس جو چیز تم قرآن میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو اور جس کو حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو اور واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ حرام کیا رسول اللہ

نے وہ اسی کی مانند جو جس کو حرام کیا خدا نے خبردار ہو کہ تمہارے لئے بالتوکلہ حرام ہو اور اسی طرح کو بخلی رکھنے والا ہر دہ اور حرام ہے تمہارے لئے معاہدہ کی گری پڑی چیز۔ مردہ گری پڑی چیز حلال ہے جس کی پروا اُس کے مالک کو نہ ہو اور جو شخص کسی قوم کا جہان بنے اس قوم پر لازم ہے کہ اسکی جہان کرے اگر وہ جہانی نہ کرے تو اس شخص کو جائز ہے کہ وہ جہانی کے موافق ان سے حاصل کرے۔ (ابوداؤد) دارمی نے بھی اسی ہی روایت کی ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے اس روایت کو جس طرح اللہ نے حرام کیا، تک بیان کیا ہے حضرت عرابض بن ساریہ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے پیچھے تکیہ لگائے ہوئے یہ خیال رکھتا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جو چیز حرام کی ہے وہ اس قرآن میں موجود ہے۔ خبردار ہو کہ قسم خدا کی میں نے حکم دیا نصیحت کی اور منع کیا چند چیزوں سے اور وہ مثل قرآن کے ہیں بلکہ زیادہ اور اللہ نے تم کو یہ حلال نہیں کیا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں اجازت لئے بغیر چلے جاؤ اور نہ تمہارے لئے ان عورتوں کو مارنا جائز ہے اور نہ ان کے پھلوں کا کھانا جائز ہے جب کہ وہ اپنا مطالبہ ادا کر دیں جو ان کے ذمہ تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت عرابض بن ساریہ کہتے ہیں ایک روز نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی پھر آپ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اور ہم کو نہایت مؤثر الفاظ میں نصیحت کی کہ ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دلوں میں خوف پیدا ہو گیا۔ پس ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (شاہد) یہ آخری وصیت ہے پس آپ ہم کو کچھ اور نصیحت فرمائیے آئیے فرمایاں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو اور نصیحت کرتا ہوں تم کو پسینے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ تم کو جہنمی غلام کی اطاعت کرنی پڑے۔ پس تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے وہ اختلاف کثیر کو دیکھے گا اسی حالت میں تم پر لازم ہو کہ میرے اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقہ کو مضبوط پکڑ لو اسی پر بھروسہ رکھو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے رہو اور تم (دین میں) نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو، اس لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (احمد - ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ) مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے اس روایت میں نماز پڑھنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ حضرت الشرحین مسعود کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ ہمارے سمجھانے کو) رسول اللہ ﷺ نے ایک (سیدھا) خط کھینچا پھر فرمایا یہ تو اللہ کا راستہ ہے پھر آپ نے اس خط کے دین باتیں اور چند خط کھینچے اور فرمایا یہ بھی را

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَابْنُ مَاجَةَ مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا حَدَّثَنَا اللَّهُ ﷻ لَا يَحِلُّ لَكُمْ الْخِمَارُ الْإِهْلِي وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَلَا لَفْظَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ تَسْتَعْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَقْرَؤُوا فَإِنْ لَمْ يَقْرَؤُوا فَلَهُ أَنْ يُعَقِّبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاءَةٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) - دَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَلِكَ ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَدَّثَنَا اللَّهُ ﷻ ۱۵۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَارِيَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَبُّبُ أَحَدِكُمْ مُتَبَكِّعًا عَلَى أَرِيكَيْهِ يَنْظُرُ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ إِلَّا وَرَاقِي وَاللَّهُ قَدْ أَمَرْتُ دَوَّعْتُ وَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ أَتَاهَا لَيْثُ الْفَرُوانِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِأَذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَاءِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ أَشْعَثُ ابْنُ شُعْبَةَ الْمُصْبِغِيُّ قَدْ نَكَّرَ) ۱۵۲ وَعَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَاتِبَ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مَوْعِظَةِ مَوْدِعٍ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّوَمُّعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدٌ أَحَبَّ شَيْئًا فَإِنَّهُ مَنْ يَعْنِي مِنْكُمْ مُعَدِّي فَيَسْدِي إِخْلًا فَكَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَصُوا عَلَيْهَا يَا نَوَاجِدَ وَابْنَكُمْ وَمُحَمَّدٌ ثَابِتُ الْأُمُورِ فَإِنْ كُلُّكُمْ لِحُدُودٍ يَدْعُهُ وَكُلُّكُمْ يَدْعُهُ ضَلَالَةً - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ) ۱۵۳ الَّذِي يَدْعِي وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الْقَبُولَةَ ۱۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَابًا ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَّوْطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هَذَا

سُبُلَ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ
وَقَدْ آتَىٰ هَٰذَا أَصْرًا طِيًّا مُّسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ
الْأَيَّةَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)
۱۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ
هُوَ أَتَّبَعًا لِّمَا جَاءَتْ بِهِ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي إِبْرَةِ
هَٰذَا أَحَدٌ مِّنْ صَحِيحٍ وَرَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ
صَحِيحٍ -)

۱۶۰ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُرِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن آخَى شَيْئًا مِّنْ بَنِي قَدِ
أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِمَّنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَن
أَبْتَدَعَ يَدْعَ فَلَا لَهُ لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ أَثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا
يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَثَرِ هُمْ شَيْئًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ -)

۱۶۱ وَعَنْ عُمَرُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ الدِّينَ لَيَارْزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا
تَارِزُ الْحِمَّةُ إِلَى مَجْرَاهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ
مَعْقِلَ الْأُرُوقَةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ
غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمْ الَّذِينَ
يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ شَيْءٍ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي كَمَا آتَى عَلَى
بَنِي إِسْرَآئِيلَ حَدٌّ وَالتَّعْلُ بِالتَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ
مِنْهُمْ مَن آتَى أُمَّةً عَلَانِيَةً لَّكَانَ فِي أُمَّتِي مَن
يَنْفَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَآئِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى

ہی جن میں سے ہر ایک راتے پر شیطان بیٹھا ہے جو اپنے راستے کی طرف
بلاتا پھیرا اپنے یہ آیت پڑھی وَآتَ هَٰذَا أَصْرًا طِيًّا مُّسْتَقِيمًا
تَبِعُوهُ یعنی یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو (احمد بن حنبل
حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک پورا مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسکی
خواہشات اس چیز کے تابع نہیں ہوں جن کو میں (خدا کی طرف سے) لا یا
ہوں (یعنی دین اور شریعت) - یہ روایت شرح السنۃ میں ہے اور نوویؒ نے
الربعین میں لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے جس کو ہم نے کتاب تحفہ میں سند صحیح کے
ساتھ روایت کیا ہے -

حضرت بلال بن حارثؓ مرنے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جس شخص نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا (یعنی رائج کیا) جو میرے
بعد چھوڑ دی گئی تھی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ ان لوگوں کو ملے گا
جنہوں نے اس پر عمل کیا اور ان عمل کرنے والوں کے اجر میں سے بھی کچھ
کم نہ ہوگا اور جس شخص نے کہ گمراہی کی اور کوئی ایسی بات نکالی جس سے اللہ اور
اس کا رسول خوش نہیں ہوتا اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا گناہ ان کو ہوگا،
جنہوں نے اس بدعت پر عمل کیا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں سے کچھ بھی
کم نہ ہوگا - (ترمذی)

(اور اس روایت کو ابن ماجہ نے کثیر بن عبداللہ بن عمروؓ سے اور عمروؓ نے
اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے)

حضرت عمرو بن عوفؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
دین حجاز کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بیل
کی جانب سمٹ آتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح جگہ پکڑے گا جس طرح
بکری پہاڑ کی چوٹی پر جگہ پکڑ لیتی ہے اور دین ابتدا میں غریب پیدا ہوا تھا
اور آخر میں ایسا ہی ہو جائیگا جیسا کہ ابتدا میں تھا - پس خوش خبری ہے غریبوں
کو وہی درست کر دیں گے اس چیز کو جس کو میرے بعد لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا
یعنی میری سنت کو (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل
درست اور ٹھیک جیسی کہ دونوں جوتیاں برابر اور ٹھیک ہوتی ہیں یہاں تک کہ
بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بد فعلی کی ہوگی تو میری امت
میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو ایسا کریں گے اور بنی اسرائیل کی قوم بہتر فرقوں

میں منقسم ہو گئی تھی میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو گئی جن میں ایک فرقہ جنتی ہو گا اور باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! جنتی فرقہ کونسا ہو گا؟ آپؐ فرمایا وہ فرقہ جس میں میں ہوں اور میرے صحابہ (ترمذی) اور احمد و ابوداؤد حضرت معاویہؓ سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ بہتر گروہ دوزخ میں جائیں گے اور ایک گروہ جنت میں اور جنتی گروہ جماعت ہے اور البتہ نکلیں گی میری امت میں کئی قومیں جن میں خواہشات اس طرح رائج ہو جائیں گی جس طرح ہڑک ہڑک والے میں جاری ہو جاتی ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس سے باقی نہیں بچتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ میری امت کو، یا آپؐ یہ فرمایا کہ امت محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کریگا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو دوزخ میں تہاڑا لایا جائے گا۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کثیر کا اتباع کرو پس جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو دوزخ میں تہاڑا لایا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے میرے بیٹے اگر تجھ سے یہ ممکن ہو کہ تو صبح سے لے کر شام تک اس حال میں بسر کرے کہ تیرے دل میں کسی سے کینہ اور کھوٹ نہ ہو تو تو ایسا ہی کر کھیر آپؐ فرمایا اے میرے بیٹے یہ ہی میرا طریقہ اور سنت ہے پس جس شخص نے میرے طریقہ کو پسند کیا اس نے مجھ کو دوست رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا (ترمذی) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے میری امت کے گمراہوں کے وقت میری سنت کو اپنا رہنما بنایا اس کو نوسو شہید کا ثواب ملے گا۔

یہ بھی نے یہ روایت اپنی کتاب زہد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم یہود کی حدیثیں سنتے ہیں اور وہ ہم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ کیا آپؐ اجازت دیتے ہیں کہ ہم ان (حدیثوں) میں سے بعض کو لکھ لیں؟ آپؐ فرمایا کیا تم بھی ایسے ہی حیران ہو (اپنے دین میں) کہ اس کو ناقص خیال کرتے ہو (جس طرح یہود و نصاریٰ حیران ہیں؟ میں تمہارے پاس صاف درویشان شریعت لایا ہوں اگر حضرت موسیٰؑ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری اطاعت پر مجبور ہوتے۔ (احمد و بیہقی)

ثَنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مَلَّةً وَتَفَرَّقَ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مَلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مَلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا آتَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابُ رِوَاةُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَابْنِ دَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثَنَيْنِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ بَلَدُكَ إِلَّا هُوَ أَوْ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَقْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ۔

۱۶۳ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةً مُّحَمَّدًا عَلَى مِلَّةٍ لَّهِ وَيَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَدَّ شِدَّتِي فِي النَّارِ۔ (رِوَاةُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا السَّوَادُ إِلَّا عَظَمُ فَإِنَّهُ مَنْ شَدَّ شِدَّتِي فِي النَّارِ (رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ)۔

۱۶۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّ إِنَّ قَدَارَتَ أَنْ تَصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غَشٌّ إِلَّا حَدِيدًا فَا فَعَلْتُ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔ (رِوَاةُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ۔ (رِوَاةُ الْبَيْهَقِيِّ)

فِي كِتَابِ التَّهْدِيَةِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ حِينَ أَمَّهُ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيثَ مِنْ يَهُودٍ وَعَجَبْنَا أَفْتَرَى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ أَمَّهُمْ وَكَوْنُوا أَنْتُمْ كَمَا تَهْوَوْنَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَقَدْ جُنْتُكُمْ بِهَا بِضَاعًا نَقِيَّةً وَلَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا مَا وَسَعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي۔

(رِوَاةُ أَحْمَدَ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے پاک و حلال کھایا طریق سنت پر عمل کیا اور اس کی زیادتی سے لوگ امن میں رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! ایسے لوگ تو آجکل بہت ہیں آپ نے فرمایا اور میرے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسے زمانہ میں ہو کر اگر تم میں سے کوئی شخص خدا کے احکام کا سوال حصہ بھی چھو دے گا تو ہلاک ہوگا لیکن ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اگر کوئی شخص احکام کا سوال حصہ بھی عمل میں لے آئیگا تو نجات پا جائیگا۔ (ترمذی)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہدایت پا اور ہدایت پر قائم رہنے کے بعد کوئی قوم گمراہ نہیں ہوئی مگر اس وقت جبکہ اس میں جھگڑا پیدا ہو اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی مَا صَرَفَ بُولُوكَ إِلَّا جَدَلًا بَيْنَ هُمْ قَوْمٌ خَمَمُونَ یعنی وہ نہیں بیان کرتے تیرے لئے مثال بلکہ جھگڑنے کے لئے بلکہ وہ جھگڑا لے رہے ہیں۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنی جانوں پر سختی نہ کرو (یعنی سخت ریاضت اور مجاہدہ نہ کرو) ورنہ پھر اللہ تم سے تم پر سختی کرے گا۔ تحقیق ایک قوم یعنی بنی اسرائیل نے اپنی جانوں پر سختی کی تھی پس اللہ نے بھی ان پر سختی کی۔ پس آج جو لوگ صومعوں اور دیارِ ریعنی نصاریٰ اور یہود کے عبادت خانوں میں پائے جاتے ہیں یہ انھیں لوگوں کی یادگار اور بقایا ہیں۔ رہبانیت (ترک دنیا) کو انھیں لوگوں نے اختراع کیا تھا ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید پانچ صورتوں پر یعنی پانچ قسم کے حکموں پر نازل ہوا ہے: حلال، حرام، محکم، متشابہ، امثال۔ پس تم حلال کو حلال جانو حرام کو حرام سمجھو محکم پر عمل کرو۔ متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال (مقصور) سے عبرت حاصل کرو (حدیث کے) یہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور یہی نے شعب الایمان میں جو روایت لکھی ہے اس کے الفاظ میں ہیں کہ پس عمل کرو حلال پر کچھ حرام سے اور پیروی کرو محکم کی۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امتین طرح کے ہیں۔ ایک افراطی ہے ہدایت اس کی، پس اس کی پیروی کرو۔ دوسرا امر وہ جو جس کی گمراہی ظاہر ہے اس سے بچو۔ تیسرا امر مختلف فیہ ہے اس کو خدا کے

۱۶۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ مَسِيَّةٍ دَامَتِ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ لَكُنْتُ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مِّنْ تَرَكْ مِنْكُمْ عَشْرًا مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مِّنْ عَمَلٍ مِنْهُمْ يَعْشُرُ مَا أُمِرَ بِهِ نَجَا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجِدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ مَا صَرَفَ بُولُوكَ إِلَّا جَدَلًا بَيْنَ هُمْ قَوْمٌ خَمَمُونَ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۷۱ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْمَلُ لَا تُشَدُّ دُوعَا أَنْفُسِكُمْ خَيْشَدُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَإِنْ قَوْمًا شَدُّ دُوعَا أَنْفُسِهِمْ فَتَشَدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ بِقَائِهِمْ فِي الْقَوَامِ وَالْإِيَّارِ رَهْبَانِيَّةً يَنْبَغِي لَهَا مَا كَتَبْنَا هَا عَلَيْكُمْ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۷۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجٍ حَلَالٌ وَحَرَامٌ وَمُحْكَمٌ وَمُتَشَابِهٌ وَأَمْثَالٌ فَاجْلُوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوا بِالْمُحْكَمِ وَامْنُوا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَدُوا بِالْأَمْثَالِ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَلَفْظُهُ فَاعْمَلُوا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ

۱۷۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاهُورُثَةُ أَمْرٌ بَيْنَ رُشْدٍ وَاتَّبَعَهُ وَرَبِّينَ عَمَلٌ فَاجْتَنِبَهُ وَأَمْرٌ اخْتَلَفَ فِيهِ فَكَلَهُ

(رَوَاہُ أَحْمَدُ) حوالہ کر۔ (احمد)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

فصل سوم

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان آدمی کا بھڑپا ہے جیسا بکری کا بھڑپا ہوتا ہے جو اس بکری کو اٹھالے جاتا ہے جو ریوڑ سے بھاگ نکلی ہو یا ریوڑ سے دُور چلی گئی ہو یا ریوڑ کے کنارے پر ہوا اور بچو تم پہاڑ کی گھاٹیوں (یعنی گمراہی) سے اور جماعت اور جمع کے ساتھ۔

رہو۔ (احمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جماعت کے ساتھ بھڑپے (یعنی ایک ساعت کے لئے) جدا ہوا اس نے اسلام کا پیر اپنی گردن سے نکال دیا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

مالک بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوط کر پڑے رہو گمراہ نہ ہو گے (ادروہ) کتابا الشرا و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (توما)

حضرت نخعیف بن ثمالی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم نے (دین میں) کوئی بات نکالی اس کے مثل ایک سنت اٹھالی گئی سنت کو مضبوط کرنا نئی بات نکالنے سے بہتر ہے۔ (احمد)

حضرت حسان کہتے ہیں کہ نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی بات اپنے دین میں مگر یہ کہ نکال لیتا ہے اللہ اس کی سنت میں سے اس کے مانند (یعنی جب کوئی نئی بات نکلتی ہے تو اس کے مثل سنت دنیا سے اٹھالی جاتی ہے) (ادریجہ) وہ سنت قیامت تک اس کی طرف واپس نہیں کی جاتی۔ (دارمی)

ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بدعتی کی تعظیم کی، اس نے دین اسلام کو ڈھارس دینے میں مدد دی۔

(تہقیق)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس شخص نے کتاب اللہ کا علم حاصل کیا، اور پھر جو کچھ کتاب اللہ کے اندر ہے اس کی پیروی کی، اللہ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچا کر راہ ہدایت پر رکھے گا اور قیامت کے دن اس کو برے حساب سے بچائے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے کتاب اللہ کی پیروی کی، وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا۔ اور آخرت میں بد نصیب نہ ہوگا۔ اس کے بعد ابن عباس نے یہ آیت پڑھی فَمِنْ

تَبِعَ هُدًى وَلَا يَضِلُّ (یعنی جس نے میری ہدایت کی پیروی کی، وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ بد نصیب)۔ (رزین)

۱۴۳ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبٌ إِلَى نَسَانٍ كَذِيبٍ الْغَيْمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاضِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَلَا يَأْكُمُ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ۔

(رَوَاہُ أَحْمَدُ)

۱۴۵ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَبَدًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَتَهُ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ۔ (رَوَاہُ أَحْمَدُ وَابُودَاؤُدُ)

۱۴۶ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمْسُكُمُ بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ (رَوَاہُ فِي الْكُفَا)

۱۴۷ وَعَنْ عُصَيْفِ بْنِ حَارِثٍ الثَّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدَاعَةٍ إِلَّا رَفَعَ مِثْلَهَا مِنَ السَّنَةِ فَمَسَكَ بِسَنَةِ خَلَدَ مِنْ أَحْدَاثِ۔ (احمد)

۱۴۸ وَعَنْ حَسَّانٍ قَالَ مَا أَمْتَدَّ قَوْمٌ بِدَاعَةٍ فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِيُّ)

۱۴۹ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَرَّ صَاحِبٌ بِدَاعَةٍ فَقَدْ آعَانَ عَلَى هُدًى مَرِئًا سَلَامًا۔

(رَوَاہُ الْبَيْهَقِيُّ فِي مُعْجَبِ الْأَيْمَانِ مُرْسَلًا)

۱۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللَّهِ ثُمَّ أَتْبَعَ مَا فِيهِ هَدَاهُ اللَّهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَّعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوءَ الْحِسَابِ، وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ أَقْدَى يَكْتُبُ اللَّهُ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقَى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فَمِنْ أَتْبَعَ هَذَا فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى۔ (رَوَاہُ رِزِينُ)

تَبِعَ هُدًى فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى (یعنی جس نے میری ہدایت کی پیروی کی، وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ بد نصیب)۔ (رزین)

۱۸۱/ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَعَنْ جَنْبَيْ الْقِرَاطِ سُورَاتٍ فِيهِمَا آيَاتُ الْبُحْبُوحِ وَالْمُفَصَّحَةِ وَعَلَى الْآيَاتِ ابْنُ سُوْدٍ مَرَّخَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الْقِرَاطِ دَائِعٌ يَقُولُ اسْتَقِيمُوا عَلَى الْقِرَاطِ وَلَا تَعْوِجُوا وَفَوْقَ ذَلِكَ دَائِعٌ يَقُولُ كَلِمًا هَمَّ عَبْدٌ أَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْآيَاتِ قَالَ وَيَحْكُ لَا تَفْتَحْهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحَهُ يَكْبَهُ ثُمَّ قَرَأَ فَأَخْبَدَ أَنَّ الْقِرَاطَ أَطْهَرُ الْإِسْلَامِ وَأَنَّ الْآيَاتِ الْمُبْفَحَةَ فَحَارِمٌ لِلَّهِ وَأَنَّ السُّورَ الْمَرَّخَاةَ حُدُودُ اللَّهِ وَأَنَّ الدَّاعِيَ عَلَى رَأْسِ الْقِرَاطِ هُوَ الْقُرْآنُ وَأَنَّ الدَّاعِيَ فَوْقَهُ هُوَ اعْطَى اللَّهُ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ

(رَوَاهُ رِزْنِي وَرَوَاهُ أَحْمَدُ) وَالتَّبَيُّهُ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَحْصَا مِنْهُ

آگے لکھا ہے اور وہ اللہ کا واعظ (نصیحت کرنے والا) ہے۔ جو ہر مومن کے دل میں موجود ہے۔ (زرین اور احمد) اور بیہقی نے اس روایت کو نو اس بن سمان سے نقل کیا ہے۔ اور ترمذی نے بھی انھیں سے روایت کی ہے مگر ترمذی نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۸۲/ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَتًا فَلَيْسَتْ يَمَنُ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمِنُ عَلَيْهِ الْفَنَنَةُ أُولَئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبْرَهَا قُلُوبًا وَأَعَمَّهَا عِلْمًا وَأَقْلَهَا تَكَلُّفًا اخْتَارَهُمُ اللَّهُ لِنُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَلَا قَامَةِ دِينِهِ فَأَعْرِفُوا لَهُمُ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوهُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ وَتَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرَتِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ

(رَوَاهُ رِزْنِي)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی طریقہ کی پیروی کرے پس اس کو چاہئے کہ وہ ان لوگوں کے طریقہ کی پیروی کرے جو مر گئے ہیں۔ اس لئے کہ زندہ آدمی فتنے میں محفوظ نہیں ہوتا۔ اور وہ (مرے ہوئے لوگ جن کی پیروی کرنی چاہئے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم جو اس امت کے بہترین لوگ تھے دلوں کے اعتبار سے انتہا درجہ کے نیک، علم کے اعتبار سے کامل اور بہت کم تکلف کرنے والے پسند کیا تھا۔ ان کو خدا نے اپنے نبی کی صحبت کے لئے اور اپنے دین کو قائم کرنے کے لئے۔ پس تم ان کی بزرگی کو سمجھو، اور ان کے نفس قدم پر چلو اور جہاں تک ممکن ہو، ان کے عادات و اخلاق کو اختیار

کرد۔ وہی لوگ صراط مستقیم (راستہ) پر تھے (زرین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات کا

۱۸۳/ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنْ

التَّوْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ نُسْخَةٌ مِّنَ
التَّوْرَةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَكَلَّمَكَ
التَّوَالِي مَا تَرَى بِوَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ
وَعُظْبِ رَسُولِهِ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ
دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
لَوْ بَدَأَ الْكُفْرُ مُوسَى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُوَنِي
لَضَلَلْتُمْ عَنِّ سَوَاءَ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ مُوسَى
حَيًّا وَآذَرَكَ نُبُوَّتِي لَا تَتَّبِعَنِي.

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اسے سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتے۔ اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو اور زمانے کو پاتے تو (یقیناً میرا اتباع کرتے۔ (دارمی)

۱۸۴/۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَلَامِي لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللَّهِ وَكَلَامُ اللَّهِ
يَنْسَخُ كَلَامِي وَكَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا
۱۸۵/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَدِيثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا
كَتَسَخِ الْقُرْآنِ.

۱۸۶/۵۵ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ فَتَرَضَى
فَرَأَيْتَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَرَّمَ حُرْمَاتٍ
فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَحَدَّ حَدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا
وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا
تَبْجَثُوا عَنْهَا.

(رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ الدَّارِقُطِيُّ)

نسخہ لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ تو قرآن
کا نسخہ ہے۔ رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خاموش رہے۔ پھر حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے قرات کو پڑھنا شروع کیا اور رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا چہرہ متغیر ہونے لگا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر
کہا: ”عمر رضی اللہ عنہ! تم کو گم کریں گے کرنے والیاں، کیا تم رسول
اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے چہرے (کے تغیر) کو نہیں دیکھتے؟“
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے چہرے پر نظر ڈالی
اور کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ اور اس کے
رسول ﷺ کے غصہ سے۔ راضی ہیں ہم اللہ کے رب ہونے پر، اور
دین اسلام پر، اور محمد کی نبوت پر۔ پس فرمایا رسول اللہ
صَلَّیَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی
جان ہے، اگر موجود ہوتے تم میں موسیٰؑ تو تم ان کی اطاعت قبول
کر لیتے اور محمد کو چھوڑ دیتے (اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ) تم سیدھے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے
فرمایا کہ میرا کلام، کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا۔ اور کلام اللہ میرے
کلام کو منسوخ کر دیتا ہے اور کلام اللہ کا بعض حصہ بعض کو منسوخ کرتا ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے
فرمایا کہ ہماری بعض حدیثیں بعض کو منسوخ کرتی ہیں جیسا کہ قرآن
منسوخ کرتا ہے۔ (قرآن کے بعض حصہ کو)

حضرت ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صَلَّیَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے چند باتیں فرض کی ہیں پس تم ان کو ضائع
نکرو (یعنی ان کو ترک نہ کرو) اور چند چیزیں (خدا تعالیٰ نے) حرام
کی ہیں، پس ان کے قریب (بھی) نہ جاؤ۔ اور چند حدود مقرر کی ہیں
پس ان سے تجاوز نہ کرو اور چند چیزوں (کے بیان کرنے) میں سکوت
اختیار کیا (بھول کر نہیں بلکہ دانستہ) پس تم ان چیزوں پر بحث نہ
کرو۔

(مذکورہ بالا تینوں حدیثیں دارقطنی میں ہیں)۔

کِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

فصل اول

۱۸۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُوا عَيْنِي لَا آيَةَ وَحَدَّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا قَلْبَتَبَوْهُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ - (رواه البخاري)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہوا ایک ہی آیت (یعنی میری نہایت مفید حدیثیں لوگوں تک پہنچاؤ اگرچہ وہ کھوڑی ہی ہوں) اور بنو اسرائیل سے جو قہقہہ سنو، ان کو لوگوں کے سامنے بیان کر دو۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جو شخص جان کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کر لے۔ (بخاری)

۱۸۸ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالمُعْتَصِمِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ بَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ - (رواه البخاري)

حضرت سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری کوئی (ایسی) حدیث بیان کرے جس کی نسبت اس کا یہ خیال ہو کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ جھوٹے آدمیوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ (مسلم)

۱۸۹ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي - (متفق عليه)

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کے ساتھ خداوند تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، عطا فرمانے والا تو خدا ہی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مُعَادُونَ لِمُعَادِيَنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْحَاثِلَةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَهُوا - (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان میں جیسے سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ ایام جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں اگر وہ سمجھیں۔ (مسلم)

۱۹۱ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحْسَدُ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلْتَطَهَّ عَلَيْهِ هَلَكَتِهِ فِي الْحَيِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا - (متفق عليه)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخصوں پر (یعنی دو خصلتوں پر) حسد کرنا ٹھیک ہے۔ ایک تو اس شخص پر جس کو خدا نے مال دیا اور پھر اس کو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ اور دوسرا وہ شخص جس کو خدا نے علم دیا پس وہ اس علم کے موافق حکم کرتا اور اس کو سکھاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: إِمَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.

(رواہ مسلم)

۱۹۳/ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كَرِيهَةً مِمَّنْ كَرِبَ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرِيهَةً مِمَّنْ كَرِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَدَّ مُسْلِمًا سَدًّا كَرِهَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَتَّبِعُهُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا أَجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَنَازَّلُونَ سُورَتَهُ يُؤَمِّنُهَا عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَيُخَوِّفُهُمُ الرِّحْمَةُ وَحَقَّقَهُمُ الْمَلِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَكَ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسَّعْ بِهِ نَسَبُهُ. (رواہ مسلم)

ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں اور جس شخص نے عمل میں قصور کیا اس کا نسب کام نہ آئے گا۔ (مسلم)

۱۹۴/ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُجْلٌ أَوْ شَيْءٌ فَإِنِّي بِهِ فَعَرَفْتُهُ نِعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَصُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى أُتِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَىٰ بِهِ فَعَرَفَتْهُ نِعْمَتُهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ إِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَصُحِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّى

انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل (کے ثواب) کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین کا ثواب برابر جاری رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ (جیسے اوقاف یا کنویں وغیرہ) یا علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (جیسے کسی کو علم پڑھایا یا کوئی کتاب لکھی) اور صالح اولاد جو مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو دنیا کی سختیوں اور تنگیوں سے بچائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن قیامت کی سختیوں سے بچائے گا اور جس نے کسی تنگ دست کی مشکل کو آسان کیا اللہ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کے عیب کو چھپایا اور پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک برابر بندہ کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص علم کی تلاش میں چلتا ہے اللہ اس پر بہشت کے راستہ کو آسان کر دیتا ہے اور جب جمع ہو جاتی ہے کوئی قوم خدا کے گھر (مسجد یا مدرسہ) میں اور کتاب اللہ کو پڑھتی اور پڑھاتی ہے تو اس پر خدا کی تسکین نازل ہوتی ہے اور خدا کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے اور فرشتے اس کو گھر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس قوم کا ذکر ان فرشتوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں اور جس شخص نے عمل میں قصور کیا اس کا نسب کام نہ آئے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سے پہلا شخص جس پر قیامت کے دن (خلوص نیت کے تک کا) حکم لگایا جائے گا وہ شخص ہوگا جو شہید کیا گیا ہوگا۔ پس اس کو میدان قیامت میں لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی (عطا کی ہوئی) نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ سب اس کو یاد آجائیں گی۔ پھر خداوند تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا کام کیا۔ وہ کہے گا میں تیری راہ میں لڑا یہاں تک کہ شہید کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو تو اس لئے لڑا تھا کہ لوگ تجھ کو بہادر کہیں چنانچہ تجھ کو بہادر کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اس کو مرنے کے قبل کھینچا جائے اور آگ میں ڈال دیا جائے۔ پھر وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا اور سکھایا اور قرآن کو پڑھایا اس کو خدا کے حضور میں لایا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیگا وہ ان کو یاد کریگا پس خدا اسے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا شکر کیا کراد کیا یعنی کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم کو سیکھا دوسروں کو سکھایا اور تیرے لئے قرآن پڑھا۔ خداوند تعالیٰ فرمائیگا تو جھوٹا ہو تو نے تو علم اس لئے سیکھا

أَلْقَى فِي النَّارِ دَرَجَةً دَرَجَةً وَ سَمِعَ اللَّهُ عَلَيْهِ دَاعِيَةً
مِنْ أَهْلِهَا قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَى كُفْلًا فَا تَنِي بِهِ فَعَرَفْتَهُ نِعْمَةً
قَدَرَهَا قَالَتْ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَتْ مَا تَرَكَتُ
مِنْ سَبِيلٍ يُحِبُّ أَنْ يَنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ
فِيهَا لَكَ قَالَتْ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيَقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ
قِيلَ لَمْ أَمِدْ بِهِمْ فَسُجِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ
فِي النَّارِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سُخی کہا جائے چنانچہ سخی کو سخی کہا گیا جس علم دیا جائیگا کہ اس کو مُنہ کے بل کھینچا جائیگا اور پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

۱۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْتَ مَا
يَنْزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ
حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ دُرُوسًا حَتَّى لَا
فَسَلُوا مَا فَتَوُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَ أَضَلُّوا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۶ وَعَنْ شَيْبَانٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا
عَبْدٍ الرَّحْمَنِ لَوْ دُرْتُ أَنْتَ ذَكَرْنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ
قَالَ أَمَا إِنَّكَ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ آتِي أَكْرَهُ أَنْ
أُمْلِكَكُمْ وَ آتِي أَخُو لَكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَوَّلْنَا بِهَا مَخَافَةَ
السَّامَةِ عَلَيْنَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا نَكَلَكُمْ بِكَلِمَةٍ آعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تَفْهَمَ عَنْهُ وَ
إِذَا آتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أَبَدَعَ عَيْنِي
فَأَحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّا أَدَلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ

کہ لوگ تجھ کو عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا کہ لوگ تجھ کو قاری کہیں چنانچہ تجھ کو
عالم اور قاری کہا گیا پھر حکم دیا جائیگا اور اس کو مُنہ کے بل کھینچا جائیگا۔ پھر وہ
آگ میں ڈال دیا جائیگا۔ اس کے بعد وہ شخص ہوگا جس کو خدا نے وسعت دی اور اس کی
روزی کو زیادہ کیا اور طرح طرح کا مال عطا کیا اس کو خدا کے حضور میں حاضر کیا
گا اور خدا تم اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیگا اور وہ ان نعمتوں کو یاد کرے گا پھر خداوند
تعالیٰ اسے پوچھے گا ان نعمتوں کے شکر میں تو نے کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں نے کوئی ایسا
راستہ جس میں خرچ کرنا تجھ کو پسند ہے نہیں پھوڑا اور تیری خوشنودی کے لئے اس
میں خرچ کیا۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا تو بھوٹا ہے تو نے تو اس لئے خرچ کیا کہ تجھ کو

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانہ میں) اس طرح نہیں اٹھائیگا کہ لوگوں کے دل و دماغ سے
اس کو نکال لے بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیگا کہ علماء (حق) کو اٹھا لیا حتیٰ کہ جب کوئی
عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان کے دین کی باتیں
پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی
گمراہ کریں گے۔ (بخاری و مسلم)

ثقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ
کیا کرتے تھے (ایک روز) ایک شخص نے ان سے کہا۔ اے ابو عبد الرحمن میں چاہتا ہوں
کہ آپ روزانہ ہم کو وعظ و نصیحت فرمایا کریں۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں ایسا
اس لئے نہیں کرتا کہ تم اکتا جاؤ گے میں نصیحت کے معاملہ میں اسی طرح تمہاری
خبر گیری کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خبر گیری کرتے
تھے اور ہمارے اکتا جانے کا خیال رکھتے تھے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتے تو تین
مرتبہ اس کا اعادہ فرماتے۔ یہاں تک کہ لوگ اس کو اچھی طرح سمجھ لیتے اور
جب آپ کسی جماعت کے قریب سے گزرتے اور اس کو سلام کرنے کا ارادہ
فرماتے، تو تین مرتبہ اس کو سلام کرتے۔ (بخاری)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میری سواری چلنے سے عاجز ہو گئی
ہے آپ مجھ کو سواری عطا فرمائیے۔ آن حضرت نے فرمایا۔ میرے پاس (کوئی)
سواری نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ایسا شخص اس کو
بتلا دوں جو سواری دیدے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

وَمَسْنَدُكُمْ حَدِيثٌ مُعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ
أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ، إِنْ شَاءَ
اللَّهُ تَعَالَى۔
اور حضرت معاذ رضی عنہ وہ حدیث جس کا شروع یہ ہے لَا يَزَالُ مِنْ
أُمَّتِي کو ہم باب ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ میں بیان کریں گے، اِنْ شَاءَ
اللَّهُ تَعَالَى۔

فصل دوم

کثیر بن قیس کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابوذر دابر کے پاس
بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا۔ اے ابوذر دابر میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے یہ منکر آیا ہوں کہ تمہارے پاس ایک حدیث ہے
جس کو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو اور کوئی غرض بحر اس
کے میرے یہاں آنے کی نہیں ہے۔ ابوذر دائر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے سفر اختیار کرے
اللہ اس کو بہشت کے راستہ پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم (دین) کی رضامندی
کے لئے اپنے پروں کا اس پر سایہ ڈالتے ہیں اور عالم کے لئے ہر وہ چیز جو آسمانوں
کے اندر ہے (جیسے فرشتے) اور جو زمین پر ہے (مثلاً انسان جن اور حیوانات وغیرہ)
تمام مخلوقات استغفار کرتی ہے اور (یہاں تک کہ) مچھلیاں بھی پانی کے اندر مغفرت
کی دعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ چودھویں رات کا پورا
چاند ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے اور عالم پیغمبروں کے وارث اور جانشین ہیں اور
انبیاء کا ورثہ دینار اور درہم نہیں ہیں بلکہ ان کا ورثہ علم ہے جس کا وارث (انھوں نے)
عالم کو بنایا ہے۔ پس جس شخص نے علم کو حاصل کیا اس نے کامل حصہ پایا۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ اور ترمذی نے راوی کا نام
قیس بن کثیر لکھا ہے)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔
یعنی یہ پوچھا گیا کہ ان میں سے کون افضل ہے (پس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم، عابد پر ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ میں تم میں سے
آدمی آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین کی ساری مخلوقات
یہاں تک کہ چوڑیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں اس کے لئے دعائے خیر
کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی رکھتا ہے (ترمذی) اور دارمی نے ہرسل طریق پر اس
روایت کو کچھ نقل کیا ہے جس میں دو آدمیوں (عالم و عابد) کا ذکر
نہیں ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم، عابد پر

۲۱۵ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي
الذَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا أَبَا الذَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ
لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ
بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ
أَجْنَحَتَهَا رِضًا لَطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ
مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْجِبَّتَانِ فِي
جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ
الْقَمَرِ لَللَّيْلِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ
وَرِثَتُهُ الْأَنْبِيَاءُ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمُرُورُونَ لِثَوَابٍ دِيمًا
وَلَا دَرَهَمًا وَإِنَّمَا وَرَثَتُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ أَخَذَ
بِحَبْلٍ ذَاوِيهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ
مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ قَيْسٍ بَنِ كَثِيرٍ۔

۲۱۶ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ
عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ
الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنِكُمْ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةُ فِي حُجْرَةٍ
حَتَّى الْحَوَاتِ لَيَسْتَفْضِلُونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔
(رواہ الترمذی ورواہ المدائنی عن
مکحول مرسلًا و لم یذکرہ اب و قال فضل
العالم علی العابد کفضلی علی اذنکم ثم تلا هذه

الْأَيُّهَا إِنَّمَا يُخَشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَ
سَدَّ الْحَدِيثَ إِلَى الْخِيَرَةِ
عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ يَعْنِي خِدَاكُمُ الْمَدِينَةَ فِي دَرْجَتِهِمْ
اتنی فضیلت رکھتا ہے جتنی کہ میں تمہارے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی إِنَّمَا يُخَشَى اللَّهَ مِنْ
عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ یعنی خدا کے بندوں میں علماء خدا سے ڈرتے ہیں۔ پھر آخر تک حدیث بیان کی۔

۲۰۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ وَاتَّبِعُوا إِيَّائِي
رَجَالًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ
فِي الدِّينِ فَإِذَا آتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور البتہ بہت سے آدمی تمہارے پاس
اطراف زمین سے علم دین سمجھنے آئیں گے۔ تم ان کو بھلائی کی وصیت
کرنا۔ (ترمذی)

۲۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحَكْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيمِ فَخَبِّئْهَا وَجَدَ حَافِظُهَا
أَخْبَرُ بِهَا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ ابْنُ الْفَضْلِ الرَّائِي
يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
فائدہ دینے والی بات عقل مند آدمی کا مطلوب ہے پس جہاں وہ اس کو پائے اس
کا وہ مستحق ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے
اور اس حدیث کے راوی ابراہیم بن فضل کو ضعیف خیال کیا جاتا ہے (یعنی
روایت حدیث میں)۔

۲۰۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِقْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ أَلْفِ
عَابِدٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ
(عالم دین) زیادہ سخت ہے شیطان پر ہزار عابدوں سے۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۰۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَلِبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ وَدَارِضُ
الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوَاهِرِ وَالْأَوْثَرِ
وَالذَّهَبِ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) وَرَوَى ابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمٌ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
مَنْعُهُ مَشْهُورٌ وَاسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ
أَوْجِهٍ كُلِّهَا ضَعِيفٌ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم کا
طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور نا اہل کو علم کا سکھانا اس
شخص کے مانند ہے جس نے سور کے ٹکڑے میں جو اہرات موتیوں اور سونے کا
پتہ ڈال دیا ہو (ابن ماجہ) اور اس حدیث کو سہمی نے شعب الایمان میں
”مسلمان مرد“ تک لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے اور اسناد
ضعیف ہے اور یہ حدیث مختلف طریقوں سے بیان کی گئی ہے اور یہ سب
طریق ضعیف ہیں۔

۲۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا يَجْمَعَانِ فِي مَنَافِعِ حَسَنٍ
سَمْتٍ وَلَا فِقْهٍ فِي الدِّينِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دو عادتیں ایسی ہیں جو منافق میں یک جا نہیں پائی جاتیں۔ ایک تو خلق
نیک اور دوسری دینی سمجھ۔ (ترمذی)

۲۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى
يَرْجِعَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو
شخص علم کو حاصل کرنے کے لئے (گھر سے) نکلے وہ اس وقت تک جب
تک کہ گھر، واپس نہ آجائے خدا کی راہ میں ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

۲۰۹ وَعَنْ سَعْدَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَقَارَةِ لَمَّا

حضرت سعدہ ازدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص علم کو طلب کرے (تو اس کی یہ طلب) کفارہ ہوتا ہے ان گناہوں کا

جو اس سے پہلے اس نے کہے ہوں (ترمذی - دارمی) ترمذی نے کہا ہر اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور اس کا راوی ابو داؤد ضعیف سمجھا جاتا ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا پیٹ بھلائی (یعنی علم) سے نہیں بھرتا وہ سنا ہر اس کو یہاں تک کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص سے علم کی کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کو وہ جانتا ہو اور وہ اس کو چھپائے تو قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی لگام دی جائیگی (احمد - ابو داؤد - ترمذی - ابن ماجہ نے اس روایت کو حضرت انسؓ سے بیان کیا ہے)۔ حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے علم کو اس غرض سے حاصل کیا کہ وہ اسے علما پر خر کرے یا جاہلوں سے بھگڑے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ اس کو آگ میں داخل کرے گا۔ (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اس علم کو سیکھا جس سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے لیکن اس غرض سے سیکھا کہ وہ اس سے دنیا کی متاع حاصل کرے تو قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو (بھی) میسر نہ ہوگی۔ (احمد - ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس بندہ کو (یعنی باعزت اور خوش رکھے) جس نے میری کوئی بات سنی پس اس کو یاد رکھا اور ہمیشہ یاد رکھا اور اس کو (لوگوں تک) پہنچایا پس بعض حامل فقہ (یعنی علم دین کے حامل یا دینی بات کے محافظ) سمجھدار نہیں ہوتے اور بعض حامل فقہ ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک تو عمل کا خالص طور پر خدا کے لئے کرنا۔ دوسرے مسلمانوں کو بھلائی کی نصیحت کرنا، اور تیسرے مسلمانوں کی جماعت کو لازم کرنا اس لئے کہ جماعت کی دعا اس کو چاروں طرف گھیر لیتی ہے۔ (شافعی - تہذیبی درمخل - ابن ماجہ - ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ - دارمی نے اس حدیث کو زید بن ثابتؓ سے روایت کیا ہے لیکن ترمذی اور ابو داؤد نے تین باتوں کا ذکر نہیں کیا ہے)۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے ہم سے کسی بات کو سنا اور

مَضَى (رواہ الترمذی والدارمی) وَقَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ إِلَّا سَادَ وَأَبُو دَاوُدَ الرَّادِّيُّ يَضَعُفُ ۲۱۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَأْخُذُ رِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَشْتَبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ تَمَعًا حَتَّى يَكُونَ مِنْهُمْ أَحَنَّهُ۔ (رواہ الترمذی)

۲۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ ثُمَّ كَتَمَهُ أَجْمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْعَابُ مِنَ النَّارِ۔ (رواہ أحمد - أبو داؤد - الترمذی)۔ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي ۲۱۲ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُجَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيُصْرِفَ بِهِ دُخَانِ النَّارِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ۔ (رواہ الترمذی) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمرٍ ۲۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ رِجَاؤُ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رَجَحَهَا۔ (رواہ أحمد - أبو داؤد - ابن ماجہ)۔

۲۱۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفَظَهَا وَرَعَاهَا وَأَدَّهَا حَرْبَ حَامِلٍ فَقِهِ غَيْرَ فَقِيهِ وَرَبِّ حَامِلٍ فَقِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَا صَاحِلُ اللَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَكُمْ خَيْرٌ مِنْ دَرَائِهِمْ۔ (رواہ الشافعی والبيهقي في المدخل)۔ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالترمذی وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ إِلَّا أَنَّ الترمذی وَأَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِمْ۔ إِلَى آخِرِهِ

۲۱۵ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَصَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَنَاسِكَتًا فَلَبَّغَهَا

جس طرح سنا تھا اسی طرح اس کو پہنچا دیا۔ پس اکثر وہ لوگ جن کو پہنچا یا جاتا ہے، سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) اور دارمی اس روایت کو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری جانب سے حدیث بیان کرنے سے بچو (اور صرف اس حدیث کو بیان کرو) جس کو تم (پیچ) جانتے ہو۔ پس جس شخص نے جان کر تجھ پر جھوٹ بولا اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کر لے (ترمذی) اور اس کو روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جن میں اتقوا الحدیث عنی (إلا ما علمتم) کے الفاظ نہیں بیان کئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن مجید کے اندر اپنی رائے سے کچھ کہا اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کر لے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے بغیر علم کے قرآن (کے بارے) میں کچھ کہا اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کر لے۔ (ترمذی)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اس کی رائے حقیقت کے مطابق ہوگئی، تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ترمذی و ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

عمر بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کی نسبت یہ سنا کہ وہ قرآن میں اختلاف کرتے، ایک دوسرے کے خلاف ذبح کرتے اور جھگڑا کرتے ہیں پس آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی سبب ہلاک ہوئے یعنی مارا انھوں نے کتاب اللہ کے بعض حصہ کو بعض پر یعنی آیات میں تناقض و اختلاف ثابت کیا (حالانکہ کتاب اللہ کا بعض حصہ بعض کی تصدیق کرتا ہے پس نہ جھگڑنا و تم قرآن کے بعض حصہ کو بعض سے اور قرآن میں جتنا تم جانتے ہو اس کو بیان کر دو اور جو نہیں جانتے اس کو جاننے والوں کے حوالے کر دو۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نازل کیا گیا ہے قرآن سات طرح پر (یعنی عرب کے ساتوں لغت پر)

كَمَا سَمِعَهُ قُرْبُ مَبْلَغِ أَوْ عَنِ لَه مِنْ سَامِعٍ۔

(رواہ الترمذی و ابن ماجہ۔ ورواہ الدارمی عن أبي الدرداء)

۲۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَى مَتَعِدٍّ أَفْلَيْتَبَوُّهُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ (رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود و جابر و لم يذكر اتقوا الحديث عنی إلا ما علمتم)۔

۲۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بَرَأَيْهِ فَلَيْتَبَوُّهُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بَغَيْرِ عِلْمٍ فَلَيْتَبَوُّهُ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ۔

(رواہ الترمذی) ۲۱۸ وَعَنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بَرَأَيْهِ فَاصْبَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔

(رواہ ابوداؤد و الترمذی) ۲۱۹ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ۔

(رواہ احمد و ابوداؤد)

۲۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَذَكَّرُونَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنَّمَا هَٰلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهَذَا صَرَبُوا كِتَابَ اللَّهِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللَّهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا فَلَا تُكْذِبُوا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُولُوا وَمَا جَهِلْتُمْ فَيَكُونُ إِلَىٰ عَالِمِهِ۔ (رواہ احمد و ابن ماجہ)

۲۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحَدٍ لِكُلِّ

اَيَّةٍ مِنْهَا ظَهَرَ وَبَطَنٌ وَذَلِكَ حَدِّ مَطْلَعٍ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

۲۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ أَيْةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سَنَةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔

۲۲۳ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عِيسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْضَى إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ أَمَامٌ أَوْ مُخْتَالٌ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَفِي رَوَايَةٍ أَوْ مَرَّةٍ بَدَلُ أَوْ مُخْتَالٍ۔

۲۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْنَى بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِشْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْنَاهُ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) ۲۲۵ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأَعْلُوْمَاتِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مُقْبِضٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَصَّ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا آدَانُ يُخْتَلَسُ فِيهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدَرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةً يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ الْكِبَادَ إِلَيْهِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِي جَامِعِهِ قَالَ أَبُو عَيْنَةَ لَدُنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَاقِ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي مُوسَى وَمِثْلَهُ ابْنُ عَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ هُوَ الْعَمْرِيُّ الزَّاهِلُ

اس میں ہر آیت کے ایک ظاہری معنی ہیں اور ایک باطنی اور ہر حد کو اسے ایک جگہ خبردار ہونے کی ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم تین ہیں (یعنی دین کے علم) ایک تو آیت محکمہ (یعنی مضبوط اور غیر متغیر) دوسرے سنت قائمہ (یعنی مستند حدیثیں) اور تیسرے فریضہ عادلہ (یعنی ختم امت اور قیاس) اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ زائد ہے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصہ بیان نہ کرے (یعنی غلط و نصیحت نہ کرے) مگر حکم یا محکوم اور مغرور و متکبر (ان میں سے) دو کو تو غلط و غلط و نصیحت جائز اور مغرور و متکبر کو ناجائز و ممنوع۔ (ابوداؤد) اور اس کو دارمی نے عمر بن شعیب سے روایت کیا اور انھوں نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے (روایت کیا) اور ایک روایت میں اس کے بدل میں او مرار بیان کیا۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فتویٰ بغیر علم کے دیا ہو ہوگا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ اور جس نے اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا اس نے خیانت کی۔ (ابوداؤد)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم فرائض اور قرآن کو سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ اس لئے کہ میں اٹھالیا جاؤں گا (مراد فرائض سے یا تو فرض چیزیں ہیں یا علم فرائض)۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر فرمایا یہ وقت کہ جاتا رہے گا علم آدمیوں میں سے یہاں تک کہ وہ علم کے ذریعہ کسی چیز پر قدرت نہ رکھیں گے (علم سے مراد وحی ہو اور اشارہ ہو اپنی وفات کی طرف)۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے جب علم حاصل کرنے کے لئے لوگ اونٹوں کے جگر کو پھاڑ ڈالیں گے (یعنی دور دراز کا سفر کریں گے) لیکن کسی جگہ کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ نہ پائیں گے۔ (ترمذی) اور جامع ترمذی میں ابن عیینہ سے منقول ہے کہ مدینہ کے وہ عالم مالک بن انس ہیں اور عبد الرزاق نے بھی یہی لکھا ہے اور اسحق بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مدینہ کا

وَأَسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ -

وہ عالم تھی جو یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خاندان سے اور اس کا نام عبد العزیز بن عبد اللہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مجھ کو معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ فرمایا خدا نے عز و جل اس امت کے لئے ہر نئی صدی پر ایک شخص کو بھیجا ہے جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

ابراہیم بن عبد الرحمن العذری کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاصل کریں گے اس علم (کتاب و سنت) کو ہر آئندہ آنسوئی جہاں میں سے اس کے نیک لوگ ہو ورنہ کریں گے اس سے حد سے گزر جائیگا لوگوں کی تحریف کو اور اہل باطل کی افزائش اور جاہلوں کی تاویلات کو۔ (ربیع)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو جس کا شروع یہ ہے فَإِنَّمَا شَفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ ہم باب تہم میں بیان کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ

۲۲۹ وَعَنْهُ قَالَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا -

(رواہ ابوداؤد) ۲۳۰ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلَعُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ خَلِيفٍ عُدُولُهُ يُنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِبِينَ وَإِتِّعَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ - (رواہ البيهقي) ۲۳۱ فِي كِتَابِ الْمَدَائِلِ مِنْ حَدِيثِ ثِقَاتِهِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مَعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعُذْرِيِّ وَسَمِعْتُ كُتُبَ حَدِيثِ جَابِرٍ فَإِنَّمَا شَفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِي بَابِ التَّهْمِ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

فصل سوم

حسن بصریؒ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اس غرض سے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس سے اسلام کو تازہ زندگی بخشنے کا تو اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (دارمی)

حسن بصریؒ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کا سال پوچھا گیا جس میں سے ایک تو عالم تھا جو فرض نماز پڑھتا تھا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور ساری رات عبادت کرتا تھا۔ آپؐ پوچھا کیا لاک میں سے کون بہتر ہے؟ آپؐ فرمایا کہ اس عالم کو جو فرض نماز پڑھتا اور لوگوں کو علم سکھاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا تھا، ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ میری فضیلت تم میں سے ایک آدمی پر (دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ہے وہ شخص جو دین کی سمجھ رکھتا ہو۔ اگر اس کی طرف کوئی حاجت لائی گئی تو اس نے نفع پہنچایا اور اس سے بے پرداہی کی گئی تو بے پردہ رکھا اس نے اپنے آپ کو (رزین)

۲۳۵ عَنْ الْحَسَنِ مُوسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُجِيَّ بِهِ إِلَى سَلَامٍ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ - (رواہ المدائری)

۲۳۶ وَعَنْهُ مُوسَلًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقْدُمُ الْفَلَّاحَ أَيهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقْدُمُ الْفَلَّاحَ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ - (رواہ المدائری)

۲۳۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْصَمُ الرَّجُلُ الْفَقِيرُ فِي الدِّينِ إِنْ اِحْتَبَجَ إِلَيْهِ نَفْعٌ وَإِنْ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنَى نَفْسَهُ - (رواہ رزین)

۲۳۲۲ وَعَنْ عَبْدِ مَنَائِمَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنَّ أَبَيْتَ قَمَرَتَيْنِ فَإِنَّ أَكْثَرَهُنَّ قُلْتُ مَرَّتَيْنِ وَلَا تَمِلُ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا الْفَيْتَنَةَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِّنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ وَحَدِيثُهُمْ قَسَمُهُمْ وَلَكِنْ أَتَيْتُ حَازَا أَمْرًا وَحَدِيثُهُمْ وَهُمْ يَشْتَهَوْنَهُ وَانْظُرِ التَّحْجَمَ مِنَ الْمَدْعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهْدُتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْحَايَهُ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۲۳ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ قَادَرَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْجَبْرِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ كَفَهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْجَبْرِ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا يُلْحِقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَيْهِ وَنَشْرُهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرْكُهُ أَوْ مَصْرُفًا وَرَثَتُهُ أَوْ مَسْجِدًا أَبْنَاهُ أَوْ بَيْتًا رَزَقَ فِيهِ الشَّيْءُ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَوْ جَدًّا أَوْ صَدَاقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي مَحَبَّتِهِ وَحُبْلُوته تَلَحُّقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۳۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ أَتَيْتُهُ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةُ وَفَضَّلْتُ فِي عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلِ فِي عِبَادَةٍ وَمَلَكَ الدِّينِ الْوَيْعُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) ۲۳۲۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارَسُ الْعِلْمُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ أَحْيَانَهَا - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ابن عباس نے (ایک روز) عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم ہر جمعہ کو لوگوں کے سامنے حدیث بیان کرو۔ یعنی ہفتہ میں ایک بار وعظ و نصیحت کو کم سمجھیں تو پھر ہفتہ میں دو بار اور اس سے زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں تین بار اور رنجیدہ اور تنگ نہ کرو تو لوگوں کو اس سے زیادہ اس قرآن سے۔ اس کے بعد ابن عباس نے کہا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حالت میں نہ باتوں کو کسی قوم یا جماعت کے پاس جائے اور وہ اپنی باتوں میں مشغول ہوں اور تو ان کی باتوں کو منقطع کر کے ان کو وعظ و خط و نصیحت شروع کر دے اور ان کو تطہیر پہنچائے۔ اسی حالت میں سمجھنا چاہیے کہ خاموش رہا البتہ اگر وہ سمجھ سے وعظ و نصیحت کی خواہش کریں تو ان کے سامنے حدیث بیان کر دیتا ہوں وہ اس کے خواہشمند ہوں اور دُعا میں مقفی عبارت استعمال نہ کریں میں

کے وہ ایسا نہ کرتے تھے (یعنی دُعا میں مقفی الفاظ استعمال نہ کرتے تھے)۔ (بخاری) حضرت وائل بن الاسقع کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے علم کو طلب کیا اور اس کو حاصل کر لیا اس کو دوسرا اجر ملے گا اور اگر علم حاصل نہ ہوا تو اکہرا ثواب ملے گا۔ (دارمی)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کو اس کے جس عمل یا نیکیوں سے مرنے کے بعد ثواب پہنچتا ہوں اس میں ایک تو علم ہے جس کو اس نے سیکھا اور رواج دیا تھا اور دوسرے نیکو اعمال ہیں جس کو اپنے بعد چھوڑا ہے اور تیسرے قرآن جو حواریوں کے لئے چھوڑا ہے جو تھے مسجد ہے جس کو اپنی زندگی میں بنایا ہو یا بچوں سرے یا مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو چھوڑے ہیں جس کو اس نے جاری کیا ہو ساتویں وہ خیرات ہیں جس کو اس نے اپنی صحت و زندگی میں اپنے مال سے نکالا ہو۔ ان تمام چیزوں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد اس کو پہنچتا ہے۔ (ابن ماجہ بیہقی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ میری طرف یہ وحی (خفی) بھیجی ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرے تو میں اس پر جنت کے راستہ کو آسان کر دوں گا اور جس شخص کی میں نے دونوں آنکھیں چھین لی ہوں تو میں ان کا بدلہ اس کو جنت دوں گا اور علم کے اندر زیادتی عبادت میں زیادتی سے بہتر ہے۔ اور پرہیزگاری دین کی بنیاد ہے۔ (بیہقی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رات کو تھوڑی دیر درس دینا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (دارمی)

۲۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ بِمَجْنَسَيْنِ فِي مَجْدِهِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلَى حَبْلٍ وَاحِدٍ هُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هُوَ لَوْ كَانَتْ عَيْنُ اللَّهِ وَبَرَعُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَلَئِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هُوَ لَوْ كَانَتْ تَعْلَمُونَ الْفَقْهَ أَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَلَا تَمَّا يُعَلِّمُ مَعْلَمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ.

(رواہ الداریمی)

۲۴۰ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَ الْعِلْمِ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّحْمُ كَانَ فَقِيهًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا شَفِيعًا.

۲۴۱ وَعَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَنْ أَجْوَدُ جُودًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ أَجْوَدُ جُودًا ثُمَّ أَنَا أَجْوَدُ بَنِي آدَمَ وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ عِلْمٌ عِلْمًا فَتَشَرَّكَ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا وَاحِدًا أَوْ قَالَ أُمَةً وَاحِدَةً.

(رواہ البیهقی)

۲۴۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنَّهُمْ مَن لَا يَشْبَعَانِ مِنْهُمُ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُمْ مَن فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا - رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْإِسْنَادَ فِي الثَّلَاثَةِ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هَذَا أَهْلُ آمَنَتْ مَشْهُورٌ قِيَامُ بَيْنِ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ

۲۴۳ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَنَّهُمْ مَن لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبِ الْعِلْمِ وَصَاحِبِ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَنْدَادُ رِضَى الرَّحْمَنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادَى فِي الطَّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مجلسوں میں سے گزرے جو مسجد میں منعقد ہوئی تھیں آپ نے فرمایا دونوں مجلسیں بھلائی ہیں لیکن ان میں ایک بہتر ہے دوسرے سے۔ ان دونوں مجلسوں یا جماعتوں میں سے ایک عبادت میں مصروف ہو اور خدا سے دعا کر رہی ہے اور اس سے اپنی خواہش و رغبت کا اظہار کر رہی ہے خواہ اس کو دے یا نہ دے اور دوسری جماعت فقر یا علم کو حاصل کر رہی ہو اور جاہلوں کو علم سکھا رہی ہے پس یہ لوگ بہتر ہیں اور میں بھی معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں (یہ کلمہ) پھر آپ بھی ان میں بیٹھ گئے۔ (دارمی)

حضرت ابوذر درار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مقدار علم کی کیا ہے کہ جب انسان اتنا علم حاصل کرے تو فقیہ بن جائے (اور دنیا و آخرت میں اس کا شمار عالموں میں ہو) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لئے چالیس حدیثیں امر دین کی یاد کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا (بہقی) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ سزاوت کرنے والوں میں کون سے بڑا سخی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ سزاوت کرنے والوں میں سب سے زیادہ سخی ہے۔ پھر اولادِ آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ شخص ہو گا جس نے علم کو سیکھا اور اس کو پھیلایا۔ یہ شخص قیامت کے دن ایک امیر یا ایک جماعت کی (شان و شکوہ) کی طرح آئے گا۔ (بہقی)

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درالیمہ حرلین ہیں جن کا پیٹ (کبھی نہیں بھرتا)۔ ایک تو علم کا حرلین علم سے اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا اور دوسرا دنیا کا حرلین کہ دنیا سے اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ (مذکورہ تینوں حدیثیں بہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں بہقی کہتے ہیں امام احمد نے ابو داؤد کی حدیث کے لئے فرمایا کہ یہ لوگوں میں بہت مشہور ہے لیکن اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔

عون کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ دو حرلین ہیں جو (کبھی) سیر نہیں ہوتے اہل علم اور دنیا دار اور (درجہ میں) دونوں برابر نہیں اہل علم تو زیادہ کرتا ہے خدا کی رضا مندی و خوشنودی کو اور دنیا دار زیادتی کرتا ہے سرکشی میں۔ پھر عبداللہ بن مسعود نے یہ آیت پڑھی: كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَ طَغْيٰی

اَنْ تَرَ اَنَا اسْتَغْنَى۔ یعنی انسان البتہ مرکشی کرتا ہے اس لئے اپنے آپ کو بے پروا جانتا ہے۔ عیون راوی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے عالم کے حق میں یہ آیت پڑھی اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ یعنی خدا کے بندوں میں عالم خدا سے ڈرتے ہیں۔ (دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے بہت سے لوگ دین کا علم حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم امرا کے پاس جا کر ان کی دنیا (دولت) میں سے اپنا حصہ حاصل کریں گے اور اپنے دین کو ان سے علیحدہ رکھیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا جس طرح خار دار درخت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا مگر کانٹا۔ اسی طرح امرا کی صحبت سے حاصل نہیں ہوتا مگر گناہ۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اہل علم کی حفاظت کریں اور اس کے اہل ہی کو سکھائیں۔ تو وہ اپنے زمانہ کے سردار بن جائیں اپنے علم کے سبب۔ لیکن (اہل علم نے ایسا نہیں کیا بلکہ) انھوں نے علم کو دنیا داروں پر خرچ کیا تاکہ اس کے ذریعہ سے ان کی دنیا (دولت) کو حاصل کریں پس وہ دنیا داروں کی نگاہ میں ذلیل ہوئے۔ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے اپنے مقاصد میں سے صرف ایک مقصد یعنی آخرت کے مقصد کو اختیار کر لیا تو اللہ اس کے دنیاوی مقصد کو خود پورا کر دیتا ہے اور جس شخص کے مقاصد پر آگندہ اور متفرق ہوں جیسا کہ دنیا کے حالات ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ وہ خواہ کسی جنگل (یعنی دنیا کے کسی حصہ) اور کسی حالت میں ہلاک ہو۔ (ابن ماجہ بیہقی)۔

بیہقی نے شعب الایمان میں اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔
اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم کی آفت بھولنا ہے اور علم کا ضائع کرنا یہ ہے کہ تو اس کو نااہل کے سامنے بیان کرے۔ (دارمی مسلاً)

سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت کعبؓ سے دریافت کیا۔ تمہارے نزدیک اہل علم کون ہے؟ کعبؓ نے جواب دیا، وہ لوگ جو اپنے علم کے موافق عمل کریں۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ عالموں کے دلوں سے کونسی چیز علم کو نکال لیتی ہے؟ کعبؓ نے جواب دیا لالچ۔ (دارمی)
احوم بن حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بُرائی کی بابت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بُرائی کی بابت مجھ سے (کچھ) نہ پوچھو بلکہ بھلائی کے متعلق پوچھو۔ آپ نے تین بار ان جملوں کو

عَبْدُ اللَّهِ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَآكْفٍ
اَسْتَغْنَى قَالَ وَقَالَ الْاَخَرُ اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ
عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۲۴
۵۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَنْفَقُونَ فِي الدِّينِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَاقِي الْأَمْوَاءِ فَصِيبٌ مِنْ دُنْيَاهُمْ رَغْبَتُهُمْ بَيْنَنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يَجْتَنِي مِنَ الْفِتْنَةِ إِلَّا الشُّؤْلُ كَذَلِكَ لَا يَجْتَنِي مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَسْبَاخِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطِيَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)
۲۲۵
۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ مَبْأُتُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِمْ لَسَادُوا بِأَهْلِ أَهْلٍ زَمَانِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ بَدَلُوهُ إِلَى أَهْلِ الدُّنْيَا لَيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَالِكٌ عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ مَهَابًا وَاحِدًا هَمًّا اخَذَ بِهِ كَفَاكَ اللَّهُ هَمًّا دُنْيَاً وَمَنْ تَتَعَبَتْ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالُ الدُّنْيَا لَيْسَ يَبَالُ اللَّهُ فِي آيٍ أَوْ دِينَهَا هَلَكَ۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ إِلَى الْخِيَرَةِ)

۲۲۶
۶۰ وَعَنْ الرَّاعِشِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْهَ الْعِلْمِ الْإِنْسَانُ وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُخَذَّ بِهِيَ عَيْنُ أَهْلِهِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُدَّسَلًا)

۲۲۷
۶۱ وَعَنْ سُفْيَانَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِكَعْبٍ مَنِ آذَى بَابَ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَحْدَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّعْجُ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۲۸
۶۲ وَعَنْ الْأَحْوَمِيِّ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَسَلَوْنِي عَنِ الْخَيْرِ يَقُولُهَا

آد فرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ خبردار ہو کہ ستر بیروں میں بدترین بڑے علماء ہیں اور بھلے لوگوں میں سب سے بہتر بھلے علماء ہیں۔ (دارمی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدا کے نزدیک قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے سب سے بدتر شخص وہ عالم ہے جس کے علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے۔ (دارمی)

زیاد بن عبد ربیع کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم جانتے ہو اسلام کو تباہ و برباد کرنے والی کونسی چیز ہے؟ میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام کو تباہ کرتا ہے پھسلنا عالم کا یعنی اس کی غلطی یا گناہ اور جھگڑنا منافق کا کتاب اللہ کے اندر اور تباہ کرتا ہے گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا۔ (دارمی)

حسن بصری سے روایت ہے کہ علم دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو دل میں ہے پس یہ علم نفع دیتا ہے اور دوسرا وہ جو زبان پر ہے پس یہ آدمی پر خدا سے عجز و دل کی دلیل و حجت ہے۔ (دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں (یعنی دو قسم کے علم) یاد رکھی ہیں جن میں سے ایک کو (یعنی علم ظاہر کو) تو میں نے تمہارے درمیان پھیل دیا ہے اور دوسرا (علم باطنی) اگر میں اس کو بیان کروں تو میرا یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ انھوں نے (لوگوں کو مخاطب کر کے) کہا۔ لوگو! تم میں سے جو شخص کسی بات کو جانتا ہو وہ اس کو بیان کر دے اور جو نہ جانتا ہو، اس کی نسبت وہ کہہ دے کہ اللہ ہی جانتا ہے اس لئے کہ جس چیز کا اس کو علم نہیں ہے اس کی نسبت اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہنا بھی علم کی ایک قسم ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے فرمایا ہے: قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ

(متفق علیہ)

ابن سیرین نے فرمایا ہے کہ یہ علم (یعنی کتاب و سنت کا علم) دین ہے۔ پس جب تم اس کو حاصل کرو تو یہ دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔ (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (قاریوں کو مخاطب کر کے) اے قاریوں کے گروہ سیدھے رہو پس تحقیق تم سبقت لے گئے ہو دور کی سبقت، اگر تم راہ مستقیم سے ہٹ کر ادھر ہو گئے تو البتہ تم بڑی گمراہی میں پڑ جاؤ گے (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ

ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ شَرَّ الشِّرَارِ الْعُلَمَاءُ وَ
إِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرُ الْعُلَمَاءِ۔ (رواہ الدارمی)

۲۴۹
وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ
عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَا يُسْتَفْعُ
بِعِلْمِهِ۔ (رواہ الدارمی)

۲۵۰
وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ
تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ إِلَّا سَلَامٌ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ
رَلَّةُ الْعَالِمِ وَحِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ
الْأَيْمَةِ الْمُضِلِّينَ۔

(رواہ الدارمی)

۲۵۱
وَعَنْ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ
فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ
حُجَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ۔ (رواہ الدارمی)

۲۵۲
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَاشِينَ فَمَا أَحَدُهُمَا فَبَشَّرَنِي
فِيكُمْ دَامَا الْأَخْرَفُ فَاوْأَبَشَّرَنِي قُطِعَ هَذَا اللَّعْنُ
بِعَنْ مَجْدَى الطَّعَامِ۔ (رواہ البخاری)

۲۵۳
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ
عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ
اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ
أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيَسْبِقَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ۔

(متفق علیہ)

۲۵۴
وَعَنْ أَبِي سَيْرٍ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ
فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ۔

(رواہ مسلم)

۲۵۵
وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَآءِ اسْتَقِيمُوا
فَقَدْ سُبِقَ سُبُقًا بَعِيدًا وَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينَنَا وَشِمَاكَنَا
لَفَدَّ مَلَلُكُمْ ضَلَالًا لَا بَعِيدًا۔ (رواہ البخاری)

۲۵۶
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے پناہ مانگو غم کے کنویں سے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! غم کا کنویں کیا ہے؟ آپؐ فرمایا وہ ایک وادی (زالہ) ہے دوزخ میں جس سے دوزخ دن میں چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس میں کون داخل ہوگا؟ فرمایا وہ قرآن پڑھنے والے جو اپنے اعمال کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ خدا کے نزدیک مغبوض ترین وہ قاری (قرآن پڑھنے والے) ہیں جو امر اور نہی سے مطلقاً کرتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی حمار بنی نے کہا ہے کہ امر سے مراد ظالم امر ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلد ہی لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور نہیں باقی رہے گا قرآن میں مگر اس کے نقوش۔ ان کی مسجدیں (ظاہر میں) آباد ہوں گی لیکن فی الحقیقت وہ خراب ہوں گی۔ ہدایت سے ان کے علماء آسمان کے نیچے (بسنے والی) مخلوق میں سب سے بدتر ہوں گے ان ہی سے دین میں فتنہ برپا ہوگا اور ان ہی میں لوٹ آئے گا۔

(بہیقی در شعب الایمان)

حضرت زیاد بن لبیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا ذکر فرمایا یعنی ابتلا اور فتنہ کا) اور پھر فرمایا کہ اس وقت ہوگا جبکہ علم جاتا رہے گا۔ میں نے یہ سنا عرض کیا یا رسول اللہ! علم کیوں کر جاتا رہے گا حالانکہ ہم قرآن کو پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھاتے ہیں، وہ اپنے بچوں کو پڑھائیں گے اسی طرح یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ آپؐ فرمایا زیاد تیری ماں تم کو گم کرے میں تو مدینہ میں تجھ کو سمجھ دار انسان خیال کرتا تھا۔ کیا یہ یہود و نصاریٰ تو رات اور انجیل کو نہیں پڑھتے ہیں لیکن جو کچھ ان کتابوں کے اندر ہے اس میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے۔ (احمد ابن ماجہ اور ترمذی اور دارمی نے اس کو ابوامامہؓ سے روایت کیا۔)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ علم کو سیکھو اور سکھاؤ اور علم فرائض (فرض احکام کا علم) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ سیکھو قرآن کو اور سکھاؤ لوگوں کو۔ پس میں ایک شخص ہوں، جو اٹھایا جاؤں گا اور علم کو بھی عنقریب اٹھالیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ اختلاف کریں گے دو شخص ایک فرض چیز میں، اور ایسا کوئی شخص نہ پائیں گے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے (یعنی علم اس قدر کم ہو جائے گا یا فتنے اس قدر بڑھ جائیں گے۔ (دارمی۔ دارقطنی)

وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ حُبِّ الْحَزَنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حُبُّ الْحَزَنِ قَالَ دَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلُّ يَوْمٍ أَرْبَعِ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدَّ حُلْمَهَا قَالَ الْقُرْآنُ الْمَرَادُونَ بِالْعَالَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيهِ وَكَانَ مِنَ ابْنِ الْقُرْآنِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَزُورُونَ الْأَمْوَاعَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْني الْجَوَارِثَ۔

۲۵۸/۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رُسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ سُوءٌ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ خُرُوجُ الْفِتْنَةِ وَفِيهِمْ تَعَوَّذُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

۲۵۹/۴۱ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ آوَانٍ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ قَالَتْ تَحْتَنُ نَقْرُ الْقُرْآنِ وَنَقْرُكُمْ أَبْنَاءَنَا وَيُقَرِّئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَقَالَ تَكُنْ لَكَ أُمْلَكَ زِيَادُ إِنَّ كُنْتَ لَا رَبَّكَ مِنْ أَفْقِهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوْ لَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالتَّصَارِيُّ يَفْقَهُونَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِنْهَا ذَهَبَا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَدَوَّى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوُهُ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ۔

۲۵۹/۴۱ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاعْلَمُواهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاعْلَمُواهَا النَّاسَ قَاتِي أَمْرٍ مَقْبُوضٍ وَالْعِلْمُ سَيَمُوتُ قَبْضُ وَيُظْهَرُ الْفِتْنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَا فِي قَرْيَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارِقُطْنِيُّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس علم کی مثال جس سے نفع نہ اٹھایا جائے اس خزانہ کے مانند ہے جس میں سے خدا کی راہ میں کچھ خرچ نہ کیا جائے۔ (احمد - دارمی)

۲۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُسْتَفْعَ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

پاکیزگی کا بیان

فصل اول

کتاب الطہارۃ

حضرت ابومالک اشجری رضی سے روایت ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور اللہ شکر کھنا بھر دیتا ہے (اعمال کی) ترازو کو اور سبحان اللہ الحمد شکر بھر دیتے ہیں آسمانوں اور زمین درمیان کو اور نماز پورے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے یا تیرے اوپر دلیل ہے ہر شخص (جب صبح کرتا ہے۔ یعنی صبح سوکر اٹھتا ہے تو اپنی جان کو اپنے کاموں میں محتاج رکھتا ہے۔ پس آزاد کرتا ہے (اپنے کام میں کامیاب ہو کر) اپنی جان کو، یا ہلاک کرتا ہے (ناکام ہو کر)۔

(مسلم)

وَلَا فِي الْجَمَاعِ وَلَكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بِدَلِيلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیسے بتلاؤں میں تم کو وہ چیز جو تمہارے گناہوں کو دور کرے اور (جنت میں) تمہارے درجات کو بڑھائے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ فرمایا پورا کرنا وضو کا بیماری یا تکلیف کی حالت میں۔ کثرت سے قدموں کا لکھنا (جاننا) طرف مسجد کے اور ایک نماز کے بعد انتظار کرنا دوسری نماز کا۔ پس یہ ہر رباط مالک بن انس رضی کی حدیث میں ”یہ ہے رباط“ کا لفظ دوسرے آیا ہے اور ترمذی میں تین تین مرتبہ۔ (مسلم - ترمذی)

حضرت عثمانؓ کا بیان ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے اس کے (تمام) گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان یا مومن بندہ وضو کا ارادہ کرتا ہو اور اپنے منہ کو دھو تا ہو تو پانی کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ جن کو آنکھوں نے کیا تھا دھل جاتے اور خارج ہو جاتا ہے یا اس پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں پھر جب دونوں ہاتھوں کو دھو تا ہو تو ہاتھوں کے وہ تمام گناہ جن کو آنکھوں نے کیا تھا۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ خارج ہو جاتے ہیں پھر جب وہ دونوں پاؤں

۲۶۱ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْإِيمَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ أَذُنَ تَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ مُحَجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايَعَ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْتِقُهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَمْ يَجِدْ

هَذِهِ الرِّوَايَةُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْإِسْلَامِ)

۲۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِمْسَاحُ الْأَوْضُوعِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ مَرَّتَيْنِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ التِّرْمِذِيُّ ثَلَاثًا.)

۲۶۳ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاحْسَنَ الْوُضُوءِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ. (رُفَعُ عَلَيْهِ)

۲۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنَةُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَتْ بَطْشَهَا يَدًا مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ

کو دھو تا ہو تو اس کے پاؤں کے وہ تمام گناہ جن کی طرف وہ چلے تھے یا پانی اس کی آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جاتا ہو گناہوں سے۔ (مسلم)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہو کوئی مسلمان شخص کہ جب نماز کا وقت آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے اور خشوع اور رکوع کرے گریہ کرے اس کا یہ عمل اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ گناہ کبیرہ نہ کرے اور ایسا ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے وضو کیا پس تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر گلی کی اور ناک جھاڑی پھر تین مرتبہ منہ دھویا پھر تین مرتبہ سیدھا ہاتھ کہنی تک دھویا پھر الٹا ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا پھر تین مرتبہ سیدھے پاؤں کو دھویا۔ پھر تین مرتبہ اٹلے پاؤں کو دھویا اور پھر کہا حضرت عثمانؓ نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح اب میں نے وضو کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے اندر اپنے دل سے باتیں نہ کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے دل اور منہ سے متوجہ ہو کر (یعنی ظاہر و باطن کو یک سو کر کے) تو اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے جنت۔ (مسلم)

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہو تم میں سے کوئی ایسا شخص جو وضو کرے اور اس کی خوبیاں انتہا پر پہنچا دے (آپؐ یہ الفاظ فرماتے کہ) اور پورا وضو کرے اور پھر کہے گوہر دیتا ہوں اس بات کی کہ خدا سے واحد کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ خدا سے واحد کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ محمدؐ خدا کے بندے اور رسول ہیں مگر یہ کہ کھول دیئے جاتے ہیں اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے جس دروازے میں سے اس کا جی چاہے جنت میں داخل ہو۔ (مسلم - حمیدی جامع الاسول - نووی - ترمذی اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں، اللھم اجعلنی الخ یعنی اے اللہ مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے بنا، اور

خَرَجَ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رَجُلًا لَا مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اخِرَ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۵ وَعَنْ عُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٌ تَحْضُرُهُ مَكْتُوبَةٌ فِي حَسَنٍ وَضَوْءٍ دَخَلُوا عَمَّا وَرَدُوا عَمَّا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَا يُؤْتِي كِبِيرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَقْرَعَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَنْدَرْتُمْ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ ضَوْئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَضَوْئِي هَذَا ثُمَّ يَصِلُ رَكْعَتَيْنِ لَا يَحْدِثُ نَفْسُهُ فِيهَا شَيْئًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ لَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

۲۶۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فِي حَسَنٍ وَضَوْءٍ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِلِقَابٍ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُتْبَلِّغُ أَوْ فَيَسْبِغُ أَوْ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فَتُحْتَلَّ لَهُ أَوَّلُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ هَذَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي مَحَبَّتِهِ وَ الْحَمْدُ لِي فِي أَفْرَادِ مُسْلِمٍ كَذَا ابْنُ الْأَثَرِ فِي جَامِعِ الْأُمُودِ وَ ذَكَرَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَدَّ فِي أُخْرَى حَدِيثٍ مُسْلِمٍ عَلَى مَا رَوَيْنَاهُ وَ رَأَى التِّرْمِذِيُّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ وَ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَاهُ مُحَمَّدٌ بْنُ سَعْدٍ اللَّهُ فِي الْقِيَامَةِ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ إِلَى أَخِي

پاکیزگی کرنے والوں میں شامل کر۔)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کو قیامت کے دن مغز اجمحلیں یعنی روشن پیشانی اور سفید اعضا والے کی صفت سے پکارا جائے گا۔ اور یہ روشنی و سفیدی وضو کی ہے ہوگی۔ پس تم میں سے جس شخص کے لئے یہ ممکن ہو کہ اپنی پیشانی کی روشنی کو بڑھائے، پس چاہئے کہ وہ ایسا ہی کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پیچھے کی (جنت میں) مومن کو زینت یا زیور جہان تک پہنچے گا وضو کا پانی۔ (مسلم)

فصل دوم

حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سیدھے رہو اور ہرگز طاقت نہ رکھو کہ سیدھے رہنے کی اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں بہترین چیز نماز ہے اور نہیں حفاظت کرتا وضو کی مگر مومن۔ (ابو احمد، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے وضو پر لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت کی کبھی نماز ہے اور نماز کی کبھی وضو۔ (احمد)

حضرت شعیب بن ابی روحؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) صبح کی نماز پڑھی اور اس میں سورۃ روم کی تلاوت کی۔ پس آپ کو تشاہیر ہوا۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح وضو نہیں کرتے اور اس وجہ سے ہم پر اشتباہ ڈالتے ہیں قرآن میں۔ (نسائی)

قبیلۃ بنو سلیم کے ایک شخص نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے شمار کیا پھر ہاتھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا میرے ہاتھ پر تسبیح سبحان اللہ (کہنا) آدمی ترازد کو بھرتا ہے اور الحمد للہ پوری ترازد کو بھرتا ہے اور کبیر (اللہ اکبر کہنا) بھرتی ہے اس چیز کو جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور روزہ آدھا صبر ہے اور پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ صناعیؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رَوَاكَ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةً أَشْهَدُ قَبْلَ أَنْ تُحَدَّثَ ۚ
۲۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَبْطِلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحَلِیَّةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۷۱ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا أَدْلَى تَحْصُوا أَعْمَلُوا إِنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يَخَافُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ۔ (رَوَاهُ

مَا يَلِكُ وَآحَدٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۷۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ كَتَبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۷۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا

الْحَسَنَةِ الصَّلَاةُ وَمِمَّا خَرَجَ الطُّهُورُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۷۴ وَعَنْ شَيْبِ بْنِ أَبِي رُوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ التَّوْحِيدَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الطُّهُورَ وَهُمْ لَا يَذْكُرُونَ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ

أَوَّلَ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۲۷۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَلَّاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْ أَوْ فِي يَدَيْهِ قَالَ

التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تِمْلَأُهَا وَالتَّكْبِيرُ تِمْلَأُهَا مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْأَرْضِ وَالْقَوْمُ نِصْفُ الْقَبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۷۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْقُبَيْنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَدُوَّ الْمُؤْمِنَ مَغْتَسِمًا
خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ وَإِذَا اسْتَنْشَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا
مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ
حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ
خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَافِ
يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ
حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا
مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ
مُسْتَبِيحًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَوْتُهُ نَافِلَةٌ لَهُ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ
قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا أَنْشَأَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ
وَوَدِدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْتُنَا إِخْوَانًا قَالُوا أَوْ لَسْنَا إِخْوَانَكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتُمْ أَمْحَايَ وَإِخْوَانُ الَّذِينَ
لَمْ يَأْتُوا أَبَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ
مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ
رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ عُرِّجَتْ مَحْجَلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ خَيْلٍ دُهِمَ
بِهِمْ إِلَّا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ عُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَإِنَّا
فَرَطُهُمْ عَلَى الْخُوضِ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۲ وَعَنْ أَبِي لَدَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ
فَإَنْظُرُوا إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيَّ فَإِعْرِفُوا أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ
وَمَنْ خَلَفَنِي مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ تَيْمِيْنِي مِثْلَ ذَلِكَ وَ
عَنْ تَيْمِيْنِي مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فَيَأْتِيَن تَوَجُّعًا إِلَى
أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ عُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ آثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ
أَحَدٌ كَذَلِكَ عَيْنُهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْذَنُونَ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے پس کلی کرتا
ہے تو خارج ہو جاتے ہیں گناہ اس کے منہ کے اور جب ناک بھارتا ہو تو
نکل جاتے ہیں گناہ ناک کے اور جب منہ دھوتا ہے تو نکل جاتے ہیں گناہ
چہرے اور آنکھوں کے۔ یہاں تک کہ پلوں کے نیچے کے گناہ بھی خارج ہو جاتے
اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو دونوں ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں
تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی اور جب سر کا مسح کرتا ہو تو سر
کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں کے گناہ بھی اور جب پاؤں کے گناہ نکل
جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے گناہ بھی پھر وہ چلتا ہے مسجد کی طرف اور
اس کی نماز اس کے اعمال میں زیادتی ہے۔

(مالک - نسائی)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ (دحت البقیع)
میں تشریف لے گئے پس فرمایا اپنے سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین! اور ہم بھی
انشاء اللہ تمہارے پاس آئے والے ہیں اور تمنا رکھتا ہوں میں اس کی کہیں
ہم اپنے بھائیوں کو (یہ سر) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے
بھائی نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میرے دوست ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی
دنیا میں نہیں آئے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ قیامت میں ان لوگوں
کو کیوں کہیں گے جو ابھی تک آپ کی امت میں نہیں آئے؟ آپ نے فرمایا مجھ کو بتلاؤ
کہ اگر ایک شخص کے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے گھوڑے ہوں
اور وہ نہایت سیاہ گھوڑوں کے اندر لے ہوئے ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو
شناخت نہ کر لے گا؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا وہ (قیامت
میں) وضو کے اثر سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے آئیں گے اور
میں خوش کوثر پر ان سے پہلے موجود ہوں گا۔ (مسلم)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے دن سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کو مسجد کی اجازت دی جائے
گی اور پھر پہلا شخص میں ہوں گا ان لوگوں میں جن کو مسجد سے ستر اٹھائے
کا حکم دیا جائے گا۔ پس دیکھوں گا میں اپنے آگے انہو خلق کا اور ان میں
میں اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ پھر اسی قسم کا انہو اپنے پیچھے دیکھوں گا اور
پہچان لوں گا دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو۔ پھر اپنی دائیں جانب
اور بائیں طرف دیکھوں گا اس کے مانند اور اپنی امت کو پہچان لوں گا پس
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ان امتوں کے درمیان آپ کیوں کر اپنی امت
کو پہچانیں گے (خاص کر) حضرت نوح کی امت سے اپنی امت تک کے نبی

كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ بِآيَاتِهِمْ وَأَعْرِضْ عَنْهُمْ قَسْعًا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
دُرِّ تَنَهُمُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

میں۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لوگ وضو کے اثر سے روشن پیشانی اور
سفید ہاتھ پاؤں کے ہوں گے اور سوائے اس کے اور کوئی امت ایسی
نہ ہوگی اور ان کو اس طرح پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال ان کے سیدھے ہاتھوں میں ہوگا اور اس طرح شناخت کروں گا کہ ان کی خورد سال ولّا
ان کے آگے دوڑتی ہوگی۔ (احمد)

بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ وَضُكُوهُ وَاجِبُ كَرْنِ الْوُضُوءِ كَابِحِيَانُ فَصْلُ أَوَّلُ

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے وضو
کی نماز قبول نہیں کی جاتی جب تک کہ وضو نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بغیر
پاکیزگی یا وضو کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ حرام مال کی خیرات
قبول ہوتی ہے۔ (مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو مذی زیادہ آتی تھی اور میں اس وجہ کہ
رسول اللہ ﷺ کی سٹی میرے نکاح میں تھیں آپؐ اس کا حکم دریافت
کرتے ہوئے شرماتا تھا۔ پس میں نے حضرت مقدادؓ سے دریافت کرنے کو کہا۔ حضرت
مقدادؓ نے آپؐ کو پوچھا تو آپؐ فرمایا (مذی کے خارج ہونے پر) صرف پیشاب گاہ
کو دھو ڈالے اور وضو کر لے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے
ہوئے سنا کہ جس کو آگ نے بکایا ہو اس چیز کو کھانے کے بعد وضو کرو۔
(مسلم)

امام محی السنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی اس حدیث سے ضوخ
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا نشانہ کھایا پھر نماز پڑھی، اور
وضو نہیں کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ
ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپؐ فرمایا ہاں
جی چاہے تو وضو کرو اور جی نہ چاہے تو نہ کرو۔ پھر اس نے پوچھا کیا اونٹ کا گوشت
کھا کر وضو کروں؟ آپؐ فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو۔ پھر اس نے
سوال کیا۔ کیا میں بکریوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھ لوں؟ آپؐ فرمایا ہاں۔
پھر اس نے پوچھا کیا اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا

۲۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
لَا يَقْبَلُ صَلَاةً مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتَوَضَّأَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۲۹۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طَهْوٍ وَلَا صَدَقَةٍ مِنْ غُلُولٍ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اسْتَجِئُ
أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ كَانَتْ
أَبْنَتُهُ قَامَرْتُ الْيَمَقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ
ذَكَاءَ وَيَتَوَضَّأُ -

رُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۲۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّأُوا إِذَا مَسَّتِ النَّارُ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلِيُّ مُحْيِي السُّنَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
هَذَا مَسْنُوحٌ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَفَّ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّاهُ وَتَوَضَّأَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۲۸۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَوَضَّأُ مِنْ حُومِ الْغَنَمِ
قَالَ إِنْ شِئْتَ تَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ قَالَ
أَنْتَوَضَّأُ مِنْ حُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ تَوَضَّأْ مِنْ حُومِ
الْإِبِلِ قَالَ أَصَلِّيْتُ فِي مَرَايِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ
قَالَ أَصَلِّيْتُ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ قَالَ لَا -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنے پیٹ کے اندر کچھ پائے (یعنی قراقر) پس مستحب ہوئی اس پر یہ بات کہ خارج ہوئی کوئی چیز یا نہیں۔ پس اس کو چاہئے جب تک وضو کے لئے مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک آواز کو نہ سنے یا بونہ پائے۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے دودھ پیا اور کلی کی اور فرمایا دودھ میں چکناہٹ ہوئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں (پانچ نمازیں) اور مزدوں پر مسح کیا۔ پس حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ آج آپ نے وہ چیز کی ہے جس کو کبھی آپ نے نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا عمر! میں نے قصد ایسا کیا ہے تاکہ لوگوں کو اس کا جواز معلوم ہو جائے۔ (مسلم)

حضرت سوید بن نعانؓ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فتح خیبر کے سال میں سفر پر گئے جب مقام صہبا میں پہنچے جو خیبر کے پاس واقع ہے تو عصر کی نماز پڑھی اور پھر توشہ منگوایا سٹولا گیا اور آپ کے حکم سے گھولا گیا پھر آپ نے اور ہم نے اس کو کھایا اور پھر مغرب کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔ (بخاری)

فصل دوم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وضو واجب نہیں ہوتا مگر آواز یا بونہ سے۔ (احمد - ترمذی)

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مذی کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو لازم آتا ہے اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کی کئی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں اور نماز کی تحلیل سلام کہنا ہی (یعنی سلام کے بعد نماز ختم ہو جاتی ہے) اور تحريم بھی۔ (ابوداؤد - ترمذی - دارمی - ابن ماجہ)

حضرت علی بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی ہوا بغیر آواز خارج ہو تو اس کو وضو کرنا چاہئے اور نہ جماع کرو تم عورتوں سے ان کی مقعد (پاجانہ کی جگہ) میں۔ (ترمذی - ابوداؤد)

۲۸۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاسْتَلَّ عَلَيْهِ أَخْرَجَ مِنْهُ شَيْئًا أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَمْسَحَ مَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔ (رواه مسلم)

۲۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا مَضْمُونًا وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفَتْحِ يَوْمَ مَوْعٍ وَاحِدًا وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ فَقَالَ عُمَرُ أَصْنَعْتَهُ يَا عُمَرُ۔ (رواه مسلم)

۲۹۱ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَعَانَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْمَقَامِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ دَعَا لِأَزْوَاجِهِ فَلَمْ يَأْتِ إِلَّا بِالسَّوْنِ فَامْرَأَتُهُ خَدِيجَةُ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاكَلْنَاهُمْ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمُونًا وَمَضْمُونًا حَتَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رواه البخاري)

۲۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ۔ (رواه أحمد والترمذي)

۲۸۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوَضُوءُ مِنَ النَّبِيِّ الْغُسْلُ۔ (رواه الترمذي)

۲۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهُّورُ وَطَهْرُ مَهْمَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ (رواه أبو داود - والترمذي - والدارقطني - ورواه ابن ماجه عنه وعن أبي سعيد)

۲۹۱ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْسَأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَحْجَازِهِنَّ۔ (رواه الترمذي وأبو داود)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے شانہ کا گوشت کھایا پھر پوچھ لیا اپنا ہاتھ پاٹ سے جو آپ کی نیچے بچھا ہوا تھا اور پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس ایک ٹھنی ہوئی پسلی لے گئی۔ پس آپ اس میں سے کھایا پھر نماز کو کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔ (احمد)

فصل سوم

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری کے پیٹ کی چیزیں (دل اور کلیجہ وغیرہ) بھونتا تھا آپ (اس میں کھاتے) پھر نماز کو کھڑے ہو جاتے اور وضو نہ کرتے۔ (مسلم)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پاس تحفہ کے طور پر بکری کا گوشت بھیجا گیا تھا۔ میں نے اس کو پکانے کے لئے ہانڈی میں ڈال دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ابو رافع یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بکری کا گوشت جو میرے پاس ہدیہ کے طور پر آیا تھا پس میں نے اس کو ہانڈی میں پکالیا۔ آپ نے فرمایا ابو رافع ایک دست مجھ کو بھی دو۔ پس میں نے ایک دست دیدیا۔ پھر آپ نے فرمایا ایک دست اور دو۔

دو میں نے دوسرا دست بھی دیدیا۔ پھر آپ نے فرمایا ایک دست اور دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بکری کے تو دو ہی دست ہوتے ہیں۔ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع سے۔ ابو رافع! اگر تو خاموش رہتا تو مجھ کو دست پر دست دیتا چلا جاتا جب تک کہ مجھ رہتا پھر آپ نے پانی منگوایا، اپنا منہ دھویا اور کلی کی اور پھر انگلیوں کے پورے دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور پھر ابو رافع کے پاس گئے اور ان کے نزدیک ٹھنڈا گوشت دیکھا پھر آپ نے اس میں سے کھایا پھر مسجد میں گئے اور نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ (احمد - اور داری نے اس کو ابو عبیدہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور ابی بن کعبؓ اور ابو طلحہؓ ہم سب بیٹھے ہوئے تھے پس ہم نے گوشت روٹی کھائی اور پھر وضو کے لئے پانی منگوایا۔ ابی اور طلحہ نے کہا وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جو ابھی ہم نے کھایا ہے۔ انھوں نے کہا کیا پاک چیزوں کے کھانے سے وضو کرتے ہو ان چیزوں کو کھا کر وضو نہیں کیا اس شخص نے جو تم سے بہتر ہیں۔ (احمد)

حضرت ابن عمرؓ کہتے تھے کہ مرد کا اپنی عورت کا بوسہ لینا اور اس کو ہاتھ چھونا یہ بھی ملامت ہے (جس کا ذکر آیت اَدْ لَمْسُہُمْ الخ میں ہے) اور جس شخص نے اپنی

۲۹۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَيْهِ بِمِصْبَحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى - (رواهُ الْإِسْنَادُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۹۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَبْشُورًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - (رواهُ أَحْمَدُ)

۳۰۰ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَشْرِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنِ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّاهُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - (رواهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۱ وَعَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ شَاةً فَجَعَلَهَا فِي الْقَدَسِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أَهْدَيْتُ لِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقَدَرِ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوَسَّكْتَ لَنَا وَلِتَنِي ذِرَاعًا فَاذِرْ أَعْمَامًا مَسَكْتَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّضَ فَأَكَلَ وَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ فَرَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَمْ يَمْسَسْ مَاءً - (رواهُ أَحْمَدُ وَرواهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ إِلَى الْآخِرَةِ)

۳۰۲ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي وَابْنُ أَبِي جُلُوسٍ سَافِرًا فَلَنَا حَمَاءٌ وَخَبْزٌ ثُمَّ دَعَوْتُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ لِي تَوَضَّأْ فَقُلْتُ لِهَذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَ لَا تَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ - (رواهُ أَحْمَدُ)

۳۰۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ قُبِلَ الرَّجُلُ أَمْرَاتِهِ وَجَسَّهَا بِمَاءٍ مِنَ الْمَلَامَةِ وَمَنْ قَبْلَ أَمْرَاتِهِ أَوْ

عورت کا بوسہ لیا اور اس کو ہاتھ سے چھوا۔ پس اس پر وضو لازم ہے (مالک۔ شافعی)
حضرت ابن مسعودؓ کہتے تھے کہ مرد کا اپنی عورت کا بوسہ لینے سے وضو لازم
آتا ہے۔ (مالک)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا کہ بوسہ میں
لمس داخل ہے پس بوسہ لینے کے بعد وضو کیا کرو۔ (دارقطنی)
عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہے ہر چیز دالے خون سے۔ (اس کو دارقطنی
نے روایت کیا اور کہا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت تیمم دارمی سے نہیں سنا
اور نہ انھیں دیکھا۔ یزید بن خالد اور یزید بن محمد مجہول راوی ہیں)۔

جَنَّةَ بَيْدٍ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ)
۳۰۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مِنْ قَبْلَةِ الْوُضُوءِ
۲۶ اَمْرًا تَهُ الْوُضُوءُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۳۰۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ
الْقِبْلَةَ مِنَ الْمَسِيِّ نَوَاصِبًا وَمِنْهَا۔

۳۰۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ تَيْمِمِ بْنِ الدَّارِمِيِّ
۲۸ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ
دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُمَا الدَّارِقُطْنِيُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَيْمِمِ بْنِ الدَّارِمِيِّ وَلَا رَأَاهُ يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ
وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُولَانِ۔

باب آداب الخلاء

پانخانہ کے آداب کا بیان

فصل اول

حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جب تم پانخانہ میں جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ تو منہ کرو اور نہ پشت بلکہ مغرب
یا مشرق کی طرف منہ اور پشت رکھو۔ (بخاری و مسلم)
امام محی السنہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم جنگل کا ہے اور آبادیوں میں اس کا کچھ
مضائق نہیں کیونکہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں کسی ضرورت
سے حضرت حفصہؓ کے مکان کی چھت پر چڑھا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو قضاے حاجت کرتے دیکھا آپ قبلہ کی طرف پشت کئے ہوئے تھے اور
شام کی جانب منہ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس سے منع کیا ہے
کہ ہم پانخانہ یا پینا جب وقت قبلہ کی جانب منہ کریں اور یا ہم سیدھے ہاتھ سے استنجا
کریں اور اس سے بھی منع کیا ہے کہ ہم تین ڈھیلوں سے استنجا کریں اور اس سے
کہ ہم استنجا کریں گوہر اور پٹری (وغیرہ) سے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانخانہ میں
داخل ہوتے (یعنی داخل ہونیکا ارادہ فرماتے) تو دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ رِیَا اللّٰہِ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ناپاک
جنوں اور ناپاک جنیوں (نروادہ) سے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس گزرے۔ پس آپ نے فرمایا ان دونوں قبر والوں

۳۰۷ عَنْ ابْنِ أَبِي الْأَثَرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ
وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامِيُّ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا الْحَدِّ
فِي الْقَهْرِ أَمْ آمَنَّا فِي الْبُيَّانِ فَلَا بَأْسَ لِمَا رَوَى عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَرْتَقِدْتُ نَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ
بَعْضَ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْعُضُ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۳۰۸ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَهْنَا يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لَغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ تَسْتَدْبِرُهَا
لِبَوْلٍ أَوْ أَنْ تَسْتَدْبِرُهَا بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَادٍ أَوْ أَنْ
تَسْتَدْبِرُهَا بِرَجْعٍ أَوْ بِعَظِيمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَيْفٍ

پر عذاب کیا جا رہا ہے اور کسی بڑی چیز پر عذاب نہیں کیا جا رہا، ان میں سے ایک نو میثاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا جغل خور تھا۔ پھر آپ نے (کھجور کی) ایک تر شاخ لی، درمیان سے چیر کر اس کے دو حصے کئے اور ایک ایک حصہ دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے کیوں کیا ہے؟ فرمایا شاید اس عمل سے ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے جب تک یہ شاخیں سبز رہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم ان دو چیزوں سے جو لعنت کا سبب ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا ایک تو یہ کہ کوئی شخص لوگوں کے راستہ میں پاخانہ پھیرے اور دوسرے یہ کہ لوگوں کے سایہ کی جگہ میں کوئی شخص پاخانہ پھیرے (یعنی کسی سایہ دار درخت وغیرہ کے نیچے)۔ (مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو (پانی پینے کے) برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں جائے تو اپنے سیدھے ہاتھ سے عضو کو نہ چھوئے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے ناک کو بھی جھاڑے اور جو شخص پاخانہ کے بعد ڈھیلے استنجا کرے۔ اس کو چاہئے کہ طاق ڈھیلے (یعنی تین پانچ سٹا)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کی چھاگل اور ایک برہمی کو لیتا، آپ پانی سے استنجا کرتے اور برہمی سے ڈھیلوں کو توڑتے۔ (بخاری و مسلم)

أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ بِالْمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ عَرَّزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَكُنَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۱/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَنَ اللَّاعِنَيْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالِ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ الَّذِي يَنْخُلُ فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۳۱۲/۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ يَمِينِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۳/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْتِزْ وَمِنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِزْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۴/۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاحْمِلْ أَنَا وَغُلَامٌ إِذَا أَفَاةً مِنْ مَاءٍ وَعَنْ رَجُلٍ يَسْتَنْجِي بِالْبَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فصل دوم

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جاتے (کا ارادہ فرماتے تو اپنی انگوٹھی کو اٹا لیتے (اس لئے کہ اس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے۔ اور ایک روایت میں "نزع" کی بجائے "وضع" منقول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو جاتے (کا ارادہ فرماتے تو ایسی جگہ تشریف لیجاتے کہ آپ کو کوئی نہ دیکھتا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

۳۱۵/۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ حَاتَمَهُ - (رِوَاةُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَالتِّرْمِذِيِّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَفِي رِوَايَةٍ وَوَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ -

۳۱۶/۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ أَطْلَقَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ (رِوَاةُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ) ۳۱۷/۱۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھا کہ اپنے پیشاب کا ارادہ فرمایا۔ نرم زمین پر آپ بیٹھے اور دیوار کے نیچے ٹھیکہ
پیشاب کیا پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کا ارادہ کرے تو پیشاب کے
لئے نرم زمین کو تلاش کرے تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں۔ (ابوداؤد)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب پاخانہ
کا ارادہ فرماتے تو جب تک جھک کر زمین کے قریب نہ پہنچ جاتے کپڑا نہ
اٹھاتے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں، جیسا باپ بیٹے کے لئے ہوتا ہے۔ میں تم کو بتاتا
ہوں کہ جب تم پاخانہ کو جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ تو منہ کرو اور نہ پشت اور
حکم دیا آپ اپنے پاخانہ کے بعد تین ڈھیلوں سے پاک کرنے کا اور منع فرمایا استنجا
کرنے کو لید اور پڑی سے اور منع فرمایا سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنے کو۔
(ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہاتھ
کو وضو کرنے اور کھانا کھانے میں استعمال فرماتے تھے اور اٹے ہاتھ کو
استنجا کرنے اور ہر مکروہ کام کو انجام دینے میں اور یہ کسی تکلیف کی وجہ سے
نہ تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم
میں سے کوئی پاخانہ کو جانے تو اپنے ساتھ تین پتھر (یا ڈھیلے) لے جائے کہ ان سے
استنجا کرے پس یہ کافی ہوں گے (یعنی پانی کی ضرورت باقی نہ رہے گی)۔
(ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
کہ گوہر اور پڑی سے استنجا نہ کرو اس لئے کہ یہ چیزیں تمہارے بھائی جنوں
کی غذا ہیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت روفیع بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ لے رو فیع شاید تیری زندگی میرے بعد دراز ہو پس خبر دے دو کہ تو لوگوں
کو جس شخص نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ لگائی یا نگلیں تانت ڈالی یا جانور کی
نجاست (گوہر و لید وغیرہ) سے استنجا کیا یا پڑی سے استنجا کیا اس سے
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیزار ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
مرد لگائے تو طاق سلاخیاں لگائے جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ أَنْ يَبُولَ فَأَتَى دَهْنًا
فِي أَصْلِ جِدَارٍ قَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ
أَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتِدْ لِيُوَلِّهِ - (رواه أبو داود)
۳۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُو مِنَ
الْأَرْضِ - (رواه الترمذی و أبو داود و الدارمی)
۳۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لَوْلَا
أَعْلَانُكُمْ إِذَا أَتَيْتُمْ الْعَائِلَةَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَ
لَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَآمِرٌ بثلثة أَحْجَارٍ وَنَهَى عَنِ
الزَّوْفِ وَالرِّمَةِ وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ
بِيَمِينِهِ - (رواه ابن ماجه و الدارمی)

۳۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمْنَى لَطْفُورَةٍ وَطَعَامِهِ
وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِحْلَاةٍ وَ مَا كَانَ مِنْ
أَذَى - (رواه أبو داود)

۳۲۱ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
۱۵ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْعَائِلَةِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ
يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُخْرِجُ عَنْهُ - (رواه أحمد و
أبو داود و النسائی و الدارمی)

۳۲۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
۱۶ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالزَّوْفِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهَا زَادَ
إِحْدَانَكُمْ مِنَ الْحَجَنِ - (رواه الترمذی و النسائی و أنه كثر
يذكر زاد إخوانكم من الحجى)

۳۲۳ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۱۷ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْذِي وَفِيعٌ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي
فَاخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ ثَقَلَتْ وَتَرَأَوْا سَجِي
بِرَجْمِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا أَمِنَهُ بِرَجْمِ -

(رواه أبو داود)
۳۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
۱۸ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّخَذَ فَلْيُؤْتِ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَ

مَنْ لَا خَلَا حَرَجَ دَمِهِ، اَمْتَجَبْنِ فَيُؤْتِي مَنْ فَعَلَ فَقَدْ
 احسن دَمًا لَا خَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَكَلَ ثَمًا تَحَلَّلَ فَلْيَلْطَفْ
 وَمَا لَا يَكُلُ يَلْسَانِهِ فَلْيَقْتُلْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ احسن دَمًا
 لَا خَلَا حَرَجَ وَمَنْ اَذَا اَنْفًا فَلْيَسْتَبْذِرْ فَإِنَّ لَمْ يَجِدْ
 إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَيْتَابًا مِنْ تَحْتِ الْمَسْجِدِ فَإِنَّ تَحْتَهُ
 يَلْعَبُ بِنِقَاعِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ احسن دَمًا لَا خَلَا
 حَرَجَ (رواه أبو داود وابن ماجه والدارقطني)

۳۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُولَدُ أَحَدٌ كَرِيهُ مُسْتَحَبَّهِ دَمًا
 يَغْتَسِلُ فِيهِ إِلَّا مَوْتًا فِيهِ فَإِنَّ عِلْمَهُ أَوْ مَوْتًا
 مِنْهُ (رواه أبو داود والنسائي والترمذي)

۳۲۶ وَهَذَا يَكُونُ كَرِيهًُا فِيهِ أَوْ يَمُوتُ فِيهِ (رواه
 الترمذي)

۳۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوْجَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُولَدُ أَحَدٌ كَرِيهًُا فِي حَجْرٍ -
 (رواه أبو داود والنسائي)

۳۲۸ وَعَنْ مَعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَائِكَةَ الشَّائِئَةَ الْبَرَاءَ أَذَى
 الْعَوَارِثِ فَارْعَا الظُّلُمَ وَالْقِلَ -
 (رواه أبو داود وابن ماجه)

۳۲۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ عَمْرٌ إِلَّا فِي بَيْتٍ بَابٍ الْبَابِ الْبَابِ الْبَابِ
 عَنْ عَمْرٍاءَ بَنِي قَالٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَمُوتُ كُلَّ ذَلِكَ -
 (رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه)

۳۳۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدٌ فَإِنَّ الْإِنْفِ
 أَوْ لَمْ يَكُنْ الْخَلَاءُ عَمْرٍاءَ الْخَلَاءُ عَمْرٍاءَ الْخَلَاءُ عَمْرٍاءَ الْخَلَاءُ
 (رواه أبو داود وابن ماجه)

نہیں کیا تو کچھ گناہیں اور جو شخص کہ کچھ کھائے پھر غسل کرے تو جو چیز
 خلل میں پڑے اسے پھینک دے اور جو چیز نہ بان سے نکالے اس کو نکل
 لے جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا اس پر کچھ گناہ
 نہیں اور جو شخص پاخانے کو جائے اس کو چاہئے کہ پردہ کرے۔ اگر
 کوئی چیز پردہ کی نہ ہو تو ریت کا تودہ اپنے پیچھے کر لے اس کے ساتھ
 انسان کے پاخانے کے مقام کے کھینٹا ہے جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا
 اور نہیں کیا تو کچھ گناہ ہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارقطنی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے (اس لئے کہ پیشاب
 کرنا کے بعد) اس میں نہ پاخانہ نہ کرنا اکثر دوسواں پیدا کرتا ہے۔ (ابوداؤد
 ترمذی) مگر ترمذی اور نسائی نے اس میں شتم یعنی پھینکا دینا
 نہیں بیان کیا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے سوراخ کے اندر پیشاب نہ
 کرے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت سائرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں
 جو مرد ہے جو بوجہ لعنت کا سبب ہے پیشاب اور پاخانہ نہ کرنا (دور یا نہ کھاؤ
 پر۔ راستہ کے درمیان۔ اور گائے (دارقطنی) میں پیشاب اللہ یا خانہ بھرا۔
 (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جو شخص ایک ساتھ پاخانہ پھر لے نہ پائے کہ اس پر نرم کاہلوں
 کو کھولیں اور باتیں کریں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس سے غضبناک ہو جائے
 ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ پاخانے شیطاں اور جنوں کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ پس تم میں سے
 جو شخص پاخانہ کو جائے وہ یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ
 الخبائث (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے ناپاک چیزوں سے اور
 ناپاک چیزوں سے)۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس
 وقت تم میں کوئی شخص پاخانہ میں داخل ہو تو جنوں اور انسانوں کی شرکات
 کا ہر ایک کے درمیان کا پردہ ہے کہ کہہ لیں اللہ۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا

۳۳۱ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَامٌ عَلَى آبَائِنَا الْحَبِيبِ وَعَوْرَاتِنَا بَنِي آدَمَ إِذَا
 دَخَلُوا أَحَدَهُمُ الْخَلَاءَ فَإِنَّهُ يَفْقَهُنَّ بِشَمِ اللَّهِ (رواه الترمذي)

یہ حدیث غریب ہی اور اس کی اسناد قوی نہیں ہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے غُفْرَانُکَ یعنی اے اللہ! میں تیری بخشش کا خواتنگار ہوں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں جاتے تو میں آپ کے لئے پیالہ یا (چمچے کی) چھاکل میں پانی لاتا آپ اسے استنجا کرتے پھر ہاتھ کو زمین پر رکھتے۔ پھر میں دوسرا پانی لاتا اور آپ وضو فرماتے۔ (ابوداؤد۔ دارمی اور نسائی نے اس کے معنی بیان کئے ہیں)۔

حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو وضو فرماتے اور اپنی شرم گاہ پر پھینکا دیتے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت امیمہ بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا۔ رات کو آپ اس میں پیشاب کر لیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا پیشاب کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ لیا۔ پس فرمایا کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔ اس کے بعد میں کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

امام محی السنہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر گئے اور وہاں کھڑے ہو کر اپنے پیشاب کیا۔ (بخاری و مسلم) کہا جاتا ہے کہ آپ کا یہ فعل کسی عذر پر مبنی تھا۔

فصل سوم

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اس کو ستیانہ مانو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جبریلؑ سے پہلی وحی میں آپؐ پاس آئے پس آپ کو وضو کرنا سکھایا اور نماز پڑھنی پس جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو پانی لیا اور اس کو اپنی شرم گاہ پر چھڑک لیا۔ (احمد۔ دارقطنی)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریلؑ آئے اور کہا اے محمدؐ جب تم وضو کرو تو تھوڑا سا پانی شرم گاہ

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ (۳۳۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانُكَ (رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) (۳۳۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى الْخَلَاءَ اتَّيَبَهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرَاوْ

رَكَوَةٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ اتَّيَبَهُ بِأَنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ) (۳۳۳) وَعَنْ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَتَضَمَّنَ

فَرَجَهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) (۳۳۴) وَعَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عِيدَانٍ تَحْتَ مَرِيضَةٍ يَجْعَلُ فِيهِ

بِاللَّيْلِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) (۳۳۵) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبْلُ قَائِمًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُ قَائِمًا بَعْدَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الشَّيْخُ إِلَّا مَا مِمَّ مُحَمَّدٍ السُّنَّةُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ صَحَّ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ

آتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَاطَةَ قَوْمٍ بَالَ قَائِمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) قُلْتُ كَانَ ذَلِكَ لِعَذْرِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ آتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أَوْحَى إِلَيْهِ فَعَلِمَهُ الْوُضُوءَ

الصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ عُرْفَةَ مِنَ الْمَاءِ فَفَضَّحَ فَرَجَهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاءً فِي جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْجِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ آتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أَوْحَى إِلَيْهِ فَعَلِمَهُ الْوُضُوءَ

الصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ عُرْفَةَ مِنَ الْمَاءِ فَفَضَّحَ فَرَجَهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاءً فِي جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْجِ

پر چھڑک لو۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریبہ اور میں نے بخاری سے کہتے ہوئے سنا کہ حسن بن علی ہاشمی راوی منکر الحدیث ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پس کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پانی کا لٹا لیکر آپ کے پیچھے پس آپ نے پوچھا عمرؓ یہ کیا ہے؟ عمرؓ نے کہا پانی ہے آپ کے وضو کے لئے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کرتا تو میرا یہ فعل سنت ہو جاتا۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

ابو ایوبؓ، جابرؓ اور انسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ (یعنی مسجد میں ایسے مرد (انصاری) ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے خوب پاکیزگی کرنے والوں کو) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت انصار تحقیق خداوند تعالیٰ نے پاکی کے معاملہ میں تمہارا تقرب کی ہے۔ پس کیا ہے تمہاری پاکی۔ انھوں نے عرض کیا وضو کرتے ہیں ہم نماز کے لئے اور غسل کرتے ہیں جنابت (پاکی) سے اور استنجا کرتے ہیں پانی سے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں وہ یہی ہیں۔ پس لازم کر دو اس کو۔ (ابن ماجہ)

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ مشرکوں میں سے ایک شخص نے استنہار کے طور پر کہا کہ میں تمہارے صاحب (یعنی نبی مسلم) کو دیکھتا ہوں کہ بسکھاتے ہیں تم کو ہر چیز پر ہاں تک کہ باخانہ میں بیٹھنے کی صورت بھی۔ میں نے کہا ہاں۔ آپؐ ہم کو حکم دیا ہے کہ باخانہ میں ہم قبلہ رخ نہ بیٹھیں سیدھے ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین پتھروں سے کم میں استنجا نہ کریں اور ان پتھروں میں گوبر لید اور بڑی وغیرہ نہ ہو۔ (مسلم احمد اور یہ لفظ احمد کے ہیں)۔

حضرت عبدالرحمن بن حسنہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے آپؐ کے ہاتھ میں (اس وقت) ڈھال تھی آپؐ نے ڈھال کو زمین پر رکھ دیا پھر بیٹھ کر اس کے سامنے پیشاب کیا بعض مشرکین نے کہا ان کی طرف دیکھو اس طرح پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لی اور فرمایا افسوس مجھ پر کیا تو اس چیز کو نہیں جانتا جو بنی اسرائیل کے دوست کو پہنچی (یعنی غذا) بنو اسرائیل جب پیشاب کرتے اور ان کے جسم یا کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اس کو قینچی سے کاٹ ڈالتے تھے۔ بنو اسرائیل کے ایک شخص نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ پس اس کو قبر کے عذاب میں مبتلا کیا گیا۔

(ابوداؤد - ابن ماجہ - نسائی)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَتَمَعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَارِثِيِّ يَقُولُ لِحَسَنٍ بْنِ عَلِيٍّ لَهَا شَيْءٌ الْإِسْرَافُ مَعْلُومٌ الْحَدِيثُ ۳۳۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ يُكْرِضُ مَاءً فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا أَمَرْتُ كُلَّ مَا بَلَغْتُ أَنْ أَلَوْضَاءَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) ۳۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ آتَانِي عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ مَا طَهَّرَكُمْ قَالُوا تَوَضَّأُوا لِلْقُبُلَةِ وَ نَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ نَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمْ مَوْءٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۱ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمَشْرِكِينَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ بِي إِنِّي لَا أَرَى مَا حَبَبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ أَجَلٌ أَمَدَنَا أَنْ لَا تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَنْجِي بِأَيِّمَانِنَا وَلَا تُكْتَفِي يَدُ وَنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ) ۳۴۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنْظِرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ... فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَأَنَّهُ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبُولُ قَرَضُوهُ بِالْمَقَارِيفِ فَتَهْتَمُّهُمْ عَذَابُهُ فِي قَبْرِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى۔

حضرت مروان اصغر سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ انھوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا۔ پھر قبلہ کی جانب بیٹھے اور بیٹھا کیا طرف اونٹ کے۔ میں نے کہا ابن عمرؓ کیا رسول اللہ ﷺ نے اسے تم کو منع نہیں کیا۔ جہ۔ انھوں نے کہا کہ ہاں اس سے منع کیا گیا ہے لیکن جب کریرے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو پھر کچھ حرج نہیں ہے (ابوداؤد)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پانچ خانے سے باہر آتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اذہب عني الادی و عافانی۔ یعنی ہر قسم کی تعریف اس خدا کو سزاوار ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھ کو عافیت بخشی۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب جنوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی امت کو منع فرمائیے کہ وہ گوبر پڑی اور کونے سے استنجہ نہ کریں۔ اس نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے ان چیزوں میں ہمارا رزق رکھا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ان چیزوں کے استعمال سے منع فرمادیا۔ (ابوداؤد)

۳۳۳ وَعَنْ مَرْوَانَ الْأَصْغَرَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ
أَمَّا رَجُلًا حَلَّتْهُ مُسْقِلَةُ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ
فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَلْبُ قَدْ نَهَى عَنْ هَذَا
قَالَ بَلْ إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذَلِكَ فِي الْقَضَاءِ فَإِذَا
كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا
بَأْسَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
سَلَامٌ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
أَذْهَبَ عَنِّي الْآدِي وَ عَافَانِي -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)
۳۳۵ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفَدُ الْحِجِ
عَلَى النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَنْهَى عَنْ بَعْضِ الْأَشْيَاءِ
فَأَنْتَ اللَّهُ جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بَابُ السَّوَاكِ

فصل اول

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر
میں اپنی امت پر اس بات کو مشکل نہ جانتا تو اس کو یہ حکم دیتا کہ وہ عشا کی
نماز دیر سے پڑھیں اور ہر نماز کے لئے مسواک کریں۔ (بخاری و مسلم)
شروع بن ہانیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ
جب باہر سے گھر تشریف لاتے تو سب پہلے کیا کرتے؟ انھوں نے کہا کہ سب
پہلے آپ مسواک کرتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو
تہجد کی نماز کے لئے اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے دھو لیتے۔
(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں
باتیں فطرت میں سے ہیں یعنی دس دین کی باتیں ہیں: لبوں کے بال کاٹنا
ڈاڑھی کا بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی دینا۔ ناخن کاٹنا۔ دھونا
انگلیوں کے جوڑوں کا۔ بغل کے بال کاٹنا۔ زبیر ناف بالوں کا کاٹنا۔

۳۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَامٌ لَوْلَا أَنْ أَشَقَى عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ
الْعِشَاءِ وَبِالنِّتَوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۳۳۷ وَعَنْ شَرِيحِ بْنِ هَافِصٍ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بَايَ
شَيْءٌ كَانَ يُبْدِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ
بَيْتَهُ قَالَتْ بِالنِّتَوَاكِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشْوِصُ
فَاكِهًا بِالنِّتَوَاكِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفَطْرِ: قَصُّ الشَّارِبِ أَغْفَاءُ
الْبَحِيَّةِ وَ النِّتَوَاكِ وَ اسْتِشْنَاءُ الْمَاءِ وَ قَصُّ الْأُظْفَارِ
وَ غَسْلُ الْبَرِّاجِمِ وَ تَغْفُّ الْإِبِيطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ

اور استنجا میں تھوڑا پانی خرچ کرنا۔ راوی کا بیان ہے کہ دسویں بات کو میں بھول گیا، ممکن ہے وہ کئی کرنا ہو (مسلم) اور ایک روایت میں ڈاڑھی بڑھانے کی بجائے ختنہ کرنا کے الفاظ ہیں۔ میں نے یہ روایت صحیحین میں پائی نہ حمیدی کی کتاب میں لیکن اس کو صاحب جامع اور خطابی نے معالم السنن میں اسی طرح ابوداؤد سے عمار بن یاسر کے واسطے سے روایت کیا۔

فصل دوم

۳۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّوَّاءُ مُمَظَّهَةٌ لِلْعَمِّ مَرْصَاةٌ لِلزَّبِّ (رواه الشافعي وأحمد والدارقطني والنسائي وروى البخاري في صحيحه) ۳۵۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَبُرُودُ الْخِثَانِ وَالتَّعَطُّرُ وَالسَّوَّاءُ وَالنِّكَاحُ - (رواه المستدرک)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک مُمَظَّهَةٌ (پولش شدہ) اور بُرُودُ الْخِثَانِ (خوشبو لگانا)۔ (شافعی، احمد، دارمی، نسائی، بخاری)

حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں رسولوں کے طریقہ میں سے ہیں۔ حیا کرنا۔ حیا کی جگہ دوسری روایت میں ختنہ کرنے کے الفاظ ہیں۔ خوشبو لگانا۔ مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ (ترمذی)

۳۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَنْقِظُ إِلَّا تَبَسُّوْكَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ - (رواه أبو داود وأحمد) ۳۵۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيَنِي السَّوَّاءَ إِذَا غَسَلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَرْفَعُهُ إِلَيْهِ (رواه أبو داود)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن میں جب سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے۔ (ابوداؤد، احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور پھر مجھ کو دیر سے تاکہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ پس میں پہلے اس خود مسواک کرتی۔ پھر دھوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیرتی۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۳۵۴ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَمَنِي فِي الْمَنَامِ أَسْوَأُكَ يَسُوْكَ إِلَيَّ فَيَأْتِي فِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَادَاكَ السَّوَّاءُ الْآخَرُ مِنْهُمَا فَيَقِيلُ لِي كَيْتَرُ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْآخَرِ مِنْهُمَا - (متفق عليه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں پس میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک ان میں دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دینے کا ارادہ کیا پس مجھ سے کہا گیا بڑے کو دو لہذا میں نے ان میں سے بڑے کو مسواک دی۔ (بخاری، مسلم)

۳۵۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَ فِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسَّوَّاءِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفَى مَقْدَمِي فِي - (رواه أحمد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے مجھ کو مسواک کرنے کا حکم دیا، اور مجھ کو ڈر ہوا کہ کہیں (مسواک کی زیادتی سے) میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو نہ پھیل ڈالوں۔ (احمد)

۳۵۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

تم سے مسواک کے متعلق بہت کچھ بیان کیا ہے۔ (بخاری)
حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنا
تھے اور آپ کے پاس دو آدمی تھے ان میں ایک بڑا تھا دوسرے سے پس
وحی کی گئی آپ کی طرف مسواک کی فضیلت میں یہ کہ بڑے کو مسواک دو۔

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز
جس کے لئے مسواک کی گئی ہے اس نماز پر جس کے لئے مسواک نہیں کی گئی، ستر
درجے فضیلت رکھتی ہے۔ (تہقیق در شعب الایمان)

حضرت ابی سلمہ بن خالد الجعفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں مشکل نہ جانتا اپنی امت پر
تو ان کو حکم دیتا ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا اور تاخیر کرنا عشاء کی نماز
میں تہائی رات تک۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد (دیکھا گیا کہ) زید بن خالد نماز کو آتے اور
مسواک ان کے کان پر رکھی ہوتی جس طرح قلم رکھی ہوتی ہے۔ وہ جب نماز
کو کھڑے ہوتے فوراً مسواک کر لیتے اور پھر کان پر رکھ لیتے۔ اس کو زید
نے روایت کیا اور ابوداؤد نے بھی روایت کیا مگر یہ کہ انھوں نے لا یخرو
صلوۃ العشاء لے ثلث اللیل کا تذکرہ نہیں کیا اور زید
نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لَمْ أَكْثُرْ عَلَيْهِمْ فِي السُّبُوحِ - (رواہ البخاری)
۳۵۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنْوِي وَيَعْتَدُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا
أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأَدْحِي إِلَيْهِ فِي فَصْلِ السُّبُوحِ

أَنْ يَكْبُرَ أَصْلَ السُّبُوحِ أَكْبَرَهُمَا - (رواہ ابوداؤد)
۳۵۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَفْضُلُ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَاقُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسَاقُ
لَهَا ضِعْفًا - (رواہ البیہقی بنی شعب الزیاری)

۳۵۹ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَوْلَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتَبَتَهُمُ بِالسُّبُوحِ عِنْدَ
كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خَرُوفَ مَبَلُوتِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ
قَالَ كَذَبْتَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ تَشْهَدُ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ
وَسِوَاكَ عَلَى أَذُنِهِ مَوْضِعُ الْقَلَمِ مِنْ أَذُنِ الْكَاتِبِ
لَا يَبْعَثُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنْوَى ثُمَّ رَدَّهَا إِلَى مَوْضِعِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالْإِسْنَاءُ كَرِيْمٌ
لَا خَرُوفَ مَبَلُوتِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وضو کی سنتوں کا بیان

بابُ سُنَنِ الْوُضُوءِ

فصل اول

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم
میں کوئی شخص سو کر اٹھے تو اپنے ہاتھ کو پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ
اس کو تین مرتبہ نہ دھو لے اس لئے کہ اس کو نہیں معلوم رات کو اس کا ہاتھ
کہاں رہا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی
سو کر اٹھے اور وضو کا ارادہ کرے تو تین بار ناک میں پانی دیکر ناک بھاڑے،
اس کے شیطان رات گزارا جو اس کے ناک کے بائیں پر۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کس طرح وضو کیا کرتے تھے پس کہیں کر عبد اللہ نے وضو کا پانی منگوایا اور
دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو دو دو مرتبہ دھوا پھر کئی کی اور ناک میں

۳۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَمْ يَغْسِغْ يَدَيْهِ
فِي الْوُضُوءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيُّ يَدَيْهِ
يَسْلَأُ - (متفق عليه)

۳۶۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَتَوَضَّأَ
فَلْيَسْغِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْبِرُ عَلَى خَيْشُومِهِ مُنْفَعٍ عَلَيْهِ
۳۶۲ وَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَرَدَّ عَيْنًا مَبْرُوءَةً فَأَفْنَعَ عَلَى يَدَيْهِ
فَصَلَّ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَقْبُوضًا وَاسْتَنْوَى ثَلَاثًا

پانی دے کر ناک کو جھاڑا تین تین بار پھر تین مرتبہ منہ کو دھویا پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا دو مرتبہ پھر دونوں ہاتھوں کو سر کا مسح کیا (اس طرح کہ) دونوں ہاتھوں کو پیشانی سے گزری کی طرف لے گئے اور پھر گدھی کی طرف سے پیشانی کی طرف لائے پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔ (مالک۔ نسائی۔ ابوداؤد) اور بخاری و مسلم میں یہ روایت اس طرح ہو کہ کہا گیا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے کہ وضو کرتے تم ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا وضو پس منگایا انھوں نے پانی کا تین اور ڈالا اس پر تین پانی اپنے دونوں ہاتھوں پر پس دھویا ان کو تین مرتبہ پھر برتن سے نکلی کے پانی لیا اور اسی ایک پانی سے کلی کی اور ناک میں پانی دیکر اس کو جھاڑا تین مرتبہ اس طرح کیا پھر برتن سے پانی لے کر تین مرتبہ منہ کو دھویا پھر پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا پھر پانی لے کر سر کا مسح اس طرح کیا کہ دونوں ہاتھوں کو پیشانی کے اوپر سے لیکر پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے آئے پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا اور اس کے بعد کہا کہ اس طرح تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہو کہ مسح کے لئے دونوں ہاتھوں کو پیشانی کے اوپر سے پیچھے لے اور پھر پیچھے سے آگے کو لائے یعنی سر کے آگے حصہ سے مسح شروع کیا اور گدھی کی طرف لے گئے پھر گدھی کی طرف سے وہیں لے آئے جہاں مسح شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس کلی کی ناک میں پانی دیا اور جھاڑا یعنی تین مرتبہ تین چلوؤں سے اور ایک میں یہ الفاظ ہیں کہ پس کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ ایک ہی چلو سے اور تین مرتبہ سر کا پس دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے آئے صرف ایک مرتبہ پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس کلی کی اور ناک میں پانی تین مرتبہ دیا صرف ایک چلو سے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ یعنی تمام اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا اور نہیں زیادہ کیا اس پر۔ (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو مرتبہ۔ (بخاری)

حضرت عثمان رضی عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے مقام مقاعد میں وضو کیا۔ پھر لوگوں سے کہا کیا نہ دکھلاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ

صَلَّى ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِدَاخِلِ يَمِينِهِ وَادْبَرَ يَدَيْهِ بِدَاخِلِ يَمِينِهِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ مَسَحَ يَمِينَهُ إِلَى قَفَاةِ رَأْسِهِ ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ رَدَّ يَدَا مَالِكٍ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَتَحَوُّةٌ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ - فِي الْمَتَّقِ عَلَيْهِ تَبَلَّغَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَرَضُّاً لَنَا وَصَوَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَايَا نَائِيَةً فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَمِينَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَا فَاَسْتَحْضَى فَمَضَى وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّهِ وَاحِدَةً فَقَعَلَ ذَلِكَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَا فَاَسْتَحْضَى جَمْعًا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَا فَاَسْتَحْضَى جَمْعًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَا فَاَسْتَحْضَى جَمْعًا فَسَمِعَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِيَدِهِ وَادْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ خَلَا كَانَتْ وَصَوَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَقْبَلَ يَمِينَهُ وَادْبَرَ يَدَيْهِ بِدَاخِلِ يَمِينِهِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ مَسَحَ يَمِينَهُ إِلَى قَفَاةِ رَأْسِهِ ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَضَى وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثَ عُرْفَاتٍ مِنْ قَائِدٍ وَفِي أُخْرَى فَمَضَى وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّهِ وَاحِدَةً فَقَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَسَمِعَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ يَمِينَهُ وَادْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ فِي أُخْرَى لَهُ فَمَضَى وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

۳۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَبِي النَّبْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۶۵ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِ فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ وَصَوَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَوَضَّأَ ثَلَاثًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِهَا بِالطَّرِيقِ تَحَلَّى قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَوَضَّأُوا وَهُمْ عَجَالٌ فَاسْتَهْدَيْنَا إِلَهُهُمْ وَأَعْقَابَهُمْ تَلَوُّهُمْ كَمَا يَمْسُهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَبِلٍ لِلْأَعْقَابِ مِنَ الْمَذَارِ اسْبِغُوا الْوُضُوءَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۳ وَعَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَوَضَّأَ عَلَى لَعَامَةٍ وَعَلَى الْخَطَمِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طَهْوَرِهِ وَتَرْجُلِهِ وَتَغْلِيهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَسَمْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدُوا بِأَيْمَانِكُمْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۳۶۶ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَدْ كُرْسَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَنَادَوْا فِي آوَالِهِ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَا وَضُوءَ لَهُ

۳۶۷ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ مِهْبَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ اسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبِالْعَمِّي أَوْ سِتْنَشَايَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ عَسَاكٍ إِلَى قَوْلِهِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ -

۳۶۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرَجُلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ عَسَاكٍ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ

صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا انھوں نے تین تین مرتبہ - (مسلم)
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو واپس لوٹے یہاں تک کہ جب ہم پہنچے پانی پر جو راستہ میں تھا۔ لوگوں نے نماز عصر کے لئے وضو میں جلدی کی۔ پس جب ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے تو دیکھا ان کی اڑیاں خشک ہیں کہ پانی ان کو نہیں پہنچا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وِیل ہواڑیوں کے لئے آگ سے وضو کو پورا کرو اور ”وِیل“ دوزخ کے ایک نالہ کا نام ہے۔ (مسلم)
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مسح کیا اپنی پیشانی کا اور مسح کیا عمامہ پر اور موزوں پر۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب تک ممکن ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں کو سیدھے ہاتھ سے شروع کرتے۔ یعنی طہارت میں نکلی کرتے ہیں اور جوتا پہننے میں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لباس پہنو یا وضو کرو تو اپنے سیدھے ہاتھ سے شروع کرو۔ (احمد - ابوداؤد)

حضرت سعید بن زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کا وضو نہیں ہوتا جس نے اللہ کا نام نہیں لیا۔ (ترمذی - ابن ماجہ - احمد - ابوداؤد - اور دارمی نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس کے شروع میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہیں کیا)

حضرت لقیط بن مہبہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو وضو کی خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا پورا کر تو وضو کو اور انگلیوں میں خلل کر اور اچھی طرح ناک میں پانی پہنچا مگر جب کہ تو روزہ دار ہو۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وضو کرے تو اپنے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں خلل کر۔ (ترمذی - ابن ماجہ)
ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت مسعود بن شداد سے روایت ہو کہ آپ دیکھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نبی آپ وضو کرتے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کو چھٹکیا کی انگلی سے ملے یعنی اس سے خلل فرماتے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو ایک چلو پانی لیتے اور ٹھوڑی کے نیچے پہنچاتے پس خلل کرتے اس اپنی دائری میں اور پھر فرماتے اس طرح سے حکم کیا ہے مجھ کو میرے رب نے۔ (ابوداؤد)

حضرت عثمان نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائری میں خلل کیا کرتے تھے۔ (ترمذی۔ دارمی)

حضرت ابی حنیفہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا پس دھویا انھوں نے اپنے ہاتھوں کو یہاں تک کہ پاک کیا۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا اور تین مرتبہ منہ کو دھویا اور تین مرتبہ کہنیوں کو دھویا اور ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو کھنوں تک دھویا۔ پھر کھڑے ہوئے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا اور پھر کہا پس کیا میں نے اس بات کو دکھاؤں میں تم کو کہ کس طرح تھا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (ترمذی۔ نسائی)

عبد خیر کا بیان ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہے تھے جبکہ وہ وضو کر رہے تھے پس اپنے سیدھے ہاتھ سے برتن میں سے پانی لیا اور منہ میں بھر کر کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور اگلے ہاتھ سے ناک کو جھاڑا۔ تین مرتبہ اسی طرح کیا پھر کہا جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے پس دیکھے کہ اس طرح تھا وضو آپ کا۔ (دارمی)

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلی کی اپنے اور ناک میں پانی دیا ایک ہی چلو سے اور تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا اور کانوں کے اندر کا اپنی شہادت کی انگلیوں اور اوپر کانگوٹھوں سے۔ (نسائی)

حضرت ربیع بن معوذ سے روایت ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنے دیکھا۔ پس مسح کیا اپنے اپنے سر کا اگلے حصہ پر اور پچھلے حصہ پر اور کنپٹیوں پر ایک مرتبہ اور ایک روایت میں ہے کہ وضو کیا اپنے پس راضل کیا اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخوں میں۔

۳۴۳ وَعَنْ الْمُتَوَدِّعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدُكَ أَصْبَاحَ جَلْدَةٍ يَخْمَصُهَا - (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۳۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدًا كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ خَنَاقِهِ فَخَلَّلَ بِهِ خَنَاقَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا آمَرَ فِي رَجُلٍ - (رواه ابوداؤد)

۳۴۵ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْلُلُ خَنَاقَتَهُ - (رواه الترمذی و الدارمی)

۳۴۶ وَعَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَعَمِلَ كَفَّهُ حَتَّى أَفْهَمَا ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَزِيْرَ أَعْيُنِهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَحَدًا فَغَسَلَ طُهُورَهُ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أَرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رواه الترمذی و النسائی)

۳۴۷ وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يَنْظُرُ إِلَى عَلِيٍّ حِينَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَمَلَأَهَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَشَرَّ يَدَهُ الْيُسْرَى فَعَمِلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طُهُورُهُ - (رواه الدارمی)

۳۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ فَعَمِلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا - (رواه ابوداؤد و الترمذی)

۳۴۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ بِأُظْفَارِهِمَا بِالسَّبَابَتَيْنِ فَلَا ظَاهِرَ هِمَا يَأْهَمُهُ - (رواه النسائی)

۳۵۰ وَعَنْ الزُّبَيْعِ بْنِ مُعَوِذٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَالْتَفَتَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَغَيْرَ ذَلِكَ مِنْهُ وَمَرَّةً وَاحِدَةً فِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ أَصْبَعِيْنِ فِي جُحْرَى أَذْنَيْهِ -

(ابوداؤد - ترمذی - احمد - ابن ماجہ)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي الرَّوَايَةِ الْأُولَى وَ
أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّامِنَةَ)

۳۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَّحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ
فَضْلٍ يَدَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدِ)
۳۸۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ذَكَرَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقِلَيْنِ وَقَالَ الرَّاذِي
مِنْ الرِّسَالَةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَا
قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي الْأَذْنَائِينَ مِنَ الرِّسَالَةِ مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ
أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۳۸۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَهُ
أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ
فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى
هَذَا أَفْقَدَ آسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ -)

۳۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَقَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ
قَالَ أَيْ بُنَى بَيْتِ اللَّهِ الْجَنَّةِ وَتَعَوَّذَ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ
فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالِدُّعَاءِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۸۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الْوُضُوءَ شَيْطَانٌ مَالِقٌ لَهُ الْوَلَهَانُ فَالْقُوا
وَسْوَاسَ الْمَاءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ
بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا تَالَا تَعْلَمُ أَحَدًا إِسْنَادَهُ
غَيْرَ خَارِجَةٍ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا -)

۳۸۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَوْنِ تَوْبَةٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو
کرتے دیکھا۔ پس مسح کیا اپنے سر کا اس پانی سے جو ہاتھوں کا بچا ہوا تھا یعنی
نیا پانی لے کر۔ (ترمذی اور مسلم نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے)۔
حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کیا
کہا کہ آپ آنکھ کے کویوں کو بھی ملا کرتے تھے۔ اور کہا کہ دونوں کان سر میں
میں داخل ہیں۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ اور حماد نے کہا ہے کہ
مجھ کو اس کا علم نہیں کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں۔ یہ ابوامامہ کا
قول ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول؟

عمر بن شعبہ اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی
ہے کہ انھوں نے کہا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا اور وضو کی کیفیت پوچھی۔ پس آپ نے (وضو کے) ہر عضو کو تین تین
بار دھو کر دکھایا اور فرمایا اس طرح سے ہے وضو۔ پس جس نے اس پر زیادہ
کیا بڑا کیا، تعدی کی اور ظلم کیا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا کہ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَقَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ - یعنی اے اللہ میں
ہوں تجھ سے سفید محل جنت کے دائیں جانب۔ پس کہا اے بیٹے خدا سے جنت کو
مالک اور دروازہ سے پناہ چاہ۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے
سنا کہ غمگین اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو طہارت میں زیادتی کریں
گے اور دماغ میں بھی۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابی بن کعب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا
وضو کا ایک شیطان ہر جس کو وہ لہان کہا جاتا ہے پس پانی کے دوسرے بچہ۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی سند
محدثن کے نزدیک قوی نہیں ہے اس لئے کہ ہم نہیں جانتے کہ خارجہ کے
سوا کسی نے اس کو مستند بیان کیا ہو اور وہ اصحاب حدیث کے نزدیک قوی
نہیں ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے کپڑے کے کونے اپنا منہ پونچھتے۔
(ترمذی)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس

وضو کے بعد آپ اپنے اعضا کو پونچھا کرتے تھے۔ (ترمذی اور انھوں نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور ابو معاذ راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِدْقَةً يَنْشِفُ بِهَا أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ دَابُّو مَعَاذِ الرَّائِي ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

فصل سوم

ثابت بن ابی صفیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر سے جن کا نام محمد بن باقر ہے کہا۔ کیا تم سے حضرت جابرؓ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ؟ انھوں نے کہا ہاں۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

۳۸۸ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَارِقُ وَحَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَتَلَّأْنَا قَالَتْ لَعَمْرُؤِ

حضرت عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ وضو کیا اور فرمایا کہ یہ نور ہے۔ یعنی ایک دفعہ کے بعد دوسری مرتبہ دھوا (دزین) حضرت عثمان رضا کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور فرمایا۔ یہ میرا اور محمد سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ (اور حضرت ابراہیم ؑ کا وضو ہے)۔ (دزین)

۳۸۹ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُورٌ عَلَى نُورٍ. ۳۹۰ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا وَضُوءِي وَوَضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ كُلِّي وَوَضُوءُ آبَائِهِمْ. (رَوَاهُمَا دَزِين)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے اور ہم کو ایک وضو اس وقت تک کافی ہوتا تھا جب تک کہ وضو نہ ٹوٹتا۔ (دارمی)

۳۹۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكَانَ أَحَدًا مَا يَكْفِيهِ الْوُضُوءُ مَا لَمْ يَجِدْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

محمد بن یحییٰ بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا۔ مجھ کو بتائیے کہ کیا عبداللہ بن عمرؓ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے با وضو ہوں یا بے وضو اور یہ عمل انھوں نے کس سے حاصل کیا تھا۔ کہا عبید اللہؓ نے کہ حدیث بیان کی عبداللہ بن عمرؓ سے اسما بنت زید بن خطابؓ نے یہ کہ عبداللہ بن حنظلہ بن عامر غیل نے حدیث بیان کی اسما سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا تھا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ آپ با وضو ہوں یا بے وضو یہ عمل جب آپ پر نازل ہوا تو حکم دیا گیا مسواک کا ہر نماز کے وقت اور موقوف کیا گیا وضو مگر جب کہ وضو ٹوٹ جائے۔ عبید اللہؓ نے کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ کا یہ خیال تھا کہ جب میں ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنے کی قوت ہے پس عبداللہؓ نے اس پر موت کے وقت تک عمل کیا۔ (احمد)

۳۹۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَرَأَيْتَ وَضُوءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَكَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرًا عَمَّتْ أَخَذَ فَقَالَ هَلْ تَهْتَمُّ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ بِنْتُ الْخَطَّابِ ابْنَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْغَيْلِيِّ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ آمِرًا بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَكَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرًا فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالنِّسْوَةِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَوَضِعَ عَنْهُ الْوُضُوءُ رَوَاهُ مِنْ حَدِيثٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُدْرِي أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلَى ذَلِكَ فَعَلَهُ حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم حضرت سعدؓ پر گزروے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے پس فرمایا آپ نے اسے سعدؓ کیا اسراف ہے۔ سعدؓ نے عرض کیا کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے۔ فرمایا ہاں اگرچہ جاری نہ ہو بھی تو وضو کرے۔ (احمد - ابن ماجہ)

۳۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَامِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هَذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ إِنِّي الْوُضُوءُ سَرَفٌ قَالَ لَعَمْرُؤِ إِنْ كُنْتَ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) ۳۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ

سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اللہ کا نام لیا اس نے اپنا تمام بدن (پاک) کیا اور جس نے وضو میں اللہ کا نام نہیں لیا اس نے صرف وضو کے اعضاء کو پاک کیا۔ (رد ارقطنی)
حضرت ابی رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کرتے وقت جب ان کے لئے وضو فرماتے تو اپنی انگلی کی انگوٹھی کو بھی حرکت دیتے۔
(رد ارقطنی - ابن ماجہ)

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَطْهُرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ لَمْ يَطْهُرْ إِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوءِ - رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِيُّ
۳۹۵ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْقُلُوبَةُ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِي إصْبَعِهِ (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِيُّ وَدَوْدِيُّ ابْنُ مَاجَةَ الْاَحْمَدِيُّ)

نہانے کا بیان

فصل اول

بَابُ الْغُسْلِ

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی (عورت کی) چاروں شاخوں کے درمیان (یعنی ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان) پھر کوشش کرے (یعنی جماع کرے) پس واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پانی پینے سے ہے (یعنی منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے)۔ (مسلم)
امام محی السنہ کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہے اور ابن عباسؓ نے کہا پھر پانی پانی سے ہے، کا حکم اختلام کے لئے ہے۔ (ترمذی)
(بخاری و مسلم میں یہ حدیث مجھ کو نہیں ملی)

حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ ام سلمہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا حق بات کو بیان کرنے میں حیا نہیں کرتا، پس کیا عورت پر غسل واجب ہے جبکہ اس کو اختلام ہو۔ آپؐ فرمایا ہاں جبکہ وہ پانی (منی) کو دیکھے۔ یہ نکر حضرت ام سلمہؓ نے شرم سے منہ ڈھا لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! عورت کو بھی اختلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ خاک آلود ہو تیرا دامن ہاتھ، پس کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے؟ اس کا اس کی صورت کے۔ (بخاری و مسلم)

اور اس حدیث میں جو ام سلمہ سے مروی ہے مسلم نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ اپنے بھی فرمایا کہ مرد کی گارھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زرد تیلی پس ان میں جو منی غالب ہو یا پہلے خارج ہو (انزال ہو) پھر اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ناپاکی کے غسل کا ارادہ فرماتے تو اس طرح شروع فرماتے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئے پھر دھوئے کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی انگلیاں پانی میں تر کرتے اور بالوں میں خلل کرتے۔ یعنی بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کے

۳۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الرَّجُلِ ثُمَّ جَدَّهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ
قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا مَسْنُودٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْإِحْتِلَامِ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ أَحَدَهُ فِي الْقَبِيحَاتِ
۳۹۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهَ لَا يَنْتَحِي مِنَ الْحَيِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرَبَّيْتُ يَبِينُكَ فَمَنْ لَشَبَّهَهَا وَلَدَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَرَأَى مُسْلِمٌ بِرَوَايَةِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غُلِيقٌ أَبْيَنُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ آيَاتِهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ -

۳۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاة ثم يدخل أصابعه في الماء فيخلل بها أصول شعره ثم

۴۴۰ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ
أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَاءً وَاحِدًا بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَيَبَاذِرُنِي حَتَّى أَقُولَ
دَعْنِي دَعْنِي قَالَتْ وَهُمَا جُنَبَانِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۴۴۰ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو ہم دونوں
کے درمیان رکھا ہوتا تھا۔ پس آپ پانی لینے میں عجلت سے کام لیتے یہاں تک
کہ میں یہ کہتی کہ میرے لئے پانی چھوڑ دو میرے لئے پانی چھوڑ دو معاذہ کہتی
ہیں کہ یہ غسل دونوں کا ناپاک کا غسل ہوتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۴۴۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ الْيَوْمَ الْيَوْمَ وَلَا يَذْكُرُ أَحَدًا مِمَّا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ جِئْتُكُمْ
وَلَا يَجِدُ بَلَدًا قَالَ لَا تَغْسِلُ عَلَيْهِ قَالَتْ أَمْرٌ سَلَكْتُمُ
هَلْ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ تَرَى ذَلِكَ غَسْلًا قَالَ نَعَمْ إِنَّ
النِّسَاءَ شَقَائِيهِ الرِّجَالِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
وَرْدٍ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى تَوَلَّيْهِ لَا غَسْلَ عَلَيْهِ)
وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِذَا بَايَعُوا الرِّجَالَ الْيَمَانِ الْيَمَانِ وَجِبَ الْغُسْلُ فَعَلْنَاهُ
أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا غَسَلْنَا
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے حال اس شخص کا جو (کپڑے میں) تری پائے اور اختلام یا دہن ہو۔ آپ نے
فرمایا اس کو غسل کرنا چاہیے۔ پھر اسی طرح یہ پوچھا گیا کہ اگر اختلام یا دہن ہو
تری نہ پانی برائے؟ آپ نے فرمایا اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ ام سلمہ نے یہ
یہ سن کر پوچھا کہ اگر تری ہی کو پائے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہو۔ آپ نے
ان توروں میں بھی مردوں کی مانند ہیں۔

(ترمذی - ابوداؤد - دارمی - ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
مرد کے ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ میں غائب ہو جائے (یعنی داخل
ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پس کیا
میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل، پس غسل کیا ہم دونوں نے
(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مال
کے نیچے پانچاکی ہے پس دھوؤ بالوں کو اور پاؤں کو (ابوداؤد -
ترمذی - ابن ماجہ) ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وَقِيلَ يَا أَدْرِي هُوَ شَيْءٌ كَيْسَ يَذَلُّكَ

حضرت علی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بال برابر
بھی بکے غسل جنابت میں پھوڑ دی اور اس کو نہ دھو یا تو اس کی وجہ اس کو
دورخ میں ایسا عذاب کیا جائے گا کہ لا امان علی شئ کہتے ہیں کہ (حکم شکر) اس
وقت سے دشمنی کی میں نے اپنے تبرکے ساتھ تین بار آپ پر حملے ادا کئے۔
یعنی اس وعید کے بعد میں نے اپنے سر کے بال منڈا دیے۔ (ابوداؤد - احمد
دارمی) اگر احمد و دارمی نے علی کے الفاظ کو مکر نہیں بیان کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو
نہیں کرتے تھے۔

۴۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ جَنَابَةٍ فَأَغْبَلُوا الشَّعْرَ
نُفُوًا لِبَشَرِهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
وَرْدٍ وَالدَّارِمِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ وَرْدٍ ابْنُ مَاجَةَ
وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا
فَعَلَّ بِهَا كَذًا وَكَذًا ابْنُ الدَّارِمِيِّ قَالَ عَلِيٌّ فَمَنْ شَمَّ عَادَتِ
رَأْسِي فَمَنْ شَمَّ عَادَتِ رَأْسِي فَمَنْ شَمَّ عَادَتِ رَأْسِي
ثَلَاثًا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا
لَمْ يَكُونَا رَأْسِي فَمَنْ شَمَّ عَادَتِ رَأْسِي)

۴۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (

۲۱۰ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ بِالْخُطْبِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْزِي بِذَلِكَ

وَلَا يَضُيْبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۱۱ وَعَنْ يَعْلَى قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْكَبَرِ إِذْ قَصَبَدَ الْمَنَابِرَ

فَحَمِدَ اللَّهَ وَالنَّبِيَّ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَتَّى سَتِيرَ

جُنُبَ الْحَيَاءِ وَالتَّشَتُّرِ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَدِرْ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی - ابو داؤد - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناپاکی کی

حالت میں صرف خطمی سے سر کو دھو لیتے اور اسی پر کفایت کرتے اور

دوبارہ سر پر پانی نہ ڈالتے - (ابو داؤد)

حضرت یعلیٰ رضی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

شخص کو میدان میں (نگا) نہاتے دیکھا۔ پس آپ منبر پر چڑھے خدا کی

حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا تحقیق خداوند تعالیٰ حیا دار ہے پردہ پوش ہے اور

حیا اور پردہ پوشی کو محبوب و کھتا ہے پس تم میں سے جو کوئی غسل کرے تو چاہئے

کہ پردہ کرے - (ابو داؤد - نسائی)

فصل سوم

۲۱۲ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ

مِنَ الْمَاءِ رُخَصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ

لَهُمْ عَنْهَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ

الْفَجْرَ قَدْ آتَيْتُ قَدَرُ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يَصِبْهُ الْمَاءُ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَوْ كُنْتَ مَسَّحْتَ

عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجَزَ ذَلِكَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ

وَالْعُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ

مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا بَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَ

غُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً غَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ منی کے نکلنے سے غسل واجب ہونے

کی اجازت ابتداء اسلام میں تھی پھر اس سے منع کر دیا گیا۔ یعنی ابتدائے اسلام

میں صرف منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا تھا۔ اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی

تو غسل واجب نہ تھا۔ اب یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور صرف جماع سے بھی

غسل واجب ہوا - (ترمذی - ابو داؤد - دارمی)

حضرت علی رضی نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ناپاکی کو دور کرنے کے لئے غسل کیا اور پھر صبح کی

نماز پڑھی اس کے بعد معلوم ہوا کہ ناخن برابر جگہ غسل میں خشک رہ گئی

ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اس پر مسح کر لیتا اپنے ہاتھ

سے تو کافی ہوتا - (ابن ماجہ)

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں کہ (ابتداء میں) پچاس نمازیں فرض تھیں

اور ناپاکی سے سات مرتبہ نہانا ضروری تھا اور پیشاب کپڑے پر لگ جاتا

تو اس کو بھی سات بار دھویا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلم ہمیشہ خدا تعالیٰ کی درخواست کرتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں

(فرض) رہیں اور ناپاکی سے ایک مرتبہ نہانا اور پیشاب بھرے کپڑے کو

ایک بار دھونا - (ابو داؤد)

(ابو داؤد)

بَابُ مُحَاَلَاةِ الْجُنُبِ وَمَا يَبَاحُ لَهُ

ناپاک آدمی سے میل جول اور اس امر کا بیان کہ کونسی باتیں اس کے لئے جائز ہیں

فصل اول

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ملاقات کی رسول اللہ ﷺ
اللہ علیہ وسلم سے اور میں ناپاک تھا۔ پس پکڑا آپ میرا ہاتھ اور چلا
میں آپ کے ساتھ یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے۔ پس چپکے سے اٹھ کر میں باہر آیا
اور اپنے مکان پر پہنچ کر نہایا پھر واپس آیا تو دیکھا کہ آپ تشریف لے
ہیں۔ آپ نے مجھ کو دیکھ کر فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم کہاں تھے۔ میں نے
سارا حال عرض کیا تو آپ نے فرمایا ناپاک ہے اللہ تحقیق مسلمان
ناپاک نہیں۔

یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں یہ الفاظ یوں ہیں کہ ملاقات کی
آپ نے مجھ سے اور میں ناپاک تھا۔ پس برا معلوم ہوا مجھ کو کہ جب تک
میں غسل نہ کروں آپ کے پاس بیٹھوں۔ (بخاری و مسلم)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ
اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ رات کو ناپاک ہو جاتے ہیں آپ نے
ان سے فرمایا وضو کر، عضو خاص کو دھو اور پھر سورہ۔
(بخاری و مسلم)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ اللہ علیہ وسلم جب
ناپاک ہوتے اور کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے جس
طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔
(بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنی عورت کے پاس جائے اور فارغ ہو کر پھر
دوبارہ جانے کا ارادہ کرے تو دونوں کے درمیان وضو کر لے۔
(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم (ایک رات میں
اپنی کئی بیویوں کے پاس جائے) یعنی ان سے جماع فرماتے) اور صرف
ایک مرتبہ غسل کرتے۔ (مسلم)

۲۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي
فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَأَسَلْتُ فَأَنْتَبْتُ الرَّحْلَ
فَأَعْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ آيَنَ كُنْتَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ
لَا يَنْجَسُونَ۔

هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِلسُّلَيْمِيِّ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ
فَقُلْتُ لَهُ لَقِيتُنِي أَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتَ أَنْ أَجَالِسَكَ
حَتَّى اغْتَسَلَ وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى

۲۱۶ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
تَضَيَّبُ الْجَنَابَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاعْتَسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَرَادَ
أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وَضَوَّعَ الْقَبْلَ وَضَوَّعَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ أَهْلًا
ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضَوَّعَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِمْ يَغْتَسِلُ وَاحِدًا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَحَدَّثَ أَبُو عَاصِمٍ سَنَدًا كَرُمًا فِي كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکرِ الہی کرتے تھے (یعنی ناپاکی کی حالت میں بھی) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث اِنْ شَاءَ اللّٰهُ "کتاب الاطعمہ" میں بیان کریں گے۔

فضل دوم

۴۲۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْتَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ لَا يَجُزُّ - (رواه الترمذی و البیہقی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے لگن میں غسل کیا (یعنی لگن میں سے پانی لے کر نہائیں) پس ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگن کے بجے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا۔ پس ایک بیوی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ناپاک تھی (اور اس پانی میں سے میں نے غسل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا۔)

۴۷۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِي بِيَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ بَلَفَظَ الْمَصَابِيحَ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
ناپاکی سے غسل فرماتے پھر میرے پاس آکر گرمی حاصل کرتے اس سے
پہلے کہ میں نہاؤں۔ (ابن ماجہ - ترمذی)

۴۳۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
مِنَ الْخَلَاءِ مُقِرًّا مِّنَ الْقُرْآنِ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ
يَكُنْ يَحْجِبُهُ أَوْ يَحْجِزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَّيْسَ
الْجَنَابَةُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّوْدِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ فِيهِ ۸) -

حضرت علی رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے بائزر شتر لاتے پس پڑھاتے ہم کو قرآن ادر کھاتے ہمارے ساتھ گوشت اور نہیں روکتی تھی ان باتوں سے آپ کو کوئی چیز اور نہ قرآن پڑھنے کو مگر ناپاکی (یعنی صرف ناپاکی کی حالت میں آپ ایسا کوئی کام نہ کرتے تھے۔) (ابوداؤد - نسائی - اور ابن ماجہ نے اس طرح روایت کی۔)

وَعَبَّ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدَأُوا الْحَائِضُ وَلَا الْجَنِبُ شَيْئًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
حائضہ عورت اور جنبی (ناپاک) قرآن میں سے کوئی چیز نہ پڑھے۔
(ترمذی)

۲۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجْهُ هَذِهِ الْبَيْتِ عَيْنُ الْمَسْجِدِ فَإِنِ تَوَاجَلَ الْمَسْجِدَ لِحَايَتَيْنِ وَلَا جُنُبَ - (رواه أبو داود)

حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر یوں دروازے اپنے گھروں کے مسجد کی طرف (یعنی مسجد کے اندر اپنا راستہ نہ رکھو) کیونکہ حالتِ عورتوں، اور ناپاکوں کا مسجد میں آنا میں جائز نہیں رکھتا۔ (ابوداؤد)

۲۲۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَسْكَةَ بَيْتًا فِيهِ مَوْرَةٌ وَلَا كَبْوَ
رَوَاةُ التُّوَادِّ وَالنِّسَائِيُّ (-)
لَا حَبَّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرستے
اُس گھر میں نہیں آتے جس میں تصویر ہو اور جس میں کتا اور ناپاک آدمی
ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۲۴ وَعَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۱۳ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْبَلُهُمُ الْمَلَائِكَةُ حِينَئِذٍ الْكَافِرُ

حضرت عمار بن یاسرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آدمی ہیں کہ ان کے پاس فرشتے نہیں آتے۔ کافر کے بدن کے پاس (خواہ زندہ ہو یا مردہ) مخلوق کی خوشبو

لگائیوں کے پاس اور ناپاک آدمی کے پاس جنگ وہ وضو نہ کر لے۔ (ابوداؤد)
حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے کہا۔ جو خط رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ الفاظ بھی تھے کہ قرآن
کو ہاتھ نہ لگائے مگر پاک آدمی۔ (مالک۔ دائرہ قطنی)

نافع سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ ابن عمر سے ساتھ میں قضائے حاجت
کے لئے گیا۔ پس ابن عمر نے فراغت حاصل کی اور اس روز انھوں نے جو حاجت
بیان کی وہ یہ تھی کہ ایک شخص کسی کو سچے گزر رہا تھا کہ اس کی ملاقات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور آپ پاخانہ یا پیشاب فارغ ہو کر آ رہے تھے پس سلام
کیا اس شخص نے آپ کو لیکن آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا پس جب وہ شخص اس
گلی میں نظروں اوجھل ہوئے کے قریب ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً
دیوار پر دونوں ہاتھ مارے اور پھر ان کو چہرہ پر ملا پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور دوبارہ
انھوں پر پھیرے (یعنی تیمم کیا) پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا چونکہ
پاک نہ تھا اس لئے میں تمہارے سلام کا جواب نہ دے سکتا تھا۔ (ابوداؤد)
حضرت تہاجر بن قنفذ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت پیشاب کر رہے
تھے پس میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اس وقت سلام کا جواب نہیں دیا جب
تک کہ وضو نہ کر لیا پھر آپ نے عذر کیا اور فرمایا مجھ کو یہ برا معلوم ہوا کہ ناپاکی
کی حالت میں خدا کا نام لوں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب زناپاکی
کی حالت میں ہوتے اور سو رہتے پھر جاگتے اور پھر سو رہتے۔ (احمد)
شعبہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے غسل کرتے (تو پہلے)
سیدھے ہاتھ سے اُٹھے ہاتھ پر پانی ڈالتے سات مرتبہ پھر سات مرتبہ شرمگاہ
کو دھوئے پس بھول گئے (ابن عباسؓ) ایک مرتبہ کہ کتنی بار پانی ڈالاجھ
سے پوچھا تو میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں۔ انھوں نے کہا تیری ماں نہ ہو
کس چیز نے تجھ کو معلوم کرنے سے باز رکھا۔ پھر ابن عباسؓ وضو کرتے نماز کا
وضو پھر اپنے جسم پر پانی بہانے۔ پھر کہتے اسی طرح سے تھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا طہارت حاصل کرنے کا طریقہ۔ (ابوداؤد)
حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے (سب جماع کیا) غسل کیا اس بیوی کے پاس
(مہر جماع کے بعد غسل کیا) پس میں آپ کے کہا یا رسول اللہ! آپ نے سب سے آخر

وَالْمُتَّقِينَ بِالْأَلْوَانِ وَالْجَدْبِ إِلَّا أَنْ تَوَضَّأُوا رَوَاهُ الْوَدَّ
۲۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ
أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعْمُودِ
بْنِ حَزْمٍ أَنْ يَسْتَقْرَأَ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا (رواه مالك والدارقطني)
۲۲۹ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ
فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يُؤَمِّدُنِي أَنْ قَالَ
مَرَّ رَجُلٌ فِي سَبِيلِهِ مِنَ السَّيْلِ فَلَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بُولٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَامَ
يُؤَدِّحُنِي إِذَا كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي السَّيْلِ ضَرْبَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَّ بِهَمَا وَجْهَهُ
ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَسَمِعْتُ ذَرَأَتَهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ
السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْهُ أَنْ أَرَدَ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا
أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طَهْرٍ - (رواه أبو داود)
۲۳۰ وَعَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُفَيْلٍ أَنَّهُ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ
حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَدَلَ لِيَلِيهِ قَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْهَبَ
إِلَى اللَّهِ إِلَّا عَلَى طَهْرٍ - (رواه أبو داود وروى الترمذي
إِلَى قَوْلِهِ حَتَّى تَوَضَّأَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ)

۲۳۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحِبُّ ثَمَّ يَأْمُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَأْمُ - (رواه أحمد)
۲۳۲ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا
مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ يَدَيْهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدَيْهِ الْيُسْرَى سَبْعَ
مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ رُجْلَهُ فَتَسِي مَرَّةً كَمِ افْرِغَ فَسَلَّى
فَقُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَا أُمْلِكُ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ
تَدْرِي ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغْسِلُ
جِلْدَهُ الْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْهَرُ - (رواه أبو داود)

۲۳۳ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْسِلُ
عَنْدَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غَسَلًا

میں ایک ہی غسل کیوں نہ کر لیا؟ آپؐ فرمایا یہ (ہر جماع کے بعد غسل کرنا) خوب پاک کرتا ہے، فرحت بخشے اور طہارت لے دے والا ہے۔ (احمد - ابوداؤد)
حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ مرد وضو کرے، عورت کے وضو یا غسل کے بچے ہوئے پانی سے۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ - ترمذی) ترمذی نے یہ زیادہ کہا کہ آپؐ فرمایا عورت کے جھوٹے پانی سے۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن الحنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی جس نے ابوہریرہؓ کی طرح چار برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ غسل کرے عورت مرد کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے اور کرے مرد عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے اور اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ اور چاہئے کہ مرد عورت دونوں ایک دوسرے میں چلو لے کر نہ لیں۔ (ابوداؤد - نسائی - احمد) نے اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں اور منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنگھی کرے ہم میں سے کوئی شخص روزانہ یا پیشاب کرے غسل خانہ کے اندر اور ابن ماجہ نے اس کو عبد اللہ بن سرجس سے روایت کیا۔

وَأَحَدًا أَحَدًا قَالَ هَذِهِ أَرْكَى وَأَطْيَبُ وَأَظْهَرُ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)
۳۳۸ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورٍ الْمَرْأَةِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَوْ قَالَ يَتَوَضَّأُهَا وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

۳۳۵ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَمِيرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا مَحَبَّبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَتَلْعَنَ فَاجِمِعَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِي أَوَّلِهِ نَهَى أَنْ يَتَمَشَّطَ أَحَدُهُمَا كُلُّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مَغْتَسِلٍ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ) -

بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ

فَضْلُ أَوَّلُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے، اور نہ اس میں غسل کرے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم میں یہ الفاظ ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی کے اندر غسل نہ کرے لوگوں نے ابوہریرہؓ راوی سے پوچھا کہ پھر کیا کرے؟ ابوہریرہؓ نے کہا اس میں پانی لے کر یعنی چلو سے یا کسی برتن سے غسل کرے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے۔ (مسلم)

حضرت سائب بن یزید نے کہا کہ میری خالہ عجمہ کونبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور انھوں نے کہا یا رسول اللہ میرا یہ (بھائی) بیمار ہے۔ پس آپؐ میرے سر پر ہاتھ بھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپؐ وضو کیا اور آپؐ کے بچے ہوئے پانی کو میں نے پیا۔ پھر میں آپؐ کی

۳۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولُ وَلَا يَتَوَضَّأُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ - رُتِفَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الَّذِي هُوَ جَلْبٌ قَالُوا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوَلًا -

۳۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الثَّالِثِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۸ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبْتُ فِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي وَجِعَتْ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَانِي بِالْبُرْكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ دُضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ

فَنظَرْتُ إِلَى خَاتِمِ النَّبِيِّ كَيْفِيهِ مِثْلَ ذَرِّ الْحَجَلَةِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
پشت کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پس دیکھا میں نے ہر نبوت کو جو آپ کے منہ میں
کے درمیان تھی اور پھر کھٹ کی گھنڈی کی مانند چمک رہی تھی۔
(بخاری و مسلم)

فضل دوم

۴۳۹ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاحِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا سَقَى مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّابِغِ فَقَالَ إِذَا كَانَتِ الْمَاءُ قَلَّتْ لَمْ يَكُنِ الْحَبُّ الْحَبَّتِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ دَاوُدَ فَإِنَّهُ لَا يَنْجَسُ) -

۴۴۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَوَضَأُ مِنْ بَيْتْرِ بَضَاعَةٍ وَهِيَ بَيْتْرُ طَلْقٍ فِيهِ الْحَيْضُ وَالْحُمُومُ وَالْكَلَبُ وَالتَّنْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) -

۴۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَذْكِبُ الْبَجْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا نَابِ عَطَشِنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَجْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاءٌ وَالْحِلُّ مِثْلُهُ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ) -

۴۴۲ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةُ الْحَجِّ مَا فِي إِدَاوَتِهِ قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَلْبَةُ وَمَاءٌ طَهُورٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ) - قَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ يَجْهَلُ وَحَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كُنَّا لَيْلَةَ الْحَجِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۳ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ

حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا ہم بضاعہ کے کنویں کے پانی سے وضو کر لیا کریں۔ یہ ایک کنواں تھا مدینہ میں جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی تھی۔ آپ نے فرمایا تحقیق پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ پس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم دریا میں سوار ہوئے ہیں یعنی کشتی میں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی (پینے کو) لیجاتے ہیں کیا ہم اس پانی سے وضو کریں تو یہاں سے رہ جاتیں پس کیا وضو کر لیں ہم دریا کے پانی سے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دریا کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مرد اور حلال ہے (یعنی مردہ مچھلی)۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ داہمی)

حضرت ابی زید عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ کہا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے حج کی رات میں (یعنی اس رات میں کہ جس میں حضور کی خدمت میں حج حاضر ہوئے تھے) تیری جھانگل میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نبیذ ہے۔ آپ نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کہ نبیذ (ابوداؤد۔ احمد۔ ترمذی نے یہ الفاظ بھی لکھے ہیں کہ وضو کیا آپ نے نبیذ کھجور کے شربت سے۔ ترمذی نے کہا ابوزید مجھول ہے اور علقمہ سے ثابت ہے کہ نقل کیا عبد اللہ بن مسعود رضی سے انھوں نے فرمایا میں حج کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا۔ (مسلم)

کبشہ بنت کعب بن مالک (جو ابن ابی قتادہ کی بیوی تھیں) نے کہا

کہ ابو قتادہ ان کے پاس آئے (یعنی ان کے خسر) پس میں نے ان کے لئے (برتن میں) وضو کے واسطے پانی بھرا۔ بتی آئی اور پینے لگی اس برتن میں سے پانی اور ٹیڑھا کر دیا ابو قتادہ نے اس برتن کو (تاکہ بتی ابھی طرح پانی پی لے) کبشہ کہتی ہیں کہ ابو قتادہ نے مجھ کو دیکھا کہ کیا میلان کی جانب دیکھ رہی ہوں۔ پس ابو قتادہ نے کہا میری بھتیجی اکیلا تو اس پر تعجب کرتی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ تو انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتی ناپاک نہیں ہے وہ تمہارے درمیان پھر نبیوالی ہے۔ (مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

داؤد بن صالح بن دنیا را اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ماں نے کہا کہ ان کی آزاد کرنے والی مالکہ نے ان کے ہاتھ حضرت عائشہ کے پاس ہر سید بھجوا۔ اور انھوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھتے ہوئے پایا پس اشارہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے میری طرف اس کا تو اس کو رکھنے (چنانچہ رکھ دیا گیا) پس بتی آئی اور ہر سید میں سے کھایا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہو کر آئیں تو اپنے اس ہر سید میں اسی جگہ سے کھانا شروع کیا جہاں سے بتی نے کھانا کھا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتی کا کھانا ہوا انجس نہیں ہے بتی تمہارے درمیان پھر لے والی ہے۔ پھر کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتی کے بھوٹے پانی سے وضو کرتے دیکھا۔ (ابو داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا ہم اس پانی سے وضو کر لیں جس کو گدھوں نے تھو مارا کر دیا ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں اور اس پانی سے بھی جس کو تمام درندوں نے جھوٹا کر دیا ہو۔ (شرح السنہ)

حضرت اتم پانی رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ نے ایک قصعہ (بادیہ۔ بڑا پیالہ) میں غسل کیا جس میں گندھے ہوئے آٹے کا نشا تھا (یعنی دونوں نے ایک برتن کے پانی سے غسل کیا)۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

فضل سوم

یحییٰ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ عمرؓ ایک قافلہ میں روانہ ہوئے جس میں عمرو بن عاصؓ بھی تھے۔ یہاں تک کہ ایک حوض پر پہنچے۔ عمرو بن عاصؓ نے حوض والے سے پوچھا کہ کیا تیرے حوض پر درندے بھی آتے ہیں؟ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے حوض والے یہ بتلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ ہم آتے ہیں (درندوں پر) (یعنی کبھی ہم آتے ہیں پانی پر) اور درندے آتے ہیں (ہم پر) (یعنی کبھی درندے آتے ہیں پانی پر)۔

مالک اور رزین نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے اس حدیث میں حضرت عمرؓ

ابن ابی قتادہ آت آبا قتادہ دَخَلَ عَلَيْهَا كَبْتُ لَهُ وَمَوَّجَاجَاتٍ هَرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا إِلَيْهَا حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبَشْتُهُ فَرَأَيْتِ أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ الْعَجَبُ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِجَبِينٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَا (رواه مالك و أحمد و الترمذی و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجه و المتذاری)

۴۴۴۴ عَنْ دَاوُدَ بْنِ مَرْجَانٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهَا أَسْتَلَمَتْهَا بِهَرَوَيْسَةَ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَيْدَتْهَا نَعْلِي فَأَشَادَتْ إِلَيَّ أَنْ مَبِيعَهَا فَجَاءَتْ هَرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَوتِهَا أَكَلْتُ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهَرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِجَبِينٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِقَوْلِهَا (رواه ابو داؤد)

۴۴۴۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا أَفْضَلُ الْحُمْرِ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا أَفْضَلِ السَّبَاعِ كُلُّهَا (رواه في شرح السنه)

۴۴۴۶ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُودَ مَمُونَةَ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَشَدُّ الْعَجِينِ (رواه النسائی و ابن ماجه)

۴۴۴۷ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِي رَكْبٍ فِيهِمُ عُمَرُ بْنُ الْغَامِ حَتَّى وَرَدُوا حَوْضًا فَقَالَ عُمَرُ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ يَرُدُّ حَوْضَكَ السَّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُحَدِّثُنَا فَإِنَّا نَرُدُّ عَلَى السَّبَاعِ وَتَرُدُّ عَلَيْنَا (رواه مالك و زاد رزين قال زاد بعض الروايات في قول عمر و اني سمعت رسول الله صلى الله عليه و

سَلَّمَ يَقُولُ لَهَا مَا أَخَذَتْ فِي بَطْنِهَا وَمَا بَقِيَ فَهَوَّ
لَنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ۔

کے قول میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا
ہے کہ درندے جو کچھ اپنے پیٹ میں بھر لیں وہ ان کا ہے اور جو باقی رہ جائے وہ
ہمارا ہے، پاک کرنے والا ہے اور پینے کے قابل ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
ان حوضوں کے پانی سے پاکی حاصل کرنے کا حکم پوچھا گیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان
واقع ہیں اور جن پر درندے کتے اور گدھے سب آتے ہیں۔ پس آپ فرمایا
جو چیز درندوں نے اپنے پیٹ میں بھری وہ ان کی ہے اور ہمارے لئے وہ
چیز ہے جو انھوں نے چھوڑی اور وہ پاک کرنے والی ہے۔
(ابن ماجہ)

۲۳۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ سَمِعَ مِنْ الْحِجَازِ الْيَمَنِ مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةَ تَرُدُّهَا الْبَاعُ وَالْكَلابُ وَالْحُمْرُ عَنِ
الطَّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بَطْنِهَا وَلَنَا
مَا عِبَرُ طَهُورٌ۔

(رواہ ابن ماجہ)

۲۳۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ
الْمُسْتَمْسِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ۔ (رواہ الدارقطني)

حضرت عمر بن الخطابؓ نے کہا ہے کہ دھوپ میں گرم کئے ہوئے پانی
سے غسل نہ کرو۔ اس لئے کہ وہ برص کو پیدا کرتا ہے۔ (دارقطنی)

بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ فصل اول نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کٹا پانی پی لے تو وہ اس
کو سات مرتبہ دھو ڈالے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں
یہ الفاظ ہیں کہ تمہارے جس برتن سے کٹا پانی پی جائے اس کو پاک کرنے
کی صورت یہ ہے کہ وہ اس کو سات مرتبہ دھو ڈالے اور پہلی مرتبہ ٹی سے
دھوئے۔

۲۴۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ
فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَفِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ قَالَ طَهُورٌ إِنَاءٌ أَحَدُكُمْ
إِذَا وَلَّغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَئِكَ
يَا النَّبَأِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب
کیا۔ پس لوگوں نے اس کو کپڑا لیا پس فرمایا رسول اللہ ﷺ
سلم نے لوگوں سے اس کو چھوڑ دو اور ایک ڈول پانی پیشاب پر بہا دو
کہ تم لوگ آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو مشکل کرنے والے بنا کر
نہیں۔ (بخاری)

۲۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ قِبَالَ الْمَسْجِدِ
فَقَنَّا وَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ الْمَنْثِيُّ ﷺ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَعْوَةٌ وَهَرِيقُ عَلَاقٍ بَوَالِهِ سَجْدًا مَوْتٍ
مَاءٍ أَوْ دُنُو بَاقٍ مَاءٍ فَإِنَّمَا بَعْدَكُمْ مُتَسَرِّينَ
وَلَمْ يُبْعَثُوا مُتَسَرِّينَ۔ (رواہ البخاری)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کھڑا ہو کر مسجد میں
پیشاب کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اس سے کہا ٹھہر
پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو پیشاب کرنے سے نہ روکو اس
کے سال پر اس کو چھوڑ دو تاکہ وہ پیشاب کر لے۔ چنانچہ اس کو اس کے حال پر
چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر اس کو رسول اللہ ﷺ

۲۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ
فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِرُ مَوْعَةَ دَعْوَةٍ فَتَرْكُوهَا حَتَّى
بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسَاةً

علیہ وسلم نے بلایا اور اسے کہا یہ مسجد میں پیشاب اور گندگی کے لئے نہیں ہیں بلکہ ذکر الہی نماز اور قرآن پڑھنے کے لئے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت میں سے ایک شخص کو (پانی لانے کا) حکم دیا پس وہ ایک ڈول پانی لایا اور اس کو پیشاب پر بہا دیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے (تو خشک ہو جانے پر) پہلے اس کو چمکیوں سے ملے اور پھر پانی سے دھو ڈالے پھر نماز پڑھ لے (خواہ کپڑا تر ہو یا خشک ہو جائے)۔ (بخاری و مسلم)

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اگر کپڑے کو مٹی لگ جائے (تو کیا کرے؟) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (حوض) کے کسی کپڑے پر مٹی لگ جاتی تو میں اس کو دھوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اور وہ کپڑا ابھی بھیکا ہوا ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تشریف لیجاتے۔ (بخاری و مسلم)

اسود اور ہمام روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے خشک مٹی کو گرہ دیتی تھی۔ (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ اس کپڑے سے نماز پڑھ لیتے۔

حضرت ام قیس بنت محسن کا بیان ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو جو کھانا نہ کھاتا تھا (صرف دودھ پیتا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو انبی گو میں بٹھالیا اور اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگایا اور کپڑوں پر بہا دیا اور دھویا نہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب کپڑے کو دباغت سے لیا جائے (یعنی پکالیا جائے یا دھوپ میں خشک کر لیا جائے) تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک آزاد کردہ لونڈی کو ایک بکری صدقہ میں دی گئی، وہ مر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے آپ نے فرمایا کیوں نہ نکال لیا تم نے اس کا

فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصَلُّونَ فِيهَا شَيْءَ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَالْفَقْدِ رَوَى النَّسَائِيُّ لَدُنْكَ اللَّهُ وَلَقَدْ رَوَى الْقُرْآنُ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَمْرٌ جَلَاءٌ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِثْ مَاءٍ فَسَنَّهُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ أَرْفَاقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَنَا إِذَا أَصَابَتْ ثَوْبَهَا الدَّمَ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْ ثَوْبَ أَحَدِنَا الدَّمَ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرَصْهُ ثُمَّ لْتَنْفِخْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لْتَصِلْ فِيهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْهَيْئَةِ الَّتِي يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَآثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۵ وَعَنْ الْأَسْوَدِ وَهَبِ بْنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرِكُ الْمِثْمَى مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَبِرواية علقمة وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيهِ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ۔

۲۵۶ وَعَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مُحَسَّنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنِ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَةٍ قَالَتْ ثَوْبُهُ قَدْ عَابَ مَاءٌ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهِّرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۸ وَعَنْهُ قَالَ تَصْلِقُ عَلَى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ بِشَاءَ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمُ إِهَابَهَا فَدَبَّغْتُمُوهَا فَاسْتَفَعْتُمُوهَا

بِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَيَّتُمْ أَكَلَهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۹ وَعَنْ سُوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ مَاتَ لَنَا مَنَاءٌ فَلَدَيْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا
نَبْدِي فِيهِ حَتَّى صَارَ شَتًّا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فصل دوم

پس دباغت دے لی ہوتی اس کو اور نفع اٹھالیا ہوتا اس سے لوگوں نے
عرض کیا یہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا کھانا حرام ہے۔ (بخاری مسلم)
حضرت رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ کہتی
ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی۔ پس ہم نے اس کے چمڑے کو دباغت دی پھر
ہمیشہ اس میں نبید بناتے تھے یہاں تک کہ وہ پُرانی ہو گئی۔ (بخاری)

حضرت لبابہ بنت حارث سے روایت ہے کہ کہا انھوں نے حسین بن
علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھے کہ انھوں نے پشیاں کیا آپ کے کپڑے
پر۔ میں نے عرض کیا آپ دوسرا کپڑا پہن لیجئے اور تہ بند مجھ کو دیکھ لیں
تاکہ میں اس کو دھو دوں۔ آپ نے فرمایا لڑکی کے پشیاں کپڑے کو دھویا
جاتا ہے اور لڑکے پشیاں پر پانی کا چھینٹا دیا جاتا ہے (احمد۔ ابوداؤد
ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکی کے پشیاں سے کپڑے کو
دھویا جاتا ہے اور چھینٹا دیا جاتا ہے لڑکے کے پشیاں سے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
جب چلے کوئی تم میں سے اپنی جوتیوں کے ساتھ گندگی پر اور پھر مٹی پر
یعنی زمین پر تو مٹی اس گندگی کو پاک کر دینے والی ہے (ابوداؤد ابن ماجہ)
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ان سے ایک عورت نے کہا کہ میرا
دامن لمبا ہے اور میں نایاک جگہ سے گزرتی ہوں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا،
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ پاک کرتی ہے اس کو وہ چیز جو اس کے
بعد ہے (یعنی زمین) (احمد۔ مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد اور دارمی) اور
ان دونوں نے کہا کہ وہ عورت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد تھی
حضرت مقدم بن معدی کرب نے کہا کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ
ﷺ نے درندوں کے چمڑے کو پہننے سے اور ان پر سوار ہونے
سے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

ابوالملیح بن اسماء رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے درندوں کے چمڑے کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے (احمد۔
ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی) دارمی اور ترمذی نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے
درندوں کے چمڑے کا فرش بچھانے سے بھی منع کیا ہے۔

ابوالملیح کا بیان ہے کہ وہ درندوں کے چمڑے کی قیمت کو برا خیال کرتے
ہیں۔ (ترمذی)

۴۶۰ عَنْ لَبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ
عَلِيٍّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ
عَلَى نَوْبِهِ فَقُلْتُ لَيْسَ تَوْبًا وَأَعْطَنِي إِذَا زِلْتُ حَتَّى
أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْإِنْتَى وَيُصَبَّحُ
مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
فِي رِوَايَةٍ لِإِبْنِ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي التَّمِيمِ
قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْحَارِيَّةِ وَيُرْسَى مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

۴۶۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بَعْلَةً الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ
طَهْرٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

۴۶۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِتَتْ أُطِيلُ
ذَيْبِي وَأَمْسَيْتُ فِي الْمَكَانِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهَّرُ مَا بَعْدَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ الْهَرَمِيُّ
أُمُّ وَلَدِ ابْنِ بَرَاءٍ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ۔

۴۶۳ وَعَنْ أَبِي الْقَدَّامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ قَالَ تَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْسٍ جُلُودِ
السَّبَاعِ وَالتُّرُوبِ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۴۶۴ وَعَنْ أَبِي الْمَلِجِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)۔

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ أَنَّ تَفْتَرَسَ
۴۶۵ وَعَنْ أَبِي الْمَلِجِ أَنَّهُ كَرَا تَهَى جُلُودِ السَّبَاعِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کا خط آیا (جس میں لکھا تھا کہ) تم مردار کے چمڑے سے نفع نہ اٹھاؤ اور نہ اس کے پٹھے سے۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، مردار کے چمڑے سے نفع اٹھایا جائے اس کو دباغت دینے کے بعد۔

(مالک - ابوداؤد)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قریش کی ایک جماعت اپنی ایک (مردہ بکری) کو اس طرح کھینچ کر لے جا رہی تھی جس طرح گدھے کو لے جاتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا۔ کاش نکال لیا ہوتا تم نے چمڑہ اس کا۔ لوگوں نے کہا یہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پاک کر دیتا ہے اس کو پانی اور لکیر کے پتے (یعنی دباغت سے مردار کا چمڑہ پاک ہو جاتا ہے۔ (احمد - ابوداؤد)

حضرت سلمہ بن المحقق رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں ایک شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ ناگہاں آپ نے ایک مشک کو لٹکے ہوئے دیکھا۔ آپ نے پانی مانگا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو مردار کا چمڑہ ہے آپ نے فرمایا دباغت نے اس کو پاک کر دیا ہے۔ (احمد - ابوداؤد)

فضل سوم

بنو عبد الاشہل کی ایک عورت بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مسجد کی طرف جو ہمارا راستہ ہے وہ غلیظ ہے پس کیا کریں ہم جب ہم پر بارش ہو۔ آپ نے فرمایا کیا اس کے بعد کوئی پاک راستہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا پس یہ پاک راستہ اس ناپاک کے بدلہ میں ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور ننگے پاؤں زمین پر چلنے سے وضو نہ کرتے تھے۔

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں گتے مسجد کے اندر آتے جاتے تھے اور ان کی آمد و رفت کے سبب صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد کو دھوئے نہ تھے۔ (بخاری)

حضرت برادر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس چیز کا گوشت کھایا جائے اس کے پیشاب کچھ حرج نہیں ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے یہ

۲۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ آتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ يَاهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةٍ

۲۶۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ۔ رَوَاهُ مَا لِكَ وَابُودَاوُدَ

۲۶۸ وَمِنْ مِمَّنْ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجِدُّ وَنَ شَاةَ لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِيَّاهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْهَرُهَا الْمَاءُ وَالْقِرَاطُ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ

۲۶۹ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمَحْقِقِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِي غَزْوَةٍ تَبُوكَ عَلَى أَهْلِ سَيْفَاذَا قُرَيْبَةٍ مُعَلِّقَةً فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دَبَّغَهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ)

۲۷۰ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مَيْتَةٌ فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مَطَرْنَا قَالَتْ قَالِ الْيَسَّ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَذِهِ بِهَذِهِ۔

(رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

۲۷۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَقْبَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِيِّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۷۲ وَعَنْ بَنِي عُمَرَ قَالَ كَانَتْ الْكِلَابُ تُقْبَلُ وَتُدْبَرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَكُمُ الْبُرُشُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۷۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْسُ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لِحَمِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ جَابِرٍ

قَالَ مَا أَكَلَ لَحْمَهُ فَلَا بَأْسَ بِوَلَدِهِ -

الفاظ ہیں کہ وہ جانور جس کا گوشت کھایا جائے اس کے پیشاب سے کچھ حرج نہیں ہے۔ (احمد - دارقطنی)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِقُطْنِيُّ)

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

فصل اول

شرح ابن ہانی نے کہا میں نے علی بن ابی طالبؓ سے موزوں پر مسح کا مسئلہ پوچھا۔ پس کہا حضرت علیؓ نے کہ مدت مقرر کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (موزوں پر مسح کی) مسافر کے لئے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔ (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شرکت کی۔ پس ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کے لئے گئے فجر سے پہلے، میں آپ کے لئے پانی کی جھاگل لے گیا۔ جب آپ واپس آئے میں نے آپ ہاتھوں پر جھاگل۔ پانی ڈالنا شروع کیا آپ دونوں ہاتھوں کو دھویا اور منہ کو۔ آپ اس وقت صوف کا جہیز پہنے ہوئے تھے آپ نے جبہ کی آستینوں کو چڑھا کر ہاتھوں کو نکالنا چاہا پس تنگ ہوئی آستینیں (اور ہاتھوں کے اوپر نہ چڑھ سکیں) لہذا آپ نے جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال لئے اور جبہ کو مونڈھوں پر ڈال لیا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر اپنے پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا۔ پھر میں نے آپ کے پاؤں موزے نکالنے کا ارادہ کیا تاکہ آپ پاؤں کو دھوئیں۔ آپ فرمایا موزوں کو چھوڑ دو کیونکہ میں نے ان کو پاکی پر پہنا ہے۔ پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح کیا۔ اس کے بعد آپ سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا اور ہم قوم میں پہنچے (یعنی مجاہدین اسلام میں) وہ لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عبدالرحمن ابن عوفؓ رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھا رہے تھے وہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا احساس ہوا تو انھوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی جگہ قائم رہنے کا) اشارہ فرمایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے دو رکعت نماز میں سے ایک رکعت پڑھی پھر جب انھوں نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور جو رکعت رہ گئی تھی ہم نے اس کو پورا کیا۔ (مسلم)

۴۴۴ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ وَبَيِّنَاتٍ لِّلْمُقِيمِينَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۵ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَّذَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْخَائِطِ حُمْلَتُ مَعَهُ إِذَا وَكَبَلَ الْفَجْرَ فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذَتْ أَهْرَاقَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِذَا وَكَبَلَ فُغْصَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَنَظَرَ كَرَّ الْجُبَّةَ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِّنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَآلَفَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكَبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَى يَدَيْهِ رَا نَزَعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعُوهُمَا فَإِنِّي أَدْخُلُهُمَا طَاهِرًا فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَبُصِّلِي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكِعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْطَى إِلَيْهِ فَأَذْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَ الرُّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَرَكْعَتَا الرُّكْعَةِ الَّتِي سَبَقْتَنَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو کھڑے ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور جو رکعت رہ گئی تھی ہم نے اس کو پورا کیا۔ (مسلم)

فصل دوم

ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ جازت دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۴۶ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

رَخَّصَ لِمَسَافِرِهِمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَرَّةً لِيَأْتِيَهُمْ وَلِلْمُعْتَمِرِ
يَوْمًا وَكَذَلِكَ إِذَا تَطَهَّرَ فَلَيْسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَتَمَسَّحَ
عَلَيْهِمَا - (رَوَاهُ الْأَثَرِيُّ فِي سُنَنِهِ وَابْنُ خَرِزْمَةَ فِي
الذَّارِقُطِيِّ وَقَالَ الْحَافِي هُوَ صَحِيحٌ إِلَّا سَنَادَهُ هَلْكَ فِيهِ)

۲۷۷ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْعِ خِفَا
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِيَأْتِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ
وَيَكُولُ وَنَوْمٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ)

۲۷۸ وَعَنِ ابْنِ أَبِي شُعْبَةَ قَالَ وَصَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ تَمَسَّحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ مُعْلُولٌ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَحَمَّادَ الْإِسْطَاقِيَّ
الْبُخَارِيُّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَكَذَا أَضَعُفُ
أَبُو دَاوُدَ)

۲۷۹ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ
يَتَمَسَّحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
۲۸۰ وَعَنْهُ قَالَ تَوَصَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَمَسَّحَ
عَلَى الْجَوْ رَبَّيْنِ وَالتَّخْلَيْنِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) -

فصل سوم

۲۸۱ عَنِ ابْنِ أَبِي شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسِيتُ قَالَ
بَلْ أَنْتَ نَسِيتُ يَهْدِ أَمْرِي رَبِّي عَنْ دَجَلٍ - (رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۲۸۲ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالتَّوَارِيكَ لَكَانَ
أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَمَسَّحُ عَلَى ظَاهِرِهِ
خُفَّيْهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

مسافر کو تین دن اور تین رات کی اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی
جبکہ مونے پہنے ہوں، وضو کر کے دونوں موزوں پر مسح کرنے کی دائرہ -
ابن خزیمہ - دارقطنی (خطابی نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور منتقے
میں اسی طرح پر ہے۔

حضرت صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ
ﷺ علیہ السلام ہم کو حکم دیتے کہ تین دن اور تین رات تک اپنے موزوں کو پاؤں
سے) باہر نہ نکالو۔ مگر جب ناپاک ہو جاؤ اور غسل واجب ہو جائے لیکن پانی نہ
پیشا ابھرنے کے بعد موزے اتارنے کی ضرورت نہیں (ترمذی - نسائی)

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ
اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا پس آپ نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کیا (ابوداؤد
ترمذی - ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث معلول ہے اور میں ابو زرعہ
اور محمد یعنی بخاری سے اس حدیث کے بارہ میں معلوم کیا تو انھوں نے
کہا صحیح نہیں ہے اور اسی طرح ابوداؤد نے بھی اس کو ضعیف کہا
(ہے)

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
دیکھا کہ موزوں پر مسح کرتے تھے۔ (ترمذی - ابوداؤد)
حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے وضو
کیا اور مسح کیا جرابوں اور نعلین پر۔
(احمد - ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت مغیرہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ
اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھول گئے
آپ نے فرمایا بلکہ تو بھول گیا میرے رب بزرگ و بڑے مجھ کو اسی کا حکم دیا ہے۔
(احمد - ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر دین رائے پر ہوتا تو موزوں کے نیچے مسح
کرنا بہتر ہوتا اور مسح کرنے سے اور بلاشبہ میں نے دیکھا ہے رسول اللہ
ﷺ علیہ وسلم کو کہ آپ موزے کے اوپر مسح کرتے تھے۔
(ابوداؤد - دارمی)

بَابُ التَّيْمُمِ

فصل اول

تیمم کا بیان

۲۸۴ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُضِيَ لَنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا أَقْبَلْتُ جُعِلَتْ تَرَبُّثُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا الْمَرْءُ نَجَسَ الْمَاءَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۴ وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى يَا لَنَا نَاسٍ فَلَمَّا انْقَضَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذْ هُوَ مِنْ جُلٍّ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالضَّبْعَيْنِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۵ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجَنَّبْتُ فَلَمْ أَصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَعِمْرَ أَمَا تَدْرِكُ أَنْتَا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعْتُ فَصَلَّيْتُ فَلَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كُنْتَ يَكْفِيكَ هَكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا شَمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَلَمْ يَسْمَعْ شَوْخَةً وَفِيهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدِكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَمْسَحَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ.

۲۸۶ وَعَنْ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْقَيْمَةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُؤَلِّقُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيَّ حَتَّى قَامَ إِلَى جِدَارٍ فَحَنَنَ بَعْضًا كَأَنَّهُ مَعَهُ شَمٌّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ فَسَحَّ وَجْهَهُ وَذَرَعَايَهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ وَكَلَّمَ أَحَدًا هَذَا فِي رِوَايَةٍ فِي الضَّبْعَيْنِ وَلَا فِي كَيْفِ الْيَدَيْنِ وَلَكِنْ ذِكْرُهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت حذیفہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم کو فضیلت دی گئی ہے دوسری امتوں کے لوگوں پر تین چیزوں میں۔ ایک تو بنائی گئی ہمارے صفیں (نماز میں) مثل ملائکہ کی صفوں کے۔ دوسرے بنائی گئی ساری زمین ہمارے لئے مسجد تیسرے بنائی گئی ساری زمین ہمارے لئے پاک کرنے والی جب کہ ہم کو پانی نہ ملے۔ (مسلم)

حضرت عمران کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم سفر میں تھے کہ اپنے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک اپنے ایک شخص کو دیکھا جو الگ بیٹھا ہوا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ اس حضرت نے اس سے فرمایا اے فلان کس چیز نے روکا تجھ کو کہ تو لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑھے؟ اس نے عرض کیا میں ناپاک تھا اور غسل کے لئے پانی نہ تھا اپنے فرمایا تو پھر تیرے لئے مٹی ہے (یعنی تیمم) کہ وہ کافی ہے (بخاری و مسلم) حضرت عمارؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں ناپاک ہو گیا ہوں اور پانی مجھ کو نہیں ملا ہے (میں کیا کروں) عمارؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کیا آپ کو واقعہ یاد ہے کہ جب ہم سفر میں یعنی ہم اور تم دونوں جنبی (ناپاک) ہوئے۔ تم نے تو نماز نہیں پڑھی اور میں نے خاک پر بیٹھ کر نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبی ﷺ کے لئے کیا۔ آپ نے فرمایا تیرے لئے یہ کافی تھا یہ ارشاد فرما کر نبی ﷺ نے تیمم کیا۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا، پھر ہاتھوں پر بھونک ماری پھر چہرہ پر دونوں کو بھیرا اور ہاتھوں پر بھی (بخاری) اور مسلم کی روایت میں آخری الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لئے یہ کافی تھا کہ تو اپنے دونوں کو زمین پر مارا پھر بھونکنا ان کو اور

حضرت ابو الجہم بن الحارث ابن القیمہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب سے گزرا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے سلام کیا اور اپنے جواب نہیں دیا مجھ کو، یہاں تک کہ آپ کھڑے ہوئے اور لاٹھی سے جو آپ کے پاس تھی دیوار کو کھڑیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دیوار پر رکھا اور چہرہ اور ہاتھوں پر دونوں ہاتھوں کو بھیرا پھر میرے سلام کا جواب دیا اس روایت کو میں نے بخاری و مسلم میں نہیں پایا اور نہ کتاب حمیدی میں البتہ اس کو شرح السنہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے یہ

فصل دوم

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی پاک کرنے والی ہے مسلمان کو اگر چہ وہ پانی کو دس برس تک نہ پائے۔ پس جب پانی کو پائے تو اس سے بدن کو دھوئے یہ اس کے لئے بہتر ہے۔
(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔)

۴۸۷ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقَبِيلَةَ الطَّيِّبَةَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمْسَهُ بَشْرًا فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُيْهَقِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ عَشْرَ سِنِينَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم سفر پر نکلے پس ہم میں سے ایک آدمی کو پھر لگا اُس سے اس کے سر میں زخم آگیا۔ پھر اس کو احتلام ہوا اور اس نے اپنے دوستوں سے پوچھا کیا ایسی حالت میں تیمم جائز ہے؟ انھوں نے کہا ایسی حالت میں جبکہ تو پانی استعمال کرنے پر قادر ہو تم میں سے تم میں سے کوئی وجہ نہیں پاتے۔ پس اس نے غسل کیا اور تم گیا۔ پھر جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا لوگوں نے اس کو مار ڈالا اللہ ان کو مائے جو بات معلوم نہ تھی ان کو انھوں نے کیوں دریافت نہیں کی۔ نادانی کی بیماری کا علاج سوال ہے بلاشبہ اس کو تیمم کرنا کافی تھا اور وہ اپنے زخم کے کپڑے کی پٹی پر مسح کرتا اور تمام بدن کو دھوتا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو شخص سفر پر روانہ ہوئے نماز کا وقت ہو گیا اور ان کے پاس پانی نہ تھا پس دونوں نے پاک مٹی پر تیمم کیا اور نماز پڑھ لی پھر (اسی نماز کے) وقت ہی کے اندر پانی مل گیا، تو ان میں سے ایک شخص نے تو وضو کر کے نماز کو ٹالی اور دوسرے نے نہیں ٹوٹائی۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا۔ پس جس نے نماز نہیں پھیری تھی اس سے آپ نے فرمایا تو نے سنت پھیل کیا اور تیری نماز کافی ہو گئی اور جس نے وضو کر کے نماز پڑھ لی تھی اس سے فرمایا تجھ کو دو گنا ثواب ملے گا۔ (ابوداؤد۔ دارمی۔ نسائی) نسائی اور ابوداؤد نے بھی اس کو عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔

۴۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِمَّا حَجَرْنَا فَتَجَعَلْنَا فِي رَأْسِهِ فَأَحْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيْمُمِ قَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَا بِهِ قَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ إِلَّا سَأَلُوا إِيَّاهُ لَمْ يَعْلَمُوا خَاتِمًا شَفَاعَةُ الْعَبْدِ السَّوَالِ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَ يُعْصِبَ عَلَى جُرْحِهِ خُرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَأَلُوهُ جَسَدَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ رَجَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۴۸۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَخَضِرَتِ الْقَبْلَةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الْقَبْلَةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَعُ تِلْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَيَمَّمَا وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرَ مَوْتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مُحْكَمًا وَقَدْ رَوَى هُوَ وَأَبُو دَاوُدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا

فصل سوم

حضرت ابو الجہم بن الحارث بن الصمد کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حمل (کنویں) کی طرف تشریف لائے پس آپ کے ایک شخص ملا اور آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے اور اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ یعنی تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا۔ (بخاری و مسلم)

۴۹۰ عَنْ أَبِي جَهْمٍ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بَيْتٍ جَلَّ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحِجَابِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَبِأَيْدِيهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبْعِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِأَكْفِهِمُ الْقَعِيدَ ثُمَّ مَسَّحُوا بِأُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكْفِهِمُ الصَّبْعَ مَرَّةً أُخْرَى مَسَّحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْأُيَاطِ بِطَوْنِ أَيْدِيهِمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت تمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تمسک کیا، پاک مٹی سے نماز فجر کے لئے جب کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس انھوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارا اور مسح کیا اپنے چہروں کا۔ ایک بار پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ یعنی سارے ہاتھوں کا مونڈھوں تک اور بغل کے اندر اپنے ہاتھ ڈال کر۔

(ابوداؤد)

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُونِ

فصل اول

غسل مسنون کا بیان

۲۹۲ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۲۹۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْتَسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کو آئے تو چاہئے کہ پہلے غسل کرے (بخاری و مسلم) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے دن غسل ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائق ہے ہر بالغ (اور عاقل) مسلمان پر یہ کہ وہ ہر ساتویں دن غسل کرے جس میں سر اور بدن کو دھوئے۔

(بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت سمرہ بن جندبؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے وضو کیا جمعہ کے دن اس نے فرض ادا کیا اور یہ بہت اچھا فرض ہے۔ اور جس نے غسل کیا پس غسل افضل ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غسل کرے اس کو چاہئے کہ وہ بھی غسل کرے۔ (ابن ماجہ) اور احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں اور جو میت کو اٹھائے وہ وضو کرے

حضرت عائشہؓ نے فرمائی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں سے غسل فرمایا کرتے تھے (یعنی اپنے چار باتوں سے غسل کر کے کا حکم دیا ہے) جنات سے۔ جموع کے دن۔ سینگ کی کھجوائے سے اور میت کو نہلانے سے۔ (ابوداؤد)

حضرت قیس بن عاصم نے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہوئے تو نبی صلی اللہ

۲۹۵ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ وَمِنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۹۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَلَ مِثْنًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ -

۲۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنْ الْحَمَامَةِ وَمِنْ غَسْلِ الْمَيْتِ - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۲۹۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَتَاهُ قَامِرَةٌ فَمَلَأَتْ

جس دینی امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس میں ہماری مخالفت ضرور کرنا ہے پس
اسید بن خضیر اور عباد بن بشر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہود ایسا او
ایسا کہتے ہیں کیا اب ہم ان عورتوں کے پاس نہ بیٹھیں (ان سے ہر قسم کے
تعلقات ترک کر دیں؟)۔ (مسلم کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ
کا رنگ بدل گیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں نے خیال کر لیا کہ آپ ان دونوں
شخصوں سے خفا ہو گئے۔ چنانچہ وہ دونوں اذی باہر نکل گئے پس ان
دونوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا تحفہ لایا گیا ہے

وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُ
كَذَا وَكَذَا أَفَلَا جَاءَ مَعَهُمْ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهَا
فَحْرًا جَانًا سَقَبَلَهُمَا هَدِيَّةً مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي أَنْارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا
أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهَا -

(درواہ مسلم)

(ایک برتن میں)۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی کو بھیجا (ان کو بلانے کے لئے) اور جب وہ آگئے تو دونوں کو
دودھ پلایا۔ پس ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر ناراض نہیں ہوئے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ریانی کے) ایک برتن سے غسل کرتے اور ہم دونوں ناپاک ہوتے اور آپ مجھ
کو حکم دیتے پس میں تہبند باندھتی۔ اور آپ اپنے جسم کو میرے جسم سے
لگاتے (تہبند کے اوپر) اور میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ اور آپ
اعٹاف کی حالت میں اپنا سر مسجد سے باہر نکال دیتے اور میں حیض کی حالت
میں آپ کا سر دھوتی۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَلَا خَا جُئْتُ
وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتِي رُفِيًا شَرَفِي وَأَنَا حَائِضٌ وَ
كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا
حَائِضٌ -

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی پھر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو (اسی برتن میں بچا ہوا پانی یا نیا پانی) دیتی اور آپ اسی جگہ
منہ لگا کر پیتے جس جگہ میں نے پیاتھا اور حالت حیض میں میں گوشت کی ٹہری
چوستی پھر وہ ٹہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی اور آپ بھی اسی
جگہ سے اس ٹہری کو چومتے جہاں سے میں نے چوسا تھا۔ (مسلم)

۵۰۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَا وَلَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِي
فَيْشْرَبُ وَالْعَرَقُ فِي الْعَرَقِ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَا وَلَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِي -

(درواہ مسلم)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ جب میں حیض سے ہوتی، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگاتے اور پھر قرآن پڑھتے۔
(بخاری و مسلم)

۵۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَكَلَّمُ فِي تَحْرِيمِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ -

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسجد میں سے مجھ کو یہ حکم دیا کہ جھوٹا بوریا اٹھا کر مجھ کو دیدو۔ میں
نے عرض کیا کہ میں حیض سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے
ہاتھ میں نہیں ہے۔ (مسلم)

۵۰۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَاوَلَيْتُنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ
فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتِكَ كَيْسَتْ فِي يَدِكَ -

(درواہ مسلم)

حضرت میمونہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ چادر میں
نماز پڑھتے جس کا کچھ حصہ مجھ پر اور کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر ہوتا اور میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۵ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَى وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ
وَأَنَا حَائِضٌ -

(متفق علیہ)

فصل دوم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عائفہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے پاخانہ کی جگہ صحبت کرے یا کماہن کے پاس جائے پس اس نے کفر کیا اس چیز کا جو نازل ہوئی محمد پر۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔) اور ابن ماجہ و دارمی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ مکاہن جو کچھ کہے وہ اس کی تصدیق کرے یعنی سچا جائے۔ پس وہ کافر ہوا۔ ترمذی نے کہا کہ ہم اس حدیث کو حکیم اثرم کے واسطے سے جانتے ہیں۔ وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبْيِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتَيْهَا قَصِيدَةٌ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَكِيمٍ إِلَّا شَرَّهِ عَنْ أَبِي تَيْسَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے کیا چیز حلال اپنی عورت سے جب کہ وہ عائفہ ہو؟ آپ نے فرمایا حلال ہے تیرے لئے وہ چیز جو اوپر ہو تہبند کے اور بچنا اس سے بہتر ہے (روزین) حج السنۃ نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

۵۰۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا خَوَّقَ إِلَّا زَارَ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ - (رَوَاهُ رِزِينُ) وَقَالَ مُحَمَّدٌ السُّنَنُ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی عائفہ عورت سے جماع کرے اس کو چاہئے کہ نصف دینار خیرات کرے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۵۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الزُّبُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنُصْفِ دِينَارٍ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۵۰۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَيَذَارُ وَلَا دَاكَانَ دَمًا أَصْفَدَ فَصِغْ دِينَارٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر حیض جماع کرنے سے جو صدقہ دیا جائے گا اس کی صورت یہ ہوگی کہ اگر حیض کا خون سرخ ہو تو ایک دینار اور خون زرد ہو تو نصف دینار۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضرت زید بن سلمؓ نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا چیز حلال ہے میرے لئے میری بیوی سے جب کہ وہ عائفہ ہو؟ آپ نے فرمایا کہ خوب مضبوط باندھ تو تہبند اس کا اس کے جسم پر پھر تہبند کے اوپر تیرا کام ہے (یعنی ناف سے اوپر تھک کو اختلاط مباح ہے۔ مالک)

۵۱۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِذَا تَمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا) ۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَبِيرِ فَلَمْ يَقْرُبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَدُنْ مِنْهُ حَتَّى تَطْهُرَ - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں عائفہ ہوتی تو بستر سے بولے پر پر آجاتی اور نہ رسول اللہ ﷺ ان کے قریب آتے اور نہ وہ قریب جاتیں ان کے جب تک کہ پاک نہ ہوتیں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

فصل اول

۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي جُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمْرَأَةٌ أَسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَأَدْعِي الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا قُبِلَتْ حَيْضَتُكَ قَدِمِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَدْتَ فَأَعِصِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ مَلِيْ-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ فاطمہ بنت ابی جُبَیْشِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جس کو خون آتا رہتا ہے، پاک نہیں ہوتی کیا میں ایسی حالت میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، یہ خون تو ایک رگ کا خون ہے حیض کا خون نہیں ہے۔ جس وقت تجھ کو حیض آئے نماز چھوڑ دے اور جب جانا رہے تو اپنے خون کو دھو ڈال یعنی غسل کر، اور پھر نماز پڑھ۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱۳ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الثَّوْبَرِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي جُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرِفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْأَخْضَرُ فَتَوَضَّعِي وَصَلِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ -

۱۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّا أَمْرَأَةٌ كَانَتْ تَهْمُ أَنْ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَنْظُرِي عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُعَيِّنِيهَا الَّذِي آمَنَ بِهَا فَلَتُفْرِكِ الصَّلَاةَ قَدْ رَدَّكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا اخْلَعْتَ ذَلِكَ لَمْ تَنْظُرِي شَيْئًا لِيَسْتَشِيرَ بِشَيْءٍ ثُمَّ لِيُصَلِّ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَ دَوْدُ النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ -

۱۵ وَعَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ يُحْيَى ابْنُ مَعِينٍ جَدُّ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَوَضَّعُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَقُومُ وَتُصَلِّي - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ -

حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ فاطمہ بنت ابی جُبَیْشِ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ وہ مستحاضہ ہو جاتی تھیں۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو، اور وہ سیاہ خون ہے جو شناخت کیا جاتا ہے۔ اگر یہ ہو (یعنی خون حیض) تو نماز سے باز رہ۔ اور جو دوسرا ہو (یعنی سیاہی مائل اس کا رنگ نہ ہو تو) وضو کر اور نماز پڑھ۔ کیوں کہ وہ رگ کا خون ہے (ابوداؤد و نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غلٹ ڈالتی تھی ہمیشہ یعنی اس کو استحاضہ کا خون آتا تھا پس ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے واسطے فتویٰ پوچھا۔ آپ نے فرمایا اس کو چاہیے کہ شمار کرے ان دنوں اور راتوں کو جن میں اس کو ہر چھینے کا خون آتا تھا اس ماہی سے پہلے۔ پس چھوڑ دے ان دنوں کے موافق نماز کو ہر چھینے اور جب گزر جائے وہ دن تو چاہیے اس کو کہ غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور پھر نماز پڑھے۔ (مالک: ابوداؤد۔ دارمی اور نسائی نے بھی اسی مضمون کی روایت کی ہے)۔

عدی بن ثابت اپنے باپ سے اور وہ عدی کے دادا سے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن معین نے کہا۔ عدی کے دادا کا نام دینار ہے، دینار نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق میں یہ کہا ہے کہ وہ حیض کے ان دنوں میں جن کی اسے عادت تھی نماز کو چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے اور روزے بھی رکھے نماز بھی پڑھے۔ (ترمذی ابوداؤد)

لہ مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے رحم سے خون جاری ہوتا ہے اور یہ خون حیض و نفاس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ ۱۲ مترجم

۵۱۲ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اسْتَحِضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُجِدُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِي أُحْيِي زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحِضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّيَامَ قَالَ أَلْعَنُ لَكَ الْكُرْ سُفَّيَانَهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلْيَجْعَلِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَتَجَرُّ نَحْمًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَامُرِيُّ يَا مَرْيَمُ إِنَّهُمَا صَنَعَتَا أَجْزَاءَ عَنكِ مِنَ الْآخِرَةِ إِنَّ قَوِيَّتَ عَلَيْهِمَا فَإِنَّتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هَذِهِ رَكْعَتَانِ مِنَ رَكْعَتَي الشَّيْطَانِ فَيُجْعَلِي مَسَّةً أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهُرْتَ وَاسْتَنْقَأْتَ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَيَّامَهَا وَمُؤَمِّي فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْرِجُكَ وَكَذَلِكَ قَافِعِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَجْعَلِينَ النِّسَاءَ وَكَمَا يَطْهَرُونَ مَيْقَاتَ حَيْضَتِهِنَّ وَطَهْرَتِهِنَّ وَإِنَّ قَوِيَّتَ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِينَ الظُّهْرَ وَتُجْعَلِينَ الْعَصْرَ تَغْتَسِلِينَ وَتُجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاَتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُجْعَلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتُجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاَتَيْنِ قَافِعِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ قَافِعِي وَ مُؤَمِّي إِنَّ قَدَرْتَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ - (دَوَاةُ أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت حمزہ بنت جحش کہتی ہیں کہ میں استحاضہ میں مبتلا ہوئی، بہت سخت اور بہت زیادہ۔ پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ کو اس کی خبر دوں اور اس کا حکم پوچھوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے مکان میں پایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سخت قسم کے استحاضہ میں مبتلا ہو جاتی ہوں، اس کے متعلق آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں۔ یہ حقیقت ہو کہ اس نے مجھ کو روزہ اور نماز سے باز رکھا ہے۔ آپ فرمایا بیان کرتا ہوں میں تیرے واسطے روٹی کو، کیونکہ وہ خون کو لے جاتی ہے (یعنی خون نکلنے کے مقام پر روٹی رکھ لے تاکہ وہ اس کو جذب کر لے) میں نے عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ فرمایا لگام کی طرح کپڑا باندھ۔ اس نے کہا اس سے بھی زیادہ ہے (یعنی لنگوٹ سے بھی نہیں رکتا)۔ پھر آپ فرمایا کپڑا رکھ لے لنگوٹ کے اندر۔ اس نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی ڈالنی ہوں میں خون کو بہت زیادہ مانند مینہ کے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ کو دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے جس پر عمل کرے تو کافی ہو تجھ کو اور اگر قوت رکھتی ہو تو دو دنوں پر عمل کر، اپنے حال سے تجھ کو زیادہ آگاہی ہے۔ اس کے بعد آپ فرمایا کہ یہ استحاضہ ایک لات مارنا ہی شیطان کا۔ پس اس خون میں سے پھر یا سات دن کو تو حیض قرار دے خدا کے علم میں اور پھر غسل کر یہاں تک کہ جب دیکھے کہ پاک و صاف ہو گئی تو تین سو میں دن رات تک نماز پڑھ اور روزے رکھ۔ پس البتہ یہ کفایت کرتا ہے تجھ کو اور اسی طرح ہر مہینے جیسا کہ عورتیں حائضہ ہوتی ہیں اور پھر حیض سے پاک ہوتی ہیں یعنی حیض کی معین مدت اور پائی کے ایام۔ اور اگر تجھ سے (یہ دوسری صورت) ممکن ہو کہ ظہر کی نماز میں تاخیر کر لے اور عصر میں جلدی تو غسل کر اور ظہر و عصر دونوں نمازوں کو جمع کر لے (ایک ساتھ پڑھ لے) اسی طرح مغرب میں تاخیر کر اور عشاء کو جلدی پڑھ اور غسل کر کے دونوں نمازوں کو جمع کر لے، تو پھر تو ایسا ہی کر اور صبح کی نماز کے لئے بھی غسل کر، پس اسی طرح تو ہمیشہ کر اور روزے رکھ اگر تجھ میں اس کی قوت ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یہ حکم (یعنی نمازوں کے حکموں میں زیادہ پسند ہے۔) (احمد۔ ابو داؤد۔ ترمذی)

فضل سوم

حضرت اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! طہرنت ابی جیش ابتداءً مستحاضہ ہوئی ہے اتنی اتنی مدت سے پس اس نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ فرمایا پاک ہے اللہ! بے شک یہ استحاضہ شیطان کی جانب سے

۵۱۳ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَمِيٍّ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَاحِشَةً بِنْتُ أَبِي جَبِيٍّ اسْتَحِضَتْ مُدًّا كَذَا وَكَذَا أَفَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے اس کو چاہئے کہ وہ گنن میں بیٹھے۔ پس جب دیکھ لگن کے پانی میں زردی یعنی پانی کے اوپر تو غسل کرے ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل۔ اور غسل کرے مغرب و عشاء کے لئے ایک غسل۔ اور غسل کرے فجر کے واسطے ایک غسل اور ان کے درمیان وضو کرے۔ (ابوداؤد) اور حجاڑ نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ جب اس پر نہا مشکل ہوا (یعنی ہر نماز کے لئے) تو اس کو دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنے کا حکم فرمایا۔

وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لَيَجْلِسُ فِي مَوْكِنٍ فَإِذَا رَأَتْ صَفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْيَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا أَوْ ثَلَاثًا فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ - (رواہ ابوداؤد) وَقَادَرَى مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اسْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمْرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الْغُسُلَيْنِ -

کتاب الصلوٰۃ فصل اول نماز کا بیگانہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک شمار دیتے ہیں ان گناہوں کو جو ان کے درمیان ہوتے ہیں جب کہ گناہ کبیرہ نہ کئے گئے ہوں (مسلم)

۵۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْغُلُوبَةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مَكْفِرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُمْ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ - (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ بتائے کہ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرنا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس کے بدن پر ایسی حالت میں میل باقی نہ رہے گا۔ آپؐ فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے ان کے سبب گناہوں کو۔ (صغیرہ گناہوں کو)۔ (بخاری و مسلم)

۵۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بَابَ أَحَدِكُمْ يُغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ كَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْمُخَطَايَا - (متفق علیہ)

حضرت ابن مسعودؓ نے کہا کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا اور پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا۔ آپ واقعہ سن کر خاموش رہے اور وحی کا انتظار کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَايَ مِنَ اللَّيْلِ الْحِجْلُ یعنی قائم رکھ تو نماز کو دن کے دونوں طرفوں میں (صبح و شام) اور چند ساعتیں رات میں، البتہ نیکیاں مٹاتی ہیں بُرائیوں کو پس اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ حکم میرے ہی لئے ہے؟ آپؐ فرمایا:

۵۱۷ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ مُبْلَغَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَايَ مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ الشَّيْءَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَيَّ هَذَا قَالَ كَجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ وَفِي رَوَايَةٍ لَمْ يَنْتِ عَمَلٌ يَبْهَامِنْ أُمَّتِي - (متفق علیہ)

میری ساری امت کے لئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جَوْشَنُ مِکْرَامَتِمْ میں اس پر عمل کرے اس کے لئے یہ حکم ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک ایسا کام کیا جس پر حد واجب ہے لہذا مجھ پر آپ حد جاری فرمائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے حد و جرم مستوجب نماز کے متعلق کچھ دریافت نہیں فرمایا اور نماز

۵۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَتَيْتُهُ عَلَى قَالَ دَلِمَ تَسْأَلُهُ عَنْهُ وَخَصَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَا فَضَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْقَبْلَةِ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ
حَدًّا أَفَاقِمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَبَّغْتَ مَعَنَا
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَفَ
حَدَّكَ (رُتَفَقَ عَلَيْهِ)

وقت آگیا تو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو اس شخص نے کھڑے ہو کر عرض
کیا۔ یا رسول اللہ میں نے جرم قابلِ حد کا ارتکاب کیا ہے آپ کلامِ الہی
کے مطابق مجھ پر حکم لگائیے۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟
اس نے عرض کیا ہاں (پڑھی) آپ نے فرمایا تحقیق اللہ نے بخش دیا تیرے گناہوں کو اور تیری حد کو۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۲ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قِيَامًا قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ
قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
بِهِتْ وَلَوْ اسْتَدْرَجْتَهُ لَرَأَدَنِي (رُتَفَقَ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ
خدا کے نزدیک کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا پھر
میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی
کرنا۔ پھر میں نے پوچھا اور اس کے بعد کونسا کام اچھا ہے؟ فرمایا خدا کی
راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابن مسعودؓ راوی کہتے ہیں کہ یہ باتیں مجھ سے رسول اللہ
نے فرمائیں اور اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور بھی بتاتے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت جابرؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ
(مسلمان) اور کفر کے درمیان صرف نماز کی دیوار حائل ہے اور ترک نماز اس
فرق کو دودر کر دیتا ہے۔ (مسلم)

۵۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فصل دوم

۵۲۴ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ صَلَوَاتٍ اخْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ
لِعَالِي مَنْ أَحْسَنَ وَضَوَّعَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لَوْ قِيَمَتْ دَائِمًا
رُكُوعُهُنَّ وَخُشُوعُهُنَّ كَانَتْ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ
وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ شَاءَ
غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَتَحَوَّه)

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔ پس جس شخص نے
ان نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کیا، ان کے وقت پر ان کو پڑھا۔ اور
رکوع کو خوبی کے ساتھ ادا کیا اور حضور قلب سے نماز کو ادا کیا۔ اس کے
لئے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ بخش دے گا اس کو اور جو ایسا نہ کرے اس کے لئے
خدا کا کوئی وعدہ نہیں وہ چاہے اس کو بخشے اور چاہے عذاب دے۔
(مالک، نسائی، ابوداؤد)۔

۵۲۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا أَحْسَنَكُمْ وَضُوءُكُمْ وَشُهُورُكُمْ
أَذْوَ ذِكْوَةِ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تِلْكَ أَلْوَا
جَنَّةُ رَبِّكُمْ (رَوَاهُ أَحْمَدُ - التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کڑھو پانی
پانچ نمازیں اور روزے رکھو اپنے (رمضان) کے مہینے میں اور ادا کرو اپنے
مال کی زکوٰۃ اور اطاعت کرو اپنے حاکم کی اور داخل ہو جاؤ تم اپنے رب
کی جنت میں۔ (احمد، ترمذی)

۵۲۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَدُوا وَلَا دَكْرَ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ
أَبْنَاءُ سَبْعِينَ سَنَةً وَأَصْرُ بُؤْسِهِمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ مِائَتَيْ
سَنَةٍ وَفِرْقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَصَابِيحِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے
ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں
(اور نماز نہ پڑھیں تو) ان کو مار مار کر نماز پڑھاؤ اور علیحدہ کر دو ان کے

وَكَذَلِكَ أَرَادَ اللَّهُ فِي تَرْجُمَةِ الشَّيْءِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنْ
سَيِّدَةِ بَيْنِ مَعْبِدٍ

۵۲۷ عَنْ مُرَيْدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ كَمَنْ تَرَكَهَا كَفَرًا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَنُّيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -)

سوئے کی جگہ (یعنی ان کو تنہا سلاؤ) - (ابوداؤد - اور اسی طرح شرح آ
میں ہے اور تصانیح میں یہ حدیث سبرہ بن معبد سے روایت ہوئی ہے)۔

حضرت مریدہ رضی اللہ عنہا نے کہا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے۔ پس جس نے نماز کو چھوڑ دیا وہ کافر ہوا۔ (احمد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)۔

فصل سوم

۵۲۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَاجِلْتُ امْرَأَةً فِي أَحْقَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ آمَتَهَا فَأَنَا هَذَا أَقَاضِي فِي مَا شِئْتُ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا وَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَقَالَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْكَلَامَةُ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَايَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِي كَرِهْتُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا إِلَهُ خَاصَّةٌ فَقَالَ بَلَى لِلنَّاسِ كَافَّةً (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے مدینہ کے کنارے پر ایک عورت سے ملاجعت کی۔ یعنی گلے لگایا اور صحبت کی حد تک میں نہیں پہنچا۔ پس حاضر ہوں جو حد (شرعی سنرا) آپ مجھ پر جاری کرنا چاہیں جاری کریں۔ پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے پردہ پوشی کی سختی خدا نے تیری (بہتر ہوتا کہ) تو بھی اپنے عیب کو چھپاتا۔ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پس کھڑا ہوا وہ شخص اور چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلانے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا وہ اس کو بلالایا۔ اور آپ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَايَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِي كَرِهْتُ۔ یعنی قائم رکھ تو نماز کو صبح و شام اور رات کے حصہ میں تحقیق نیکیاں مٹاتی ہیں براہیوں کو، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ پس عرض کیا میں اس شخص کے لئے ہی اس کے لئے؟ آپ نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کے لئے۔ (مسلم)

۵۲۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشَّأْوِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بَعْضُنَا مِنْ شَجَرَةٍ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقَ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيَصِلُ إِلَى الصَّلَاةِ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ دُؤُوبُهُ يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (ایک روز) جاتوں کے موسم میں جبکہ درختوں کے پتے گر رہے تھے (یعنی پتے بھڑکا موسم تھا) آپ باہر تشریف لے گئے۔ پس آپ نے درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں اور ان شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپ فرمایا ابو ذر! ابو ذر نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ فرمایا جب بندہ مسلمان خالص اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو گرتے ہیں اس کے گناہ اس طرح جس طرح کہ یہ پتے درخت سے جھڑتے (احمد)

۵۳۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَهْمُ بِهِمَا

حضرت زید بن خالد الجہنی نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں سہو نہ کیا حضور قلب

ان کو پڑھا تو خدا اس کے تمام کچھلے گناہوں کو بخش دے گا۔ (احمد)
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر کیا۔ پس فرمایا کہ جو شخص محافظت کرتا ہے نماز پر تو یہ نماز اس کے لئے نور کا سبب ہوگی کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کی بخشش کا ذریعہ۔ اور جو نماز کی محافظت نہ کرے اس کے لئے نہ نور کا سبب ہوگی نہ کمال ایمان کا اور نہ ذریعہ بخشش اور وہ قیامت دن فارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (یعنی اس کا ان لوگوں کے ساتھ ہوگا) (احمد، دارمی، بیہقی، شعب الایمان)۔
عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی اعمال میں کسی عمل کے ترک کو کفر خیالی نہ کرتے تھے مگر نماز کو رکاس کا ترک ان کے نزدیک موجب کفر تھا۔ (ترمذی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مجھ کو میرے دوست نے نصیحت کی ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے) کہ تو کسی کو خدا کا شریک قرار نہ دے، اگرچہ تیرے جسم کے ٹکڑے کر دیے جائیں اور تجھ کو آگ میں جلا دیا جائے اور یہ کفر نماز کو جان کر نہ چھوڑے۔ اس لئے کہ جس نے فرض نماز کو دانستہ ترک کیا اس سے اسلام بری الذمہ ہے اور یہ کہ تو شراب نہ پی اس لئے کہ وہ تمام برائیوں کی کنجی ہے۔ (ابن ماجہ)

اوقاتِ نماز کا بیان

فصل اول

باب المواقیت

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت (وہ ہے) جب کہ دو پہر ٹھہل جائے اور آدمی کا سایہ کے قد کے برابر ہو جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے اور عصر کا وقت وہ ہے جو اس کے بعد ہو اس وقت تک کہ جب تک کہ سورج زرد نہ ہو جائے اور غروب کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ شفق غائب نہ ہو اور عشا کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کی نماز کا وقت صبح کے ظاہر ہونے سے آفتاب نکلنے تک ہے۔ پس جب سورج نکل آئے تو نماز سے باز رہ۔ اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔ (مسلم)

حضرت بريدةؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اوقات دریافت کئے۔ آپؐ فرمایا نماز پڑھ تو ہمارے ساتھ ان دنوں میں۔ پس جب سورج ڈھل گیا تو آپؐ بلالؓ کو حکم دیا انھوں نے اذان

غفرَ اللہُ لہُ مَا تَقَدَّمَ مِن دَنیہِ۔ (رواہُ احمد) ۵۳۱
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَرَاقِبًا هَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَرَاقِبًا هَانًا وَلَا نَجَاةً فَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبِي بَنِي خَلَفٍ۔ (رواہُ احمد و الدارمی و البیہقی فی شعب الایمان)

۵۳۲
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْرُونَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَزَكَّاهُ كَفَرُوا غَيْرَ الصَّلَاةِ۔ (رواہُ الترمذی)

۵۳۳
وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَذْهَبَ فِي خَلِيلِي أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا فَإِنْ طُعِنَ وَخُرِقَتْ وَ لَا تَذُكَّ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ مُتَعَيِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَيِّدًا فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ وَ لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَيْءٍ۔

(رواہُ ابن ماجہ)

۵۳۴
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ ظَهَرَ لِأَنَّ أَلْتَ الشَّمْسِ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوْلِهِ مَالَهُ يَحْضُرُ الْعَصْرُ وَ وَقْتُ الْعَصْرِ مَالَهُ قَصْفَرُ الشَّمْسِ وَ وَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَالَهُ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَ وَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَ وَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْرِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَالَهُ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا احْلَحَّتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكَ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ۔ (رواہُ مسلم)

۵۳۵
وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ إِذَا رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ يَوْمَيْنِ فَلَمَّا ذَاكَ لَمَسَ الشَّمْسُ

کہی۔ پھر حکم دیا ان کو تو انھوں نے تکبیر کہی۔ پھر حکم دیا اپنے عصر کی تکبیر کا جب کہ آفتاب بلند تھا اور صاف و سفید۔ پھر مغرب کا حکم دیا۔ جب کہ غائب ہو گیا سورج۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب کہ غائب ہو گئی شفق پھر حکم دیا نماز فجر کا جب کہ ہو گئی صبح۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو بلال رضی کو حکم دیا وقت ٹھنڈا کرنے کا۔ پس خوب ٹھنڈا کیا بلال ٹٹلے وقت کو اور نماز پڑھی عصر کی جب کہ آفتاب آخری بلندی پر تھا یعنی آخر وقت میں نماز ادا کی، اور مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے تک پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے پر ادا کی اور فجر کی نماز خوب روشنی ہونے پر پڑھی۔ پھر فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت وہ ہے جو ان دونوں دنوں کے اوقات کے درمیان ہے۔ (مسلم)

أَمْرًا لَا فَاذَنْ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيِّنَةٌ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَتِ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا إِنْ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِي أَمَرَكَ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ تَبْرَدَ بِهَا وَصَلَّيَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ آخِرَهَا قَوْفًا الَّذِي كَانَ وَصَلَّيَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّيَ الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّيَ الْفَجْرَ فَاسْتَفْ بِهَا ثُمَّ قَالَ آيَةُ السَّائِلِ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَقْتُ صَلَاتِكَ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ۔ (رواه مسلم)

فصل دوم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مرتبہ جبریلؑ نے خانہ کعبہ کے قریب میری امامت کی یعنی مجھ کو نماز پڑھائی دو دن، پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جب کہ آفتاب ڈھل گیا تھا اور سایہ اصلی مانند ستر کے ہو گیا اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کو چھوڑ کر، اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھ کو عشاء کی جبکہ غائب ہو گئی شفق اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی جب کہ حرام ہو جاتا ہے کھانا پینا روزہ دار پر۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی عصر کی جب کہ سایہ ڈوگنا ہو گیا اور نماز پڑھائی مغرب کی جس وقت افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی عشاء کی تہائی رات تک اور نماز پڑھائی فجر کی، پس خوب روشن کیا صبح کو پھر جبریلؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے محمدؐ یہ وقت تو تجھ سے پہلے انبیاء کا ہے اور تمہاری نماز کا وقت ان وقتوں کے درمیان ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ ابْنَتِي مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى فِي الظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ قَدْ زَالَتِ الشَّرَاكُ وَصَلَّى بِهَا الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَظْفَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى فِي الْعِشَاءِ حِينَ غَابَتِ الشَّفَقُ وَصَلَّى فِي الْفَجْرِ حِينَ حَرَّمَ اطْعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّيَ فِي الظُّهْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى فِي الْعَصْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلِيهِ وَصَلَّى فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَظْفَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى فِي الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى فِي الْفَجْرِ فَاسْتَفْ بِهَا ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔ (رواه أبو داود والترمذی)

فصل سوم

ابن شہابؒ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے عصر کی نماز کو ذرا دیر کے پڑھا تو عروہؓ نے ان سے کہا کہ تحقیق حضرت جبریلؑ آئے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی۔ عمر بن عبد العزیزؒ نے کہا۔ عروہ جو کچھ تو کہتا

عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَذَ الْعَصْرَ سَيِّئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہی۔ پھر حکم دیا ان کو تو انھوں نے تکبیر کہی۔ پھر حکم دیا اپنے عصر کی تکبیر کا جب کہ آفتاب بلند تھا اور صاف و سفید۔ پھر مغرب کا حکم دیا۔ جب کہ غائب ہو گیا سورج۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب کہ غائب ہو گئی شفق پھر حکم دیا نماز فجر کا جب کہ ہو گئی صبح۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو بلال رضی کو حکم دیا وقت ٹھنڈا کرنے کا۔ پس خوب ٹھنڈا کیا بلال نے وقت کو اور نماز پڑھی عصر کی جب کہ آفتاب آخری بلندی پر تھا یعنی آخر وقت میں نماز ادا کی اور مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے تک پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے پر ادا کی اور فجر کی نماز خوب روشنی ہونے پر پڑھی۔ پھر فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا! رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت وہ ہے جو ان دونوں دنوں کے اوقات کے درمیان ہے۔ (مسلم)

أَمْرًا لَا فَاذَنْ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَتَرَفَعَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَتِ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا إِنَّ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِي أَمَرَكَ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ تَبْرَدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَتَرَفَعَهُ ثُمَّ أَمَرَكَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاسْتَفَرَّ بِهَا ثُمَّ قَالَ آيَةُ السَّائِلِ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ آيَا رَسُولِ اللَّهِ قَالَ وَقْتُ صَلَاتِكَ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فصل دوم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مرتبہ جبریل نے خانہ کعبہ کے قریب میری امامت کی (یعنی مجھ کو نماز پڑھائی دو دن) پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جب کہ آفتاب ڈھل گیا تھا اور سایہ اصلی مانند ستم کے ہو گیا اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ (اصلی سایہ کو چھوڑ کر) اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھ کو عشاء کی جبکہ غائب ہو گئی شفق اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی جب کہ حرام ہو جاتا ہے کھانا پینا روزہ دار پر پھر جب دوسرا دن ہوا تو نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی عصر کی جب کہ سایہ ڈوگنا ہو گیا اور نماز پڑھائی مغرب کی جس وقت افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی عشاء کی تہائی رات تک اور نماز پڑھائی فجر کی پس خوب روشن کیا صبح کو پھر جبریل میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے محمد! یہ وقت تو تجھ سے پہلے انبیاء کا ہے اور تمہاری نماز کا وقت ان وقتوں کے درمیان ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى فِي الظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ قَدْ زَالَتِ الشَّرَاكُ وَصَلَّى بِهَا الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَظْفَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى فِي الْعِشَاءِ حِينَ غَابَتِ الشَّفَقُ وَصَلَّى فِي الْفَجْرِ حِينَ حَرَّمَ اطْعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّيْتُ فِي الظُّهْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى فِي الْعَصْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَظْفَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى فِي الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى فِي الْفَجْرِ فَاسْتَفَرَّ ثُمَّ أَلْفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

فصل سوم

ابن شہاب نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز کو ذرا دیر کے پڑھا تو عروہ نے ان سے کہا کہ تحقیق حضرت جبریل آئے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی۔ عمر بن عبد العزیز نے کہا۔ عروہ جو کچھ تو کہتا

عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَذَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخَّرَ الْعِشَاءُ
الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْعَمَّةُ وَكَانَ يَكْرَهُ التَّوَمَّ قَبْلَهَا
وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ
الْعَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ وَيَقْدَرُ
بِالسَّيِّئِينَ إِلَى الْمَائَةِ فِي رَوَايَةٍ وَلَا يُبَالِي
بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ التَّوَمَّ
قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے متعلق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ بتایا تھا اس کو میں بھول گیا۔ اور ابو ہریرہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے
جس کو تم عتمہ کہتے ہو اور عشاء سے پہلے سونے کو برا جانتے تھے اور نماز کے بعد
بات کرنے کو برا سمجھتے تھے اور نماز پڑھتے فجر کی آپ اس وقت جبکہ شناخت
کر لیتا آدمی اپنے ہم مجلس کو اور پڑھتے آپ نماز فجر میں ساتھ آتوں سے
لے کر سوا آتوں تک اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ عشاء کی نماز
تہائی رات تک پڑھنے میں کوئی تاثر نہ فرماتے تھے اور نماز عشاء سے
پہلے سونے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اسی طرح عشاء کے بعد باتیں کرنا آپ کو پسند نہ تھیں۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۱ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ
مَا لَنَا جَاءَ بِدِينِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْمَاجِدَةِ
وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَبَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَقَبَتْ وَ
الْعِشَاءَ إِذَا أَكْثَرَ النَّاسُ عَجَلَ وَإِذَا أَقْلُوا أَخَذُوا بِمِ
يُخْلِسُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمد بن عمرو بن الحسن بن علی بن رضی اللہ عنہ روایت ہے انھوں نے کہا کہ
ہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
کی کیفیت کیا تھی کہا انھوں نے کہ نماز پڑھتے تھے آپ ظہر کی دن ڈھلے
اور عصر کی اس وقت جب کہ آفتاب روشن ہوتا اور مغرب کی جب کہ
آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء کی جب کہ لوگ بہت سے جمع ہو جاتے،
جلدی پڑھ لیتے اور جب کہ تھوڑے ہوتے تو دیر سے پڑھتے اور صبح کی نماز
اندر سے میں پڑھتے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذْ أَصَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ سَجْدًا نَاعِلًا ثِيَابًا نَاعِلًا
الْحَدِيثُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ لَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ
کرتے۔ (بخاری و مسلم) لفظ بخاری کے ہیں۔

۵۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِأَ
الصَّلَاةِ وَفِي رَوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قِيَحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَدَّتْ
النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكُلْ بَعْضُنِي بَعْضًا
فَإِنَّ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٌ فِي
الصَّيْفِ أَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدَّ
مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِرِيِّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ
لِلْبُخَارِيِّ فَأَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ شَمُوْهَا
وَأَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرِّ فَمِنْ زَمْهِرِيْهَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو۔ اور بخاری کی ایک
روایت میں جو ابوسعید سے منقول ہے، یہ الفاظ ہیں کہ ظہر کی نماز
ٹھنڈے وقت پڑھو۔ اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ ہے
اور آپ نے فرمایا کہ دوزخ نے سکایت کی اپنے رب کے اور عرض کیا کہ میرا
بعض حصہ بعض حصے کو کھائے جاتا ہے۔ پس خدا نے اس کو دوسان
لینے کی اجازت دیدی۔ ایک سانس جاڑوں میں اور ایک سانس گرمیوں
میں۔ پس جب پاؤں کے لو گرمی اور سردی کی شدت تو یہ وہی
دوسانیں ہیں۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ
الفاظ ہیں کہ، پس شدت اس چیز کی جو تم گرمی میں پاتے ہو وہ اس کے
گرم سانس کی وجہ سے ہے۔ اور شدت اس چیز کی جس کو تم سردی میں پاتے ہو، وہ اس کے سرد سانس کے سبب ہے۔

۵۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز

اس وقت پڑھتے تھے جب کہ سورج بلند اور روشن ہوتا۔ پس جانے والا عوامی چلا جاتا (عوامی بیرون شہر آبادی) اور سورج روشن ہوتا اور عوامی کے بعض تھے دروازے چار میل کے قریب تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نماز عصر میں تاخیر) منافق کی نماز دین ہوتی ہے جو بیٹھا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دونوں سینوں میں چلا جاتا ہے (تو نماز کے لئے) کھڑا ہوتا ہے اور چار ٹکڑی مار لیتا ہے نہیں ذکر کرتا اس میں اللہ کا مگر بہت تھوڑا۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جائے اس کی حالت ایسی ہے کہ گوس کے اہل و عیال اور مال لوٹ لئے گئے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت بريدةؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے چھوڑا نماز عصر کو اس نے ضائع کر دیا اپنے عمرو۔ (بخاری)

حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پس واپس ہوتا ہے کوئی اور دیکھ سکتا تھا وہ اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نماز پڑھتے تھے (آن حضرت اور صحابہؓ) عشاء کی شفق کے غائب ہونے کے بعد سے تہائی رات تک۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے صبح کی اور (نماز پڑھ کر) عورتیں واپس ہوتیں اور اندھیرے کی دھند سے کوئی ان کو شناخت نہ کر سکتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت قتادہؓ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور زید بن ثابتؓ دونوں نے دروازہ رکھنے کے لئے سحری کھائی اور سحری سے فارغ ہونے کے بعد نبی ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھ لی۔ ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ سحری کے کھانے اور نماز صبح کے درمیان کتنا فرق تھا۔ انھوں نے کہا صرف اتنا وقت کہ ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔ (بخاری)

حضرت ابوذرؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہ تیرا کیا حال ہوگا اس وقت جب تجھ پر ایسے حاکم یا سردار مسلط ہوں کہ جو نماز کو دیر کر کے پڑھیں گے۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا پھر آپ اس

يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيْثُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ خَوْءٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۵۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمَنَافِقِ يَحْلِسُ بِرُكْبِ الشَّمْسِ حَتَّى إِذَا أَصْفَرَتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قُرْنِي الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَنَّهُ أَرْبَعًا لَا يَدْرِي كُفَّ اللَّهُ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) ۵۳۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَفَوُّتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَانَتْهُمَا وَتَرَاهُ وَنَالَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۵۳۷ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ خَبِطَ عَمَلَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳۸ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا تَنَصَّرَ أَحَدُنَا وَلَمْ يَلَمْزْهُ مَوَاقِعَ تَجَلَّاهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۵۳۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يَصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فَمَا بَيِّنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْوَلِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۵۴۰ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِعَاتٍ بِرُءُوسِهِنَّ مَا يَبْعُدْنَ مِنَ الْعَلَسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۱ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَحْوِيهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ قَرَاغِيهِمَا مِنْ تَحْوِيهِمَا دَخَلَ لِيَهَيَّاءَ بِصَلَاةٍ قَالَ قَدْ رُمِيَ قَوْمٌ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ امْرَأَةٌ يَمِينُوتُ الصَّلَاةَ أَوْ يُؤَخِّرُونَ عَنْ وَفْقِهَا قُلْتُ نَمَاتَا مَرْنِي

وقت کے لئے کیا حکم دیتے ہیں۔ آپؐ فرمایا نماز پڑھ تو وقت پر پس اگر تو اس نماز کو ان کے ساتھ پائے تو پھر پڑھ لے یہ تیرے لئے نفل ہوگی (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پائی اس نے صبح کی نماز کو پایا اور جس نے آفتاب غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی اس نے عصر کو پایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے عصر کی ایک رکعت پائے غروب آفتاب سے پہلے پس اس کو چاہئے کہ وہ اپنی نماز پوری کر لے اور جو شخص آفتاب نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پائے، اس کو چاہئے کہ وہ اپنی نماز کو پورا کرے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو بھول جائے یا سو جائے نماز سے غافل ہو کر تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ جس وقت یاد آجائے فوراً پڑھ لے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کا بدلہ کوئی نہیں، صرف یہ ہے کہ جس وقت یاد آئے پڑھ لے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو قتادہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (سوئے کی وجہ سے نماز میں تاخیر ہو جانے پر) کوئی قصور لازم نہیں آتا۔ البتہ جاگنے کی حالت میں (تاخیر) موجب قصور ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی نماز کو بھول جائے یا سو جائے نماز سے غافل ہو کر تو جس وقت یاد آئے فوراً پڑھ لے جیسا کہ فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے وَاقِرِ الصَّلَاةِ لِذِكْرِهِ۔ یعنی نماز قائم کر میرے یاد کرنے کے وقت۔ (مسلم)

فصل دوم

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا علی تین کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہوئے دو سکر جنازہ میں جب وہ تیار ہو جائے اور تیسرے غیر مشکوٰۃ عورت کے نکاح میں جب اس کا کفو (عورت کے مطابق مرد) پایا جائے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو اول وقت ادا کرنا خدا کی خوشنودی کا موجب ہے اور آخر وقت میں ادا کرنا خدا کی معافی کا سبب ہے۔ (ترمذی)

حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپؐ فرمایا نماز کو اول وقت ادا کرنا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ يَوْفَ قِيَاتِ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لِلَّهِ نَافِلَةٌ۔ (رواہ مسلم)

۵۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ۔ (متفق عليه)

۵۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ (رواہ البخاری)

۵۵۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّ رَتْعَهَا أَنْ يَصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي رِوَايَةٍ لَا كِفَارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ۔ (متفق عليه)

۵۵۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي التَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ بِطَأْفِ الْبِقِظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيَصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ وَاقِرِ الصَّلَاةِ لِذِكْرِهِ۔ (رواہ مسلم)

۵۵۷ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ تَلَتْ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلَاةُ إِذَا آتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيُّمُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُؤًا۔ (رواہ الترمذی)

۵۵۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْوَقْتُ الْآوَالَ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَالْأَوَّلُ الْآخِرُ عَفْوُ اللَّهِ۔ (رواہ الترمذی)

۵۵۹ وَعَنْ أَبِي قُرَّةٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْأَعْمَالَ أَفْضَلَ قَالَ الصَّلَاةُ الْآوَالَ وَقِيَّتَا (رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد)

اور حضرت امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صرف حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی جاتی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز آخر وقت میں دوبارہ نہیں پڑھی، آخر عمر تک۔ (ترمذی)

حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی کی حالت میں رہے گی یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ میری امت ہمیشہ دین فطرت پر رہے گی جب تک وہ مغرب کی نماز میں دیر نہ کریں گے (یعنی اتنی دیر کہ تارے نکل آئیں)۔ (ابوداؤد)
دارمی نے اس کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس امر کو اپنی امت پر شاق (مشکل) خیال نہ کرتا تو میں یہ حکم دیتا کہ عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک پڑھا کر دو۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تاخیر کر دو تم اس نماز (عشاء) میں۔ اس لئے کہ تمام سابق امتوں میں تم کو نماز عشاء کی فضیلت عطا فرمائی گئی ہے اور کسی امت نے تم سے پہلے اس نماز کو نہیں پڑھا۔ (ابوداؤد)
حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اس نماز کا یعنی نماز عشاء کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اس کو تیسری تاریخ کے چاند ڈوبنے کے وقت۔ (ابوداؤد - دارمی)

حضرت رافع بن خدیج نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روشنی میں فجر کا پڑھنا بڑا اجر رکھتا ہے۔ (ترمذی - ابوداؤد - دارمی) اور نساہی کے نزدیک فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لِلْأَجْرِ کے الفاظ نہیں ہیں

فضل سوم

حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر زبح کیا جاتا اونٹ اور تقسیم کیا جاتا اس کو دس حصوں میں پھر یکا یا جاتا گوشت اور پھر کھاتے ہم پکا ہوا گوشت قناب غروب ہونے سے پہلے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم ایک رات میں عشاء کی

وَقَالَ التَّيْمِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ وَهُوَ كُنِيَ بِالْقُرَيْشِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ -
۵۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً يَوْفِيهَا إِلَّا خَيْرَ مَرَّتَيْنِ حَتَّى يَفْضَهُ اللَّهُ تَعَالَى -
رَوَاهُ التَّيْمِيُّ

۵۶۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أُمَّتِي يُخَيَّرُ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُبْخِرُوا وَالْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ -
رَوَاهُ الْبُؤْدَاؤُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ

۵۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُخَيَّرُوا وَالْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ -
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّيْمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۵۶۳ وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ قُضِلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ -
رَوَاهُ الْبُؤْدَاؤُ

۵۶۴ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ الْعِشَاءِ الْأَخِيرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِهَا السُّقُوطَ وَالْقَمَرَ لِثَلَاثَةِ -
رَوَاهُ الْبُؤْدَاؤُ وَالدَّارِمِيُّ

۵۶۵ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ وَأَبْغَضُ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لِلْأَجْرِ - رَوَاهُ التَّيْمِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَكَانَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لِلْأَجْرِ -

۵۶۶ عَنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْحِزْوُ ثُمَّ نَقْسِمُ عَشْرَ قِسْمٍ ثُمَّ نَطْبِخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ -
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۶۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَّنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ

نماز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے پس جب
تہائی رات گزر چکی تھی تو آپ تشریف لائے بلکہ اس کے بھی بعد ہم کو
معلوم نہیں کہ گھر میں کسی شغل نے آپ کو مشغول رکھا تھا یا اس کے سوا
کوئی اور سبب تھا۔ آپ کے ہمارے پاس پہنچ کر فرمایا۔ بلاشبہ تم نماز کا انتظار
کرتے تھے اور کوئی دیندار تمہارے سوا اس نماز کا انتظار نہیں کرتا اگر
میری امت پر یہ امر گراں نہ گزرتا تو نماز پڑھتا میں ان کے ساتھ اسی
وقت۔ پھر حکم دیا موزن کو بھر بکیر کسی اور نماز پڑھی۔ (مسلم)
حضرت جابر بن سمرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
پڑھتے تھے تمہاری نمازوں کے قریب قریب البتہ عشاء کی نماز میں وہ
تمہاری نماز سے کچھ دیر کرتے تھے اور نمازوں کو سب پڑھتے تھے (یعنی
چھوٹی چھوٹی سورتیں نماز میں پڑھتے تھے)۔ (مسلم)

حضرت ابوسعیدؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
عشاء کی نماز پڑھی اور (اس شب) آپ گھر سے باہر تشریف نہ لائے مگر
جبکہ گزرتی آدھی رات کے قریب۔ پس آپ فرمایا اپنی (اپنی) جگہ بیٹھو
چنانچہ ہم اپنی جگہ بیٹھے رہے پھر آپ فرمایا کہ تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے اور
اپنے اپنے بستروں پر چلے گئے لیکن تم نماز کا انتظار کر رہے ہو پس تم کو معلوم ہو کہ
جب تک تم نماز کے انتظار میں رہو گے۔ تمہارا یہ سارا وقت نماز ہی میں شمار کیا جائے
گا اور اگر تجھ کو کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں
اس نماز میں آدھی رات تک تاخیر کرتا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز میں بہت جلدی کرتے تھے تم لوگوں سے، اور تم جلدی کرتے ہو عصر کی
نماز میں آں حضرت کی نماز عصر سے۔ (احمد۔ ترمذی)
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سخت گرمی کا موسم ہوتا تو آپ نماز کو
ٹھنڈے وقت پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی ادا کرتے۔
(نسائی)

حضرت عبادہ بن صامت نے کہا۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے سردار ایسے ہوں گے جن کے مشاغل ان کو
وقت پر نماز ادا کرنے سے روکیں گے یہاں تک کہ نماز کا (مستحب) وقت
جاتا رہے گا۔ پس اس زمانہ میں تم اپنی نماز وقت پر پڑھنا۔ ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ آپ نے
فرمایا، ہاں۔ (ابوداؤد)

نَتَظَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْغَسَلِ
الْأَحَدِي خَدَجَ الْيَنَابِجِ ذَهَبُ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ
فَلَا نَذَرِي أَشْيَ شُغْلُهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ
فَقَالَ حِينَ خَدَجَ انْتَكُمُ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَوةَ مَا
يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَا أَنْ تُثَقِّلَ
عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ
الْمُعَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۵۶۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
۲۹ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَيِّئُ الصَّلَاةَ خَوْفًا مِنْ صَلَوةِكُمْ
وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَوةِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ
يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۶۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى
مَضَى نَحْوُ مِائَتَيْنِ شَطْرَ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ
فَاخْذُوا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا
أَخْذُوا أَمْصَابَهُمْ وَانْكُمُ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ
مَا أَنْتَظِرُكُمْ الصَّلَاةَ وَلَا أَمْصَعُ الضَّعِيفُ وَسَقَمُ
السَّقِيمِ لَا خَدْرُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ.
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ النَّسَائِيُّ)

۵۷۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَشَدَّ
تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)
۵۷۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ ابْدَأَ بِالصَّلَاةِ وَ
إِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۵۷۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ
عَلَيْكُمْ بَعْدِي أُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ
الصَّلَاةِ لَوْ قَامُوا حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ
لَوْ قَامُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَلَّيْتُ مَعَهُمْ
قَالَ نَعَمْ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت قبیصہ بن وقاص نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے سردار ایسے لوگ ہوں گے جو نماز میں دیر کریں گے پس وہ نماز تمہارے لئے فائدہ ہے اور ان کے لئے وبال پس پڑھو تم ان کے ساتھ نماز جب تک وہ قبلہ کی طرف پڑھیں۔ (ابوداؤد)

عبد اللہ بن عدی بن النخیر نے بیان کیا کہ میں عثمان کے پاس گیا جب وہ محاصرہ میں تھے۔ میں نے عرض کیا آپ تمام لوگوں کے امام ہو اور آپ پر وہ مصیبت نازل ہوئی جس میں آپ مبتلا ہو اور نماز پڑھنا؟ ہم کو امام فتنہ کا اور ہم اس کو گناہ سمجھتے ہیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ نماز انسان کے تمام اعمال میں افضل ہے پس جب بھلائی کریں لوگ تو بھی ان کے ساتھ بھلائی کر اور جب بُرائی کریں تو بچا اپنے آپ کو ان کی بُرائی سے۔ (بخاری)

۵۴۳ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءٌ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ فِيهِ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْكُمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلُّوا الْقِبْلَةَ.

۵۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ النَخَّارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مُحْصَرٌّ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامٌ عَلَا وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامٌ فَنُفِثَ وَنُخْرِجُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسَنُ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا فَأَسْوَأُ تَهْمُ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بَابُ فِي فَضَائِلِ الصَّلَاةِ

فصل اول نماز کے فضائل کا بیان

حضرت عمارہ بن روہب نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہرگز داخل نہ ہو گا آگ میں وہ شخص جو نماز پڑھے آفتاب طلوع ہونے سے اور غروب ہونے سے پہلے یعنی فجر اور عصر کی نماز۔ (مسلم)

۵۴۵ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلْجِ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو موسیٰ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دو نماز میں ٹھنڈے وقت کی پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (فجر و عشاء) (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتے رہتے ہیں تم میں فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے اور جمع ہوتے ہیں یہ فرشتے فجر اور عصر کی نماز میں۔ پھر جب واپس جاتے ہیں وہ فرشتے جو تم میں رہے تھے۔ پس ان کا رب ان سے پوچھتا ہے اور وہ (رَب) ان سے زیادہ جاننے والا ہے کہ کس حال میں چھوڑا تم نے میرے بندوں کو؟ پس وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو نماز پڑھتے چھوڑا ہے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے وہ اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبُحْرَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَمَتْهُ عَلَيْهِ

۵۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَهِدُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ يُعِجُّ الَّذِينَ يَأْتُونَ فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَاتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب قسریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کے عہد و ذمہ میں ہے پس تم کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اس حال میں رکھو کہ خدا تم سے اپنے عہد و ذمہ کی باز پرس نہ کرے یعنی تم سے اپنے ذمہ کا مواخذہ نہ کرے کیونکہ خدا جب اپنے بند کو

۵۴۸ وَعَنْ جُنْدُبِ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْقَبْرِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكُمْ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ شَيْئًا فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ شَيْئًا يَدْرِكُهُ نَشْمُ يَكْبُهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي

نَارِ جَهَنَّمَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ
الْقُسَيْدِيُّ بَدَلِ الْقُسَيْدِيِّ -

۵۷۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النَّدَاءِ وَالْقَبْرِ
الْأَوَّلِ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ
لَا اسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي النَّهْيِ لَمْ يَسْتَفُوا
إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْقُبْرِ لَمْ يَتَوَهَّمَا
وَلَوْ حَبَدَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ صَلَاةٌ أَثَقَلَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ
وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَمْ يَتَوَهَّمَا وَلَوْ حَبَدَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۵۸۱ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ
الَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ
كُلَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَتُكُمْ إِلَّا عَرَابٌ عَلَى
إِسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمُعَرَّبِ قَالَ وَتَقُولُ الْأَعْرَابُ
هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبَتُكُمْ إِلَّا عَرَابٌ عَلَى إِسْمِ
صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءُ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْعِشَاءُ وَهِيَ
تَعْتَمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸۳ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدِ فِي حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ
الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَ
قُبُورَهُمْ نَارًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۴ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَمِعَهُ بَنِي جَنْدَبٍ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى
صَلَاةُ الْعَصْرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
۵۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کسی سے طلب کرے گا تو اس کو پالے گا اور منہ کے بل اس کو آگ میں ڈال
دے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں
کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے میں کتنا ثواب ہے اور جماعت کی پہلی
صف میں کھڑے ہونے کا کیا اجر ہے تو اس کو نہ پالے کی صورت میں وہ
قرعہ ڈال کر اس کو حاصل کریں اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ظہر کی نماز
کو سویرے جانے کا کتنا ثواب ہے تو وہ دوڑ کر جائیں اور اگر عشاء اور
نماز صبح کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ ان نمازوں کے لئے قوت نہ ہونے کی
حالت میں بھی آئیں سرین کے بل بیٹھ کر۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مناقول
برخبر اور عشائی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بخاری نہیں اگر ان کو ان کی فضیلت معلوم
ہو جائے تو سرینوں کے بل چل کر آئیں۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عثمانؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے
نماز عشاء جماعت کے پڑھی اس نے گویا آدھی رات عبادت کی۔ اور جس نے
صبح کی نماز جماعت سے ادا کی، اس نے گویا ساری رات عبادت کی۔
(مسلم)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا
لوگ تمہاری نماز مغرب کے نام پر کہیں غلبہ حاصل نہ کر لیں۔ راوی کا بیان
ہے کہ وہ یہاں لوگ مغرب کی نماز کو عشاء کہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ وہ یہاں کہیں تمہاری نماز عشاء کی نام پر غلبہ حاصل نہ کر لیں
اس نماز کا نام خدا کی کتاب میں عشاء ہے۔ پس تحقیق یہ گنوار اونٹوں کا
دودھ دوسنے کے سبب تاخیر کرتے تھے اس میں۔ (مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق
کے دن فرمایا کہ باز رکھا (کافروں نے) ہم کو درمیانی نماز، نماز عصر
سے، بھر دے خداوند تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں میں
آگ۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت سمیرہ بن جندبہؓ نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ درمیانی نماز عصر کی
نماز ہے۔ (ترمذی)
حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت اتران ابراہیم

نہیں) اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ (گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) پھر فرمایا دوبارہ کہو وہی جملے جو پہلے کہے تھے یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ (اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ) حتیٰ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حتیٰ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ (اَو تم نماز کی طرف) حتیٰ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حتیٰ عَلَی الْفَلَاحِ (اَو تم فلاح کی طرف) اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (دو اُکھ مبلبل)

فصل دوم

۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اِذَا كَانَ عَلَی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مَدَّتِیْنِ مَرَّتَیْنِ وَ اِلَّا قَامَۃً مَّرَّةً مَّرَّةً غَیْرَ اَنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

حضرت ابو محمد ورہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان کے اُمیل کلمے سکھائے اور تکبیر کے سترہ کلمے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

(رَوَاہُ ابُو داؤد وَ النَّسَیُّ وَ الدَّارِمِیُّ)

۹۳ وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَّرَّةً اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ اِذَا كَانَ تِسْعَ عَشْرَ کَلِمَةٍ وَ اِلَّا قَامَۃً

تِسْعَ عَشْرَ کَلِمَةٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ الْمَدِیْنِیُّ وَ ابُو داؤد وَ النَّسَیُّ وَ الدَّارِمِیُّ وَ ابْنُ مَاجَہُ)

۹۴ وَعَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَّمْنِیْ سُنَّةَ

الْاِذَا اِنْ قَالَ فَسَمِعَ مُقَدَّمَ رَاسِیْمٍ قَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ

اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ۔ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ۔ تَرْفَعُ

بِہَا صَوْتُکَ ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ تُخَفِّضُ بِہَا

صَوْتُکَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتُکَ بِالشَّہَادَةِ اَشْهَدُ اَنْ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ

اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَتّٰی عَلَی الْفَلَاحِ

حَتّٰی عَلَی الْفَلَاحِ۔ فَاِنْ كَانَ صَلٰوۃُ الصُّبْحِ قُلْتَ

الصَّلٰوۃُ حَیْثُ مِنَ النَّوْمِ الصَّلٰوۃُ حَیْثُ مِنَ النَّوْمِ

اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(رَوَاہُ ابُو داؤد)

حضرت ابو محمد ورہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجئے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو محمد ورہ کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور پھر فرمایا کہو اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ۔ اللّٰهُ اَکْبَرُ۔ اَکْبَرُ بلند آواز سے پھر کہہ تو اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَتّٰی عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَتّٰی عَلَی الْفَلَاحِ۔ (پس اگر صبح کی نماز ہو تو یہ الفاظ بھی کہہ الصَّلٰوۃُ حَیْثُ مِنَ النَّوْمِ الصَّلٰوۃُ حَیْثُ مِنَ النَّوْمِ۔ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔)

(ابوداؤد)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز فجر کے سوا کسی نماز میں تو تہذیب نہ کر یعنی کر نماز کے وقت سے آگے ذکر رک اذان میں کوئی خاص جملہ پڑھا دیا جائے۔
(ترمذی - ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا ابو اسرائیل محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جب تکبیر کہے تو جلدی کہہ اور اذان اور تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ رکھ کہ فارغ ہو جائے کھانے والا اپنے کھانے سے اور پیئے والا اپنے پیئے سے اور رضائے حاضرین اللہ تعالیٰ سے حاجت کو رفع کرنے سے اور اس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہو جب تک تم کو دیکھ نہ لو ورنہ ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا ہم صرف عبد المنعم کی حدیث جانتے ہیں اور اس کی اسناد مجہول ہے۔

حضرت زیاد بن حمار شہداء کی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو حکم دیا کہ تو فجر کی اذان کہہ۔ پس میں نے اذان کہی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا یہ بھائی شہداء کی نے اذان کہی ہے اور جو شخص اذان کہے وہی تکبیر کہے (ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

فضل سوم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو جمع ہو کر وقت کا اندازہ کرتے اور ایک وقت معین کر دیتے تھے اور ان کا کوئی منادی نہ تھا۔ پس ایک روز اس مسئلہ پر مشورہ کیا۔ بعض نے کہا نصاریٰ کا سا ناقوس لے لو بعض نے کہا قرآن لے لو جبکہ یہودیوں کے پاس ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کوئی آدمی کیوں نہ مقرر کر دو جو نماز کا بلاوا دے آیا کرے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاؤ اور نماز کی منادی کر دو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن زید بن جابر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں آئے تو ناقوس کا حکم دیا۔ تاکہ اس کو بھی لوگوں کو نماز کے لئے جمع کریں تو مجھ کو خواب میں ایک شخص دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا پس میں نے خواب ہی میں اس سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے کیا فروخت کرنا ہو؟
لہذا یہ حکم دینے کے معنی یہاں یہ ہیں کہ حضور نے حکم دینے کا ارادہ فرمایا۔

۵۹۵ وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُونَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ. (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ.)
وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَيْدِي إِسْرَائِيلَ الزَّائِرِي لَيْسَ هُوَ بِذَلِكَ الْفَقِيرُ يَنْتَحِلُ أَهْلَ الْحَدِيثِ.

۵۹۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ إِذَا نَسِيتَ فَتَرَسَّلْ فَإِذَا أَقَمْتَ فَأَحْدِثْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرَحُ الْهَامِلُ مِنَ الْخَارِبِ مِنْ شَوْجِهِ وَالْمُعْتَمِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَاضِي حَاجَتِهِ وَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاسْنَادُهُ جَاهِلٌ

۵۹۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْقُدِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَذَانَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِذَا نَسِيتَ فَإِذَا بَلَغَ أَنْ يَقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْخَاصِصَ إِذَا قَامَ أَذَانَ وَمَنْ أَذَنَ فَهُوَ قِيمٌ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ

۵۹۸ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ جُعِلَ قَدِيمُوا الْمَدِينَةِ يَجْتَمِعُونَ فِيهِمْ يَتَوَلَّوْنَ لِلصَّلَاةِ وَلَيْسَ يَنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَكَلِمَةُ أَيُّوْمَا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبِلَالٍ مِثْلُ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرَأْنَا مِنْ قَدَمِ اللَّهِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَوْ لَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يَنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنادِ بِالْعَلَاءِ.

۵۹۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رَيْبَةَ قَالَ لَمَّا آمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوسِ لِعَمَلِ لَيْمَرٍ بِهِ لِلنَّاسِ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ طَافَ فِي قَابَا نَائِمٌ بِحُلٍّ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ تَبْعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَالصَّبْرُ بِهِ قُلْتُ مَدْعُوَاهُ

إِنِّي الصَّلَاةُ قَالَ أَخْلَا أَدَّ اللَّهُ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ
فَقُلْتُ لَهُ بَنِي قَالَ فَقَالَ فَقَالَ اللَّهُ الْكَبِيرُ إِلَهُ الْخَيْرِ
وَكَذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا امْبَعَثَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ
فَعَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ
إِنَّمَا لَوْ يَا حَيُّ إِنَّمَا سَمِعَ اللَّهُ فَقَمْتُ مَعَ يَلَالِي قَالِي
عَلَيْهِ مَا رَأَيْتُ فَلَمَّا رَأَيْتُ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا
مِنْهُ فَقَمْتُ مَعَ يَلَالِي فَجَعَلْتُ الْفَيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَدُّونَ
بِهِ قَالَ فَمَعَ يَلَالِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ
فَخَرَجَ يُجِيبُ دَاوُدَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أَرَى فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْهَ الْخَلْدُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْقَادِيَانِيُّ) وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَرْوِهِ كَرِ الْإِمَامَا
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ مَوْحِيٌّ لِحِكْمَتِهِ
لَمْ يُصَيِّرْ حَرْفِيَّةَ النَّاقُوسِ -

۱۰۰ وَعَنْ أَبِي يَكْدَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَكَانَ لَا يَسْرًا
بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاكَ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَرَكَهُ بِجِلْبَةٍ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۱ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ مَوْدِيَّ قَامَ عِنْدَ
يُؤَدُّ لَهُ الصَّلَاةَ الصُّبْحَ فَوَجَدَهُ قَائِمًا فَقَالَ الصَّلَاةُ
خَلَّيْنِ النَّوْمَ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهَا فِي نِدَاءٍ
الصُّبْحِ - (رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ)

۱۰۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
سَعْدٍ مَوْدِيٍّ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَدَ يَلَالِي أَنْ تَجْعَلَ
لِصَبْعِي فِي أَدْنِيهِ وَقَالَ إِنَّهُ أَدْفَعُ لِيَصُوتُ
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ناتوس کو اس نے کہا تو ناتوس کو کیا کرے گا۔ میں نے کہا ہم اسے لوگوں کو نماز کے
لئے بلانے کے۔ اس نے کہا کیا میں کچھ کو ایسی چیز بتلا دوں جو اس سے بہتر ہے
میں نے کہا ہاں۔ پس اس نے کہا اے ابراہیم! ابراہیم! اور اسی طرح تکبیر میں
جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
اور اپنا خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ خواب حق ہے جو خدا چاہے پس کھڑا
ہو تو بلال کے ساتھ اور جو خواب دیکھا ہے اس کو بتلا اور وہ اذان کہنے
اس لئے کہ وہ بلند آواز ہے تجھ سے۔ پس میں بلال کے ساتھ کھڑا ہوا اور
ان کو اذان کے کلمے بتانے لگا اور وہ اذان کہتے رہے۔ راوی کا بیان ہے
کہ جب عمر بن الخطاب نے اپنے گھر میں اذان کی آواز سنی تو چادر کھینچنے
جوئے گھر سے نکلے راکس عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی
جس نے آپ کو حق شے کر بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا جو جیسا کہ
دکھایا عبد اللہ کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس خدا ہی کے
لئے تعریف ہو۔ (ابوداؤد۔ دارمی) ابن ماجہ نے اقامت کا تذکرہ
نہیں کیا۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے لیکن ناتوس کا واقعہ نہیں بیان کیا
حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
صبح کی نماز کو نکلا۔ پس جو شخص راستہ میں ملتا آپ اس کو نماز کے لئے
بلاتے یا (سوتا ہوتا) اپنے پاؤں سے اس کے پاؤں کو حرکت دیتے تھے۔
(ابوداؤد)

امام مالک کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ مؤذن حضرت عمرؓ کے پاس آباد
نماز صبح کی خبر دیتا۔ پس ایک روز مؤذن نے حضرت عمرؓ کو سوتا ہوا
پایا اور کہا نماز بہتر ہے نیند سے۔ پس حکم دیا حضرت عمرؓ نے کہ اس کلمہ کو صبح
کی اذان میں شامل کر لیا جائے۔ (موطا)

عبد الرحمن بن سعد نے کہا ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے
والد سعد نے اپنے باپ عمار سے اور عمار نے سعدؓ سے جو کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے کہ تحقیق رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ اذان میں
وقت اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کرے (کیونکہ عمل)
تیری آواز کو بہت بلند کر دینے والا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ فَضْلِ الْاِذَانِ وَاجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

اِذَانُ اَوْ اِذَانُ كَا جَوَابُ دِينِي كِي فَضِيلَتِ كَابِيَا

فصل اول

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اذان دینے والے لوگ قیامت کے دن لمبی گردنوں والے ہوں گے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت سے کربھگاتا ہے اور ہوتی ہے اس کے واسطے آواز گوز کی (یعنی گوز مارتا ہوا بھگاتا ہے) تاکہ اذان کی آواز اس کے کان میں نہ پہنچے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے پھر جب کبیر کہی جاتی ہے تو (دھر) پشت سے کربھگاتا ہے اور کبیر ختم ہونے کے بعد پھر واپس آ جاتا ہے تاکہ انسان کے دل میں خطرہ ڈالے اور اس کو وہ چیزیں یاد دلانے جو اس کو یاد نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت نماز پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں سنئے جن اور انسان اور نہ کوئی دوسری شے مؤذن کی انتہائی آواز مگر یہ کہ شہادت دیں گی وہ قیامت کے دن اس کی۔ (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مؤذن کے الفاظ سنو تو وہی الفاظ کہو جو وہ کہتا ہے پھر درود پڑھو مجھ پر (اذان کے بعد) پس جو شخص مجھ پر درود پڑھے ایک بار اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے پھر طلب کرو اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کہ وہ جنت میں ایک مقام ہے اور نہیں لائق ہے وہ جگہ خدا کے بندوں میں سے مگر ایک بندے کے لئے اور امید رکھتا ہوں کہ وہ شخص میں ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے اس پر میری شفاعت حلال ہے۔ (مسلم)

حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو جو کوئی کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب مؤذن کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ تو کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ پھر جب کہے اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ تو کہے اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ پھر جب کہے: حَتَّى عَلَيَّ الصَّلَاةُ تو کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ پھر جب کہے حَتَّى عَلَيَّ الْفَلَاحُ تو کہے لَا

۶۰۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُذِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لِيَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ النَّاذِينَ فَإِذَا قُضِيَ اللَّهُ أَعْرَافَهُمْ حَتَّى إِذَا نُذِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبَةُ أَدْبَرَ حَتَّى يَخْطُبَ بَيْنَ الْمَرْعَى وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا إِنَّمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ حَتَّى يَنْظُرَ الرَّجُلُ لَا يَذْكُرُ رَأَى كَمْ صَلَّى. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۰۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ نَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حِينَ ذَا لَإِسْنٍ وَلَا تَنْمِي إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۶۰۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّاهُ عَلَى صَلَاةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَوْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَآذَانُ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۰۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَيَّ الصَّلَاةُ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

جو اذان دینے کی اجازت ملے۔ (احمد ابو داؤد۔ نسائی)
حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو سکھایا کہ
میں مغرب کی اذان کے وقت (یعنی اذان کے بعد) یہ دعا مانگوں اللّٰهُمَّ
هَذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِذَا بَارَكْتَ فَيَا رَبِّكَ فَاصْبِرْ
یعنی اگر رات ہے تیری رات کے آنے کا اور تیرے دن کے واپس جانے کا اور
تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کا۔ پس بخشش سے توجہ کو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو امامہؓ بعض صحابہؓ سے روایت ہے کہ حضرت جلالؓ نے تکبیر کہنے
شروع کی جب انھوں نے کہا قَدْ قَامَتِ الْمَغْلَبَةُ تَوَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
علیہ وسلم نے فرمایا قَامَهَا اللَّهُ دَاوَا مَهَا دَاوَا مَهَا رکھے اللہ نماز کو اور ہمیشہ
رکھے، اور باقی تکبیریں وہی فرمایا جس کا ذکر علیؓ کی اذان کی حدیث میں ہو چکا
ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان اور تکبیر کے
درمیان دعا نہ کہیں کی جاتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو
دعائیں رُذَیْس کی جاتیں یا بہت کم رُذی کی جاتی ہیں۔ ایک تو اذان کے وقت
کی دعا اور دوسرے جہاد کے وقت کی دعا جب کہ گھسان کا رُذی پڑ رہا ہو اور
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں یعنی جہاد کی دعا کے بجائے بارش میں دعا کرنا ابوداؤد
دارمی، لیکن دارمی نے تحت المَطَر کو نہیں بیان کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضورؐ سے عرض کیا یا
رسول اللہ ﷺ اذان دینے والے ہم پر فضیلت و بزرگی رکھتے ہیں، حضورؐ نے
فرمایا جس طرح موزن کہتے ہیں تو بھی اسی طرح کہہ اور جب تو فارغ ہو جائے اذان
جواب تو خدا سے مانگ تجھ کو دیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے
سنا ہے کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو جھاک جاتا ہے یہاں تک کہ
مقام رُذَیْس تک پہنچ جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ردھا مدینہ سے
پچیس میل کے فاصلے پر ہے۔ (مسلم)

حضرت علقمہ بن وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے پاس بیٹھا
تھا کہ ان کے موزن نے اذان دی۔ معاویہؓ نے بھی وہی الفاظ کہے جو
موزن نے کہے تھے۔ یہاں تک کہ جب موزن نے کہا تَحِيَّاتُ الصَّلَاةِ
تو معاویہؓ نے کہا لَا تَحُولَ وَلَا تُقَا وَلَا يَأْتِي وَلَا يَأْتِي اور موزن

۱۱۱ وَتَحِيَّاتُ الصَّلَاةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ عَلَّقِمَةُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَقْوَلَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ
اللَّهُمَّ هَذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِذَا بَارَكْتَ فَيَا رَبِّكَ فَاصْبِرْ
دُعَايِكَ فَاصْبِرْ فِي رَدَاكَ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيمِيُّ
فِي الدُّعَوَاتِ الْكَبِيرِ

۱۱۲ وَتَحِيَّاتُ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ يَلَا أَلَا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا نَاقَ
قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقَامَهَا اللَّهُ دَاوَا مَهَا دَاوَا مَهَا دَاوَا مَهَا دَاوَا مَهَا
حَدِيثٌ حَمَرٌ فِي الْأَذَانِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۳ وَتَحِيَّاتُ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُنْ
الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيمِيُّ)
۱۱۴ وَتَحِيَّاتُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلِمَا تُرَدُّانِ اللَّهُ عَزَّ
عِنْدَ النَّبِيِّ عَزَّ وَعِنْدَ النَّبِيِّ حِينَ يَلْتَمِسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
فِي دَوَائِيهِ وَتَحْتِ الْمَطَرِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيمِيُّ)
إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَدْعُهُمْ وَتَحْتِ الْمَطَرِ

۱۱۵ وَتَحِيَّاتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْعَلُونَ نَفَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ يَفْعَلُونَ فَإِذَا أَتَيْتُمْ قَسَلًا
نُعْطُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ الدُّعَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ عَنْ
بُكُورِ مَكَاتِ الدُّعَاءِ قَالَ الزَّوْجِيُّ وَالزُّدَّ حَاءُ مِثْ
الْمُدِينَةِ عَلَى بَيْتِهِ وَتَلَايَيْنَ مِيلًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۱۱۷ وَتَحِيَّاتُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ إِنِّي لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ
إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ
حَتَّى إِذَا قَالَ تَحِيَّاتُ الصَّلَاةِ قَالَ لَا تَحُولَ وَلَا تُقَا
إِلَّا بِاللهِ فَلَمَّا قَالَ تَحِيَّاتُ الصَّلَاةِ قَالَ لَا تَحُولَ

نے کہا حتیٰ عَلَى الْفَلَاحِ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پھر اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہی جملہ کہے جو مؤذن نے کہے تھے۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اسی طرح فرماتے تھے۔ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دینے لگے۔ جب بلال خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسی طرح (اذان کے جواب میں) یقین کے ساتھ کہے وہ ہمیشہ میں داخل ہوگا۔ (نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن شہادتین سننے تو فرماتے اور میں بھی شہادت دیتا ہوں اور میں بھی شہادت دیتا ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارہ برس تک اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور (اس کے حساب میں) لکھی جاتی ہے اس کی اذان معاوضہ میں روزا ساٹھ اور کبیر کے بدلے میں تیس نیکیاں۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم کو مغرب کی اذان کے وقت دعا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ (بیہقی)

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۶۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي مُنَادِيًا فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا أَيْقِنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۶۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَشْهَدُ قَالَ وَآنَا قَدِ آنَا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۶۲۷ وَعَنْ أَبِي حُمَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آذَنَ ثَلَاثِينَ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۶۲۸ وَعَنْهُ وَقَالَ كُنَّا نُوْمِرُ بِاللَّحَاظِ عِنْدَ آذَانِ الْمُغْرِبِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

بَابُ فِي بَيَانِ بَعْضِ أَحْكَامِ الْأَذَانِ

اذان کے بعض احکام کا بیان

فصل اول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال اذان دیتا ہے رات میں پس کھاؤ پیو تم (رمضان میں بحر کا کھانا) اس وقت تک کہ اذان نہ آئے ابن ام مکتوم۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان ہو کہ ابن ام مکتوم اندھے آدمی تھے اور وہ اس وقت اذان دیتے تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ صبح ہو گیا صبح ہو گئی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ فجر دراز یعنی صبح کا ذاب البزہ جب افق پر پھیلی ہوئی فجر نمودار ہو جائے (تو سحری کھانا چھوڑ کر

۶۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالَ لَا يُنَادِي بِلِيلٍ فَكُفُّوا وَشَرُّوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَمْ جِئْتَ مُتَفَقِّئًا عَلَيْهِ)

۶۳۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلَكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيلَ

(دو)۔ (مسلم)۔ اور لفظ ترمذی کے ہیں)۔

حضرت مالک بن حویرث نے بیان کیا کہ میں اور میرے چچا کا بیٹا دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس آپ نے فرمایا جب تم دونوں سفر پر جاؤ تو اذان اور تکبیر کہو اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو رات کو سفر کیا جب آخری رات میں آپ کو اونگھ آنے لگی تو آپ آرام کے لئے اترے اور حضرت بلالؓ سے فرمایا تم ہماری حفاظت کرو یعنی جب صبح ہو جائے تو جگا دینا۔ حضرت بلالؓ نے بھیجی نماز میں مشغول ہو گئے اور جتنی نماز ممکن تھی پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ سو گئے۔ جب فجر کا وقت قریب آگیا تو بلالؓ نے اپنی سواری (اونٹ) کا سہارا لے لیا یعنی تکبیر لگا لیا اور

مشرق کی طرف منہ کر لیا تاکہ روشنی نمودار ہو جائے تو حضورؐ کو جگا دیں۔ لیکن حضرت بلالؓ رضی اللہ عنہ میں نیند بھر گئی اور وہ اونٹ سے کمر لگائے سو گئے یس تو بلالؓ کی آنکھ کھلی اور نہ حضورؐ کی اور نہ صحابہؓ میں سے کسی کی یہاں تک کہ پہنچی گرمی دھوپ کی اور سب پہلے حضورؐ کی آنکھ کھلی۔ آپؐ گھبرا کر فرمایا بلالؓ (تجھ کو کیا ہو گیا؟) بلالؓ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ غالب آگئی وہ جس نے غلبہ پایا آپ پر یعنی نیند۔ آپؐ فرمایا کھینچ لے چلو (اپنے اونٹ) یعنی یہاں سے جلد نکل چلو چنانچہ وہاں سے اونٹوں کو تھوڑی دُور آگے لے گئے پھر وضو کیا حضورؐ نے اور بلالؓ کو اذان کا حکم دیا اور پھر حضورؐ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نماز پڑھا تو فرمایا جو شخص نماز کو قبول جائے اس کو چاہئے کہ جس وقت یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي**۔ (مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم اس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہو جب تک مجھ کو لوگھر سے نکلنا ہو (نہ دیکھو)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم دوڑ کر نہ آؤ بلکہ طہانیت کے ساتھ آؤ اور جس قدر

فِي الْأُفُقِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ لَفْظُهُ لِلتَّوْحِيدِ) ۶۳۱ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَمَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمِّ لِي فَقَالَ إِذَا سَأَفَدْنَا قَدْ نَادَا أَقِيمَا وَلْيُؤْمَرْ كَمَا أَكْبَرُ كَمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا أَكْبَارَ أَيُّكُمْ فِي صَلَاتِي وَإِذَا خَضَعَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمَرْ أَكْبَرُكُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزَا وَخَيْبَرٍ سَارَ لَيْلَهُ حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكُرَى عَدَّ مِنْ وَ قَالَ لِيَلَالٍ يَلَالٍ يَلَالٍ لَنَا اللَّيْلُ فَصَلَّ يَلَالٍ مَا قَدَرَكُ وَ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَمَدَّ يَلَالٌ إِلَى رَاحِلَةِ امْرَأَةٍ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ يَلَالٌ عَيْنَاكَ وَ هُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَا يَلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنَ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمْ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَمْ يَسْتَيْقِظَا فَقَفَزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ يَلَالٌ فَقَالَ يَلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ أَتَادُوا أَفَاتَادُوا وَ أَرَا جِلْمَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَمَرَ يَلَالًا أَنْ يَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّ بِهِمُ الصُّبْحُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ

تَعَالَى قَالَ وَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) ۶۳۴ وَعَنْ أَبِي نَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ قَدْ خَرَجَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا تَسْعُونَ وَ تَأْتَوْهَا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا تَسْعُونَ وَ تَأْتَوْهَا

نماز مکہ کو مل جائے پڑھ لو اور جو نہ پاؤ اس کو پورا کر لو (بخاری و مسلم)
 شریک ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تو
 وہ گویا اس وقت سے نماز ہی میں ہوتا ہے۔

تَشْمُونَ وَعَلَيْكُمْ الشَّيْطَانَةُ وَالْوَقْدُ فَمَا آذَرَكُمْ فَصَلُّوا
 وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ أُخَرِ
 فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا كَانَ يَتَعَيَّدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

فصل دوم فصل سوم

هَذَا ابْنُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

اس باب میں درجہ فصل سوم

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ ایک روز آخری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں قیام فرمایا اور حضرت بلالؓ کو یہ خدمت سپرد کی کہ وہ (صبح کی) نماز کے وقت جگادیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی سو گئے اور دوسرے لوگ بھی اس وقت جاگے جب آفتاب طلوع ہو چکا تھا اور صبح کی نماز ادا کرنے کے سبب سب گھبرا گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ فوراً سواہ ہو جاؤ۔ چنانچہ یہاں سے نکل کر ایک وادی میں پہنچے اور فرمایا کہ یہ ایک ایسا جنگل ہے جس پر شیطان مسلط ہے وہاں سے تیز دواڑ ہوئے اور جب اس جنگل سے باہر نکل گئے تو آپؐ فرمایا یہاں اُتر دو اور دُعا کرو اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان اور تکبیر کہیں۔ پھر نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اور جب نماز سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو لوگوں کو گھبراہٹ ہوئی آپؐ فرمایا لوگو! خداوند تعالیٰ نے ہماری رُوس قبض کر لی تھیں اگر وہ چاہتا تو ہماری رُوس کو دوسرے وقت واپس کر دیتا یعنی اسی وقت سے پہلے اور نماز کے وقت (پس جب تم میں سے کوئی سو جائے اور نماز سے غافل ہو جائے یا نماز کو بھول جائے اور اس غفلت و نسیان سے گھبرا جائے تو اس کو باہر سے کہ وہ اس نماز کو اسی طرح پڑھ لے جس طرح اس کے وقت پر اس کو پڑھنا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ! ہمارا نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان اس کے پاس آیا اور اس کو تکبیر کا لئے پر آمادہ کر دیا۔ پھر جب وہ سو گیا تو دیر تک اس کو تھپکتا رہا جس طرح تھپکتے ہیں بچوں کو یہاں تک کہ وہ غافل ہو کر سو گیا۔ اس کے بعد آج حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا۔ بلالؓ نے بھی یہی صورت بیان کی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کا بیان سن کر کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ خدا کے سچے رسول ہیں۔ (امام الکاتبہ طریق مکرمل)
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ قَالَ عَدَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً يَطْرُبُ مَكَّةَ وَكَانَ يَلَا لًا أَنْ يُوقِظَهُمُ لِلصَّلَاةِ فَرَجَّاهُ يَلَالٌ وَرَجَّاهُ وَاحْتَى إِسْبَاطَهُمَا وَقَدْ طَلَعَتِ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَقْبَلَ الْقَوْمُ فَقَدْ ذَرَعُوا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْكُبُوا أَحْسَى خُرُوجًا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي وَقَالَ إِنَّ هَذَا وَادٍ بِهِ شَيْطَانٌ فَوَيْكُوا أَحْسَى خُرُوجًا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْكُبُوا وَأَنْ يَتَوَضَّأُوا وَأَمْرًا يَلَا لًا أَنْ يُنَادِيَ لِلصَّلَاةِ وَبَقِيَ تَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَأَى مِنْ قَرْبِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْدَاؤَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِي حِينٍ غَيْرِ هَذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَرَعَ إِلَيْهَا فَلْيَصِلْهَا كَمَا كَانَتْ يَصِلُهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ اتَّفَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَالْقَيْدَيْنِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ آتَى بَكْرًا وَهُوَ قَائِمٌ فَيَمْلِكُ فَاصْبِرْ لَهُ بَزَلٌ مُهْلِكٌ كَمَا مُهْلِكُ الْقَيْمِ عَنِّي تَامَ تَعْدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلَا لًا فَاحْبِرْ يَلَالٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّ الدَّامِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا أَسْهَدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ -

رَوَاهُ مَا يَلِكُ عُمَرُ سَلَامٌ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ فِي أَحَاثِ الْمَوْذِنِينَ
لِلْمَسْجِدِينَ صِيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ -
(دَعَا ابْنُ مَاجَةَ)
اس لئے موزنون کو چاہئے کہ وہ اپنے فرض کو احتیاط سے ادا کریں۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ مَسْجِدُ اور نماز کے مقامات کا بیان

صل اول

۶۳۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا نَوَاحِيَهُ كُلَّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَجَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي مُبْلِ الْكُعْبَةِ وَقَالَ هَذِهِ الْفُتْلَةُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ الْإِسْلَامُ عَنْهُ عَنْ أَسَمَةَ ابْنِ زَيْدٍ -)

۶۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ هُوَ وَأَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَأَعْلَقَهَا عَلَيْهِ فَصَلَّتْ فِيهَا فَسَأَلَتْ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عُمُودًا عَنِ بَسَارَةِ وَعُمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي سَائِرِ الْأَمَاجِدِ الْحَرَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۶۴۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَ مَسْجِدِي هَذَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْحَةٌ مِنْ رِيَاحِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (فتح مکہ کے روز) جب نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام گوشوں میں اپنے دعا کی لیکن نماز نہیں پڑھی اور باہر نکل آئے۔ پھر باہر آکر کعبہ کے سامنے اپنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور بلالؓ یا عثمانؓ نے کعبہ کو اندر سے بند کر لیا (تاکہ لوگ ہجوم نہ کریں) اور وہاں (تھوڑی دیر) قیام کیا۔ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب بلالؓ خانہ کعبہ سے باہر آئے تو میں نے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر کیا کیا؟ انھوں نے کہا اپنے ایک ستون کو داہنی جانب رکھا اور دو ستونوں کو بائیں جانب اور تین ستونوں کو پیچھے اور ان آیام میں خانہ کعبہ کے اندر چھ ستون تھے (آج کل تین ہیں) اور پھر اپنے ان کے درمیان نماز پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبویؐ میں) ایک نماز بہتر ہے دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے سوائے مسجد حرام کے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کجاووں کو نہ باندھو (یعنی ہرگز ہرگز سفر نہ کرو) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام کی جانب دوسری مسجد اقصیٰ کی طرف اور تیسری میری اس مسجد نبویؐ کی طرف۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھراؤ منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الْمَسْجِدَ قَبْلَ كُلِّ سَبْتٍ مَا شَاءَ رَأْيًا وَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۶۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَابْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۲۵ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا ابْنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَدَّ إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نَزْلًا مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَّ أَوْ رَاحَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۲۷ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْظُمُ النَّاسُ أَجْدًا فِي الصَّلَاةِ أَعَدُّهُمْ قَابَعْدَهُمْ مَسْنَى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يَصِلَهَا مَعَ الْإِمَامِ اعْظُمُ أَجْدًا مِنَ الَّذِي يَصِلُهَا ثُمَّ يَأْتِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلِّغْنِي أَنْتُمْ تَوَدُّونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارُكُمْ تَكْتُبُ أَنْتُمْ دِيَارُكُمْ تَكْتُبُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاقِبٌ تَشَاقَفَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَرَجُلٌ مَعْلَقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا حَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ جَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ حَالًا لِيَا فِقَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَا إِلَى ذَاتِ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہفتہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں میل اور سواری پر تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے (بخاری و مسلم)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین مساجد ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے لئے مسجد کو بنائے خداوند تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دن کے اول حصہ میں یا آخری حصہ میں مسجد کی طرف جائے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی ہمائی کا سامان کرتا ہے خواہ صبح کو جائے یا شام کو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب زیلا نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے جس کا گھر سب سے دور ہو باعتبار مسافت۔ اور جو شخص

کے انتظار کرے نماز کا اور امام کے ساتھ نماز پڑھ کر جائے اس کا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جو (تنہا) نماز پڑھ کر سو رہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسجد کے قریب کچھ مکانات خالی ہوئے تو قبیلہ بنو سلمہ کے لوگوں نے ان میں اٹھ آئے کا ارادہ کر لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حال معلوم ہوا تو آپ نے ان لوگوں سے پوچھا مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آئے کا ارادہ رکھتے ہو، انہوں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ! ہم نے یہی ارادہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو (مسجد کی طرف آئے میں) تمہارے نقش قدم (حساب میں) لکھے جائیں گے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتھی ہیں جن کو خداوند تعالیٰ اس روز اپنے سایہ میں رکھے گا۔ جس روز کہ خدا تعالیٰ کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک امام عادل۔ دوسرا وہ جوان جو اپنی جوانی کو خدا کی عبادت میں صرف کر دے تیسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے جب وہ مسجد سے باہر نکلتا ہے تو جب تک مسجد میں واپس نہ آجائے بے چین رہتا ہے۔ چوتھے وہ دو شخص جو خالص خدا کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں ایک جا ہوتے ہیں تو خدا کی محبت میں اور جدا ہوتے ہیں تو خدا کی محبت میں (یعنی حاضر و غائب خالص محبت رکھتے ہیں) پانچواں وہ شخص جو

تَصَدَّقَ بِعَدَلٍ فَإِذَا خَفَاَهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِعْلَهَا مَا تَنَقُّ
يَسْبِيْنَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

طلب کیا ہو اور اس نے اس کی خواہش کے جواب میں یہ کہہ دیا ہو کہ میں نے اسے ڈرتا ہوں۔ ساتواں وہ شخص جس نے اس طرح مخفی طور پر خیر کی ہو کہ اس کے پاس اس بات کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَصُغِفُ عَنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ
وَفِي سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا ذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا
تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ
لَا يَخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَتْ
لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى
لَمْ يَزَلِ الْمَلَكُ تَصَلِّيَ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ
فِي صَلَاتِهِ مَا أَنْتَظِرَ الصَّلَاةَ فِي رَدَائِهِ قَالَ إِذَا
دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتْ الصَّلَاةُ خَيْرَ دَعْوَى دَعَا
الْمَلَكُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ
يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُجِدْ فِيهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور فرشتوں کی دعا میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُجِدْ فِيهِ - یعنی اے

اللہ! بخش دے اس کو اے اللہ! توبہ قبول کر اس کی جب تک کہ وہ ایذا نہ دے کسی کو مسجد میں اور جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۱ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل چاہتا ہوں۔) (مسلم)

۶۵۲ وَعَنْ أَبِي ثَدَاةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ
رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْتَدِمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الصُّحَى
فَإِذَا أَقْدِمَ بَدَأَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
جَلَسَ فِيهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی عادت تھی) جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو عموماً چاشت کے وقت آتے اور سب پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر مسجد میں (تھوڑی دیر) بیٹھتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو

یا کرتا ہے خدا کو تنہا اور اس کی آنکھیں ذکر الہی سے جاری رہتی ہیں۔ چھٹا وہ شخص جس کو ایک شریف النسب اور حسین عورت نے بڑے ارادہ سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

شخص یہ جسے کہ کوئی آدمی اپنی گم شدہ چیز کو مسجد میں ڈھونڈ رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ یہ کہے خدا اس کی چیز کو واپس نہ لے لے کہ مسجد اس کام کے لئے نہیں بنائی گئی ہے۔ (مسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اس بلو دار درخت میں سے کچھ کھائے (یعنی پسین اور پائے کھائے) تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اس لئے کہ فرشتے بھی ایذا پاتے ہیں اس چیز سے جس سے اذیت پاتے ہیں انسان۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے نیک و بد اعمال میرے سامنے ہیں کئے گئے۔ میں نے اس کے نیک اعمال میں تو راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو در کر دینا پایا اور اعمال بد میں مسجد کے اندر تھوکانا جس کو دفن نہ کیا گیا ہو۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کو گھڑا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اس لئے کہ جب تک وہ نماز کی حالت میں ہے خدا سے مخاطب ہے اور دائیں جانب نہ تھوکے اس لئے کہ ادھر فرشتے ہوتے ہیں بلکہ بائیں جانب تھوکے یا قدموں کے نیچے اور پھر اس کو دبا دے۔ اور ابو سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "بلکہ بائیں قدم کے نیچے تھوکے"۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض موت میں فرمایا خدا کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد گاہ بنالیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانہ سنا ہے خبردار ہو کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے انہوں نے اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو مسجد بنالیا تھا۔ خبردار تم قبروں کو مسجد نہ بنانا۔ میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے گھروں میں بھی اپنی نمازوں میں سے کچھ بڑھا کر واد گھروں کو قبریں نہ بنادو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مِمَّنْ رَجُلًا تَشُدُّ مَسَاجِدَهُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّ هَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسْجِدَ لَمْ يَنْبَأْ لِيَهْدِ الْإِنْسَانَ۔ (رواه مسلم)

۱۵۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنِيَّةِ فَلَا يَغْرِسُ مَسْجِدًا فَإِنَّ السَّيِّئَةَ تَنَازَلُ مِنْهُ الْإِنْسَانُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْسَانُ فِي الْمَسْجِدِ يَطْبُخُهُ وَتَغَارَتُهَا ذَنْبًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِضْتُ عَلَى أَعْمَالِ أُمِّي حَسَبًا وَبَسَبًا فَوَجَدْتُ فِيهَا سَائِرَ أَعْمَالِهَا إِلَّا ذِي يَمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي سَائِرِ أَعْمَالِهَا النَّجَاسَةَ فَكَوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا يَنْدَفِعُ۔ (رواه مسلم)

۱۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّهَا بَنَاءُ اللَّهِ مَا دَامَ فِي مَقْلَبَةٍ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكَ وَلَا يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ قَبْدٌ فَمَنْ دَفَعَهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيَسْرَى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي كُنْتُمْ مِنْهُ تَقْنُ اللَّهُ إِلَهُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَةِ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۰ وَعَنْ جَدِّكَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا دَرَجَاتٍ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَمَسَاجِدَهُمْ مَسَاجِدَ إِلَّا فَلَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ وَمَسَاجِدَ إِلَى أَنْتُمْ كُنْتُمْ عَنْ ذَلِكَ۔ (رواه مسلم)

۱۶۱ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوغریکے درمیان قبلہ ہے (یعنی مدینہ والوں کا اور ان لوگوں کا جو مدینہ کے مانند ہیں)۔ (ترمذی)

طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہ ہم ایک جماعت کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر ہم نے نصاریٰ کے عبادت خانے کے متعلق آپ کو بوجھا کر کیا کریم ہم آیا اس کو منہدم کر دیں یا باقی رکھیں؟ پھر ہم نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی مانگا۔ آپ نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر بچے ہوئے پانی سے کٹی کی اور اس کٹی کو پانی میں ڈال دیا اور اس پانی کو ہماری چھاگل میں بھر دیا۔ پھر ہم کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: اب تم جاؤ اور جس وقت اپنے شہر میں پہنچو تو نصاریٰ کے عبادت خانہ کو توڑ دو اور اس جگہ پر اس پانی کو چھڑکو اور وہاں پر مسجد بنالو۔ ہم نے عرض کیا ہمارا شہر بہت دور ہے اور گرمی سخت ہے (راستہ میں) پانی خشک ہو جائے گا۔ آپ فرمایا اس میں اور پانی ملا کر اس کو بڑھاؤ۔ اس سے اُس کی پاکیزگی اور برکت میں اضافہ ہو جائے گا۔ (نسائی)

۱۶۳ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفَدَّا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَا وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَآخَرْنَا أَنْ بَارِزْنَا بَيْعَةَ لَنَا فَاسْتَوَ هَبْنَاهُ مِنْ قَبْلِ طَهُوسٍ قَدْ عَابَسَاءَ فَنَوَّضَا وَتَمَضَّضْنَا ثُمَّ صَبَّه لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا اتَّيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَالْكُورُ وَبَيْعَتُكُمْ وَالضُّحُوكُ مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوا مَسْجِدًا أَقْلَنَا إِنَّ الْمَدَّ بَعِيدٌ وَالْحَرُّ شَدِيدٌ وَالْمَاءُ يَنْشِفُ فَقَالَ مُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُكَ إِلَّا طَيِّبًا۔ (رواه الترمذی)

۱۶۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فِي الدُّورِ أَنْ يَنْظَفَ وَيُطَيَّبَ۔ (رواه أبو داود والترمذی وابن ماجه)

۱۶۵ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمَرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَنْزَحِرَ فَتَهَا كَمَا زَحَرَتْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى۔ (رواه أبو داود)

۱۶۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔ (رواه أبو داود والنسائی والدارقطنی وابن ماجه)

۱۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَى أَجُورٍ أَمَّتِي حَتَّى الْقَدَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَى ذُلُوبٍ أَمَّتِي فَلَمْ أَرْدَمْنَا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أَوْ نَبِيٍّ أَوْ نَبِيَّهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

۱۶۸ وَعَنْ بَرِيْدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرَ الْمَسْجِدِ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللُّؤْلُؤِ۔ (رواه الترمذی)

۱۶۹ وَعَنْ بَرِيْدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرَ الْمَسْجِدِ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللُّؤْلُؤِ۔ (رواه الترمذی)

۱۷۰ وَعَنْ بَرِيْدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرَ الْمَسْجِدِ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللُّؤْلُؤِ۔ (رواه الترمذی)

۱۷۱ وَعَنْ بَرِيْدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرَ الْمَسْجِدِ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللُّؤْلُؤِ۔ (رواه الترمذی)

۱۷۲ وَعَنْ بَرِيْدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرَ الْمَسْجِدِ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللُّؤْلُؤِ۔ (رواه الترمذی)

۱۷۳ وَعَنْ بَرِيْدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشْرَ الْمَسْجِدِ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللُّؤْلُؤِ۔ (رواه الترمذی)

جانتے ہیں کہ قیامت کے دن اس کے سبب ان کو کمال روشنی نصیب ہوگی
 (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسبی۔ ابن سعد والنسائی روایت کیا)۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی شخص کو مسجد کا خبر گیر دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اس نے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا يَتَّبِعُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مِنْ اُمَّتٍ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ رِيعًا، مسجدوں کو آباؤ نہیں کرتا اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا۔

حضرت عثمان بن مظعون کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو خفی ہوئے کی اجازت دے دیجئے اس لئے کہ مجھ کو زمانیں بظاہر ہو جائے گا اندیشہ ہے (آپ نے فرمایا وہ شخص ہماری جماعت میں سے نہیں ہے جو کسی کو خفی زمانہ کرے یا وہ خفی ہو جائے میری امت کے لئے نامزد ہونا روزہ رکھنا ہے روزہ سے شہوت افسردہ ہوتی ہے) پھر عثمان بن مظعون نے عرض کیا مجھ کو سیر و سیاحت کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لئے سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ پھر عثمان بن مظعون نے عرض کیا۔ مجھ کو ترک دنیا کی اجازت بدوں میں بیچہ کرنا زکا کا انتظار کرے۔ (شرح السنہ)

حضرت عبدالرحمن رضی بن عائش کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کو (خواب میں) بہترین صورت میں دیکھا خدا تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا۔ ملائکہ مقررین کس معام میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ! تو ہی خوب جانتا ہے۔ (یہ شکر) خداوند تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں کے درمیان رکھا جس کی سردی میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی اور مجھ کو آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا علم حاصل ہو گیا۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی وَكَذَٰلِكَ يُرِيكُنَا آيَاتِهِمْ فَالْكَوْنُ الْاٰتِيَةُ وَالْاٰزِيَةُ وَلِيَكُوْنَنَّ رَحْمَةُ الْمُوْثِقِيْنَ۔ (یعنی اس طرح دکھایا ہم نے ابراہیم کو تصرف آسمانوں اور زمین کا تاکہ وہ یقین کرنے والے لوگوں میں شامل ہو جائے)۔ (دعویٰ) اور ترمذی نے بھی یہ حدیث عبدالرحمن بن عائش رضی بن عباسؓ اور معاذ بن جبل رضی سے روایت کی جو اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے پوچھا اے محمد! تو جانتا ہے ملائکہ مقررین کس چیز میں بحث کرتے ہیں۔ اپنے آسمان زمین کی درمیانی چیزوں کا علم حاصل کرنے کے بعد فرمایا۔ ہاں میں جانتا ہوں وہ (گناہوں کے)

[illegible]

زِدَادُ الْغُرَبَاءِ وَابْنُ تَائِبَةٍ وَالْبُدَّارِيُّ

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْقُونٍ قَالَ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَنَا فِي الْأَحْيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ
سَلَامٌ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصَى وَلَا اُتْعَى اِنْ خَبَأَ اُمِّي
الضَّيَامَ فَقَالَ اُذِّنْ لَنَا فِي السَّيَاحَةِ قَالَ اِنْ سَبَّحْتَ
اُمِّي بِالْحَمْدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ اُذِّنْ لَنَا فِي
الزَّكَّابِ فَقَالَ اِنْ تَرَهَّبَ اُمِّي الْجُلُوسُ فِي
الْمَسَاجِدِ اَنْظَرَهُ الصَّلَاةُ .

ردوالات فی شرح السنہ ،

دیکھے آپ فرمایا میری امت کے لئے ترک دنیا صریح ہو کر وہ
 ۱۴۱۱ و عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي
 أَحْسَنِ تَوَدِّعٍ قَالَ فِيمَا يُخَصِّمُ الْمَلَائِكَةَ عَلَى ذَلِكَ
 أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَوْجَدَاتِ بَرَدٍ
 بَيْنَ تَدْيٍ وَفَلَسَتْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَتِلْكَ
 وَكَذَلِكَ تُرَى إِبْرَاهِيمَ مُلْكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 تَلِيكُوتِ مِنَ الْمُتَوَقِّعِينَ - (رد الألبان في مرسلاً)
 وَالتَّوَمِيدِ يُخَوِّعُهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ
 ابْنِ جَبْرِ وَزَادَ فِيهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ
 يُخَصِّمُ الْمَلَائِكَةُ الْإِسْلَامَ قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكُفَرَاتِ وَ
 الْكُفَرَاتِ الْمَكْتُبِ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَ
 الْمَشْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَبَلَدِ الْأُمُومَةِ
 فِي الْكُفَرِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ خَلِيلاً وَمَاتَ خَائِباً
 وَكَانَ مِنْ خُسَيْفَةِ يَوْمِهِ وَلَدَنَّهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

دیکھے آپ فرمایا میری امت کے لئے ترک دنیا صریح ہو کر وہ
 ۱۴۱۱ و عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي
 أَحْسَنِ تَوَدِّعٍ قَالَ فِيمَا يُخَصِّمُ الْمَلَائِكَةَ عَلَى ذَلِكَ
 أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَوْجَدَاتِ بَرَدٍ
 بَيْنَ تَدْيٍ وَفَلَسَتْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَتِلْكَ
 وَكَذَلِكَ تُرَى إِبْرَاهِيمَ مُلْكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 تَلِيكُوتِ مِنَ الْمُتَوَقِّعِينَ - (رد الألبان في مرسلاً)
 وَالتَّوَمِيدِ يُخَوِّعُهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ
 ابْنِ جَبْرِ وَزَادَ فِيهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ
 يُخَصِّمُ الْمَلَائِكَةُ الْإِسْلَامَ قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكُفَرَاتِ وَ
 الْكُفَرَاتِ الْمَكْتُبِ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَ
 الْمَشْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَبَلَدِ الْأُمُومَةِ
 فِي الْكُفَرَةِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ خَلِيلاً وَمَاتَ خَائِباً
 وَكَانَ مِنْ خُسَيْفَةِ يَوْمِهِ وَلَدَنَّهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

دیکھے آپ فرمایا میری امت کے لئے ترک دنیا صریح ہو کر وہ
 ۱۴۱۱ و عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي
 أَحْسَنِ تَوَدِّعٍ قَالَ فِيمَا يُخَصِّمُ الْمَلَائِكَةَ عَلَى ذَلِكَ
 أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَوْجَدَاتِ بَرَدٍ
 بَيْنَ تَدْيٍ وَفَلَسَتْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَتِلْكَ
 وَكَذَلِكَ تُرَى إِبْرَاهِيمَ مُلْكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 تَلِيكُوتِ مِنَ الْمُتَوَقِّعِينَ - (رد الألبان في مرسلاً)
 وَالتَّوَمِيدِ يُخَوِّعُهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ
 ابْنِ جَبْرِ وَزَادَ فِيهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ
 يُخَصِّمُ الْمَلَائِكَةُ الْإِسْلَامَ قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكُفَرَاتِ وَ
 الْكُفَرَاتِ الْمَكْتُبِ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَ
 الْمَشْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَبَلَدِ الْأُمُومَةِ
 فِي الْكُفَرِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ خَلِيلاً وَمَاتَ خَائِباً
 وَكَانَ مِنْ خُطْبَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الشُّرُكَاتِ وَحُبَّ الْمُسْلِكِينَ وَإِذَا أَرَدْتَ بَعَادَةَ فِتْنَةٍ فَأَقْضِنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَقْتُونٍ قَالَ وَ الْمَدْرَجَاتِ أَفْضَاءُ السَّلَامَةِ وَاطْعَامُ الطَّعَامِ وَ الْقَبْلَةُ بِأَلْسِنِ النَّاسِ نِيَامٌ وَ لَفْظُ هَذَا الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيحِ لَمْ يَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَّا فِي شَرْحِ الشُّنَيْطَةِ -

کفاروں پر گفتگو کرتے ہیں اور وہ کفار سے کیا ہیں؟ نمازوں کے بعد مسجدوں میں بیٹھ کر دوسرے وقت کی نمازوں کا انتظار کرنا اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا اور ناگواری کی حالت میں پانی سے دھونکرنا جس نے ایسا کیا یعنی یہ اعمال کئے وہ بھلائی پر زندہ رہے گا اور بھلائی پر مرنے کا اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔ پھر خداوند تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! جب تو نماز سے فارغ ہو چکے تو یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الشُّرُكَاتِ وَحُبَّ الْمُسْلِكِينَ فَإِذَا

أَرَدْتَ بَعَادَةَ فِتْنَةٍ فَأَقْضِنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَقْتُونٍ - یعنی اے اللہ میں تجھ سے نیک اعمال کی توفیق چاہتا ہوں اور برے کاموں کے پھوڑنے کی اور مسکینوں کو دوست رکھنے کی اور اے اللہ جس وقت ارادہ کرے تو اپنے بندوں کو فتنہ میں ڈالنے کا تو میری روح کو فتنہ میں ڈالنے سے بچھ کر ہی قبض کر لیا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی تعلیم کے لئے فرمایا (خداوند تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے لئے فرمایا اور درجات کو بلند کرنے والی چیزیں ہیں۔ سلام و رکوع و سجود کو بھیلانا۔ کھانا کھانا اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں نماز کا پڑھنا۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شخص میں جن کی ذمہ داری خدا نے اپنے ذمہ لی ہے (یعنی دنیا و آخرت میں ان کی بھلائی کی ذمہ داری) ایک تو غازی جو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے گھڑے نکلا ہے وہ خدا کی ذمہ داری میں ہے اگر وہ شہید ہو جائے تو جنت میں اس کو داخل کیا جائے اور زندہ رہے تو ثواب اور مال غنیمت لے کر واپس آئے۔ دوسرا وہ شخص جو مسجد کی طرف گیا وہ بھی خدا کی نگہبانی میں ہے اور تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کرتا ہو داخل ہو، وہ بھی خدا کی ذمہ داری میں ہے۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَفْتُهُمْ ضَامِينَ عَلَى اللَّهِ وَجُلَّ خَرَجَ غَارِزًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامٍ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَقَّاهُ فَيَذَلُّهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدُّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْبٍ أَوْ غَدِيرَةٍ قَدْ رَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامٍ عَلَى اللَّهِ وَ رَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامٍ عَلَى اللَّهِ - (رواه أبو داود)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ تَكُونُ قَاجِرًا كَاجِرًا الْحَاجِجِ الْمُحَرِّمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَشْيِيرِ الْبُطْحِ لَا بِنُصْبِهِ إِلَّا بِأَنَّهُ قَاجِرًا فَاجِرًا كَاجِرًا الْمُعْتَمِرِ قَدْ تَلَوَّاهُ عَلَى آثَرِ صَلَاةٍ لَا تَعُوبُهُمَا كِتَابٌ فِيهِ عِلِّيَّتٌ - (رواه أحمد و أبو داود)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے نکلے اور فرض نماز ادا کرنے کے لئے مسجد کی طرف جائے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ احرام باندھنے والے حج کرنے والے کو ملتا ہے اور جو شخص کہ چاشت کی نماز کے لئے گھر سے نکلا اور خالص نماز چاشت کی نیت سے مسجد میں گیا اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ہے اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کر کے نماز پڑھنا اور

اس درمیانی وقت میں یہودہ کلام نہ کرنا یا عمل سے جو رکھا جائے وہ نہیں ہیں۔ (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت ابومرثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بشت کے باغوں میں جاؤ تو وہاں میوہ کھاؤ۔ آپؐ کو پوچھا گیا، یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔ پوچھا گیا اور یا رسول اللہ ان میوہ کیا ہیں؟ فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ (ترمذی)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِبَيْتٍ مِنَ الْبَيْتِ قَارِعُوا فَبَلِّ بَارِسُ اللَّهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ السَّاجِدُ قِيلَ وَمَا التَّرْبَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ - (رواه المصنف)

۶۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ آتَى الْمَسْجِدَ لَشَيْءٍ فَهُوَ حَطْلَةٌ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۶۴۶ وَعَنْ قَاطِبَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدِّهَا قَاطِبَةَ
الْكُبْرَى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى
مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي
أَبْوَابَ فَضْلِكَ. (رَوَاهُ الْقُرْمِذِيُّ وَاحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ
وَفِي رَوَايَتَيْهَا قَالَتْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا إِذَا
خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَالتَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ بَدَلِ
صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُ
بُسْمِيلٍ وَقَاطِبَةَ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تَذْكُرْ قَاطِبَةَ الْكُبْرَى
۶۴۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَمَاشِدِ الْأَشْعَاسِ
فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْإِسْتِئْثَاءِ فِيهِ وَإِنْ تَجَلَّقَ النَّاسُ
بِوَسْمِ اللَّهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۶۴۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دَأَبْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَعُولُوا لَا
أَرَبَ لَكُمْ تِجَارَتِكُمْ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَسْتَدِينُ فِيهِ مَالَهُ فَقُولُوا
لَا رَدَّ لَكُمْ عَلَيْهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۶۴۹ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْجِدِ أَنْ يُشَدَّ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تَقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ. (رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ فِي مُسْنَدِهِ وَصَاحِبُ جَمَاعَةِ الْأُمُولِ فِي عَنْ حَكِيمٍ فِي الْمَصَابِيحِ عَنْ)

۶۵۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالْتَمَّ
وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرُبُ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنَّ كُنْتُمْ
رَبْدًا أَكَلْتُمَا فَا مَيُوتُكُمَا طَبْعًا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۶۵۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدًا إِلَّا الْمَقْبَدَةَ وَالْحَمَامَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
شخص مسجد میں جس غرض سے آئے گا یعنی دینی یا دنیوی کسی غرض سے
وہی اس کا نصیب ہے۔ (ابوداؤد)

فاطمہ بنت حسین اپنی دادی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود بھیجتے محمد پر اور سلام
یعنی یہ الفاظ فرماتے صَلَّی عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ اور پھر دعا کرتے رَبِّ اغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ (یعنی اے میرے پروردگار! میرے
گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔)
(ترمذی۔ احمد۔ ابن ماجہ) اور احمد و ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر آتے تو یہ الفاظ کہتے بِسْمِ
اللَّهِ وَالتَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ یعنی صَلَّی عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ کی جگہ اَللّٰهُمَّ
کہتے۔ ترمذی نے کہا اس کی اسناد متصل نہیں ہے۔ فاطمہ بنت حسین کی ملاقات
فاطمہ کبریٰ سے نہیں ہوئی۔

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے
اور خرید و فروخت سے بھی اور جموع کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے
سے بھی منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم
مسجد میں کسی کو خرید و فروخت کرنا ہو دیکھو تو اس سے یہ کہو کہ خدائیری تجارت
میں تجھ کو نفع نہ دے اور جب کسی کو کوئی گم شدہ چیز ڈھونڈتے دیکھو تو کہو خدا
کرے تیری چیز نہ ملے۔ (ترمذی۔ دارمی)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں
قصص لینے اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔
(ابوداؤد)

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان دو درختوں یعنی ہسن اور پیاز سے منع فرمایا ہے اور کہا جو کو
شخص اس کو کھائے وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اور فرمایا کہ
اگر ان کا کھانا ضروری ہو تو پکا کر کھایا کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساری
زمین مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام کہ ان میں نماز درست نہیں۔
(ترمذی۔ دارمی)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ کوڑی پر کہ جہاں ناپاک چیزیں ڈالی جائیں جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ، مقبرہ میں، راستہ کے درمیان، حمام میں، اونٹوں کے بندھنے کی جگہ اور خانہ کعبہ کی چھت پر۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قبروں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھو اور اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نہ پڑھو۔

(ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو مسجد بنالینے والوں پر اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ یہودی کی ایک جماعت نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسی جگہ بہتر ہے آپ خاموش رہے اور دل میں ارادہ کیا کہ جب تک جبریلؑ نہ آئیں گے خاموش رہوں گا چنانچہ جبریلؑ تشریف لائے اور آپؐ ان سے یہ سوال کیا جبریلؑ نے کہا اس معاملہ میں میں آپ سے زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن میں اپنے رب بزرگ و برتر سے دریافت کروں گا اس کے بعد جبریلؑ نے کہا کہ محمدؐ! میں آج خدا کے اس قدر قریب پہنچ گیا کہ اس سے پہلے اتنا قریب کبھی نہ ہوا تھا۔ آپؐ پوچھا جبریلؑ کس طرح اور کس قدر؟ جبریلؑ نے کہا اس قدر قریب کہ میرے اور خدا کے درمیان صرف ستر ہزار پرے نور کے باقی رہ گئے تھے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ بدترین مقامات بازار ہیں اور بہترین مقامات مساجد ہیں۔ (ابن حبان)

فضل سوم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی میری اس مسجد میں اس غرض سے آئے کہ نیکی کریگا اور نیکی کو سیکھے گا یا سکھائے گا تو اس کا مرتبہ اتنا ہو گا جتنا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کا ہوتا ہے اور جو اس غرض سے نہ آئے یعنی کسی بری غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہو گا جو دوسرے کے مال کو (حسرت سے) کھتا ہے۔ (ابن ماجہ - بیہقی)

حق سے بطریق مرسل روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے والا ہے کہ لوگ دنیا کی باتیں مسجدوں کے اندر کریں گے پس اس وقت تم ان لوگوں میں نہ بیٹھنا۔ خدا تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی ضرورت

۲۸۲
۳۵ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُصَلِّي فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَسْجِدِ وَ الْمَسْجِدِ الْأَيْمَنِ وَ قَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَ فِي الْحَمَامِ وَ فِي مَوَاطِنَ الْأَيْلِ وَ تَوَقَّظَ طَهْرَتِ اللَّهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۸۳
۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِكُوا فِي مَرَايِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي آعْطَانِ الْأَيْلِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۸۴
۳۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَ الْمُتَحِلِّينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَ الشُّرُجَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ)

۲۸۵
۳۸ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ إِنَّ حِينَ أَقْبَلَ الْيَهُودَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْبَقَاعِ خَيْرٌ فَكَلَّمَ عَنْهُ وَقَالَ أَسْكَتَ حَتَّى يَبْعَثَ جِبْرِيلُ فَكَلَّمَ وَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالًا فَقَالَ مَا أَسْأَلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ أَسْأَلُ رَقِي تَبَارَكَ وَتَعَالَى ثُمَّ قَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي دَنَوْتُ مِنَ اللَّهِ دُنُوًّا مَادَنُوْ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِيلُ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ حِجَابٍ مِنْ تَوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبَقَاعِ أَسْوَأُهَا وَخَيْرُ الْبَقَاعِ مَسَاجِدُهَا رَوَى ابْنُ حَبَّانَ فِي مَوْحِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

۲۸۶
۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا لَمْ يَأْتِ إِلَّا لِحَيْثُ تَعْلَمُهُ أَوْ يَعْلَمُهُ فَهُوَ يَمْنُلُ لِي الْمَجَاهِدِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ جَاءَ لِعَيْدِي لَكَ فَهُوَ يَمْنُلُ لِي الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ عَيْدِي - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْإِسْبَانِي)

۲۸۷
۴۰ وَعَنْ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ زَمَانٌ يَكُونُ حَيْدُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرٍ دُنِيَاهُمْ فَلَا تَجَالِسُوهُمْ فَلَيْسَ

نہیں ہے۔ (بیہقی)

حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ ایک شخص نے میرے ایک انگری ماری میں نے دیکھا تو وہ عمر بن الخطابؓ تھے انھوں نے مجھ سے کہا کہ ان دونوں آدمیوں کو بلا لاؤ (جو مسجد میں) بلند آواز سے باتیں کر رہے تھے میں نے ان کو بلا لیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تم کون ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انھوں نے کہا ہم طالقہ کے رہنے والے ہیں۔ عمرؓ نے کہا اگر تم دین کے رہنے والے ہو تو میں تم کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں زور زور سے باتیں کرتے ہو؟ (بخاری)

مالک کہتے ہیں کہ عمرؓ نے مسجد کے ایک گوشہ میں چوترا بنوا دیا تھا جس کا نام بطیم تھا اور لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ جس شخص کو باتیں کرنے کی ضرورت ہو یا شعر پڑھنا چاہتا ہو یا بلند آواز سے باتیں کرنا مقصود ہو تو وہ مسجد سے نکل آئے اور اس چوترا پر بیٹھ جائے۔ (موطا)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قبلہ کی جانب رہنے کو پڑا ہوا دیکھا تو آپؐ کو بہت ناگوار ہوا یہاں تک کہ چہرے پر ناگواری کا اثر نظر آیا۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اس کو کھینچ ڈالا اور پھر فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے ہو تو اپنے پروردگار سے سرکش کرتے ہو اور اس وقت تمہارا پروردگار تمہارے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے ایسی حالت میں کوئی قبلہ کی طرف نہ تھوکے، بلکہ باتیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک دے اس کے بعد آپؐ اپنی چادر کے کونے میں تھوکا اور اس کو دل ڈالا اور فرمایا اس طرح کرے۔ (بخاری)

حضرت سائب بن خالدؓ نے جو ایک صحابی ہیں کہا کہ ایک شخص ایک جماعہ کا امام ہوا اور اس نے نماز کی حالت میں قبلہ کی جانب تھوکا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھ لیا اور جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپؐ لوگوں سے کہا اے یہ شخص تم کو نماز نہ پڑھائے۔ اس کے بعد اس شخص نے ان کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انھوں نے اس کو نماز پڑھانے سے منع کر دیا اور اس کو رسول اللہ ﷺ نے اس کی حد سے روک دیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی حد سے روک دیا اور اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپؐ اس کی تصدیق فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ آپؐ شاید یہ الفاظ بھی فرمائے۔ تو نے خدا اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ ایک روز صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ نے تشریف لانے میں تاخیر فرمائی اور قریب تھا کہ آفتاب مشرق سے نمودار ہو کہ آپؐ تشریف لائے کبیر کبیری اور رسول اللہ ﷺ نے تشریف لائے

يُخْرِجُهُمْ حَافِدًا. وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ اِيْمَانٍ. ۱۴۸
وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ حَافِدًا فِي الْمَسْجِدِ فَخَصَّ بِي وَجْهًا لَمْ تَنْظُرْ قَبْلَ ذَلِكَ اَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَذْهَبْ قَاتِلِيْنِ يَهْدِيْنِ قَتْلُكُمَا يَهْمَا فَقَالَ يَتَمَتَّعَانِ مَا اَدَّ مِنْ اَمْنٍ اَسْتَمَا قَاتِلَايْنِ اَهْلِي الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَاجْعَلْتُكُمْ اَسْرَقَيْنِ اَصَوَانِكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ

۱۴۹
وَعَنْ تَالِيٍّ قَالَ بَنِي عُمَرَ رَجَبَةً فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَكُنْتُ الْبَطِيخَاءُ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يُلْغَطَ اَوْ يُشْبَدَ شَعْرًا اَوْ يَدْفَعَ مَوْتَهُ فَلْيَخْرُجْ إِلَى هَذِهِ الرَّجَبَةِ.

رَوَاهُ فِي الْمَوْعِظَاتِ

۱۵۰
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَاصَمَةً فِي الْقَبْلَةِ فَشَئَ ذَلِكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ رَأَى فِي وَجْهِهِ نَدَامَةً لَمْ يَدْرِكْ فَقَالَ إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الْقَبْلَةِ قَاتِلَايْنِ رَجَبَةً ذَاتَ رَجَبَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبْلَةِ فَلَا يَجُزُّ أَحَدًا لَمْ يَدْرِكْ يَنْتَبِهْ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارَةٍ اَوْ تَحْتَ قَدِيمٍ ثُمَّ اَسَدًا طَوَفَ رِجَالُهُ فَبَحِثَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يُفْعَلْ هَكَذَا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ

۱۵۱
وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَجُلًا آمَرْتُ مَا تَبْصُرُ فِي رِقَبَتِهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَنِي بِهِ جِئْتُ فَرَجًا لَا بُصِيصِي لَكُمْ فَارَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَأَجَبُوهُ لَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ إِنَّكَ حَتَّى اَذْنَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.

رَوَاهُ الْبُؤْدَادِيُّ

۱۵۲
وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتَبَسَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عِدَايَ عَنْ صَلَوةِ الصُّبْحِ حَتَّى كُنْتُ اَسْتَرَأَى عَيْنَ النَّاسِ فَخَرَجَ سَرِيعًا فَتَنَبَّأَ بِالْقَبْلَةِ

فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ فَقَالَ لَنَاظِلٍ مَعَكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْقَضَى الْيَتَابُ ثُمَّ قَالَ أَمَا فِي سَاعِدَتِكُمْ مَا حَسَبْتُمْ لَكُمْ الْعَدَا أَلَيْ قَسَمْتُ مِنَ اللَّيْلِ تَوَقَّعًا وَصَلَّيْتُ مَا قَدَّرَ لِي فَتَعَسَّتُ فِي مَبْلُوقٍ حَتَّى اسْتَقَلَّتْ قَائِدَانَا فِي تَبَارُكٍ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ مَوَدِّعٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَتَخَفَمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَتْهَا ثَلَاثًا قَالَ قَرَأْتَهُ وَصَّعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفِي حَتَّى وَجِدْتُ بَرْدًا نَازِلًا بِهِ بَيْنَ شَدَّتِي فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَدَعَوْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَتَخَفَمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هَتْ قُلْتُ مَشَى إِلَّا قَدْ أَمِلَ الْأَجْمَاعُ عَابِدٌ وَالْمُجَلُّوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الْقَبُولِ وَرَأْسُ بَاعِ الْوُضُوءِ حِينَ انْكَرُتْهَا قَالَ ثُمَّ فِيمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هَتْ قُلْتُ اطْعَامُ الطَّعَامِ وَلَبَنُ الْكَلَامَةِ وَالْقَبُولُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ يَأْتِي فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ تَوَقَّعْتِي غَيْرَ مَقْنُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْرِبُنِي إِلَى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ قَدْ رَسُوها أَنْتُمْ تَعْلَمُوها۔

رواہ احمد و الترمذی و قال هذا حدیث حسن صحیح و سألت محمد بن سنان عن هذا الحدیث فقال هذا حدیث صحیح۔

نے نماز پڑھی اور تحفیف کی قرأت اور ارکان نماز میں اور سلام پیکر بلند آواز میں فرمایا۔ جہاں بیٹھے ہو اسی جگہ بیٹھے رہو۔ اس کے بعد ہماری طرف منوج ہو کر فرمایا میں رات کو (پہنچنے کے لئے) اٹھا دھوکا اور جس قدر نماز مقدر میں تھی پڑھی نماز ہی میں مجھ کو اونگھ آگئی یہاں تک کہ نیند مجھ پر غالب ہو گئی۔ ناگہاں میں نے اپنے بزرگ و برتر خدا کو دیکھا بہترین شکل و صورت میں خداوند تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا لبیک اے رب۔ فرمایا ملا کہ مقررین کس چیز پر بحث و گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا خداوند اچھے کو معلوم نہیں تین باتیں خدا تعالیٰ نے یہی بات پوچھی اور میں نے یہی جواب دیا۔ پھر میں نے دیکھا خدا تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں کے درمیان رکھا جس کی انگلیوں کی سردی کو میں نے محسوس کیا اپنے سینہ میں اور دشمن ہو گئی میرے لئے ہر چیز اور واقف ہو گیا میں تمام اشیاء سے۔ پھر خداوند تعالیٰ نے فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا لبیک اے میرے رب! ارشاد باری ہوا کہ ملا کہ مقررین کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا گناہوں کے کفار کے مسئلہ میں۔ خدا تعالیٰ نے پوچھا۔ گناہوں کا کفارہ کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا جماعتوں کی طریقا رہ پا جانا۔ نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھ کر دو نمازوں کا انتظار کرنا۔ ناگوار حالتوں میں پانی سے دھو کرنا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے پوچھا فرشتے اور کس بات میں گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ درجات میں (یعنی درجاتِ جنت) خدا تعالیٰ نے پوچھا وہ درجات کیا ہیں میں نے عرض کیا کھانا کھلانا۔ اخلاق اور نرمی سے گفتگو کرنا۔ رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنا۔ پھر خدا نے کہا جو عا اپنے لئے بہتر خیال کرے ناگوار میں عرض کیا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ تَوَقَّعْتِي غَيْرَ مَقْنُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْرِبُنِي إِلَى حُبِّكَ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھے کام کرنے کا برے کاموں کو چھوڑ دینے کا مساکین کو درود رکھنے کا اور یہ کہ تو مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو فتنہ میں مبتلا ہونے سے پہلے مجھ کو

دعات دے اور میں گدھے (لے میرے رب!) تیری محبت مانگتا ہوں اور اس شے کی محبت جس کو تو پسند کرنا ہے اور اس کام کی محبت جو مجھ کو تیری محبت کے قریب پہنچاتا ہے) اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: یہ خواب حق ہے یا درکھو اس کو اور دوسروں کو پہنچاؤ اس کو۔ (احمد۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بخاری نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)۔

علیک وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے: اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ
وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَوَسْطَائِهِ الْقَدِيرِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ یعنی پناہ مانگتا
ہوں میں اللہ کے ذریعہ اس بزرگ و برتر ذات کے ذریعہ اور اس کی قدیم لطف
کے ذریعہ شیطان الرجیم سے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ جو مسلمان ان

کلمات کو کہتا ہے مسجد میں داخل ہوتے وقت تو شیطان کہتا ہے محفوظ رہا یہ شخص میرے شر سے سارے دن۔ (ابوداؤد)

عطاء بن یسار کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ
لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ ذَنَابًا يُعْبَدُ۔ (آء اللہ میری قبر کو بت نہ بنا کہ لوگ
اس کو پوجنے لگیں) پھر فرمایا اس قوم پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے جس نے
انبیاء کو قتل کر دیا اور ان کے مساجد بنالیا۔ (مالک مرسل)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغوں
کے اندر نماز پڑھنے کو پسند فرماتے تھے۔

(اسلم - ترمذی)

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک ہی نماز کے برابر اور قبیلہ یا محلہ کی مسجد میں پچیس
نمازوں کے برابر اور اس مسجد میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے سو نمازوں کے
برابر اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور میری
اس مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں
کے برابر ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض
کیا یا رسول اللہ سب سے پہلے زمین پر کونسی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا مسجد حرام
میں عرض کیا اور اس کے بعد فرمایا مسجد اقصیٰ میں پوچھا ان دونوں مسجدوں
کی تعمیر کے درمیان کتنا فرق تھا؟ فرمایا چالیس سال۔ اس کے بعد فرمایا اور اتوار
زمین تیرے لئے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں پڑھ لے۔ (بخاری و مسلم)

ستر ڈھانکنے کا بیان

فصل اول

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے صرف ایک کپڑے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ آپ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک
کپڑے کو اس طرح جسم سے لپیٹے ہوئے تھے کہ ان کے دونوں کنارے آپ کے
موندھوں پر تھے۔ (بخاری و مسلم)

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَوَسْطَائِہِ الْقَدِیْمِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّیْطٰنُ
حَفِیْظُ مَنِّیْ سَاوِیْتُہٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

۶۹۳
۵۷
وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ ذَنَابًا یُّعْبَدُ وَتَنَا یُعْبَدُ اسْتَدَّ
عَصَبُ اللّٰهِ عَلَیْ قَوْمٍ اَخَذُوْا اَنْبِیَاءَہُمْ مَّسْجِدًا
(رواہ مالک مرسل)

۶۹۵
۵۸
وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْہِ وَسَلَّم یَسْتَعِیْبُ الصَّلٰوۃَ فِی الْحِیْطَانِ قَالَ بَعْضُ
رَوَاۤیَہُ یَعْنِی الْبَسَاتِیْنَ۔ (رواہ احمد و الترمذی)

۶۹۶
۵۹
وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی بَیْتِہٖ بِصَلٰوۃٍ وَمَلُوۡتُہٗ
فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجْمَعُ فِیْہِ بِخَمْسِ مِاۡئَۃٍ صَلٰوۃٍ وَمَلُوۡتُہٗ
فِی الْمَسْجِدِ اِلَّا قَصَیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفٍ صَلٰوۃٍ وَمَلُوۡتُہٗ
فِی مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفٍ صَلٰوۃٍ وَمَلُوۡتُہٗ فِی
الْمَسْجِدِ الْاُخَرَ اِمَّ بِمِاۡئَۃٍ اَلْفٍ صَلٰوۃٍ۔

(رواہ ابن ماجہ)

۶۹۷
۶۰
وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ
مَسْجِدٍ وَضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ
قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ بَیْنَہُمَا
قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ اَلَا رَضِیْ لَکَ مَسْجِدٌ فَحِیْثُ مَا
اَدْرَکَکَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ۔ (متفق علیہ)

بَابُ السَّتْرِ

۶۹۸
عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِی سَلَمَۃٍ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَعْمَلُ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُّشْتَمِلًا
بِہٖ فِی بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃٍ وَاصْبَعًا طَرَفِہٖ عَلٰی عَاتِقِہٖ
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ یہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس وقت تک تم میں سے کوئی ایک کپڑے سے نماز نہ پڑھے جب تک اس کپڑے کا ایک حصہ مونڈھوں پر نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اس کو چاہئے کہ اس کپڑے کے دونوں اطراف (تپوں) میں مخالفت رکھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جس کے کنارے دوسرے رنگ کے کھٹے یا کناروں پر دوسرا کام کیا ہوا تھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اس چادر کو ابی جہم (باجر) کے حوالے کر کے اس سے ابنجانیہ کی چادر لے آؤ۔ اس چادر نے مجھ کو نماز سے باز رکھا یعنی حضور قلب نصیب نہیں ہوا۔ (بخاری و مسلم)

اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ فرمایا میں نماز کے اندر اس کے نقش و نگار کو دیکھتا تھا اور اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ نماز کہیں خراب نہ ہو جائے۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے مکان کے ایک گوشے میں پردہ ڈال رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم اس پردہ کو ہمارے سامنے سے ہٹالو۔ اس کی تصویریں نماز میں برابر میرے سامنے رہتی ہیں۔ (بخاری)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک رسمی قباہریہ کے طور پر پیش کی گئی۔ آپؐ اس کو پہنا اور نماز پڑھی اور پھر واپس آکر اتار ڈالا نہایت سختی کے ساتھ گویا آپؐ اس سے نفرت کرتے ہیں اور فرمایا کہ یہ مہیزگاروں کے لئے کپڑا زیبائیں، (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حضرت سلمہ بن الاکوعؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ایک شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک ہی گرتے میں نماز پڑھ لوں؟ آپؐ فرمایا ہاں اور اس میں گھنٹی یا ٹانگا لگالے اگر چہ کانٹے کا ہی ٹانگا ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی ازار کو لٹکاتے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ اس سے فرمایا جا اور وضو کر۔ وہ چلا گیا اور وضو کیا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپؐ اس کو وضو کرنے

۲۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِلُ إِلَيْكَ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۰ وَعَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِمِيصَةٍ لَهَا أَغْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَغْلَامُهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَذْهَبُوا بِحِمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَنُفِي بَابُ جَانِبِيَّةٍ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا الْهَيْئَةُ الْيُنْفَعُنِي صَلَاتِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَالِمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ يَفْتِنَنِي ()

۳۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَرَأَ امْرَأَتُهُ سَدَّتِ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... أَمِيطِي عَنَّا قِرَاءَ مَلِكٍ هَذَا فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ تَقْصَادُ بِرُءُوعِ غُرُوضِي فِي صَلَاتِي (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۰۳ وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُجِحَ خَرِيرٌ فَلَبَسَهُ ثُمَّ مَلَى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَنَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا أَكَلَا كَرَاهٍ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۴ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَمِيطُ أَخْأَصِلِي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَأَزْمَرُكَ وَلَوْ شِئْتُكَ (رَوَاهُ الْوُحَاوِدُ وَالتَّسَائِي)

۳۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَصَلِّي مُسَلِّمًا إِذَا رَأَى قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ قَتَوْنَا فَاذْهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا

رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ أَمْرَهُ أَنْ تَتَوَضَّأُوا خَالَ إِنْهُ كَانَ
يُحِبُّ أَنْ يَتَوَضَّأَ إِذَا رَكَعَاتِ اللَّهِ لَا يَتَقَبَّلُ صَلَاةَ
يُحِبُّ أَنْ يَتَوَضَّأَ إِذَا رَكَعَاتِ اللَّهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْبَلُ صَلَاةَ عَائِشَةَ إِذَا رَكَعَاتِ اللَّهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَاتِ اللَّهِ يَتَوَضَّأُ وَخِصَابِ
تَحْتِ عَيْنَيْهِ -

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَاتِ اللَّهِ يَتَوَضَّأُ وَخِصَابِ
تَحْتِ عَيْنَيْهِ -

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَاتِ اللَّهِ يَتَوَضَّأُ وَخِصَابِ
تَحْتِ عَيْنَيْهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَاتِ اللَّهِ يَتَوَضَّأُ وَخِصَابِ
تَحْتِ عَيْنَيْهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَاتِ اللَّهِ يَتَوَضَّأُ وَخِصَابِ
تَحْتِ عَيْنَيْهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَاتِ اللَّهِ يَتَوَضَّأُ وَخِصَابِ
تَحْتِ عَيْنَيْهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَاتِ اللَّهِ يَتَوَضَّأُ وَخِصَابِ
تَحْتِ عَيْنَيْهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَاتِ اللَّهِ يَتَوَضَّأُ وَخِصَابِ
تَحْتِ عَيْنَيْهِ -

کا حکم کیوں دیا؟ آپ نے فرمایا وہ اگر نماز پڑھ رہا تھا۔ اور پھر
حاضر ہو کر عرض کیا۔ آپ نے مجھ کو وضو کرنے کا حکم دیا؟ آپ نے
فرمایا جو شخص اگر نماز پڑھے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(ابوداؤد)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے کہ بالغ عورت کی نماز بغیر وضو کی قبول نہیں کی جاتی۔

(ابوداؤد - ترمذی)
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا کہ کیا عورت صرف کھڑے اور اور وضو کی جبکہ وہ اگر کھڑی
ہو، نماز پڑھ لے۔ فرمایا اگر کرنا اتنا لمبا ہو کہ قدموں کی پشت
تک پہنچ جائے تو نماز جائز ہے۔

(ابوداؤد)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا ہے سدل سے اور منہ ڈھانکنے سے نماز کے اندر (سدل کہتے
ہیں کپڑا اس طرح اور بٹھنے کو کہ اس کے دونوں کنارے شانوں پر
ٹکے ہوئے ہوں)۔

(ابوداؤد - ترمذی)
حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مخالفت کو یہود کی نماز میں اس لئے کہ وہ جوڑوں اور موزوں کو
پہنہ بغیر نماز پڑھتے ہیں۔ تم جوڑوں اور موزوں میں نماز پڑھو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ اپنی جوتیاں اتاریں اور
بائیں جانب رکھ دیں۔ لوگوں نے جب حضور کے اس فعل کو دیکھا تو
اپنی جوتیوں کو بھی اتار ڈالا۔ پھر جب رسول اللہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا
کہ کس چیز نے تم کو اس پر آمادہ کیا کہ تم اپنی جوتیاں اتار دو۔ عرض کیا ہم
نے آپ کو جوتیاں اتارنے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیں۔ آپ نے فرمایا کہ
جبریل میرے پاس آئے اور مجھ کو آگاہ کیا کہ تمہاری جوتیوں میں نجاست
لگی ہوئی ہے۔ اب جب تم میں سے کوئی مسجد کے اندر آئے تو جوتیوں کو
رکھ لے۔ اگر ان میں نجاست لگی ہو تو پونچھ ڈالے اور انہیں پہنے ہوئے
نماز پڑھ لے۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے جوتیوں کو دائیں بائیں نہ رکھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے جوتیوں کو دائیں بائیں نہ رکھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے جوتیوں کو دائیں بائیں نہ رکھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے جوتیوں کو دائیں بائیں نہ رکھے

اس نے کہ بائیں جانب رکھنا دوسرے کے دائیں جانب ہوگا۔ بلکہ جو لوگ پاؤں کے درمیان رکھ لے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو توں سمیت نماز پڑھ لے مگر اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَنُكُونُ عَنْ يَمِينِهِ
عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَنُكُونُ عَنْ يَمِينِهِ
وَلَا يَضُرُّهُمَا بَيْنَهُمَا رَجُلٌ وَلَا رَجُلَانِ وَلَا يَضُرُّهُمَا
فِيهِمَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعَهُ)

فصل سوم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو چٹائی پر نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ چٹائی پر سجدہ کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضور کو ایک کپڑے میں جو آپ کے جسم پر لپٹا ہوا تھا، نماز پڑھتے دیکھا۔ (مسلم)

۱۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيٍّ تَبَجَّجًا
عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُعْبِسُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ شَخَّ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے پاؤں اور جوتے پہنے دونوں حالتوں میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
خَالِفًا وَمُتَعِلًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر نے ہمارے ساتھ ازار (تہبند) میں نماز پڑھی جس کو انھوں نے سری کی طرف بند رکھا تھا اور ان کے کپڑے سر پایہ پر رکھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے ان سے کہا تم صرف تہبند میں نماز پڑھتے ہو، جابر نے کہا یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ کچھ جیسے احسن کو دکھا دوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانے میں کسی شخص کے پاس دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

۱۴ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى بِنَا جَابِرٍ
فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَ كَامِنٍ قَبْلَ قَعَاةٍ وَثِيَابُهُ
مَوْصُوعَةٌ عَلَى الْمَشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ كَيْفَ لَكَ فِي
إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِأَسِيرَاتِي
أَحْسَنُ مِنْ ذَلِكَ وَأَنَا كَانَ لَكَ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے۔ جس کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے اس پر ہم کو کوئی عیب نہیں لگایا جاتا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ اس وقت ہوتا تھا کہ جب کپڑے بہت کم ہوتے تھے۔ لیکن جب خداوند تعالیٰ نے وسعت بخشی تو دو کپڑوں میں نماز بہتر مانی گئی۔

۱۵ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ قَالَ انْصَلَوْتُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
سِتْرَةً لَنَا نَفَعَلَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ
ذَلِكَ إِذَا كَانَ فِي الثَّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذَا وَثِقَ
اللَّهُ فَأَنْصَلُوهُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَرَأَيْتُمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

بَابُ السُّتْرَةِ فَصْلُ أَوَّلُ سِتْرَةِ كَابِيَانُ

سترہ کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن کے اول حصہ میں عید گاہ تشریف لے جاتے۔ آپ کے سامنے ایک تیرہ بردار ہوتا اور جب

۱۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْبِدُ إِلَى الْمِصْبَاحِ وَالْعَتَمَةِ

بَيْنَ يَدَيْهِ حُمْلٌ وَنَضَبٌ بِالْمُصَلِّي بَيْنَ يَدَيْهِ
(دَوَاءُ الْبُخَارِيِّ) نماز پڑھتے۔ (بخاری)

اللہ کی تشریف اور سترہ کے سامنے سے گزرنے کا حکم

۴۱۷ وَعَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُةَ وَهُوَ بِلَا بَطْمٍ فِي قُبَّةِ حِمْرَاءَ مِنْ أَدْمٍ رَأَيْتُ بِلَا لَا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُ النَّاسَ يَتَبَدَّرُونَ ذَٰلِكَ الْوَضُوءِ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَسْتَحِبُّ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بِلَالٍ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَا لَا أَخَذَ عِنْدَهُ فَرَكَنَاهَا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُمْلَةٍ حِمْرَاءَ مُشْتَرِئًا إِلَى الْعِنْدَةِ بِالنَّاسِ رُكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالْقِدَاطَ يَمْشُونَ بَيْنَ يَدَيْ الْعِنْدَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو جحیفہ رحمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا آپ مقام بلح میں ایک سُرخ خیمہ میں تھے۔ اور بلال کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا ہوا لائے۔ لوگوں نے اس پانی کو دوڑ دوڑ کر لیا۔ جس کو مل گیا اس نے چہرے پر مل لیا اور جس کو نہ ملا اس نے دوسروں کے ہاتھ کی تری سے اٹھایا۔ پھر میں نے دیکھا کہ بلال نے ایک نیزہ گاڑا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سُرخ لباس میں جس پر دھاریاں تھیں، تشریف لائے اور نیزہ کی طرف کھڑے ہو کر لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور نیزے کے اُس طرف سے گزر رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

سواری کے جانور اور آدمی کھیلی لکڑی کو سترہ بنا کر نماز پڑھنا

۴۱۸ وَعَنْ تَافِعِ بْنِ أَبِي حُمْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْرُضُ رَاحِلَتَهُ فَيَصَلِّي إِلَيْهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نافع بن عمر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اونٹ کو بٹھالیتے اور اس کی طرف نماز پڑھ لیتے۔ (بخاری و مسلم)

نافع کہتے ہیں۔ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا۔ جب اونٹ چرنے چلے جاتے تھے تو آپ کیا کرتے تھے۔ یعنی کس چیز کا سترہ بناتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ کجاوہ کو درست کر کے رکھ لیتے اور اس کی طرف نماز پڑھ لیتے۔ (یہ الفاظ بخاری کے ہیں)۔

۴۱۹ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدَكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيَصِلْ وَلَا يَبَالِ مِنْ مَرَدِّ دَأْدَ ذَٰلِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوہ کی کھلی لکڑی کے مانند اونچی لکڑی رکھ لے تو اس کی طرف نماز پڑھ لے اور سامنے سے گزرنے والوں کی پرواہ نہ کرے۔

(دَوَاءُ مُسْلِمٍ) (مسلم)

نمازی کے آگے سے گزرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

۴۲۰ وَعَنْ أَبِي جَهْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَوْ يَعْلَمُ الْمَارِبِينَ يَدِي الْمُصَلِّي مَا ذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرَ إِلَهُ مِنْ تَوَدُّهُ نَازِي كَسَانِ غَزْرَتِ وَالْأَيْ جَانِ لَيْ كَسَانِ كَتْنَا كَنَاهُ بِي؟ تَوَدُّهُ نَازِي كَسَانِ غَزْرَتِ سَيَالِسٍ تَكِ طَهْرًا مَهْرًا وَنَازِي

حضرت ابو جہمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس کا کتنا گناہ ہے؟ تو وہ وہ نمازی کے سامنے گزرنے سے پالیس تک ٹھہرا رہتا اور نہ

أَنَّ يَمْرُوتَ بْنَ يَدْيَةَ قَالَ أَرُبِعِينَ يَوْمًا أَفْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً
 گزرنا بہتر خیال کرے۔ ابو نصر راوی کا بیان کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ (بخاری و مسلم)

سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنے والے کو زبردستی روکنے کا حکم

۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدًا مِنْ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّهُ هُوَ شَيْطَانُ هَذَا الْقَبْضِ الْبَجَارِيِّ لِمُسْلِمٍ مَعْنَاً
 حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سامنے کھڑا کرے (یعنی سترہ کھڑا کرے) نماز پڑھے اور اس سے اس کا منشا یہ ہو کہ سترہ اس کے اور گزرنے والے کے درمیان ہے۔ پھر ایسی حالت میں جو شخص کہ سترہ کی پروا نہ کرے اور نمازی کے سامنے گزرنا چاہے تو نمازی کو چاہیے کہ وہ اس کو روکے اور وہ نہ روکے یا نہ مانے تو اس سے لڑے اس لئے کہ وہ ایسی صورت میں شیطان ہے۔ (بخاری و مسلم)

سترہ نماز کی محافظت کرتا ہے۔

۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَطُّعُ الصَّلَاةِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَبَقِيَ ذَلِكَ مِثْلُ مُوَحَّدَةِ الرَّحْلِ
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ توڑتا ہے (یعنی باطل کرتا ہے) نماز کو گزرنا نمازی کے سامنے سے عورت، گدھ اور کتے کا اور اس کو کھڑکی کا کھڑا کرنا اور کتا ہے مانند کھڑکی کا وہ کہ۔ (مسلم)

نمازی کے آگے عورت کے آجانے سے نماز باطل نہیں ہوتی

۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَأَعْيُنِ الْجَنَازَةِ
 حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی رہتی تھی جس طرح کہ جنازہ رکھا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نمازی کے آگے سے گدھی وغیرہ کا گزرنا نماز کو باطل نہیں کرتا

۲۴ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى آتَانٍ دَنَا بَنُو سَعْدٍ قَدْ نَاهَرَتْ الْإِخْلَامُ دَرَسُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِلَا نَاسٍ مَعَهُ إِلَّا غَيْرُ جِدَارِ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ النَّصِيفِ فَذَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْآتَانَ دَخَلَ فِي الْقَفِ فَلَمْ يَنْكُزْ ذَلِكَ عَلَى أَحَدٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک روز گدھی پر سوار ہو کر آیا ان ایام میں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ کے سامنے سترہ نہ تھا میں نماز کو کی بعض صف کے سامنے سے گزرا اور گدھی سے اتر کر اس کو خبر دے چھوڑا اور پھر صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے کچھ نہ کہا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

حصہ سترہ کے طور پر گزرنے کی بجائے سامنے رکھ لینے میں علماء کا اختلاف

۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدًا فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاكَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ عَصَا
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھے اور کوئی چیز موجود نہ ہو تو اپنی لاکھی ہی کھڑکی کر لے اور لاکھی بھی موجود نہ ہو تو ایک خط کھینچ لے پھر کسی اس

فَلْيَقْطَعْ السُّلُوكَ مَا مَرَّ أَقَامَهُ. (رواہ ابو داؤد) کے سامنے سے گزرنا کوئی ضرر نہ دے گا۔
(ابو داؤد - ابن ماجہ)

سترہ کو قریب کھڑا کرنا

۲۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعْ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَواتَهُ. (رواہ ابو داؤد) تاکہ شیطان اس کی نماز کو نہ توڑے۔ (ابو داؤد)

۲۳ وَعَنْ الْبُقَعَاءِ بْنِ الْأَسود قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عَجْوٍ وَلَا عَجْوٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عِندَ حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ الْأَيْسَرِ وَلَا يَمْلَأُ لَهُ مَحَلًّا. (رواہ ابو داؤد) رکھنے کا آپ قصد نہ فرماتے تھے۔ (ابو داؤد)

نازی کے سامنے سے گزرنے اور گھبرائے ہوئے رہنا نماز کو باطل نہیں کرتا

۲۴ وَعَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ آتَاكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسُتْرٍ لَاحِظٍ لَاحِظٍ فِي بَابِهِ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّيْتُ فَمَرَّ أَعْيُنُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُسَدَّدَةً وَحِمَاةً نَأَوَّكِبُهُ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِمَا أَلْيَا بِلَا لَفَا. (رواہ ابو داؤد و الترمذی و تھوری)

نازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَادْرُودُهُ اسْتَطْعَمُوا فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. (رواہ ابو داؤد)

فصل سوم

۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَاهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ وَرَجُلًا مَيِّ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا امْتَحَدَا عَصَا فِي قَبْضَتِي رَجُلِي وَإِذَا أَقَامَ سَطَعَتْ مَعَاذِلُ وَالْبَيَوتُ يُؤْمِدُنِ لَيْسَ فِيمَا مَصَابِيحُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نازی کے آگے سے گزرا جرم عظیم ہے

۲۷ وَعَنْ أَبِي حَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ

گزرنا جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کس قدر گناہ رکھتا ہے تو وہ انبا سوس
تک کھڑا رہنا نمازی کے سامنے گزرنے سے زیادہ بہتر خیال کرے گا۔
(ابن ماجہ)

کعب احبار کہتے ہیں کہ نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر یہ معلوم کر لے
کراس کا گناہ کتنا ہے تو وہ اپنا زمین میں دھنس جائے نمازی کے سامنے
گزرنے سے زیادہ پسند کرے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ
اس کو زمین میں دھنسا یا جائے زیادہ آسان معلوم ہو۔ (الکت)

نمازی کے آگے سے گھسی دوری پر گزرنا چاہیے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بغیر سترہ کے نماز پڑھے گا اس کی نماز اس کے
سامنے گدھے، خنزیر، یہودی مجوسی اور عورت کے گزرنے سے بڑھ
جائے گی اور اگر گزرنے والا ایک پتھر پھینکنے کی مسافت کے بقدر
دور ہو تو کچھ حرج نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

يَدْفِي اَجِبُهُ مُعْتَرِضًا فِي النَّعْلَيْنِ لَا كَانَ لَا تَنْفَعُهُمْ وَابْنُهُ
عَامِرٌ رَفَعَهُ مِنَ الْخَطَاةِ النَّحْيِ حَلًا

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۳۲
وَعَنْ نَعْبِ الْأَحْبَابِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ سَبْعَ
يَدْفِي الْمُصَلِّي مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ لَكَ أَنْ يَخْشَفَ بِمَخْجَا
لَهُ مِنْ أَنْ يَمْرُبِينَ يَدْفِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى
رَوَاهُ مَا لَيْتَ

۴۳۳
وَعَنْ أَبِي عَيَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى عِيَالٍ أَوْ
فَانَّهُ يَنْفَعُ صَلَاتُهُ الْخَمَارَ وَالْخِنْزِيرَ وَالْيَهُودِيَّ
وَالْمَجُوسِيَّ وَالْمَرْأَةَ وَخِنْزِيرَ عَمَلٍ إِذَا مَرَّ وَأَجَبًا
بِهِ يَدْفِي عَمَلَهُ يَخْجِي - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ فَضْلُ أَوَّلُ

نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ
میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور نماز پڑھی پھر حضور
کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ حضور نے سلام کا جواب دے کر فرمایا
جا اور پھر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس گیا اور پھر نماز پڑھی
اور اس کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیکر
فرمایا جا اور پھر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح تین مرتبہ ہوا
تیسری مرتبہ اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو بتلائیے
دیں کس طرح نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا کہ جب تو نماز کے لئے تیار ہو تو اسی طرح
دھنور کر پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کہ اللہ اکبر کہہ پھر قرآن میں سے جس قدر یاد ہو پڑھ
پھر رکوع کر طہانیت کے ساتھ پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا ہو جائے پھر
سجدہ کر طہانیت کے ساتھ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا۔ اور اسی طرح
نماز کو پورا کر۔

(بخاری و مسلم)

۴۳۴
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ
الْمَسْجِدِ فَقَالَ تَعَالَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّ
لَكَ صَلَاتَكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ تَعَالَى عَلَيْكَ السَّلَامُ
ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَقَالَ فِي ذَلِكَ لَوْ أَنِّي أَوْفَى النَّاسِ
بَعْدَ مَا عَيَّنَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِذَا أَقَمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ
فَأَسْمِعِ أَوْصُوعَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْفُضْلَةَ فَكَلِّمْهُمْ أَقْدَامًا بِمَا
تَسْتَدْرِعُكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسًا
رُفْعًا حَتَّى تَسْمِعَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ
سَاجِدًا ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ
ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَسْمِعَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي
صَلَاتِكَ كُلِّهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو شروع کرتے کبیرے اور قرأت کو شروع کرتے اچھرے اور جب رکوع کرتے تو سر کو اونچا رکھتے اور نہایت بلکہ درمیانی حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر کو اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ میں نہ جاتے جب تک ٹھیک نہ بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعتوں میں التحیات پڑھتے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے اٹے پاؤں کو بچھا لیتے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھتے۔ اور منع فرماتے آپ دونوں پاؤں پر بیٹھنے جن کو عقبتہ شیطان کہتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کو سجدہ میں اس طرح زمین پر پھیلائے سے بھی منع فرماتے جس طرح درزے بچھا لیتے ہیں اور آپ نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔

۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقِيمُ الْقَبُولَةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يَسْخَرْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّدْ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ التَّحِيَّاتِ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي رَجُلِهِ الْمُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ ذِي رَأْسِهِ أَفْتِدَاشَ السَّجْدَةِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ - (رواه مسلم)

تکبیر تحریر کے وقت ہاتھوں کو کہاں تک اٹھایا جائے۔

حضرت ابو حمید ساعدی کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت سے میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق نماز کو خوب جانتا ہوں۔ میں نے حضور کو دیکھا ہے کہ جس وقت آپ تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں زانوؤں کو مضبوط پکڑتے پھر اپنی پشت کو جھکاتے اور جب رکوع سے سر کو اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ کمر کی ہڈیوں کے جوڑ اپنی بلکیر آ جاتے، پھر جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو زمین پر اس طرح رکھتے کہ کہنیوں کو نہ بچھاتے اور نہ پہلو کی جانب سمیٹتے اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھتے۔ پھر جب دو رکعتوں پر بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھتے اور کولھے پر بیٹھتے۔ (بخاری)

۳۶ وَعَنْ أَبِي حَمْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي تَفْرِيقِ يَدَيْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ وَجَعَلَ يَدَيْهِ حَذَا عَمَلِ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَهْوَى يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَضَمَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَائِمًا كَمَا نَدَى إِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُقَرَّبَيْنِ وَلَا قَابِضَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ بِالْأُخْرَى أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ الْقَبِيلَةَ فَإِذَا اجْلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ اجْلَسَ عَلَى رِجْلَيْهِ الْمُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا اجْلَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُخْرَى قَدَّمَ رِجْلَهُ الْمُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَيْهِ - (رواه البخاری)

رفع یدین

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور رکوع سے سر کو اٹھاتے تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے اور رکوع سے سر کو اٹھاتے ہوئے کہتے سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدًا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

۳۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَا عَمَلِ مَنْكِبَيْهِ إِذَا فَتَحَ الْقَبُولَةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدًا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجْدَةِ - (متفق علیہ)

(بخاری و مسلم)

نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عمر جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر تکبیر کہتے، اور جب رکوع کرتے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور

۳۸ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الْقَبُولَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ

جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، تب بھی ہاتھ اٹھاتے اور جب دونوں رکعتیں پوری کر کے اٹھتے، تب بھی ہاتھ اٹھاتے۔ اس روایت کو حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔ (بخاری)

رفع یدین کے مسئلہ میں حنفیہ کی مستدل احادیث و آثار

۴۹۹ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي رَوَابِعِهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِهِمَا فُروَعُ أُذُنِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہاتھوں کو کانوں کے اوپر تک بلند کرتے۔ (بخاری و مسلم)

جلسہ استراحت کا مسئلہ

۴۰۰ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَلَّى فَإِذَا كَانَ فِي وَتْرَيْنِ صَلَاتِهِ لَمْ يَهْمَنْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے آپ جس وقت طاق رکعت (پہلی یا تیسری) کے سجدے سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھتے تھے اور پھر اٹھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ کہاں اور کس طرح رکھنے چاہئیں

۴۰۱ وَعَنْ ذَاثِلِ بْنِ جُحْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ أَلْتَفَتَ يَثْوِيهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ دَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَوَرَّكَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ بَيْنَ كَفَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ذاثیل بن جحر کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر اپنے ہاتھ کو کپڑے میں ڈھانک لیا اور سیدھے ہاتھ کو اٹھ کر رکھا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو پھر کپڑے سے ہاتھ نکال کر ان کو اٹھایا اور تکبیر کی اور رکوع کیا۔ پھر جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو ہاتھوں کو اٹھایا اور جب سجدہ کیا تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔

۴۰۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُدْمِرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں مرد دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔ (بخاری)

۴۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَقْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر تکبیر کہتے یعنی اللہ اکبر پھر رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے۔ پھر رکوع سے پشت کو اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے۔ پھر جب اچھی طرح کھڑے ہو جاتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے پھر سجدہ میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے۔ اور اسی طرح ساری نماز

وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثَّلَاثِينَ بَعْدَ الْجُلُوسِ
مِنْ كَرْتِهِ يَهَانَ تَكَرُّرُهَا كَمَا كَرْتُهُ لِيَكُنْ مَعَهُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔ (بخاری و مسلم)

فصل نماز کون سی ہے

۴۳۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْقُنُوتِ -
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین
نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔
(رواہ مسلم)

فصل دوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

۴۳۵ عَنْ أَنَسٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَأَعْرِضْ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِهِمَا مَنْكَبَيْهِ ثُمَّ يَكْبِتُ ثُمَّ
يَقْرَأُ ثُمَّ يَكْبِتُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ
بِهِمَا مَنْكَبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتِهِ
ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصْبِي رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ
فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى
يُجَاذِيَ بِهِمَا مَنْكَبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ
يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَاذِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ
وَيَقْلَعُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَتَنَبَّهُ رِجْلَهُ
الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ
عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ
اللَّهُ أَكْبَرُ يَرْفَعُ وَيَتَنَبَّهُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ
عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ
ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ
ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ قَدْرَ رَفْعِ يَدَيْهِ
حَتَّى يُجَاذِيَ بِهِمَا مَنْكَبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ اخْتِتَارِ
الصَّلَاةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا
كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ آخِرَ رَجْلَهُ
الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ

حضرت انس مولى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دس صحابوں کی جماعت سے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
کے متعلق تم سے زیادہ واقف ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اچھا بیان کرو۔
انہوں نے کہا جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوتے تو دونوں
ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے اور اپنی دونوں
ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور کمر کو سیدھی رکھتے، تو سر کو
اونچا رکھتے اور نہ جھکاتے۔ پھر سر کو اٹھاتے اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
کہتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے
پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے زمین کی طرف جھکے اور سجدہ کرتے اس طرح
کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے علیحدہ رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں
کو موڑ کر ان کا رخ قبلہ کی طرف کرتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے اور
بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور دوسری
رکعت بھی اسی طرح پڑھتے۔ پھر دو رکعتیں پوری کر کے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے
اور دونوں ہاتھوں کو شانوں تک لے جاتے، یعنی جس طرح نماز کے شروع
میں اللہ اکبر کہہ کر کیا تھا۔ پھر اسی طرح سے باقی نماز میں کرتے، یہاں
تک کہ جب وہ سجدہ کرتے جس کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے تو سجدے سے
اٹھ کر بایاں پاؤں باہر نکالتے اور بائیں جانب کے کولھے پر بیٹھ جاتے اور
پھر سلام پھیرتے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ منکر فرمایا، تم نے ٹھیک بیان کیا،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

راہود اود۔ دارمی۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس کے معنی

حدیث بیان کی ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح

ہے اور ابوداؤد کی ایک حدیث میں جو ابوحمید سے منقول ہے یہ الفاظ

سَلَّمَ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا أَكَانَ يُصَلِّي.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَسَهَابُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِرَافِعِ بْنِ دَاوُدَ
مِنْ حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ شَمَّ رَكَعٌ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى
رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَتَرَبَّسَ بِهِ
فَنَحَا هُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ شَمَّ سَجْدًا فَا مَكَنَ
أَنفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحَى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ
وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَدَّ وَ مَنْكَبَيْهِ وَفَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ
عَبْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِّنْ فُحْدٍ يَدِهِ حَتَّى فَرَّخَ
ثُمَّ جَلَسَ فَأَقْدَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِمَعْدِنِ
الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ
الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ
بِأَمْبِيعِهِ بَعْنَى السَّابِقَةِ وَفِي أُخْرَى لَهُ إِذَا قَعَدَ فِي
الرُّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى إِذَا
كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْطَرَ يَدَيْهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَ أَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ تَاجِيَةٍ وَاجِدَةٍ

ہیں کہ پھر (آپ نے) رکوع کیا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں
زانوؤں پر رکھا۔ گویا آپ ان کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور کمان کے سچے
کی طرح دونوں ہاتھوں کی کہنیوں اور بازوؤں کو پہلوؤں سے دُور رکھا
اس کے بعد راوی نے بیان کیا کہ پھر اپنے سجدہ کیا اور اپنی ناک اور
پیشانی کو زمین پر رکھا اور دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور اور شانوں
کے برابر رکھا اور دونوں زانوؤں کو کشادہ اور پیٹ سے الگ رکھا۔
یہاں تک کہ فارغ ہوئے سجدوں سے پھر بیٹھے اس طرح کہ بچھایا بایں
پاؤں اور اپنے پاؤں کی پشت قبل کی طرف کی اور سیدھے ہاتھ کو سیدھے
گھٹنے پر رکھا اور بایں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اشارہ کیا شہادت کی
انگلی سے اور ابو داؤد کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ
دُور رکعتوں پر بیٹھے تو بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھے اور دایاں پاؤں
کھڑا رکھے۔ اور جب چوتھی رکعت میں بیٹھے تو بائیں کو لمبے کو زمین کی طرف
نکالتے اور دونوں پاؤں کو ایک طرف نکالتے۔

نکالتے اور دونوں پاؤں کو ایک طرف نکالتے۔

تکبیر تحریمہ اور ہاتھ اٹھانے کا طریقہ

حضرت وائل بن حجر بن کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو
دیکھا کہ جس وقت آپ نماز کو کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں
شانوں تک اٹھایا اور ہاتھ کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر رکھا۔ پھر
اللہ اکبر کہا۔ (ابوداؤد)

اور ابو داؤد کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے دونوں گھٹوں
کو کانوں کی کوتھک اٹھایا۔

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

حضرت قبیسہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ تھا کہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا
پکڑے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

تعدیل ارکان کی تعلیم

حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور
نماز پڑھی۔ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام
کیا۔ آپ نے فرمایا تو اپنی نماز کو دوبارہ پڑھ، اس لئے کہ تو نے نماز
نہیں پڑھی۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو بتائیے

۲۲۷ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ
حَتَّى كَانَتْ جِبَالِ مَنْكَبَيْهِ وَحَاذِي إِبْهَامَيْهِ
أَذْنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ
لَهُ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ إِلَى شَعْبَةِ أُذُنَيْهِ.

۲۲۸ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مَنَافِيخًا خُذَّ شِمَالَهُ
بِيَمِينِهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۹ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلَّى
فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَدَّ صَلَوَاتَكَ
فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِمْتَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

کس طرح نماز پڑھوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو تو اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ۔ پھر سورۃ فاتحہ پڑھ اور جو کچھ اللہ نے چاہا کہ تو پڑھے، یعنی سورۃ فاتحہ کے علاوہ قرآن میں سے کچھ اور پڑھ۔ پھر جب تو رکوع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے زانوؤں پر رکھ اور قائم رہ رکوع میں اور پشت کو ہموار رکھ۔ پھر جس وقت تو سر اٹھائے تو اپنی پشت کو سیدھا رکھ اور سر کو اٹھا۔ یعنی سیدھا کھڑا ہو جا کہ کمر کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجائیں پھر جب سجدہ کرے تو اطمینان سے سجدہ کر۔ پھر جب سجدے سے سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ کر پھر اسی طرح ہر ایک رکوع اور سجدہ میں کر یہاں تک کہ ہر ایک رکن کو اطمینان سے ادا کر۔ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور ابوداؤد نے کچھ فرق سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ترمذی و نسائی نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔ اور ترمذی کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ جب تو نماز کو کھڑا ہو تو اس طرح وضو کر جیسا کہ خدا نے تجھ کو سکھ دیا ہے۔ پھر کلمہ شہادت پڑھ (یعنی وضو کے بعد۔ یا کلمہ شہادت سے مراد اذان ہے) پھر کبیر یا نماز کو کھڑا ہو اور قرآن میں سے جو کچھ تجھ کو یاد ہو اس کو پڑھ۔ اور کچھ یاد نہ ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ اور پھر رکوع کر۔

نماز کے بعد دعائیں مانگنی چاہیے۔

حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہو اور ہر دو رکعت میں التحیات ہے اور (نماز میں) خشوع اور عاجزی ہے اور ظہار غریبی ہے۔ پھر اٹھا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہاتھ اٹھانے کا یہ مطلب ہے کہ بلند کر تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف اس طرح کہ دونوں ہتھیلیاں منہ کی جانب ہوں اور یہ کہ یارب یارب! اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی دعائیں کی یا نماز اس طریقہ پر نہیں پڑھی) اس کی نماز

أَصْلِي قَالَ إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَأْسَكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ مُبْلِكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَرْجِعَ الْعِظَامَ إِلَى مَفَاصِلِهَا فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسْجُودَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلَى فُجْدِكَ الْيُسْرَى ثُمَّ امْنَعْ ذَلِكَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ وَتَسْجُدَةٍ حَتَّى تَطْمِئِنَّ هَذِهِ الْفُظُ الْمَصَابِيحُ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مَعَ تَعْيِيرٍ لَيْسِيٍّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمِدِ اللَّهَ فَكَبِّرْ وَهَلِّلِ اللَّهَ ثُمَّ ارْكَعْ۔

۴۹۱ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَثْنَى تَشَهُّدٌ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسُّكٌ ثُمَّ تَقْنَعُ يَدَايَكَ يَقُولُ تَرَفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بَطْنُ يَنْهِيَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَّاءٌ وَفِي رِوَايَةٍ فَهُوَ خَدَّاهُ۔

(رواہ التِّرْمِذِيُّ)

ایسی اور ایسی ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ نماز نہیں ہے۔ (ترمذی)

فضل سوم امام تکبیرات باواز بلند کہے

سعید بن حارث بن المعلیؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے ہم کو نماز پڑھائی اور جس وقت کہ سجدہ سے سر اٹھایا اور جس وقت کہ سجدہ کیا اور جس وقت کہ دو رکعت پڑھ کر اٹھے، آپ نے بلند آواز سے ”اللہ اکبر“ کہا۔ اور اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

۵۰۱ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمَعْلِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَجَهَّرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواہُ الْبُخَارِيُّ)

۵۱/ وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكُنْتُ ثَمَنِينَ وَعِشْرِينَ كُنِّيْدَةً فَقُلْتُ لَا بَنَ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَنُ فَقَالَ تَكَلَّمَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْهَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۲/ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ فِي الْقَبْلَةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَفِيَ اللَّهُ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۵۳/ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوا وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيرِ الْإِفْتِتَاحِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ) وَقَالَ ابْنُ دَاوُدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى -

۵۴/ وَعَنْ أَبِي مُرَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الْقَبْلَةِ الْيَقْبَلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۵۵/ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِي مُوَخَّرِ الصُّبْحِ رَجُلٌ فَأَسَاءَ الْقَبْلَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ أَلَا تَتَقِي اللَّهَ الْآتِيَّ كَيْفَ تُصَلِّيُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يُخْفِي عَلَى شَيْءٍ مِمَّا تَصْنَعُونَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ (یعنی ابو ہریرہؓ) کے پیچھے نماز پڑھی۔ انھوں نے نماز میں بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے ابن عباسؓ سے کہا یہ شخص احمق ہے جو اتنی تکبیر کہتا ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا تیری ماں تجھ کو گم کرے، یہ طریقہ حضرت ابو القاسم علیؓ نے ہی سکھایا ہے۔ (بخاری)

علی بن حسینؓ مرسلاً روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ نے نماز میں کبیر کہتے جب کہ آپ جھکتے اور اٹھتے اور آپ ہمیشہ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے خداوند تعالیٰ سے ملاقات کی (یعنی وفات پائی۔ مالک)

رفع یدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہے

علقمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے ہم سے کہا کہ کیا میں تم کو رسول اللہؐ کی سی نماز پڑھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور صرف ایک مرتبہ ہاتھ اٹھائے تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) ابوداؤد نے کہا یہ حدیث اس معنی میں درست نہیں ہے۔

حضرت ابو حمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے نماز میں جب نماز کو کھڑے ہوتے تو قبلہ کی جانب متوجہ ہوتے۔ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (ابن ماجہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پیچھے کی چیزوں کو معجزہ کے طور پر دیکھنا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے نماز میں کونہ کی نماز پڑھائی۔ آخری صف میں ایک شخص تھا جو بری طرح نماز پڑھتا تھا۔ جب رسول اللہؐ نے سلام پھیرا تو آپ نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا: اے فُلان! کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا، تو نہیں دیکھتا کہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے۔ شاید تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے مخفی رہتا ہے۔ خدا کی قسم ہے جس طرح آگ سے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

(احمد)

فِي يَدَيْكَ وَالشَّيْءُ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَالْإِلَهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ یعنی متوجہ ہوا میں
اس ذات کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو متوجہ ہونے والا
حق کی طرف اور بڑا ہونے والا باطل سے۔ اور میں ان لوگوں میں
سے نہیں ہوں جو شرک کرتے ہیں۔ میری نماز، میری عبادت، میری
زندگی میری موت سب خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار
ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے، اور
میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے نہیں تیرے
سوا کوئی معبود تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے
نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے لئے
گناہوں کو بخش دے سارے گناہوں کو اس لئے کہ تیرے سوا گناہوں کو
بخشنے والا کوئی نہیں اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر کیونکہ
اس جانب تو ہی میری رہنمائی کر سکتا ہے اور بدترین اخلاق سے
مجھ کو بچا۔ اور تو ہی مجھ کو بدترین اخلاق سے بچا سکتا ہے۔ حاضر
ہوں میں تیری خدمت میں اور آمادہ ہوں تیرا حکم بجالانے پر۔ تمام نیکیاں
اور بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور کوئی بُرائی تیری جانب منسوب
نہیں کی جاسکتی۔ میں تجھ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور تیری ہی قوت سے
قائم ہوں تو بابرکت ہے اور بلند و برتر ہے۔ مغفرت چاہتا ہوں تجھ سے،
اور توبہ کرتا ہوں تیری طرف۔ اور جب رکوع میں جاتے تو یہ کہتے: اَللّٰهُمَّ
لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي
وَمُعْجِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي۔ یعنی اے اللہ! تیرے ہی لئے میں نے

اَنْتَ وَاَصْرِي عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَتَبِكَ وَ
سَعْدَايَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَالْإِلَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْتَغْفِرُكَ
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ
رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ
سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُعْجِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي فَإِذَا
رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَّا
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلَّا مَا شِئْتَ
مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ
سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَعَدَايَ وَجَهِي
لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ
تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ
أَخِيرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالْتَّسْلِيمِ اَللّٰهُمَّ
اعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ
مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ۔

رَدَّاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ
وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَالْمُهْدِي مَنْ هَدَيْتَ
أَنَا بِكَ وَالْإِلَهُ لَا مَنَجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَا
إِلَّا إِلَيْكَ تَبَارَكَ۔

رکوع کیا اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا اور تیرے ہی لئے میں اسلام لایا اور تیرے ہی لئے میرے کان میری آنکھ میرا مغز میری ہڈی اور میرے
پٹھے تواضع کرتے ہیں۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَّا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَمِلَّا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔ یعنی اے اللہ! ہمارے رب! صرف تیرے ہی لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین کے مطابق اور جو کچھ ان
درمیان ہے اس کے برابر اور اس چیز کے برابر جو بعد کو تو پیدا کرے۔ اور جب سجدہ کرتے تو یہ کہتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ
وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَايَ وَجَهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔ یعنی اے اللہ!
میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا، میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیری ہی خوشنودی کے لئے اسلام قبول کیا، سجدہ کیا میرے منہ نے اس ذات
کو جس نے اس کو پیدا کیا اس کو صورت دی اور کھولا آنکھوں اور کانوں کو، بہت بابرکت ہے اللہ اور بہترین خالق ہے۔ اور پھر التَّحَمُّتُ اور
سلام کے درمیان یہ کہتے: اَللّٰهُمَّ اعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي
أَنْتَ الْمُقَدِّمُ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔ یعنی اے اللہ! بخش دے میرے ان گناہوں کو جو پہلے کئے ہیں میں نے اور جو پیچھے کئے ہیں
میں نے اور جو پوشیدہ کئے ہیں میں نے اور جو علانیہ کئے ہیں میں نے۔ اور بخش دے اس گناہ کو جو زبانی کی میں نے اعمال وغیرہ میں اور اس گناہ
کو جس کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اپنے بندوں کو موت میں اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا ہی عزت و مرتبہ میں اور تیرے سوا کوئی

مِنْ تَفَنُّعِهِ وَتَفَنُّعِهِ وَهَمَزٌ ۛ

اللَّهُ بِكُذَّاءٍ صِيلًا - اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ تَفَنُّعِهِ

وَتَفَنُّعِهِ وَهَمَزٌ ۛ - یعنی اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ

بہت بڑا ہے۔ اور تعریف ہے اللہ کے لئے بہت، اور تعریف ہے اللہ

کے لئے بہت، اور تعریف ہے اللہ کے لئے بہت۔ اور پاکی بیان کرتا ہوں

میں اللہ کی صبح و شام، اور پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی صبح و شام، اور

رَدَاةُ الْوُدَّادِ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَذَكَرَ فِي آخِرِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

الرَّجِيمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفَحَهُ الْكِبَرُ وَتَفَنُّعُهُ الشَّعْرُ وَ

هَمَزُهُ الْمَوْتَةُ -

پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی صبح و شام اور میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے ذریعہ شیطان سے اس کے کبر سے اس کے شعروں اور وسوسوں سے (اسے الوداد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے مگر ابن ماجہ نے وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا کے الفاظ روایت نہیں کئے اور اس کی جگہ شیطان الرجیم کے الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "نَفَحَهُ الشَّعْرُ" سے "شعروں" سے "بمزمزہ" سے "وسوسے" مراد ہیں۔)

آنحضرت نماز میں دو جگہ خاموشی اختیار کرتے تھے

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ

علیہ وسلم سے دو سکوت یاد رکھے ہیں۔ ایک سکوت اس وقت کہ کبر تحمید

کہتے اور دوسرا اس وقت جب کہ آپ غَیْرِ الْمُعْضُوبِ عَلَیْہِمْ وَلَا

الْقَابِلِیْنَ کہتے۔ ابی بن کعب نے اس کی تصدیق کی۔

(ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

۴۱۱ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ صَلَّاهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْتَتَيْنِ سَكَنَتَهُ سَكَنَتَهُ إِذَا كَبَّرَ

وَسَكَنَتَهُ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمُعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا

لَا الْقَابِلِیْنَ فَصَلَّاهُ أَبِي بْنُ كَعْبٍ - (رَدَاةُ الْوُدَّادِ وَ

لَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْذَاہِرِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

رکعت پڑھ کر اٹھتے تو شروع کرتے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور خاموشی

نہتے۔ (مسلم)

اسے حمیدی نے افراد میں اور اسی طرح جامع نے صرف مسلم سے روا

کیا ہے۔

۴۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَمَ

الْقِرَاءَةَ بِأَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ هَكَذَا

فِي مَجْمَعِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَ الْحَمْدُ فِي آفَرَادٍ وَلَا وَكَذَا

صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحَدَّثَ -

فصل سوّم

تعبیر تحریمہ کے بعد کی دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو

اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے اِنَّ مَملُوْقِي وَنُسْکِي وَنَحْيَا

وَمَمَّا فِیْہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمُوْتُ وَاَنَا

اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ

لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَفِیْ سَبْغِی الْاَعْمَالِ وَسَبْغِی

الْاَخْلَاقِ لَا یَقِیْ سَبْغَہَا اِلَّا اَنْتَ - یعنی میری نماز میری عبادت

میرا زندہ رہنا اور میرا ناسخا ہونا میرے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے

کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے اور میں اول ہوں مسلمانوں

(نسائی)

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز نفل

۴۱۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّاهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

مُسْتَفْتَمَ الْقَبْلَةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَملُوْقِي وَنُسْکِي وَ

نَحْيَا وَمَمَّا فِیْہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمُوْتُ

اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ

الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَفِیْ سَبْغِی الْاَعْمَالِ

وَسَبْغِی الْاَخْلَاقِ لَا یَقِیْ سَبْغَہَا اِلَّا اَنْتَ -

(رَدَاةُ النَّسَائِیِّ)

کا۔ لے اللہ مجھ کو اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت فرما کیوں کہ تو ہی ہر اعمال و اخلاق سے بچانے والا ہے۔ (نسائی)

۴۱۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو کہتے: اللہ اکبر وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اس کے بعد حضرت جابر رضی کی مانند حدیث بیان کی لیکن محمد نے وَاَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ کی جگہ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ کہا۔ اس کے بعد کہا: اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ يَعْنِي لِي اللَّهُ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے تعریف ہے اس کے بعد آپ قرأت پڑھتے۔ (نسائی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوَّعًا فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَ حَدِيثِ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

فصل اول نماز میں قرأت کا بیان

نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کا بیان

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو الحمد اور الحمد کے بعد کچھ اور (قرآن میں سے) نہ پڑھے۔

۶۵ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا۔

سورۃ الفاتحہ نہ پڑھنے سے نماز ناقص ادا ہوتی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس میں الحمد نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے (تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے) یعنی وہ نماز ناتمام ہے کامل نہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں (کیا ایسی حالت میں ہم بھی الحمد پڑھیں؟) انھوں نے جواب دیا اپنے دل میں یا آہستہ پڑھ کر تو ہی سُن کے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تقسیم کیا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بند کے درمیان آدھوں آدھ۔ اور جو کچھ میرا بندہ مجھ سے مانگے وہ اس کے لئے ہے۔ پس جب بندہ کہتا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب وہ کہتا ہے الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا کی۔ اور جب کہتا ہے قَالِ الْيَوْمَ لِلَّهِ تَوْحِيدًا تو خداوند تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ اور جب کہتا ہے إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ آیت میرے اور بندے کے درمیان ہے اور جو میرے بندے نے مانگا ہے وہ اس کے لئے ہے۔ اور جب کہتا ہے إِهْدِنَا الصِّرَاطَ

۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَهُوَ جِدَارٌ ثَلَاثًا غَيْرُ شَيْءٍ فَيَقِيلُ لَا فِي هُرَيْرَةَ إِنَّا تَكُونُ وَرَاءَهُ إِلَّا مَا قَالَ أَقْرَأُهَا فِي نَفْسِكَ يَا قَوْمِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَتَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَهَضْتَنِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمْدِي فِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَشْنَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ قَالَ مُحَمَّدٌ فِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔ قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي

مَا سَأَلَ (دَوَاۤءُ مُسْلِم)

الْمُسْتَقِيمَ صَوَاطِ الدِّينِ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ۔ تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لئے جو اور جو میرا بندہ مانگے وہ اس کے لئے ہے۔ (مسلم)

بِسْمِ اللّٰهِ بِاَوَازِ بِلَدٍ پڑھنی چاہئے یا آہستہ

۶۷۴ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَ
أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَفْتَحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ (دَوَاۤءُ مُسْلِم) کرتے تھے۔ (مسلم)

آمین کہنے کا حکم

۶۷۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ دَافَقَ
تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ
وَمَنْ دَافَقَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے یہ فرمایا ہے کہ امام جب
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں
کی آمین سے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے
جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

۶۷۶ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ
وَأَفَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمسْلِمِ نَحْوُهُ -

۶۷۷ وَفِي أُخْرَى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ إِذَا آمَنَ
الْعَارِي فَقَامُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَوَمَّنُ فَمَنْ
وَأَفَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

مقتدی کی نماز کا طریقہ

۶۷۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ
لَكُمْ يَوْمَ تَكُونُ أَعْدَاكُمْ فَإِذَا كُنْتُمْ فِكْرًا وَإِذَا قَالَ
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ
يُجِبُكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كُنْتُمْ فِكْرًا فَكُونُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ
الْإِمَامَ يَرْكَعُ بِكُلِّكُمْ وَيَرْفَعُ بِكُلِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ فَلَمَّا قَالَ
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ - (دَوَاۤءُ مُسْلِم)

۶۷۹ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفَتَادَةَ وَإِذَا قَرَأَ
فَأَنصِتُوا -

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب امام قرأت کرے تو
تم خاموش رہو۔

نماز میں قسرات کا طریقہ

۴۰۰ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ أَلَا وَلَيْتَ بِأَمْرِ الْكِنَانِ سُوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخْدَتَيْنِ بِأَمْرِ الْكِنَانِ وَلَيْسَ مَعَنَا الْآيَةُ أَحْيَانًا وَيُطَوَّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوَّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سوڑ میں پڑھتے تھے۔ یعنی ہر رکعت میں الحمد اور ایک سوڑ اور آخری دو رکعتوں میں صرف الحمد پڑھتے اور کبھی کوئی آیت بھی ہم کو سناتے اور پہلی دو رکعتوں کو دوسری دو رکعتوں سے زیادہ طویل کرتے اور اسی طرح سے عصر اور صبح کی نماز میں کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں آنحضرت کے قیام کی مقدار

۴۰۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْذَرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَرَّرَنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْ رَوَّاهُ الْإِمَامُ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ فِي رِوَايَةٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْ رَوَّاهُ ثَلَاثِينَ آيَةً وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأَخْرَتَيْنِ مِنَ قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأَخْرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأَخْرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ کرتے تھے چنانچہ ہم نے اندازہ کیا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ پڑھنے کے بقدر قیام کرتے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہر رکعت میں تیس آیتیں پڑھنے کے بقدر قیام کرتے اور اندازہ کیا ہم نے ظہر کی دو آخری رکعتوں میں اس سے نصف کا۔ اور اندازہ کیا ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں کہ آپ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے بقدر قیام فرماتے اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف قیام فرماتے۔ (مسلم)

ظہر کی نماز کی قرأت

۴۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي رِوَايَةٍ بِسْمِ اللَّهِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الْعَصْرِ حَوْذَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں دَ اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھتے تھے اور عصر میں بھی اسی کے مانند اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قرأت کرتے تھے۔ (مسلم)

مغرب کی نماز کی قسرات

۴۰۳ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں سورۃ طور پڑھتے سنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فقہاء کرام کی جانب سے نمازوں میں تعین قرأت کی دلیل

۴۰۴ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمَسَلَاتِ عُرْفًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام الفضل بنت حارثؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں وَالْمَسَلَاتِ عُرْفًا پڑھتے سنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فرض نماز پڑھنے والے کو نفل نماز پڑھنے والے کی اقتداء جائز ہے یا نہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ ایک روز انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور پھر اپنی قوم کو جاکر نماز پڑھائی اور سورہ بقرہ شروع کر دی۔ ایک شخص جماعت میں سے سلام پھیر کر نکلا، تنہا نماز پڑھی اور جلا گیا لوگوں نے اس سے کہا کہ اے غلام شخص کیا تو منافق ہو گیا؟ اس نے کہا نہیں، قسم خدا کی۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آپ کو وہ واقعہ سے آگاہ کروں گا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم نماز پڑھنے والے ہیں دن کو کھیتوں میں پانی دینے کا کام کرتے ہیں۔ اور یقیناً معاہدے حضور کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر اپنی قوم میں آیا اور نماز میں سورہ بقرہ شروع کر دی (بی سکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ کیا تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہو رہا ہے؟ (متفق علیہ)

۴۵۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَصَلِّيَ لَيْلَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَقْرَأَهُمْ فَأَنشَأَهُمْ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَاحْزَنَ رَجُلٌ فَلَمْ يَسْلَمْ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ إِنَّا فَتَنُكَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا يَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا خَيْرَ لِي فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحٍ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّا مُعَاذًا أَصْلًا مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَقْرَأَهُمْ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ وَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَأْتِ أَفْدَمَ وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَالضُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا يَعْتَسَى وَتَسْبِيحُ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تو عشاء کی نماز میں دالشمس فضحہا اور سورہ والفجر اور سورہ

نماز عشاء کی قرأت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز میں دالتین والزینون پڑھتے سنا ہے اور میں نے آپ سے زیادہ خوش آواز نہیں سنا۔ (بخاری و مسلم)

۴۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتَّيْنِ وَالتَّيْنُونَ وَمَا تَمَعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ مَوَاقِفَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نماز فجر کی قرأت

حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ق وَالْفُرَّانِ الْحَمْدِ اور اسی کی مثل پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد کی نمازوں میں اس سے کم پڑھتے۔ (مسلم)

حضرت عمرو بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں سورہ والفجر اور دالتین إذا اعتسعت پڑھتے سنا ہے۔ (مسلم)

۴۵۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سُرَّةٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ ق وَالْفُرَّانِ الْحَمْدِ وَنَحْوَهَا وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ تَخْفِيفٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ دَالَّتَيْنِ إِذَا اعْتَسَعَتِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور سورہ مومنین شروع کی جب موسیٰ اور ہارون کا ذکر آیا حضرت عیسیٰ کا ذکر تو آپ کو کھانسی آئی اور آپ رکوع میں چلے گئے۔ (مسلم)

۴۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَائِبٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَمُ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةً فَرَكَّعَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جمع کے روز نماز مغرب کی قراوت

۴۹۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ (درواہ ابن ماجہ عن ابی عمر الا انہ لم یذکر لیلۃ الجمعۃ۔)

حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کے دن مغرب کی نماز میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھا کرتے تھے۔

(شرح السنۃ)۔ اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا، مگر لیلۃ الجمعہ کا ذکر نہیں کیا۔

۴۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أُحْمِىَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (درواہ ابو ہریرہ بن مسعود قال ما احمی ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب و فی الرکعتین قبل صلاۃ الفجر قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ و قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ کتنی بار میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز کے بعد کی سنتوں میں اور نماز فجر سے پہلے کی دو سنتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کو پڑھتے سنا ہے۔

(ترمذی)

اور ابن ماجہ نے اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، مگر بعد المغرب نہیں بیان کیا۔

۴۹۳ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ يسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَأَى أَحَدًا أَشَبَّهَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْقٍ قَالَ سَلْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ كَانَ يُطِيلُ الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْصُرُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصِلِ وَيَقْصُرُ فِي الْعِشَاءِ بِقِصَالِ الْمُفْصِلِ وَيَقْصُرُ فِي الصُّبْحِ بِطَوَالِ الْمُفْصِلِ (رواہ النسائی وروی ابن ماجہ الی و یخفف العصر)۔)

سلمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کسی شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو مگر فلاں شخص کے پیچھے۔ سلمان کہتے ہیں کہ میں نے بھی اس شخص کے پیچھے نماز پڑھی۔ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل پڑھتا تھا اور آخری دو رکعتوں کو خفیف اور عصر میں خفیف کرتا تھا اور مغرب میں چھوٹی مسجد کی سورتیں پڑھتا تھا۔ اور عشاء میں متوسط سورتیں اور صبح کے وقت بڑی سورتیں۔

(نسائی۔ اور ابن ماجہ نے دیکھتے العصر تک بیان کیا)

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان

۴۹۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ قَرَأَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ أَمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا (رواہ ابو داؤد و الترمذی و النسائی معناه و فی روایۃ لا فی داؤد و قال و انا أقول مالی ینازعنی القراء ان فلا تقرأ و ابشی مع القراء اذا جهزت الا یا م القراء)۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ فجر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے آپ نے قرات شروع کی تو آپ کو پڑھنا بھاری ہو گیا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم شاید اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھا کرتے ہو، ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا سوائے الحمد کے کچھ نہ پڑھا کرو اس لئے کہ جو شخص الحمد پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے صحابہ کا جواب منکر فرمایا۔ اور میں کہتا تھا (اپنے دل میں) جب کہ قرات مجھ پر بھاری ہوئی کہ قرآن مجھ پر کیوں بھاری ہو گیا ہے پس جب جہری نماز ہو تو تم سوائے الحمد کے اور کچھ نہ پڑھا کرو۔)

۴۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهْرًا فِيهَا الْفَرَاغُ فَقَالَ هَلْ قَدْ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْيَقَاقُ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ أَتَوْتُ مَلَأَ أُنَائِيغُ الْقُرْآنُ قَالَ فَأَتَتْهُ النَّاسُ عَنِ الْفَرَاغِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرَ جَهْرًا فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ يَمُوتُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ).

۴۹۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَيهَقِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُصَلِّيَ مَا جِئَ رِثَةً فَلْيَنْظُرْ مَا بَيْنَ جِئِهِ وَلَا يَجْهَرُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ.

۴۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَكُمْ بِهِ فَإِذَا كُنْتُمْ تَرَوْنَ إِذَا قَرَأَ تَلَوْنِهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ).

۴۹۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا تَعْلِمُنِي مَا يَجِزُّ عَنِّي قَالَ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَالحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا اللَّهُ قَبَاذَ إِلَى قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي فَقَالَ هَكَذَا بِسْمِ اللَّهِ وَالحَمْدُ لِلَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَكَ يَدَيْهِ مِنَ الْخُذِّ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاسْتَهْتَبَ ابْنُ أَبِي النَّسَائِيِّ عَنْهُ قَوْلُهُ إِلَّا بِاللَّهِ).

کیا اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح اور ہاتھوں کو بند کیا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے بھول لیا ہے ہاتھوں کو بھلائی ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس نماز میں قرأت آواز سے پڑھی جاتی ہے اس کو پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی ابھی نماز میں (قرأت کی ہے)؟ ایک شخص نے عرض کیا ہاں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میں (دل میں) کہنا تھا کیا بات ہے کہ میں قرآن سے جھگڑا ہوں (یعنی قرآن پڑھنے میں مجھ کو وقت پیش آرہی ہے) راوی کا سنا ہے کہ پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں قرآن پڑھنے سے باز رہے۔ ان نمازوں میں جن میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے۔ (مالک۔ احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور بیاضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والا خداوند تعالیٰ سے مناجات کرتا رہے پس چاہیے کہ جو مناجات وہ کرتا ہے اس میں خود کرے اور نہ بلند آواز سے پڑھے ایک دوسرے پر کوئی قرآن کو۔ (احمد)

امام کی متابعت ضروری ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس مقرر کیا گیا ہے کہ تم اس کی پیروی کرو۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

جو شخص قرأت پڑھ رہا ہو وہ کیا پڑھے

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں طاقت نہیں رکھتا کہ قرآن میں سے کچھ یاد کر لوں۔ اس لئے مجھ کو کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو میرے لئے کافی ہو۔ آپ فرمایا تو یہ پڑھ لیا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (یعنی پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور عبادت پر سوائے خدا کی مدد کے کوئی قوت نہیں ہے) اس شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو خدا کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا اپنے لئے) تو یہ کہہ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي (یعنی اے اللہ مجھ پر رحم کر اور مجھ کو عافیت سے رکھ مجھ کو ہدایت کر اور مجھ کو روزی دے) پس اثناء

کیا اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح اور ہاتھوں کو بند کیا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے بھول لیا ہے ہاتھوں کو بھلائی ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

احکام الہی پر آپ کے عمل کی ایک مثال

۴۹۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَحَدٌ يَسْتَحِيْهِ بِرَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ مُسَبِّحًا رَّبِّيَ الْأَعْلَى. (رواه أحمد وأبو داود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یسبح اسم ربک العلیٰ (یعنی اے اللہ!) جب تک کہ وہ اٹھ اٹھ کر پڑھے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد)

نماز میں کن آیتوں کی قرأت کے بعد کیا کرنا چاہیے

۵۰۰ وَعَنْ ابْنِ مَرْبُوطَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَمَ مِنْكُمْ بِالتَّائِبِ وَالزَّائِرِ قَاتَلَهُ إِلَى آلِيسِ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلَدًا أَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَدَّمَ لَا أَقِيمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَاتَلَهُ إِلَى آلِيسِ ذَلِكَ يَقَادِرُ عَلَى أَنْ يُخَيَّرَ الْمَوْتَى تَكُنْ يَسْخَرُ رُبَّكَ (يعني ہاں اور میں اس پر شاہد ہوں) اور جو شخص وہ اُقیم یموم القیامۃ پڑھے اور الیس ذلک بقادر علی ان یموت فی التک یموت تو کہے "بلکہ" (یعنی ہاں وہ اس پر قادر ہے) اور جو شخص وہ المرسلات پڑھے اور قیامتی حدیث بعدہ یوم موتوں تک پہنچے تو کہے: اَمَّا بِالله (یعنی ہم اللہ پر ایمان لائے) (ابوداؤد - ترمذی)

۵۰۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَدْ أَعْلَمَهُمْ سُورَةَ الرَّحْمَنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِئِهَا فَكَتَبُوا أَقْبَالَ فَقَدْ قَرَأُهَا عَلَى الْحَيِّ لَيْلَةَ الْحَيِّ فَكَانُوا أَحْسَنَ مَدْرُودًا مِنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا آتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ قِيَامِي الْآخِرِ رِيكُمَا تَكْذِبَانِ. (رواه الترمذی) قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ (یعنی آجے پروردگار! تیری نعمتوں میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جس کو ہم بھلا سکتے ہیں اور میرے ہی لئے شریف ہے۔) (ترمذی) اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فصل سوم

دونوں رکعتوں میں ایک سورۃ پڑھنا

۵۰۲ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُرَفِيِّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَعَ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي السُّبْحِ إِذَا زَلَّكَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كُنْتَهُمَا فَلَا أَدْرِي أَلَيْسَى أَمْرًا قَدْ أَذَلِكَ عَمَدًا (رواه أبو داود)

مساذ بن عبد اللہ الجرفی کہتے ہیں کہ قبیلہ جہنہ کے ایک شخص نے مجھ کو خبر دی ہے کہ اس نے صبح کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذ زلزلت الا زمین دونوں رکعتوں میں پڑھتے سنا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کا قصداً ایسا کیا یا آپ بھول گئے۔ (ابوداؤد)

۵۰۳ وَعَنْ عُقْبَةَ قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كُلِّتَهُمَا. (رواه مالك)

عقدہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھی اور دونوں رکعتوں میں سورۃ بقرہ کو پڑھا۔ (مالک)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نماز فجر میں سورۃ یوسف کثرت سے پڑھتے تھے

۸۰۳ وَعَنْ الْفَرَاغِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَنْفِيِّ قَالَ مَا أَخَذْتُ سُرَّةَ يُوسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَيَّاهَا فِي الصُّلُوحِ مِنْ كَثَرَةِ مَا كَانَ يَرُدُّهَا - (رَوَاهُ مَا يَلِكُ)

۸۰۴ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ مَلِكُنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصَّبْرُ فَقَرَأَ فِيهِمَا سُورَةَ يُوسُفَ وَسُورَةَ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَيِّنَةً قِيلَ لَهُ إِذَا الْقَدَاءُ كَانَ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ آجَلٌ - (رَوَاهُ مَا يَلِكُ)

۸۰۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَا مِنْ الْمُفْضَلِ سُورَةَ صَبْرٍ وَلَا رَأْيَةٍ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ التَّكْوِيَةِ - (رَوَاهُ مَا يَلِكُ)

۸۰۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِحُفْمِ الدُّخَانِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا)

باب الرُّكُوع

فصل اول

رکوع و سجد ٹھیک طریقہ سے کرنا چاہیے

۸۰۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِلُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قُوا اللَّهَ إِنِّي كَأَنَّكُمْ مِنْ بَعْدِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۰۸ وَعَنْ الْأَعْمَشِيِّ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَاضِلًا الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ قِيَامًا مِنَ التَّوَاتُعِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نماز فجر میں سورۃ یوسف کثرت سے پڑھتے تھے

۸۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ شَيْءٌ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ - (رَوَاهُ مَا يَلِكُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تسبیح اللہ کرتے تھے کہ کھڑے رہتے یہاں کہ کہ ہم کو یہ خیال ہوتا کہ اپنے شاید وہ رکعت چھوڑ دی پھر آپ سجدت میں جاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اس قدر بیٹھتے کہ ہم کو پھر یہی خیال ہوتا۔ (مسلم)

۱۱۳ وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَ يُجَوِّدُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اَعِزَّنِي بِتَأْوِيلِ الْقُرْآنِ - (مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ کہتے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اَعِزَّنِي بِتَأْوِيلِ الْقُرْآنِ (یعنی اے اللہ! تو پاک ہے اے ہمارے رب! تیری پاکی بیان کرتے ہیں اے اللہ! تو مجھ کو بخش دے) اور آپ اس عمل کو قرآن کے حکم کے موافق کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۴ وَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعَيْهِ وَ يُجَوِّدُ بِسُبُوحٍ قَدْ وَفَّيَ سَرِّبُ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ فرمایا کرتے تھے سُبُوحٌ قَدْ وَفَّيَ سَرِّبُ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ (یعنی بہت پاک ہے نہایت پاک، فرشتوں کا پروردگار ہے اور روح (جبریل) کا۔)

(درود اکامسٹلم)

رکوع و سجدہ میں تشران پڑھنے کی ممانعت

۱۱۵ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا أَوْ مَا التَّرْكَوْعُ فَقَطِّمُوا فِيهِهِ الرِّبَّ وَ أَمَّا الشُّعْبُ فَاجْتَمِعُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِّنُوا أَنْ يَسْتَجَابَ لَكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار مجھ کو منع کیا گیا ہے کہ میں رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھوں پس تم رکوع میں پردرد گار کی غفلت بیان کرو اور سجدہ میں دعائیں کی کوشش کرو۔ پس مناسب ہے کہ وہ دعائیں ہمارے لئے قبول کی جائیں۔ (مسلم)

۱۱۶ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَا مَنْ ذَاخِرُ قَوْلِهِ قَوْلُ الْمَلَائِكَةِ غَيْرَ لَهُ مَا نَقَدَ مَا يَخْتَارُ - (مُسْتَفْقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمیع اللہ لیسن حمیداً کا کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اس لئے کہ جس کا قول ملا کر کے قول سے موافق ہو جائے گا۔ اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

تورہ کی دعا

۱۱۷ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلًّا السَّمَوَاتِ وَ مِلًّا الْأَرْضِ وَ مِلًّا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن ابی آدٰی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے بٹھتے تو اٹھاتے تو سمیع اللہ لیسن حمیداً اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلًّا السَّمَوَاتِ وَ مِلًّا الْأَرْضِ وَ مِلًّا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ (مسلم)

۱۱۸ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلًّا السَّمَوَاتِ وَ مِلًّا الْأَرْضِ وَ مِلًّا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَ الْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُنَّا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ - (یعنی اے اللہ! ہمارے رب!)

حضرت ابو سعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلًّا السَّمَوَاتِ وَ مِلًّا الْأَرْضِ وَ مِلًّا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَ الْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُنَّا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (یعنی اے اللہ! ہمارے رب!)

لِيَاْمَنَعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَلِكَُ الْجِدَّ مِنْكَ الْجِدُّ

(رداۃ المسائل)

تیری ہی تعریف ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر بھر لے اس چیز کے کہ جو تو یہاں ہے بعد میں اسے لائق تعریف اور عظمت کے تو لائق تر

ہے اس چیز کے کہ کما بندے نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو نے عطا کی۔ اور نہیں عطا کر سکتا کوئی جس چیز سے کہ منع کر دیا تو نے۔ اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو دولت تیرے عذاب سے۔ (مسلم)

۱۱۷ وَعَنْ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي

وَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَرَفَ

رَأْسُهُ مِنَ الرُّكُوعَةِ قَالَ يَسْمَعُ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

فَقَالَ رَجُلٌ وَرَأَى رَجُلًا وَرَجُلًا وَرَجُلًا وَرَجُلًا وَرَجُلًا

كَثِيرًا أَطِيبًا مَبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ

بُضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَازُونَ بِهَا إِلَهُهُمْ

يَكْتُبُهَا أَوَّلُ - (رداۃ البغاری)

حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے

نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: سَمِعَ اللَّهُ

لِمَنْ حَمِدَهُ۔ ایک شخص جو آپ کے پیچھے تھا اُس نے کہا: رَبَّنَا

لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا أَطِيبًا مَبَارَكًا فِيهِ۔ جب آپ نماز سے

فارغ ہوئے تو فرمایا: کون تھا بولنے والا ابھی؟ ایک شخص نے

کہا: میں تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے تین سے زیادہ فرشتوں کو

دیکھا جو جلدی کرتے ہیں ان کلموں کا ثواب لکھنے میں کہ کون اُس کو

پیلے لکھے۔ (بخاری)

فصل دوم

تعدیل ارکان کا حکم اور آئمہ کا مسکت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ رکوع

اور سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ ترمذی نے

کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۱۱۸ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْزِي صَلَاةُ

الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ فَلَمْ يَهْرُءَ فِي الرُّكُوعِ وَالتَّسْجُدِ

(رداۃ البغاری) - (ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ ترمذی نے

حدیث حسن صحیح ہے)

رکوع و سجود کی تسبیحات

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ جب قَسَمْتُ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع

میں داخل کرلو۔ اور جب سَبَّحْتُ اسْمَ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو فرمایا

اس کو اپنے سجدہ میں شامل کرلو۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۱۹ وَعَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَسَمْتُ

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحْتُ

اسْمَ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ -

(رداۃ البغاری) - (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

عون بن عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں

کچھ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ پس اس کا رکوع پورا ہوا اور تین

مرتبہ کہنا اَدْنَى درجہ ہے۔ اور جب سجدہ کرے تو سجدے کے اندر کچھ:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ اس کا سجدہ اس سے پورا ہو گیا اور

۱۲۰ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ

فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ فَقَدْ سَمَّ رُكُوعَهُ وَذَلِكَ أَذْنًا لَهُ

إِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

یہ آؤنے درجہ ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔

اور ترمذی نے کہا، اس کی اسناد متصل نہیں ہے اس لئے کہ عیون بن مسعودؓ سے نہیں ملے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہتے اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى اور جب کوئی رحمت کی آیت قرأت میں آتی تو آپ ٹھہر جاتے اور دُعا مانگتے اور عذاب کی آیت آتی تو ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

نسائی اور ابن ماجہ نے اس کو "الاعلای" تک نقل کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فصل سوم

حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے رکوع کیا تو ٹھہرے آپ رکوع میں بقدر پڑھنے سورۃ البقرہ کے۔ اور کہتے تھے رکوع میں سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعُظْمَةِ۔

(نسائی)

ابن جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد میں نے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز رسول اللہ ﷺ کے بعد کی نماز سے مشابہ ہو، مگر اس نوجوان یعنی عمر بن عبد العزیز کے پیچھے۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے کہا کہ ہم نے اندازہ کیا اس نوجوان کے رکوع کا، دس مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے بقدر۔ اور سجدہ کا بھی اسی قدر۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

شقیق کہتے ہیں، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ کو مکمل نہیں کرتا تھا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا اور کہا۔ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اور راوی کہتا ہے کہ میرا خیال یہ ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے یہ بھی کہا۔ کہ اگر تو مرجائے اسی حالت میں، کہ تو اس طرح نماز پڑھتا ہوا مرے گا تو غیر فطرت پر یعنی اس طریقہ اسلام کے خلاف جس پر خدا نے محمد ﷺ کو پیدا کیا ہے۔ (بخاری)

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سَجُودُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَمِّلٍ لِأَنَّ عَوْفَ بْنَ يَلْقَانَ ابْنَ مَسْعُودٍ۔

۸۲۱/۱۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سَجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَتَى عَلَى آيَةٍ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتَى عَلَى آيَةٍ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَقَعَّذَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَالدَّارِمِيُّ) وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ الْأَعْلَى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۲۲/۱۵ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْ رَسَدَ الْبَقْرَةَ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعُظْمَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۸۲۳/۱۶ وَعَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَبَّ صَلَوةً بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا لَفْتِي بَعْنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ خَدِرْتَارُ رُكُوعَهُ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَسَجُودَهُ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ۔ (رَوَاهُ ابُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ) ۸۲۴/۱۷ وَعَنْ شَقِيقٍ قَالَ إِنَّ حُذَيْفَةَ رَأَى رَجُلًا لَا يَمِيزُ رُكُوعَهُ وَلَا سَجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَوةً رَأَاهُ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاحِسِيَةً قَالَ وَلَوْ مِتُّ مِتُّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَهُ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چوری کرنے کے اعتبار سے بہت بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ نماز میں سے وہ کیوں کر چراتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ (چوری کرنا یہ ہے) نماز کے رکوع اور سجدہ کا پورا نہ کرنا۔ (احمد)

حضرت نعمان بن مرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کیا خیال رکھتے ہو تم شراب پینے والے اور زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے معاملہ میں۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ شرعی حدود نازل نہیں ہوئی تھیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گناہ کبیرہ ہیں اور ان کی سزا ہے۔ اور بدترین چوری وہ چوری ہے جو انسان اپنی نماز میں کرتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نماز میں سے آدمی کیوں کر چراتا ہے؟ فرمایا رکوع اور سجدہ کو پورا نہیں کرتا۔

(مالک۔ احمد اور دارمی نے اسی طرح روایت کیا)۔

۸۲۵ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوعًا وَلَا سُجُودَهَا۔ (رواہ احمد)

۸۲۶ وَعَنْ الثَّعْلَانِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي السَّارِقِ وَالزَّانِيِ وَالسَّارِقِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمُ الْحُدُودُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشٌ وَفِيهِمْ عَقُوبَتُهُ وَأَسْوَأُ السَّرِقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا۔

(رواہ مالک و احمد)

وَرَوَى الدَّارِمِيُّ تَخْوَعًا۔

بَابُ السُّجُودِ وَفَضْلِهِ

سَجْدَةُ كَيْفِيَّتُهَا وَفَضِيلَتُهَا كَمَا بَيَّانُ

فصل اول

اعضاء سجدہ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر، دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں پر، پاؤں کے پنجوں پر۔ اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں نہ تو ہم کپڑوں کو اکٹھا کریں اور نہ بالوں کو۔ (بخاری و مسلم)

(متفق علیہ)

سجدہ میں طہائیت کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعتدال کرو تم سجدہ میں یعنی اطمینان سے سجدہ کرو اور تم میں سے کوئی بھی سجدہ میں اپنے ہاتھوں کو گتے کی طرح نہ پھیلائے۔ (بخاری و مسلم)

سجدہ میں ہاتھوں اور کہنیوں کو رکھنے کا حکم

حضرت برادر بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

۸۲۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكْفِئُ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ۔ (متفق علیہ)

(متفق علیہ)

سجدہ میں طہائیت کا حکم

۸۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعًا عَلَيْهِ إِنْ بَسَطَ الطُّبَّ۔ (متفق علیہ)

سجدہ میں ہاتھوں اور کہنیوں کو رکھنے کا حکم

۸۲۹ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا سَجَدَ تَقَضَّعَ کَفِّکَ
وَاَرْفَعَ مِرْقَکَ۔ (رواہُ مُسْلِمٌ)

۸۳۰ وَعَنْ مِمُونَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّم اِذَا سَجَدَ جَافِی بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ یَہْمَہُ
اَرَادَتْ اَنْ تَمْسَحَتْ بِدَیْہِ مَرَّتَ هَذَا لَفَطَ۔

اَبُو دَاوُدَ کَمَا صَرَّحَ فِی شَرْحِ السُّنَنِ بِإِسْنَادٍ
لِّیَسْلَمَ بِمَعْنَاہُ قَالَتْ کَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا سَجَدَ کَوْنًا مَنَعَتْ بَہْمَہُ اَنْ تَمْسَحَ بِدَیْہِ لَمَرَّةً۔

۸۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَالِکِ ابْنِ بَحْمِنَةَ قَالَ کَانَ النَّبِيُّ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا سَجَدَ فَزَجَّ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ
بِیَاضِ اَبْطَیْہِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

سجدہ میں آنحضرت کی دعا

۸۳۲ وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ فِی سُجُودِہُ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِيْ ذَنْبِیْ
کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجَلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَاَعْلٰیئَہٗ
وَاَسْفَلٰیئَہٗ وَسِدَّہٗ۔ یعنی اے اللہ بخش دے تو میرے گناہ سارے چھوٹے
اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہر اور چھپے۔ (مسلم)

۸۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَضَدْتُ رَسُوْلَ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَیْلَۃً مِّنَ الْفَرَّاشِ فَالْتَمَسْتُہُ
فَوَقَعَ بَیْدِیْ عَلٰی بَطْنِ قَدَمِہٖ وَہُوَ فِی الْمَسْجِدِ
وہُمَا مَنصُوبَتَاہُ وَہُوَ یَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِعَمَّا ذَاکَ مِنْ عِقُوْبِکَ وَاعُوْذُ بِکَ مِنْکَ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءَ عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَشْنِیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔

۸۳۴ وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَقْرَبُ مَا یُکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ
رَبِّہٖ وَہُوَ سَاجِدٌ فَاکْثِرُوا الدُّعَاءَ۔

سجدہ پروردگار سے قریب ہونے کا ذریعہ ہے

۸۳۵ وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ
بندہ کا قریب ترین خدا سے ہونا اس وقت متحقق ہوتا ہے جب کہ وہ سجدہ
میں ہو۔ اس لئے تم زیادہ دعا کیا کرو سجدہ میں۔

۸۳۶ (رواہُ مُسْلِمٌ)

سجدہ تلاوت کے وقت شیطان کی آہ و بکا،

۸۳۷ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہتے ہیں رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ،

جب آدم کا بیٹا سجدہ کی آیت پڑھا ہے اور پھر سجدہ کرتا ہے اور شیطان
روتا ہوا دور چلا جاتا ہے اور کہتا ہے افسوس ہے آدم کے بیٹے کو سجدہ کا
حکم کیا گیا۔ اس نے سجدہ کیا اور اس کے لئے جنت ہے۔ اور محمد کو
سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اور میرے لئے آگ دوزخ ہو (مسلم)

إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ إِغْتَذَلَ
الشَّيْطَانُ بِكُلِّ بَعْرٍ يُدْرِكُهُ فَوُتِيَ آدَمُ
بِالسُّجُودِ فَغَضِبَ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ
فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ - (رواه مسلم)

کثرت سجدہ جنت میں آنحضرت کی رفاقت کا ذریعہ ہے

حضرت ربیع بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور آپ کو وضو کا پانی اور جس چیز کی ضرورت
ہوتی (مسواک وغیرہ) لایا کرتا تھا۔ ایک روز آپ نے مجھ سے فرمایا: مانگ جو
مانگنا چاہتا ہے (دین اور دنیا کی بھلائی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں تو جنت میں آپ کی ہمراہی چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے سوا اور بھی
کچھ چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا بس یہی۔ آپ نے فرمایا: تو میری مدد کر اپنی ذات سے زیادہ سجدے کر کے۔ (مسلم)

۸۳۷ وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ أَيْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوُضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ
فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مَرَاتِفَتَكَ فِي الْجَنَّةِ
قَالَ أَوْعِدُ ذَلِكَ فُلْتُ هُوَ ذَلِكَ قَالَ فَأَعْتَيْتُ عَلَى
نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ - (رواه مسلم)

معدان بن طلحہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ملاقات کی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان سے اور ان سے کہا کہ مجھ کو کوئی
ایسا عمل بتلائیے کہ میں اس کے کرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جاؤں
وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر پوچھا۔ تب بھی وہ خاموش رہے جب
میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا جس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ تو اپنے
اور خدا کے لئے سجدہ کو لازم کر لے اور کثرت سے سجدہ کر اس لئے کہ
تو خدا کے لئے جو سجدہ کرے گا خدا اس کے بدلے میں تیرے مرتبہ کو بلند کرے گا
اور دور کرے گا اس کے سبب سے تیرے گناہ کو۔ معدان کہتے ہیں کہ اس کے
بعد میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا اور
انھوں نے مجھ کو وہی جواب دیا جو ثوبان نے دیا تھا۔ (مسلم)

۸۳۸ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ
مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَجِدُ
بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ
ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ
سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا
تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً
وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ أَنُتَمَّ لَقِيتُ
أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ
لِي ثَوْبَانُ - (رواه مسلم)

فضل دوم

سجدہ کرنے کا طریقہ

حضرت وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنوں
کو زمین پر رکھتے اور جب آپ سجدہ سے اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں
کو اٹھاتے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ
بیٹھا ہے اور چاہئے کہ وہ سجدہ میں جالتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے اپنے

۸۳۹ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ
إِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ - (رواه أبو داود
والتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)
۸۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْتَئِزْ كَمَا يَبْتَئِزُّ
الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ - (رواه أبو داود)

وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّاحِظِيُّ (قَالَ أَبُو سَلَمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا
دَاوُدُ بْنُ أَبِي حَجْرٍ أَتَيْتُ مِنْ هَذَا وَقِيلَ هَذَا
مَنْسُوحٌ۔)

ہاتھوں کو رکھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی) ابوسلمان خطابی کہتے
ہیں دائل بن جریر کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ
منسوخ ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان آنحضرت کی دعا

۸۳۱
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ
اعْفِرْ لِي ذَنْبِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَأَرْزُقْنِي
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں
کے درمیان یہ کہتے تھے: اَللّٰهُمَّ اعْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ
عَافِيَتِيْ وَارْزُقْنِيْ (یعنی اے اللہ! مجھ کو بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھ کو
پرامیت دے، مجھ کو عافیت سے رکھ اور مجھ کو روزق عطا فرما)

(ابوداؤد۔ ترمذی)

۸۳۲
وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ۔
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّاحِظِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں
کے درمیان رَبِّ اغْفِرْ لِيْ کہتے تھے۔

(نسائی۔ دارمی)

فصل سوم

جلدی جلدی سجدہ کرنے کی ممانعت

۸۳۲
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَفْعَةَ الْغُرَابِ وَأَخِيْرَ ابْنِ
السَّيِّحِ وَ أَنَّ يُوْثِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي السَّجْدَةِ كَمَا
يُوْثِنُ الْبَعِيْرُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَاللَّاحِظِيُّ)

حضرت عبدالرحمن بن شیبہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
ہے کہ کسی کی طرح ٹھونگیں مارنے سے (سجدہ میں) اور دزدے کی طرح ہاتھوں
کو پکھار دینے سے اور اس سے کہ جگہ مقرر کرے آدمی سجدوں میں جیسا کہ
مقرر کرتا ہے اونٹ۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

دونوں سجدوں کے درمیان اٹھنا ممنوع ہے

۸۳۳
وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَلِيُّ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَأَكْرَهُ لَكَ
مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تَفْعَلْ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی
میں پسند کرتا ہوں تیرے لئے وہ چیز جس کو پسند کرتا ہوں اپنے لئے اور
بُڑبھگتا ہوں تیرے لئے اس چیز کو جس کو بُڑبھگتا ہوں اپنے لئے پس
تو دونوں سجدوں کے درمیان اٹھنا نہ کر۔ (ترمذی)

رکوع و سجود میں کمر سیدھی کرنا چاہیئے

۸۳۴
وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَفِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى صَلَاةِ عَبْدِ لَا يُفْعَلُ
فِيهَا صَلَاةٌ بَيْنَ رُكُوعَيْهَا وَسُجُودَيْهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت طلحہ بن عفیہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ خداوند تعالیٰ اس بندہ کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو اپنی نماز کے
رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا۔

دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں

۸۳۵
وَعَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى صَلَاةِ عَبْدِ لَا يُفْعَلُ
فِيهَا صَلَاةٌ بَيْنَ رُكُوعَيْهَا وَسُجُودَيْهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص پیشانی زمین پر رکھے (سجدہ کرتے ہوئے)
لے اٹھارے کی طرح دیکھے تو کہتے ہیں یعنی دونوں سرخیزوں کو زمین پر رکھنا اور دونوں پنڈلیوں کو کھڑا کرنا اور ہاتھوں کو زمین پر پھیلا دینا اور
بعض لوگ ایڑیوں پر بیٹھنے کو بھی اتنا کہتے ہیں۔ (ترمذی)

بِالْأَرْضِ فَلْيَضَحْ كَفِّهِ عَلَى الذِّمَى وَضَعْ عَلَيْهِ جَهَنَّمَةَ ثُمَّ
 إِذَا رَفَعَ فَلْيَدْفَعْهُمَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا
 تَسْجُدُ الْوُجُوهُ۔ (رَوَاهُ مَا لِكُ) طرح تیسرہ سجدہ کرتا ہے۔ (مالک)

بَابُ التَّشْهَدِ

تشهد بعني التحيات كإيمان

فصل اول

التمیحات میں ہاتھوں کو رکھنے کا حکم

۱۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ وَآشَارَ بِالسَّبَّاحَةِ فِي رَوَايَةٍ كَانَ إِذَا اجْلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الإِصْبَاعَ يَدَ عَظْمِهَا وَجَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بِاسِطَّهَا عَلَيْهَا - (رواه مسلم)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تشهد کو بیٹھے تو بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پر اور داہنے ہاتھ کو داہنے گھٹنے پر رکھتے اور بند کرتے ہاتھ اپنا مثل عدد ترین کے اور اشارہ کرتے شہادت کی انگلی سے اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ نماز میں بیٹھے تو دو نو ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی اس انگلی کو جو انگوٹھے کے پاس ہے اٹھاتے اور دعا مانگتے یعنی اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو کھلا ہوا بائیں گھٹنے پر رکھتے۔ (مسلم)

۱۴۴۰ و عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْشِّمَالَى عَلَى فَخِذِ الشِّمَالَى وَأَشَادَ بِأَجْبَعِهِ السَّابِغَةَ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إصْبَعِ الْوُسْطَى وَيَقِفُ كَقِفَةِ الشُّرَى رُكْبَتَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۸
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ
عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ
السَّلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ قُلْنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَرَجُهُ قَالَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ
عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ
فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَ
الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَمْ يَلْحَقْ مِنْ
الدُّعَاءِ أَحَبُّ إِلَيْهِ قِيْدُهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا
يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ الْحَيَّاتُ
الْمُرَكَّاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
وَلَمْ أَجِدْ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ
سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِنْتِ الْفَيْدِ وَلَا مِرْوَلِكُنْ رَوَاهُ
صَاحِبُ الْجَمْعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ -

آسمان اور زمین میں ہے۔ اور پھر ان کلمات کو آئیے ان الفاظ پر ختم
کیا اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ اور اس کے بعد جو دعا پسند ہو، اُس کو مانگے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم کو اس طرح تشہد سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت ختم
آپ کہتے اَلْحَيَّاتُ الْمُرَكَّاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ - (مسلم)

میں نے ”سَلَامٌ عَلَيْكَ“ اور ”سَلَامٌ عَلَيْنَا“ بغیر الف لام کے نہ تو
صحیحین میں اور نہ جمع بین الصحیحین میں پایا۔ لیکن صاحب جامع نے
ترمذی سے اسے روایت کیا ہے۔

فصل دوم

اشارہ کے وقت شہادت کی انگلی کو متحرک رکھنا

حضرت دامل بن حجر کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
(میں) بیٹھے اور کھایا یا پاؤں اور رکھا یا پس ہاتھ کو بائیں ران پر
اور داہنے ہاتھ کی کھنٹی پہلو سے علیحدہ رکھ کر داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر
رکھا اور دو انگلیاں یعنی چھوٹی اور اس کے پاس کی بند رکھیں۔ اور
درمیان انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنایا۔ پھر شہادت کی انگلی کو اٹھایا
میں نے دیکھا آپ اس انگلی کو جنبش دیتے تھے اور اس سے اشارہ
کرتے تھے۔ (ابوداؤد - دارمی)

اشارہ کے وقت انگلی کو متحرک نہ رکھنا چاہیئے

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلمہ
شہادت نماز میں پڑھتے تھے تو انگلی سے اشارہ کرتے تھے لیکن اس کو
جنبش نہ دیتے تھے۔ (ابوداؤد - نسائی)
اور ابوداؤد میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ کی نظر اشارہ سے آگے نہ بڑھتی تھی

اشارہ صرف ایک انگلی سے کرنا چاہیئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نماز میں دو انگلیوں
سے اشارہ کیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا
ایک انگلی سے ایک انگلی سے۔

۱۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا قَلَا
يُحَرِّكُهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ
أَبُو دَاوُدَ وَلَا يَجَاوِزُ بَصَرًا إِشَارَتَهُ) -

۱۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا قَلَا يَجَاوِزُ بَصَرًا
إِشَارَتَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ
أَبُو دَاوُدَ وَلَا يَجَاوِزُ بَصَرًا إِشَارَتَهُ) -

فی الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ

(ترمذی - نسائی - بیہقی)

قعدہ میں ہاتھوں پر ٹیک لگا کر نہ بیٹھنا چاہیے

۱۵۳ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدِهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ آدمی نماز کے اندر ہاتھوں کو ٹیک کر بیٹھے۔ (احمد ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ منع فرمایا ہے، حضور نے اس سے کہ جب آدمی سجدے سے اٹھے تو اپنے ہاتھوں کے سہارے اٹھے۔

قعدوں کی مقدار میں منسرق

۱۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى يَقُومَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ) -

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں کے قعدہ میں اس قدر بیٹھتے کہ باگرم پتھر پر بیٹھیں، اور کھڑے ہو جاتے (یعنی زیادہ دیر تک نہ بیٹھتے)۔ (ترمذی - نسائی)

فصل سوم

۱۵۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِأَنَّ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہید اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت - اور وہ تشہید یہ ہے: بِسْمِ اللَّهِ وَبِأَنَّ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ۔ (نسائی)

شہادت کی انگلی شیطان کے لئے باعث تکلیف ہے

۱۵۶ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَأَنَا بِأَصْبَعِهِ وَاتَّبَعَهَا بَصَرُهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَايْ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ يَدُ يَغْنِي السَّابِقَةَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں کو (صورت صلوٰۃ میں) دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے اور نظر کو انگلی پر رکھتے۔ پھر کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ انگلی شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔

التحیات آہستہ آواز سے پڑھنا سنت ہے

۱۵۷ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مِنَ الشَّيْءِ إِخْفَاءُ التَّحِيَّاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابن مسعود سے مروی ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ تشہد کا آہستہ پڑھنا مسنون ہے۔ (ابوداؤد نے اس کو روایت کیا اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُودٍ يُرْسَلُ فِيهِ أَوْ كَيْ فَضِيلَتُهَا كَيْفَ

فصل اول

التمیحات میں درود پڑھنے کا طریقہ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے کعب بن عجرہ نے ملاقات کی اور کہا کیا میں تجھ کو وہ چیز دے دوں جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں آپ مجھے وہ چیز دے دیں۔ تو کعب نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ پر اہل بیت پر ہم کس طرح درود بھیجیں؟ خداوند تم نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم کو سکھا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ لیکن مسلم کی روایت میں دونوں مقامات پر بعد علیٰ ابراہیم نہیں پایا جاتا حضرت ابو حمید ساعدی کہتے ہیں کہ صحابہؓ نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں۔ آپ نے فرمایا اس طرح کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ (بخاری و مسلم)

درود بھیجنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مجھ پر جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسلم)

فصل دوم

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ

۱۵۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عَجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ وَأَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ (متفق عليه) اَلَا اَنْتَ مُسْلِمًا لَمْ يَدْرُ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ

۱۵۹ وَعَنْ أَبِي حَمِيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ اَبَا بَا رَسُوْلُ اللَّهِ كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

۱۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلٰی وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (رواه مسلم)

۱۶۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلٰی صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رحمت نازل کرے گا۔ اس کے دس گناہوں کو معاف کرے گا اور دس درجے
بند فرمائے گا۔ (نسائی)

وَسَلَّمَ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَ
وُفِّعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ (دَوَاۃُ النَّسَائِي)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
ہے کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا
جو پھر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔ (ترمذی)

۹۲۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِیَ یَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ
عَلَى صَلَاتِهِ۔ (دَوَاۃُ التِّرْمِذِي)

امت کا سلام فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ خدا کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرنے والے ہیں جو میری
امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔
(نسائی دارمی)

۹۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَسَلَّمَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ سَّاجِدِينَ فِي الْأَرْضِ
يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ۔ (دَوَاۃُ النَّسَائِي
وَاللَّيْثِي)

آپ سلام بھجنے والے کے سلام کا جواب دیتے ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے۔ مگر کہ اللہ
میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا
جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

۹۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا
رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔
(دَوَاۃُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنِ عَسَاكِرَ وَابْنِ مَجَّازٍ)

گھروں کو قسرنہ بنایا جائے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ
فرماتے سنا ہے کہ اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ۔ اور میری قبر پر
عید اور خوشی نہ کرو، البتہ مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود
میرے پاس پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی)

۹۲۵ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا
قُبُورِي عِيْدًا وَلَا صَلَواتٍ عَلَيَّ قَاتَ صَلَواتِكُمْ تَبْلُغُنِي
حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (دَوَاۃُ النَّسَائِي)

درود نہ بھجئے پر عید

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
ہے کہ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے،
اور وہ حج پر درود نہ پڑھے۔ اور اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو کہ
رمضان اس پر آیا اور گزر گیا اور اس نے مغفرت حاصل نہیں کی،
اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ اس کے ماں باپ اس کے ساتھ
بڑھا پایا، یا ان میں سے کسی ایک نے۔ اور انھوں نے اس کو جنت میں
داخل نہیں کیا۔ (ترمذی)

۹۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
سَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يَمْسَلْ
عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ
ثُمَّ أَسْلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ
أَدْرَكَ عِيْدًا أَوْ آدَاةَ الْيَكْبَةِ أَوْ أَحَدَ هُمَا فَلَمْ
يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ۔ (دَوَاۃُ التِّرْمِذِي)

درود سلام کی تفصیلات

حضرت ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
تشریف لائے اس وقت آپ کا چہرہ بشاش تھا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس

۹۲۷ وَعَنْ أَبِي طَالْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرُ فِي وَجْهِهِ

جبریل آئے اور فرمایا کہ آپ پر درود گارے فرمایا ہے کہ اے محمد کیا تجھ کو یہ پسند نہیں ہے کہ تیری امت میں سے کوئی شخص تجھ پر درود بھیجے اور میں دس مرتبہ اس پر رحمت نازل کروں اور تیری امت میں کوئی تجھ پر سلام بھیجے اور میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔

(سنن - دارقطنی)

درود و سلام کی کوئی حد مقرر نہیں

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم پر جو چاہے گمراہ کر دیا ہے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا اے خداوند مقرر کردوں؟ فرمایا جس قدر تو چاہے اور اگر زیادہ کرے گا تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا یہ تو تہائی وقت مقرر کردوں۔ آپ ﷺ فرمایا جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا اپنی دعا کا سارا وقت مقرر کردوں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ فرمایا یہ کفایت کرے گا اور تیرے دین دنیا کے مقاصد کو پورا کرے گا اور تیرے گناہ دور کرے گا میں نے گھر (ترمذی)

فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّكَ سَيَكُنْ يَقُولُ أَمَّا بَيْنُكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يَقْصِلَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتَ عَلَيْهِ عَشْرًا أَوْ لَا يَقْصِلَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْكَ عَشْرًا۔

وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَكَانَ أَرَجَى

۱۶۸ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ مِنْ صَلَاتِي قَوْلًا مَا شِئْتُ قُلْتُ إِنَّهُ يَنْبَغُ قَالَ مَا شِئْتَ هَذَا زِيدَتْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ لَيْسَ بِي شَيْءٌ قُلْتُ مَا شِئْتَ قَالَتْ زِيدَتْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالْثَّانِي قَالَ مَا شِئْتَ قَالَتْ زِيدَتْ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا أَكْفَى هَمَّكَ وَيَكْفِي لَكَ ذُنُوبَكَ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

درود کے بعد مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے

حضرت فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں کہ ایک روز جب کہ رسول اللہ ﷺ علیہ السلام تشریف فرما تھے ایک شخص حاضر ہوا اور نماز پڑھی اور پھر دعا پائی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ۔ آپ ﷺ فرمایا نماز پڑھنے والے کو تیرے لئے دعا کی جب تو نماز پڑھے تو آخر میں بیٹھا اور خدا کی ایسی تعریف کر جو اس کی غفلت کے مناسب ہو پھر پھر پر درود پڑھ۔ پھر مانگ اللہ سے جو چاہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی اور خدا کی تعریف کی اور نبی ﷺ علیہ السلام پر درود بھیجا نبی ﷺ علیہ السلام نے اس سے فرمایا اے نماز پڑھنے والے (اپنے لئے) دعا کر قبول کی جائے گی۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی ﷺ علیہ السلام تشریف رکھتے تھے اور حضرات ابو بکرؓ و عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے جب میں نماز کے بعد بیٹھا تو خدا کی تعریف کی۔ پھر نبی ﷺ علیہ السلام پر درود بھیجا۔ پھر اپنے لئے دعا کی (یہ شکر) نبی ﷺ علیہ السلام نے فرمایا کہ مانگ دیا جائے گا، مانگ دیا جائے گا۔

(ترمذی)

۱۶۹ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِدًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْتَ إِلَيْهَا الْمَصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَأَحْسِنِ اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى شَيْءٍ دَعَا قَالَ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِهَا الْمَصَلِّي إِذْ دَخَلَ مُجِبًّا۔ (رواه الترمذی وروى أبو داود والنسائي نحوه)۔

۱۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أُمُصِّلِي وَالتَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعًا فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالتَّحْمِيصِ عَلَى اللَّهِ فَمَنْعَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَلْ نَعْطَهُ مَسَلْ نَعْطَهُ۔ (رواه الترمذی)

قَالَ لِيْ اَلَا اُبَشِّرُكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ
 مَن صَلَّيْ عَلَيْكَ صَلَوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَن سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ
 عَلَيْهِ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ)
 دون کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود
 بھیجے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں
 اس پر سلام بھیجوں گا۔ (احمد)

قبولیت دعا درود پر موقوف ہوتی ہے

۴۰۰ وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْثُوقٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى نَصْلِيَ عَلَى نَبِيِّكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ دعا اس وقت تک آسمان اور زمین کے مابین معلق رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ تو درود نہ بھیجے ایسے نبی پر۔ (ترمذی)

باب الدعاء في التَّهْهَدِ تشهد میں دعا پڑھنے کا بیان

فصل اول

تشہد میں آنحضرتؐ کی دعا

۴۴۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَمَاتِ وَالْمَغْرَمِ (یعنی اے اللہ! میں تیرے ڈر پہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، اور مسیح دجال کے فتنے سے، اور زندگی اور موت کے فتنے سے، اے اللہ! میں تیرے ڈر پہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرض سے) ایک شخص نے یہ دعا سنا کہ آپؐ بہت تعجب کی بات ہے آپکا قرض سے پناہ مانگنا۔ آپؐ نے فرمایا جب آدمی قرض دار ہوتا ہے تو بھولی باتیں کرتا ہے اور وعدہ خلافی کا مرتکب ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نماز کے بعد کن چیزوں سے پناہ مانگنی چاہیے؟

۴۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى اللَّهِ وَعَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمْ مِنَ الشَّهَادَةِ إِذَا حَرَفَ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابٍ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری رکعت کے تشهد سے فارغ ہو تو خدا کے ذریعہ چار چیزوں سے پناہ طلب کرے۔ عذابِ دوزخ سے۔ عذابِ قبر سے۔ زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیحِ دجال کے شر اور فتنے سے۔ (مسلم)

۱۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذِهِ الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قَوْلُ اللَّهِ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ (رواه مسلم)

(رواه مسلم)

تہجد و درود کے بعد کی دعا

۸۸۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَذْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو کوئی دعا سکھائیے کہ میں اپنی نماز میں مانگوں۔ آپ فرمایا کہ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (یعنی میں نے آپ سے اللہ علم کیا آپ نے نفس پر بڑا ظلم اور گناہوں کو سوائے تیرے کوئی نہیں بخشا۔ تو مجھ کو بخش دے خاص طور پر بخشا اور مجھ پر رحم کر، تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

سلام پھیرنے کا بیان

۸۸۲ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَانًا مِنْ خَلْفِهِ

عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں سلام پھیرتے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ میں دیکھتا تھا آپ کے رخساروں کی سفیدی کو (یعنی آپ کے چہرہ مبارک کی سفیدی نظر آجاتی تھی حضور اناجیر کو پھیرتے تھے۔) (مسلم)

نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے

۸۸۳ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلَ صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجَهُمْ

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے چکے تو ہماری طرف منہ کر کے بیٹھے۔ (بخاری)

۸۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْفِرُ عَنْ يَمِينِهِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں جانب بیٹھتے۔ (بخاری)

۸۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَذِي أَنْ حَقَّ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے۔ یعنی اس امر کو لازم خیال کرے کہ (نماز کے بعد) دائیں جانب پھرے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر دیکھا ہے بائیں جانب سے پھرتے ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

نماز کے بعد کی دعا

۸۸۶ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَمَرَعْتُهُ يَتَوَلَّى رَبِّي قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس امر کو پسند کرتے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب ہوں تاکہ نماز کے بعد آپ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھیں براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے (یعنی نماز کے سلام کے بعد) رَبِّي قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ (یعنی میرے رب مجھ کو اپنے عذاب سے بچا اس روز جب کہ تو اپنے بندوں کو اٹھائے یا جمع کرے۔) (مسلم)

نماز کے بعد مقتدیوں کا امام سے پہلے اٹھ جانا غیر مستحب ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب عورتیں فرض نماز کا سلام پھیرتیں تو فوراً اٹھ کر گھر چلی جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نمازی مرد بیٹھے رہتے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو اور لوگ بھی کھڑے ہوتے اور پہلے جاتے۔

(بخاری)

اور جابر کی حدیث باب ضحک میں بیان کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۸۸۴ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا اسَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔ (رواه البخاری)

وَسَنَدُ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الضَّحْكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

فصل دوم

نماز کے بعد کی دعا

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا۔ آے معاذ میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپؐ کی محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ فرمایا تو ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کر اور کبھی اس کو ترک نہ کر رَبِّ اعْنِي عَلَيَّ ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَحَسْبُ عِبَادَتِكَ (یعنی اے میرے رب! تو اپنے ذکر اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت میں تو میری مدد کر)۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی) مگر ابوداؤد نے "قَالَ مُعَاذٌ وَأَنَا أُحِبُّكَ" نہیں بیان کیا۔

سلام پھیرنے کا طریقہ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانب پھرتے ہوئے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہتے۔ یہاں تک کہ، دائیں جانب کے رخسار کی سفیدی نظر آتی۔ اور بائیں جانب (پھر کر) کہتے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ یہاں تک کہ آپؐ کی بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی) ترمذی نے حتیٰ یُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ نہیں بیان کیا۔ اور ابن ماجہ نے عمار بن یاسرؓ سے روایت کیا۔

آنحضرتؐ نماز کے بعد اکثر بائیں جانب پھر کر بیٹھتے تھے

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اکثر بائیں جانب پھر جاتے یعنی اپنے حجرہ کی جانب۔

(شرح السنہ)

۱۸۸۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْيُمْنِي وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْيُسْرَى (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی)

وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ۔

۱۸۹۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَلُوقِهِ إِلَى شِقِّهِ الْيُسْرَى إِلَى حُجْرَتِهِ۔ (رواه في شرح السنہ)

نصر کے بعد سنتیں پڑھنے کے لئے جگہ بدل لینی چاہیے

۸۹۱ وَعَنْ عَطَاءِ الْحَرَامِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي إِلَّا مَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَوَلَّى - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَقَالَ عَطَاءُ الْحَرَامِيِّ لَمْ يَدِرْكَ الْمُغِيرَةُ -
 ۸۹۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَعَهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَتَنَبَّهَهُمْ أَنْ يَتَمَرَّقُوا حَتَّى يَصْرَفَهُ مِنَ الصَّلَاةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اس جگہ نماز پڑھے جہاں (ابھی نماز پڑھ چکا ہے بلکہ ذرا بیٹ جاوے۔) اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور کہا کہ عطاء خراسانی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ملے۔
 حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شوق دلاتے تھے صحابہ کو نماز کا اور منع فرماتے تھے آپ اس سے کہ پھر میں وہ آپ کے پھرنے سے پہلے نماز کے بعد۔ (ابوداؤد)

فضل سوم

تشہد کے بعد آنحضرت کی دعا

۸۹۳ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّابِتَ فِي الْأُمُورِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّابِتَ فِي الْأُمُورِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ (یعنی اے اللہ تم! میں تجھ سے دین میں ثابت قدمی جانتا ہوں اور ہدایت کا قصد رکھتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری نعمتوں کا شکر اور اگر نماز اور تیری عبادت کی خوبی اور مانگتا ہوں تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان اور چاہتا ہوں تجھ سے وہ بھلائی جن کو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس بُرائی سے جو تجھ کو معلوم ہے اور معافی چاہتا ہوں ان گناہوں سے جن کو تو جانتا ہے۔ (احمد، ترمذی)

۸۹۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّحِيَّاتِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں تشہد کے بعد یہ کہا کرتے تھے أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (نسائی)

آنحضرت کے سلام کا طریقہ

۸۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلِمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً يَلْقَاءُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام پھیرتے تھے سامنے کے رخ اور کچھ تھوڑا سا منہ کو دائیں جانب پھرتے تھے۔ (ترمذی)

سلام پھیرنے کے وقت جواب کی نیت

۸۹۶ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَمِنْهَا أَنْ تَسْلِمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ سلام پھیرنے میں ہم امام کے سلام کے جواب کی نیت کریں۔ آپس میں محبت رکھیں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد دعا وغیرہ کا بیان

فصل اول

نماز کے اختتام پر اللہ اکبر کہنا

۸۹۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِضُ الْقِمْنَاءَ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے نماز کے ختم ہونے کو تکبیر سے پہچان لیتا تھا۔ (یعنی آپ نماز کے آخر میں بلند آواز سے اللہ اکبر کہاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

فرض کے بعد آنحضرتؐ کے بیٹھنے کی مقدار

۸۹۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مَقْدَرًا مَّا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو اس دعا کے پڑھنے کے بعد بیٹھتے اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - (یعنی اے اللہ تو سالم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، بابرکت ہے تو اے عظمت اور بخشش کے مالک۔)

۸۹۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفِرُ ثَلَاثًا وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیر کر ایک جانب بیٹھتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے اور پھر یہ کہتے اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - (مسلم)

فرض نماز کے بعد کی دعا

۹۰۰ وَعَنْ الْغُبَيْرَةِ بِنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِكُلِّ صَلَوةٍ مَكُونَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد کہاتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ - (بخاری و مسلم)

۹۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِوَجْهِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الْمَنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ - (بَعْضُهُمْ لَكَ سَوَاكُوتِي مَعْبُودِينَ)

حضرت عبد اللہ بن الزبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیرتے تو بلند آواز سے یہ کہتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الْمَنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ - (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں)

وَلَهُ الشُّكْرُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ
لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے رُکے کی اور عبادت پر قوت کی سوائے
خدا کی عطا کی ہوئی طاقت کے اور کوئی قوت نہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کی ہی نعمیں اور اسی
کے لئے بے بزرگی، اس کے لئے بے نیک تعریف اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ، ہم خالص کرنے والے ہیں اس کے واسطے دین کو، اگرچہ کافر اس کو
برائے سمجھیں (مسلم)

نماز کے بعد کن چیزوں سے پناہ مانگنی چاہیے

۹۰۲ وَعَنْ سَعْدِ أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيَهُ هُوَ لَا يَكْفِي
الْكَلْبُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهَيْبَةِ ذُبُرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنَ أَرْدَلِ الْعُمَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا
وَعَذَابِ الْقَبْرِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعید رضی اللہ عنہ کہ وہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے
تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ سے نماز کے
کے بعد پناہ مانگتے تھے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْدَلِ الْعُمَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ! میں تیرے ذریعہ امر و
نہی، ناکارہ عمر، فتنہ دنیا اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ (بخاری)

نماز کے بعد کی تسبیح اور اس کی فضیلت

۹۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَقَدْ ذَهَبَ
أَهْلُ الدُّنْيَا لِدَرَجَاتِ الْعِلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ
فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نَصَلُّوْا وَيَمُوتُونَ
كَمَا نَمُوتُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا تَصَدَّقُ وَلَا يُعْتَقُونَ
وَلَا نَعْتَقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تَدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ
تَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ
مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ مَنَعَ مِثْلَ مَا مَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتُحَمِّدُونَ وَتُبَارِكُونَ
مَلَاوِيَةً ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَجَعَ فَقَرَأَ
الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا
سَمِعَ أَحَدُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ بِمَا فَعَلْنَا فَقَعَلُوا مِثْلَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فقرائے ہاجرین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ دو تہمتوں
نے اعلیٰ درجات اور جنت کی نعمتوں کو حاصل کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پوچھا اس کا سبب؟ انھوں نے عرض کیا وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح
ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ خیرات
کرتے ہیں مگر ہم نہیں کر سکتے۔ وہ غلاموں کو آزاد کرتے ہیں اور ہم آزاد
نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی
چیز بتلا دوں کہ تم اس کے سبب ان لوگوں سے سبقت لے جاؤ جو تم
سے پہلے اسلام لائے ہیں اور ان لوگوں سے بھی مرتبہ میں بڑھ جاؤ جو
تمہارے بعد پیدا ہوں گے اور کوئی شخص تم سے بہتر و افضل نہ ہوگا
مگر صرف وہ شخص جو وہی عمل کرے جو تم کرتے ہو۔ انھوں نے عرض کیا۔ ہاں
یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھو، اللَّهُ أَكْبَرُ کہو اور
أَحْمَدُ لِلَّهِ کہو ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ۔ ابو صالح کہتے ہیں
کہ اس واقعہ کے بعد فقرائے ہاجرین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے مالدار بھائیوں نے اس بات
کو سنا جو ہم نے کی اور انھوں نے بھی اس پر عمل کیا (اور وہ پھر ہم سے
بڑھ گئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کا فضل ہے
وہ جس کو چاہے عطا فرمائے۔ (بخاری و مسلم)

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہو ہر نماز کے

وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي صَالِحٍ إِلَّا الْخَيْرُ إِلَّا عِنْدَ
مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُونَ فِي دُيُورِ
كُلِّ مَلَاوِيَةٍ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ ثَلَاثِينَ
بَدَلِ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ

بعد دن مرتبہ اور الحمد للہ کہودن مرتبہ اور اللہ اکبر کہودن مرتبہ بجائے تینتیس مرتبہ کے۔

۹۰۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْقِبَتٌ لَا يَحْتَبُ قَائِلُهُمْ أَوْ فَاعِلُهُمْ

دَبْرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَتَلَوْنِ تَسْبِيحَةٍ وَثَلَاثٌ

وَتَلَوْنِ تَحْمِيدَةٍ وَارْبَعٌ وَتَلَوْنِ تَكْوِيْدَةٍ - (دو اہل مسلم)

۹۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ

ثَلَاثِينَ وَحَمْدَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَ

ثَلَاثِينَ تِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمَاءِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ

وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ - (دو اہل مسلم)

حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ نماز کے بعد چند الفاظ کہنے کے ہیں جن کو ہر فرض نماز کے بعد کہنے والا

ثواب کا پورے ونا امید نہیں ہوتا۔ یعنی تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس

مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ

اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر یعنی کل نناویں مرتبہ اور سو کی تعداد کو

پورا کرنے کے لئے یہ کہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اس کے گناہ بخشے

جائیں گے اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں (یعنی بہت زیادہ)

(مسلم)

فصل دوم تسبیوت دعا کا وقت

۹۰۵ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ

الْمُدَّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوَّتِ اللَّيْلُ الْأَخِيرُ وَدُبُرُ

الْقِيَامَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ -

(دو اہل الترمذی) (ترمذی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا

یا رسول اللہ! کس وقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا رات کے

درمیان حصہ میں جو آخری رات کے قریب ہو اور فرض نمازوں کے بعد

(ترمذی)

ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم

۹۰۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَ فِي رَسُولٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ

فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ - (دو اہل ابوداؤد والنسائی)

وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ -

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات (یعنی وہ سورتیں جن کا

آغاز اَعُوْذُ سے ہوتا ہے) پڑھوں۔

(راحمہ ابوداؤد۔ نسائی۔ بیہقی)

طلوع وغروب آفتاب تک ذکر میں مشغول رہنے کی فضیلت

۹۰۷ وَعَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْ أَعُوذَ مَعَ قَوْمٍ مَرَّيْنِ كَرُونَ اللَّهَ

مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ

مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِّنْ وَلَدٍ مُّسْلِمٍ وَلَا أَنْ

تُعَدَّ مَعَ قَوْمٍ مَرَّيْنِ كَرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصَا

غُرُوبِ الشَّمْسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسی

قوم کے ساتھ نماز صبح کے بعد سے سورج نکلنے تک میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر

کریں، میرے نزدیک حضرت اسمعیلؑ پیغمبر کی اولاد میں سے چار غلام آزاد

کرنے سے بہتر ہے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک

ایسے لوگوں میں میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر کریں، میرے نزدیک اس

سے بہتر ہے کہ میں چار غلاموں کو آزاد کر دوں۔

(ابوداؤد)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اور وہ سورج نکلنے تک بیٹھا ہوا غذا کا ذکر کرتا رہا اور سورج نکلنے پر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا ثواب پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا۔ پورے حج اور عمرے کا۔ (ترمذی)

(رواہ ابوداؤد)

۹۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٌ تَامَّةٌ تَامَّةٌ (رواہ الترمذی)

فصل سوم دو نمازوں کے درمیان وقفہ کرنا چاہیے

ازرق بن قیسؓ کہتے ہیں کہ ہمارے امام نے جن کی کنیت ابو رستم تھی ہم کو نماز پڑھائی اور کہا یہی نماز یا اسی نماز کی مانند میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی تھی۔ ابو رستم نے یہ بھی بیان کیا کہ ابو بکرؓ اور انکی صف میں رسول اللہ ﷺ کی داہنی جانب کھڑے ہوتے تھے اور ایک شخص تھا جو حاضر ہوا نماز کی پہلی تکبیر میں پس نماز پڑھی نبی ﷺ نے پھر سلام پھیرا دونوں طرف یعنی دائیں بائیں۔ یہاں تک کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی۔ پھر پھرے آپ ایک طرف مثل پھرنے ابو رستم کے (یعنی خود اپنی ذات سے مراد ہے) پس کھڑا ہوا وہ شخص جو پہلی تکبیر میں آکر شریک ہوا تھا اور دو رکعت نماز شروع کر دی۔ عمر فوراً کھڑے ہو گئے اور اس کے دونوں مونڈھوں کو کپڑے حرکت دی اور پھر کہا بیٹھ جا اس لئے کہ نہیں ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر اس وجہ سے کہ وہ دو نمازوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے تھے۔ یہ سنکر رسول اللہ ﷺ نے نگاہ اٹھائی اور فرمایا۔ خطابؓ کے بیٹے خدا نے تجھ کو راہ حق پر پہنچایا یعنی تو نے سچ کہا۔ (ابوداؤد)

۹۱۰ عَنْ الْأَرْدَنِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامٍ ثَلَاثَتَيْنِ أَبَارِئَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقْعَمَانِ فِي الصَّفِّ الْمَقْدَمِ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْقَلَبَ كَأَنَّهُ قَالَ آيَةُ رَمْتَهُ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ قَوْثَبَ عُمَرَ فَأَخَذَ مِمَّا تَكْبِيرِهِ فَمَرَّكَ ثُمَّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّهُ لَن يَهْلِكَ أَهْلُ لَيْكِبٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَاتِهِمْ فَصَلَّى فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَمِينِهِ فَقَالَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ يَا بَنَ الْخَطَّابِ (رواہ ابوداؤد)

نماز کے بعد کی تسبیح

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ ہم کو علم دیا گیا ہے کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔ پس ایک انصاری نے خواب میں ایک فرشتے کو دیکھا جس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو یہ حکم دیا ہے کہ تسبیح پڑھو تم ہر نماز کے بعد اتنی اتنی۔ انصاری نے خواب میں فرشتے

۹۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُحَمِّدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأَنَّى رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقِيلَ لَهُ أَمْرُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن تَسْبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْأَنْصَارُ

سے کہا کہ ہاں۔ پھر فرشتے نے کہا کہ مقرر کرو تم ان تینوں کلموں کی تعداد پچیس پچیس اور شامل کرو اس میں لا الہ الا اللہ کو پچیس مرتبہ۔ جب صبح ہوئی تو وہ انصاری حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب آگاہ کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر عمل کرو۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

فِي مَنَامِهِ نَعَمَ قَالَ فَاجْعَلُوا هَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْلِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوا۔

(رواه أحمد والنسائي والدارمي)

آیہ الکرسی کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لکڑی کے اس منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیہ الکرسی پڑھے تو اس کو موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روکتی اور جو شخص آیہ الکرسی کو سوتے وقت پڑھے خداوند تعالیٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے اور جتنے مکان اس کے گرد ہوں، سب کو امن میں رکھتا ہے۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا، اور اس کو ضعیف کہا)

۹۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحْوَادِ هَذَا الْبَيْتِ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ أَمَّنَهُ اللَّهُ عَلَى دَارِهِ وَدَارِ جَارِهِ وَاهْلٍ وَذَوِيهِ حَوْلَهُ (رواه البيهقي في شعب الإيمان وقال إسناده ضعيف)

نماز فجر و مغرب کے بعد ذکر کی فضیلت

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اور مغرب و صبح کی نماز کے بعد پاؤں موڑنے سے پہلے ان کلمات کو پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بییدہ الخیر یحییٰ ویمیت وهو علیٰ کل شیء قدير تو لکھی جاتی ہیں دس مرتبہ نیکیاں اس کے لئے ایک بار (پڑھنے) کے بدلے اور ثنائی جاتی ہیں اس کی دس برائیاں اور بلند کئے جاتے ہیں اس کے درجہ اور ہوتے ہیں یہ کلمات اس کے لئے امان ہر بری چیز سے اور امان شیطان رحیم سے اور کوئی گناہ اس کو ہلاکت کی طرف نہیں لے جاتا مگر شرک اور ہوگا وہ شخص عمل کے اعتبار سے بہترین انسان، مگر وہ شخص جو اس سے زیادہ مل کر تا ہوگا وہ افضل ہوگا۔ (احمد۔ اور ترمذی نے اسی طرح حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ”الا الشریک“ تک روایت کیا۔ اور ”صلوۃ المغرب“ اور ”بییدہ الخیر“ کو بیان نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

۹۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَيَسْتَبِيحَ رَجُلِيهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يَحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَدْ دِيرٌ تَوَلَّاهُ بِسِتٍّ مِائَةٍ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُجِّتَ عَنْهُ عَشْرُ ذُرِّيَّاتٍ وَكَانَتْ لَهُ حِزْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُودٍ وَحِزْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِيَذْنِبْ أَنْ يَذْنِبَ رَكْعَةً إِلَّا الشَّرُّ لَكَ وَكَانَ مِنَ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُ يَقُولُ أَفْضَلُ مِمَّا قَالَ۔ (رواه أحمد وروى الترمذي نحوه عَنْ أَبِي ذَرٍّ إِلَى قَوْلِهِ إِلَّا الشَّرُّ لَكَ وَكَانَ يَذْكُرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بَيْدَةَ الْخَيْرِ وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ صَحِيحٍ غَرِيبٍ)۔

نماز فجر کے بعد ذکر کی فضیلت

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فوجی جمعیت نجد کی جانب بھیجی۔ یہ جمعیت کثیر مال غنیمت لے کر واپس آئی اور جلد واپس آئی۔ ہم میں سے ایک شخص نے جو اس جمعیت کے ساتھ نہیں گیا تھا، کہا ہم نے اسی کوئی فوجی جمعیت نہیں دیکھی جو اس قدر جلد واپس

۹۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا بَلَدًا لِيَجِدُوا غَنَامًا كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ فَقَالَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِلَّا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيمَةً وَأَفْضَلُ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوا صَلَاةَ النَّبِيِّ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَذْلَيْكَ أَسْرَعَ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً - (رواه الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ عَرِيْبٍ وَحَمَّادُ ابْنِ أَبِي حَسِيْدٍ وَالرَّادِيُّ هُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ -

آگئی ہو اور اس قدر مال غنیمت لائی ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سکر فرمایا کیا نہ تلووں بن تم کو ایسی قوم جو مال غنیمت میں زیادہ اور واپسی میں بہتر ہو۔ وہ قوم وہ ہے جو صبح کی نماز میں حاضر ہوئی ہو پھر سورج نکلنے تک بیٹھی ہوئی خدا کا ذکر کرتی رہی ہو، یہی وہ لوگ ہیں جو واپسی میں افضل اور غنیمت میں زیادہ ہیں (ترمذی)۔ اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ راوی حماد بن ابی حمید اس حدیث میں ضعیف ہے)۔

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

نماز میں جائز اور ناجائز امور کا بیان

فصل اول

نماز میں چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا مفسد نماز ہے

۹۱۵ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَمَنْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَالْكَلِّ أُمِّيَّةً مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ تَجْعَلُونَ أَيْضًا بُونَ يَأْتِيهِمْ عَلَى أَخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يَمْسِكُونَ سَكَتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَا فِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مَعْلَمًا قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللَّهِ مَا كُفِّرْتُ وَلَا فَرَبْنِي وَلَا شَتَمْنِي قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْلَحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ لِتَتَّبِعَ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَقِيدٌ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللَّهُ بِإِسْلَامٍ وَإِنَّا مَنَاجِلًا يَا نُؤُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِيهِمْ قُلُوبُكَ وَمِنَاصِرُ حَبَالٍ يَتَلَقَّوْنَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ بِمَجْدٍ وَنَهَى فِي مُهْدٍ وَرِهِمْ فَلَا يَمْنَعُهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَاصِرُ حَبَالٍ يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٍّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ قَمِيًّا وَافَقَ خَطُّهُ فَذَاكَ رَدَّاهُ مُسْلِمًا

حضرت معاویہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ ناگہاں لوگوں میں سے ایک شخص چھینکا۔ میں نے کہا یرحمک اللہ (یہ سن کر) لوگوں نے میری طرف گھورا (اس لئے کہ تو نماز کے اندر چھینک کا جواب دیتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا کہ تم کو تہاوی ماں گم کرے تم کیوں میری طرف دیکھتے ہو۔ پس مارنا شروع کیا لوگوں نے اپنے انھوں کو اپنی رائوں پر (تاکہ میں خاموش رہوں) جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں غصہ ہوا لیکن خاموش رہا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تو آپ سے پہلے اور آپ کے بعد میں نے کسی کو ایسا شفیق سکھانے والا نہیں پایا خدا کی قسم آپ نے نہ تو مجھ کو ڈانٹا نہ مارا اور نہ برا کہا (بلکہ یہ) فرمایا۔ یہ نماز ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جو آدمیوں کے ساتھ کی جاتی ہے نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور قرآن پڑھنے کا یا اس کے مانند کچھ اور فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا زمانہ جاہلیت قریب ہو یعنی میں نیا مسلمان ہوں، اور تحقیق خدا نے دیا ہے ہم کو دین اسلام اور ہم میں سے چند ایسے شخص ہیں جو کاہنوں کے پاس آتے جاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان کے پاس نہ جا۔ میں نے عرض کیا اور ہم میں سے بعض لوگ سگوں لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پائے ہیں وہ اس کو اپنے دلوں میں (یعنی دہم ہے) اور نفع و ضرر پر اس کا

کوئی اثر نہیں) پس یہ دم ان کو کسی کام سے نہ روکے۔ پھر میں نے عرض کیا اور ہم میں سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں ذیعنی فال یا رمل وغیرہ) آپ نے فرمایا ایک نبی تھے جو خط کھینچتے تھے پس جس شخص کا خط اس پیغمبر کے خط کے موافق ہوا وہ اس بات کو حاصل کر لیتا ہے۔ (مسلم)

نماز میں سلام کا جواب دینا عرام ہے

۹۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَسْلِمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ خَيْرٌ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَسْلِمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنْ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ نماز پڑھتے ہوتے سلام کرتے تھے اور آپ ہمارے سلام کا جواب دیدیتے تھے۔ پھر جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا رجب کہ آپ نماز میں مشغول تھے) آپ نے ہمارے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (بیٹے تو) ہم لوگ آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے اور آپ ہم کو سلام کا جواب دیدیا کرتے تھے۔ آپ نے

فرمایا نماز میں مشغولیت ہے (یعنی ذکر الہی یا قرأت قرآن ایسی حالت میں کلام کرنا ممنوع ہے۔) (بخاری و مسلم)

نماز میں زمین کو برابر کرنے کا مسئلہ

۹۱۲ وَعَنْ مُعَيْقِبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّجْلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ قَاعِلًا قَوَّاحَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معیقب بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نسبت جو سجدہ میں مٹی کو صاف کیا کہنا تھا، فرمایا۔ اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں خصر ممنوع ہے

۹۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں خصر سے پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے

۹۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاؤُكَ بِحُلْسَةِ الشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ اُٹیک لینا ہے کہ شیطان بندے کی نماز میں سے اُٹیک لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں دعا کے وقت نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہیے۔

۹۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعْتُ اَنْوَاعَ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ اَوْ لِحُطْفَتِ اَبْصَارُهُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باز رہیں لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے یا اپنے یہ فرمایا کہ اُٹیک لے جائیں گی آنکھیں ان کی جو آسمان کی طرف اٹھانے ہیں نگاہیں نماز میں۔ (مسلم)

آنحضرت کا اپنی نواسی کو نماز میں کاندھے پر بٹھانا

۹۱۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ نَاسًا وَاِمَامَةً يُنْتُ اَبِي الْعَامِسِ عَلَى عَاتِقِهِ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا دَاِئِرَ نَحْ مِنْ التَّجْوِدِ اَعَادَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ ابوالعاص کی بیٹی آپ کے کاندھے پر تھی۔ جب آپ رکوع فرماتے تو امامہ کو اتار دیتے اور جب سجدہ سے فارغ ہوتے تو پھر اس کو مونڈھوں پر بٹھا لیتے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں جمائی کے وقت منہ بند کر لینا چاہیئے

۹۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشَاعَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظَمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا أَشَاعَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظَمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَا وَاشْمَاذِ لَكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو وہ امکان اس کو روکے اس لئے کہ جمائی کے وقت شیطان منہ میں گھس جاتا ہے (مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اس کو روکے جب تک ممکن ہو اور دہا " نہ کہے اس لئے کہ شیطان کی طرف سے ہے، وہ اس سے ہنستا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جن کے ساتھ ایک واقعہ

۹۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ عَفَرِيَّتَا مِنَ الْحِجَتِ تَفَلَّتِ الْبَارِحَةُ لِيَقْطَعَ عَلَى صَلَاتِي فَأَمُكِّنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذَتْهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَجُلٍ هَبَّ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَرُدَّ دَعْوَتَهُ خَاسِمًا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن میں ایک دیو آج رات چھٹ آیا تاکہ میری نماز خراب کرے لیکن اللہ نے مجھ کو اس پر قدرت دی میں نے اس کو پکڑ لیا اور ارادہ کیا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب اس کو دیکھ لو۔ معاً مجھ کو اپنے بھائی سلیمان (سغیر) کی یہ دعا یاد آگئی رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَرُدَّ دَعْوَتَهُ خَاسِمًا۔ اے رب! مجھ کو ایسا ملک عطا فرما کہ میرے بعد کسی کے لئے مناسب نہ ہو پس میں نے اس کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں کسی خاص موقع پر اشارہ کیا جاسکتا ہے

۹۲۴ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ كُنُوزَ بَنِي إِسْرَافِيلَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ فَإِنَّمَا الْمُتَصَفِّقُ لِلنِّسَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے (مثلاً اس کو کوئی بلائے یا کچھ مانگے) تو اس کو چاہئے کہ وہ سبحان اللہ کہے اور دستک دینا یا تالی بجانا خود تو اس کے لئے مخصوص ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

نماز میں سلام کا جواب نہیں دینا چاہئے۔

۹۲۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَلَبَّ دُعَانَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ أَتَيْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ إِنْ يَجِدُكَ مِنْ أَمْرٍ مَا يَشَاءُ وَإِنْ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَا تَسْكَبُوا فِي الصَّلَاةِ فَدَعَا عَلَى السَّلَامِ وَقَالَ إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِيَا عَذَى الْقُرَآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ نماز پڑھتے ہوئے تھے سلام کیا کرتے تھے اور یہ واقعہ حبشہ سے واپسی سے پہلے کا ہے۔ پھر جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو آپ نے فرمایا۔ خداوند تعالیٰ اپنے جس حکم کو چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے اور اب خدا نے یہ حکم ظاہر کیا ہے کہ نماز میں بات چیت نہ کیا کرو۔ پھر آپ نے میرے سلام کا جواب دیا، اور

ذَلِكَ شَأْنُكَ۔ (رواہ ابوداؤد) فرمایا: نماز صرف قرآن پر ہے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے ہے پس جب تو نماز کی حالت میں ہو تو تجھ کو یہی کرنا چاہیے۔ (ابوداؤد)

نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے کا مسئلہ

۹۲۶ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍَا قَالَ قُلْتُ لِمَلَايَ كَيْفَ كَانَ لِي؟
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ
عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُسَيِّرُ يَمِينَهُ۔ (رواہ
التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ وَفِي بَلَالٍ مُّهِيبٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں کیوں کر سلام کا جواب دیتے تھے جبکہ ہم آپ کو سلام کرتے تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیا کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی کی روایت میں بلال کی بجائے مہیب ہے)

نماز میں چھینکنے کے بعد حمد کرنا

۹۲۷ وَعَنْ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا
كَثِيرًا اَلْحَمْدُ مَبَارَكًا فِيهِ مَبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ
يَرْضَىٰ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْمَرَّتْ
فَقَالَ مِنَ السُّبُكَةِ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ تَكَلِّمْ أَحَدًا ثُمَّ
قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ تَكَلِّمْ أَحَدًا ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ
فَقَالَ رَفَاعَةُ اَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ عَطَسْتُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ اَبْتَدَا رَهًا
بِفَضْلِهِ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا اَتَتْهُمْ بِصَعْدِهَا بِهَا۔
(رواہ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو مجھ کو چھینک آگئی۔ میں نے اُسی حالت میں نماز میں کہا اَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا اَلْحَمْدُ مَبَارَكًا فِيهِ مَبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضَىٰ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْمَرَّتْ (میں نے چھینک کر تمام تعریف خدا کے لئے ہے بہت زیادہ تعریف بہت پاکیزہ بابرکت اور برکت کی گئی جیسی کہ پسند کرتا ہے ہمارا رب) پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: نماز میں باتیں کرنے والا کون ہے؟ اس کا کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے پھر پوچھا: سب خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ آپ نے پوچھا تو رفاعہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ہوں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں نے زیادہ فرستے ان کلموں کو لے جانے میں جلدی کر رہے تھے کہ کون ان کو پہلے لے جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

جمائی شیطانی اثر ہے

۹۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْتَّشَاؤُ بِنِ الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ اِذَا تَشَاوَبَ أَحَدُكُمْ
فَلْيَكَلِّمْ مَا اسْتَطَاعَ۔ (رواہ التِّرْمِذِيُّ وَفِي أُخْرَىٰ
لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ فَلْيَضْحَكْ بِمَا عَلَىٰ قِيَمِهِ۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو جس قدر ممکن ہو اس کو روکے۔ (ترمذی) اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے۔

نماز کے راستہ میں انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرنے کا حکم

۹۲۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَاحْسَنَ وَضُوئَهُ
ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصْغَرِ
فَاتِهِ فِي الصَّلَاةِ۔ (رواہ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
ابُودَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کا ارادہ کر کے مسجد کی طرف جائے اور نماز میں انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے

۹۳۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَالُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا لَتَفَتَ انْصَرَفَتْ عَنْهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند بزرگ در برابر بندہ کی طرف متوجہ رہتا ہے جب کہ وہ نماز میں ہوتا ہے جب تک کہ نماز پڑھنے والا ادھر ادھر نہ دیکھے۔ (راجمہ - ابو داؤد - نسائی - دارمی)

نماز میں نظر سجدہ کی جگہ رکھنی چاہیے

۹۳۱ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي سُنَنِ الْكُتَيْبِ مِنْ طَرِيقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ بِرَفْعٍ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا، اے انس! اپنی نگاہوں کو وہاں رکھ جہاں تو سجدہ کرتا ہے (ساری نماز میں)۔ (بیہقی)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے پر وعید

۹۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي إِثْبَاكَ وَالْإِلْتِفَاتُ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْإِلْتِفَاتُ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَيُفِي التَّطَوُّعَ لَا فِي الْفَرِيضَةِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) کہ اے بیٹے! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچا۔ اس لئے کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ہلاکت کا سبب ہے اگر دیکھنا ضروری ہو تو نفل نماز میں مضاائقہ نہیں، فرض نماز میں نہیں ہونا چاہئے۔ (ترمذی)

نماز میں کن کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنا مکروہ نہیں ہے۔

۹۳۳ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ إِنْ كَسَّوْا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھ لیا کرتے تھے، لیکن گردن کو پشت کی جانب نہ پھرتے تھے۔ (ترمذی و نسائی)

نماز میں شیطانی اثرات

۹۳۴ وَعَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ الْغَطَّاسُ وَالتَّعَاسُ وَالتَّشَاؤُ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّحِيضُ وَالْفَقْهُ وَالزُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چھینکنا، اونگھنا اور جانی لینا نماز میں اور حیض کا جاری ہونا، قے آنا اور نکسیر کھڑکنا، یہ سب شیطان کی جانب سے ہے۔ (ترمذی)

رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی

۹۳۵ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قِيْلِي وَرَجُوفِهِ أَرْبَعًا كَأَنِّي أَرَى الْمَوْجِلَ يَقْبَعِي يَكْبِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مطرف بن عبد اللہ بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے اندر سے ایسی آواز آرہی تھی جیسی کہ دیگ کے جوش کرنے کی آواز ہوتی ہے۔ یعنی رو رہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي صَلَاتِهِ أَرْبَعُ كَأَزِيدِ
التَّخِي مِنَ الْبَكَاءِ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ التِّرْمِذِيُّ
الْأَوَّلِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ الثَّانِيَةَ)

تھے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز
پڑھتے دیکھا اور آپ کے منہ سے ایسی الفاظ نکل رہی تھی جیسی کہ چکی کی آواز
ہوتی ہے اور یہ آپ کے رونے کی آواز تھی۔
(احمد، نسائی، ابوداؤد)

نماز میں کنکریاں نہ ہٹانے کا حکم

۹۳۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحُ
الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ،
جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو ہاتھ سے کنکریوں کو نہ ہٹائے اس
لئے کہ خدا کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد
نسائی، ابن ماجہ)

سجدہ کی جگہ صاف کرنے کے لئے چھونک نہ ماری جائے

۹۳۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ
وَسَلَّمَ غَلَا مَا لَنَا يَقَالُ لَهُ أَفْلَحَ إِذَا مَسَّجِدًا نَفْسًا
فَقَالَ يَا أَفْلَحَ مَرَّ بْ وَجْهَكَ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) فَلَاحُ نَافِلٌ كَرَأَى سَلَامَةَ كَرَأَى تَرْمِذِي

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے
ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلیح تھا۔ وہ جب سجدہ میں جاتا تو چھونک
مارتا (تاکہ مٹی اس کی پیشانی وغیرہ کو نہ لگے) آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا: اے
افلیح خاک آلودہ کر اپنے منہ کو۔ (ترمذی)

کوکھ پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کے آرام لینے کی صورت ہے

۹۳۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِخْيَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ أَهْلِ
النَّارِ - (رَوَاهُ فِي مَشْرِحِ الشُّبَّةِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز
میں پہلو پر ہاتھ رکھنا، دوزخیوں کی راحت کی صورت ہے۔
(شرح الشبہ)

نماز میں سانپ و بچھو کو مارنے کا مسئلہ

۹۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَلُوا إِلَّا سَوْدَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ
الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،
کہ مار ڈالو دو کالوں کو نماز میں یعنی سانپ اور بچھو کو۔
(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

آنحضرتؐ نماز کی حالت میں دروازہ کھولتے تھے

۹۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَخَلَّتْ
فَاسْتَفْتَحَتْ فَمَشَى فَمَشَى ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَصَلَاةٍ وَ
ذَكَرْتُ أَنَّ الْبَابَ كَانَتْ فِي الْفَيْلَةِ - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ
وَاحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
گھر میں نفل نماز پڑھتے تھے اور دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ میں گھر میں تو
آپ دروازہ کھول دیتے اور پھر مصلے پر جا کر نماز میں مشغول ہو جاتے تھے
ماتشرہ کہتی ہیں کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔
(ابوداؤد، احمد، ترمذی، نسائی)

نماز میں وضو ٹوٹ جانے کا مسئلہ

۹۳۷ وَعَنْ طَالِقِ بْنِ عَيْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
حَضَرْتُ طَلِقَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طلق بن علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْهَ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِّ الصَّلَاةَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَتَقْصِيٍّ - (۹۲۲)

کہ جب تم میں سے نماز کی حالت میں کسی کی بغیر آواز کے ہوا خارج ہو، تو اس کو چاہئے کہ وہ جا کر وضو کرے اور نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (ابوداؤد)

۹۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدًا فِي صَلَاتِهِ فَلْيَا خَذًا بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جب کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی انگ کو پکڑ لے (تاکہ لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے) اور وضو کو چلا جائے۔ (ابوداؤد)

۹۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ قَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ مَلَأَ أَنْفَهُ بِمَاءٍ فَقَدْ جَارَتْ صَلَاتُهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيٍّ وَقَدْ اضْطَرَّ بَدْوِي فِي إِسْنَادِهِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی ہوا اس وقت خارج ہو جب وہ نماز کے آخری قعدہ میں ہو اور سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز پوری ہو گئی۔ (ترمذی)

اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد مضبوط نہیں ہے اور راویوں نے اس کی سند میں اضطراب کیا ہے۔

فصل سوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ

۹۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ دَاوُدُ بْنُ الْيَمَنِ كَمَا كُنْتُمْ خَرَجَ فَأَعْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ قُطْرًا بِهِمْ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَتَسَيَّتُ أَنْ أَعْتَسَلَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ) وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ مَوْسَلًا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے ارادے سے تشریف لائے، جب نکسیر کر گئی تو آپ صبحہ رضی اللہ عنہا کی جانب منہ پھیر کر اشارہ سے کہا، اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ یہ اشارہ کر کے آپ مسجد سے باہر نکلے، غسل کیا اور اس حال میں واپس تشریف لائے کہ آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور صبحہ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھاتی۔ نماز کے بعد آپ نے فرمایا۔ میں جنبی تھا (یعنی ناپاک) اور غسل کرنا بھول گیا تھا۔

(احمد) اور اس کو مالک نے عطاء بن یسار سے مرسلاً روایت کیا۔

سجدہ کی جگہ کو گرمی سے بچانے کے لئے حضرت جابر کا طریقہ

۹۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ قَبِيضَةً مِنَ الْحَصَى لِيَتَبَرَّدَ فِي كَفِّيْ أَصْبَحَهَا لِحَبْثَتِيْ أَسْجُدُ عَلَيْهِ بِالشَّيْءِ الْحَرِّ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ظہر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتا تھا اور کنکریوں کی ایک مٹھی بھری ہوئی رکھتا تھا تاکہ ان پر سجدہ کروں اور گرم زمین کی گرمی سے آپ کو بچاؤں۔ (ابوداؤد - نسائی)

نماز میں آنحضرت کے ساتھ شیطان کا ایک عجیب معاملہ

۹۲۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قِسْمَنَا يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنَكَ بَلَعَنَكَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے (جس میں) ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا اَعُوذُ بِاللَّهِ يَا رَبِّ اِي رَبِّ خُذْنَا لَكَ ذَرِيْعَةً نَّجُو سَيِّئًا مَا كُنَّا هُنَا -

كَانَتْ تَنَاولَ شَيْئًا فَلَمَّا قَدَرَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَمَعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا
لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ
يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ ابْنِي جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ
نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِ فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنَكَ يَلْعَنُكَ اللَّهُ التَّامَّةُ
فَلَمْ يَسْتَاخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَخْذَهُ
وَاللَّهِ لَوْ لَا دَعْوَةُ أَخِي نَسْلُكُ لَمْ يَصْبِرْ مُوْتَعًا
يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ -

پھر آپؐ کہا اَلْعَنَكَ يَلْعَنُكَ اللَّهُ (لعنت کرتا ہوں تجھ پر خدا کی لعنت)
یہ الفاظ آپؐ نے تین مرتبہ کہے پھر آپؐ آگے کو ہاتھ بڑھایا تو آپؐ کسی چیز
کو پکڑنا چاہتے ہیں۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا۔ یا
رسول اللہؐ ہم نے آپؐ کو نماز کے اندر ایسی بات کہتے سنا ہے کہ اس سے
پہلے کبھی آپؐ کو کہتے نہیں سنا اور ہم نے آپؐ کو ہاتھ پھیلانے بھی دیکھا
ہے۔ آپؐ فرمایا خدا کا دشمن شیطان آگ کا انگارہ لے کر آیا تھا تاکہ وہ
اس کو میرے منہ میں ڈال دے۔ پس میں نے کہا میں تجھ سے خدا کے ذریعہ
پناہ مانگتا ہوں۔ تین مرتبہ میں نے یہ الفاظ کہے۔ پھر میں نے کہا میں تجھ پر
لعنت بھیجتا ہوں خدا کی مکمل لعنت تین مرتبہ، لیکن وہ میرے آگے
سے نہ ہٹا۔ پھر میں نے اس کو پکڑ لینے کا ارادہ کیا خدا کی قسم اگر ہمارے
بھائی سلیمان کی دُعا نہ ہوتی تو صبح تک شیطان بندھا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلنے ہوتے۔ (مسلم)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بھائی سلیمان کی دُعا نہ ہوتی تو صبح تک شیطان بندھا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلنے ہوتے۔ (مسلم)

نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے کا مسئلہ

نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرؓ ایک شخص کے قریب گزرے جو نماز
پڑھ رہا تھا۔ آپؓ نے اس کو سلام کیا اور اس نے زبان سے سلام کا
جواب دیا۔ عبد اللہ بن عمرؓ پھر اس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ جب
تم میں سے کسی کو نماز کی حالت میں سلام کیا جائے تو وہ زبان سے
جواب نہ دے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دے۔ (مالک)

۹۴۷ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ
وَهُوَ يُصَلِّيُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَرَأَ الرَّجُلُ كَلَامًا فَدَجَّ
إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ إِذَا سَلَّمَ عَلَى أَحَدِكُمْ
وَهُوَ يُصَلِّيُ فَلَا يَنْكَلِمُ وَلَا يَتَكَلَّمُ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

سجدہ سہو کا بیان

بَابُ السَّهْوِ

فصل اول

رکعتوں کی تعداد بھول جانے کی صورت میں سجدہ سہو کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو شیطان آتا ہے اور اس کو شبنم ڈالتا ہے
یہاں تک کہ اس کو یہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ پس جب تم میں
کسی کو ایسی حالت پیش آئے تو بیٹھ کر دُوسجدے کرے (یعنی سجدہ سہو)
(بخاری و مسلم)

۹۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيُ جَاءَهُ
الشَّيْطَانُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا
وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ
جَالِسٌ -

۹۴۹ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي
صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِكْ صَلَاتَهُ أَوْ أَرَبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ
وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَبَقَنَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ
يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَاتُهُ خَمْسًا شَفَعَنَ لَهُ صَلَاتُهُ وَإِنْ كَانَ

عطاء بن یسارؓ حضرت ابو سعیدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر یہ شک پیدا ہو کہ
کس قدر نماز پڑھی ہے تین رکعت یا چار رکعت تو شک کو دور کر دے، اور
ایک خاص تعداد کا یقین کر لے اور پھر اس یقین کی بنا پر نماز کو پوری کر کے
سلام پھیرنے سے پہلے دُوسجدے کر لے۔ اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی

ہوں گی تو یہ دُوسجدے ان کو چھ بنا دیں گے اور پوری سار پڑھی ہوں گی تو یہ سجدے شیطان کی ذلت کا باعث ہوں گے۔ (مسلم) اور مالک نے عطاء سے مُسللاً روایت کیا

صَلَّيْنَا مَالَكَ رُبْعَ كَانَا تَزْعِمَانِ الشَّيْطَانِ. (رواہ مسلم)
وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى زَيْدٍ وَفِي رِوَايَةٍ شَفَعَهَا بَيْنَهُمَا تَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ پھر پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے پوچھا کیا کرنا نماز میں کچھ زیادتی ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کیونکر؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں (یہ سکر) آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دُوسجدے کئے۔ اور ایک دُوسجدے میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکر فرمایا۔ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں جب میں بھول جایا کر دوں تو تم مجھ کو یاد دلا دیا کرو۔ اور تم میں سے اگر کسی کو نماز کے اندر شک پیدا ہو تو وہ ایک صحیح رائے قائم کرنے کا قصد کرے (بخاری و مسلم)

۹۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا ذَاكَ قَالُوا أَصَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ سَجَدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَسَىٰ كَمَا تَسْتَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ قَدْ كُذِّبْتُ وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَدَّثِ الْقَوَابِلَ فَلْيَمُتْ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُسَلِّمْ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔ (متفقٌ عليه)

اور اس رائے کی بنا پر نماز کو پورا کر لے پھر سلام پھیرے اور دُوسجدے کر لے۔ (بخاری و مسلم)

ابن سیرینؒ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ظہر یا عصر کی نمازوں میں سے ایک نماز جس کا نام ابوہریرہؓ نے بتایا تھا لیکن میں بھول گیا، رسول اللہ ﷺ نے ہم کو پڑھائی اور دُوسجدے پڑھو کر آپ نے سلام پھیر دیا اور اٹھ کر اس لکڑی کے سہارے کھڑے ہو گئے جو عرض میں لگی ہوئی تھی۔ آپ کی حالت سے ظاہر ہوتا تھا کہ آپ غضبناک ہیں۔ آپ نے اپنے واسطے ہاتھ کو بائیں ہاتھ میں ڈال لیا اور انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں اور بائیں ہاتھ کی پشت پر اپنا دامنار خسا رکھ لیا، اور جلد باز لوگ جو نماز کے بعد فوراً ہی چلے جاتے تھے اٹھ اٹھ کر مسجد کے دروازوں سے باہر جاتے گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں کہا۔ کیا نماز کم ہو گئی؟ مسجد کے اندر جو لوگ موجود تھے ان میں ابوہریرہؓ و عمرؓ بھی تھے ان دونوں حضرات کو حضور ﷺ سے بات کرتے خوف معلوم ہوا لوگوں میں سے ایک شخص تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے اور اس کو ذوالیدین کہتے تھے، وہ آگے بڑھا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے، یا نماز ہی میں کمی ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نہ تو میں بھولا اور نماز بھی کم نہ ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے اور تمہارا بھی یہی خیال ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! ذوالیدین نے ٹھیک کہا۔ (یہ سکر) آپ مصطلے کی جانب بڑھے اور بقیہ نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا مثل سجدہ نماز کے بلکہ اس سے کسی قدر دراز۔ پھر سر کو اٹھایا اور پھر اللہ اکبر

۹۵۱ وَعَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ سَمِعَهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَ لَكُنْ نَسِيتُ أَنَا قَالَ فَصَلَّ بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلَىٰ خَشْبَةٍ مَّعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَكَهَا عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضَبَانُ وَوَضَعَ يَدَا الْيَمْنَى عَلَى الْمِيسْرِ وَشَكَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ رِجْلِهِ الْمِيسْرِ وَخَرَجَتْ سُرْعَانُ الْقَوْمِ مِنَ ابْنِ ابْنِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَبَا بَاكَ إِنَّ يَكْلِمَاكَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ يَقُولُ لَهُ دُو الْبَيْدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي وَلَمْ تُقْصِرْ فَقَالَ أَلَمْ يَقُولْ دُو الْبَيْدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَدْ قَامَ فَصَلَّ مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ نَسِيتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ رُفْتَقَى عَلَيْهِ وَنَفْطَةُ لِلْبَخَارِيِّ وَفِي أَخْرَاجِهِمَا فَقَالَ

رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم بَدَلْ لَمْ آتِ وَلَمْ تُقْصِرْ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ بِأَرْسُولِ اللَّهِ -

کہا اور سجدہ کیا نماز کے سجدہ کی مانند یا اس سے کسی قدر دراز۔ پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔ راوی ابن سیرینؒ سے لوگوں نے بار بار پوچھا کہ کیا اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا؟ ابن سیرینؒ ہر بار جواب میں یہ کہتے کہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ عمران بن حصینؓ نے یہ کہا کہ پھر آپ نے سلام پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ پھر بھی نہیں ہوا۔ عرض کیا کچھ تو ہوا یا رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم۔

سجدہ سہو سلام پھیر کر نا چاہیے یا اس کے بغیر؟

۹۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَا يَجْلِسُ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الْقَبْلَةَ وَانْظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَائِسٌ فَجَعَلَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ - (متفق عليه)

حضرت عبداللہ بن جبینہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رض کو نظر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھ کر (قعدہ کرنے کے بجائے) آپ کھڑے ہو گئے۔ صحابہ رض بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرنے کا وقت آیا تو صحابہ رض نے تکبیر کہی اور آپ نے دو سجدے سلام سے پہلے کر لئے پھر سلام پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

درود و دعا سجدہ سہو سے پہلے پڑھنی چاہیے یا بعد میں

۹۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ قَسَمِي فَجَعَلَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَنَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ - (رواه الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرِيفٌ)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو سجدے سہو کے لئے۔ پھر تشہد پڑھی اور سلام پھیرا۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن و عریض ہے)

۹۵۴ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيُسْجَدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ - (رواه أبو داود و ابن ماجه)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام دو رکعت پڑھ کر کھڑا ہو جائے (یعنی قعدہ نہ کرے) اور اس سے پہلے کہ کھجی سیدھا کھڑا نہیں ہوا ہے اس کو یاد ہو جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کر لے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۹۵۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصَا وَسَلَّمْ فِي تِلْكَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْحَزْبَاقُ ذَكَرَتْ فِي يَدِهِ طَوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ كَرَّ لَكَ مَبْنِعَةٌ فَخَرَجَ غَضَبًا يَجْرُ رَدَاةً حَتَّى اسْتَهْلَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ آمِدْ قِي هَذَا قَالُوا انْعَمَ فَصَلَّ رَكَعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ - (رواه مسلم)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر میں چلے گئے پس ایک شخص جن کا نام خرباق تھا اور اس کے ہاتھ لمبے تھے کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ! یہ کہہ کر اس نے واقعہ بیان کیا۔ آپ غضبناک حالت میں چادر کو کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور صحابہ رض کے پاس پہنچ کر کہا کیا یہ سچ کہتا ہے؟ صحابہ رض نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ایک رکعت پڑھی اور پھر سلام پھیرا اور دو سجدے کئے اور پھر سلام۔ (مسلم)

نماز میں کمی کا شک واقع ہو جانے کی صورت میں کیا کیا جائے

۹۵۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَطَعَ صَلَوةً بَشَكٍّ فِي التَّقْصَانِ فَلَيْسَ بِحَتَّى يَشْكُ فِي الزِّيَادَةِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور اس کو یہ شک پیدا ہوا کہ اس نے نماز کم پڑھی ہے تو وہ اور پڑھے یہاں تک کہ زیادتی کا شک پیدا ہو جائے۔ (احمد)

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

تِلَاوَتِ قرآن کے سجدوں کا بیان

فصل اول

سورۃ نجم کا سجدہ

۹۵۴ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالتَّشْرِكُونَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ والنجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں نے سجدوں اور آدمیوں نے بھی سجدہ کیا۔ (بخاری)

سورۃ الشقاق اور سورۃ علق کے سجدے

۹۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ نَاعِمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا الشَّمَاءُ انشَقَّتْ وَإِذَا الْأَرْضُ بِاسْمِ رَبِّكَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ إِذَا الشَّمَاءُ انشَقَّتْ اور إِذَا الْأَرْضُ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا ہے۔ (مسلم)

سجدۃ تلاوت واجب ہے

۹۵۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَتَحْتَهُ عِنْدَهُ لَا فِسْخَ وَلَا تَسْجُدُ مَعَهُ فَتَنْزِلُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدًا نَا بِلَجَبَتِهِ مَوْضِعًا لِسُجْدَةٍ عَلَيْهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت پڑھتے، ہم آپ کے پاس موجود ہوتے تو آپ بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے اور اس قدر اذحام ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض لوگ سجدہ کرنے کو جگہ نہ پاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت کا سورۃ نجم میں سجدہ نہ کرنا

۹۶۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِمَةَ وَالتَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهِمَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۃ والنجم پڑھی اور سجدہ نہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

سورۃ ص کا سجدہ

۹۶۱ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ مَنْ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ يُجَاهِدُ قُلْتُ لِأَبِي عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي مَنْ قَرَأَ وَمِنْ ذَرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى آتَى فِيهِمَا أَمْرًا قَدِيدًا فَقَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سورۃ ص میں سجدہ کروں؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی وَمِنْ ذَرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ فِيهِمَا أَمْرًا قَدِيدًا کہنا اور

نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَمَرَ أَنْ يَقْعُدَ فِي
بِهِمْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

گیا ہے کہ وہ ان انبیاء کی پیروی کریں۔ (بخاری)

فصل دوم

قرآن میں کل کتنے سجدے ہیں؟

۹۶۲ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا
ثَلَاثٌ فِي الْمُفْصَلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

دو سجدوں کی وجہ سے سورہ حج کی فضیلت

۹۶۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ
لَمْ يَسْجُدْ هَهُمَا فَلَا يَقْدَرُ هَهُمَا وَكَأَنَّ ابْنُ دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِأَلِ
الْقَوِي وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلَا يَقْدَرُ هَاكَمَا فِي
شَدِّحِ السُّنَّةِ -

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا۔ یا رسول اللہ سورہ حج کو فضیلت دی گئی ہے اس سبب
کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور جو شخص ان دونوں
سجدوں کو نہ کرے وہ ان دونوں آیتوں کو نہ پڑھے۔ (ابوداؤد)
ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے مصابیح میں فلا یقدر اھا
کے الفاظ ہیں جیسا کہ شرح السنہ میں ہے۔

سورہ الم تنزیل السجدہ کا سجدہ

۹۶۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثَمَّ قَامَ فَدَكَحَ قَرَأَ آتَةً
قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظہر کی
نماز میں پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کیا۔ صحابہ نے اس پر خیال قائم کیا
کہ آپ نماز میں الم تنزیل السجدہ پڑھی ہے۔ (ابوداؤد)

سجدہ تلاوت قاری اور سامع دونوں پر واجب ہوتا ہے

۹۶۵ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُرُ عَلَيْنَا الْقُرْآنُ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ
كَبَّرَ وَسَجَدَ بِأَمْرِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے
قرآن پڑھا کرتے اور جس وقت سجدہ کی آیت آتی اور آپ سجدہ کرتے
تو ہم آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ (ابوداؤد)

۹۶۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَيْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ
مِنْهُمْ التَّالِي وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى آتَى
الْوَاكِبَ لِيَسْجُدَ عَلَيْهِ يَدًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانے
میں سجدہ کی ایک آیت پڑھی۔ پس آپ کے ساتھ سب نے سجدہ کیا ان
میں بعض سوار تھے اور بعض نے زمین پر سجدہ کیا۔ سواروں نے
اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔ (ابوداؤد)

آنحضرت کا مفصل سورتوں میں سجدہ نہ کرنا

۹۶۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفْصَلِ مُنْذُ خَوَّلَ
إِلَى الْمَدِينَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ مدینہ میں تشریف لانے کے بعد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفصل سورتوں میں سے کسی سورت میں
سجدہ نہیں کیا۔ (ابوداؤد)

سجدۃ تلاوت کی تسبیح

۲۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجْدَةً وَجَعَلَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَجَعَلَ يَحْيَاهُ وَكَوْنَهُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن کے سجدوں میں رات کو یہ کہا کرتے تھے سَجْدَةً وَجَعَلَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَجَعَلَ يَحْيَاهُ وَكَوْنَهُ (یعنی میرے مرنے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا، کان بنائے اور آنکھیں عطا کیں اپنی قوت اور قدرت سے)۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

۹۶۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أَصَلِّيُ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَجَدَّتْ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا ذُرًّا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ - إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْتُهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے تلاوت قرآن کا سجدہ کیا، اور درخت نے بھی (میرے ساتھ) سجدہ کیا۔ پھر میں نے اس درخت کو یہ کہتے سنا اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا ذُرًّا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ (یعنی اے اللہ! اس سجدہ کے سبب میرے لئے ثواب کو لکھ دے اور گناہ دور کر دے اور مقرر کر دے اپنے پاس میرا ذخیرہ اور قبول کر لے میرے سجدے کو جس طرح قبول کیا تو نے اپنے دَاوُد کے سجدے کو) ابن عباسؓ کہتے ہیں (یہ سن کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی ایک آیت پڑھی اور پھر سجدہ کیا۔ پھر میں نے سنا کہ آپ کہتے تھے۔ اسی طرح جس طرح بیان کیا تھا اس شخص نے درخت کا واقعہ (یعنی آپ نے بھی وہی دعا پڑھی)۔ (ترمذی ابن ماجہ)

لیکن ابن ماجہ نے یہ الفاظ ذکر نہیں کئے وَتَقَبَّلْتُهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

فصل سوم

سورة النجم کا سجدہ

۹۷۰ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى أَوْ تَرَابٍ قَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِمْ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَتِيلًا كَافِرًا - رَوَيْتُهُ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَهُوَ أُمِّيَّةٌ بَنُ خَلْفِ بْنِ خَلْفٍ لَهَا هـ -

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور جو لوگ آپ کے پاس موجود تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا لیکن قریش کے ایک بوڑھے نے کنکریوں کی ایک ٹھٹی بھری اور ان کو پیشانی سے لگالیا اور کہا میرے لئے یہی کافی ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ شخص کفر کی حالت میں مارا گیا۔ (بخاری و مسلم) بعض راویوں نے اس شخص کا نام امیہ بن خلف لکھا ہے۔

سورة ص کا سجدہ

۹۷۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي مَنْ وَقَالَ سَجْدَةً هَذَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَتَسْجُدُ هَذَا مِثْلُهَا -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ص میں سجدہ کیا اور فرمایا کہ دَاوُد نے سجدہ توبہ کے طور پر کیا تھا اور ہم یہ طور نہ کر کرتے ہیں۔ (نسائی)

یعنی ازراۃ کبریہ حرکت کی۔ یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے۔ ۱۲ مترجم

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

اَنْ اَوْقَاتُ كَابِيَانِ حِنْ مِيْنَ نَمَازٍ تُرْهِنَا مَمْنُوعٍ

فصل اول

طلوع وغروب کے وقت نماز نہیں پڑھنی چاہیے

۹۴۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْرَجُ أَحَدُكُمْ قِصَّةً عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُوزَ إِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيَّبَ قَالُوا تَحْتَبُّوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص سورج نکلنے کے وقت اور سورج ڈوبنے کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز کو چھوڑ دو جب تک کہ وہ بالکل ظاہر نہ ہو جائے اور آفتاب کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو اس لئے کہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے (بخاری و مسلم)

وہ تین اوقات جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے

۹۴۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نُقَرِّبَهُنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهْرِ حَتَّى يُمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تُضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع فرمایا کرتے تھے اور انھیں اوقات میں مردوں کو دفن کرنے (یعنی نماز جنازہ پڑھنے) سے منع فرماتے تھے۔ ایک تو آفتاب نکلنے کے وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ دوسرا اس وقت کہ ذکر کا سایہ قائم ہو یہاں تک کہ آفتاب کا سایہ ڈھل جائے اور تیسرا اس وقت جب کہ آفتاب غروب ہونے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے (بخاری و مسلم)

مغرب عصر کے بعد کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے

۹۴۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْقَصْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيَّبَ الشَّمْسُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں اس وقت تک کہ آفتاب نہ نکل لے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج نہ ڈوب جائے۔ (بخاری و مسلم)

نماز کے اوقات

۹۴۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمَتْ الْمَدِيْنَةُ فَدَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَخْبَرَنِي عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ صَلَاةَ الْقَصْرِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعُ

حضرت عمرو بن عبسہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور میں بھی مدینہ میں آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو نمازوں کے وقت سے آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو اور پھر نماز سے رک جائیں

الشمس حتى ترتفع فإنها تطلع حين تطلع بين قرني شيطان وجيئني يسجد لها الكفار ثم صلى فات الصلاة مشهودة بحضوره حتى يستقل القبل بالرمح ثم أقصر عن الصلاة فان جيئني لسجودهم فاذا أقبل ألقى فضيل فان الصلاة مشهودة بحضوره حتى يصلي العصر ثم أقصر عن الصلاة حتى تغرب الشمس فإنها تغرب بين قرني شيطان وجيئني يسجد لها الكفار قال قلت يا نبي الله فالوضوء حديثي عنه قال ما منكم رجل يقرب وضوءه فمضيه ويستشيق فيستشيق إلا خذت خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم إذا غسل وجهه كما أمرك الله إلا خذت خطايا وجهه من أطراف خيئته مع الماء ثم يغسل يديه إلى المرفقين إلا خذت خطايا يديه من أنامله مع الماء ثم يمسح رأسه إلا خذت خطايا رأسه من أطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه إلى الكعبين إلا خذت خطايا رجله من أنامله مع الماء فان هو قام فصل فحمد الله وأثنى عليه وحجداً بالذي هو له أهل وفرغ قلبه لله إلا الصلوات من خطيئته كهيئته يوم ولدته أمه - (رواه مسلم)

تک کہ آفتاب طلوع ہو کر بلند نہ ہو جائے اس لئے کہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھ (اشراق کی) کہ اس وقت کی نماز مشہودہ ہے (یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے اور نماز کی شہادت دیتے ہیں) یہاں تک کہ سایہ نبرے کے برابر ہو جائے اور زمین پر اس کا سایہ نہ پڑے، پھر نماز سے رک جا۔ اس لئے کہ اس وقت بسو کا ملنا ہے دوزخ کو۔ پھر جب سایہ ڈھل جائے تو ظہر کی نماز پڑھ اس لئے کہ یہ وقت فرشتوں کی حاضری کا ہے یہاں تک کہ تو عصر کی نماز پڑھ لے۔ پھر نماز سے رک جا آفتاب کے غروب ہونے تک اس لئے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ڈوبتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ! وضو کے بارے میں آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کا پانی لے کر کھلی کرے پھر ناک میں پانی دے کر اس کو سچاڑ دے تو اس کے چہرے اور منہ اور ناک کے بالوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوئے گا اس کو اللہ تعالیٰ اس کو علم دیا ہے تو اس کے چہرے کے ان حصوں کے گناہ ڈھل جاتے ہیں جو دونوں کلوں کے جانب ہیں (یعنی ڈاڑھی کے حصوں کے گناہ) پھر جب وہ ہاتھوں کو کہنوت تک دھوئے گا تو اس کے ہاتھوں کے گناہ انگلیوں تک ڈھل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ سر کا مسح کرے تو پانی کے ساتھ سر کے گناہ ڈھل جاتے ہیں۔ پھر جب پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئے گا تو پاؤں کے گناہ انگلیوں تک ڈھل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور خدا کی تعریف و توصیف بیان کرے اور اس کی بزرگی کا اظہار (بیان) کرے جس کا وہ اہل ہے اور اس کا دل خدا کی طرف متوجہ ہو تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنم دیا۔ (مسلم)

آنحضرت کا عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا

کریب کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی عنہما، مسور بن حزمہ اور عبد الرحمن بن ازمہ نے مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ، ان ہمارا سلام کہو اور دریافت کر دو عصر کے بعد دو رکعت نماز کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں گیا تو ان صحابیوں کا سلام عرض کیا اور سوال پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ام سلمہ سے پوچھو۔ میں نے واپس جا کر یہی کہہ دیا۔ پھر مجھ کو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا گیا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

۹۷۷ وَعَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمُسَوْدِيَّ وَبَنِي خَزِيمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ أَدْرَسُوا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا إِقْدَأْ عَلَيْنَا السَّلَامَ وَسَلِّهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهُمَا أَدْرَسُوا فَقَالَتْ سَلُّ أُمُّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِنَّ قَدُودِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا

ثُمَّ دَخَلَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قَوْلِي لَهُ
تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنِ
هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَارْبَعُ تَصَلِّيَهُمَا قَالَ يَا ابْنَةَ
أُمِّی أَمَّیةَ سَأَلْتُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ
أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَعَلُوا فِي عَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ
الَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهَمَّاهَا نَاثٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے۔ آپ ان رکعتوں سے منع فرمایا کرتے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آپ
ان دونوں رکعتوں کو پڑھتے ہیں۔ جب ان رکعتوں کو پڑھ کر آپ گھر
میں آئے تو میں نے آپ کی خدمت میں نوٹدی کو بھیجا اور کہلایا کہ تم نے
یہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان رکعتوں سے منع فرماتے سنا ہے۔ اور
اب میں نے دیکھا کہ آپ ان کو پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ امیر کی بیٹی
تو نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا۔ واقعہ یہ ہے کہ
قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے ان سے باتوں میں میری نظر کی بعد کی رکعتیں رہ گئیں، انھیں کو میں نے عصر

کے بعد پڑھا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

فجر کی سنتوں کی قضا کا مسئلہ

۹۴۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ
مَبْلُوءَةِ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَبْلُوءَةُ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ
إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي خَوْصٍ
وَقَالَ إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ
بْنَ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِي شَرْحِ
السُّنَنِ وَتُسَخَّرُ الْمَصَابِيحُ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ خَوْصًا -)

محمد بن ابراہیم، قیس بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک شخص کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا صبح
کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا صبح کی فرض نماز سے
پہلے دو سنتیں میں نے نہیں پڑھی تھیں انھیں میں نے اس وقت پڑھا
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔
(اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے بھی اسی قسم کی روایت
کی ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابراہیم
نے قیس بن عمرو سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ شرح السنہ اور مصابیح
میں قیس بن قہد سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے)۔

خانہ کعبہ کا طواف ہر وقت کیا جاسکتا ہے

۹۴۸ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ
بِهَذَا الْبَيْتِ وَهَلْ آيَةٌ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ
نَهَارٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّي)

حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے عبد مناف کی اولاد! کسی کو اس گھر (خانہ کعبہ) کا طواف کرنے
سے منع نہ کرو اور رات اور دن میں جس وقت وہ چاہے نماز پڑھنے
دو۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی)

جمعہ کے روز نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے کا مسئلہ

۹۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ يَنْصُفَ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ
إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)
۹۵۰ وَعَنْ أَبِي الْحَلِيلِ عَنْ أَبِي قَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّةَ الصَّلَاةِ يَنْصُفَ النَّهَارَ حَتَّى
تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کے وقت
نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ آفتاب نہ ڈھل جائے مگر
جمعہ کے دن۔ (شافعی)
ابو حلیل ابو قادہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر
کے وقت نماز پڑھنے کو مکر وہ خیال فرماتے تھے جب تک کہ آفتاب نہ ڈھل جائے
مگر جمعہ کے دن۔ اور فرمایا کہ دوزخ جھونکی جاتی ہے روزانہ مگر جمعہ کے

تَسْجُدَ الْاَيُّوْمَ الْجُمُعَةِ - (رَوَاۤهُ ابُو دَاوُدَ) - وَنَ رَن نِهِن جھونکی جاتی۔ (ابو داؤد) ابو داؤد نے کہا ہے کہ ابو خلیل قَالَ ابُو الْخَلِيلِ لَمْ يَلِكْ اَبَا قَدَاةً - نے ابو قتادہ رضی سے ملاقات نہیں کی۔

فصل سوم اوقات مکروہ

۹۸۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارْقَهَا شَمُّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ قَارَقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا فَإِذَا عَرَبَتْ قَارَقَهَا وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ (رَوَاۤهُ قَالِكٌ وَ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت عبد اللہ الصنابعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینک ہوتا ہے پھر جب وہ بلند ہوتا ہے تو علیحدہ ہو جاتا ہے اور پھر جب دوپہر ہوتی ہے تو وہ سینک پھر آفتاب کے پاس آ جاتا ہے اور زوال پر دوبارہ ہو جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو پھر قریب آ جاتا ہے اور غروب ہو جاتا ہے پر علیحدہ ہو جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے۔ (مالک۔ احمد۔ نسائی)

نماز عصر کے بعد کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں

۹۸۲ وَعَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْحَمِصِ صَلَوةِ الْعَصْرِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ صَلَوةٌ عَرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَصَبَّحُوهَا قَبْلَ حَافِظِهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَوةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ (رَوَاۤهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو بصیرہ غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مقام محض میں عصر کی نماز پڑھانی اور پھر فرمایا کہ یہ وہ نماز ہے جو پیش کی گئی تھی (یعنی لازم کی گئی تھی) تم سے پہلی قوموں پر لیکن انھوں نے اس کو ضائع کر دیا۔ پس جو شخص حفاظت کرے گا اس نماز کی اس کو دو گنا ثواب ملے گا۔ اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک شاہد طلوع نہ ہو، اور شاہد ستارہ ہے۔ (مسلم)

عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کی ممانعت

۹۸۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَصَلُّونَ صَلَوةً لَقَدْ صَحَّبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَأَيْنَاكَ يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي التَّوَكُّعَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ - (رَوَاۤهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم جو نماز پڑھتے ہو اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے کبھی آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے ان کو پڑھنے سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے۔ (بخاری)

۹۸۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلَى دَرَجَةِ الْكُعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ - (رَوَاۤهُ أَحْمَدُ وَ رِزْقٌ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے کعبہ کے زینہ پر چڑھ کر کہا کہ جس شخص نے مجھ کو پہچانا یعنی میرا نام جان لیا۔ اس نے میری سچائی کو معلوم کر لیا اور جس نے مجھ کو نہ پہچانا تو میں اس کو بتاتا ہوں کہ میں جندب ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بعد نماز صبح جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے کوئی نماز نہیں ہے اور نہ عصر کے بعد جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے مگر مکہ میں، مگر مکہ میں، مگر مکہ میں۔ (احمد۔ رزق)

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت کی فضیلت کا بیان

فصل اول

جماعت کی نماز کا ثواب

۹۸۵ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَقْضِلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعَشْرِينَ دَرَجَةً. (متفق علیہ) (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے نو اب میں ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے۔

ترک جماعت پر وعید

۹۸۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ مَخْطَبٌ فَيُخْطَبُ ثُمَّ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيُؤَمِّرُ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفْتُ إِلَى رِجَالٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُخَذُوا عَلَيْهِمْ بِمَوْتِهِمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَذَابًا سَمِينًا أَوْ مِذْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ غَوَاةً.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات اقدس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں نماز کے لئے اور اذان دی جائے پھر ایک امام مقرر کروں لوگوں پر نماز پڑھنے کے لئے پھر جاؤں میں ان لوگوں کی طرف جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو جائے (یعنی ان لوگوں کو جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) کہ مسجد میں چکنی اور فریاد پڑی یا بکری یا گائے کے دو گھر مل جائیں گے، تو وہ عشاء کی نماز میں حاضر ہوں۔ (بخاری و مسلم)

تا مینا شخص کو بھی جماعت میں شریک ہونے کی تاکید

۹۸۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْلَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُوْنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخَّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وُلِيَ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ اللَّيْلَةَ أَوْ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجِبْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اندھا شخص (حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو مسجد میں لانے والا کوئی شخص نہیں ہے۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیدی جائے۔ آپ نے اس کو اجازت دیدی۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تو اذان کی آواز سنتا ہے اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو تیرے لئے مسجد میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ (مسلم)

سخت سردی کی وجہ سے اور بارش کی وجہ سے جماعت چھوڑ دینا جائز ہے

۹۸۸ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ ثُمَّ قَالَ أَلَا صَلُّوا فِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک نہایت سرد اور آندھی والی رات میں نماز کی اذان دی۔ پھر اذان دینے کے بعد لوگوں سے

الرِّجَالُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتَ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ لَا صَلُّوا فِي الرِّجَالِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہا خبردار، اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ اس کے بعد کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جب کہ سخت سردی اور بارش ہوتی تھی، مؤذن کو یہ حکم دیتے تھے کہ وہ اذان میں بھی یہ بخاری و مسلم کہہ دے کہ آگاہ رہو، اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔

کھانا سامنے آجائے تو کھانے سے فارغ ہو کر نماز پڑھنی چاہیے

۹۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِمَتِ الصَّلَاةُ قَابِدًا بِالعِشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو يَضَعُ لَهُ الطَّعَامَ وَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھا جائے اور نماز کی تکبیر کہی جائے تو پہلے کھانا کھالے اور کھانا کھانے میں جلدی نہ کرے اور اطمینان کے ساتھ کھا کر فارغ ہو۔ اور حضرت ابن عمرؓ کے سامنے کھانا رکھا جاتا اور نماز شروع ہوتی تو آپ نماز کو نہ آئے جب تک کھانا نہ کھا لیتے۔ اور امام کی قرأت سنتے رہتے۔ (بخاری و مسلم)

بول و براز کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑھنی چاہیے

۹۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بِخَضِرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هَوَيْدٍ أَوْ فَعْلَةٍ الْآخِثَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کھانا سامنے ہونے پر نماز کامل نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جب کہ دو خبیث و باؤ ڈال رہے ہوں، (یعنی پانہ اور پیشاب)۔ (مسلم)

مرض نماز کی تکبیر ہو جانے پر دوسری نماز نہیں پڑھنی چاہیے

۹۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہی جائے تو فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ (مسلم)

عورت کو مسجد میں جانے کی اجازت

۹۹۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَنْتَعْنَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو تم اس کو منع نہ کرو۔ (بخاری و مسلم)

عورتیں خوشبو لگا کر مسجد میں نہ جائیں

۹۹۳ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتُ أَحَدًا لَكَ الْمَسْجِدَ فَلَا تَسْمَتِ طَبِيبًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زینبؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی مسجد میں جائے وہ خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

۹۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْمًا أَمْرًا أَصَابَتْ لُجُورًا فَلَا تَشْهَدُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) ہر۔ (مسلم)
مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ۔ وہ عشا کی نماز میں ہمارے ساتھ شریک نہ

فصل دوم عورتوں کو گھر ہی نماز پڑھنا بہتر ہے

۹۹۵ عَنْ أَبِي عَمْرٍَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ يَوْمَئِذٍ لَكُمْ خَيْرٌ لَّهُنَّ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی عورتوں کو مسجدوں (میں آنے) سے نہ روکو۔ لیکن ان کے گھر (نماز کے لئے بہر حال) بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

عورتوں کو کس جگہ نماز پڑھنا افضل ہے

۹۹۶ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَوَتِهَا فِي مَجْرِبَتِهَا وَصَلَوَتِهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَوَتِهَا فِي بَيْتِهَا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نماز گھر کے اندر (یعنی دالان میں) بہتر ہے صحن کی نماز سے اور اس کی نماز کوٹھری میں بہتر ہے گھٹے ہوئے مکان سے۔ (ابوداؤد)

خوشبو لگا کر مسجد میں جانے والی عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی

۹۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ تَمَعْتُ حَيْثُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَوَةُ أَمْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتَّى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ سُخُوًةً)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں کی جاتی جو مسجد میں جانے کے لئے خوشبو لگائے، یہاں تک کہ خوشبو لگانے کے بعد وہ اچھی طرح غسل نہ کرے، ایسا غسل جیسا کہ ناپاکی کا غسل کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد۔ احمد۔ نسائی)

خوشبو لگا کر باہر نکلنے والی عورتوں کے پاس سے میں وعید

۹۹۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٍ قَابِضَةٌ الْمَرْءَةَ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَّابَةٌ وَكَذَلِكَ أَيْعَى زَانِيَةٌ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ لَا فِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ سُخُوًةً)
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (جب کہ وہ شہوت سے غیر عورت کی طرف دیکھے) اور جو عورت کہ خوشبو لگائے اور مردوں کی مجلس سے گزرے وہ ایسی ہے اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

فجر اور عشاء کی نمازوں کی فضیلت

۹۹۹ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا يَنْصَبُ قُلُوبُكُمْ قَالَ أَشَاهِدُ فَلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ إِنْ هَاتَيْنِ الْقُلُوبَتَيْنِ أَلْقَى الْقُلُوبَاتِ
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو پوچھا۔ کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں، پھر آپ نے پوچھا۔ کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض

يُصَلِّ وَهُوَ حَقٌّ حَتَّى يَتَخَفَّ -

(رواہ ابو داؤد و الترمذی و تھوکی)

ایسا کیا تو خیانت کی۔ تیسرے یہ کہ ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے جب کہ
پاخانے یا پیشاب کو روکے ہوئے ہو، یہاں تک کہ ان سے فارغ ہو کر کھڑا ہو
(ابو داؤد۔ ترمذی)

کھانے کی وجہ سے نماز میں تاخیر کی ممانعت

۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلَاةَ لِبَطْعَةٍ وَلَا لِبَغِيرَةٍ -
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے
یا اور کسی کام کے سبب نماز میں تاخیر نہ کرو۔
(رواہ فی شرح السنہ) (شرح السنہ)

فصل سوم

جماعت سے نماز پڑھنے کی تاکید

۱۰۰۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَ
مَا يَخْلَفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عَلِمَ نِفَاقَهُ أَوْ
مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لِيَمْسِيَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ
الصَّلَاةَ وَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ
فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ
مَرَّكَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسَلِّيًا فَلْيَحَافِظْ عَلَى هَذِهِ
الصَّلَاةِ الْحَمِيسِ حَيْثُ يَنَادِي بِهَيْجَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ
لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى
وَأَنْتُمْ مَبْلُغَتُمْ فِي بَيِّنَاتٍ كَمَا يُعْرَفُ هَذَا أَلَا تَخْلَفُ
فِي بَيْتِهِ لَتَرْكَكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَ تَوَرَّكَكُمْ سُنَّةَ
نَبِيِّكُمْ لَعَلَّكُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ
ثُمَّ يَخْدُمُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ
اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْلُقُهَا حَسَنَةً وَ رَفَعَهُ بِهَا
دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ وَ لَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا
يَخْلَفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَ لَقَدْ كَانَ
رَجُلٌ يُسْرِفُ فِي يَهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ
فِي الصَّفِّ -
(رواہ مسلم)

تیکھے رہتا ہے جو منافق ہے اور جس کا نفاق سب کو معلوم ہے۔ اور اس زمانے میں ایسے بھی آدمی تھے جن کو دو آدمی پڑ کر مسجد میں لاتے
تھے اور ان کو صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔ (مسلم)

جماعت چھوٹنے والا سخت گناہ کا ہوتا ہے

۱۰۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْ لَا مَا فِي الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّ لَفَقَّ أَقْمَتُ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر گھروں
میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشا کی نماز کو قائم کرتا اور اپنے جوانوں

کو حکم دے دیتا کہ وہ گھروں میں آگ لگا دیں۔
(راحمہ)

صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَآمَرْتُ فِتْيَانِي بِخُرُوجِ قُوتٍ مَا فِي
الْبُيُوتِ بِالنَّارِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اذان ہوجانے کے بعد بغیر نماز پڑھے مسجد سے نکلنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان دی جائے نماز کے لئے تو تم میں اس وقت تک کوئی مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ (احمد)

ابو الشعثاءؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص اذان دے جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو ابو ہریرہؓ نے کہا اس شخص نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی (مسلم)

۱۰۸۳ وَعَنْهُ قَالَ آمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَتُودِي بِالْقَبْلَةِ فَلَا تَخْرُجُوا أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۰۸۴ وَعَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنِ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِنَ فِيهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۸۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَهُ الْإِذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَلَا يُرِيدُ التَّجَعُّعَ فَهُوَ مُنَافٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

زبان و عمل سے اذان کا جواب نہ دینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اذان کو سنا اور اس کا جواب نہیں دیا اور مسجد میں جماعت میں حاضر نہ ہوا، تو اس کی نماز نہیں ہے (یعنی کامل نماز) مگر کسی عذر سے ایسا کیا تو مضافہ نہیں۔ (دارقطنی)

۱۰۸۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ الْإِذَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عَذَرٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي)

نابینا شخص کو بھی جماعت نہ چھوڑنی چاہیے

حضرت عبداللہؓ ابن ام مکتوم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ میں بہت سے موزی جانو اور درندے ہیں اور میں اندھا ہوں کیا آپ مجھ کو معذور سمجھ کر گھر میں نماز پڑھ لیجئے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ کیا تو سچی علی القبلۃ تھی علی الفلاح کی آواز سنتا ہے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا پس تو حاضر ہو اور اجازت نہ دی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۰۸۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ الْمَدِينَةَ كَثُرَتْ الْهَوَاوِرُ وَالسَّابِغُ وَأَنَا ضَرِبُ الْبَصَرِ فَقَدْ تَجِدُنِي مِنْ رَحْمَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَتَّى عَلَى الْقَبْلَةِ تَحَى الْفَلَاحِ۔ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحَى هَلَا وَلَمْ يُرَخَّصْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام دردارؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس غضبناک حالت میں حضرت ابودرداءؓ آئے۔ میں نے کہا کس چیز نے آپ کو غضبناک بنایا انھوں نے کہا۔ خدا کی قسم میں امت محمدیہ کے کسی امر کو نہیں جانتا مگر صرف یہ کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے لیکن اب وہ اس کو بھی چھوڑتے جاتے ہیں۔ (بخاری)

۱۰۸۸ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضِبٌ فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ دَأَبْتُ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے

ابو بکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی ختمہ کو نہ پایا۔ پھر عمرؓ صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان واقع تھا۔ حضرت عمرؓ سلیمان کی مالِ شفا کے پاس سے گزرے اور اس سے کہا کہ صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو نہیں دیکھا۔ انھوں نے کہا کہ سلیمان نے رات بھر نماز پڑھی تھی اس کی آنکھوں میں نیند بھر گئی اور وہ سو گیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ صبح کی نماز کو جماعت سے پڑھنے کے لئے میرا حاضر ہونا رات

۱۰۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي خَتْمَةَ قَالَ رَأَى
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدْ سَلَّمَ بَيْنَ أَبِي خَتْمَةَ فِي صَلَاةِ
الصُّبْحِ وَإِنَّ عُمَرَ غَدَا إِلَى الشُّؤْبِ وَمَسَكَنَ سُلَيْمَانَ بَيْنَ
الْمَسْجِدِ وَالشُّؤْبِ فَمَرَّ عَلَى الشَّفَاءِ أَمْرُسَلَمَانَ فَقَالَ لَهَا
لَمْ أَرِ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَاتَ يَقُولُ فَعَلَيْتُهُ
عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً - (رَدِّ اكَ مَالِك)

بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (مالک)

دو آدمیوں کی جماعت ہو جاتی ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو اور دو سے زیادہ میں جماعت ہے۔

۱۰۱۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ -

(رواہ ابن ماجہ)

عورتوں کے مسجد جانے کا مسئلہ

بلال بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب عورتیں تم سے اجازت مانگیں تو ان کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو تاکہ وہ بھی مساجد سے اپنا حصہ حاصل کر لیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے خدا کی ہم ان کو ضرور روکیں گے۔ جن کے جواب میں عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں تم کو بتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے اور تم کہتے ہو ہم ان کو مسجد میں جانے سے ضرور روکیں گے۔ اور سالم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر اس کو اتنا برا بھلا کہا کہ کبھی اتنا برا بھلا کہتا ہوا نہ سنا گیا۔ اور پھر کہا میں تجھ کو آگاہ کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اور تو کہتا ہے کہ ہم ان کو منع کریں گے۔ (مسلم)

۱۰۱۵ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا
النِّسَاءَ حُفْلُو ظَهْرَتِ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ
فَقَالَ بِلَالٌ لَوْ أَنَّ اللَّهَ لَمَنَعَهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَوْلَ أَنْتَ
لَمَنَعَهُنَّ وَفِي رِوَايَةٍ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَاقْبَلْ
عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ قَسَبَةً سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبًّا مِثْلَهُ قَطُّ وَ
قَالَ أَخْبَرْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَقَوْلَ وَاللَّهِ لَمَنَعَهُنَّ - (رَدِّ اكَ مُسْلِم)

ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اور تو کہتا ہے کہ ہم ان کو منع کریں گے۔ (مسلم)

مجاہدؒ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے اہل کو مسجد میں آنے سے منع نہ کرے۔ پس کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے (بلال) نے البتہ ہم ان کو منع کریں گے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تیرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو یہ کہتا ہے۔ مجاہدؒ راوی کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس بات پر اپنے بیٹے بلال سے آخر عمر تک نہ بولے۔ یہاں تک کہ انھوں نے وفات پائی۔

۱۰۱۶ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ
يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَاتَا
لَمَنَعَهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَحَدٌ ثَلَاثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَوْلَ هَذَا أَقَالَ فَمَا كَلِمَةُ عَبْدِ اللَّهِ
حَتَّى مَاتَ -

(رَدِّ اكَ أَحْمَد)

(احمد)

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

صفوں کو برابر کرنے کا بیان

فصل اول

صف برابر رکھنے کا حکم

۱۰۱۸ عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ قَدِ ارْتَجَلًا بِأَدْيَا صَدْرَكَ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادُ اللَّهِ لَنَسُونَ صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ وَبَيْنَ دُجُوعِكُمْ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ گویا آپ برابر کرتے ان کو تیروں سے (تیروں سے برابر کرنا عرب کا محاورہ ہے یعنی نہایت سیدھا) جب میں اس کا پورا علم ہو گیا۔ یعنی صفوں کے درست کرنے کا، تو ایک روز آپ تشریف لائے اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہی جائے تو آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا خدا کے بندو اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ خدا تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔ (مسلم)

جب تک ایک صف پوری نہ ہو جائے دوسری صف قائم نہ کی جائے

۱۰۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَجِّهُهُ فَقَالَ اقْبُوا صُفُوفَكُمْ وَتَدَاوُوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ دَرَأٍ ظَهَرْتُمْ - (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي الْمُتَّفِقِ عَلَيْهِ قَالَ اقْبُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ دَرَأٍ ظَهَرْتُمْ

حضرت انس کہتے ہیں کہ نماز قائم کی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف منہ کر کے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: صفوں کو درست کرو اور برابر رکھو۔ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری) اور بخاری و مسلم کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ پورا کرو صفوں کو میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

صف برابر رکھنا نماز کی تکمیل میں سے ہے

۱۰۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْوُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدھا کرو تم اپنی صفوں کو اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کو کامل کرنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

صف برابر نہ ہونے سے قلوب میں اختلاف پیدا ہوتا ہے

۱۰۲۱ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِمُّ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَخْتَلَفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلْنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنَّهْيُ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ - قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَمْ يَكُنْ أَسَدًا رَاحِلًا فَآ -

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو کہ اختلاف سے تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور مجھ سے قریب رہیں تم میں سے وہ لوگ جو بالغ اور عقلمند ہیں اور پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں اور پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آج تم اسی باعث سخت اختلاف میں

رَدَّوْاهُ مُسْلِمٌ (پڑچکے ہو۔) (مسلم)

مساجد میں شور و غل نہیں مچانا چاہیے

۱۰۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى شَمَّ الَّذِينَ يَلُوكُنْهُمْ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ۔
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے قریب وہ لوگ رہیں جو بالغ اور عقلمند ہیں، پھر عقل و بلوغ میں ان کے قریب اور پھر ان کے قریب اور پھر ان کے قریب۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو مسجد میں اس طرح شور کرنے سے جیسا کہ بازار میں ہوتا ہے۔ (مسلم)

رَدَّوْاهُ مُسْلِمٌ

۱۰۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْمَاسِهِ تَأْخُذَ أَقْفَالَ لَهُمْ تَقْدَمُوهُ وَتَتَوَاعَى وَلَيَاتِمَ بَيْنَهُمْ مِنْ بَعْدِ كَرَمٍ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُوْخِذَهُمُ اللَّهُ۔
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب پیچھے پیٹ کر نماز میں کھڑے ہوتے ہیں اور اگلی صف میں نہیں آتے۔ آپ ان سے فرمایا آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور تمہاری اقتدا وہ کریں جو تمہارے بعد آئیں۔ ایک قوم ہمیشہ پیچھے رہنے کی کوشش میں رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو پیچھے ڈال دے گا (اپنی رحمت سے)۔ (مسلم)

رَدَّوْاهُ مُسْلِمٌ

صفین برابر اور پوری رکعت چاہئیں

۱۰۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ سَمِعَهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آتَانَا حَلَقًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ شَمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا تَصِفُونَ كَمَا تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقَالَ يَسْتَمُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَأَخَّرُونَ فِي الْأُخْرَى۔
حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو حلقہ بنا کر بیٹھے دیکھا اور فرمایا تم کو کیا ہوا کہ میں تم کو علیحدہ علیحدہ جماعتوں میں دیکھتا ہوں۔ اس واقعہ کے بعد آپ پھر ایک روز تشریف لائے اور فرمایا تم نماز میں ایسی صفین کیوں نہیں بناتے جیسی کہ فرشتے اپنے پروردگار کے حضور میں بناتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے حضور میں کس طرح صفین قائم کرتے ہیں؟ آپ فرمایا پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صفوں

رَدَّوْاهُ مُسْلِمٌ

بل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم) مرد اور عورت کی بہترین صف کون سی ہے

۱۰۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَدْلُمُهَا وَشَرُّهَا أَخْرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ أَخْرُهَا وَشَرُّهَا أَدْلُمُهَا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بُری آخری صف اور عورتوں میں سب سے بہتر آخری صف ہے اور بدترین پہلی صف۔ (مسلم)

رَدَّوْاهُ مُسْلِمٌ

فصل دوم

صفوں میں خلل نہ رکھنا چاہیے

۱۰۲۵ احْنَأْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفُؤُ امْصُفُوكُمْ وَقَارِبُوا ابْنِيهَا وَحَادُوا بِأَلْعَنَاتِ
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو ملاؤ قریب قریب رکھو اور برابر رکھو گردنوں کو قسم ہے اس ذات کی جس کے

رُفُؤُ امْصُفُوكُمْ وَقَارِبُوا ابْنِيهَا وَحَادُوا بِأَلْعَنَاتِ

قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِمَدِيَّةٍ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ
مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَدَثُ۔
ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں صفوں کے شکافوں میں شیطان کو داخل
ہوتے دیکھتا ہوں۔ گویا کہ وہ شیطان، کالی بکری کا بچہ ہے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

صفیں پوری کرو

۱۰۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَمُّوا الصَّفَّ الْمَقْدَمَ ثُمَّ الَّذِي بَلِيَهُ فَمَا كَانَ
مِنْ نَفْسٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمَوْخِرِ۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
پورا کرو پہلی صف کو۔ پھر اس کے قریب والی کو۔ اگر کچھ خرابی ہو تو
آخری میں ہونا چاہیے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

پہلی صف کی فضیلت

۱۰۲۷ وَعَنِ النَّبِيِّ عَزَبِ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَكُونُ الصَّفُّونَ الْأُولَى وَ
مَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَتَمَشَّيْهَا
يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔
حضرت برابر بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت
نازل کرتے ہیں جو پہلی صف کے قریب ہوں اور کوئی قدم اٹھانا خدا
کے نزدیک اتنا پسندیدہ نہیں جتنا کہ وہ قدم جو صف کو پورا کرنے
یا بھرنے کے لئے اٹھایا گیا ہو۔ (ابوداؤد)

صف میں دائیں طرف کھڑا ہونا افضل ہے

۱۰۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَنَّا
الْصَّفُوفِ۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں صفوں
کی داہنی جانب والے لوگوں پر۔ (ابوداؤد)

آپ صفوں کو برابر کرنے کے بعد نماز شروع کرتے تھے

۱۰۲۹ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى
الْقِبْلَةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ نماز کو کھڑے
ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کرتے
اور جب صفیں درست ہو جاتیں تو تکبیر بھی جاتی۔ (ابوداؤد)

۱۰۳۰ وَعَنْ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ إِعْتَدِلُوا سَوْدًا
صُفُوفُكُمْ وَعَنْ يَسَارِهِ إِعْتَدِلُوا سَوْدًا وَصُفُوفُكُمْ
کھڑے رہو اور صفوں کو برابر رکھو۔ (ابوداؤد)

نماز میں نرم موڑھے والے بہتر ہیں

۱۰۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے موڑھے نماز میں نرم ہوں۔
(ابوداؤد)

عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يَخْرُجَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد)

۴ صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونے والے کی نماز ہوتی ہے یا نہیں

۱۳۷۷ وَعَنْ أَبِيهِ بَنِي مَعْبُدٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَمْشِي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ قَامَرَةً أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ - (رواہ احمد) (ترمذی - ابو داؤد)

۱۳۷۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ فِي بَيْتٍ خَالَتِي نِيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَائِي ظَهْرَهُ فَعَدَلَنِي كَذَا لِكَ مِنْ وَرَائِي ظَهْرَهُ إِلَى الشَّقِّ الْأَيْسَرِ - (متفق علیہ)

۱۳۷۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ بَلَغَنِي رُبْعُ صَحْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي بِنَاحِييَةٍ فَدَفَعَنَاهُ أَقَامَنَا خَلْفَهُ - (رواہ مسلم)

حضرت ابوبصر بن معبد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو تنہا صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا آپ نے اس کو نماز ٹوٹانے کا حکم دیا۔ (احمد - ترمذی - ابو داؤد)

ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْمَوْقِفِ

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کا مقام

فصل اول

اگر دو آدمیوں کی جماعت ہو تو دونوں کس طرح کھڑے ہوں؟

۱۳۸۰ حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک روز رات کو میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔ میں بھی آپ کے بائیں جانب نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پشت کی جانب سے ہاتھ نکال کر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو اپنے دائیں جانب کھینچ لیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۸۱ تین آدمیوں کی جماعت

۱۳۸۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے ارادے سے کھڑے ہوئے، میں آیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو گھما کر دائیں جانب لے گئے پھر جابر بن سحر آگیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ میں آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے کر دیا یہاں تک کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ (رواہ مسلم)

مقتدی مرد و عورت کس طرح کھڑے ہوں؟

۱۳۸۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَلَيْتُ أَنَا وَبَنِيَّ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ سَلِيمٍ خَلْفَنَا - (رواہ مسلم)

۱۳۸۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے تھیں۔ (رواہ مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی، میرے ساتھ اور میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے مجھ کو اپنے دائیں جانب کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس اس وقت پہنچے جب کہ آپ رکوع میں تھے اور اس سے پہلے کہ وہ صاف تک پہنچیں رکوع کر لیا۔ پھر صاف کی طرف بڑھ گئے۔ پھر اس کا ذکر نبی ﷺ نے فرمایا خداوند تعالیٰ تیری حرص کو زیادہ کرے، لیکن آئندہ نہ کرنا۔ (بخاری)

۱۰۴۱ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِ وَيَأْمُرُهُ أَوْ خَالَيْهِ قَالَ فَأَقَامَتِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۱۰۴۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنََّّهُ أَتَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَدَخَلَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ إِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ فَدَخَلَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَع. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فصل دوم

تین آدمیوں کی جماعت ہو تو ان میں سے ایک امام بن جائے

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے بڑھ جائے یعنی امام بن جائے۔ (ترمذی)

۱۰۴۳ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَ مِنَّا أَحَدُنَا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

امام کیلئے تنہا بلند جگہ پر کھڑا ہونا مکروہ ہے

حضرت عمارؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے مدائن میں لوگوں کی امامت کی۔ وہ ایک چبوترے پر کھڑے ہوئے اور لوگ نیچے۔ پس آگے بڑھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمارؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور نیچے اتار لیا پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عمارؓ سے کہا کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرے تو وہ مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا نہ ہو۔ یا اسی کے مانند کچھ الفاظ فرمائے۔ عمارؓ نے کہا اور اسی وجہ سے میں نے تمہارا اتباع کیا اور پیچھے ہٹ آیا جب کہ تم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو کھینچا۔ (ابوداؤد)

۱۰۴۴ وَعَنْ عَمَارٍ أَنََّّهُ أَمَرَ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ أَنْ يَتَقَدَّمَ عَلَيْهِ مَنْ كَانَ يُصَلِّيُ وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حَذِيفَةُ فَأَخَذَ عَلَيْهِ يَدَيْهِ فَأَتْبَعَهُ عَمَارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حَذِيفَةُ فَلَمَّا قَدَّمَ عَمَارٌ مِّنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَمَرَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَقَامٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ تَجْعَ ذَلِكَ فَقَالَ عَمَارٌ لِّذَا لَكَ أَتَبِعُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيْ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تعلیم کے لئے امام تنہا اونچی جگہ پر کھڑا ہو سکتا ہے۔

حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کا منبر کس چیز کا تھا؟ یعنی کس لکڑی کا تھا؟ انھوں نے کہا کہ وہ جھاڑی لکڑی کا تھا جس کو فلاں شخص نے جو فلاں عورت کا آزاد کردہ غلام تھا، بنایا تھا۔ پس کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اس برج وہ تیار کر لیا گیا اور مسجد میں رکھ دیا گیا۔ اور قبلہ کی طرف منبر کے آگے تکبیر کہی اور لوگ آگے پیچھے کھڑے

۱۰۴۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنََّّهُ سُئِلَ مِنْ أَبِي شَيْمٍ الْمُبَرِّقِ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فَلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةٍ لِّرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ النَّاسُ

خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَىٰ فَجَعَلَ
عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمَنَابِتِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَىٰ حَتَّىٰ تَجِدَ
يَا لَأَرْضِ هَذَا الْفُطْرُ الْبُخَارِيَّ وَفِي مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ
نَحْوَهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا قَدَرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ
فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِأَتَمَنَّاكُمْ
وَلِتَعْلَمُوا صِلَاتِي -

ہوئے۔ پس آپ نے قرآن پڑھا اور رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور آپ
کے پیچھے لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر سر کو اٹھایا۔ پھر آپ نے پیچھے لوٹے
یعنی زمین پر اتر آئے اور سجدہ کیا زمین پر، پھر منبر پر تشریف لے
گئے اور قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر
زمین پر آئے اور سجدہ کیا یہ الفاظ بخاری کے ہیں (اور بخاری
و مسلم نے اسی قسم کی حدیث بیان کی ہے اور آخر میں کہا ہے کہ جب
آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور
کہا۔ لوگو! اس کو میں نے اس لئے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سے واقف ہو جاؤ۔

اعتکاف میں آپ کی امامت

۱۰۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرَتِهِ يَا تَسْمُونَ بِهِ مِنْ
دَرَاءِ الْحَجَرَاتِ - (رَوَاهُ الْبُؤْدَاؤُ) (البوداؤد)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ
میں نماز پڑھی اور لوگ حجرہ کے باہر آپ کی اقتدا کر رہے تھے۔

فصل سوم صف بندی کا طریقہ

۱۰۲۷ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ
بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقَامَ
الْقَبْلَةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْعُلَمَاءُ
ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَمَا كَرَّ صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا
صَلَاةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ أُمِّي
(رَوَاهُ الْبُؤْدَاؤُ) (البوداؤد)

ابو مالک اشعری روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا کہ کیا
میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت سے آگاہ کروں
آپ نے نماز کو قائم کیا اور صف بنائی مردوں کی پھر اس صف کے پیچھے
لوگوں کو کھڑا کیا اور اس کے بعد آپ نے نماز پڑھائی (اسی طرح)
انھوں نے آپ کی نماز کا ذکر کیا اور کہا یہ تھی آپ کی نماز۔

۱۰۲۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا آمَا فِي الْمَسْجِدِ
فِي الصَّبَةِ الْمُقَدَّمَةِ فَبَدَأَ فِي رَجُلٍ مِنْ خَلْفِي جِدَّةً
فَنَعَانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا
انْصَرَفَ إِذَا هُوَ أَبِي بَنْ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُوْرُ
اللَّهُ إِنَّ هَذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا أَنْ تَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَذَا
أَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبُّ الْعُقْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ
مَا عَلَيْهِمْ أَمْسَى وَلَكِنْ أَمْسَى عَلَى مَنْ آمَنُوا أَفَلَسْتُ
يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا تَعْنِي يَا هَلِ الْعَقْدُ قَالَ الْأَمْرُ
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

قیس بن عباد کہتے ہیں کہ جب میں مسجد کے اندر پہلی صف میں
تھا کہ ایک شخص نے پیچھے سے مجھ کو کھینچا اور مجھ کو ایک طرف کر کے وہ
میری جگہ کھڑا ہو گیا۔ قسم ہے اللہ کی (غصہ کی وجہ سے) میں اپنی نماز کو
نہ سمجھ سکا (یعنی غصہ سے میری ایسی حالت ہو گئی کہ مجھ کو یہ معلوم نہ ہو سکا
کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں) پھر جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ
وہ ابی بن کعب تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ اے نوجوان تجھ کو بخیرہ
نہ کرے اللہ تعالیٰ میرے اس فعل کے سبب سے تحقیق یہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی وصیت ہے ہم لوگوں کے لئے کہ آپ کے قریب کھڑے ہوں۔
اس کے بعد انھوں نے قبلہ رخ ہو کر کہا۔ ہلاک ہوئے سردار، قسم ہے
رب کعبہ کی۔ تین بار یہ فرمایا اس کے بعد کہا خدا کی قسم میں سرداروں

یا اماموں سے رنجیدہ نہیں ہوں لیکن میں ان لوگوں سے رنجیدہ ہوں جو ان کو گمراہ کرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُبی سے دریافت کیا کہ اہل عقد (مرداروں) سے آپ کی کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا۔ قوم کے اُمراء۔ (نسائی)

بَابُ الْإِمَامَةِ

امامت کا بیان

فصل اول

امامت کا مستحق کون ہے

حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن مجید کو ان میں سب سے اچھا پڑھتا ہو پھر اگر سب ہی اچھا پڑھتے ہیں تو احکام دین کو زیادہ جاننے والا امام کرے پھر اگر سب ایسے ہی ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو اس کو امامت کرنی چاہئے پھر اگر ہجرت میں سب برابر ہیں تو عمر میں بڑا امامت کرے اور نہ امامت کرے کوئی شخص کسی کے دار الحکومت میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی مسند پر مگر اجازت سے (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نہ امامت کرے کوئی شخص کسی کے گھر میں (بدون اجازت)۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو ایک ان میں سے امام بن جائے اور ان میں امام کا زیادہ مستحق وہ ہے جو زیادہ تعلیم یافتہ ہو۔ (مسلم) اور مالک بن حورث کی حدیث اذان کی فضیلت کے بعد بیان کی گئی۔

فصل دوم

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سب سے بہتر ہو وہ اذان دے اور جو سب سے اچھا قرآن پڑھتا ہو وہ امامت کرے۔ (ابوداؤد)

ابوعطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ مالک بن حورثؓ ہمارے مسجد میں آتے اور ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان کرتے ایک دن اسی قسم کی باتوں میں نماز کا وقت آگیا۔ ابوعطیہ کہتے ہیں ہم نے حضرت مالکؓ سے خواہش کی کہ وہ ہم کو نماز پڑھائیں انھوں نے کہا تم اپنے آدمیوں میں سے کسی کو اپنا امام بناؤ جو تم کو نماز پڑھائے اور میں تم کو نماز کیوں نہیں پڑھاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم سے ملاقات کرے

۱۰۴۹ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامِ أَقْدَرُ هُمْ بَيْنَكَ اللَّهُ فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِرَاقَةِ سَوَاءً فَأَعْلَاهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْلَمُهُمْ سِنًا وَلَا يَوْمَ مِنَ التَّجَلُّ التَّجَلُّ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَوْمَ مِنَ التَّجَلُّ التَّجَلُّ فِي أَهْلِهِ۔

۱۰۵۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤَمِّمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْدَرُ هُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذَكَرَ حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحَوْثِ فِي بَابِ بَعْدَ بَابِ فَفَصْلُ الْإِذَانِ۔

۱۰۵۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُؤْتِيَنَّ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلَكُمْ مَكْرَمَاتُكُمْ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۵۲ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحَوْثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّائِنَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا قَالَ أَبُو عَطِيَّةٍ فَقُلْنَا لَهُ تَقْدَمُ فَصَلِّ قَالَ لَنَا قَدْ مَوَّارَ جَلَّ مِنْكُمْ يُعْبَدُ بِكُمْ وَنَا حَلَّ تَكْرِمَ لَكُمْ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ ذَارَ قَوْمًا فَلَا يُؤْمِنُ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ

الْبُرْدِيُّ إِلَّا أَنَّهُ أَهْمَرَهُ عَلَى لَفْظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَدَوَاهُ النَّسَائِيُّ)
وہ اس کی امامت نہ کرے اور چاہئے کہ ان کی امامت انھیں میں کا کوئی شخص کرے۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

ناہنیا کی امامت جائز ہے

۱۰۵۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ قَوْمِ النَّاسِ وَهُوَ أَخِي -
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو جو نابینا تھے اپنا جانشین مقرر کیا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

ناپسندیدہ امام کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۵۴ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ إِذَا نَهَمُ الْعَبْدُ الْأَيْمُنُ حَتَّى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرُجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامٌ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ -
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے زیادہ بلند نہیں ہوتی یعنی قبول نہیں کی جاتی، ایک تو اس غلام کی جو مالک کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہو، جب تک وہ واپس آئے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ دوسرے وہ عورت جس نے رات اس حالت میں بسر کی ہو کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرا وہ امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں۔ (ترمذی)

میں شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۵۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ آتَى الصَّلَاةَ دِيَارًا وَالدِّيارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ وَرَجُلٌ يُعْتَبَدُ مُخَذَّرَةً -
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ ایک تو وہ جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ قوم اس سے ناخوش ہو۔ دوسرے وہ شخص جو نماز کے لئے اس وقت آئے جب نماز فوت ہو جائے تیسرے وہ شخص جو آزاد کو غلام خیال کرے۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

امامت سے گریز قیامت کی علامت ہے

۱۰۵۶ وَعَنْ سَلَامَةَ بْنِ خُرَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَارَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يَصِلُ بِهِمْ -
حضرت سلامہ بن خرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ لوگ امامت کو دفع کریں گے (یعنی امامت سے گریز کریں گے) اور کوئی نماز پڑھائے والا ان کو نہ ملے گا۔ (احمد - ابوداؤد - ابن ماجہ)

ناسق کی امامت جائز ہے

۱۰۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ -
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد واجب ہے تم پر ہر امیر کے ساتھ خواہ وہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ وہ گناہ کبیرہ بھی کرتا ہو۔ اور نماز واجب ہے تم پر ہر مسلمان کے پیچھے وہ نیک ہو یا بد اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کرتا ہو اور جماعت واجب ہو تم پر، یعنی ہر مسلمان پر خواہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کرتا ہو۔ (ابوداؤد)

فصل سوم مبالغہ کی امامت کا مسئلہ

۱۰۵۸ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمْرٍ النَّاسِ
يَمْرُؤُا بِنَا الزُّكَبَانُ نَسَاءَ لَهُمْ مِمَّا لِلنَّاسِ مَا هَذَا الرَّجُلُ
فَيَقُولُونَ بَرَعَهُمْ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْحَى إِلَيْهِ
كَذَا أَكُنْتُ أَحَقُّ ذَٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُعَدُّ لِي
فِي صَدْرِي وَكَأَنِّي الْعَرَبُ تَلَوْتُمْ بِإِسْلَامِهِمْ الْفَتْحُ
فَيَقُولُونَ أُرْكَكُوا وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ
فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ دَقِيقَةُ الْفَتْحِ بَادَرَكُلُ
قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَادَرُ آتِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا
قَدِمَ قَالَ جَدُّكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا فَقَالَ
صَلُّوا صَلَّوْا كَذَا فِي حِينَ كَذَا وَصَلُّوْا كَذَا
فِي حِينَ كَذَا فَإِذَا أَحْضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنُ
أَحَدُكُمْ فَلْيُؤْثِرْكُمْ أَكْثَرَكُمْ قُدُّوْا أَنَا فَتَنظُرُوا
فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُدُّوْا أَنَا مَتَى لِمَا كُنْتُ
أَتَلَقَّى مِنَ الزُّكَبَانِ فَقَدْ مَوَّيْتُ فِي بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
وَ أَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعٍ سِنِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ
مُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَنِّي
فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَجِي آ لَا تَغْطُونَ عَنَّا
إِسْتُ قَارِئُكُمْ فَاسْتَوْدُ افْقَطُوا لِي فَمِصْبًا قَدَا

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہ ہم ایک پانی کے کنارے رہتے تھے جو
لوگوں کی گزرگاہ تھی اور ادھر سے قافلے گزرتے رہتے تھے۔ ہم مسافروں
سے پوچھتے رہتے تھے کہ کیا ہے لوگوں کے واسطے اور کیا ہے اس شخص
کے واسطے (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لوگ کیا
کہتے ہیں اور دین اسلام کے متعلق لوگوں کا کیا خیال ہے؟) وہ لوگ ہم
سے یہ بیان کرتے کہ اس شخص کا خیال ہے کہ اللہ نے اس کو رسول
بنادیا ہے اور اس کے پاس وحی آتی ہے اس کے پاس وحی آتی ہے
اس طرح (اور وہ لوگ قرآن سناتے) میں اس وحی کو یاد کر لیتا اور جو
باتیں وہ آپ کے متعلق بتاتے وہ میرے سینے میں محفوظ رہتیں۔ اور
اہل عرب (مشرکین) اس زمانہ میں فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے تاکہ
اس کے بعد وہ اسلام قبول کر لیں۔ چنانچہ جب وہ ان لوگوں سے یہ
باتیں سنتے تو کہتے اس کو اور اس کی قوم کو آپس میں فیصلہ کرنے کے
لئے چھوڑ دو۔ پس اگر وہ اپنی قوم پر غالب آجائے تو وہ سچا نبی
ہے۔ پھر جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر ایک قوم نے اسلام قبول کرنے میں
جلدی کی اور میرے باپ نے اپنی قوم پر اسلام لانے میں پہل کی پس
جب وہ (میرا باپ) سفر سے واپس آ گیا (یعنی حضور کے پاس حاضر
اور قبول اسلام کے بعد) تو بیان کیا کہ خدا کی قسم میں تمہارے پاس نبی
برحق کے پاس سے آیا ہوں۔ آپ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ فلاں وقت اتنی اور ایسی

فِرْحَتْ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذَلِكَ الْقَبِيصِ - (رواہ البخاری) نماز پڑھو اور فلاں وقت ایسی۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں
سے ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم سے قرآن کا زیادہ جاننے والا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔ پس لوگوں نے غور کیا امام کے متعلق۔ لیکن
مجھ سے زیادہ قرآن کا جاننے والا کوئی نہ تھا اس لئے کہ میں قافلوں کے لوگوں سے قرآن کو یاد کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ انھوں نے مجھ کو اپنا امام بنا
اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی اور میرے پاس صرف ایک چادر تھی۔ جب میں سجدہ کرتا تو وہ چادر کھینچ جاتی (اور میرے سر پر
کھل جاتے۔ یہ صورت حال دیکھ کر) برادری کی ایک عورت نے قید کے لوگوں سے کہا: تم اپنے امام کی شرم گاہ کو کیوں نہیں ڈھانکتے؟
پس لوگوں نے کپڑا خریدا اور میرے لئے کرتا بنا دیا اور میں اس کرتے سے بے حد خوش ہوا۔ (بخاری)

آزاد کردہ غلام کی امامت

۱۰۵۹ وَأَعْنِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ
الْأَوَّلُونَ الْمَدِينَةَ كَانَ بَيْنَهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي
حَدَّيْفَةَ وَفِيهِمْ عُمَرُ وَالْوُسَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ جب پہلے ہجرت کرنے والے مدینہ میں
آئے تو ان کی امامت حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم
نے کی، حالانکہ ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور الوصلہ بن عبد الاسد بھی
تھے۔ (بخاری)

وہ لوگ جن کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۶۰ وَعَنْ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ قَوْلُهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ أَرْجُلُ آتَمَ قَوْلًا وَهُمْ لَهُ كَارَهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرَوْحُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَآخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ -
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص ہیں جن کی نماز ان کے سر سے ایک بالشت ادھی نہیں جاتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) ایک تو وہ امام جس سے لوگ ناخوش ہوں۔ دوسرے وہ عورت جس نے اس حال میں رات گزار لی ہو کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ اور تیسرے وہ دو بھائی جو درو آہ ابْنُ مَاجَةَ آپس میں ناراض رہیں۔ (ابن ماجہ)

بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

جوابات امام پر واجب اس کا بیان
فصل اول

نماز کو بھاری نہ بنانا چاہیے

۱۰۶۱ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَدَّعْتُ إِمَامًا قَطُّ أَخَفَّ صَلَاتُهُ وَلَا أَتَمَّ صَلَاتَةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ نَحْوًا أَنْ تَفْتَنَ أُمُّهُ -
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح ہلکی اور کامل ہو اور آنحضرت کی یہ عادت تھی کہ جب آپ نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس اندیشہ سے کہ کہیں اس کی ماں پریشان نہ ہو نماز کو ہلکا کر دیتے۔ (بخاری)

۱۰۶۲ وَعَنْ أَبِي قَنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ يَدْخُلْ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا لَيْدٌ إِطَالَتُهَا فَاسْمَعْ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَّجِزْ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمَّهُ مِنْ بُكَائِهِ -
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں اس کو دراز کرنے کا پس میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور اس خیال سے کہ اس کی ماں کہیں اس کے رونے سے فکر مند نہ ہو جائے، اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں۔ (بخاری)

۱۰۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدًا كَرِهَ النَّاسُ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّيْتَ أَحَدًا كَرِهَ لِنَفْسِهِ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱۰۶۴ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا فَأَخْرَجُ عَنْ صَلَاتِي الْغَدَاةَ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِهَا قَبَارِئِي
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے اس کو چاہیے کہ نماز کو ہلکا کرے، اس لئے کہ لوگوں میں بیمار بھی ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی۔ اور جب کوئی تنہا نماز ادا کرے تو جس قدر ممکن ہو دراز کرے۔ (بخاری)

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ابو مسعود نے مجھ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ فلاں شخص کی لمبی نماز کی وجہ سے میری صبح کی نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر خفا

دیکھا کہ آپ کسی غلطی میں ایسے خفا نہ تھے جتنے اس روز بھر آپ نے فرمایا تم میں سے بعض لوگ نفرت دلانے والے ہیں (طویل نمازیں پڑھا کر) پس تم میں سے جو شخص لوگوں کو نمازیں پڑھا کرے وہ تخفیف کرے (یعنی ہلکی نماز پڑھا کرے) کیونکہ نماز میں کمزور اور بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ فَإِيَّاكُمْ مَا صَلَّيْنَا بِالنَّاسِ فَلْيَسْجُدُوا فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ۔

(متفق علیہ) (بخاری و مسلم)

غلط نماز پڑھانے والا امام اپنی غلطی کا خمیازہ خود بھگتے گا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو نماز امام پڑھائیں گے۔ پس اگر وہ نماز کو ٹھیک پڑھائیں تو اس کا فائدہ تمہارے لئے ہے۔ اور اگر وہ غلطی کریں تو بھی تمہارے لئے ثواب ہے اور ان پر اس کی ذمہ داری ہے۔ (بخاری)

۱۰۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْبَلُونَ لَكُمْ فَإِنْ أَحَابُوا أَفْلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَاؤُكُمْ فَلََكُمْ وَعَلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فصل دوم

اس باب میں فصل ثانی نہیں ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

فصل سوم

بوڑھے اور بیمار مقتدیوں کی رعایت امام کے لئے ضروری ہے۔

حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو آخری وصیت یہ کی تھی کہ جب تو کسی قوم کی امامت کرے تو نماز کو ہلکا پڑھ۔ (مسلم)

۱۰۶۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَخَذَ مَا عَهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفْتَ بِهِمُ الصَّلَاةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وسلم نے حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ سے فرمایا تو اپنی قوم کی امامت کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے دل میں ایک بات پاتا ہوں (یعنی عاجزی اور فرائض امامت سے خوف)۔ آپ نے فرمایا میرے قریب آؤ۔ پھر آپ نے مجھے اپنے قریب بٹھالیا اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا۔ اور پھر فرمایا نیت پھر۔ بعد ازاں میری نیت پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ تو اپنی قوم کی امامت کر، اور جو شخص کسی قوم کی امامت کرے اس کو چاہیے کہ نماز ہلکی پڑھے اس لئے کہ نماز میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں مرید بھی، اور کمزور بھی اور ضروریات رکھنے والے بھی۔ ہاں جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ چاہے جیسے پڑھے۔

وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَمَّ قَوْمًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ أَذْنُهُ فَأَجَلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ شِدَائِي ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ قَوْمُهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيْ ثُمَّ قَالَ أَمَّ قَوْمًا فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمُ ذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ دَعَاةً فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز میں تخفیف کا حکم دیا کرتے تھے اور امامت کرتے تھے آپ سورہ مصافات کے ساتھ۔ (نسائی)

۱۰۶۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ نَايَا التَّخْفِيفِ وَيَوْمُنَا بِالْمَصَافَاتِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

بَاب مَا عَلَى الْمَأْمُومِ مِنَ الْمَتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوقِ

امام کی اقتدار اور مسبوق کے احکام کا بیان

فصل اول

امام کی متابعت

۱۰۶۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ مَعَهُ أَحَدٌ مِمَّا ظَهَرَهُ حَتَّى يَصْغِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت برادر بن عازب کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے جب آپ صبح اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم اس وقت تک اپنی پشت کو نہ جھکاتے یعنی توہرے سجدہ کے لئے نہ جھکتے (جب تک رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی کو زمین پر نہ رکھ دیتے۔ (بخاری و مسلم)

مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا نہ کرے

۱۰۶۹ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا يَخُفُّ فَقَالَ أَلَيْهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تُسْبِقُونِي بِالسُّكُوعِ وَلَا بِالْمَجْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِصْرَةِ فَإِنِّي أَسْرُكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي رَدَاةٌ مُسَلِّمَةٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو ہماری طرف منہ کر کے فرمایا: لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس تم رکوع میں، سجدہ میں، قیام میں اور پھرنے میں (یعنی نماز سے فارغ ہونے میں) مجھ سے سبقت نہ کرو (یعنی کوئی کام مجھ سے پہلے نہ کرو) میں جس طرح آگے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے دیکھتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام سے پہلے کوئی کام نہ کرو۔ جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب امام ولا للضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سمیع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو۔ (بخاری و مسلم)

لیکن بخاری نے ولا للضالین ذکر نہیں کیا۔

امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں یا کھڑے ہو کر

۱۰۷۰ وَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصَرَخَ عَنْهُ فَمَشَى شِقْقَهُ الْيَمِينِ فَصَلَّى صَلَاتَهُ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ كَقَوْمٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا أَيْمًا وَإِذَا رَكَعَ فَادْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَادْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَاقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ قَالَ الْحَمِيدُ قَوْلُهُ إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے نے آپ کو گرا دیا جس سے آپ کا داہنا پہلو پھسل گیا اور آپ میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ رہی پس ایک وقت کی نماز آپ بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر ہی نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے پس جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رکوع سے اٹھتے تم بھی اٹھو اور جب سمیع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور

فِي مَوْضِعِهِ اَلْقَدِيمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ وَاسْتَمَاتُ يَخْذُ بِالْأُخْرِ فَا لَا خَيْرَ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اللَّفْظُ الْبُخَارِيُّ وَ اَلْفَقْهُ مُسْلِمٌ اِلَّا اَجْمَعُونَ وَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَا تَخْلِفُوا عَلَيْهِ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدْ وَا-

جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ حمیدی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو، یہ حضور کے پہلے مرض کا واقعہ ہے اس کے بعد مرض الموت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اور آپ کے ان کو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔ پس نبی کا آخری فعل ابتدائی فعل کا ناسخ ہے۔

(رداۃ البخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی امامت کا واقعہ

۱۰۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤَدِّيُ لَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ مَوَدُّ أَمَا بَكَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْيَوْمَ ثُمَّ لَمَّا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَةً فَقَامَ يُبَاهِئُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلًا هُ خُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حَسَةً ذَهَبَ بِتَأَخُّرٍ فَأَدَّى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَاعِدًا اَيَقْتَدَى أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ-

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض سخت ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں نماز کی خبر دینے آئے آپ نے فرمایا ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ ان ایام میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (سترہ نمازیں) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کے سہارے مسجد کی طرف چلے۔ آپ کے قدم ضعف ڈگمگا رہے تھے۔ مسجد میں پہنچنے پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جو نماز پڑھا رہے تھے آپ کی آہ کو محسوس کیا اور پیچھے ہٹنے لگے تاکہ آپ مصلے پر پہنچ کر نماز پڑھ سکیں۔ آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہیں اور پیچھے نہ ہٹیں۔ پس حضورؐ آگے بڑھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کر رہے تھے۔

(بخاری و مسلم)۔ اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے لوگوں کو تکبیر بنا رہے تھے۔

(متفق علیہ)

وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا يَسْمَعُ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيرَ-

امام سے پہلے سرائٹھانے پر وعید

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا میں ڈرنا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے اس کے خدا ڈرے؟ (بخاری و مسلم)

۱۰۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ اَلْإِمَامِ أَنْ يُجَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ (متفق علیہ)

فصل دوم

امام کی موافقت کرنے کا حکم

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کو آئے اور امام ایک حال پر ہو

۱۰۴۴ وَعَنْ عَلِيٍّ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ

وَالَّذِي مَامٌ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ - توجو امام کرے دہی اس کو کرنا چاہیے۔ (ترمذی)
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ - یہ حدیث غریب ہے۔

رکوع میں شریک ہوجانے والے کی رکعت پوری ہوجاتی ہے

۱۰۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سَجُودٌ فَأَسْجُدُوا وَلَا تَعْدُوا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ - حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز کو آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو اور اس سجدہ کو کسی حساب میں نہ لگاؤ۔ اور جس نے نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ پالی) اس نے پوری نماز کا ثواب پالیا۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (ابوداؤد)

چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے والے کے لئے بشارت

۱۰۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بِرَاءَةٌ تَابَ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْيَقَافِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی صرف خدا کے لئے چالیس دن جماعت سے اس طرح کہ پانی اس نے تکبیر اولیٰ لکھی جائے گی اس کے لئے دو قسم کی نجات، ایک نجات تو دوزخ سے دوسری نجات نفاق سے۔ (ترمذی)

جماعت کی نیت سے مسجد میں جانے والے کو جماعت نہ ملنے کی صورت میں بھی ثواب ملتا ہے

۱۰۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَ هَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا - حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اچھا وضو کیا پھر مسجد کی طرف گیا اور لوگوں کو پایا کہ نماز پڑھ چکے ہیں تو خداوند تعالیٰ اس کو انھیں لوگوں کی طرح ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی ہے اور ان لوگوں کے ثواب میں سے کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (ابوداؤد - نسائی)

جماعت کی فضیلت

۱۰۴۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا رَجُلٌ يَتَّبِعُنِي عَلَى هَذَا أَقْصِلَنِي مَعَهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا کوئی ہے جو اس شخص کو خدا کے واسطے دے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ (ترمذی ابوداؤد)

فصل سوم

آپ کی مرض وفات میں حضرت ابو بکرؓ کی امامت کا واقعہ

۱۰۴۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا لِي نَبِيٌّ عَنْ مَرَضٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى - حضرت عبداللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کا واقعہ مجھ کو نہ سنائیں گی۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّ
النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ ذَلِكَ
فَقَالَ ضَعُوا أَيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا
فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَتَوَضَّعَ فَأَغْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ
أَصَلَّ النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
ثُمَّ قَالَ ضَعُوا أَيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَغَسَلَ ثُمَّ
ذَهَبَ لِيَتَوَضَّعَ فَأَغْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّ النَّاسُ
فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالنَّاسُ عُلُوفٌ
فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ
الْعِشَاءَ الْأَخِيرَةَ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَأْتِي بِصَلَاتِي بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْمَسْئُورُ
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ
أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا
يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِدَائِلِهِ
فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ بِالنَّاسِ الْآيَاتُ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ حَقَّةً وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِيُصَلِّيَ الظُّهْرَ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ يُصَلِّيُ
بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ ذَهَابَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْفَى
إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي لَا يَتَأَخَّرُ
فَقَالَ أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَاجْلَسَاكَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ أَبِي
بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا
أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ
مَرْضَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
هَاتِي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ
شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّيْتُ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي
كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت بڑھ
گئی تو آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا نہیں
یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا لگن
(طشت) میں میرے لئے پانی بھرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی ہیں کہ ہم نے پانی
بھردیا اور آپ نے غسل فرمایا۔ پھر جب آپ نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو
بے ہوش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد آپ کو ہوش آیا تو پوچھا کیا لوگوں نے
نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ! نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے
ہیں۔ فرمایا اچھا لگن میں پانی رکھو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے پانی رکھ دیا اور
آپ نے غسل فرمایا۔ اور کھڑے ہونے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ آپ بے ہوش
ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ کو ہوش ہوا اور آپ نے پوچھا کیا لوگ
نماز پڑھ چکے۔ ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول
اللہ! آپ نے فرمایا لگن میں پانی رکھو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ بیٹھے اور
غسل فرمایا اور پھر کھڑے ہوئے کا ارادہ کیا تھا کہ بے ہوش ہو گئے پھر
آپ کو ہوش آیا اور پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کیا
نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ! اور لوگ اس وقت
مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے اور عشا کی نماز کے لئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ بالآخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب یہ پیام حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملا اور قاصد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو ایک نہایت
رقیق القلب شخص تھے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ تم لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ عمر رضی اللہ
عنہ نے جواب دیا۔ آپ ہی اس کام کے لئے زیادہ موزوں ہیں چنانچہ ان آیات
میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مرض میں کچھ تخفیف محسوس کی اور آپ دو شخصوں کے درمیان کھڑے
باہر آئے جن میں سے ایک عباس بن عبد المطلب تھے (اور دوسرے حضرت علی رضی اللہ
عنہ) اور ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے
تھے پس جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لارہے ہیں تو
وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے حکم دیا کہ اپنی جگہ
کھڑے رہو اور پیچھے نہ ہٹو۔ پھر ان لوگوں کو جو آپ کو لائے تھے حکم دیا کہ وہ آپ کو
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا دیں۔ چنانچہ انھوں نے آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں
بیٹھا دیا اور آپ بیٹھے رہے۔ اس حدیث کے راوی عبید اللہ کہتے ہیں کہ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس واقعہ کو منکر میں عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں تمہارے سامنے وہ حدیث بیان نہ کروں جو مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے یعنی حضورؐ کی بیماری کے متعلق۔ ابن عباسؓ نے کہا اچھا بیان کرو۔ پس میں نے وہ حدیث بیان کی اور انھوں نے بیان کے کسی جزو سے انکار نہیں کیا۔ البتہ انھوں نے یہ کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کا کیا نام بتایا تھا جو عباسؓ کے ساتھ تھا۔ میں نے کہا انھوں نے نام نہیں بتلایا تھا۔ ابن عباسؓ نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (بخاری و مسلم)

سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز کا ادھورا ثواب ملتا ہے

۱۰۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَأَكَ
الشَّجْدَةَ وَمَنْ قَامَتْهُ قِدْرَةٌ أُمِرَ الْقُرْآنِ فَقَدْ
قَاتَهُ حَيْثُ كُنْتُ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جس شخص نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی۔ اور جس نے الحمد کو نہ پڑھا یعنی پڑھنے سے رہ گئی، اُس نے بڑے ثواب کو ضائع کر دیا۔ (مالک)

امام پڑھنے کی وعید

۱۰۸۱ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الَّذِي يَدْرِفُ رَأْسَهُ وَيُخَفِّضُ
قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ الشَّيْطَانِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے سر کو اٹھائے اور جھکائے امام سے پہلے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ) (مالک)

بَابُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَرَّتَيْنِ

جو شخص دو مرتبہ نماز پڑھے اُس کا بیان!

فصل اول

حضرت معاذؓ کے دو مرتبہ نماز پڑھنے کی حقیقت

۱۰۸۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں جا کر ان کو نماز پڑھاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۸۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ
الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهُ تَاخِلَةٌ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں جا کر اس کو عشا کی نماز پڑھا کرتے تھے اور دوسری نماز ان کے لئے نقل ہوتی تھی۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ)

فصل دوم

جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنے کی حقیقت

۱۰۸۴ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةً

حضرت یزید بن اسودؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں شامل ہوا میں نے صبح کی نماز آپ کے ساتھ مسجد خیف میں پڑھی جب آپ

لے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس لئے نام نہیں لیا کہ اُس جانب بالترتیب کئی افراد حضورؐ کو سہارا دینے میں شریک ہوئے تھے۔ یعنی حضرت

علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہؓ رضی اللہ عنہ۔ (حبیب الرحمن)

نماز پڑھ چکے اور واپس لوٹے تو اپنے دو آدمیوں کو دیکھا جو لوگوں کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے اور جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا ان آدمیوں کو بلاؤ۔ چنانچہ ان کو لایا گیا اور آپ کے خوف سے ان کے منہ پر سے کانپ رہے تھے آپ نے ان سے پوچھا تم کو کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے ٹھکانے یا قیام گاہ میں نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا جب تم اپنے گھر میں نماز پڑھو اور اس مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہوتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھو۔ یہ نماز تمہارے لئے نفل ہوگی۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

الْقَصِيرِ فِي مَسْجِدٍ خَافٍ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ دَاخِرَتْ
فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي الْخِدْمَةِ قَدْ مَلَكَتُمَا يَصَلِيَانِ مَعَهُ قَالَ
عَلَىٰ بِهِمَا قِيْعِي بِهِمَا تَرَعْدُ فَرَأَيْتُهُمَا فَفَعَلَ
مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تَصَلِيَا مَعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
كُنَّا قَدْ مَلَكْنَا فِي رَحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا أَصَلَيْتُمَا
فِي رَحَالِكُمَا نَسْتَمُ أَنْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ قَصِيْرًا مَعَهُم
فَاتَّهَاهُمَا فَفَعَلَا

رَوَاهُ الْمُسْنَدُ مِنْ دَاوُدَ أَوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِي

فصل سوم

حضرت بکر بن محمدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نماز کے لئے اذان دی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی اور واپس تشریف لائے اور محمدؐ وہیں اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ آپ نے ان سے پوچھا تجھ کو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا کیا تو مسلمان نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہاں، یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں لیکن میں اپنے گھر والوں کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا۔ آپ نے فرمایا جب تو مسجد میں آئے اور نماز پڑھ چکا ہو اور مسجد میں نماز کھڑی ہو تو لوگوں کے ساتھ تو بھی نماز پڑھ۔ اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو۔

(مالک - نسائی)

۱۰۸۵ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعْجَنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي
مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ
بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى
وَرَجَعَ وَرَجَعْتُ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَصَلِيَ مَعَ النَّاسِ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ
مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ
فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَأَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ
مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِي

دوبارہ نماز پڑھنا باعثِ ثواب ہے

اسد بن خزیمہ قبیلہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے پھر وہ مسجد میں آتا ہے اور وہاں نماز پڑھی جا رہی ہے کیا ایسی حالت میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں۔ میں اپنے دل میں شک و شبہ پاتا ہوں اس بارے میں حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ (یعنی دوبارہ)

(مالک - ابوداؤد)

۱۰۸۶ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْيُؤُبَ
الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يَصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ
يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَأَصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي
نَفْسِي شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو الْيُؤُبَ سَأَلْنَا عَنْ
ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ لَكَ لَهُ
سَهْمٌ جَمِيعٌ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ

بارجماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کی قیمت ہے کہ اس کو جماعت کا ثواب بھی مل گیا۔ (مالک - ابوداؤد)

دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم

حضرت یزید بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں بیٹھ گیا اور آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۸۷ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ
أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي جَالِسَاتِهِ قَالَ أَلَمْ تَسْلَمْ
يَا بَرِيدُ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ اسْمَعْتُ قَالَ وَمَا
مَنْعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ
إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي أَحْسِبُ أَنْ صَلَّيْتُ
فَقَالَ إِذَا اجْتَمَعَتِ الصَّلَاةُ فَوَجِدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ
مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةٌ وَ
هَذِهِ مَكْتُوبَةٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

مِنْ أَوْعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي
أَصَلَّيْتُ فِي بَيْتِي ثُمَّ أَدْرِكُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ
مَعَ الْإِمَامِ أَفَأَصَلِّي مَعَهُ قَالَ لَهُ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ
أَيُّهُمَا أَجَعَلَ صَلَاتِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذَلِكَ الْبَيْتُ
إِسْمًا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ أَيُّهُمَا شَاءَ -
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

نماز پڑھ کر واپس آئے اور مجھ کو بیٹھ دیکھا تو فرمایا۔ بڑید کیا تو مسلمان
نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں۔
آپ نے فرمایا پھر کس چیز نے تجھ کو روکا کہ تو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھے۔ میں نے
کہا میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا اور میرا خیال تھا کہ آپ بھی نماز سے
فارغ ہو چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا جب تو نماز کو آئے اور لوگوں کو نماز
پڑھنا دیکھے تو تو بھی ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جا اور جو نماز تو پڑھ
چکا ہے وہ تیرے لئے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض سمجھی جائے گی (ابوداؤد)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں اپنے
گھر میں نماز پڑھ لیتا ہوں پھر مسجد میں نماز کو جاتا ہوں تو کیا میں ان
لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لوں۔ انھوں نے کہا ہاں۔ اس شخص نے
پوچھا اسی حالت میں ان دونوں نمازوں میں سے کس کو اپنی فرض
نماز قرار دوں۔ ابن عمرؓ نے کہا یہ تیرا کام نہیں ہے یہ خدا کے سپرد ہے
وہ جس کو چاہے فرض نماز قرار دے۔ (مالک)

ایک نماز کو دوبارہ نہ پڑھنے کا حکم

۱۰۸۹ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْنَا
ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَّاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقُلْتُ أَلَا
تُصَلُّوْنَ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةً
فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت مہمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سلیمان کہتے ہیں کہ ہم مقام
بلطامین ابن عمرؓ کے پاس گئے لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں
نے ابن عمرؓ سے کہا۔ کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟
انھوں نے کہا میں نماز پڑھ چکا ہوں اور رسول اللہ ﷺ
سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو
مرتبہ نہ پڑھو۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ احمد)

وہ اوقات جن میں دوبارہ نماز پڑھنا ممنوع ہے

۱۰۹۰ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوْ الصُّبْحَ ثُمَّ
أَذْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يَعُدُّ لَهُمَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرؓ
شخص نے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی اور پھر ان نمازوں کو امام
کے ساتھ پایا تو دوبارہ ان کو نہ پڑھے۔ (مالک)

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا سُنْتُوْں کا بیان اور فضائل!

فصل اول

سنتوں کی تعداد اور ان کے پڑھنے کی فضیلت

۱۰۹۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ مَرَّةً لَيْلَةٍ ثَلَاثِينَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
بُيِّنَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ

حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جو شخص رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھے، اس کے واسطے جنت
میں گھر بنایا جاتا ہے۔ یعنی ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور دو رکعتیں

بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمًا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثِينَ عَشْرَةَ رَكَعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ لَا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد۔ دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے۔ (ترمذی)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے (ام حبیبہؓ) کو کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان بندہ جو نماز پڑھے خالص خدا کے لئے روزانہ بارہ رکعتیں نفل سوائے فرض کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بناتا ہے، یا یہ الفاظ ہیں کہ اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

۱۰۹۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَلَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد آپ کے گھر میں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دو ہلکی رکعتیں اُس وقت پڑھا کرتے تھے جب فجر طلوع ہو جاتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۹۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد کوئی نماز (مسجد میں) نہ پڑھتے اور واپس گھر چلے آتے پھر گھر میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۹۴ وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيُ فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيُ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ فَيُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيُ لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ دُحُوًّا قَائِمًا رَكَعًا وَسَجَدًا وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعًا وَسَجَدًا وَهُوَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا حضور ﷺ کے ساتھ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ پھر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور مغرب کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھ کر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر آپ عشاء کی نماز لوگوں کو پڑھاتے اور میرے گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو (تہجد کی نماز) نو رکعت پڑھتے جن میں وتر بھی شامل تھے۔ اور رات کو دیر تک کھڑے ہو کر اور دیر تک بیٹھ کر (آنحضرت صلعم) نماز پڑھتے اور جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کرتے اور جب صبح روشن ہوتی تو دو رکعت پڑھتے۔ (مسلم)

وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَخْرُجْ فَيُصَلِّيُ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ۔

ابو داؤد نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ (صبح کی دو رکعتیں پڑھ کر) آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے۔

فجر کی سنتوں کی تاکید

۱۰۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَاتُلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) - (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تواتل میں سب سے زیادہ حفاظت صبح کی دو سنتوں کی فرماتے تھے (یعنی ان کو ہمیشہ پڑھتے تھے)۔ (بخاری و مسلم)

فجر کی سنتوں کی فضیلت

۱۰۹۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو سنتیں دنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہیں۔

(در واکہ مسلم)

مغرب کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت پڑھنے کا حکم

۱۰۹۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رُكْعَتَيْنِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن معقل کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعتیں نماز پر صومغرب کے فرضوں سے پہلے۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا جو چاہے پڑھے اور جو نہ چاہے نہ پڑھے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ کہیں لوگ ان رکعتوں کو سنت متوکلہ نہ قرار دیں۔ (بخاری و مسلم)

جمعہ کے بعد چار رکعت سنتیں پڑھنی چاہئیں

۱۰۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصِلْ أَرْبَعًا - (دَرَوَاكُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو نماز جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے اس کو چاہئے کہ وہ چار رکعتیں پڑھے۔ (مسلم)

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص تم میں سے جمعہ کی نماز پڑھے اس کو چاہئے کہ وہ نماز جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

فضل دوم

ظہر کی سنتیں پڑھنے کی فضیلت

۱۰۹۹ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رُكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ دَآرِبَعٍ بَعْدَ حَاقَمَةِ اللَّهِ عَلَى النَّارِ - (دَرَوَاكُ)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی حفاظت کرے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی، اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی، خداوند تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھنے کی فضیلت

۱۱۰۰ وَعَنْ أَبِي أَنُوبٍ الْهَضَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِمْ تَسْلِيمٌ تَفَعَّلُوا لَهُنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو انوب الحضاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے ہی جن کے درمیان میں (یعنی دو رکعتوں) میں سلام نہیں ہے۔ پس جو کوئی ان کو پڑھے اس کے لئے آسمان کے دروازے

(رداۃ ابوداؤد و ابن ماجہ) کھول دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

نماز فی الزوال کی فضیلت

۱۱۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَائِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ۔ (رداۃ الترمذی) (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن ڈھلنے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی عمل صالح اس وقت آسمان پر جائے۔

عصر کی سنتیں

۱۱۰۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ أُمَّرَأَةً صَلَّاهُ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا۔ (رداۃ احمد و الترمذی و ابوداؤد) (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا اس شخص پر رحمت نازل کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے۔

عصر کی سنتیں دو رکعت ہیں یا چار رکعت؟

۱۱۰۳ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُفْعِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ۔ (رداۃ الترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے جن کے درمیان ملائکہ مقربین پر اور مومنین و مسلمین میں سے جو لوگ آپ کے تابع ہیں ان پر آپ سلام بھیجتے تھے۔ (ترمذی)

۱۱۰۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ۔ (رداۃ ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

صلوٰۃ الاذان کی فضیلت

۱۱۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَمُتْكُمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ يَسُوعُ بْنُ عِزْلَ لَمْ يَبْدَأْ بِثَنِي عَشْرَةَ سَنَةً۔ (رداۃ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بڑی بات زبان سے نہ نکالے تو اس کو بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

۱۱۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَشْرِينَ رَكَعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رداۃ الترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

صلوٰۃ الاذان کی انتہائی تعداد بیس رکعت ہے

۱۱۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَشْرِينَ رَكَعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رداۃ الترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مغرب کے بعد بیس رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (ترمذی)

عشاء کی سنتیں

۱۱۰۸ وَعَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا صَلَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَى إِلَّا صَلَّاهُ أَرْبَعًا۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ کر ہمیشہ میرے ہاں آتے اور چار یا چھ رکعت نماز پڑھتے۔

رَكَعَاتٍ اَدِسَتْ رَكَعَاتٍ - (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

ارشاد ربانی "ادبار النجوم" اور اقبال السجود سے مغرب کی سنتیں ملائیں

۱۱۰۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْبَارُ النُّجُومِ الرُّكَعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَادْبَارُ الشُّجُورِ الرُّكَعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قرآن مجید کے الفاظ) اِدْبَارُ النُّجُومِ سے مراد نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں۔ اور اِدْبَارُ الشُّجُورِ سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔ (ترمذی)

فصل سوم

ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھنے کا ثواب

۱۱۰۹ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحَسَّبُ بِمِثْلِهَا فِي صَلَاةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ كَيْسُهُمُ اللَّهُ تِلْكَ السَّاعَةُ شَمَّ قَدَّ بَفَيْتُوْهُ ظِلُّهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاكِلِ مُجَدَّاهُ اللَّهُ قَ هُمْ دَاخِرُونَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ) (ابن شیبہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعتیں ہیں جن کو حنا میں تہجد کی نماز کے برابر شمار کیا جاتا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت خدا کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی يٰٓمُتَّقِيْنَ ظِلُّهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاكِلِ مُجَدَّاهُ اللَّهُ دَاخِرُونَ (یعنی پھرتے ہیں سائے ہر چیز کے دائیں جانب اور بائیں جانب سجدہ کرتے ہوئے اللہ کے لئے اور وہ ذلیل ہیں)۔

عصر کے بعد کی دو رکعت نماز کا ذکر

۱۱۱۰ وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی میرے گھر میں۔ (بخاری و مسلم)۔ اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روح پھنسائی کہ میں نے آپ کو کبھی ترک کیا آپ نے ان دونوں رکعتوں کو جب تک کہ سجدہ کرنا شروع نہ کیا۔

غروب آفتاب کے بعد اور نماز مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا مسئلہ

۱۱۱۱ وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ بِصُرْبِ الْأَيْدِي عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نَصِلُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَا لَمْ يَنْهَنَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مختار بن فلفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے عصر کے بعد کی نفلوں کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کے ہاتھ پر ضرب لگاتے تھے جو عصر کے بعد نماز پڑھتا تھا یعنی آپ منع فرماتے تھے عصر کے بعد نماز پڑھنے کو حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب غروب ہو جانے پر مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ پھر کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے انھوں نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز پڑھتے دیکھتے تھے اور نہ تو منع فرماتے تھے اور نہ حکم دیتے تھے۔ (مسلم)

۱۱۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّتِ
الْمُؤَذِّنُ لِيُصَلُّوا الْمَغْرِبَ ابْتَدَأُوا السَّوَارِيَّ
فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ
الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الْقَبْلَةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ
كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۱۳ وَعَنْ مُرَّةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ عَقْبَةَ
الْحِمْيَرِيِّ فَقُلْتُ أَلَا أُجِيبُكَ مِنْ أَبِي تَيْمَمٍ بِدَرْجِ
رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عَقْبَةُ إِنَّا كُنَّا
نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشَّغْلُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(بخاری)

نوافل گھروں میں ادا کئے جائیں

۱۱۱۴ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ جُرَّحَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ آتَى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ
قَدْ تَقَرَّبُوا أَصْلُوهُمُ رَأَاهُمْ يَسْتَعْمُونَ بَعْدَهَا فَتَعَالَ
هَذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوتِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالتَّسَائِيَّ قَامَ نَاسٌ
يَتَنَفَّلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ
بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ -

۱۱۱۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتَّى
يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۱۶ وَعَنْ مَكْحُولٍ يَبْلُغُ بِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ
يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ آدِرَاجَ رَكْعَاتٍ رُفِعَتْ
صَلَاةُ فِي عِلِّيَّينَ وَمُؤَسَّلًا رَزِينٌ

۱۱۱۷ وَعَنْ حُدَيْفَةَ نَحْوَهُ وَزَادَ فَكَانَ يَقُولُ عَجَّلُوا
الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تَرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوبَةِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے۔ پس جس وقت مؤذن
مغرب کی اذان دیتا تو (صحابہؓ) دوڑتے مسجد کے ستونوں کی طرف
اور دو رکعت پڑھتے۔ یہاں تک کہ کوئی اجنبی آکر دیکھتا تو یہ خیال
کرتا کہ شاید نماز ہو چکی ہے۔ اس لئے کہ ان دو رکعتوں کے پڑھنے والے
بہت سے آدمی ہوتے تھے۔ (مسلم)

مرد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں عقبہ حبشی کے پاس گیا اور کہا
کیا تم ابو تیمم کے اس فعل کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھتے کہ وہ مغرب
سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں؟ عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم کے زمانے میں ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا پھر اب
کس چیز نے تم کو اس سے روک رکھا ہے۔ انھوں نے کہا دنیا کے شغل نے۔

(بخاری)

حضرت کعب بن جرحہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ
قبیلہ بنو عبد اشہل کی مسجد میں تشریف لائے اور وہاں مغرب کی
نماز پڑھی۔ پس جب لوگ مغرب کی نماز پڑھ چکے تو حضور نے دیکھا کہ وہ نفل پڑھ رہے
ہیں آپ نے فرمایا یہ نماز (نفل تو) گھروں میں پڑھنے کی ہے۔ (ابوداؤد)۔
اور ترمذی و تسانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (مغرب کی نماز کے
بعد) لوگ کھڑے ہوئے اور نفل پڑھنے لگے (یہ دیکھ کر) نبی ﷺ
وسلم نے فرمایا۔ تم پر لازم ہے کہ یہ نماز گھروں میں پڑھو۔

مغرب کی سنتوں میں طویل قرأت

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کے
بعد کی دو رکعتوں میں لمبی قرأت کرتے تھے یہاں تک کہ مسجد سے لوگ
چلے جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

مغرب کے بعد نفل نماز پڑھنے کی فضیلت

مکحولؓ (تابعی) اس روایت کو رسول اللہ ﷺ
تک پہنچاتے اور کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو کوئی
مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھے اور ایک روایت میں چار
رکعت کے الفاظ ہیں اور نماز مغرب اور ان رکعتوں کے درمیان دنیا
کی کوئی بات نہ کرے اس کی یہ نماز مقام عِلَّتین پہنچاتی جاتی ہے۔ (مسلم۔ رزین)

علین کیا ہے؟

حضرت حذیفہؓ بھی اسی قسم کی روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت
میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کرتے تھے

(رَوَاهُمَا رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْبَيَّادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)۔
 کہ مغرب کے بعد کی دو رکعتوں کو جلدی پڑھو اس لئے کہ وہ فرض نماز کے
 ساتھ لے جانی جائیں گی۔ (بیہقی۔ رزین)

فرض و نوافل کے درمیان فسق کرنا چاہیے۔

۱۱۱۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ نَافَعَ بَيْنَ جَبْرِ
 أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ دَاخِلٍ مِنْهُ
 فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ مَلَيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ
 فَلَمَّا سَلَّمَ إِلَيْنَا قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ
 أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدُّ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا أَصَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ
 فَلَا تُصَلِّهَا بِصَلَاةِ حَتَّى تُكَلِّمَ أَوْ تُخْرِجَ فَإِنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ نَابِذَ الْكَافِ أَنْ لَا
 يُؤْصِلَ بِصَلَاةِ حَتَّى تُكَلِّمَ أَوْ تُخْرِجَ۔
 (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ نافع بن جبر نے ان کو سائب کے پاس بھیج کر
 یہ دریافت کرایا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے جو چیز ان کی نماز کے متعلق دیکھی
 ہے کیا وہ صحیح ہے؟ سائب نے جواب میں کہا کہ میں نے حضرت معاویہ
 کے ساتھ جمعہ کی نماز مقصورہ میں پڑھی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو
 میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے نماز پڑھی (جمعہ کی سنتیں) اس کے
 بعد جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کو بلوایا اور کہا جو کام آج تم نے کیا
 پھر نہ کرنا یعنی جمعہ کے فرضوں کے بعد فوراً ہی سنت نماز پڑھنا جب
 تم جمعہ کی نماز پڑھو، تو اس وقت تک کوئی اور نماز نہ پڑھو جب
 تک کسی سے کوئی بات نہ کر لو۔ وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ نہ چلو

جاؤ۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں جب تک درمیان میں بات چیت
 نکالیں یا مسجد سے باہر نہ چلے جائیں۔ (مسلم)

۱۱۱۹ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّيَ الْجُمُعَةَ
 بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّيْتُ أَرْبَعًا
 وَلَا إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى
 بَيْتِهِ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ
 فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُلُهُ
 (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر جب مکہ میں جمعہ کی نماز پڑھ چکے تو
 (اپنی جگہ سے) آگے بڑھ جاتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے، اس کے بعد پھر
 آگے بڑھتے اور چار رکعت نماز پڑھتے۔ اور جب آپ مدینہ میں ہوتے تو جمعہ
 کی نماز پڑھ کر گھر چلے جاتے اور گھر میں دو رکعتیں پڑھتے مسجد میں نہ پڑھتے
 آپ اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا
 ہی کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عطاء نے کہا۔ میں نے حضرت
 ابن عمر کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد
 چار رکعتیں۔

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ رَاتِ كِي نَمَازِ كَابِيحَانِ فَصْلُ أَوَّلُ

آپ رات میں عشاء و فجر کے درمیان اکثر گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے

۱۱۲۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْنَائِنَ أَنْ يَقْرَعَ مِنْ

لہ مقصورہ نہ قصر سے مشتق ہے، صیغہ مفعول میں۔ بمعنی چھوٹا کیا ہوا۔ چونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے تھے ۲۵۔ ذی حرجہ ۳۸ نماز فجر پڑھانے کی حالت میں
 امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور ۱۵۔ رمضان ۳۸ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے میں سلام دشمنوں نے دھمکائے تھے، اس لئے انھوں نے اپنی حفاظت کے لئے مسجد میں مقصورہ پڑھوایا

ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر کی اسی میں شامل کر لیتے (یعنی گیارھویں رکعت) اور وتر کی اس رکعت میں اتنا لمبا سجدہ کرتے جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں پڑھے۔ پھر جب مؤذن فجر کی اذان سے فارغ ہوتا اور صبح کی روشنی پھیل جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے اور دو ہلکی رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھتے پھر اپنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس نماز کی تیسرے کی اجازت حاصل کرے آتا اور آپ نماز کو تشریف لے جاتے (بخاری و مسلم)

صَلَاةُ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبُؤْتِدُ بَوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْدُرُ أَحَدُكُمْ حَسْبَ آيَةٍ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا اسْكَنَتِ الْمَوَدِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكْعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوَدِّنُ لِلْأَقَامَةِ فَيُحْرَجُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فجر کی فرض نماز اور سنتوں کے درمیان بات چیت کرنا

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو سنتیں پڑھ چکے تو (میری طرف متوجہ ہوتے) اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور میں سوئی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔ (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آپ فجر کی سنتوں سے فارغ ہو کر استراحت فرماتے تھے

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو سنتیں پڑھ چکے تو دواہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ (یعنی قبلہ رخ)۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رات میں آپ کتنی رکعتیں پڑھتے تھے

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جن میں وتر بھی شامل تھے اور دو رکعتیں فجر کی سنتیں بھی۔ (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا اثْنَتَا وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا سوال کیا (یعنی آپ کتنی رکعتیں پڑھتے تھے) حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ کبھی سات رکعتیں کبھی نو اور کبھی گیارہ، علاوہ فجر کی سنتوں کے۔ (بخاری)

وَعَنْ مَسْرُودٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَاحِدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نہ رکعتیں ملکی پڑھتے تھے

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے اٹھتے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔ (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی رات کی نماز کے لئے اٹھے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھے۔ (مسلم)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَحْهُ الصَّلَاةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رات کو اپنی خالہ

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْتٌ عِنْدَ خَالَاتِي

مَبْمُوتَةً لَّيْلَةً ۚ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَتْ مَعَ أَهْلِ سَاعَةِ ثُمَّ رَفَعَتْ
فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاُخِيرِ اذْ بَعْضُهُ قَعَدَ
فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضِ وَ اَخْلَاقِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيَةً
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ - ختمِ السُّورَةِ ثُمَّ قَامَ
إِلَى الْقُرْبَةِ فَأَطْلَقَ شَيْئًا قَهَاشًا صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ
ثُمَّ تَوَضَّأَ وَ ضَوَّعَ حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ لَمْ
يَكُنْ وَ قَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلَّاهُ فَقُمْتُ وَ تَوَضَّأْتُ
فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ
يَمِينِهِ فَتَنَامَتْ صَلَوَتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
ثُمَّ اَضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَ كَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ
فَأَذَنَهُ يَدَايَ بِالْقَبْلَةِ فَصَلَّاهُ وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ وَ
كَانَ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا
وَ فِي بَصَرِي نُورًا وَ فِي سَمْعِي نُورًا وَ عَنِ يَمِينِي
نُورًا وَ عَنِ يَسَارِي نُورًا وَ قُوِّيْ نُورًا وَ قَا
تَحْتِيْ نُورًا وَ اَمَامِيْ نُورًا وَ خَلْفِيْ نُورًا وَ اجْعَلْ
لِيْ نُورًا وَ زَادَ بَعْضُهُمْ وَ فِي لِسَانِيْ نُورًا وَ
ذَكَرَ وَ عَصْبِيْ وَ لَحْيِيْ وَ دُمِّيْ وَ شَعْرِيْ وَ بَشْرِيْ
رُفَّتْ عَلَيْهِ

وَ فِي رَوَايَةٍ لَهُمَا وَ اجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ
نُورًا وَ اَعْظِمْ لِيْ نُورًا وَ فِيْ اُخْرَى لِيُسَلِّمَ عَلَيْهِ
نُورًا وَ فِيْ اُخْرَى اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْنِيْ نُورًا -
یہ الفاظ بھی دعا میں لکھے ہیں وَ فِيْ لِسَانِيْ نُورًا اور میری زبان میں نور - اور بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ فِيْ عَصْبِيْ نُورًا وَ فِيْ
لَحْيِيْ نُورًا وَ فِيْ دُمِّيْ نُورًا وَ فِيْ شَعْرِيْ نُورًا وَ فِيْ بَشْرِيْ نُورًا - یعنی میرے پٹھوں میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں
نور، میرے بالوں میں نور اور میری جلد میں نور پیدا کر - (بخاری و مسلم) - اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وَ اجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ
نُورًا وَ اَعْظِمْ لِيْ نُورًا - یعنی اور میری جان میں نور اور بڑا کر میرے واسطے نور - اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں
اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْنِيْ نُورًا (یعنی اے اللہ مجھ کو نور عطا فرما)

و ترکی تین رکعتیں ہیں

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہیں رہا - اس شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بھی وہیں تھے۔ آپ نے تھوڑی دیر اپنی بیوی رحمت میمونہ رضی اللہ عنہا سے
باتیں کیں اور پھر سو رہے۔ پھر جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا
یا اس سے کچھ کم تو آپ اٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیت
پڑھی: اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اَخْلَاقِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ
لَاٰيَةً لِّاُولِي الْاَلْبَابِ (تاختم سودا) یعنی آسمان اور زمین
کے پیدا کرنے اور رات دن کے اختلاف میں عقل مندوں کے لئے نشانیا
ہیں (آخر سورہ تک پڑھی)۔ پھر مشک کی طرف گئے اس کا منہ کھولا اور
پاؤں میں پانی بھرا۔ پھر اچھی طرح وضو کیا۔ بعد ازاں کھڑے ہوئے اور
نماز پڑھی (یہ دیکھ کر) میں بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ وضو کیا اور آپ کے بائیں
جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا کان پکڑا اور بائیں جانب دائیں طرف
پھیر دیا۔ میں حضور نے تیرے رکعت پوری کیں۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے
اور سو گئے حتیٰ کہ آپ کے خراٹے کی آواز آنے لگی۔ اور آپ کی یہ عادت تھی
کہ جب آپ سوتے تو خراٹے لیتے۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ اذان دی۔
اور آپ کو نماز کی تیاری سے آگاہ کیا۔ آپ اٹھ بیٹھے اور بغیر وضو کے
نماز پڑھ لی اور آپ کی وہ دعا جو سننوں اور فرضوں کے درمیان آپ
لگتے یہ تھی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَ فِيْ بَصَرِيْ نُورًا وَ
فِيْ سَمْعِيْ نُورًا وَ عَنِ يَمِينِيْ نُورًا وَ عَنِ يَسَارِيْ نُورًا وَ قُوِّيْ
نُورًا وَ تَحْتِيْ نُورًا وَ اَمَامِيْ نُورًا وَ خَلْفِيْ نُورًا وَ
اجْعَلْ لِيْ نُورًا - (یعنی اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر میری
آنکھوں میں نور دے، میرے کانوں میں نور، میری دائیں جانب
نور، میری بائیں طرف نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے سامنے
نور میرے پیچھے نور اور پیدا کر میرے واسطے نور) - اور بعض راویوں
نے یہ الفاظ بھی دعا میں لکھے ہیں نور - اور بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ فِيْ عَصْبِيْ نُورًا وَ فِيْ
لَحْيِيْ نُورًا وَ فِيْ دُمِّيْ نُورًا وَ فِيْ شَعْرِيْ نُورًا وَ فِيْ بَشْرِيْ نُورًا - یعنی میرے پٹھوں میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں
نور، میرے بالوں میں نور اور میری جلد میں نور پیدا کر - (بخاری و مسلم) - اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وَ اجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ
نُورًا وَ اَعْظِمْ لِيْ نُورًا - یعنی اور میری جان میں نور اور بڑا کر میرے واسطے نور - اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں
اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْنِيْ نُورًا (یعنی اے اللہ مجھ کو نور عطا فرما)

۱۱۲۸ وَعَنْهُ آتَهُ رَفَعَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَبَقَ وَ تَسَوَّكَ وَ تَوَضَّأَ وَ
هُوَ يَقُولُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ حَتَّى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاں ایک رات میں سوئے۔ پس آپ رات کو بیدار ہوئے سو اگ کی
اور وضو کیا اور پھر یہ آیت پڑھی: اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ

خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ أَحَدَهُمَا الْقِيَامَ
وَالْاُكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ اَلصَّرَفَ قِيَامَ حَتَّى تَفْخَ
ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكْعَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ
يَسَّكَ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هُوَ لَا يَرَى الرَّابِعَةَ اَدْنَدَ
رَدَّوَاهُ مُسْلِمٌ

بَشَلَا يَت -

الْاُكُوعَ (تا آخر سورہ) پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز
پڑھی، جس میں قیام، رکوع اور سجدہ کو بہت دراز کیا۔ پھر آپ لیٹ
گئے اور سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ تین بار آپ نے اسی طرح کیا اور چھ
رکعتیں پڑھیں اور ہر دفعہ سواک کی اور وضو کیا اور مذکورہ بالا
آیات کو پڑھا۔ پھر تین رکعتیں وتر کی پڑھیں۔ (مسلم)

آنحضرت کی نماز تہجد کی کیفیت

۱۲۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُمَيْيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا رَمَقَ
مِلَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الثَّلَاةَ فَصَلَّ
رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ
طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهَمَادُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهَمَادُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ هَمَادُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ
هَمَادُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَدْنَدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ عَشَرَ
رَكْعَةً - رَدَّوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهَمَادُونَ
اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا اَرْبَعُ مَرَّاتٍ كَذَلِكَ فِي مَتَّحِمٍ مُسْلِمٌ وَافَرَأَ
مِنْ كِتَابِ الْحَمْدِ وَمَوْطَأَ مَالِكٍ وَسُنَنِ ابْنِ دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأَمْثُولِ -

زید بن خالد الجیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک مرتبہ یہ ارادہ کیا کہ
آج رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھتا رہوں گا چنانچہ
پہلے تو اپنے دو لمبی رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں جو لمبی
لمبی تھیں پھر دو رکعتیں درمیانی دو رکعتوں سے کم پڑھیں۔ پھر دو
رکعتیں ان سے کم پڑھیں، پھر دو رکعتیں ان سے کم پڑھیں، پھر دو
رکعتیں ان سے کم پڑھیں، پھر وتر پڑھے اور یہ سب تیرہ رکعتیں
ہوتیں۔ مسلم نے شمس صلی راکعتیں و ہما دون اللتین قبلہما
چار مرتبہ بیان کیا۔
(مسلم۔ افراد للحمیدی۔ مالک۔ ابوداؤد)

آنحضرت اشرف میں نفل بیٹھ کر پڑھتے تھے

۱۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَتَأْبَدَنَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْلٌ كَانَ أَكْثَرُ مَبْلُوتِهِ جَالِسًا
رُفَّتَ عَلَيْهِ (بِخَارِی وَمُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب (آخری عمر میں) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا جسم بھاری ہو گیا تو آپ کی اکثر نفل نماز بیٹھ کر پڑھی جاتی تھی۔
(بخاری و مسلم)

نماز تہجد میں آپ صبح کون سی کونسی صورتیں پڑھتے تھے

۱۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ
النَّظَائِدَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
بَيْنَهُنَّ خَذَكَ عَشْرِينَ سُوْرَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفْصَلِ
عَلَى تَالِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ أُخْرَاهُ
حَمَّ الْمَذْحَاثُ وَعَقَرِ يَتَسَاءَ لَوْنٌ -
(رُفَّتَ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں قرآن مجید کی ان سورتوں کے
واقف ہوں جو ایک دوسرے کے مماثل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان کو جمع کرتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے بیتر سورتیں بیان کیں
جو مفصل کے اول میں ہیں اور جن کو انھوں نے جمع کیا ہے آنحضرت
ان سورتوں کو اس طرح جمع کرتے تھے کہ ایک ایک رکعت میں دو دو
سورتیں پڑھتے اور ان سورتوں میں سے آخری دو سورتیں خذک المذحاث
اور عقر یتساء لون ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آپ کی نماز تہجد کی کیفیت

۱۳۲ وَعَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْرًا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات

کے وقت نماز پڑھتے دیکھا ہے چنانچہ آپ تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر کہتے
ذوالملکوت والجلل والکبریا والاعظمۃ (یعنی ملک ہر کائنات
مالک اور غلبہ دہرائی اور بزرگی کا مالک) اس کے بعد سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھتے
پھر سورہ بقرہ پڑھتے اور اس کے بعد رکوع کرتے اور آپ کا رکوع بھی
قیام کے برابر ہوتا اور آپ رکوع میں یہ پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ
پھر آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور آپ کا قومہ (یعنی رکوع کے بعد
کھڑا ہونا) رکوع کے مساوی ہوتا تھا۔ قومہ میں آپ کہتے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ
(یعنی میرے پروردگار ہی کے لئے ساری تعریف ہے) پھر اپنے سجدہ
کیا۔ آپ کا سجدہ بھی قیام (یعنی قومہ) کے برابر ہوتا۔ آپ سجدہ میں
کہتے سُبْحَانَ رَبِّيَ لَا تَلَا عَلَيَّ سَجْدَةٍ سجدے سے سر اٹھایا اور آپ
دو دنوں سجدوں کے درمیان ایک سجدہ کے بقدر بیٹھتے اور کہتے رَبِّ
اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي اسی طرح آپ نے چار رکعتیں پڑھیں جن میں
سورہ بقرہ سورہ آل عمران سورہ نساء اور سورہ مائدہ یا سورہ

وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا
ذُ الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ
اسْتَقْبَلَ فَمَرَّ بِالْبَقَرَةِ ثُمَّ رَفَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ تَحْوًا
مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ
قِيَامُهُ تَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِي رَبِّي الْحَمْدُ
ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ تَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ
يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ
السُّجُودَيْنِ تَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ
اغْفِرْ لِي فَصَلَّاءُ رَكْعَاتٍ قَدْرًا فِيهِ سِتُّ
الْبَقَرَةِ وَالْإِسْرَاءِ وَالنِّسَاءِ وَالْمَائِدَةِ
أَوِ الْآلْعَامِ شَلَا شُعْبَةً

(رواہ ابو داؤد) (انعام پڑھیں۔ ابوداؤد)

نماز تہجد میں زیادہ قیام کی فضیلت

حضرت بن عمر بن العاصؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ جو کوئی نماز میں، دنوں آیتیں پڑھے، اس کا نام غافلوں
میں نہیں لکھا جائے گا اور جو کوئی شوا آیتیں پڑھے اس کا نام فرمان
برداروں میں لکھا جاتا ہے اور جو کوئی ایک ہزار آیتیں پڑھے اس کا
نام کثیر ثواب حاصل کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۱۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرَاتٍ
لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَتٍ أَيْتٍ
كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفٍ أَيْتٍ كُتِبَ
مِنَ الْمُقْطِرِينَ (رواہ ابو داؤد)

نماز تہجد میں آپ کی قرأت کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رات کو نبی ﷺ کی قرأت
مختلف ہوتی تھی، کبھی بلند اور کبھی پست۔

۱۱۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْدًا وَيَخْفِضُ
طَوْدًا (رواہ ابو داؤد)

(ابوداؤد)
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تنہا
آواز سے قرأت کرتے کہ اگر آپ حجرہ کے اندر بیٹھتے اور پڑھتے تو صحن

۱۱۳۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَدْرٍ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي
الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ (رواہ ابو داؤد)

میں اس کو سنا جاتا۔ (ابوداؤد)
تہجد کی قرأت کے سلسلے میں ابو بکرؓ و عمرؓ کا طریقہ اور آپ کی راہنمائی

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ ﷺ
سلم باہر نکلے تو حضرت ابو بکرؓ کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہے تھے پست
آواز میں۔ پھر آپ حضرت عمرؓ کے پاس سے گزرے جو بلند آواز سے نماز پڑھ

۱۱۳۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِقَلَّةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ
يُصَلِّي وَيَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ وَمَنْ يَعْصِرُ وَهُوَ يُصَلِّي

رہے تھے۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس لیجا ہوئے تو حضور نے فرمایا: ابو بکر تمہارے قریب میں گزر رہا تھا اور تم پیٹ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کو سنا تا تھا جس سے مناجات کر رہا تھا اور سب کچھ سنتا ہے اس کو بلند آواز سے سننے کی ضرورت نہیں ہے) پھر آپ نے غم سے فرمایا: عمر میں تمہارے پاس سے گزرا اور تم بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سوتے ہوئے آدمیوں کا جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ابو بکر تم اپنی آواز کو قصوراً بلند کرو اور تم سے فرمایا تم اپنی آواز کو ذرا پست کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّيُ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ فَمَا أَسْمَعُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّيُ رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْفَى الْوَسْطَانِ وَأَطْرِدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنْ دَفِعَ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ حُوًّا

آپ ایک آیت پڑھتے پڑھتے تمام رات کھڑے رہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیام کیا (تہجد کی نماز میں) صبح تک اور یہ آیت پڑھتے رہے إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَأَنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنی اے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور بخش دے تو تو غالب اور رحمت والا ہے۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۱۳۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةِ وَالْآيَةِ إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَأَنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

جرئی سنتیں پڑھ کر دینی کر دے پر لیٹ جانا چاہیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی صبح کی دو سنتیں پڑھ چکے تو دابنے پہلو پر لیٹ جائے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۱۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَ كَرِّ رُكْعَتِي الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ

فصل سوم عمل

مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا وہ عمل جو ہمیشہ کیا جائے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا اس وقت جب کہ مرغ کی آواز سنئے۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۳۹ وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمِّ الْعَمَلِ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أَلِمْتُ فَلْتٌ فَأَمَّا حِينَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّادِخَ رَمَتْهُ عَلَيْهِ

آپ کے رات کے معمول

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نہ چاہتے تھے یہ کہ دیکھیں رسول اللہ ﷺ کو رات میں نماز پڑھتا ہوا۔ مگر یہ کہ دیکھتے تھے ہم آپ کو نماز پڑھتا ہوا۔ اور نہ چاہتے تھے ہم یہ کہ دیکھیں آپ کو سوتا ہوا مگر یہ کہ دیکھتے تھے ہم آپ کو سوتا ہوا یعنی آپ سوتے بھی تھے اور نماز تہجد بھی پڑھتے تھے۔ (نسائی)

۱۱۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ هُوَ أَمْرٌ يَكُونُ لَكُمْ

۱۱۴۱ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ
 إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قُلْتُ وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَّعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاللَّهُ لَا رُقْبَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقُلُوبِ
 حَتَّى أَرَى فِعْلَهُ فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَشَمَةُ
 اضْطَجَعَ هَوْنًا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَظَنَّ فِي الْأُفُقِ
 فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا أَبَاطِلًا حَتَّى يَلْعَ إِلَى إِنَّكَ لَا
 تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِلَى فِرَاشِهِ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكَ ثُمَّ أَفْرَغَ
 فِي قَدَحٍ مِّنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً فَاشْتَقَّ ثُمَّ قَامَ
 فَصَلَّى حَتَّى قُلْتُ قَدْ صَلَّى قَدْ رَمَانَا ثُمَّ اضْطَجَعَ
 حَتَّى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْ رَمَا صَلَّيْتُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ ففَعَلَ
 كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَتْ
 ففَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ
 مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

جس طرح پہلے کیا تھا اور وہی پڑھا جو پہلی مرتبہ پڑھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر سے پہلے تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ (نسائی)

۱۱۴۲ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مَمْلُوكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ
 زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَوَتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ
 وَصَلَوَتُهُ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْ رَمَا صَلَّيْتُ ثُمَّ
 يُصَلِّي قَدْ رَمَانَا ثُمَّ يَنَامُ قَدْ رَمَا صَلَّيْتُ حَتَّى يُصْبِحَ
 ثُمَّ نَعَتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنَعَتْ قِرَاءَةً
 مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا -

(رَوَاهُ الْإِمَامُ دَاوُدَ وَالْمُتَرَجِّمُ دَاوُدَ النَّسَائِيُّ)

پھر اتنی ہی دیر نماز پڑھتے تھے (اس کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت بیان کی یہاں تک کہ ایک ایک حرف اپنے
 قرأت کا بیان کیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے ایک شخص نے کہا (اپنے دوستوں سے یا
 اپنے دل میں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اور
 یہ ارادہ کیا تھا کہ) میں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات
 کے وقت نماز پڑھتے دیکھوں گا تاکہ میں آپ کے فعل کو داپنی آنکھوں سے
 دیکھوں اور خود بھی ایسا ہی کروں چنانچہ میں نے دیکھا کہ (آپ جب
 عشا کی نماز پڑھ چکے تو لیٹ رہے اور دیر تک سوتے رہے پھر بیدار
 ہوئے اور آسمان پر نگاہ ڈالی اور یہ آیت پڑھی رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
 هَذَا أَبَاطِلًا ۖ يٰ آيَةُ الْيَوْمِ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ تک پڑھی۔ پھر آپ
 بستر کی جانب متوجہ ہوئے اور مسواک نکالی اور پھر چھانگل سے پیالہ میں
 پانی لیا پھر مسواک کی (اور وضو کیا) اور اس کے بعد نماز کے لئے
 کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ
 آپ نے اتنی دیر نماز پڑھی جتنی دیر کہ آپ سوئے۔ اس کے بعد
 آپ پھر سو رہے اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ اتنی دیر سوئے
 جتنی دیر کہ آپ نماز پڑھی۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور اسی طرح کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر سے پہلے تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ (نسائی)

حضرت یحییٰ بن مملوک کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی بیوی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت
 اور نماز کے متعلق دریافت کیا (جو آپ رات کو پڑھتے تھے) انھوں نے
 فرمایا آپ کی قرأت اور نماز سے تم کو کیا حاصل ہوگا (یعنی تم میں اتنی قوت
 کہاں کہ تم اتنی نماز اور قرأت کر سکو) آپ رات کو نماز پڑھتے تھے پھر سو رہے
 تھے۔ پھر جب قدر آپ سوتے تھے اتنی ہی دیر آپ پڑھتے تھے۔ پھر اتنی ہی
 دیر آپ سوتے تھے جتنی دیر آپ نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ صبح نمودار ہوتی
 تھی (یعنی یہ سلسلہ رات بھر جاری رہتا تھا کہ آپ تھوڑی دیر سولے اور

پھر اتنی ہی دیر نماز پڑھتے تھے) اس کے بعد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت بیان کی یہاں تک کہ ایک ایک حرف اپنے
 قرأت کا بیان کیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رَسُولِ خُذْ أَصْلِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاتِ كِي نَمَازِيس كِيَا پڑھتے تھے؟

فصل اول

نماز تہجد میں آپ کی دعا

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے (یعنی اللہ اگر کہنے کے بعد بارگاہ کے بعد) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيُّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمَا وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمَا وَلَكَ الْحَمْدُ - اَنْتَ الْحَيُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالتَّيْبُوتُ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنْتَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنَنْتُ وَمَا اَخْرَجْتَ وَمَا اَسْرَرْتَ وَمَا اَعْلَنْتَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَا اِلَهَ غَيْرُكَ - (یعنی اے اللہ! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور اس چیز کو جو ان کے درمیان ہے اور

۱۱۳۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيُّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمَا وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمَا وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِمَا وَلَكَ الْحَمْدُ - اَنْتَ الْحَيُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالتَّيْبُوتُ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنْتَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنَنْتُ وَمَا اَخْرَجْتَ وَمَا اَسْرَرْتَ وَمَا اَعْلَنْتَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَ لَا اِلَهَ غَيْرُكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے اس کا مالک ہے اور تیرے ہی لئے ساری تعریف ہے تو ہی حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری طاقت حق ہے تیرا قول حق ہے جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور محمدؐ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرا ہی تابع ہوں میں تجھ ہی پر ایمان لایا میں اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا میں تیری طرف رجوع کیا میں نے تیری ہی مدد سے میں اپنے دشمنوں سے بھگڑا ہوں اور تیری ہی طرف فریاد لایا میں۔ پس تو بخش دے میرے ان گناہوں کو جو میں نے پہلے کئے ہیں اور جو بعد میں کروں گا اور جو پوشیدہ طور پر کئے ہیں اور جن کو ظاہر طور پر کیا میں نے اور تو ان گناہوں کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ جب رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنی نماز کو اس دعا سے شروع کرتے اَللّٰهُمَّ رَبِّ جَبْرَائِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فَيَا كَاذِبًا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اُخْتَلَفَ فِيْهِ مِنِ

۱۱۳۴ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَهَجَّدُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اَتَمَّتْ صَلَوَتُهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ جَبْرَائِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فَيَا كَاذِبًا فِيْهِ

يُخْتَلِفُونَ إِيَّاهُ فِي لَيْلٍ أُنْخِلَ فِيهِ مِنَ الْخَوَافِ
بِأَذْنِكَ أَنْ تَلْهَىٰ مَنْ تَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہی فیصلہ کرے گا قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان اس چیز میں جس میں اختلاف کرتے ہیں میری رہنمائی کر اس چیز میں جس میں اختلاف کیا گیا ہے امر حق سے، تو ہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف۔ (مسلم)

میں سے بیدار ہونے کے بعد کی تسبیح اور اس کی فضیلت

۱۱۳۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَىٰ مِنَ اللَّيْلِ
فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتَجِيبَ
لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّ فُكِّلَتْ صَلَاتُهُ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہو تو یہ دعائے دعا مانگے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ کوئی معبود نہیں اُس کے سوا اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے عبادت پر قوت مگر اس کی مدد)

اور اس کے بعد یہ کہے رَبِّ اغْفِرْ لِي (یعنی اے اللہ! مجھ کو بخش دے) یا اپنے یہ فرمایا کہ وہ پھر دعا کرے قبول کی جائے گی اور وضو کر کے اگر نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔ (بخاری)

فصل دوم

جاگنے کے وقت آپ کی دعا

۱۱۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ
لِدُنْيِي وَاسْتَغْفِرُكَ رَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ زِدْني عِلْمًا
وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ
لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ - (یعنی اے اللہ! تیرے
سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا
ہوں تیری تعریف کے ساتھ اور بخش چاہتا ہوں اپنے گناہوں کی اور

مجھ سے تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں یابی عطا فرما۔ میرے دل میں کجی پیدا نہ ہونے دے ہدایت عطا فرمانے کے بعد، اور اپنے پاس سے میرے لئے رحمت عطا فرما۔ تو ہی بہت بخشنے والا ہے۔) (ابوداؤد)

رات میں بیداری کے بعد ذکر اللہ کی فضیلت

۱۱۳۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَأَ رَمَضَانَ بِهَذِهِ الدُّعَاءِ
بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَنْفِثُ فِي أُذُنِهِ مِائَةَ أَلْفِ مَغْفِرَةٍ
وَيُغْفِرُ لَهُ مِائَةَ أَلْفَ ذَنْبٍ - (ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کو اس دعا سے شروع کرے

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ مَا مِنْ مُسْلِمٍ بَدِئَ
عَلَى ذِكْرِ طَاهِرٍ اَفْتَعَارَ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ
اللَّهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اللَّهُ اِيَّاهُ۔
وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ
عطا فرماتا ہے۔ (احمد و ابو داؤد)

نماز تہجد سے پہلے آپ کی تسبیح و دعا

۱۱۳۸ وَعَنْ شَرِيْقِ الْهَوْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ
فَسَأَلْتُهَا بِمَكَّاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
يَقْتَنِمُ اِذَا اَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ
مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا اَهَبَ مِنَ
اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا اَوْ حَمِدَ اللہَ عَشْرًا وَتَسَالَى
سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہِ عَشْرًا اَوْ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْقُدُّوسِ عَشْرًا اَنْتُمْ قَالِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
ضَبْنِ الْمَدْنِیِّ وَضَبْنِ یَوْمِ الْقِيَمَةِ عَشْرًا اَنْتُمْ یَقْتَنِمُوْہِ
الصَّلَاةُ۔
اَلْقِيَمَةِ دَسْ مَرْتَبَہٗ اَسْ کے بعد نماز (تہجد) پڑھتے۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

۱۱۳۹ عَنْ اَبِي مَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ وَبِحَمْدِہٖ وَتَبَارَكَ اسْمُہٗ وَتَعَالٰی جَدُّہٗ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُہٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللہُ اَكْبَرُ كَبْرًا
ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ
الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمٍّ وَنَفْثٍ وَنَفْثِہِ
وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاهُ
اَبُو دَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِہٖ غَيْرُہٗ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللہُ ثَلَاثًا وَفِيْ اُخْرٰی الْحَدِیْثِ ثُمَّ يَقْرَأُ
۱۱۴۰ وَعَنْ رَمِیْعَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّهَا سَلَّتْنِیْ قَالَ
كُنْتُ اَبِیْتُ عِنْدَ مَحْرَجَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
مَلَمَّ فُكِنْتُ اَسْمَعُہُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ
سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
اللّٰهِ وَبِحَمْدِہٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
السَّیِّئِ وَیَدِیْ حَوْكًا وَقَالَ هٰذَا اَحَدٌ مِنْ حَسَنِ الْحَمْدِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
جب رات کو نماز کے لئے اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے پھر پڑھتے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِہٖ
وَتَبَارَكَ اسْمُہٗ وَتَعَالٰی جَدُّہٗ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُہٗ
اللہ اکبر کہتے اس کے بعد کہتے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
(ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی)
ابو داؤد نے غیریہ کے بعد الفاظ زیادہ کہے ہیں کہ پھر آپ یہ فرماتے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ تین مرتبہ۔ پھر قرأت فرماتے۔

حضرت ربیعہ بن کعب سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
کے حجرے کے قریب ہی رات بسر کرتا تھا۔ جب آپ رات کو اُٹھتے
تو میں آپ کی آواز کو سنتا تھا۔ آپ دیر تک سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
کہتے رہتے۔ پھر کہتے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِہٖ دیر تک۔
(نسائی۔ ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

بَابُ التَّحْرِیْصِ عَلَى قِیَامِ اللَّیْلِ

رات کی عبادت پر رغبت دلانے کا بیان

فصل اول

رات میں عبادت خداوندی سے روکنے کی شیطان کی مکاریاں

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گھر لگتا ہے شیطان جب تم میں سے کوئی سوتا ہے اس کی سرکی گری پر تین گھر اور ہر گھر پر (یعنی سونے والے کے دل میں) یہ بات ڈالتا ہے کہ رات بہت بڑھی ہے پس تو سوتا رہ۔ پھر اگر وہ سونے والا جاگ اٹھتا ہے اور خدا کا ذکر کرتا ہے تو ایک گھر کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو اس کی ایک اور گھر کھل جاتی ہے پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو تیسری گھر بھی کھل جاتی ہے اور وہ خوش اور بے نیاز ہو جاتا ہے اور اگر وہ نہ جاگا اور ذکر خدا نہ کیا تو وہ اس حالت میں صبح کو اٹھتا ہے کہ شست و کاہل اور پلید ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْصِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِي أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ مَلُومٌ قَدْ قَاتِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَلَبَ النَّفْسَ إِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَاتٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آپ کی کثرت عبادت ادائے شکر کے لئے ہوتی تھی

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اس قدر طویل قیام کرتے کہ پیروں پر ورم ہو جاتا۔ صحابہ رض عرض کرتے یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں آپ کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ بخشت دیئے گئے ہیں؟ تو آپ فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۲ وَعَنِ الْمَغِيرَةِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَدَّمَ مَا كَأَنَّ قَبِيلَ لَهُ لِمَ تَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقْدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رات میں عبادت خداوندی کے لئے نہ اٹھنے والے کی برائی

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ رات بھر بڑا سوتا رہتا ہے اور صبح تک نہیں اٹھتا اور نہ نماز کو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا شیطان اُس کے کان میں پیشاب کرتا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ شیطان اُس کے دونوں کانوں میں پیشاب کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَاذَا نَأْتِيَاكَ أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عورتوں کے لئے نماز تہجد کا ذکر

حضرت ام سلمہؓ رض کہتی ہیں کہ ایک روز رات کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے نیند سے اٹھے

۱۵۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَنِعَا يَقُولُ سُبْحَانَ

اللّٰهُ مَا ذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَا ذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يَقُطُّ صَوَابَ الْحَجَرِ يُؤَيِّدُ اَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّيَنَّ رَبَّكَ اَسِيَةً فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ -

فرمایا۔ کون ہے جو حجرے والیوں کو جگائے (حضور کی مراد ازواج مطہرات سے تھی) تاکہ وہ نماز پڑھیں اس لئے کہ بہت سی عورتیں ہیں جو کپڑے پہنے والیاں ہیں دنیا میں اور سنگی پہنا کر نشت میں۔ (بخاری)

رحمت خداوندی کے نزول و قبولیت دعا کا وقت

۱۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ تَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُولُ مَنْ يَقْرَأُ عِبْرَةً مِنْ عِبَرَتِهِمْ وَلَا ظُلْمَ مِنْهُمْ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پروردگار بزرگ و برتر روزانہ رات کے وقت دنیا کے آسمان پر اترتا ہے جب کہ آخری تہائی رات باقی رہتی ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اس کے سوال کو پورا کروں، کون ہے جو مغفرت چاہے مجھ سے اور میں بخش دوں اس کو۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر خداوند تعالیٰ کھولتا ہے اپنے لطف اور رحمت کے ہاتھوں کو اور کہتا ہے کون ہے جو قرض دے ایسے شخص کو جو نہ تو فقیر ہے اور نہ ظالم۔ صبح تک خداوند تعالیٰ یہی فرماتا رہتا ہے۔

ہر رات میں قبولیت کی ایک ساعت آتی ہے

۱۱۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ لَيْسَ لَهُ فِيهَا خَيْرٌ أَقْبَنَ أَمْرٍ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا آعْطَاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رات میں ایک ساعت ہے اگر اس میں کوئی مسلمان دین و دنیا کی بھلائی کی دعا مانگے تو خداوند تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔

(در واکہ مسلم)

حضرت داؤد کی نماز اور ان کے روزے

۱۱۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَقُومُ يَوْمًا يَقْطِرُ يَوْمًا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر نماز داؤد علیہ السلام کی ہے اور بہترین روزوں میں داؤد علیہ السلام کے روزے تھے داؤد علیہ السلام آدمی رات سوئے، تہائی رات قیام (عبادت) کرتے اور پھر رات کا چٹھا حصہ آرام کرتے اور ایک روز روزہ رکھتے اور ایک روز نہ رکھتے۔ (بخاری و مسلم)

رات میں عبادت کے سلسلے میں آپ کا معمول

۱۱۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ تَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا رات میں سوئے اور آخری رات میں بیدار رہتے۔ پھر اگر آپ کو

اِخْدَاةً ثُمَّ اِنْ كُنْتَ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰی اَهْلِهٖ قَضٰی حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَتَاَمُ فَاِنْ كَانَ عِنْدَ الْمِدْحَةِ الْاُولٰٓئِیْ جُنُبًا وَّ ثَبَاقُا فَاضَ عَلَیْهِ الْمَآءُ وَاِنْ لَمْ یَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ حَمَلَ رُكْعَتَیْنِ۔
اپنی بیویوں کے پاس رہنے کی ضرورت ہوئی تو اسکی ضرورت کو پورا کرتے اور پھر سو رہتے اور پہلی اذان کے وقت اگر آپ ناپاک ہوتے تو اٹھتے اور غسل فرماتے اور ناپاک نہ ہوتے تو وضو کرتے اور پھر دو رکعت نماز پڑھتے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) (بخاری و مسلم)

فصل دوم

نماز تہجد پڑھنے کی تاکید و فضیلت

۱۱۵۹ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِفِیْہَا مِنَ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَرَبُ الْمُضِلِّیْنَ قَبْلَکُمْ وَهُوَ قُرْبَیْہٖ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَ مُکْفِرٌ لِّلْاَسَیِّئَاتِ وَ مِنْہَا لَعَنَ الْاِشْم۔
حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم کروں گا تم اپنے آپ کو رات کے قیام کو (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے کو) کہ یہ طریقہ ان نیک لوگوں کا ہے جو تم سے پہلے تھے اور رات کا قیام تمہارے لئے اللہ سے نزدیکی کا سبب بنے گا مہولوں کا کفارہ ہے، اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔ (ترمذی)۔

رَدَّ اَوْ اَلْاِشْمُ

نماز تہجد پڑھنے والوں کی خوش نصیبی

۱۱۶۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ یُصْنَعُ لَکُمُ اللّٰہُ الْیَوْمَ الرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّیْلِ یُصَلِّیْ وَ الْقَوْمُ اِذَا صَفَّوْا فِی الصَّلَاةِ وَ الْقَوْمُ اِذَا صَفَّوْا فِی قِتَالِ الْعَدُوِّ۔
حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور ان سے راضی رہتا ہے ایک تو وہ شخص جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے (تہجد کی) دوسرے وہ لوگ جو نماز کے لئے صفوں کو براہِ درست کریں اور تیسرے وہ لوگ جو دشمن کے مقابلے پر اٹھنے کے لئے صفوں کو ترتیب دیں۔ (شرح السنہ)

رَدَّ اَوْ فِی شَرَحِ السَّنَةِ

آخری شب میں ذکر کی فضیلت

۱۱۶۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یُکُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِی جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنْ اَسْتَطَعْتَ اَنْ تَتَّکِفُوْنَ مِثْنَ یَدَیْکُمَا اللّٰہُ فِی تِلْکَ السَّاعَةِ فَکُنْ۔
حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کا خدا سے سب سے قریب ہونا رات کے پچھلے حصہ میں ہے اگر تجھے ممکن ہو کہ اس ساعت میں تو خدا کا ذکر کرے تو تو ایسا ہی کر۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

رَدَّ اَوْ اَلْاِشْمُ

(ترمذی)

شوہر و بیوی دونوں عبادت کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی مدد کریں

۱۱۶۲ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّی وَ اَقْبَضَ اَمْرًا تَهَ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَفْسُ فِیْ وَجْہِہَا الْمَآءُ رَحِمَ اللّٰہُ اَمْرًا تَهَ قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَ اَقْبَضَتْ رُجْہَا فَصَلَّی فَاِنْ اَبَتْ۔
اُس شخص پر رحمت نازل کرے جو رات کو اٹھا اور نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی۔ پھر اگر عورت نہ جاگی تو پھینٹے دینے اس کے منہ پر پانی کے۔ اور رحمت نازل کرے خدا اس عورت پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور وہ

نَضَمْتُ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
قبولیت دعا کا وقت

۱۱۶۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ
الدُّعَاءِ أَمْعَمُ قَالَ جَوْتُ اللَّيْلِ الْأَخِيذِ وَدُبْدُ
الضَّلَوَاتِ
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا
گیا کہ قبولیت دعا کا کونسا وقت ہے؟ آپ نے فرمایا پچھلی رات کے درمیان اور
فرض نمازوں کے بعد کا وقت۔ (ترمذی)

اعمال صالحہ کرنے والوں کے لئے بشارت

۱۱۶۴ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ عِدَّةً يُدْرَى ظَاهِرُهَا مِنْ
بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّ اللَّهُ لِمَنْ آمَنَ بِالْإِسْلَامِ
وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ
نِيَامٌ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
عَنْ أَبِي نُحْوَةَ رَفِي رَوَاهُ يَمِينُ أَطَابَ الْكَلَامَ -
حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے اندر سے باہر کی چیزیں نظر
آتی ہیں اور باہر کی چیزیں اندر سے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں کے
لئے بنایا ہے جو نرمی سے بات کرتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں اور پے درپے روزے
رکھتے اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔
(بیہقی نے اسے شعب الایمان میں اور ترمذی نے اسی جیسی حدیث حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ترمذی کی روایت میں ہے، جس نے عمدہ کلام کیا۔)

فصل سوم

نماز تہجد کے معمول کو ترک کرنے کی ممانعت

۱۱۶۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِ قَالَ قَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا
تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُولُ مِمَّنَ اللَّيْلِ فَتَوَلَّى قِيَامَ
اللَّيْلِ - رُوِيَ عَنْهُ
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ عبد اللہ تو فلاں شخص کی مانند نہ ہو جو رات کو نماز پڑھتا
تھا اور پھر اس نے اس کو چھوڑ دیا۔
(بخاری و مسلم)

رات میں حضرت داؤد کی عبادت اور ساعت قبولیت

۱۱۶۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَامِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُدْخِلُ فِيهَا أَهْلَهُ يَقُولُ يَا آلَ
دَاوُدَ قُمُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ يُكْتَسَبُ فِيهَا
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الدُّعَاءُ إِلَّا لِسَاحِرٍ وَوَشَّاقٍ
رَوَاهُ أَحْمَدُ
حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا کہ داؤد کو یہ فرماتے سنا ہے کہ داؤد علیہ السلام کا رات میں ایک وقت مقرر
تھا، وہ اس وقت اپنے گھر والوں کو جگاتے اور کہتے "اے آل داؤد!
کھڑے ہو اور نماز پڑھو اس لئے کہ اس ساعت میں اللہ تعالیٰ دعا
قبول کرتا ہے، اگر عبادِ دگر اور ظلم سے محضول لینے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی یہ
(احمد)

نماز تہجد کی فضیلت

۱۱۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَغْرُورِ
صَلَاةٌ فِي جَوْثِ اللَّيْلِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا
سنا ہے کہ فرض نمازوں کے بعد سب سے بہتر نماز رات کی نماز ہے۔ (یعنی تہجد
کی نماز)۔ (احمد)

تہجد کی نماز برائی سے روکتی ہے

۱۱۶۸ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فَلَا نَأْتِيكَ بِاللَّيْلِ فَإِذَا آمَنَ بِهِ سَرًا فَقَالَ إِنَّهُ سَيَنْهَاهَا مَا تَقُولُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
 ۱۸ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور جب صبح ہو جاتی ہے تو چوری کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا نماز بہت جلد اس کو اس کا سے روک دے گی جس کا توبہ نہ ذکر کیا ہے۔ (احمد - بیہقی)

اہل خانہ کے ہمراہ نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت

۱۱۶۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّاهُ رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُنَا فِي الدِّارِ أَكْرَبَ مِنَ الدَّارِ الْآخَرَاتِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
 ۱۹ حضرات ابوسعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت جگایا آدمی نے رات کے وقت اپنی بیوی کو اور دونوں نے نماز پڑھی یا دونوں نے دو رکعتیں اکٹھی پڑھیں تو لکھے جاتے ہیں یہ دونوں ذکر اللہ کرنے والے مردوں اور عورتوں میں۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

امت کے بلند مرتبہ کون لوگ ہیں

۱۱۷۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَاصْحَابُ اللَّيْلِ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
 ۲۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے اشراف (یعنی بلند مرتبہ) وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید کو اٹھانے والے (یعنی حامل و حافظ قرآن) اور رات کو جاگنے والے (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے والے ہیں)۔ (بیہقی)

رات کی عبادت کے سلسلہ میں حضرت عمر کا معمول

۱۱۷۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَهُمْ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَتْلُو هَذِهِ الْأَيَّةَ دَأْمَ أَهْلِكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا تَسْأَلُكَ رِزْقًا تَحْنُ تَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى - رَوَاهُ مَالِكٌ
 ۲۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن الخطابؓ رات کو نماز پڑھتے تھے جس قدر خدا چاہتا تھا۔ یعنی جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو اپنے اہل (بیوی) کو نماز کے لئے جگاتے اور کہتے نماز پڑھو! (اٹھو نماز پڑھو) اور پھر یہ آیت پڑھتے وَأَمْرًا أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا تَسْأَلُكَ رِزْقًا تَحْنُ تَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى یعنی حکم دے اپنے اہل کو نماز کا اور صبر کر اس پر نہیں مانگتے ہم تجھ سے روزی، ہم ہی دیتے ہیں تم کو رزق، اور آخرت پر ہنر گاروں کے لئے ہے۔ (مالک)

اعمال میں میانہ روی کا بیان

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

فصل اول

۱۱۷۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَقُطَ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَيَصُومُ حَتَّى نَقُطَ أَنْ لَا يَفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ
 حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ نہ رکھتے مہینے کے اکثر دنوں میں یہاں تک کہ ہم یہ خیال کر لیتے کہ آپ اس مہینے میں روزہ نہ رکھیں گے اور آپ اکثر ایام میں روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم

لَا تَشَآءُ أَنْ تَرَكَهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ ۖ
وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ۔
(رواہ البخاری)

یہ گمان کرتے کہ آپ اب روزہ نہ چھوڑیں گے۔ اور اگر تو چاہتا کہ رات کے وقت آپ کو نماز پڑھنا دیکھے تو دیکھتا آپ کو نماز پڑھتا ہوا اور اگر تو چاہتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو آپ کو سوتا ہوا پاتا۔ (بخاری)

مداومت عمل کی فضیلت

۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک بہترین اعمال میں سے وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ (بخاری و مسلم)

بساط سے باہر عبادت نہ کرنی چاہیئے

۴۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اختیار کرو اعمال میں سے جتنا کہ کر سکو (یعنی جتنا عمل کرنے کی ہمیشہ طاقت ہو) اس لئے کہ خداوند تعالیٰ (تو اب دینے میں) ملول نہیں ہوتا جب تک کہ تم ملول نہ ہو یعنی تنگ آکر نہ چھوڑ دو۔ (بخاری و مسلم)

اس وقت تک عبادت کرنی چاہیئے جب تک اس میں دل لگے

۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُمْسِكِ أَحَدُكُمْ نِشَاطَهُ وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب تک خوشی اور اطمینان سے نماز پڑھ سکو تو پڑھو اور جب سست ہو جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

اوتھنے کی حالت میں نماز نہ پڑھنی چاہیئے

۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَائِمٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَعْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز میں اوتھنے لگے تو اس کو چاہیئے کہ وہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے اس لئے کہ اوتھتے ہوئے نماز پڑھنے کی حالت میں وہ یہ نہیں سمجھتا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مغفرت کا طالب ہو اور اس کی زبان سے بددعا نکل جائے۔ (بخاری و مسلم)

دین آسان چیز ہے اسے اپنے عمل سے سخت اور ہیبت ناک نہ بناؤ

۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدًا إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِأَلْعَدَدِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدَّلَاجَةِ۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین میں آسانی ہے اور جو شخص دین میں سختی کرتا ہے دین اُس پر غالب آجاتا ہے پس میانہ روی اختیار کرو، قوت کے موافق عمل کرو خوش رہو اور صبح و شام اور کچھ رات کے چھتے میں خدا سے مدد طلب کرو۔ (بخاری)

رات کے بقیہ اور اوون ظائف کو دن میں پڑھ لیتا چاہیئے۔

۴۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ يَسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدًا إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِأَلْعَدَدِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدَّلَاجَةِ۔ (رواہ البخاری)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا دین آسان بنا لے اور اوون ظائف کو دن میں پڑھ لیتا چاہیئے۔

وَسَلَّمَ مَنْ تَامَ عَنْ حَرْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَ فِيهَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ذلیف پور کے بغیر سو رہا یا کچھ ذلیف پڑھنے سے رہ گیا اور اس کو نیند آگئی اور پھر اس کو نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو وہ اسی حساب میں شمار کیا جاتا ہے گویا اس نے رات ہی کو پڑھا ہے۔ (مسلم)

معذوری کی حالت میں بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم

۱۱۷۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنِ قَامًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَا جَنْبٍ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ۔ اگر کھڑا ہونے کی قوت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ اور بیٹھنے کی قوت بھی نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر پڑھ۔ (بخاری)

بغیر عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے والے کو آدھا ثواب ملتا ہے

۱۱۸۰ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا أَوْ قَالَ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَضَلُّ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتا ہے آپ نے فرمایا اگر کھڑے ہو کر پڑھے تو بہتر ہے اور بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے سے آدھا ہے اور جو شخص لیٹ کر پڑھے اس کا ثواب بیٹھے ہوئے پڑھنے کے ثواب سے آدھا ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

نیند آنے تک با وضو ذکر اللہ میں مشغول رہنے والے کی فضیلت

۱۱۸۱ عَنْ أَبِي مَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا أَوْ ذَكَرَ اللَّهَ حَتَّى يَذْكُرَهُ النَّعَاسُ لَوْ يَمْلِكُ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِّنْ حَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ذِكْرُهُ التَّوْحِيدَ فِي كِتَابِ الذِّكْرِ بِرَدِّ آيَةِ ابْنِ السَّيِّ

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص با وضو اپنے بستر پر جائے اور خدا کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو نیند آجائے اور جب رات کو پہلو بدلے تو خدا سے دین و دنیا کی بھلائی چاہے تو خدا اس کو دین و دنیا کی بھلائی عطا فرمادیتا ہے۔ (اسے نووی نے "کتاب الاذکار" میں ابن السبی کے حوالے سے روایت کیا ہے۔)

وہ خوش نصیب جن سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے

۱۱۸۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ تَارَعَ عَنْ دُمَائِهِ دَلْحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حَبِيَّةٍ وَ أَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَلِكِيهِ أَنْظِرُوا إِلَى عَبْدِي تَارَعَ عَنْ دُمَائِهِ دَلْحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حَبِيَّةٍ وَ أَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فَيَمَّا عِنْدِي دَ شَفَقًا مِّمَّا عِنْدِي وَ رَجُلٌ عَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَنْهَزَمَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْإِنْهَازِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار دو شخصوں سے خوش ہوتا ہے ایک وہ جو اپنے نرم بھپونے اور لحاف اور اپنی عیوب ہوی سے رات کے وقت نماز کے لئے علیحدہ ہوا۔ خداوند تعالیٰ اس شخص کو دیکھ کر اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو جو صرف نماز کے لئے اپنے نرم و گرم بھپونے اور محبوب زوجہ سے علیحدہ ہوا اور اس چیز کی خواہش سے علیحدہ ہوا جو میرے پاس ہے (یعنی میری رضا اور ثواب) اور اس چیز کے خوف سے جو میرے پاس ہے (یعنی میری ناراضی اور عذاب) اور دوسرا

وَمَا لَهُ فِي الرَّجُوعِ قَدَرٌ حَتَّى هُرِّبَ دَمُهُ فَيَقُولَ
 اللَّهُ لِمَلَايِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا
 عِنْدِي وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِي حَتَّى هُرِّبَ دَمُهُ
 رَدَّاهُ فِي شَرَحِ الشُّعْرِ

کہتا ہے میرے بندے کو دیکھو جو واپس آیا محض اس چیز کی آرزو ہے جو میرے پاس ہے (یعنی میری رضا اور ثواب) یہاں تک کہ اس نے اپنا
 خون بہا (شرح السنہ)

فصل سوم

۱۱۸۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوَةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا
 نَصِفُ الصَّلَاةَ قَالَ فَأَتَيْنَهُ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي جَالِسًا
 فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ
 ابْنِ عَمْرٍو دَخَلْتُ حَدَّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ
 صَلَوَةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا اِطْلَعْ نَصِفُ الصَّلَاةَ قَاعِدًا
 تُصَلِّي قَاعِدًا أَقَالَ أَجَلَ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ
 (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی
 ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ (نفل) نماز آدمی
 بیٹھ کر اُدھی نماز ہے۔ راوی کہتا ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔
 میں نے اپنا ہاتھ حضورؐ کے سر مبارک پر رکھ دیا یعنی نماز سے فراغت
 کے بعد۔ اور سر پر ہاتھ رکھنا عرب میں اظہارِ تعجب کا طریق تھا، آپؐ
 فرمایا۔ اے عبداللہؓ عمروؓ کے بیٹے! تجھ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا۔ یا
 رسول اللہؐ مجھ سے یہ بیان کیا گیا تھا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ
 بیٹھ کر نماز پڑھنا اُدھی نماز کے برابر ہے اور آپؐ خود بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں؟ آپؐ فرمایا ہاں۔ لیکن میں تم میں سے کسی ایک شخص کے مانند
 نہیں ہوں (یعنی یہ بات میرے ساتھ مخصوص ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے میری نماز کا ثواب آدھا نہیں ہوتا)۔ (مسلم)

نماز میں راحت و سکون ہے

۱۱۸۴ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ دَجَلُ
 مِنْ خِزَاعَةِ لَيْثَنِي مَبْلُتٌ فَاِسْتَوَحْتُ فَكَانَتْهُمْ
 عَابِدًا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفِمْ الصَّلَاةَ يَا بِلَالُ أَرِحْنَا
 بِهَا۔ (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے
 کہا کہ کاش میں نماز پڑھوں اور آرام پاؤں (یعنی نماز پڑھنے میں مجھ
 لذت اور سکون حاصل ہو) صحابہ نے اس قول پر اس کو عیب
 لگایا (یعنی صحابہ یہ سمجھے کہ میں نماز پڑھ کر کبھی آرام حاصل کروں،
 اور اس کو بُرا سمجھا) اس شخص نے اس غلط فہمی کو رفع کرنے کے
 لئے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے جانا ہے کہ بے بلالؓ رضی اللہ عنہ کہہ تاکہ ہم اس سے راحت حاصل کریں (یعنی
 نماز میں مشغول ہو کر راحت و لذت پائیں)۔ (ابوداؤد)

وتر کا بیان

فصل اول

بَابُ الْوُتْرِ

۱۱۸۵ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ صَلَوَةُ اللَّيْلِ فَإِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ
 رُكْعَةً وَاحِدَةً تَوَاتَرَتْ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى۔

حضرت ابن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات
 کی نماز دو رکعت ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف
 ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے جو اس نماز کو طاق بنا دے گی۔

۱۸۷۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْوُتْرَةُ رَكْعَةٌ مِمَّنْ أَخَذَ اللَّيْلَ - رَدَّاهُ مُسَلِّمًا (بخاری و مسلم)
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
 وتر آخری رات کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

ایک تشہد کے ساتھ پانچ رکعتیں پڑھنے کا مسئلہ

۱۸۸۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
 يُؤْتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي
 أَحَدِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات
 کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں سے پانچ رکعتوں میں وتر پڑھتے
 تھے اور ان کے درمیان صرف آخری رکعت پر تشہد کے لئے بیٹھتے تھے
 (بخاری و مسلم)

آنحضرت کی نماز تہجد و نماز وتر

۱۸۸۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ
 فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أُنَبِّئُنِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ
 قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنْ خُلِقَ نَبِيٌّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَتْ الْقُرْآنُ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
 أُنَبِّئُنِي عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 لَنَا نَعِدُ لَهُ سِوَاكَ وَهُوَ رَكْعَتَانِ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ
 أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي
 تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ
 وَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيُحَمِّدُهُ وَيَبْدُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ
 وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ
 اللَّهَ وَيُحَمِّدُهُ وَيَبْدُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا مِمَّنْ
 ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ
 فَبَيْنَ أَحَدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَأْتِي فَلَمَّا اسْتَقَامَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَآخَذَ اللَّحْمَ أَوْ تَرَبَّسَمَ
 وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأُولَى فَبَيْنَ
 تِسْعَ يَأْتِي وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحْتَأَتْ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا
 عَلَيْهِ تَوَدُّ أَوْ وَجَعَ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ
 ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا
 صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا
 سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
 میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے ام المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے خلق کا حال بیان فرمائیے۔ انھوں نے کہا، کیا تم نے قرآن
 نہیں پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں، انھوں نے فرمایا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کا خلق قرآن ہی تھا یعنی قرآن میں جو اخلاق حسنہ مذکور
 ہیں وہ سب آپ میں پائے جاتے تھے (پھر میں نے عرض کیا۔ اے
 ام المؤمنین رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال بیان فرمائیے
 تو انھوں نے کہا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسواک اور
 پانی کا انتظام کرتے تھے۔ پس بیدار کرتا اللہ تعالیٰ آپ کو رات کے
 وقت جب اس کا جی چاہے اور آپ بیدار ہو کر مسواک کرتے پھر وضو فرماتے
 اور اس کے بعد نو رکعتیں پڑھتے جس میں سے آٹھویں رکعت پر تشہد کے
 لئے بیٹھتے خدا کا ذکر کرتے خدا کی تعریف کرتے اور دعا کرتے اور اس کے بعد
 سلام بھیجتے بلند آواز سے ہم کو سنانے کے لئے۔ پھر سلام کے بعد دو
 رکعت اور پڑھتے بیٹھ کر۔ پس اے بیٹے یہ گیارہ رکعتیں ہوتیں۔ پھر جب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف زیادہ ہو گئی اور گوشت ڈھیل
 ہو گیا تو آپ سات رکعتوں میں وتر پڑھ لیتے اور دو رکعتیں حسب معمول سابق
 آخر میں بیٹھ کر پڑھتے۔ پس اے بیٹے یہ نو رکعتیں ہوتیں اور نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کوئی نماز پڑھتے تو اس کو ہمیشہ پڑھنا
 پسند کرتے اور جب کبھی ایسا ہوتا کہ نیند کے غلبے کے سبب یا درد کی وجہ سے
 آپ رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔ اور مجھ کو
 یہ یاد نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن کسی ایک رات میں پڑھا
 ہو یا ساری رات یعنی عشرہ سے لے کر صبح تک نماز پڑھی ہو یا سوائے

غَيْرَ مَضَاتٍ۔

رمضان کے کسی چھینے میں پورے چھینے کے روزے رکھے ہوں (یعنی یہ

رَدَّوْا مُسْلِمٌ) باتیں آپ نے کبھی نہیں کیں۔ (مسلم)

وتر رات کی آخری نماز ہونی چاہیے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ اپنی رات کی نماز میں آخری نماز وتر کو رکھو۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو (یعنی صبح کے آثار

نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو)۔ (مسلم)

وتر کے اوقات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص

کو اس امر کا اندیشہ ہو کہ آخر رات میں وہ وتر پڑھنے کے لئے نہ اٹھ سکے گا

اس کو چاہیے کہ وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لے (یعنی عشا کی نماز

کے بعد) اور جس شخص کو آخر رات میں اٹھنے کی امید ہو وہ رات کے

آخر میں وتر پڑھے اس لئے کہ پچھلی رات کی نماز مشہودہ ہے (یعنی اس

وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں) اور (آخر رات میں وتر پڑھنا) بہتر ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات

کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں (یعنی ابتدائی رات، درمیان اور آخری

شب میں بھی) اور آپ کے وتر کی انتہا رات کا آخری چھٹا حصہ تھا۔

(بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت ابو ہریرہؓ کو تین باتوں کی وصیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دوست (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ کو

وصیت کی تین باتوں کی۔ ایک تو ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی دوسرے

دو رکعت نماز کی آفتاب طلوع ہونے کے بعد (یعنی اشراق یا پاشت کی)

اور تیسرے یہ کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آنحضرت شروع رات میں بھی وتر پڑھتے تھے اور آخری رات میں بھی

غضیف بن عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل جنابت کرتے دیکھا

ہے، آپ فوراً شروع رات ہی میں غسل فرمایا کرتے تھے یا رات کے آخر میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اکثر تو آپ شروع رات ہی میں غسل

فرمایا کرتے تھے اور اکثر اوقات رات کے آخر میں بھی نہاتے تھے میں نے

۱۱۸۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اجْعَلُوا آخِرَ صَلَواتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرًا۔ (رَدَّوْا مُسْلِمٌ)

۱۱۹۰ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالصَّلَاةِ۔

رَدَّوْا مُسْلِمٌ)

۱۱۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقْدُرَ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤَدِّ أَوَّلَهُ

وَمَنْ طَمَعَ أَنْ يَقْدُرَ أَحَدَهُ فَلْيُؤَدِّ آخِرَ اللَّيْلِ

فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ

رَدَّوْا مُسْلِمٌ)

۱۱۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْ تَرًا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ

وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى رُتْبُهُ إِلَى السَّجْدَةِ

رَمْتَنَقَ عَلَيْهِ

۱۱۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي فِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ

مِمَّا مَثَلَتْهُ آيَاتُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ لَيْلِي

وَأَنْ أُحْدِثَ قَبْلَ أَنْ آتَاكَ۔

رَمْتَنَقَ عَلَيْهِ

۱۱۹۴ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ

أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِي

آخِرِهِ قَالَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا

اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ

وتر کی قضا کا حکم

۱۱۹۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ فَلْيَصِلْ إِذَا رَدَّاهُ التَّوْمِيزُ مَوْسَلًا

زید بن اسلم کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وتر سے غافل ہو کر سو جائے اس کو چاہیے کہ صبح کے وقت اُس کو پڑھ لے۔ (ترمذی مرسل)

آنحضرت وتر میں کون کون سی سورتیں پڑھتے تھے

۱۲۰۰ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُدِّهِ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُؤْتِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأَوَّلَى بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْآخِلَى فِي الثَّانِيَةِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ (رَوَاهُ التَّوْمِيزُ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ وَكَرْبُزَكٍ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ)

عبد العزیز بن جریج کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کون سی سورت پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ پہلی رکعت میں بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْآخِلَى پڑھتے تھے۔ دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّاسِ (ترمذی ابوداؤد)

نسائی نے اسے عبد الرحمن بن ابی ذری سے روایت کیا ہے، احمد نے ابی بن کعب اور دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لیکن ان دونوں نے معوذتین کا ذکر نہیں کیا۔

وتر میں پڑھی جانے والی دعا

۱۲۰۱ وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُتُوبِ الْوُتْرِ أَللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيهِمْ هَدًى بَرًّا وَعَافِيَةً فِيهِمْ عَافِيَةً وَتَوَلَّيْنِي فِيهِمْ تَوَلَّيْتُ وَبَارِكْ لِي فِيهَا أَعْطَيْتَ بَقِيَّتِي شَرًّا مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يَقْضِي عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ مَا رَكَتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

(رَوَاهُ التَّوْمِيزُ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو چند کلمات سکھائے ہیں تاکہ میں ان کو قنوت وتر میں پڑھوں (جن کا ترجمہ یہ ہے) اے اللہ ہدایت دے مجھ کو اور ان لوگوں میں دشمنی کر، جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھ کو اور ان لوگوں میں (دشمنی کر) جن کو تو نے عافیت میں رکھا اور میرے کاموں کو بنائے ان لوگوں کی طرح (جن کے تو نے کام بنائے اور برکت عطا فرما مجھ کو تو اس چیز میں جو تو نے مجھ کو عطا کی ہے اور اس چیز کے شر سے تو مجھ کو بچا، جس میں شر کو مقدر کیا ہے تو نے بابرکت ہے اے ہمارے پروردگار اور بلند ہو تو یہ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)۔

نماز وتر کے سلام کے بعد کی تسبیح

۱۲۰۲ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوُتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَأَتْكَ مَوَاتٍ يُعْبَلُ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ)

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کا سلام پھیرتے تو یہ کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ (یعنی پاک، بادشاہیت پاک)۔

(ابوداؤد - اور نسائی نے کہا ہے کہ آپ یہ جملہ تین مرتبہ کہتے تھے اور تیسری مرتبہ بلند آواز میں کہتے تھے)۔

نماز وتر میں آنحضرت کی دعا

۱۲۰۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ فِي أَحَدِ وَتَرِيهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَبِإِعْظَامِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ
كَمَا أَتَشَاءُ عَلَى نَفْسِكَ (یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری
رضا و خوشنودی کے ذریعہ تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کے ذریعہ)

(رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ) - تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذات خاص کے ذریعہ سے۔
تیری صفات غضب تیری تعریف کا شمار نہیں تو ایسا ہی ہے جیسی کہ تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

فصل سوم

حضرت معاویہؓ کا ایک رکعت وتر پڑھنا

۱۲۰۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ هَذَا لَكَ فِي أَمْرِ الْمَوْتِ
مُعَاوِيَةَ مَا أَوْتَدَّ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ
أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيهٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ
أَبِي مُلَيْكَةَ أَوْتَدَّ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ الْعِشَاءِ
بِرُكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى
ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ دَعَا فَاتَتْهُ قَدْ صَحِبَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواہ البخاری)
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ امیر المومنین حضرت
معاویہؓ کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے جو وتر کی صرف ایک رکعت
پڑھتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ معاویہؓ نے اچھا کیا ہے کہ وہ فقیر
ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن ابی ملکہ نے بیان کیا
ہے کہ حضرت معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر کی پڑھی۔ اُس
وقت ابن عباسؓ رض کا آزاد کردہ غلام بھی موجود تھا۔ اس نے اپنے
آقا سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ اس معاملہ کو چھوڑ دو اس
لئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں۔ (بخاری)

وتر پڑھنے کی تاکید

۱۲۰۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا تَرَوْنَ حَقَّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ
فَلَيْسَ مِنَّا أَلَا تَرَوْنَ حَقَّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا
أَلَا تَرَوْنَ حَقَّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا
(رواہ ابوداؤد)

حضرت بريدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ
فرماتے سنا ہے کہ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم
میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم
میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم
میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

وتر کی قضا پڑھنی چاہیے

۱۲۰۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَامَ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ نَسِيَ فَلْيَصِلْ إِذَا ذَكَرَ أَوْ إِذَا
اسْتَيْقَظَ - (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)
حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، کہ جو
شخص وتر نہ پڑھے اور سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے اُس کو چاہئے کہ
جس وقت یاد آئے اس وقت پڑھے یا جس وقت جاگے پڑھے۔
(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

نماز وتر واجب ہے یا سنت؟

۱۲۰۷ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَّغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ
امام مالکؓ کو معلوم ہوا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے وتر

الْوَيْلُ أَوْ أَحَبُّ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ فَعَلَّ الرَّجُلُ يُرَدُّ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ (رواه في الموطأ)

متعلق دریافت کیا کہ کیا وہ حبیبؐ؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے ہیں وہ شخص بار بار یہی سوال کرتا تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما میں سے کسی کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے وتر پڑھے ہیں۔ (موطأ)

نماز وتر کی قرات

۱۲۰۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِي بِلَيْلٍ يَقْرَأُ فِيهِ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنْ الْقُرْآنِ يقرأ في كل ركعة بثلث سورٍ أخروهن قل هو الله أحد (رواه الترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے جن میں نو سورتیں مفصل کی پڑھتے تھے۔ یعنی ہر رکعت میں تین تین سورتیں اور آخری سورۃ قل هو اللہ أحد ہوتی تھی۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ

۱۲۰۹ وَعَنْ تَائِفٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُرِغِمَةٌ خَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا أَنْكَشَفَ قَرَأَ آتَ عَلَيْهِ لَيْلًا فَتَنَفَّعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ كَعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ (رواه مالك)

نافع کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ میں تھا کہ ایک رات کو آسمان پر ابر چھا گیا اور ان کو صبح ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہوا تو انھوں نے (جلدی سے) ایک رکعت وتر کی پڑھ لی۔ پھر ابر کھل گیا دیکھا تو رات باقی تھی۔ انھوں نے دو رکعت اور وتر میں ملا لیں۔ پھر دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو ایک وتر پڑھ لیا۔ (مالک)

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ایک اور طریقہ

۱۲۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَائَتِهِ قَدْ رَمَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ (رواه مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے بیٹھے قرات کرتے۔ پس جب قرات میں تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور آیتوں کو جو رہ گئی تھیں پڑھتے پھر رکوع میں جاتے اور پھر سجدہ کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھتے (مسلم)

وتر کے بعد کی دو رکعتیں

۱۲۱۱ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكْعَتَيْنِ (رواه الترمذی) وَرَأَى ابْنُ مَاجَةَ خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ رکعتیں ہوتی تھیں اور آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

۱۲۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِي بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَدْرِكُ رَكْعَتَيْنِ يقرأ فيهما ما وهو جالسٌ فَإِذَا ارَادَ أَنْ يَدْرِكَ قَامَ فَدَرَكَ (رواه ابن ماجه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت پڑھتے تھے اور اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے بیٹھ کر جن میں قرآن مجید پڑھتے تھے پس جب آپ رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے۔ (ابن ماجہ)

وتر کے بعد دو رکعتوں کی فضیلت

۱۲۱۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت ثوبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی

إِنَّ هَذَا الشَّهْرُ جَهْدٌ وَثَقْلٌ فَإِذَا دَوَّاهُكُمْ
فَلْيَرْكِعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتْ
لَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) -

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کا جاگنا ایک مشکل اور بھاری کام ہے جس
تم میں سے کوئی شروع رات میں دو رکعت نماز پڑھے تو دو رکعت نماز پڑھنے پھر
اگر آنکھ کھل جائے تو بہتر ہے در نہ یہی دو رکعتیں کافی ہیں۔

وترکے بعد کی دونوں رکعتوں کی سررات

۱۲۱۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا
إِذَا أُرِزِلَتْ وَقَدْ بَيَّنَّهَا الْكُفَرَاءُونَ -

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکے بعد دو
رکعتیں پڑھتے تھے بیٹھ کر جن میں رَاذَا اُرِزِلَتِ الْاَرْضُ اور قُلْ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھا کرتے تھے۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ) (احمد)

بَابُ الْقُنُوتِ

قُنُوتُ كَابِيَانُ

فصل اول

رحمت عالم کو بددعا کی ممانعت

۱۲۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ
يَدْعُوَ الْإِحَادَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَرَّبًا قَالَ إِذَا
قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ - رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ - اللَّهُمَّ
أَجْعَلْهُ بَيْنَ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ هِشَامِ وَبَيْنَ
بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَلَهَاقْكَ عَلَى
مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يَوْسُفَ يَجْهَرُ بِذَلِكَ
وَمَا كَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ الْعَنِي
فَلَانًا وَفُلَانًا لَا أَحْيَاءَ مِنَ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ
اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو
بددعا دینے کا ارادہ کرتے یا کسی کے لئے دعا فرماتے تو (نماز میں) رکوع
کے بعد قنوت پڑھتے اور بعض وقت جب کہ آپ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے تو یہ دعا کرتے اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ بَيْنَ الْوَلِيدِ
وَبَيْنَ هِشَامِ وَبَيْنَ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ
وَلَهَاقْكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يَوْسُفَ (یعنی
اے اللہ تعالیٰ ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن زہر
کو نجات دے اور اے اللہ! قوم مضر پر تو اپنا سخت عذاب نازل
کر اور اس عذاب کو قحط کی صورت ہی میں نمودار کر اباسط
جو یوسف علیہ السلام کے قحط کی مانند ہو) یعنی سات سالوں کا مسلسل

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آپ یہ دعا بلند آواز میں کرتے تھے۔ اور کبھی آپ یہ بددعا کرتے تھے،
اللَّهُمَّ الْعَنِ فُلَانًا وَفُلَانًا (یعنی اے اللہ! لعنت کر تو فلال اور فلان کو) یہ بددعا عرب کے (دشمن اسلام) قبائل کے لئے آپ
کرتے تھے یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ (یعنی تیرے واسطے امر (حکم) میں سے
کچھ نہیں ہے (یعنی آپ کو بددعا کی ممانعت کی گئی۔) (بخاری و مسلم)

وعلى قنوت پڑھنے کا وقت

۱۲۱۶ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْقَبْلَةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ
قَالَ قَبْلَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عامر احوالؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے نماز میں
قنوت کا حال پوچھا۔ یعنی یہ کہ قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا رکوع
کے بعد؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے اس لئے کہ نبی

بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهِدَا إِنَّهُ كَانَ بَعَثَ أَنَا سَائِقًا لَّهُمْ الْفُرَادَىٰ مُتَبَعُونَ رَجُلًا فَأَصْبَحُوا اخْتَفَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهِدَا إِنَّهُ عَاوَا عَلَيْهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک ہینہ تک قنوت پڑھی تھی اور اس کا سبب یہ تھا کہ آپ نے چند قاریوں کو (یعنی قرآن پڑھنے والوں یا قرآن کی تعلیم دینے والوں کو جن کی تعداد ستر تھی باہر بھیجا تھا ان کو شہید کر دیا گیا۔ اس لئے قائلوں کے لئے بددعا کرنے کو آپ نے ایک ہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی جس میں آپ ان کے لئے بددعا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

دُعائے قنوت کس وقت پڑھی جائے

۱۲۱۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُمْتَلِئًا بِالنَّهَارِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَىٰ أَحِبَّائِهِ مِمَّنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى رِجْلِ ذَكَوَانَ وَحَصْبِيَّةَ وَيَوْمِئِذٍ مِّنْ خَلْفِهِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک ہینہ تک پانچوں نمازوں میں قنوت پڑھی۔ آخری رکعت میں "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہنے کے بعد جس میں آپ بددعا کرتے تھے قبیلہ بنی سلیم کی شاخوں رِجْل، ذکوان اور حصیبہ پر اور مقتدی آپ سے کہتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۲۱۵ وَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی پھر آپ نے قنوت کو چھوڑ دیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۲۱۶ وَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَ لَا شَجَعِي قَالَ قُلْتُ لَا يَ يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ آتَى بِكَ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ بِهِمْ بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِينَ أَكَلُوا أَيْقُنُونَ قَالَ آتَى جُمُعِي مُحَدَّثٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ اے اباجان! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم پیچھے ہیں گو کہ میں نماز پڑھی ہے تقریباً پانچ برس تک، کیا یہ حضرات قنوت پڑھتے تھے؟ ابو مالک کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں میرے والد نے کہا کہ قنوت بدعت ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فصل سوم

آخری نصف رمضان میں اور رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کا مسئلہ

۱۲۲۰ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَ لَا يَقُلْتُ لَهُمْ إِلَّا فِي التَّصْبُعِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتِ الْعِشْرَةُ الْآخِرَةُ تَخْلَفُ فَصَلِّ فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَقُولُونَ أَبْنِ أُمَّي - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حسن کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب کو جمع کرنے کے لئے، ابی بن کعب کی امامت میں۔ اور ابی بن کعب روز تک (رمضان میں) نماز (تراویح) پڑھتا اور قنوت رمضان کے صرف آخری نصف حصہ میں پڑھتے۔ اور جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو آپ پڑھنا چھوڑ دیے اور اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتے اور لوگ یہ کہتے کہ ابی بھاگ گئے۔ (ابوداؤد)

۱۲۲۱ وَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَ فِي رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس بن مالک سے قنوت کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے اور ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں صورتوں میں آپ نے قنوت پڑھی ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ
 ماهِ رَمَضَانَ کی عبادت کا بیان !
 فصل اول

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں پورے کا ایک حجرہ بنایا اور کئی راتیں اس کے اندر نوافل پڑھے جب لوگ نماز کے لئے جمع ہو جاتے تو آپ حجرہ سے باہر نکل آتے اور نماز (فرض و تراویح) پڑھتے لوگوں کے ساتھ (کئی روز گزر جانے پر) ایک دن رات کے وقت لوگوں نے حجرہ میں آپ کی آواز سنی اور خیال کیا کہ آپ سو گئے۔ اس خیال کی بنا پر لوگ آپ کو جگانے کے لئے کھانے اور کھنکھاتا کہ آپ باہر تشریف لے آئیں (اور حسب معمول نماز پڑھائیں) آپ نے یہ آوازیں سن کر فرمایا: تمہارے اندر یہ جذبہ ہمیشہ رہے جو میں اس وقت

اَلْمَكْتُوبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض نہ ہو جائے اگر یہ نماز فرض ہو جائی تو تم اس کو ادا نہ کر سکتے۔ اس لئے آئے لوگو! تم اس نماز کو اور دوسری نفل نمازوں کو اپنے گھروں میں پڑھو۔ کیوں کہ نوافل میں بہترین نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی جائے مگر فرض نماز کہ اس کو مسجد میں پڑھنا چاہئے۔ (بخاری)

رمضان کی راتوں میں عبادت کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو
 ۱۰ رمضان میں عبادت کی رغبت دلاتے تھے (یعنی تراویح پڑھنے کی)
 لیکن تاکید کے ساتھ کوئی حکم نہ دیتے تھے چنانچہ آپ فرماتے کہ جو شخص
 رمضان کا قیام کرے صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ اس کے
 پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (راوی کا بیان ہے کہ) رسول اللہ
 ﷺ کی وفات کے بعد اسی طریقہ پر عمل رہا (یعنی جس نے
 چاہا تراویح کو تنہا پڑھ لیا) اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
 بھی اسی پر عمل درآمد رہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائے خلافت میں
 بھی اسی طرح رہا۔ (مسلم)

سنت و نفل نماز گھر پڑھنے کی فضیلت اور اس کے اثرات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو اس کو چاہئے کہ وہ نماز

١٢٢١ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخَذَ حَجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصْبٍ فَصَلَّاهُ فِيهَا لِيَالِي حَتَّى
اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا سَوِيَّتَهُ لَيْلَةً وَظَنُّوا
أَنَّهُ تَدَنَّا فَمَجَّعَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحَّضُ لِيُخْرِجَ إِلَيْهِمْ
فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمْ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ
هَذَا خَشِيتُ أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ
مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا إِلَيْهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ
فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ
الْمَكْتُوبَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نفل نمازوں کو اپنے گھروں میں پڑھو۔ کیوں کہ نوافل میں سے بہن پڑھنا چاہئے۔ (بخاری)

١٢٢٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْغِبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرَانِ
يَأْمُرُهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ
إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
فَتَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ
عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ
أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرَ أَمْرِ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُضِيَ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدٍ

فَلْيَجْعَلْ لَبَنِيَّتِهِ نَضِيْبًا مِّنْ صَلَواتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ
جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهِ مِّنْ صَلَواتِهِ خَيْرًا -
ردو اہل مسلم (برکت عطا فرماتا ہے۔) (مسلم)

فصل دوم

رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں آنحضرت کی عبادت

۱۲۴۲ عَنِ ابْنِ ذَرٍّ قَالَ مُمِنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِأَشْيئًا مِّنَ
الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ
الَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِأَشْيئًا
كَانَتْ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوْنْ لَّنَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّاهُ مَعَ إِمَامٍ حَتَّى يَنْفُزَ
حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ السَّابِعَةُ لَمْ
يَقُمْ بِأَشْيئًا بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ
الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ
بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ
قَالَ السَّجُودُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِأَشْيئًا الشَّهْرِ - (ردو اہل
ابوداؤد و الترمذی و النسائی) و ہادی
ابن ماجہ و ترمذی و النسائی و الترمذی لَمْ
يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِأَشْيئًا الشَّهْرِ -
نوٹ نہ ہو جائے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ فلاح کیا چیز ہے؟ ابوذر نے کہا کہ فلاح سے مراد سحر کا کھانا ہے۔ اس کے بعد ابوذر نے
لے کہا کہ پھر مہینہ کے باقی امام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی) لیکن
ترمذی نے ذکر کیا کہ مہینہ کے باقی دنوں میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

ماہ شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت

۱۲۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاذْهَبْتُ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنْتُ نَحْنُ
أَنْ يُحْيِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ
اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُغْفِرُ لِكَثْرٍ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک روز رات کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا۔ ناگہاں میں نے دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں۔ جب آپ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم ڈرتی تھیں کہ خدا اور اس کا رسول تم پر زیادتی کرے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف لے گئے ہیں آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمان دنیا پر نزول فرما

عَمَّ كَلْبٌ -

رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ - وَزَادَ
رِزِينَ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْزِي الْبُخَارِيَّ يَضَعِفُ هَذَا
الْحَدِيثَ -

ہونا اور بخشتا ہے قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے ریوڑ کے بالوں سے زیادہ۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور رزین نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ
ہیں کہ خداوند تعالیٰ ان لوگوں کے گناہوں کو بخشتا ہے جو دوزخ کے مستحق
ہو چکے ہیں۔ اور ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے بخاری سے سنا ہے وہ اس
حدیث کو ضعیف فرماتے تھے۔)

نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۱۲۲۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ مِهْلُوتِهِ فِي
مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْكُتُوبَةَ رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
حَضْرَت زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ آدمی کی نماز اپنے گھر میں بہتر ہے مسجد کی نماز سے، سوائے فرض نماز
کے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

حضرت عمرؓ کا نماز تراویح کے لئے جماعت مقرر کرنا

۱۲۲۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ قَالَ خَرَجْتُ
مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً إِلَى الْمَسْجِدِ إِذَا النَّاسُ أَوْزَاعُ
مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ
فِيصَلِّي بِصَلَاةِ الرَّهْطِ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَوَجَعْتُ
هُوَ لَا عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ لَكَ أَنْ تَمُوتَ لَمْ
عَزَمَ تَجْمَعُهُمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ
مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ
قَارِيَّتِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعِمَّتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ وَالَّتِي
تَمَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَفْتَوُمُونَ
يُرِيدُ إِخْرَاجَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُولُ مُؤَن
أَوَّلَهُ -
عبد الرحمن بن عبد القادر کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رات کو حضرت عمرؓ
بن الخطابؓ کے ساتھ رمضان کے اندر مسجد میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ
علیحدہ علیحدہ اور متفرق نماز (تراویح) پڑھ رہے تھے یعنی ہر شخص
اپنی اپنی نماز پڑھ رہا تھا اور بعض اپنے قبیلے کے ساتھ پڑھ رہے تھے،
حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ اگر میں ان سب لوگوں کو ایک قاری
کی امامت میں جمع کر دوں تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ آپ نے اس کا ارادہ کر لیا
اور ابی بن کعبؓ کو امام بنا دیا۔ راوی عبد الرحمن کہتے ہیں کہ پھر
ایک مرتبہ رات کے وقت اسی طرح رمضان میں مجھ کو عمرؓ کے ساتھ جانے
کا اتفاق ہوا اور دیکھا کہ لوگ مسجد میں اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ
رہے ہیں حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر کہا کہ ”یہ بہت اچھی بدعت ہے اور وہ
نماز (تراویح) جس کو پڑھ کر تم سو رہتے ہو اس سے بہتر ہے جس کے
لئے تم بیدار ہوتے ہو آخرات میں“ اور اس زمانہ میں لوگ نماز (تراویح) اول وقت پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بخاری)

تراویح کی رکعتوں کی تعداد

۱۲۲۸ وَعَنْ النَّاسِبِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ أَبِي بَكْرٍ
وَلَيْمِينَ النَّدَائِيَّ أَنْ يَقُولَا لِلنَّاسِ فِي رَمَضَانَ
يَا حُدَايَ عَشْرَةَ رُكُوعَةً وَكَانَ الْقَارِيُّ يَقْرَأُ بِالْمِثْقَالِ
حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طَوْلِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا
نَمُوتُ إِلَّا فِي رُوحِ الْفَجْرِ - (رَدَّاهُ مَا لِكُ)
۱۲۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ عُمَرَ قَالَ مَا آذَنَّا النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ
يَكْنُزُونَ الْكُفْرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِيُّ يَقْرَأُ
حضرت سائب بن زیدؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے ابی بن کعبؓ
اور نسیم دارمیؓ کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعتیں پڑھائیں اور
اس زمانہ میں قاری نماز میں دس سواریں پڑھتا تھا جو تلو آیتوں سے زیادہ
ہوتی تھیں یہاں تک کہ ہم قیام کی طوالت سے مجبور ہوتے تھے کہ عصا کا
سہارا لے لیں اور ہم اس نماز سے فارغ ہو کر فجر کے قریب واپس ہوتے تھے۔
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہمیں پایا ہم نے لوگوں کو رمضان میں گریہ
کہ وہ لعنت کرتے تھے کافروں پر اور رمضان میں قاری سورہ بقرہ کو

سُورَةُ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكَعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَعَ - آٹھ رکعتوں میں پڑھاتا تھا اور جب وہ بارہ رکعتوں میں سورہ بقرہ کو ختم کرتا تو لوگ سمجھتے تھے ہلکی نماز پڑھی۔

(درواہ مالک) (مالک)

نماز تراویح کا انتہائی وقت

۱۳۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمِّ بَكْرٍ يَقُولُ كُنَّا نَتَصَرَّفُ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَتَسْتَعِجِلُ الْخُدَمَ بِالطَّعَامِ خَافَةَ فَتَوَاتِ السُّجُودَ وَفِي أُخْرَى خَافَةَ الْفَجْرِ - ۱۳۳۲ (درواہ مالک) حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے امی کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم رمضان میں قیام (تراویح) سے فارغ ہو کر آتے تو خادموں سے جلد کھانے کے لئے کہتے اس خوف سے کہ کہیں سحر کا وقت ختم نہ ہو جائے۔ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ فجر ہو جانے کے اندیشہ سے۔ (مالک)

پندرہویں شعبان کی شب میں نبی آدم کی پیدائش و موت لکھی جاتی ہے

۱۳۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَذَرِينَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِي لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى ثَلَاثًا قُلْتُ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى هَامَتِهِمْ فَقَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَ فِي اللَّهِ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ يَقُولُ لَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا تو جانتی ہے کہ اس رات میں کیا واقعہ ہوتا ہے یعنی شعبان کی پندرہویں رات میں؟ حضرت عائشہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس میں کیا ہوتا ہو۔ آپ نے فرمایا اس میں یہ ہوتا ہے کہ لکھا جاتا ہے بنی آدم میں سے ہر وہ شخص جو اس سال میں پیدا ہوئے والا ہوتا ہے اور اسی رات میں لکھا جاتا ہے وہ شخص جو اس سال میں مرے والا ہوتا ہے اور اسی رات میں اٹھائے جاتے ہیں اعمال آسمان پر اور اسی رات میں نازل کئے جاتے ہیں بندوں کے رزق عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو۔ آپ نے فرمایا کوئی شخص خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ بھی نہیں (یہ سکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا "اور میں بھی خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ خدا نے اپنے فضل و کرم کے سایہ رحمت میں مجھ کو ڈھانک لے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (بیہقی در دعوات کبیر)

(درواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)

اپنے فضل و کرم کے سایہ رحمت میں مجھ کو ڈھانک لے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (بیہقی در دعوات کبیر)

شب برأت میں کینہ توڑ اور مشرک پروردگار کی رحمت سے محروم ہوتا ہے

۱۳۳۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَطْلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ خَلْقٍ إِلَّا الْمُشْرِكِ أَوْ مُشَاجِرٍ - (درواہ ابن ماجہ ورواہ احمد عن عبد اللہ بن عمر بن العاصم ورواہ ابیہ الاثنین مشاجر وقاتل نفس) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روا کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ بلاشبہ خداوند بزرگ و برتر متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرہویں رات میں (بندوں کی طرف) اور اپنی ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور کینہ رکھنے والے شخص کو نہیں بخشتا۔ (ابن ماجہ) اور احمد کی روایت میں ہے کہ قاتل کو بھی خدا نہیں بخشتا۔

پندرہویں شعبان کے روزے اور شب برأت کی عبادت کا حکم

۱۳۳۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رَمَضَانَ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ان

وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ لَيْكَلَةُ النُّصُفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقَوْمُوا
لَيْلَهَا وَصُومُوا لَوَمَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ
فِيهَا لِرُؤُوبِ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ
أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرْ لَهُ أَلَا مُسْتَوْدِعٌ
فَأَرْزُقْهُ أَلَا مَبْتَلًى فَأَعَافِيهِ أَلَا كَذَّاءٌ أَلَا كَذَّاءٌ
حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْدُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کی پندرھویں رات آئے تو تم رات کو قیام کرو (یعنی نوافل پڑھو)۔
اور دن کو روزہ رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں آفتاب غروب
ہونے کے بعد ہی آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے
بمغفرت چاہنے والا تاکہ میں اس کو بخش دوں۔ کوئی ہے رزق مانگنے
والا کہ میں اس کو رزق دوں اور ہے کوئی گرفتار بلا کہ اس کو
عافیت دوں۔ اور ایسا ایسا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن
ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صَلَاةِ الصُّحَىٰ

فصل اول

اشراق و چاشت کی نمازوں کا بیان

نماز چاشت کی آٹھ رکعتیں
حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق
لائے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے کوئی نماز اس سے زیادہ
ملکی نہیں دیکھی۔ لیکن آپ رکوع اور سجدہ کو پورا کرتے تھے۔ ایک اور روایت
میں ام ہانی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔
(بخاری و مسلم)

۱۲۳۴ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَأَغْتَسَلَ وَصَلَّاهُ ثَمَّ فِي رُكْعَاتِهِ
فَلَمَّا رَمَلَتْ قَطْرًا أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ
وَالسُّجُودَ وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ وَذَلِكَ صُحَىٰ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نماز صبحی میں آپ کی نماز کی رکعتوں کی تعداد

معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا چار رکعتیں اور
اس سے بھی زیادہ جس قدر اللہ چاہتا۔ (مسلم)

۱۲۳۵ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الصُّحَىٰ قَالَتْ
أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نماز صبحی کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا
صبح ہوتے ہی تمہاری ہر ہڈی پر صدقہ لازم ہوتا ہے اور تمہاری ہر شے
(سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تمجید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل
(لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے نیکی کا حکم کرنا
صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کے مقابلہ میں دو رکعتیں
چاشت کی کافی ہوتی ہیں۔ (مسلم)

۱۲۳۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَىٰ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ
فَكُلُّ نَسِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ
تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْعُرْوَةِ
صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَخَيْرُ مِمَّنْ
ذَلِكَ رُكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَىٰ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نماز چاشت کا بہتر وقت

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک قوم کو چاشت کی
نماز پڑھتے دیکھا تو کہا یہ لوگ جانتے، کہ اس وقت کے علاوہ دوسرے
وقت نماز اس سے بہتر ہے (یعنی چاشت کی نماز جو یہ لوگ اول وقت

۱۲۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّهُ رَأَىٰ حَتْمًا
يُصَلُّونَ مِنَ الصُّحَىٰ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ
فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْاَوَّلَىٰ بَيْنَ حَيْثُ تَرْمِضُ الْفَصَالُ (ردوۃ اہل مسلم) (جائے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی طرف کامل توجہ رکھنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہو جبکہ اونٹوں کے بچے گرم ہو جائیں یعنی آفتاب خوب بلند ہو جائے۔ (مسلم)

فصل دوم نماز چاشت کی برکت

۱۲۳۸ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ ادْكُحْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ - (ردوۃ الترمذی ورواہ ابوداؤد والدارقطنی عن نعيم بن همار الغطفاني - أحمد عنهم) -

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے! پھر تو میرے لئے چار رکعتیں شروع دن میں۔ کفایت کروں گا میں تجھ کو آخر دن تک۔ (ترمذی۔ ابوداؤد اور دارمی نے اسے نعيم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے ان سب صحابہ سے روایت کیا ہے)

۱۲۳۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرِّبَا نَسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ قَاتٍ سِتُونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَقَبَّذَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ النَّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ يُتَعَبَّى عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَرَكَعَتَا الضُّحَى تُجْرِيكَ (ردوۃ ابوداؤد)

حضرت بريدہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا سنا ہے کہ آدمی کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ پس انسان پر لازم ہے کہ ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ دے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو مٹی کے اندر دفن کر دینا بھی صدقہ ہے اور مودی چیز کو راستہ سے اٹھا کر پھینک دینا بھی صدقہ ہے اگر تو ان میں سے کوئی چیز نہ کر سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لئے کافی ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۲۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِمَّنْ ذَهَبَ فِي الْجَنَّةِ - (ردوۃ الترمذی ورواہ ابن ماجہ و قَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ) -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھے خداوند تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بناتا ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کی اس سند کے علاوہ کوئی اور سند نہیں جانتے۔

۱۲۴۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي مَفْصَلَةٍ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الضُّحَى حَتَّى يَسْتَبِيحَ رَكَعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَا وَ إِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ - (ردوۃ ابوداؤد)

حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز صبح سے فارغ ہو کر مسجد میں اپنی جگہ بیٹھا رہے حتیٰ کہ آفتاب نکل آئے۔ اور وہ اشراق کی دو رکعتیں پڑھے اور درمیان میں بجز کلمہ خیر کچھ نہ کہے تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ دریا کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۱۲۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى شَفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ ذَبْدِ الْبَحْرِ - چاشت کی دو رکعتوں کی حفاظت کرے، بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ وہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجہ) (راحمہ - ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت عائشہؓ اور نماز ضحیٰ

۱۲۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَصَلِّي الضُّحَى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُولُ لَوْلَيْ لِي أَبُو آي مَا تَرَكْتُهَا - (رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجہ) کو ترک نہ کروں۔ (مالک)

نماز ضحیٰ کے بارہ میں آپ کا معمول

۱۲۳۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى يَقُولَ لَا يُصَلِّيْنَهَا (رواہ الترمذی) حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ اس کو نہ چھوڑیں گے اور جب آپ چھوڑ دیتے تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ اب آپ نہ پڑھیں گے (ترمذی) مورق عجلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ کیا تم چاشت کی نماز پڑھتے ہو؟ انھوں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا حضرت عمرؓ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا حضرت ابو بکرؓ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا میرا خیال ہے آپ بھی نہیں پڑھتے تھے (یہ انکار اس امر پر مبنی ہے کہ مسجد میں نہ پڑھتے تھے)۔ (بخاری)

بَابُ التَّطَوُّعِ نفل نماز کا بیان

فصل اول

تحیۃ الوضوء کی فضیلت

۱۲۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمَّا أَتَيْتُ طَهَّرْتُ فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهَّورِ مَا كَتَبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ (رواه البخاری و مسلم) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت بلالؓ سے فرمایا: لے بلال بیان کر تو اپنے اس عمل کو جو سب سے زیادہ امید افزا ہو اور تو نے اسلام کی حالت میں اس پر عمل کیا ہو کیوں کہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تیری جوتیوں کی آواز سنی ہے۔ بلالؓ نے عرض کیا: میں نے اس سے زیادہ امید افزا کوئی عمل نہیں کیا کہ جب میں طہارت حاصل کی کسی نوعیت کی (یعنی غسل کیا ہو یا وضو یا تیمم) نہ ہو یا رات گر اس طہارت سے میں نے نماز پڑھی جس قدر کہ خدا تعالیٰ نے مقدر کی تھی۔ (بخاری و مسلم)

استخارہ کی نماز و دعا

۱۲۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ کو تمام کاموں میں استخارہ کرنا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت (یعنی نہایت اہتمام سے استخارہ کی دعا تعلیم

فرماتے تھے) چنانچہ آپ ارشاد فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے۔ اور پھر یہ دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَغْفِرُكَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ حَیْثَا تَکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا اَلْمُرَحِّیْتُ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَہٗ اَمْرِیْ رَیَا اَکْبَرُ (یہ الفاظ کہے) فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اَجِلِہٖ فَاقْدِرْ لِیْ وَ یَسِّرْ کُلَّ شَیْءٍ بَارِکٌ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا اَلْمُرَشِّیْتُ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَہٗ اَمْرِیْ رَیَا اَکْبَرُ (یہ الفاظ کہے) فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اَجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنْیْ وَ اَصْرِفْہُ عَنْہُ وَ اَقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ شَئْءٌ اَرْضِیْنِیْ بِہٖ قَالَ وَ یَسْمِیْ حَاجَتَہٗ۔

طلب کرتا ہوں تیری قدرت اور تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا طالب ہوں

اِذَا هُمْ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلَا یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیضَةِ ثُمَّ یَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَغْفِرُكَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ حَیْثَا تَکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا اَلْمُرَحِّیْتُ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَہٗ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اَجِلِہٖ فَاقْدِرْ لِیْ وَ یَسِّرْ کُلَّ شَیْءٍ بَارِکٌ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا اَلْمُرَشِّیْتُ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَہٗ اَمْرِیْ۔ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اَجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنْیْ وَ اَصْرِفْہُ عَنْہُ وَ اَقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ شَئْءٌ اَرْضِیْنِیْ بِہٖ قَالَ وَ یَسْمِیْ حَاجَتَہٗ۔

(دَوَاۃُ الْبُحَّارِ)

بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی بات پر قادر نہیں اور تو ہر چیز کا جاننے والا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو غیب کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں وہ کام جو میں کرنا چاہتا ہوں میرے لئے بہتر ہے دین اور سعادت (زندگی) اور انجام کے اعتبار سے۔ یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ ”اے اللہ تعالیٰ! اگر تیرے علم میں وہ کام جو میں کرنا چاہتا ہوں میرے لئے بہتر ہے اس دنیا میں اور آخرت میں تو اس پر مجھ کو قدرت عطا فرما میرے لئے اس کا انتظام فرما دے اور میرے لئے اس کو آسان بنائے پھر میرے لئے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام بُرا ہے میرے دین، زندگی اور انجام کار کے لحاظ سے۔ یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ ”اس دنیا میں اور آخرت میں تو میری توجہ کو اس کی جانب سے پھردے اور اس کا خیال میرے دل سے دُور کر دے اور میرے لئے بہتری کا انتظام کر جہاں کہیں وہ ہو اور پھر مجھ کو اس سے راضی کر۔“ (اس بعد اپنی حاجت بیان کرے۔) (بخاری)

فصل دوم

نمازِ توبہ کا طریقہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحیح کہا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کہیں سے کوئی آدمی جو گناہ کرے پھر وضو کرے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھے اس کے بعد خدا تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو خدا اس کو بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا الذُّنُوبَ لَهُمْ۔ (یعنی وہ لوگ جو بے حیائی کے کام کرتے ہیں یا

۱۲۴۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَ صَدَقَاتُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ ذَنْبٍ يُذْنِبُ ذُنُوبًا ثُمَّ يَقُولُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يَتُوبُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ الَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا الذُّنُوبَ لَهُمْ۔ (دَوَاۃُ التَّوْبَةِ وَ ابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنْ ابْنَ مَاجَةَ

لَمْ يَذْكُرْ الْآيَةَ۔ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں پھر یاد کرتے ہیں اللہ کو اور بخشش چاہتے ہیں، اپنے گناہوں کی۔ (ترمذی، ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے آیت نہیں بیان کی۔

مصیبت کے وقت نماز نفل

۱۲۳۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى - (رداء أبو داود) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی رنج و غم ہوتا یا کوئی مصیبت رونما ہوتی تو آپ نماز پڑھتے۔ (ابوداؤد)

صحیحہ الوضوء کی فضیلت

۱۲۵۰ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ لِيَمَا سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيهِمَا - (رداء الترمذی) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور کہا: تم کو کس چیز نے جنت کے اندر میرے آگے پہنچایا کیونکہ میں جب کبھی جنت میں داخل ہوا تمہاری جوتیوں کی آواز اپنے آگے سنی ہے بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اذان دینے کے بعد ہمیشہ دو رکعت نماز پڑھی ہے اور جب کبھی میرا وضو ٹوٹا ہے اور میں نے وضو کیا ہے تو اس امر کو اپنے اوپر لازم سمجھا ہے کہ خدا کے واسطے مجھ پر دو رکعت ضروری ہیں (یعنی میری حدیث کے بعد وضو کیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں دو چیزوں کی وجہ سے تم جنت کے اندر میرے آگے آگے تھے۔ (ترمذی)

نماز حاجت

۱۲۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيُقَلِّلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَدَعَائِشِ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيَةَ مِنْ كُلِّ يَدٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِشْمٍ لَا تَدْعُ فِي ذَنْبٍ إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَوَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَيْكَ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (ترمذی) حضرت عبد اللہ بن ابی آدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی خدا سے کوئی حاجت رکھتا ہو یا کسی آدمی سے (یعنی کوئی دینی یا دنیوی حاجت ہو تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر خدا کی تعریف کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور پھر یہ دعا کرے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَدَعَائِشِ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيَةَ مِنْ كُلِّ يَدٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِشْمٍ لَا تَدْعُ فِي ذَنْبٍ إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَوَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَيْكَ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ایسا معبود جو برابر اور بخشش کرنے والا ہے پاک ہے اللہ عرشِ عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں صرف اس خدا کے لئے ہیں جو دو گونہاں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے توفیق عمل کا خواستگار ہوں جس کے سبب تیری رحمت کا مستحق بن سکوں اور ایسے عمل کی صلاحیت متمنی ہوں جو تیری بخشش کی موجب ہو اور ہر نیکی سے فائدہ پانا چاہتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی۔ میری کسی بھی گناہ کو بخشش سے نہ بھڑور اور میری کسی مشکل کو باقی نہ رکھ اور میری کوئی حاجت نہ روک جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تمام رحم کرنے والوں سے۔ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

ثُمَّ تَوَخَّذُوا الْعَمَالَ عَلَى الْحَسْبِ ذَلِكَ دَرَوَاةُ الْوَدَادِ وَدَرَوَاةُ أَحْمَدَ

نماز اور نمازی کی عظمت و فضیلت

۱۲۵۴ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آذَنَ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رُكْعَتَيْنِ يُصَلِّيَهُمَا وَإِنَّ الْبَرَّ لَكُنْ رُكْعَةً رَأَى مِنْ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يُعْنِي الْقُرْآنَ -

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ بندے کے کسی عمل پر اتنا مہربان نہیں ہوتا جتنا کہ دو رکعتوں پر جن کو بندہ پڑھتا ہے۔ (یعنی خدا سے زیادہ نماز پڑھنے والے کی طرف متوجہ رہتا ہو اور اس پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے) اور تحقیق بھلائی چھڑکی جاتی ہے بندہ کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں مشغول رہتا ہے اور خدا کا بندہ خدا سے تقرب حاصل کرنے میں جس قدر کفران سے فائدہ اٹھاتا ہے اور کسی چیز سے نہیں۔ (احمد - ترمذی)

دَرَوَاةُ أَحْمَدُ وَالتَّوَيْدِيُّ

بَابُ صَلَوةِ السَّفَرِ فَضْلُ الْوَلِّ

آپ کی نماز قصر

۱۲۵۵ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدْيَنَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّ الْعَصَرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رُكْعَتَيْنِ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۵۶ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ الْخَزْرَاعِيَّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا لَنَا قَطُّ وَأَمْنَهُ بِمَنْ رُكْعَتَيْنِ -

حضرت حارثہ بن وہبؓ خزامی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں اس حال میں کہ ہم بہت سے آدمی تھے اور امن کی حالت میں تھے۔ (بخاری و مسلم)

آیت قصر میں خوف کی قید اور اس کی وضاحت

۱۲۵۷ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَقُصِرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ حُجِبَتْ مِمَّا عَجَبَتْ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صِدْقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقَتَهُ -

حضرت یعلیٰ بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم کافروں کی طرف سے فتنہ میں پڑ جانے کا خوف رکھتے ہو تو نماز کو کم کر لیا کرو۔ لیکن اب جب کہ امن قائم ہو گیا ہے اور خوف نہیں رہا ہے نماز میں کمی کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت عمرؓ نے یہ سن کر کہا جس طرح تم کو یہ شبہ پیدا ہوا ہے اسی طرح مجھ کو بھی ہوا تھا چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، یہ ایک احسان ہے جو خدا نے تم پر کیا ہے پس تم اس کے احسان کو قبول کرو۔ (مسلم)

مدت اقامت

۱۲۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدْيَنَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدْيَنَةِ قِيلَ لَهُمْ أَقْبَحُكُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقْبَحُنَا بِهَا عَشْرًا -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ گئے آپ اس سفر میں دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آ گئے۔ انسؓ سے پوچھا گیا کہ تم مکہ میں کتنا ٹھہرے تھے تو انھوں نے کہا ہم مکہ میں دس دن ٹھہرے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۵۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا أَفَّا قَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَحَنُّنُ نَصَلِّيَ فِي مَابَيْنَ وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقْبَلْنَا الْكَوْثَبَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا - (رداۃ البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کیا اور انیس دن قیام فرمایا اور اس عرصہ میں ہم برابر دو رکعتیں پڑھتے رہے ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان کسی منزل میں انیس دن تک ٹھہرتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اس سے زیادہ ٹھہرتے تھے تو ہم چار رکعت پڑھتے تھے۔ (بخاری)

مسافر حالت سفر میں اگر نفل نماز نہ پڑھے تو کوئی مضائقہ نہیں

۱۲۶۰ وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَوَائِفِ مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ دَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مَسْبُوحًا أَتَمَمْتُ مَسَلُوقِي فَحَبَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَآبَاؤُكُمْ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَذَلِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حفص بن عاصم کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رفاقت میں مکہ کے سفر میں رہا۔ پس ہم کو انھوں نے دو رکعت نماز ظہر کی پڑھائی اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی قیام گاہ پر آئے اور بیٹھ گئے اور آپ دیکھا لوگوں کو کھڑے ہوئے تو پوچھا یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا نفل پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں نفل پڑھنا پسند کرتا تو اپنی نماز ہی کو پورا نہ کرتا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے نہیں دیکھا اور حضرات ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم بھی سفر میں ہی کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

جمع بین الصلوٰتین

۱۲۶۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَبِيلٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ - (رداۃ البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کو جمع کرتے تھے (یعنی ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے) جب کہ سفر میں ہوتے اور مغرب و عشاء کو بھی جمع کر لیتے تھے۔ (بخاری)

سواری پر نماز پڑھنے کا مسئلہ

۱۲۶۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يَوْمِي إِسْمَاءَ صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرِيقَ الَّذِي يُوْتَرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں رات کو اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ سواری کا رخ کسی جانب ہو اور اشارہ سے کام لیتے تھے مگر فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے تھے البتہ وتر (سواری ہی پر) پڑھ لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱ حضرت کا نماز قصر نہ پڑھنا

۱۲۶۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلَاةَ وَآتَمَ - (رداۃ فی شرح السنۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح کیا ہے یعنی نماز میں قصر بھی کیا ہے اور پوری بھی پڑھی ہے۔ (شرح السنۃ)

بلا قصد و ارادہ پندرہ دن سے زیادہ قیام کی صورت میں قصر جائز ہے

۱۲۶۴ وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا

اور فتح کر میں حضور ﷺ کے ساتھ رہیں قیام فرمایا آپؐ مکہ میں
اٹھارہ راتیں اور فرض نمازیں اس عرصہ میں دو دو رکعتیں پڑھیں اور
شہر کے لوگوں سے فرمادیا کہ تم چار رکعتیں پڑھو اس لئے کہ ہم مسافر ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْ مَعَهُ الْفَتْمَةُ فَأَقَامَ
بِمَكَّةَ ثَمَانِي عَشَرَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا دَكَّتَيْنِ
يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفَرٌ -

(دَوَاۓ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

قصر صرف چار رکعت والی نماز ہی میں جائز ہے

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دورانِ سفر نبی ﷺ
کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں
اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے سفر و حضر میں رسول اللہ ﷺ
علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی ہے حضر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں
پڑھیں اور بعد میں دو سنتیں اور سفر میں آپ کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں
اور بعد میں دو سنتیں اور عصر میں دو رکعتیں اور اس کے بعد کوئی نماز
نہیں پڑھی یعنی سنت اور مغرب کی نماز سفر و حضر میں برابر میں رکعتیں
پڑھیں (یعنی سفر میں مغرب کی نماز میں کوئی کمی نہیں کی) گویا یہ مغرب
کی نمازوں کے وتر ہیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں سنت پڑھیں۔

۱۲۶۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ دَكَّتَيْنِ وَبَعْدَهَا دَكَّتَيْنِ
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْحَضَرِ السَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا
وَبَعْدَهَا دَكَّتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ
دَكَّتَيْنِ وَبَعْدَهَا دَكَّتَيْنِ وَالْعَصْرَ دَكَّتَيْنِ وَ
لَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ
السَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ دَكَّاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ
وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وَتُرُّ النَّهَارَ وَبَعْدَهَا دَكَّتَيْنِ -

(دَوَاۓ التِّرْمِذِيُّ) (ترمذی)

جمع بین الصلوٰتین

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو غزوہ تبوک کے
ایام میں جب دو پہر ڈھل جاتی تو کوچ کرنے سے پہلے ظہر اور عصر دونوں
کو جمع کر لیتے اور دو پہر ڈھلنے سے پہلے کوچ کا اتفاق ہوتا تو ظہر میں دیر
کرتے اور عصر کے وقت ٹھہر کر ظہر و عصر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں
بھی اسی طرح کرتے۔ یعنی اگر غروب آفتاب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب میں
دیر کرتے اور عشا کا وقت آجانے پر دونوں کو جمع کرتے اور آفتاب غروب ہونے
کے وقت کوچ فرماتے تو مغرب اور عشا کی نماز کو جمع کرتے اور پھر کوچ کرتے

۱۲۶۶ وَعَنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ جَمْعُ
بَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ دَخَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ
أَخَذَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَلِكَ
إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ جَمْعُ بَيْنِ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ وَإِنْ دَخَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ أَخَذَ
الْمَغْرِبَ حَتَّى يَدْخُلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا -

(دَوَاۓ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) (ابوداؤد - ترمذی)

سواری پر نماز پڑھنا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں نفل
پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اونٹنی کو قبلہ رخ کر کے تکبیر کہتے اور پھر اونٹنی بٹھ
چلتی اس رخ پر نماز پڑھ لیتے۔

۱۲۶۷ وَعَنِ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ أَرَادَ أَنْ يَنْطَوِّعَ اسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ يَنَاقِبُهَا فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رُكْبَاتُهُ -

(دَوَاۓ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو ایک
کام پر بھیجا جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ آپؐ اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے ہیں

۱۲۶۸ وَعَنِ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ

تَحَوُّ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الزُّكُوفِ اور آپ کا رخ مشرق کی جانب ہے اور آپ رکوع سے سجدے کو زیادہ نیچا
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت عثمان کا منیٰ میں قصر نہ کرنا

۱۲۶۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكْعَتَيْنِ وَالْبُيُوتُ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرَ امْنٍ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدَ أَرْبَعًا كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الرَّحْمَةِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّى هَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں (رفض نماز کی) دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے آغاز میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ابام کے ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعت پڑھتے اور تنہا پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔ (بخاری و مسلم)

قصر رخصت سے زیادہ عزیمت ہے

۱۲۷۰ وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتُرِكَتِ الصَّلَاةُ السَّفَرُ عَلَى الْفَرَسِ فِي الْأَوَّلَى قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا بَالُ عَائِشَةَ شَتَمَتْ قَالَ تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابتدا میں دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعت نماز فرض کی گئی اور سفر میں نماز بدستور دو ہی رکعت رکھی گئی۔ زہری کہتے ہیں کہ میں نے عروہ سے کہا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کیا حال ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح قصر اور اتمام دونوں کو جائز سمجھتی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

قصر خدا کا حکم ہے

۱۲۷۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَّمَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً (رَوَاهُ أَبُو مُسْلِمٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے فرض کی ہے نماز تمہارے نبیؐ کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت۔ (مسلم)

قصر قرآن و سنت سے ثابت ہے

۱۲۷۲ وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا نِصْفُ مَا يَكُونُ فِي السَّفَرِ سُنَّةً (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں دو رکعتیں مقرر کی ہیں اور یہ دو رکعتیں (نوا میں) پوری ہیں ناقص نہیں۔ اور سفر میں وتر پڑھنا سنت ہے۔ (ابن ماجہ)

مسافت قصر کی حد

۱۲۷۳ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْمَرُ الصَّلَاةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُونُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِي

امام مالکؒ کہتے ہیں کہ ان کو یہ معلوم ہوا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس مسافت کے بقدر جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے، سفر میں

مِثْلَ بَابَيْنِ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِي مِثْلِ بَابَيْنِ مَكَّةَ
قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَرْبَعَةٌ بَرْدٌ -
(رَدَاةٌ فِي الْمَطَا)

تصہ کرتے تھے اور اسی طرح اس مسافت کے بقدر سفر میں جو مکہ
اور عسفان اور مکہ اور جدہ کے درمیان ہے۔ مالک کہتے ہیں کہ
یہ مسافت ۳۶ کوس کے برابر ہے۔ (موطا)

سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۴۷ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا خَمَارًا يَتْرُكُ كَعْتَيْنِ
إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ - (رَدَاةٌ أَبُو دَاوُدَ
الترمذی و قَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ) -
۱۲۴۸ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنْ عَبَدَ اللَّهُ بَيْنَ عَمَرَكَانَ
يَرَى أَبْنَاءَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَتَنَفَّلُونَ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ
عَلَيْهِ - (رَدَاةٌ مَالِكٌ) -

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اٹھارہ دن تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا رفیق سفر رہا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ دن ڈھلنے کے بعد ظہر سے
پہلے آپ نے کبھی دو رکعتیں ترک کی ہوں۔ (ابوداؤد اور ترمذی نے
کہا یہ حدیث غریب ہے)۔
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبید اللہ
کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھتے اور منع نہ فرماتے۔
(مالک)

جمعہ کا بیان

بَابُ الْجُمُعَةِ

فصل اول

جمعہ کی فضیلت سے یہود و نصاریٰ کا اعراض

۱۲۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ اتَّخَذُوا السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ
أَنَّهُمْ أَوْ تَوَلَّوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَ أَوْ تَبَيَّنَا مِنْ بَعْدِهِمْ
ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْهِمْ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ فَاتَّخَذُوا فِيهِ قَهْدًا أَنَا اللَّهُ لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا
فِيهِ تَبَعٌ أَلَيْسَ دَعْدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدْرِهِمْ فَقَالَ
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَحْنُ الْأَخِرُونَ الْأَوَّلُونَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ
أَنَّهُمْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى آخِرِهِ وَفِي أُحْدَى لَهُ عَنْهُ
وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي اخِرِ الْحَدِيثِ تَحْنُ الْأَخِرُونَ مِنْ هَلِ
الْمَدَنِيَّةِ وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُقْضَى لَهُمْ
قَبْلَ الْخَلَائِقِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم دنیا
میں آخر میں آنے والے ہیں اور ہم قیامت میں پہلے ہونے والے ہیں پھر اہل
کتاب کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ہم کو بعد میں عطا ہوئی ہے پھر
یہ دن (جمعہ کا) وہ دن ہے جو ان پر (یعنی اہل کتاب پر) فرض کیا گیا
تھاپس انھوں نے اس میں اختلاف کیا۔ اور ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس
کی بابت ہدایت فرمائی۔ پس اب دوسرے لوگ (یعنی دوسری قومیں) جمعہ کے
معاملہ میں ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے اختیار کر لیا جمعہ کے بعد (سیچر) کے
دن کو اور نصاریٰ نے اختیار کیا سیچر کے بعد (اتوار) کے دن کو بخاری و
مسلم، اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ہم دنیا میں آنے کے اعتبار سے آخری ہیں اور قیامت میں اول
ہوں گے اور جنت میں بھی سب سے پہلے ہم ہی داخل ہوں گے۔ پھر اہل کتاب
کو اس کے بعد دی اور ہر کے الفاظ ہیں جو مذکور ہوئے اور ایک دوسری
روایت میں جو ابو ہریرہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں۔ انھوں

نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مذکورہ حدیث کے آخری حصہ میں کہ) آخر میں ہیں ہم دنیا والوں کے اعتبار سے اور اول ہوں گے
قیامت کے دن کہ ساری مخلوقات سے پہلے ہمارے لئے حکم کیا جائے گا۔

جموعہ کے دن کی فضیلت

۱۲۴۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ - (دَوَاكُ مُسْلِمٍ) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دنوں میں بہترین جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اسی روز آدم علیہ السلام کو پیدا کیا در اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی روز وہ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے روز قائم ہوگی۔

جموعہ کے دن ساعت قبولیت

۱۲۴۵ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مِنْهُنَّ حَقَّهُ وَ قَالَ وَ هِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ وَ فِي رِوَايَةٍ لَهَا قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَالِمٌ يُسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں اگر مسلمان بندہ بھلائی کی دعا مانگے تو خدا اس کو وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے فرمایا ہے کہ وہ ساعت بہت مختصر ہوتی ہے اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر مسلمان بندہ اس کو پالے اور نماز پڑھ کر اس میں بھلائی کی خدا سے دعا کرے تو خدا اس کو وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔

جموعہ کے دن ساعت قبولیت کب آتی ہے

۱۲۴۶ عَنْ أَبِي جُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سَائِنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يُجْلِسَ إِلَّا مَا مُمْرَأَةٌ أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ - (دَوَاكُ مُسْلِمٍ)

ابو جریڈہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن کی ساعت کی نسبت یہ فرماتے سنا ہے کہ منبر پر امام کے بیٹھنے سے نماز کے آخر تک کا جو درمیانی وقت ہے اس میں وہ ساعت ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

جموعہ کی فضیلت اور ساعت قبولیت

۱۲۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ حَزْرَجْتُ إِلَى الطَّوْرِ فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَخَدَّ نَتْنِي عَنِ التَّوْرَةِ وَخَدَّ نَتْنُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنِي أَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تَبَّعَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَ هِيَ مُصْبِحَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تَصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْحَيَّةَ وَالْإِنْسَنَ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملاقات کی۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ انھوں نے میرے سامنے تورات میں سے کچھ بیان کیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ان سے بیان کیں جو احادیث میں نے بیان کیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان دنوں میں جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے بہترین دن جمعہ کا ہے اسی روز آدم پیدا کئے گئے اسی روز ان کو جنت سے نکالا گیا اسی روز ان کی توبہ قبول ہوئی اسی روز ان کا انتقال ہوا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور کوئی چوپایہ انہیں ہے جو جمعہ کی صبح سے طلوع آفتاب تک کان لگاٹے ہوئے نہ ہو یعنی

متظر ہو قیامت کے ہولناک دن کا، مگر حق اور انسان کو اس غافل کیا گیا ہے۔ اور جمعہ کے دن ایک ساعت ہے کہ اگر کوئی بندہ مسلمان اس کو پالے اور اس میں نماز پڑھ کے خدا سے دعا مانگے تو خدا اُس کی خواہش کو پورا کر دے گا۔ کعب احبار نے ذکر کیا کہ یہ دن سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ میں نے کہا بلکہ یہ ساعت ہر جمعہ میں ہوتی ہے۔ یہ سن کر کعب نے تورات کو پڑھا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے عبد اللہ بن سلام سے ملاقات کی اور کعب احبار سے جو گفتگو ہوئی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کعب نے بیان کیا تھا کہ یہ دن سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ عبد اللہ بن سلام نے یہ سن کر کہا کہ کعب نے جھوٹ کہا۔ پھر میں نے کہا کہ کعب نے اس کے بعد تورات کو پڑھا اور کہا کہ وہ ساعت جمعہ کے دن ہوتی ہے۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا۔ کعب نے سچ کہا۔ اس کے بعد عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ میں اس ساعت سے واقف ہوں۔ ابوہریرہؓ نے کہا تو مجھے صحیح کو بتلائیے اور بخل نہ کیجئے عبد بن سلام نے کہا وہ جمعہ کے دن آخری گھڑی ہے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے کہا کہ جمعہ کے دن آخری ساعت کیونکر ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان بندہ اس ساعت کو پالے اور وہ اس نماز میں پڑھتا ہو اور اس وقت جس کام نے ذکر کیا ہے نماز نہیں پڑھی جاتی۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کے انتظار میں اپنی جگہ بیٹھا رہے وہ گویا نماز ہی کی حالت میں ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں میں نے کہا ہاں۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا نماز سے مراد یہی ہے کہ وہ نماز کا انتظار کرے۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی) احمد نے اسے لفظ صدق کعبؓ تک روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلاش کرو اس ساعت کو جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے جمعہ کے دن عصر کے بعد سے آفتاب کے غروب ہونے تک۔ (ترمذی)

فضائل جمعہ

حضرت اوس بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ جمعہ ہی کے دن آدم کو پیدا کیا گیا اور جمعہ ہی کے دن ان کی روح قبض کی گئی اور جمعہ ہی کے

فِيهِ سَاعَةٌ لَا يَصَادُ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يَصِلُ
يَسْأَلُ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ قَالَ كَعْبُ
ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ
فَقَرَأَ كَعْبُ التَّوْرَةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ
فَخَدَّ شَتَّى بَجِلْسِي مَعَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ وَمَا حَدَّثَنِي فِي
يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ كَعْبُ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ
يَوْمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهُ
ثُمَّ قَرَأَ كَعْبُ التَّوْرَةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ آيَةَ سَاعَةٍ هِيَ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَحْبَبْتُ فِيهَا وَلَا تُضَيِّعْ عَلَيَّ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ
الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُونُ آخِرُ
سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصَادُ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يَصِلُ فِيهَا
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ
فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَصِلَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلَى
قَالَ فَهُوَ ذَلِكَ -

رَوَاهُ مَالِكٌ وَابُودَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى أَحْمَدُ إِلَّا قَوْلَهُ صَدَقَ
كَعْبٌ -

۱۲۸۱ وَحَقُّنَ أَنِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَسْمُومَةُ السَّاعَةُ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ
إِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۲۸۲ وَحَقُّنَ أَدْنَى بَيْنِ آدَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ آيَاتِكُمْ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلِقَ آدَمُ وَفِيهِ تُبْقِضُ فِيهِ النَّفْسَةُ

دن صور پھونکا جائیگا اور جمعہ ہی کے دن وہ خوفناک چیخ ہوگی جس کی دہشت سے سب انسان مر جائیں گے۔ پس اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ اس لئے کہ تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جائیں گے صبح پڑنے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے درود آپ کے حضور میں کیوں نہیں کئے جاتے؟ حالانکہ آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو گئی ہوں گی آپ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کو حرام کر دیا ہے (یعنی زمین ان کو قطعی طور پر متاثر نہیں کر سکتی)۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ بیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم مشہود عرفہ کا، اور شاہ جمعہ کا دن ہے۔ آفتاب کسی دن طلوع و غروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے بہتر ہو۔ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے جس کو بندہ مومن پالے اور خدا سے اس میں دعا کرے تو خدا اس دعا کو قبول کر لیتا ہے اور جس چیز سے پناہ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس سے پناہ دے دیتا ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

وَفِيهِ الصَّعَقَةُ فَأَصَكَّدُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ نَعْرِضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَارْتَمَتْ قَالُوا يَقُولُونَ بَلَيَّتْ قَالَتْ إِنَّ اللَّهَ حَزَمَ عَلَى الْإِنْسَانِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالتَّبِیْهَقِيُّ فِي الْمَدَعَاتِ الْكَبِيرَةِ۔

۱۲۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَحْضَلُ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يَأْتِي فِيهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ تَخَوُّبًا إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلَمْ يَسْتَعِذْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَادَ اللَّهُ مِنْهُ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ غَرِيبٌ

فضل سوم جمعہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ ابن عبد المنذر کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن خدا کے نزدیک دنوں کا سردار اور ایک بڑا دن ہے اور خدا کے نزدیک اس کی عظمت عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں سے بھی زیادہ ہے۔ جمعہ کے دن میں پانچ باتیں ہیں، خدا تعالیٰ نے آدم کو اسی دن پیدا فرمایا اور اسی روز ان کو زمین پر اتار دیا اور اسی روز انھوں نے وفات پائی۔ اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں اگر بندہ کسی چیز کی دعا کرے تو خدا وہ چیز اس کو عطا فرمادیتا ہے جب تک کہ کسی حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی روز قیامت قائم ہوگی۔ (ابن ماجہ)

اور احمد نے حضرت سعد بن معاذؓ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری نبی ﷺ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم کو جمعہ کے دن کے حال سے مطلع فرمائیے یعنی اس کی بھلائیوں سے۔ آپ نے فرمایا جمعہ کے اندر پانچ باتیں ہیں، (آخر حدیث تک)

۱۲۸۴ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْيَوْمِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمٍ إِلَّا أَضْحَى وَيَوْمَ فِطْرٍ فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَقَّى اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ خَدَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا مَرَأَةٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جَبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيهِ خَمْسٌ خِلَالِي وَ سَاقِ الْآخِرِ الْحَدِيثُ)

جمعہ کی وجہ تسمیہ

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ جمعہ کا نام اس دن کو کیوں دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس دن تیرے باپ

۱۲۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْئُ شَيْءٌ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لَا

فِيهَا طُبِعَتْ طَيْبَةُ آدَمَ فِيهَا الصَّبْعَةُ وَابْعَثَهُ فِيهَا الْبَطْشَةَ وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَن دَعَى اللَّهَ فِيهَا اسْتَجِيبَ لَهُ۔
(رواہ احمد)

آدم کی مٹی جمع کی گئی اور اس کا خمیر کیا گیا تھا۔ اور اسی روز لفظ ہوگا،
(یعنی صور بھونکا جائے گا جس سے دنیا کی ساری مخلوق مہربانے گی) اور اسی
روز ساری مخلوق کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور اسی روز دار دیگر یعنی قیامت
ہوگی اور اسی دن کے آخری تین گھنٹوں میں ایک گھنٹہ ایسی ہے کہ اس میں
جو دعا کی جائے گی وہ قبول ہوگی۔ (احمد)

جمعہ کے دن آپ پر کثرت سے درود بھیجا چاہیے

۱۲۸۲ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مَا وَالِقَبْلُوةَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودَةٌ يَشْهَدُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَى إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيْهِ صَلَواتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَذَمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ بِرُزْقٍ۔
(رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو اس لئے کہ یہ دن حاضری کا ہے اور
اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص تم میں اس روز مجھ پر درود بھیجتا
ہے وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ درود سے فارغ ہوتا
ہے۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کی وفات کے بعد بھی کیا درود شریف پیش
کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے اس بات کو
کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے پس خدا کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق
دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

جمعہ کو مرنے والے مومن کے لئے بشارت

۱۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةً الْقَبْرِ۔ (رواہ احمد و الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ۔
(احمد۔ ترمذی)۔ ترمذی نے کہا، یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی
انسان متصل نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو وفات پائے وہ قبر کے فتنہ
سے محفوظ رہتا ہے۔

جمعہ مسلمانوں کے عید کا دن ہے

۱۲۸۸ وَعَنْ أَبِي عُبَيْسٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ (الآیۃ) وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ عَلَيْنَا لَأَخَذْنَا بِهَا عَمِيدًا فَقَالَ أَبُو عُبَيْسٍ فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ مِيعِيدِنَا فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَبِئْسَ مَعْرِفَةٌ۔
(رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک یہودی کے ساتھ
یہ آیت کریمہ پڑھی: الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ (یعنی آج کے
دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا) یہودی نے یہ سن کر کہا۔ اگر یہ
آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے ابن عباس نے فرمایا
یہ آیت دو عیدوں کے دن اُتری ہے یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن۔
(ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

جمعہ کی رات روشن رات اور جمعہ کا دن چمکتا دن ہے

۱۲۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔
(یعنی اے اللہ! برکت دے تو ہم کو رجب اور شعبان کے مہینوں میں)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

كَانَ يَقُولُ لِكُلِّهِ الْجُمُعَةُ لَيْلَةٌ أَعَزُّ دَرَجَةً
الْجُمُعَةُ يَوْمَ أَزْهَرَ
(رَدَّاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى) دن ایک منور دن۔ (بیہقی در دعوات کبیر)

بَابُ وَجُوبِهَا فَضْلُ أَوَّلِ

نماز جمعہ ترک کرنے کی وعید

۱۲۹۰ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَآبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا قَالَا
سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
عَلَى أَعْوَادٍ مَنِيَّةٍ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وُدِّهِمْ
الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتَمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ شَيْئًا
لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو لوگ جمعہ کو چھوڑنے سے باز رہیں (یعنی نماز جمعہ کو نہ چھوڑیں) اور نہ خداوند تعالیٰ ان کے دلوں پر جہر لگا دے گا اور وہ غافل لوگوں میں شمار ہونے لگیں گے۔ (مسلم)

فصل دوم

۱۲۹۱ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الْقُسَيْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ تِلْكَ جَمِيعَ تَهَاوُنًا بِهَا طَمَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَفْوَانَ بْنِ يُمَيْرٍ وَاحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی تین جمعوں کو شستی سے ترک کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر جہر لگا دے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی) مالک نے اسے صفوان بن سلیم اور احمد نے ابو قتادہ سے روایت کیا۔

بغیر عذر نماز چھوڑنے کی صورت صدقہ دینا چاہیے

۱۲۹۲ وَعَنْ سُرَّةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدَّةٍ فَلَيْتَصَدَّقَ بِدَيْنَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَبِيضَ دَيْنَارٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بغیر کسی (معقول) عذر کے جمعہ کی نماز کو ترک کیا۔ اس کو چاہیے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔ اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا دینار۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

جمعہ کی اذان سننے والے پر نماز جمعہ واجب ہے

۱۲۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ الْمَدَاءَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کی نماز اس شخص پر فرض و واجب ہے جو جمعہ کی اذان سن لے۔ (ابوداؤد)

۱۲۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ أَدَاكَ التَّلِيلُ إِلَى أَهْلِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو جمعہ پڑھ کر رات کو اپنے اہل و عیال میں پہنچ جائے۔ (ترمذی نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے۔)

وہ لوگ جن پر نماز جمعہ واجب نہیں

۱۲۹۵ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَدْبَعِ عِبْدٍ مَمْلُوكٍ أَوْ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيضٍ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ بِالْفِظِ الْمَصَابِيحِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي دَاوُدَ -

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ حق ہے اور واجب ہر مسلمان پر جماعت سے۔ لیکن چار شخصوں پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے: غلام، عورت، بچہ اور بیمار پر۔ (ابوداؤد)۔ مصابیح کے ہی مانند شرح السنہ میں بنی داؤد کے ایک شخص سے روایت کیا ہے۔

فصل سوم

تارک جمعہ کے لئے وعید

۱۲۹۶ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَّ رَجُلًا يُصَلِّي بِلَنَايَسٍ ثُمَّ أَخْرَقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بَيُوتَهُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی نسبت جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں: یعنی نماز نہیں پڑھتے، یہ فرمایا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں۔ پھر ان لوگوں کے گھروں کو جلادوں جو نماز جمعہ کے لئے نہیں آتے ہیں۔ (مسلم)

۱۲۹۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ مَرَدٍّ كَتَبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُحْصَى وَلَا يُبَدَّلُ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلَاثًا - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بلا وجہ نماز جمعہ کو ترک کیا وہ اس کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے جس کی تحریر مٹائی جاسکتی ہے نہ تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور بعض روایات میں یہ الفاظ تین مرتبہ درج ہیں۔ (شافعی)

نماز جمعہ چھوڑنے والا کچھ اپنا ہی کہتا ہے

۱۲۹۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضًا أَوْ مُسَافِرًا أَوْ امْرَأَةً أَوْ صَبِيًّا أَوْ مَمْلُوكًا فَمَنْ اسْتَعْنَى بِلَهُوٍ أَوْ تَجَارَةٍ أَوْ سِغْنٍ اسْتَغْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ عَنِّي حَمِيدٌ - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ واجب ہے مگر مریض، مسافر، عورت، بچہ اور غلام اس سے مستثنیٰ ہیں (ان پر جمعہ فرض نہیں)۔ پس جو شخص کہ نماز جمعہ سے بے پرواہی اختیار کرے یا لہو و لعب میں مشغول رہے یا کاروبار میں، اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ بے پروا تعریف کیا گیا ہے۔ (دارقطنی)

بَابُ التَّنْظِيفِ وَالتَّبَكُّيرِ

پاکی حاصل کرنے اور نماز جمعہ کو سویرے جانے کا بیان

فصل اول

جمعہ کی نماز کے آداب

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو پاکی حاصل کرے اور نسل لگائے یا خوشبو جو گھر میں موجود ہو پھر گھر سے نماز کو نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان مسجد میں گھس کر نہ بیٹھے۔ پھر جس قدر نماز خدائے اس پر فرض کی ہے، اس کو پڑھے۔ پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس نے کئے ہیں معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہایا پھر مسجد میں نماز پڑھنے کو آیا اور جس قدر نماز اس کے مقدر میں تھی اس نے اس کو پڑھا پھر خاموش بیٹھ گیا یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہوا۔ پھر امام کے ساتھ اس نے نماز پڑھی تو اس کے وہ تمام گناہ بخشے جاتے ہیں جو اس نے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کئے ہیں۔ بلکہ اور تین دن زیادہ کے گناہ۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کی نماز کو مسجد میں گیا خطبہ سنا اور خاموش بیٹھا رہا تو اس کے وہ گناہ جو اس نے جمعہ سے جمعہ تک کئے ہیں بخشے جاتے ہیں بلکہ تین دن زیادہ کے گناہ۔ اور جس نے خطبہ کے وقت یا نماز میں کنکریوں وغیرہ سے شغل کیا، اس نے بڑا کیا۔ (مسلم)

جمعہ میں اول وقت آنے والے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں، یعنی جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو بعد کو آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کہ میں قربانی

۱۲۹۹ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ شِمِّمْ يَمْشِي فِيهَا يَغْفِرَ بَيْنَ اثْنَيْنِ شِمِّمْ يَمْشِي مَا كَتَبَ لَهُ شِمِّمْ يَنْصُبُ إِذَا تَكَلَّمَ إِلَّا مَأْمُومًا إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ شِمِّمْ آتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ شِمِّمْ انْصَبَتْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يَصَلِّيَ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَصْلٌ ثَلَاثَةٌ آتِيَا م. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ شِمِّمْ آتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَانْصَبَتْ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةٌ ثَلَاثَةٌ آتِيَا م. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ قَالًا وَآخِرَ وَمِثْلُ الْمُهَجَّرِ كَمِثْلِ الَّذِي يُهْدَى بِدَنَّةٍ شِمِّمْ كَالَّذِي يُهْدَى بِقَرَّةٍ شِمِّمْ كَبَشًا شِمِّمْ

دُجَابَةٌ ثُمَّ بَيْعَةٌ فَإِذَا خَرَجَ إِلَى مَامٍ طَوَّأُ الْمُحْتَمِلِينَ
وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
آئے وہ اس کی مانند ہے جو دُجَابَہ بھیجے۔ پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس کی مانند ہے جو غری بھیجے اور جو اس کے بعد آئے وہ اس کے مانند ہے جو اُمّ بھیجے۔ پھر جب امام خطبہ کے لئے اُٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

خطبہ کے وقت اسرار بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی ممنوع ہے۔

۱۳۰۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قُلْتُمْ لِمَا حَبِطَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتُوا وَإِلَى مَامٍ
يُخْطَبُ فَقَدْ لَغَوْتُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو، اس وقت اگر تو نے اپنے ساتھ والے سے یہ بھی کہا کہ خاموش رہ، تو تو نے بھی لغو کام کیا۔ (بخاری و مسلم)

مسجد میں کسی کراس کی جگہ سے ہٹانا چاہیئے

۱۳۰۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُقِيمَتِ أَحَدُكُمْ إِحَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ فِيهِ
وَلَكِنْ يَقُولُ ائْتِمْعُوا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اُٹھائے تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو جو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے اور پھر اس کی جگہ خود بیٹھنے کا ارادہ نہ کرے۔ لیکن اس کو یہ چاہئے کہ وہ کشادگی کی خواہش کرے۔ (مسلم)

فصل دوم

جمعہ کے روز عمدہ لباس زیب تن کرنا چاہیئے

۱۳۰۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَتَوَضَّعَ مِنْ طَيِّبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ
ثَمَرٌ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَخْطُ أَغْنَاءَ النَّاسِ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ
إِمَامُهُ حَتَّى يَقْرَأَ مِنْ صَلَواتِهِ كَانَتْ كَقَارَةِ لِمَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلُهَا
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو اس کے پاس ہو تو اس کو لگائے پھر جمعہ کی نماز کو جائے اور لوگوں کی گردنوں کو پھاندتا ہوا مسجد میں داخل نہ ہو۔ پھر جس قدر نماز خدا نے اس کے مقدر میں لکھی ہے یعنی سنت نماز، وہ پڑھے۔ پھر جب امام خطبہ کو کھڑا ہو تو خاموش بیٹھ جائے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا، جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس سے سرزد ہوئے ہیں۔ (ابوداؤد)

جامع مسجد پیدل جانا افضل ہے

۱۳۰۶ وَعَنْ أَبِي بِنِ آدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَابْتَدَأَ بِمَنْشَى وَكَلَّمَ بَرَكَةً وَدَفَى مِنْ إِلَامٍ وَاسْتَمَعَ وَكَلَّمَ بَلَّغَ كَانَتْ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةٍ أَجْرُ مِثْلَيْهَا وَثَلَاثًا
(رَوَاهُ الْمُتَّفَقُونَ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)
حضرت آد بن ابی اسد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن (اپنی بیوی کو بعد صحبت) غسل کرے اور خود بھی غسل کرے اور اول وقت نماز کو جائے، پیدل چلے اور مسجد میں پہلے پہنچے اور امام قریب بیٹھے اور خطبہ سنے اور کوئی بیہودہ بات نہ کہے تو اس کو ہر اس قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی جانب چلے ایک سال کے روزوں اور رات کو عبادت کرنے کا ثواب ملے گا

وَابْنُ مَاجَةَ

ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ - ترمذی

جمعہ کیلئے بطور خاص اچھے کپڑے بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں

۱۳۰۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْنِ مَهْنَتِهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے اگر کوئی جمعہ کی نماز کے لئے علاوہ کاروباری یا محنت مزدوری کے لباس کے دو اور کپڑے بنالے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (ابن ماجہ اور مالک نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا)۔

امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنو

۱۳۰۸ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْضَرُوا الدُّكُوْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَلَنْ دَخَلَهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خطبہ کے وقت حاضر ہو جاؤ اور امام سے قریب رہو، اس لئے کہ آدمی جس قدر نیکوں سے دور رہتا ہے اسی قدر جنت میں پیچھے رہتا ہے اگرچہ وہ جنت میں داخل ضرور ہوتا ہے۔

در رواۃ ابوداؤد

گردنوں کو پھلانگنے کی وعید

۱۳۰۹ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن آدمیوں کی گردنوں کو پھاندے گا، بنایا جائے گا وہ شخص پل جہنم کی طرف۔ (ترمذی نے روایت کی اور کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

خطبہ کے وقت بیٹھنے کا ایک ممنوع طریقہ

۱۳۱۰ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں گھٹنوں کو پیٹ سے ہٹا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اس وقت جب کہ جمعہ کے دن امام خطبہ پڑھتا ہو۔

در رواۃ الترمذی و ابن داؤد

اونگھ آنے کی صورت میں جگہ بدل دینی چاہیئے۔

۱۳۱۱ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اونگھ آجائے مسجد میں جمعہ کے دن اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ کو بدل دے۔

در رواۃ الترمذی

فصل سوم

کسی کو کسی کی جگہ سے نہ اٹھاؤ

۱۳۱۲ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ يَقُولُ لَنْبِي رَسُولُ اللَّهِ

نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا کہ کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے یا بیع سے پوچھا گیا کہ کیا یہ ممانعت جمعہ کے لئے ہے؟ انھوں نے کہا جمعہ اور دوسرے تمام دنوں کے لئے۔ (بخاری و مسلم)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى يَتِيمَ الرَّجُلِ الرَّجُلِ مِنْ مَقْعَدِهِ وَجَلَسَ فِيهِ قِيلَ لَنَا بَيْعٌ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا - رُتِفَتْ عَلَيْهِ

آداب جمعہ کی رعایت کرنے والے کے لئے بشارت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن تین قسم کے لوگ مسجد میں داخل ہوتے ہیں ایک تو وہ جو لغو اور بیوقوف کلام اور فضول کام کے لئے حاضر ہوتا ہے (یعنی خطبہ کے وقت بیکار کام اور لغو کلام کرتا ہے) اور اس کے حاضر ہونے کا یہی صلہ ہے۔ دوسرا وہ شخص جو دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے خدا سے دعا کرتا ہے خواہ وہ اس کو قبول فرمائے یا نہ فرمائے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو خاموشی کے ساتھ خطبہ سننے کے لئے حاضر ہوا ہے، نہ تو اس نے کسی کی گردن پھاندی اور نہ کسی کو اذیت پہنچائی ہیں اس کا یہ فعل کفارہ ہے اس جمعہ سے اس کو بخشا جائے گا اور اس سے ملا ہوا ہے، بلکہ تین دن اور زیادہ کے گناہ کا کفارہ اور یہ اس وجہ سے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص ایک نیکی کرے اس کو دس گنا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۳۱۳ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْضَرُ الْجُمُعَةُ ثَلَاثَةً نَفَرٌ فَرَجُلٌ خَضَرَ هَا يَكُونُ ذَلِكَ حَظَّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ خَضَرَ هَا يَدْعُوهُ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ أَنْ تَشَاءَ أَعْمَالِي وَأَنْ تَشَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ خَضَرَ هَا يَأْتِي بِنُصَايَ وَشُكُوفٍ وَ لَمْ يَخْطُ رَقَبَةً مُسْلِمَةً وَ لَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهُوَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَ زِيَادَةٌ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

خطبہ کے وقت بات چیت کرنے والوں کے لئے وعید

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خطبہ کے وقت بات کرے وہ اس گھر کی مانند ہے جس پر کتابیں لدی ہوتی ہیں اور جو شخص کسی سے کہے خاموش رہ اس کا جمعہ نہیں ہے۔ (احمد)

۱۳۱۴ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَثْقَالَ أَوْ الذِّجِّي يَقُولُ لَهُ أَنْصِتْ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

مسلمانوں کے لئے جمعہ عید ہے

عبید بن السباق مرسلہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں یہ فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت خدا نے اس دن کو (جمعہ کو) مسلمانوں کی عید قرار دیا ہے پس تم جمعہ کو غسل کرو اور خوشبو پاشو تو اس کو لگاؤ اور سواک کو ضروری سمجھو۔ (مالک) ابن ماجہ نے عبید سے روایت کیا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۳۱۵ وَ عَنْ عَبْدِ بْنِ السَّاقِ مَوْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ عِيدًا فَأَغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عَنْدهُ طَيِّبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالتَّيَّوَانِ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَ هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا)

جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو پانے کی اہمیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں پر جب کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور گھر میں خوشبو ہو تو لگائیں اگر خوشبو نہ ہو تو پانی اس کی خوشبو ہے۔ (احمد - ترمذی)

۱۳۱۶ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَلَى السُّلَيْمِ أَنْ تَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طَيِّبٍ أَهْلَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَأَلَمَاءُ لَهُ طَيِّبٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هَذَا أَحَدٌ عَنْ)

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ

فصل اول خطبہ اور نماز کا جامعہ کا بیان

نماز جمعہ کا وقت

۳۱۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
۳۱۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا لَنَا نَقِيلُ وَلَا نَعْدَا إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۳۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ آخَرَهُ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ جب دن ڈھل جاتا۔ (بخاری)
حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز جمعہ سے پہلے نہ تو ہم قیلولہ کرتے اور نہ (دوپہر کا) کھانا کھاتے۔ (بخاری و مسلم)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی کے ایام میں جمعہ کی نماز اول وقت میں پڑھتے اور سخت گرمی کے ایام میں دیر سے پڑھتے۔ (بخاری)

۲ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان نہیں ہوتی تھی

۳۲۰ وَعَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الْيَهُودُ أَوَّلَ الْجُمُعَةِ آوَلَهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّ بَكْرٍ وَغَيْرِهَا كَانَتْ عُمَانُ وَكَثَرُ النَّاسِ نَادِيَ الْبَدَأَ الثَّلَاثَ عَلَى النَّوْدَاءِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت شائبہ بن یزید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جمعہ کی پہلی اذان وہ تھی جو امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد دی جاتی تھی۔ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانوں میں بھی اس پر عمل رہا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی زیادتی ہوئی تو تیسری اذان پڑھائی گئی جو مدینہ کے بازار و زوراء میں کہی جاتی تھی۔ (تیسری اذان سے مراد پہلی اذان ہے)۔ (بخاری)

۳ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے

۳۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَهْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَذْكُرُ النَّاسَ فَكَانَتْ مَبْلُوتَةً قَصْدًا أَوْ خُطْبَتَهُ قَصْدًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور ان کے درمیان بیٹھتے اور ان دونوں خطبوں میں قرآن پڑھتے تھے اور نصیحت کرتے تھے اور آپ کی نماز اوسط درجہ کی ہوتی، اور خطبہ بھی اوسط درجہ کا ہوتا۔ (مسلم)

مختصر مگر پُر تاثیر خطبہ خطیب کی دانائی کی علامت ہے

۳۲۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصْرَ خُطْبَتِهِ مِثْقَلُهُ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ نماز کا طویل کرنا اور خطبہ کا اختصار دانائی کی علامت ہے پس تم نماز کو طویل کرو اور خطبہ کو مختصر پڑھو۔ اور بعض بیان تو جادو کا اثر رکھتا ہے۔ (مسلم)

خطبہ ارشاد فرماتے وقت آنحضرت کی کیفیت

۳۲۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ کہتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور آپ سخت

صَوْنُهُ وَاسْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَانَتْهُ مُنْدِرُ جَبِينٍ
يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَاكُمْ وَيَقُولُ بَعَثْتُ
أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ
إِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى -

غضبناک ہوتے۔ گویا آپ لشکرے لوگوں کو اپنے ان الفاظ میں ڈرا رہے
ہیں کہ دشمن کا لشکر تم کو صبح کے وقت ٹوٹے گا یا شام کو اور فرماتے کہ مجھ کو
اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور یہ ارشاد فرما کر آپ درمیانی انگلی
اور شہادت کی انگلی باہم ملائے (جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس قدر ان دونوں
انگلیوں کی لمبائی میں فرق ہے اتنا ہی مجھ میں اور قیامت میں فرق ہے)

(درواہ مسلم)

خطبہ میں آنحضرت کی قرآن کی آیتیں پڑھا کرتے تھے

۱۳۲۴ وَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ نَادَا
يَا مَالِكُ لِيَهْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ - رُتِفَقُ عَلَيْهِ
۱۳۲۵ وَ عَنْ أُمِّ حِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بِنْتِ الْعُثْمَانَ
قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قَوْلَ الْقُرْآنِ الْمُجِيدِ إِلَّا عَنِ لِسَانِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ
عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ - (درواہ مسلم)

حضرت یحییٰ بن ماریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا: وَ نَادَا يَا مَالِكُ لِيَهْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الخ۔ (بخاری و مسلم)
حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن عثمان کہتی ہیں کہ میں نے سورۃ
ق۔ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
زبان سے سیکھا جو جبکہ آپ ہر جمعہ کے دن منبر پر خطبہ میں پڑھتے تھے۔

عمامہ باندھ کر خطبہ پڑھنا

۱۳۲۶ وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ مَوْدُوءَةٌ قَدْ
أُرْخِيَ طَوِّفُهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -
(درواہ مسلم)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ
کے دن خطبہ پڑھتے تھے اس حال میں کہ آپ سر پر سیاہ عمامہ باندھے
ہوتے تھے اور عمامہ کے دونوں کنارے آپ کے دونوں مونڈھوں
کے درمیان پڑے ہوتے تھے۔ (مسلم)

خطبہ کے وقت تحیۃ المسجد پڑھنے کا مسئلہ

۱۳۲۷ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ
وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا - (درواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ
میں فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں جائے
اور امام خطبہ پڑھنا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ دو ملکی رکعتیں پڑھے
(مسلم)

جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پائی اس نے پوری نماز پائی

۱۳۲۸ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ
مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ (رُتِفَقُ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جس نے امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پائی اس نے پوری
نماز پائی۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آپ کے خطبہ پڑھنے کا طریقہ

۱۳۲۹ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَبَحَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے
پڑھتے تھے۔ اول آپ منبر پر جا کر بیٹھے پھر جب مؤذن اذان سے

الْمَنْبَرِ حَتَّى يَفْرُغَ أَرَادَ الْمَوْذِنُ شَمَّ يَقُومُ
فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ
فَيَخْطُبُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فارغ ہو جاتا تو آپ کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے۔ پھر ایک خطبہ پڑھ کر بیٹھ جاتے اور کوئی بات نہ کرتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ پڑھتے۔ (ابوداؤد)

خطبہ کے وقت نمازی خطیب کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھیں

۱۳۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمَنْبَرِ اسْتَقْبَلَنَا بِوُجْهِهِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مَنْ حَدَّثَ
عُمَرَ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ جاتے تو ہم لوگ اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے۔ (ترمذی نے کہا ہم اس کو صرف محمد بن فضل سے جانتے ہیں جو ضعیف ہے اور جس کا حافظہ خراب ہے۔)

تیسری فصل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے

۱۳۳۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ
قَائِمًا فَمَنْ نَبَاكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ
فَقَدْ وَاللَّهُ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے۔ پس جو شخص تجھ کو یہ خبر دے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے وہ جھوٹا ہے تحقیق میں نے آپ کے ساتھ دہزار نمازوں سے زیادہ پڑھی ہیں۔ (مسلم)

۱۳۳۲ وَعَنْ أَبِي بِنِ عَجْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أُمِّ الْمُكَلَّمِ يَخْطُبُ قَائِمًا فَقَالَ
أَنْظِرُوا إِلَيَّ هَذَا الْحَبِيبُ يَخْطُبُ قَائِمًا وَحَالَ
اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا رَأَى تَجَارَةً أَوْ لَهْوًا أَفْضَوْا
إِلَيْهَا وَتَرَكُوا قَائِمًا -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبدالرحمن بن امّ المکلم اس وقت بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے انھوں نے کہا اس نجیب کو دیکھو بیٹھا ہوا خطبہ پڑھ رہا ہے حالانکہ خداوند تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: وَإِذَا رَأَى تَجَارَةً أَوْ لَهْوًا أَفْضَوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوا قَائِمًا۔ یعنی جس وقت دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل کو تو دوڑ پڑتے ہیں اس کی طرف اور تم کو کھڑا (خطبہ پڑھنا) چھوڑ جاتے ہیں۔ (مسلم)

خطبہ کے وقت ہاتھوں کو بلند نہ کرنا چاہیے

۱۳۳۳ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ أَنَّهُ رَأَى بَشَرَ
ابْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمَنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ
قَلْبُ اللَّهِ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُرِيدُ عَلَى أَنْ
يَقُولَ بَيِّنَةً هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الْمُسْحَاةِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمارہ بن رویبہ کہتے ہیں کہ انھوں نے بشر بن مروان کو منبر پر ہاتھ بلند کئے ہوئے دیکھا جس طرح داعی ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں، تو انھوں نے کہا کہ بڑا کرے اللہ ان ہاتھوں کا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس سے زیادہ اشارہ نہ فرماتے تھے۔ یہ کہہ کر انھوں نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ (مسلم)

آنحضرت کا خطبہ کے وقت منبر پر کھڑے ہو کر ابن مسعود کو مسجد میں بلانا

۱۳۳۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَمَا اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمَنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوا فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَدْ آهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالِ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جموع کے دن منبر پر اطمینان سے بیٹھے تو آپؐ فرمایا بیٹھ جاؤ۔ ابن مسعودؓ نے یہ الفاظ سنے تو مسجد کے دروازہ ہی پر بیٹھ گئے جہاں وہ اس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کو دیکھا تو فرمایا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آ جاؤ۔ (ابوداؤد)

جموعہ کی نماز نہ ملنے کی صورت میں ظہر کی نماز پڑھ لینے کا مسئلہ

۱۳۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَمْلِكْ لَهَا أُخْرَى وَمَنْ فَاتَهُ الْبَرَكَتَانِ فَلْيَمْلِكْ أَرْبَعًا أَذْ قَالَ الظَّهْرُ - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پائی اس کو چاہیے کہ وہ دوسری رکعت اس میں ملائے اور جس شخص کی دونوں رکعتیں فوت ہو جائیں اس کو چاہیے کہ وہ چار رکعتیں پڑھے یا یہ فرمایا کہ ظہر پڑھے۔ (دارقطنی)

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

فصل اول

دشمن کے مد مقابل ہونے کی صورت میں آنحضرتؐ کی نماز اور جماعت

۱۳۳۶ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَحْدِثِ قَوْمِ بَنِي الْعَدُوِّ فَصَبَا فَنَالَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَاقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تَصَلِّ خِافًا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَدَرَكَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَدَوَّى نَافِعٌ خَوْفًا وَرَادَ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلَّوْا رَجُلًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَرَكِبًا نَاسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةَ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلَهَا قَالَ نَافِعٌ لَا أَدْرِي مِنْ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا اور دشمن سے مقابلہ کیا پھر صف باندھی ہم نے اس کے لئے اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھانے کے لئے۔ ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی اور رکوع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور پھر دو سجدے کئے، پھر یہ جماعت جو نماز پڑھ رہی تھی اس جماعت کی جگہ علی گئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی اور دشمن سے لڑ رہی تھی اور اس جماعت نے آکر آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے پھر آپؐ سلام پھیر دیا اور ہر شخص نے کھڑے ہو کر علیحدہ علیحدہ اپنی ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے۔ نافع نے بھی اسی قسم کی روایت بیان کی ہے اور ان کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اگر خوف اس سے زیادہ ہو تو لوگ پیدل کھڑے کھڑے اور سوار اپنی سوار یوں پر قبل کی جانب رخ کر کے یا اگر کسی جانب متوجہ ہو کر نماز پڑھ لیں۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے یہ روایت ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہوگی۔ (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نماز خوف کا ایک اور طریقہ

۱۳۳۷ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ رُمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ

یزید بن رومان، صالح بن خوات سے اور وہ اس شخص سے جس

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے غزوہ میں نماز خوف پڑھی تھی نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت نے صف باندھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز کے لئے) اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی۔ آپ نے اس صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور دوسری رکعت اس نے خود پڑھ لی اور اس کے بعد وہ دشمن کے مقابلہ پر چلی گئی اور دوسری جماعت واپس آئی اور آپ نے اس کو بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔

عَنْ صَلَّيْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ إِنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعَدُوَّ فَصَلَّيْ بِأَتَيْتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَتْ قَائِمًا وَاتَّمَوُا إِلَيْهِ نَفْسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَعَصَفُوا وَجَّاهُ الْعَدُوَّ وَجَّاهُ الطَّائِفَةِ الْأُخْرَى فَصَلَّيْ بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِمْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاتَّمَوُا لَا نَفْسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم التحات میں بیٹھے رہے اور اس جماعت نے اپنی دوسری رکعت خود پوری کر لی اور پھر التحات میں آپ کے ساتھ شریک ہو گئے اس کے بعد آپ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد پر روانہ ہوئے۔ جب ذات الرقاع پہنچے تو حسب معمول ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سایہ دار درخت چھوڑ دیا تاکہ اس کے نیچے آرام فرمائیں۔ جابر کہتے ہیں کہ آپ درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے اور آپ کی تلوار درخت میں ٹکی ہوئی تھی کہ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور آپ کی تلوار کو نیام سے نکال کر کہا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا: میرے ہاتھ سے اب آپ کو کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ سے خدا مجھ کو بچائے گا۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھ لیا تو اس کو دھمکایا اور اس نے تلوار کو نیام میں رکھ دیا اور درخت پر لٹکا دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اذان دی گئی اور آپ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر یہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت اس کی جگہ آگئی اور آپ نے اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں پھر یہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت اس کی جگہ آگئی اور آپ نے اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے دو رکعتیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۳۸ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَقْبَلْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظِلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجَاءُ دَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيُفِّدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلِّقٌ شَجَرَةً فَآخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَ رُطْبَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَافْتُ أَنْ قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنْهُ قَالَ اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَ ذَا أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّيْ بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّيْ بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكْعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نماز خوف کا ایک اور طریقہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نماز خوف، پس ہم نے دو صفیں آپ کے پیچھے باندھیں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا۔ چنانچہ آپ نے تکبیر کہی اور ہم سب بھی تکبیر کہی (یعنی دونوں صفوں کے لوگوں نے) پھر قرائت کے بعد آپ نے تکبیر کہی اور ہم سب بھی تکبیر کہی (یعنی دونوں صفوں کے لوگوں نے)

۱۳۳۹ وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ وَكُنَّا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ اخْتَدَرَ

بِالسُّجُودِ وَالْقَبْطِ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْقَبْطُ الْمَوْخَرُ
فِي خَيْرِ الْعَدَدِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ
وَقَامَ الْقَبْطُ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ وَالْقَبْطُ الْمَوْخَرُ بِالسُّجُودِ
ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الْقَبْطُ الْمَوْخَرُ وَتَأَخَّرَ
الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعًا
رَكَعًا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا
جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالْقَبْطِ الَّذِي يَلِيهِ
الَّذِي كَانَ مَوْخَرًا فِي الرُّكُوعِ الْأَوَّلِيِّ وَقَامَ
الْقَبْطُ الْمَوْخَرُ فِي خَيْرِ الْعَدَدِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالْقَبْطَ الَّذِي
يَلِيهِ انْحَدَرَ الْقَبْطُ الْمَوْخَرُ بِالسُّجُودِ فَانْحَدَرُوا
ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسَلَّمْنَا
جَمِيعًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر قراوت کے بعد اپنے رکوع کیا، اور ہم سب نے (یعنی دونوں صفوں کے
لوگوں نے) رکوع کیا۔ پھر اپنے رکوع سے سر اٹھایا۔ اور ہم سب نے بھی
سر اٹھایا۔ پھر آپ سجدہ کے لئے جھکے اور آپ کے ساتھ وہ صف بھی جھکی
جو آپ کے قریب تھی (یعنی پہلی صف) اور دوسری صف کھڑی رہی،
دشمن کے مقابلہ پر۔ پھر جب نبی ﷺ سجدہ کر چکے اور آپ کے
ساتھ وہ صف کھڑی ہو گئی جس نے سجدہ کیا تھا تو پھر دوسری صف
پہلی صف کی جگہ اور پہلی صف دوسری کی جگہ پر آ گئی۔ اس کے بعد
قرأت پڑھ کر پھر نبی ﷺ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی
(یعنی دونوں صفوں نے) رکوع کیا پھر اپنے رکوع سے سر اٹھایا
اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ کے قریب والی صف نے آپ کے ساتھ
سجدہ کیا جو پہلے کھڑی رہی تھی۔ اور دوسری صف کھڑی رہی جس نے
پہلے سجدہ کیا تھا۔ پھر جب نبی ﷺ سجدہ کرے سے فارغ ہو گئے
تو دوسری صف نے سجدہ کیا اور پھر نبی ﷺ اور ہم سب نے
سلام پھیرا۔ (مسلم)

فصل دوم

نماز خوف کا آنحضرت کے ساتھ ایک مختص طریقہ

۱۳۲۰ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِطَنْ نَحْلٍ
فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ
أُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بطن نخل کے
مقام پر، لوگوں کو نماز ظہر پڑھائی جو خوف کی حالت میں تھی پس ایک
جماعت کو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا۔ پھر دوسری جماعت
آئی اور اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا (شرح الشُّعْبَةِ)

فصل سوم

نماز خوف کا ایک اور طریقہ

۱۳۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ مَجْنَانٍ وَعُشْقَانِ فَقَالَ الْمَشْرُكُونَ
لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَى الْيَهُودَ مِنْ أَبَائِهِمْ وَ
أَبْنَاؤُهُمْ وَهِيَ الْعَقْرُ فَأَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ فَتَمَيَّلُوا
عَلَيْهِمْ مَبْلَةً وَاحِدَةً وَإِنَّ جَبْرِيلَ آتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ
نُسْرَتَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُومَ طَائِفَةٌ أُخْرَى
وَدَاعَاهُمْ وَكَأَنَّهُمْ وَاحِدٌ وَاحِدٌ وَهُمْ وَأَسْلَحَتُهُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
مجنان اور عسکان کے درمیان قیام فرمایا پس مشرکوں نے آپ میں
کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے جو ان کے نزدیک ان کے باپوں اور
بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے۔ پس اپنے ارادہ
کو بخیر کر لو اور ایک بارگی (بجالت نماز) ان پر حملہ کر دو۔ معاً
جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اپنے
اصحاب (مجاہدین) کو دو حصوں میں تقسیم کر دو۔ ایک جماعت کو
نماز پڑھاؤ اور دوسری کو دشمن کے مقابلہ پر رکھو جو اپنے پاس اپنے بچاؤ کے

فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةً وَرَكْعَةً اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ -
 (رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَالتَّسَائِي) ہوں۔ (ترمذی۔ نسائی)

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ عِيدَيْنِ كِي نَمَازِ کَابِکَانُ

فصل اول

عیدین کی نماز

۱۳۲۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَتَوَضَّعُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيُعْظَمُ وَيُؤَمِّمُهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ شَيْئًا أَمَرَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّعُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر اور عید قربان کے دن گھر سے نکلے عید گاہ کی طرف اور سب پہلا کام یہ کرتے کہ نماز شروع کرتے اور نماز سے فراغت کے بعد گھر سے ہوتے لوگوں کے سامنے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے ہیں آپ ان کو غلط نصیحت فرماتے (یعنی خطبہ پڑھتے) وصیت کرتے اور ضروری احکام صادر فرماتے اور کہیں کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم جاری فرماتے اور کوئی خاص حکم نافذ کرنا ہوتا تو اس کو نافذ کرتے اور پھر گھر واپس چلے آتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۲۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بَغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں عیدوں کی نماز پڑھی ہے ایک دو مرتبہ نہیں بہت دفعہ۔ ان نمازوں میں نہ آذان کہی جاتی ہے نہ تکبیر۔ (مسلم)

عیدین کا خطبہ نماز کے بعد پڑھنا چاہئے

۱۳۲۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُمَلِّكُونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ و عمرؓ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

عیدین کی نماز کے لئے آذان و تکبیر مشروع نہیں

۱۳۲۵ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ - قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَبْدَأْ بِآذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ آتَى النِّسَاءَ فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالْقَدِّ قَدْ آيَنَهُنَّ يَهُودِيَّتِ الْإِذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ

حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا۔ کیا تم عید کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں، رسول اللہ ﷺ عید کے دن گھر سے نکلے (اور عید گاہ پہنچ کر عید کی نماز پڑھائی اور پھر خطبہ پڑھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بیان میں آذان اور تکبیر کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے بعد ابن عباسؓ نے کہا کہ پھر حضور ﷺ عید کے روز عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے ان کو نصیحت

يَدْفَعَنَّ إِلَى بِلَالٍ شِمَارَ تَفْعَ هُوَ وَبِلَالٍ
إِلَى بَيْتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
علیہ وسلم کے یہ الفاظ سن کر عورتوں نے اپنے ہاتھ، کانوں اور گلوں کی طرف بڑھانے اور زیور اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کو دینا شروع کئے
اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلالؓ اپنے گھر تشریف لے آئے۔ (بخاری)

نماز عیدین سے پہلے یا بعد میں نفل نماز پڑھنے کا مسئلہ

۱۳۲۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا فَ لَا
بَعْدَهُمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر کے دن دو
رکعت نماز پڑھی اور ان دو رکعتوں سے پہلے یا بعد کوئی اور نماز ادا
نہیں کی (یعنی عید گاہ میں)۔ (بخاری و مسلم)

عید گاہ میں عورتوں کے جانے کا مسئلہ

۱۳۲۲ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحَيَضَ
يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدَّ وَرَحِيصَهُنَّ جَمَاعَةً
الْمُسْلِمِينَ وَدَعَوْ لَهُمْ وَتَعَزَّلَ الْحَيِضُ عَنْ مُقْبِلَاتِ
هُنَّ قَالَتْ أَمْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا لَيْسَ لَهَا
جِلْبَابٌ قَالَ لَتَلْبِسَهَا مَا جِئْتِهَا مِنْ جِلْبَابِنَا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم کو یہ حکم دیا گیا کہ ہم سے حیض
والی عورتیں اور پردہ والی عورتیں سب دونوں عیدوں میں عید گاہ
میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہوں اور ان کی
دعائیں شامل ہوں اور حیض والی عورتیں اپنے مصلے سے علیحدہ رہیں
ایک عورت نے یہ منکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض کے پاس
چادر نہیں ہے۔ آپ فرمایا ساتھ والی اس کو اپنی چادر اڑھالے۔ (بخاری و مسلم)

نفلہ و سرفرد کا مسئلہ

۱۳۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا
وَعِنْدَهَا حَاجَاتٌ رِيَّتَانِ فِي أَيَّامٍ مَنِيَّتُ دَفْعَانِ وَتَغَيَّرَانِ
وَفِي رِوَايَةٍ تَغَيَّرَانِ بِنَاءً تَقَاوَلَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ
بُعَاثٍ وَالْمَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ بِثَوْبٍ
يَهٍ فَأَنْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَتِهَا
أَيَّامُ عِيدٍ وَفِي رِوَايَةٍ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ
عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دنوں میں ان کے
پاس آئے (جن آیام میں حجاج منے میں قیام کرتے ہیں) اُس وقت ان
کے پاس انصار کی دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی دف بجار ہی تھیں اور ایک
روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ لڑکیاں وہ اشعار گارہی تھیں جو انصار
نے بُعَاث کی لڑائی کے دن کہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت
کپڑا ڈھانکے ہوئے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا یعنی گانے
اور بجانے سے منع کیا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ سے
کپڑا ہٹایا اور فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو یہ عید کا دن
اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اے ابو بکر! ہر قوم میں عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ جانے سے پہلے کھجور نوش فرماتے تھے

۱۳۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرًا
وَيَاكُلُهُنَّ وَتَدَا - (رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید فطر کے دن جب تک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھالیتے عید گاہ تشریف نہ لے جاتے اور آپ
طاق کھجوریں (تین۔ پانچ۔ سات وغیرہ) کھاتے۔ (بخاری)

آنحضرت عید گاہ جلتے وقت ایک راستہ سے جلتے اور دوسرے راستہ سے واپس آتے تھے
 ۱۳۵۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمٌ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ -
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے۔
 (در واک البخاری) (بخاری)

قربانی کا وقت

۱۳۵۱ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا مَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمٍ مِثْلَ هَذَا أَنْ تُصَلِّيَ ثُمَّ تَرْجِعَ فَنُحِرَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ دَخَلَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ تُصَلِّيَ فَإِنَّهَا هِيَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَلَةٍ لَا هِلَ لَيْسَ مِنَ اللَّسَنِ فِي شَيْءٍ -
 حضرت براء کہتے ہیں کہ عید قربان کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ سب پہلا کام جو اس دن ہم کریں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر گھر واپس جائیں اور قربانی کریں۔ پس جس شخص نے اس طریقہ پر عمل کیا اس نے ہماری سنت کو حاصل کر لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ قربانی نہیں بلکہ گوشت کی بکری ہے جس کو اہل و عیال کے کھانے کے لئے جلد ذبح کر ڈالا ہے قربانی سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)
 حضرت جندب بن عبد اللہ بخلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کر ڈالا اس کو نجا کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے کیونکہ نماز سے پہلے قربانی نہیں ہوتی۔ اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کو چاہئے کہ وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۵۲ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَيْدٌ بَحْرٌ مَكَانَهَا أُخْدَى وَمَنْ تَزِيدَ بَحْرٌ حَتَّى مَبْلُغًا فَلَيْدٌ بَحْرٌ عَلَى اسْمِ اللَّهِ -
 (متفق علیہ)

۱۳۵۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا يَذُّ بَحْرٌ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ شَتَمَ نُسْلَهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ -
 (متفق علیہ)

آنحضرت عید گاہ میں قربانی کیا کرتے تھے

۱۳۵۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى -
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں ذبح اور نحر کرتے تھے (نحر اونٹ کے ذبح کرنے کو کہتے ہیں اور باقی جانوروں کے ذبح کو ذبح)۔ (بخاری)

فصل دوم

مسلمانوں کے لئے خوشی کے دو دن

۱۳۵۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا الْكِنَانُ لَعَبٌ -
 حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ نے دو دن (مقرر کر رکھے تھے جن میں وہ خوشیاں مناتے اور کھیل تماشے کرتے تھے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا یہ دو دن

کیسے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ان آیام میں ہم لوگ عید جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خداوند تعالیٰ نے تمہارے ان دنوں کو (دوسرے) دو بہترین ایام میں تبدیل کر دیا ہے۔ یعنی عید قربان اور عید الفطر کے دنوں میں

فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَدَ لَكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔

(رواہ ابوداؤد)

عید میں نماز سے پہلے اور بقرعید میں نماز کے بعد کھانا پینا چاہیے

حضرت بکرہ رحمہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے دن جب تک رسول اللہ ﷺ کھانا نہ لیتے عید کو نہ جاتے اور عید قربان کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۳۵۷ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی)

تکبیرات عیدین

کثیرین عبد اللہ رحمہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ دونوں عیدوں کی نماز میں رسول اللہ ﷺ نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۳۵۸ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأَوَّلِ سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الرَّابِعَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی)

جعفر بن محمد سلمہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابو بکر رضی و عمر رضی، دونوں عیدوں اور استسقاء کی نماز میں پہلی رکعت میں سات اور (دوسری رکعت میں) پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور بلند آواز سے قرأت پڑھتے تھے۔ (شافعی)

۱۳۵۹ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوا فِي الْعِيدَيْنِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلُّوا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوا بِأَلْفِ قِرَاءَةٍ۔ (رواہ الشافعی)

حضرت سعید بن عاص رضی کہتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰ رضی و حفصہ رضی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید فطر اور عید قربان کی نمازوں میں تکبیریں کس طرح کہتے تھے۔ ابو موسیٰ رضی نے کہا کہ آپ چار تکبیریں کہتے تھے جس طرح جنازہ کی نماز میں کہی جاتی ہیں، اور حفصہ رضی نے اس کی تصدیق کی۔ (ابوداؤد)

۱۳۶۰ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَاصٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ۔ (رواہ ابوداؤد)

امام خطبہ پڑھتے وقت عصا وغیرہ کا سہارا لے لے

حضرت برادر رضی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو عید کے دن ایک کمان دی گئی۔ آپ نے (عصا کے طور پر) اس پر ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا۔ (ابوداؤد)

۱۳۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَوْمَ الْعِيدِ قَوْسًا مَخْطَبَ عَلَيْهِ۔ (رواہ ابوداؤد)

عطار مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

۱۳۶۲ وَعَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسلم جب خطبہ پڑھتے تو اپنے تیرے کو ٹیک کر کھڑے ہوتے۔
(شافعی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور اذان و کبیر نہیں کہی گئی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو بلال کے سہارے کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی اور لوگوں کو نصیحت فرمائی اور عذاب و ثواب کا ذکر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر زور دیا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ عورتوں کے گروہ میں تشریف لے گئے اور ان کو خدا سے ڈرنے کی ہدایت فرمائی اور غلط فرمائی اور ثواب و عذاب یاد دلایا۔ (نسائی)

وَسَلَّمَ كَانَتْ إِذَا خَطَبَ يَتَعَمَّدُ عَلَى عَذَرَتِهِ اعْتِمَادًا.
(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۲
۲۱
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقَبْلَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالْقَبْلَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بَغَيْرِ إِذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَفِيَ الْقَبْلَةَ قَامَ مَتِئًا عَلَى بِلَالٍ تَحْمِداً لِلَّهِ وَآثْنًا عَلَيْهِ وَوَعظَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ وَخَتَمَهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَاعْظَمَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

عید گاہ جانے کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کو کسی راستہ سے تشریف لے جاتے تو اس راستے سے واپس نہ آتے، بلکہ دوسرے راستے سے آتے۔ (ترمذی - دارمی)

۱۳۶۳
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

عید کی وجہ سے عیدین کی نماز شہر کی مسجد میں پڑھی جاسکتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید کے دن بارش ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

۱۳۶۴
وَعَنْهُ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدِهِ فَمَضَى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

عید کی نماز تاخیر سے اور بقر عید کی نماز جلدی پڑھ لینی چاہیئے

حضرت ابو حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو بنجران میں لکھا کہ عید قربان کی نماز جلد پڑھو اور عید فطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو نصیحت کرو۔ (رواہ الشافعی)

۱۳۶۵
۲۳
وَعَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِبَنَجْرَانَ يَحْلِلُ الْأَضْحَى وَأَخِيرَ الْفِطْرِ وَذَكَرَ النَّاسَ. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

جانبدار کی شہادت وال کے بعد آئے تو نماز عید دوسرے دن پڑھنی چاہیئے

ابو عیسیٰ بن انس اپنے چچاؤں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں نقل کرتے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کی شہادت دی کہ انھوں نے کل شام عید کا جانبدار دیکھا ہے۔ آپ نے ان کی شہادت پر لوگوں کو افطار کا حکم دے دیا اور فرمایا کہ صبح کو عید گاہ جائیں۔ (ابوداؤد - نسائی)

۱۳۶۶
۲۵
وَعَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهَلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَفْطُرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَتَعَدُّوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

فضلِ سوم

عیدین کی نماز میں اذان و تکبیر نہیں ہے

حضرت ابن جریر کہتے ہیں کہ عطار نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ عیدِ فطر اور عیدِ اضحیٰ کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد میں نے عطار سے پھر یہی بات پوچھی تو انھوں نے کہا کہ مجھ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بتایا ہے کہ عیدِ فطر کے دن نمازِ عید کے لئے اذان نہیں ہے نہ تو امام کے باہر آنے کے وقت اور نہ امام کے آجانے کے بعد۔ نہ تکبیر اور نہ بکار اور نہ کوئی اور صورت۔ اور اُس زمانے میں نہ تکبیر تھی اور نہ بکار اور نہ بلانے کیلئے کوئی اور طریق اختیار نہیں کیا گیا۔ (مسلم)

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤْذَنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ يَعْصِي عَطَاءٌ بَعْدَ حِينَ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ لَا آذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ إِلَيْهَا نَامٌ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةٌ وَلَا بُدْءٌ وَلَا شَيْءٌ وَلَا بُدْءٌ يَوْمَ عِيدٍ وَلَا إِقَامَةٌ - (رواه مسلم)

عیدین میں خطبہ نماز کے بعد پڑھنا چاہیے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عیدِ قربان اور عیدِ فطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر آکر نماز شروع فرماتے پھر نماز سے فارغ ہو کر (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف جو اپنی جگہ نماز کے لئے بیٹھے ہوتے تھے توجہ فرماتے۔ اور آپ کو کہیں کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں کے سامنے اس کا ذکر فرماتے، یا اور کوئی ضرورت ہوتی تو اس کا حکم دیتے اور خطبہ میں آپ (یہ بھی) فرماتے صدقہ دو، خیرات کرو، صدقہ دو اور خیرات کرو، صدقہ دو اور خیرات دیئے والی اکثر عورتیں ہوتی تھیں۔ اس کے بعد حضور ص واپس تشریف لے جاتے۔ مروان بن حکم کے زمانہ تک اسی طریق پر ہوتا رہا۔

۱۳۶۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحَى وَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ قَامَ فَأَمَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مَضَلَّاتِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بَعَثَ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بَغِيْرَ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ نَصَّةٌ قَوْلًا أَوْ كَانَ أَكْثَرُ مَن يَنْصَدُّ قِ النَّسَاءِ ثُمَّ يَصْرَفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرَّةً وَانْ بَنِي الْحَكَمِ فَخَرَجَتْ مَخَا صِدًا لِمَرِّ وَانْ حَتَّى أَتَيْنَا الْمَكَّةَ فَإِذَا كَثُرُوا بَنِي الْقُلَيْبِ قَدَّ بَنِي مُنَبِّهًا مِّنْ طَلَبٍ وَ لَبَنٍ فَإِذَا مَرَّ وَانْ يَنَارُ عَنِّي يَدًا كَانَتْهُ يَخْرُجُ فِي نَحْوِ الْمُنْبَدِ وَأَنَا أَجِدُّهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْتُ الْاَضْحَى بِالصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ بُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِّمَّا أَعْلَمْتُ لَكَ مَرَّارًا ثُمَّ انْصَرَفَ - (رواه مسلم)

(مروان کے عہد میں) عید کے دن میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم عید گاہ پہنچے تو دیکھا کہ کثیر بن صلت نے سچی اینٹوں اور مٹی کا منبر بنا رکھا تھا۔ پھر عید گاہ میں داخل ہو کر مروان نے اپنے ہاتھ سے میرے ہاتھ کو کھینچا۔ گویا وہ مجھ کو منبر کی جانب کھینچتا تھا تاکہ خطبہ نماز سے پہلے پڑھے اور میں اس کو نماز کی جانب کھینچتا تھا۔ جب میں نے اس کی یہ حالت دیکھی (کہ وہ نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا چاہتا ہے) تو میں نے کہا عید کی نماز پہلے پڑھنے

کا وہ فعل کیا ہوا جس پر اب تک عمل ہوتا رہا ہے۔ مروان نے کہا، ابوسعید! تجھ کو انہ کر د جس بات کو تم جانتے ہو وہ چھوڑ دی گئی جس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس چیز سے بہتر جس کو میں جانتا ہوں تم نہ لاؤ گے۔ میں نے تین مرتبہ یہ الفاظ

کہے۔ اس کے بعد ابو سعید واپس چلے آئے۔ (مسلم)

بَابُ فِي الْأُضْحِيَّةِ فَضْلُ أَوَّلِ تَسْرِيَاتِي كَابِيَانُ

تسریاتی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہیے

۱۳۶۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ بَيْنَ اْمَلْعَيْنِ اْمَلْعَيْنِ ذَبَحَهُمْ بِيَدِهِ وَسَمِعْتُ وَكَتَبَ قَالَ رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا وَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اہلق سینگوں والے دنبوں کی قربانی کی، ان کو اپنے ہاتھوں سے (ذبح کیا۔ بسم اللہ کہی اور کبیر پڑھی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر پاؤں رکھے دیکھا۔ آپ ذبح کے وقت یہ پڑھ رہے تھے بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ (متفق علیہ) (بخاری و مسلم)

قربانی کے دنبہ کی صفات

۱۳۷۰ وَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَإِنِّي بِهِ لَيُفْتَحِي بِهِ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدَّيَةَ ثُمَّ قَالَ أَشْحَذُ بِهَا بِحَجْرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَهَا وَ أَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنِّي أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ ثُمَّ خَفِيَ بِهِ۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا دنبہ لانے کا حکم دیا جس کے سر پر سنگ ہوں۔ وہ سیاہی میں چلتا ہو (یعنی پاؤں سیاہ ہوں) اور سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی پیٹ اور سینہ کالا ہو) اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی آنکھوں کا حلقہ سیاہ ہو۔) پس ایسا ہی دنبہ آپ کی قربانی کے لئے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ لے عائشہ رضی اللہ عنہا چھری لے آؤ۔ پھر آپ نے فرمایا پتھر پر چھری کو تیز کر لو۔ اس کے بعد آپ نے چھری کو ہاتھ میں لیا، دنبہ کو لٹایا اور پھر بسم اللہ اللہم تَقَبَّلْ مِنِّي مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنِّي أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ کہہ کر اس کو ذبح کر دیا۔ (مسلم)

کس عمر کے جانور کی تسریاتی کرنی چاہیے

۱۳۷۱ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذَبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَغْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذَبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّيَانِ۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذبح کر دُسنہ کو (یعنی وہ اونٹ جو پانچ برس کا ہو کر چھٹے سال میں لگ چکا ہو) اگر سنہ ملنا مشکل ہو تو ذبح کر دُنبہ یا بھڑکے جذعہ کو (یعنی ایک سال سے زیادہ عمر والے کو)۔ (مسلم)

بکری کے بچہ کی تسریاتی

۱۳۷۲ وَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَاءً يَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ صَحَابًا يَبْقَى عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَخِجْ بِهِ أَنْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي جَذَعٌ قَالَ فَخِجْ۔
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رُوی بکریوں کو ان کے حوالے کر کے حکم دیا کہ وہ اس کو صحابہ پر قربانی کے لئے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد ایک بچہ باقی رہ گیا تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ فرمایا تو اس کی قربانی کر لے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (تقسیم کے بعد) عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصے میں ایک بچہ آیا ہے
آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے۔ (بخاری و مسلم)

عید گاہ میں قربانی افضل ہے

۱۳۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى (رواه البخاری) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں ذبح و نحر کیا کرتے تھے۔ (بخاری)

قربانی کے حصے

۱۳۴۴ وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ (رواه مسلم) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گائے اور اونٹ کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔ (مسلم ابوداؤد)

قربانی کرنے والے کے لئے کچھ ہدایتیں

۱۳۴۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَرَادَ بَعْضُكُمْ أَنْ يَتَخَفَّى فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرَةٍ وَبَشِيرَةٍ شَيْئًا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَأْخُذُ شَعْرًا وَلَا يَفْتَمِتُ ظُفْرًا وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يَتَخَفَّى فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرَةٍ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ (رواه مسلم) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عید قربان کا پہلا عشرہ آئے تو تم میں سے جو لوگ قربانی کا ارادہ کریں وہ نہ تو اپنے بال منڈائیں اور نہ ترشوائیں اور نہ ناخن کٹوائیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ذی الحجہ کا جانور دیکھے اور قربانی کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ نہ تو بال منڈائے نہ ترشوائے اور نہ ناخن کٹوائے۔ (مسلم)

عشرہ ذی الحجہ کے نیک اعمال کی فضیلت

۱۳۴۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ آيَةٍ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِيهِمْ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ إِلَّا يَأْمُرُ الْعَشْرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَلَمَ يَرْجِعُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا (رواه البخاری) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی دن جس میں عمل صالح خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو ان دس دنوں کے سوا انہیں ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ شخص خدا کے نزدیک ان دنوں کے عمل صالح سے بھی زیادہ محبوب ہو اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں لڑنے نکلا اور پھر واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا)۔ (بخاری)

فضل دوم قربانی کے وقت کی دعا

۱۳۴۷ عَنْ جَابِرِ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذِّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوْجُوئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ ان ذُذُنَيْنِ كَوَذْبَحٍ كَمَا يُوسِيكَدَارُ الْبَقِ وَأُخْصِي تَحْتِ يَسْ جَبِ آيْنِ ان كَوَقْلِهِ مَرْخ كَمَا تَوَكَّلَا: إِنِّي وَجَّهْتُ وَجَّهِي لِلذِّبْحِ قَطْرَ السَّمَوَاتِ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عید قربان کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ذبھوں کو ذبح کیا جو سینکدار، ابلق اور خصب تھے یس جب اپنے ان کو قبلہ رخ کیا تو کہا: اِنِّي وَجَّهْتُ وَجَّهِي لِلذِّبْحِ قَطْرَ السَّمَوَاتِ

۱۳۸۱ (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُمِلَ مَا ذَا يُنْقَى مِنَ الضَّحَايَا فَأَشَارَ بِبِيَدِهِ فَقَالَ أَرْبَعًا أَلْعَرَجَاءُ الْبَيْنَ ظُلْعُهَا وَالْعَوْدُ أُمُّ الْبَيْنِ عَوْدُهَا وَالْمَرْيِئَةُ الْبَيْنُ مَرْيِئُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقَى (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ).

(ابن ماجہ) حضرت برائہ بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا جانور قربانی کے لائق نہیں ہے؟ آپ نے چار انگلیاں اٹھا کر فرمایا کہ چار جانور قربان سے ناواقف نہیں ہیں ایک لشکر جس کا لنگ ظاہر ہو اور چل نہ سکے۔ دوسرا کانا کہ اس کا کانین ظاہر ہو۔ تیسرا بیمار کہ اس کی بیماری ظاہر ہو اور چوتھا دبلا جس کی ٹہریوں میں گودا نہ ہو۔ (مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

فریہ جانور کی قربانی بہتر ہے

۱۳۸۲ (۱۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَضِّلُ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَجَبَلٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَا كُلَّ فِي سَوَادٍ وَيَهْتِي فِي سَوَادٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ).

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ دنبہ کی قربانی کیا کرتے تھے جو سیاہی میں دیکھتا تھا (یعنی اس کی آنکھوں کا حلقہ سیاہ تھا) اور کھاتا تھا سیاہی میں (یعنی اس کا منہ سیاہ تھا) سیاہی میں چلتا تھا (یعنی اس کے پاؤں بھی سیاہ تھے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

عذع کی قربانی کا حکم

۱۳۸۳ (۱۵) وَعَنْ مُجَاشِعِ بْنِ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُؤْتِي مِمَّا يُؤْتِي مِنْهُ الشَّيْءُ (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ).

حضرت مجاشع بن سہیل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جذع (وہ دنبہ یا بھیر جو چھ ماہ سے زیادہ کی ہو) کافی ہے اس چیز سے کہ کفایت کرے اس کوشتی (یعنی سال بھر سے زیادہ کا دنبہ یا بکری) (یعنی چھ ماہ کا دنبہ بھی اسی طرح کافی ہے جس طرح سال بھر سے زیادہ کا)۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۳۸۴ (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَعِمَتِ الْأَضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّحَايِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قربانی کے لئے دنبہ کا جذع بہتر ہے (یعنی چھ ماہ کا)۔ (ترمذی)

قربانی میں شرکت

۱۳۸۵ (۱۷) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَخَضَرَ الرَّاحُ مَعْنَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيزِ عَشْرَةً (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ عید قربان آگئی۔ پس ہم ایک گائے میں سات (افراد) شریک ہو گئے اور اونٹ میں دس۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

قربانی کی فضیلت

۱۳۸۶ (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النُّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولادِ آدم نے قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو۔ خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے اولاد

الْقِيَمَةُ بِقُرْبَانِهَا وَاسْتَعَارَهَا وَاطْلَافُهَا وَلاَ تَلَمَّ كَيْفَ تَقَعُ مِنَ الْمَكَانِ قَبْلَ أَنْ تَقَعُ بِالْأَرْضِ فَطَبَّحُوا بِهَا أَنْفُسًا۔

قیامت کے دن وہ ذبح کیا ہوا جانور آئے گا اپنے سینگوں، بالوں اور کھڑوں کے ساتھ اور قربانی کا خون اس سے پہلے کہ زمین پر گرے خدا کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ پس تم قربانی کر کے اپنے دلوں کو

(رداۃ الترغید فی وابت ماجہ) خوش کرو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

عشرہ ذی الحجہ کی عبادتوں کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک کوئی دن جس میں عبادت کی جائے خدا کی ذی الحجہ کے عشرہ سے بہتر نہیں ہے۔ ان دنوں میں ایک دن کے روزہ کا ثواب سال بھر کے روزوں کے ثواب کے برابر ہے اور ایک ایک رات کی عبادت کا ثواب شب قدر کی عبادت کے ثواب کے برابر ہے۔ (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند کمزور ہے۔

۱۳۸۴
۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعْبَدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يُعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَ قِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (رداۃ الترغید فی وابت ماجہ) قَالَ التِّرْمِذِيُّ إِسْنَادُ ضَعِيفٌ۔

فضل سوم

بقر عید کی نماز سے پہلے قربانی درست نہیں

حضرت حنظل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عید قربان کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ابھی آپ پوری طرح نماز فارغ نہ ہوئے تھے (خطبہ باقی تھا) کہ آپ نے قربانیوں کا گوشت دیکھا جو فراغت نماز سے پہلے ذبح کی گئی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا جس شخص نے اس سے پہلے کہ نماز سے فارغ ہو ذبح کیا یا یہ فرمایا کہ ہم نماز سے فارغ ہوں اس کو چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا اور پھر قربانی کی اس کے بعد فرمایا جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے اس کو چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی ہے اسے چاہئے کہ وہ اللہ کا نام لے کر قربانی کرے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۸۸
۲۰ عَنْ حَنْظَلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يُعَدُّ أَنْ صَلَّى وَفَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَسَلَّمَ فَأَذَا هُوَ يَرَى لَحْمَ أَضْحَا حَتَّى قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ لَمْ يَصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِحَرْفٍ يَسْمُ اللَّهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایام قربانی

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہیں یوم نحر کے بعد (یعنی ۱۰ ذی الحجہ کے بعد مزید دو دن)۔ (مالک)۔ اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے اسی طرح کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی پہنچی ہے۔

۱۳۸۹
۲۱ وَعَنْ تَائِفِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ الْأَخْضَعِيُّ يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَى۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ بَلَّغْنِي عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلَهُ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قربانی کرتے تھے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں برس تک رہے اور ہر سال قربانی کرتے تھے۔

۱۳۹۰
۲۲ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضْحِي

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (ترمذی)

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

۱۳۹۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَدِّقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ آبَائِكُمْ إِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا فَأَمَّا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ بَلَى شَعْرَةٌ حَسَنَةٌ قَالُوا فَالضُّوْفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَلَى
شَعْرَةٌ مِنَ الضُّوْفِ حَسَنَةٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ہمارے
باب ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس
ہم کو کیا نواب ملے گا۔ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ عرض کیا اور اون
یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اور اون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔
(احمد - ابن ماجہ)

بَابُ الْعَتِيرَةِ

فصل اول

فروع عتیرہ کی ممانعت کرنا

۱۳۹۲ عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ. قَالَ وَالْفَرْعُ أَوَّلُ
مِتَاجٍ كَانَ يُصْنَعُ لَهُمْ كَانُوا يَذُبُّونَهُ
يَطَوِّغُونَهُمُ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (اسلام میں
نہ تو فروع ہے اور نہ عتیرہ۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ فروع جانور کے پہلے بچہ کو کہتے ہیں جسکو
کفار اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور عتیرہ وہ بکری جس کو کفار
کے پہلے عشرہ میں بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے (آغا اسلام میں مسلمان بھی یہ
چیزیں خدا کے نام پر ذبح کرتے تھے پھر یہ طریقہ منسوخ ہو گیا)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱۳۹۳ وَعَنْ حَنْفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ لَنَا وَقَوْمًا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرِفُونَ ضَمِيمَةً يَقُولُ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلٍ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ
أَضْحِيَّةً وَعَتِيرَةً هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي
تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ ضَعِيفُ السَّنَادِ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْعَتِيرَةُ مَسْخُورَةٌ

حضرت حنف بن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "لوگو! ہر گھروالے پر ہر سال میں
قربانی اور عتیرہ کرنا واجب ہے۔ تم جانتے ہو عتیرہ کیا چیز ہے؟
عتیرہ وہ چیز ہے جس کو تم رَجَبِیَّةَ کہتے ہو۔"
(ترمذی - ابو داؤد - نسائی - ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث
غریب ضعیف الاسناد ہے۔ اور ابو داؤد نے کہا عتیرہ منسوخ ہے۔

فصل سوم

تنگ دست پر قربانی واجب نہیں

۱۳۹۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِیَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں قربانی کے دن کو عید کے لئے مقرر کروں۔ خدا

نے اس دن کو اس امت کے لئے عید ٹھہرایا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر کسی کے پاس منیجہ کے سوا کچھ نہ ہو تو کیا وہ اس کی قربانی کر دے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن تو اپنے بالوں کو منڈوا یا ترشوا یا ناخنوں کو کٹوا لے اور لبوں کو ترشوا اور زیر ناف بالوں کو منڈ ہی تیری کامل قربانی ہے خدا کے نزدیک۔
(ابوداؤد - نسائی)

جَعَلَهُ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ قَالًا لَهُ دَجَلٌ يَأْرُسُوهُ
اللَّهُ أَدَّيْتِ إِنَّ لَكَ أَحَدًا إِلَّا مَنِيحَةً أُنْثَى
أَفَأُضَيِّعِي بِهَا قَالَتْ لَا وَلَكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ
وَاطْفَأِي رُكَّ وَتَقَمِّي شَارِبَكَ وَتَحْلَقِي عَائِنَكَ
فَذَلِكَ تَمَامٌ أُضْيِيتِكَ عِنْدَ اللَّهِ -
(رواہ ابوداؤد والنسائی)

نماز خسوف کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْخُسُوفِ

فصل اول

سورج گرہن کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ پس آپ نے ایک اعلان کرنے والے شخص کو روانہ فرمایا جو ان الفاظ میں اعلان کرتا تھا: نماز تیار ہے۔ (پھر جب آدمی کافی جمع ہو گئے تو) آپ آگے بڑھے اور دو رکعتیں پڑھیں جن میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ عائشہ رضی کہتی ہیں کہ میں نے کوئی رکوع اور سجدہ اتنا طویل نہیں کیا جتنا کہ اس نماز میں کیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۹۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَقَدَّمْتُ فَصَلَّيْتُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدَةً سَجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ -
(متفق عليه)

نماز خسوف کی قرأت

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۹۶ وَعَنْهَا قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ يَقْرَأُ بِهَذَا - (متفق عليه)

سورج گرہن کا حقیقی سبب

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے نماز میں طویل قیام فرمایا یعنی اتنی دیر کہ سورہ بقرہ اتنی دیر میں پڑھی جاسکتی ہے پھر رکوع کیا طویل رکوع پھر سر اٹھا یا رکوع سے اور دیر تک قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھا یا اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے لیکن یہ کھڑا رہنا پہلے سے کم تھا پھر رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر رکوع سے سر اٹھا یا اور دیر تک قیام کیا اور یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر رکوع سے سر اٹھا یا (قوسہ کیا) پھر سجدہ کیا پھر ختم کر دیا نماز کو اور اس عرصہ

۱۳۹۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْخَسَفَتْ النَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ..... ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ

ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اَيَاتَانِ مِنْ اَيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتٍ اَحَدٍ وَلَا حَيَاتِهِ فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذَٰلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَلِّبُوا بِأَرْسُولِ اللَّهِ رَأَيْتَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَٰذَا اَنْتُمْ رَأَيْتَاكَ تَكْعُكَعْتَ فَقَالَ اِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَقَتْنَا وَلَتُ مِنْهَا عَنْقُودٌ اَوْ لَوْ اَخَذْنَا لَكُلُّنَا مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرْكَأْ لِيَوْمٍ مِّنْظَرٍ اَقْطَعَ وَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ فَقَالُوا اِمْرَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكْفُرْنَ قِيلَ يَكْفُرْنَ يَا لَئِيْلَ مَا يَكْفُرْنَ الْعَشِيرُ وَيَكْفُرْنَ اِلٰهًا حَسَنًا لَوْ اَحْسَنْتُ اِلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ لَدَّ هَرَشْتُمْ رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا اَقْطَعْ - رُمتفق عليه

میں سورج بھی روشن ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند خدا کی نشانیاں ہیں نہ تو ان میں کسی کی موت سے گرہن ہوتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے پس جب تم گرہن کو دیکھو تو خدا کو یاد کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ (نماز کی حالت میں) ہم نے دیکھا کہ آپ اپنی جگہ کھڑے ہوئے کسی چیز کو پکڑنے کا ارادہ کر رہے ہیں پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کچھ پیچھے کی جانب ہٹ رہے ہیں آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس کے ایک درخت سے انگور کا خوشہ توڑنے کا ارادہ کیا تھا۔ اگر میں اس خوشہ کو توڑ لیتا تو بلاشبہ تم جنت تک دنیا میں رہتے اس میں سے کھاتے۔ پھر میں نے دوزخ کو دیکھا اور آج کے دن کے برابر کوئی منظر ایسا خوفناک میری نظر سے نہیں گزرا۔ اس میں میں نے عورتوں کو زیادہ پایا صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ اس کا کیا سبب ہے؟ آپ نے فرمایا ان کے کفر کے سبب۔ صحابہؓ نے پوچھا کیا عورتیں خدا کا انکار کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں اور کفر کرتی ہیں احسان کا اگر تو ان کے ساتھ

عمر بھر احسان کرے پھر وہ تیری جانب سے اپنی مرضی کے خلاف کوئی بات پاسے تو کہے میں کبھی تجھ سے بھلائی نہیں دیکھی۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۹۸ م وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْ بِنْتُ عَبَّاسٍ وَ قَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاسْتَمْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اَيَاتَانِ مِنْ اَيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتٍ اَحَدٍ قَلَّ لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذَٰلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَلِّبُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا اَنْتُمْ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَ اَللّٰهُ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ اَنْ يَسْتَرْفِيَ عَبْدًا اَوْ تَرْفِيَ اُمَّةً يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَ اَللّٰهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا قَلَّ لِبَكَيْتُمْ كَثِيرًا - رُمتفق عليه

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ابن عباسؓ کی مذکورہ بالا حدیث بیان کی ہے اور پھر یہ بیان کیا ہے کہ اس کے بعد آپ نے سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا پھر نماز کو ختم کر دیا اور سورج روشن ہو گیا پھر آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ اول خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا سورج اور چاند خدا کی دو نشانیاں ہیں نہ تو کسی کی موت سے ان میں گرہن لگتا ہے اور نہ کبھی پیدا ہونے سے پس جب تم گرہن کو دیکھو تو خدا سے دعا کرو کہ میرا کہو نماز پڑھو اور خیرات کرو۔ پھر آپ نے فرمایا اے امت محمدیہؓ ہے خدا کی کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اس امر پر کہ اس کا بندہ زنا کرے یا اس کی ٹونڈی زنا کرے۔ اے امت محمدیہؓ قسم ہے خدا کی اگر معلوم ہو جائے تم کو وہ چیز جو میرے علم میں ہے تو تم بہت کم ہنسو اور روؤ زیادہ۔ (بخاری و مسلم)

گرہن کے وقت آنحضرتؐ کی کیفیت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہؐ ان پر اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور قیامت کا خوف ان پر طاری ہو گیا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھی جس کا قیام، رکوع اور سجدہ اس قدر طویل تھا کہ میں نے کبھی اتنا طویل قیام، رکوع اور سجدہ نہیں دیکھا پھر آپ نے فرمایا یہ

۱۳۹۹ م وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَخْسِفُ اِنْ تَكُونُ السَّاعَةُ قَاتِي السَّجْدَةِ فَصَلِّ بِأَطْوَلِ قِيَامٍ قَدْ رُكَّعٌ وَ سَجُودٌ مَا رَأَيْتَهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هَٰذِهِ الْاَيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَهَا كُفُورٌ

نشانیاں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا (دکھاتا) ہے نہ تو کسی کی موت کے سبب ہوتی ہیں اور نہ کسی کی پیدائش کا نتیجہ۔ لیکن اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم اس قسم کی نشانیوں میں سے کچھ دیکھو تو خدا سے ڈرو، خدا کا ذکر کرو، دعا مانگو اور مغفرت چاہو۔ (بخاری و مسلم)

لَمُوتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَوَاتِهِ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ افْزَعُوا إِلَىٰ ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نماز کسوف میں آنحضرت کے رکوع و سجود کی تعداد

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس روز جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاجزائے ابراہیم کی موت واقع ہوئی تھی سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز (خسوف) پڑھائی جس میں چھ رکوع اور چار سجدے کئے۔ (مسلم)

۱۴۰۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی آٹھ رکوع اور چار سجدوں کی یعنی دو رکعتیں جن میں چار چار رکوع اور دو دو سجدے ہر رکعت میں کئے۔ (مسلم)

۱۴۰۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذَلِكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سورج گرہن کے وقت آنحضرت کا طریقہ

حضرت عبد الرحمن بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنے تیروں سے تیر اندازی کیا کرتا تھا کہ سورج گرہن ہوا پس میں نے اپنے تیر بھینک دیئے اور دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں دیکھوں گا کہ گرہن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کیا ہوتی ہے۔ (یعنی آپ اس وقت کیا کرتے ہیں) چنانچہ میں آیا اور دیکھا کہ آپ (تکبیر کے لئے) ہاتھ اٹھائے کھڑے ہیں (پھر آپ نے اللہ اکبر کہہ کر) ہاتھ باندھ لئے اور پڑھنا شروع کیا سُبْحَانَ اللَّهِ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - اللَّهُ أَكْبَرُ - الْحَمْدُ لِلَّهِ - اور پھر دعا مانگی، یہاں تک کہ سورج کی تاریکی جاتی رہی۔ جب تاریکی جاتی رہی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں مسلم نے عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت کیا اور شرح السنہ میں بھی اسی طرح ہے اور مقاصد کے نسخوں میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

۱۴۰۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَرْبَعِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَبَرْتُهَا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا تَنْظُرَنِي إِلَى مَا حَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاتَّبَعْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَيُحَلِّلُ يَسْبِغُ وَيَهْلِلُ وَيُكَبِّرُ وَيُحَمِّدُ وَيَدْعُو حَتَّىٰ جُرِعَ عَنْهَا خَيْرٌ عَنْهَا قَدْ رَأَىٰ سُوْرَتَيْنِ وَصَلَّىٰ رَكَعَتَيْنِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَلِكَ فِي شَرْحِ السُّنَنِ عَنْهُ وَفِي نَسْخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ -

سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا چاہیے

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

۱۴۰۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فصل دوم

نماز خسوف کی قرأت آباد از بلند ہو یا آہستہ آواز سے

۱۴۰۳ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَأَى خُسُوفًا لَمْ يَسْمَعْ لَهُ صَوْتًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سمروہ بن جندب کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی (اور اس نماز کے دوران ہم آپ کی آواز نہیں سُننے تھے)

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

کرشمہ خداوندی کے ظہور کے وقت سجدہ

۱۴۰۵ وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ قِيلَ لِرَبِّ عَتَا بِنِ مَاتَتْ فَلَا نَهْ بَعْضُ آذِ وَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيلَ لَهُ تَسْجُدُنِي هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا وَ آيَ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ آذِ وَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جب یہ کہا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں بیوی کا انتقال ہو گیا ہے (یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال) میں گر پڑے۔ ان سے کہا گیا کیا تم ایسی حالت میں سجدہ کرتے ہو یعنی بلا وجہ۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم خدا کی کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ اور اس سے بڑی کوئی نشانی ہوگی کہ آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی کا انتقال کر گئیں (جو دنیا کے لئے باعثِ رحمت و شفقت تھیں)۔

(ابوداؤد - ترمذی)

فصل سوم

نماز خسوف کے رکوع و سجدہ اور قرأت

۱۴۰۶ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَنْكَسَتْ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّاهُمْ فَقَرَأَ بِسُورَةِ مِنَ الطُّوْلِ وَ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَتَرَأَى سُودَةً مِنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُو أَحْتَىٰ أَجْلَىٰ كُسُوفُهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور لمبی سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی اور پانچ رکوع اور دو سجدے پہلی رکعت میں کئے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے اور ایک لمبی سورت پڑھی پھر پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر نماز پڑھ کر قبا رخ بیٹھے اور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

(ابوداؤد - ترمذی)

غضبیہ کی مستدال حدیث

۱۴۰۷ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ وَكُسُوفًا لَهَا حَتَّىٰ انْجَلَتْ الشَّمْسُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ تو آپ نے دو رکعت نماز (پڑھنی) شروع کی۔ پھر ان کو ختم کر کے دیکھا تو آفتاب ابھی اڑکھ تھا۔ آپ نے پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ اسی طرح نماز پڑھتے اور

رَوَى ابْنُ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِهِ تَبَارَكَ
 وَيُسَبِّحُهَا وَلَهُ فِي أُخْرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا مَسْتَحِلًّا إِلَى الْمَسْجِدِ
 وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ
 ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ
 إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا
 لِمَوْتٍ عَظِيمٍ مِنْ عِظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ
 وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ
 أَحَدٍ وَلَا لِحَيَوَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ
 خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ فَأَتَاهُمَا
 انْخَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ
 اللَّهُ أَمْرًا - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

تو تم نماز پڑھو اس وقت تک جب تک کہ وہ روشن نہ ہو جائے، یا خداوند تعالیٰ کوئی حکم ظاہر کرے۔ (نسائی)

بَابُ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ وَالثَّالِثِ -

اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے۔

فصل دوم

خوشی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدۂ شکر

۱۳۰۸ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ سُرُورًا أَوْ يُسْرٍ بِهِ خَرَسًا شَاكِرًا لِلَّهِ تَعَالَى -
 (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٍ غَرِيبٍ)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی کا واقعہ پیش آتا۔ یا آپ کسی بات سے خوش کئے جاتے تو خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ میں گر پڑتے۔

کسی مبتلائے بلا کو دیکھ کر اپنی عافیت پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے

۱۳۰۹ وَأَعْنِ ابْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مِنَ الْقَعَاثِينَ فَخَرَّ سَاجِدًا - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطَنِيُّ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ التِّرْمِذِيِّ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ)

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بونے (لپتہ قامت) شخص کو دیکھا تو سجدے میں گر پڑے۔ (دارقطنی مرسلہ۔ اور شرح السنۃ میں مصابیح کے لفظ کے مطابق ہے)۔

امت کے حق میں آنحضرت کی شفقت

۱۳۱۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَامٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ کے ارادے

سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمرے روانہ ہوئے۔ پس جب ہم مکہ اور مدینہ کے درمیانی مقام عَزْرَ وَارِ پر پہنچے تو حضورؐ اونٹنی سے اترے، پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر تھوڑی دیر خدا تعالیٰ سے دعا کی پھر سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں پڑے رہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ تھوڑی دیر دعا کی اور پھر سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں پڑے رہے پھر کھڑے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا کر تھوڑی دیر دعا کی اور سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں رہے اور پھر سر اٹھا کر فرمایا میں نے اپنے رب سے دعا کی اپنی امت کی شفاعت یعنی اس کے گناہوں کی بخشش کی، پس عطا کی خدا نے مجھ کو تہائی امت (یعنی تہائی امت کی بخشش عطا کی) میں سجدے میں گر پڑا اور خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر میں نے سجدے سے سر اٹھا کر اپنے رب سے پھر دعا مانگی اور امت کی بخشش کا خواستگار ہوا۔ پس عطا کی خدا نے مجھ کو تہائی امت (یعنی تہائی امت کی بخشش عطا کی) میں پھر خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ میں گر پڑا۔ پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کی بخشش کا خواہاں ہوا۔ خدا نے باقی تہائی امت بھی مجھ کو عطا کر دی اور میں شکر ادا کرنے کے لئے پھر سجدہ میں گر پڑا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَلَكَةٍ تَرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا كُنَا قَرِيبًا مِتَّ عَزْرَ وَارِ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَتْ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا أَفْهَكَتْ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِلرَّبِّ شُكْرًا لِمَا رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِمَا مَتَّي فَأَعْطَانِي أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِلرَّبِّ شُكْرًا لِمَا رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِمَا مَتَّي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِلرَّبِّ شُكْرًا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

نماز استسقاء کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

فصل اول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ نماز استسقاء (طلب بارش) کے لئے عید گاہ کی طرف چلے۔ آپ نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی جن میں بلند آواز سے قرائت کی۔ پھر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگی اور دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے۔ پھر چادر کو قبلہ رخ کھڑے ہو کر پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۱۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى لِيَسْتَسْقِيَ فَقَصَلَ بِهِمْ رُكْعَتَيْنِ جَهْدَ جَهْدٍمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدَاوَدَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوْلَ سَاعَةٍ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ -

(متفق علیہ)

آنحضرت نماز استسقاء میں دعا کے وقت ہاتھ زیادہ بلند کرتے تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھوں کو (اس قدر) اونچا نہ اٹھاتے تھے مگر استسقاء کی دعا میں آپ ہاتھوں کو اس قدر بلند کرتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے

۱۳۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ يَرْفَعُهُ حَتَّى يُرَى

يَا صَبِيَّهِ-

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) گنتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

دعا کے وقت ہاتھوں کی ہدایت

۱۳۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ يَمِينِهِ إِلَى السَّمَاءِ - حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا کی اور دعا میں ہاتھ کی ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف رکھا۔ (یعنی ہتھیلیاں آسمان کی طرف کیں اور ہاتھ کی پشت منہ کی جانب)۔ (مسلم)

بارش کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۱۳۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا يَعْنِي أَسْأَلُ اللَّهَ نَفْعَ دِينِي وَدَوَاةِ الْبَخَادِغِ - والا سینہ خوب برسا۔ (بخاری)

بارش کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

۱۳۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَفَجَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَتْهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لَا نَنْتَه حَذِيثٌ عَهْدٍ بِوَيْبِهِ - حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش آگئی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جیم اطہر سے کپڑا اتار ڈالا اور بارش سے بھیگ گئے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا بارش کا پانی ابھی ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

استسقاء میں چادر پھرنے کا طریقہ

۱۳۱۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلِّيِّ فَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ رِجْلَيْهِ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافُهُ الْيَمِينَ عَلَى عَاتِقِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ عِطَافُهُ الْيُسْرَى عَلَى عَاتِقِهِ الْيَمِينِ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ - (رواہ ابوداؤد)

۱۳۱۷ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خِمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ أَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهَا أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلْبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ - (رواہ احمد و ابوداؤد)

(احمد - ابوداؤد)

حضرت ابواللحم کے آزاد کردہ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام زرارہ کے قریب اجمار النبی

۱۳۱۸ وَعَنْ عُمَرَ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِنْدَ

میں کھڑے ہو کر بارش کے لئے دعا کرتے دیکھا۔ آپ ہاتھوں کو پھیلائے ہوئے تھے ہتھیلیاں زمین کی جانب تھیں اور ہاتھ سر سے اونچے نہ تھے۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

أَحْمَدُ النَّذْبِيَّ قَرِيبًا مِنَ الذُّرَى إِذْ قَامَ يَدْعُو
يَسْتَسْقِي رَأْفَعًا يَدَيْهِ قَبْلَ وَجْهِهِ لَا يُجَاوِزُ
بِهِمَا رَأْسَهُ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

استسقاء کے وقت آنحضرتؐ خشوع و خضوع اور تضرع اختیار کرتے تھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء (یعنی بارش کی دعا کے لئے اس حال میں نکلتے کہ) زمینت کو آپ نے ترک کر دیا تھا۔ ظاہر میں متواضع اور باطن میں عاجزی و زاری کرنے والے تھے۔ ترمذی ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ

۱۳۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْنِي فِي الْأَسْتِسْقَاءِ مُتَبَدِّلًا مَتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

بارش کی دعا

عرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روا کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کے لئے دعا کرتے تو کہتے: اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهْمِيَّتِكَ وَالشَّجَرَةَ حَتَّى يَخْرُجَ وَاجِحٌ بِلَدِّكَ الْمَيِّتِ - (یعنی اے اللہ! اپنے بندوں کو پانی بلا، اپنے جانوروں کو پانی بلا، اپنی رحمت کو پھیلا اور مردہ شجر کو سرسبز بنجھن)۔ (مالک - ابوداؤد)

۱۳۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهْمِيَّتِكَ وَالشَّجَرَةَ حَتَّى يَخْرُجَ بِلَدِّكَ الْمَيِّتِ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَابُودَاوُدَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيثًا مُّزِيغًا مُّزِيغًا تَارِفًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا عَاجِلًا - (یعنی اے اللہ! بارش کے پانی سے ہم کو سیراب کر، ہماری فریاد کو پہنچ اور ہمارا انجام اچھا کر رازق اور یر بارش نافع ہو، نقصان رساں نہ ہو، جلد آنے والی ہو۔ دیر میں آنے والی نہ ہو) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے بعد ان پر آب چھا گیا۔ (ابوداؤد)

۱۳۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاكِي فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيثًا مُّزِيغًا مُّزِيغًا تَارِفًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا عَاجِلًا قَالَ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ - رَوَاهُ ابُودَاوُدَ

فصل سوم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی۔ پس آپ نے عید گاہ میں منبر رکھنے کا حکم دیا۔ چند ہی عید گاہ میں منبر رکھا گیا اور لوگوں نے وعدہ لیا کہ وہ ایک روز عید گاہ چلیں۔ عائشہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز آفتاب کا کنارہ نکلتے ہی عید گاہ تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا۔ پھر خدا کی حمد و ثناء کی اور اس کے بعد فرمایا: تم نے اپنے شہروں میں بارش نہ ہونے کی

۱۳۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكََا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُحِيطَ الْمَطَرُ فَأَمَرَ بِمَنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمِصْبَى وَوَعَدَ النَّاسُ يَوْمَ مَا يُخْرَجُونَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَأَ أَحَابِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَشْكُونُمْ جَدًّا وَبَارِكُكُمْ وَاسْتَسْقَارَ الْمَطَرُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمَا ذَكَرَ

عَنْكُمْ وَقَدْ آمَرَكُمْ اللَّهُ أَنْ تَدْعُوهُ هَذَا
وَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ
أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا
قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حَيِّثُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ
يَزِدْكَ الرَّفْعَ حَتَّى أَبْدَأَ بِطَبْعِهِ ثُمَّ
حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلْبَ أَوْحَوْلَ بِرِجْلَيْهِ
وَهُوَ رَاغِبٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَ
نَزَلَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ فَأَنشَأَ اللَّهُ سَحَابَةً
فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِأَذْنِ اللَّهِ
فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى بَسَّاتِ السُّيُوفُ فَلَمَّا
رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْحِكْمِ ضَحِكَ حَتَّى بَدَأَتْ
نَوَاجِدُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ اللَّهَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ وَآفَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

شکایت کی ہے۔ خدا نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا مانگو اور
اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا پھر آپ نے
یہ دعا کی: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مَا لَكَ
يَوْمَ الدِّينِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ
وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حَيِّثُ۔ ربیعنی تمام تعریف
خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے بخشنے والا مہربان ہے اس کے
سوا کوئی معبود نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی معبود ہے میرے
سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بے پروا ہے اور ہم فقیر ہیں۔ ہم پر بارش نازل
کر اور جو چیز کہ تو نازل کرے اس کو ہماری قوت اور فائدہ کا سبب بنا
کہ دیر تک اس سے فائدہ اٹھائیں، اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ
اٹھائے اور دیر تک اٹھائے رہے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی
نظر آنے لگی۔ پھر اپنی پشت کو لوگوں کی طرف پھیرا اور چادر اٹھ پھیر کر
آپ کے ہاتھ اب بھی بلند تھے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے منبر سے اترے
اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے ابر کو پھر بجلی چمکی اور
کڑکی اور اس کے بعد خدا کے حکم سے بارش شروع ہو گئی۔ آپ مسجد
تک بھی واپس نہ آئے تھے کہ نالے بہہ نکلے۔ پس آپ نے جب لوگوں

کو دیکھا کہ وہ دیواروں اور مکانات کی نیاہ ڈھونڈنے میں جلدی کر رہے ہیں تو آپ مسکرائے کہ آپ کی کچلیاں نظر آنے لگیں
اور پھر فرمایا أَشْهَدُ أَنْ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے) اور
میں خدا کا بندہ اور رسول ہوں۔ (ابوداؤد)

وسیلے بارش کے لئے دعا

۱۲۲۳ وَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا
فَحَطُّوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا
فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا
فَأَسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطاب
عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے اللہم
إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ
إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَأَسْقِنَا۔ (یعنی اے اللہ! ہم تیری طرف وسیلہ
کرتے تھے اپنے نبی کا اور تو ہم کو سیراب کرتا تھا۔ اور اب وسیلہ
کرتے ہیں ہم تیری جانب اپنے نبی کے چچا کا، پس پانی پلا تو ہم کو انش کہتے ہیں کہ اس دعا سے بارش ہو جاتی تھی۔ (بخاری)

استسقاء کے سلسلہ میں ایک نبی کا واقعہ

۱۲۲۴ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ نَبِيٌّ
مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَيَأْذَاهُ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے سنا ہے کہ انبیاء سابقین میں سے ایک نبی
لوگوں کو لے کر بارش کی دعا کے لئے نکلے۔ پس اس نبی نے ایک چوڑی

بِنَمَلَةٍ دَرَّافِعَةٍ بَعْضُ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ
أَرْجِعُوا أَفَقَدْ اسْتَجِيبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ هَذِهِ النَّمْلَةِ
(رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي)

کو دیکھا جو اپنے پاؤں میں سے بعض کو آسمان کی طرف اٹھائے
ہوئے تھی (یہ دیکھ کر) اُس نبی نے لوگوں سے کہا واپس چلو۔ تمہاری دعا
اس چوٹی کے ذریعہ قبول کر لی گئی۔ (دارقطنی)

بَابُ فِي الرِّيَّاحِ

ہواؤں کا بیان

فصل اول

ہوا رحمت بھی ہے عذاب بھی

۱۲۲۵ عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصْرُفُ بِالْقَصَبِ وَأَهْلِكْتُ عَادًا بِالدَّبُورِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ مرد دی گئی ہے مجھے پُر واد ہوا سے اور ہلاک کئے گئے عادی بھی
ہوا سے۔ (بخاری)

ابرو ہوا کو دیکھ کر آپ کی کیفیت

۱۲۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرِفَ فِي وَجْهِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کبھی زور سے ہنستے نہیں دیکھا۔ آپ جب کبھی ہنستے تو مسکرا دیے
تھے۔ اور جب آپ ابر کو دیکھتے یا تیز ہوا کو تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا
(بخاری و مسلم)

تیز ہوا کے وقت آنحضرت کی دعا

۱۲۲۷ وَإِذَا عَصِفَتِ الرِّيحُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَإِذَا تَخَلَّلَتِ السَّمَاءُ تَغْيِيرَ كَوْنِهِ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاقْبَلَ وَادْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سَوَّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ بِأَعْيُنِهِ كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْا عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُسْطَرٌّ نَا وَفِي رِوَايَةٍ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحِمَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب سخت تیز ہوا چلتی تو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا
فِیْهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ
بِیْہ۔ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے اس (ہوا) کی
بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے (یعنی ہوا
جو فائدہ ہے) اور بھلائی اس شے جس کے لئے ہوا بھیجی گئی
ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس کی بُرائی سے اور اس چیز کی
بُرائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی بُرائی سے جس کے لئے ہوا بھیجی
گئی ہے اور جب آسمان پر ابر ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا اور اضطراب کی حالت میں کبھی گھر کے اندر
داخل ہوتے اور کبھی باہر نکل آتے۔ کبھی ادھر جاتے اور کبھی اُدھر
پس جب بارش ہونے لگتی تو آپ کا اضطراب دور ہو جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے اس تغیر کو محسوس کیا اور اس کا
سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ عائشہ ممکن ہے یہ ابراہیمؑ کی نسبت ہے۔ عادی نے کہا تھا (یعنی جب انھوں نے ابر کو اپنے نالوں
اور وادیوں کے سرے پایا تو کہا ہذا عارض من مسطر نا۔) (یعنی یہ ابر ہے جو ہم پر برے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب حضور صلی
اللہ علیہ وسلم بارش کو دیکھتے تو یہ فرماتے یا اللہ تو اس کو باعثِ رحمت بنا۔ (بخاری و مسلم)

غیب کے پانچ خزانے

۱۲۲۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ شَمَّ قَرَأَ أَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ الْآيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کے پانچ خزانے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعِۃِ وَيُنْزِلُ الْغَیْثَ الْآیَۃُ (بخاری)

سخت قحط کیلئے؟

۱۲۲۹ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنَّ لَا تُمَطَّرُ وَادَّ لَكِنَّ السَّنَةَ أَنَّ تُمَطَّرُ وَادَّ لَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت قحط یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ ہو بلکہ سخت قحط یہ ہے کہ تم پر بارش ہو اور خوب بارش ہو اور زمین کوئی چیز نہ اُگائے۔ (مسلم)

فصل دوم

ہوا کو برا کہنے کی ممانعت

۱۲۳۰ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ دُوحِ اللَّهِ تَعَالَى تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ حَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُّوْا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوْذُهَا مِنْ شَرِّهَا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ لِكَبْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہوا خدا کی رحمت ہے جو رحمت اور عذاب دونوں کو لاتی ہے۔ پس تم اس کو برا نہ کہو اور خدا سے اس کی بھلائی بجا ہو اور اس کے ضرر و شر سے پناہ مانگو۔ (شافعی - ابو داؤد - ابن ماجہ - ترمذی)

۱۲۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا کو برا کہا۔ آپ نے فرمایا ہوا کو لعنت ملا مت نہ کرو، وہ خدا کی طرف سے مامور ہے اور جو شخص کسی چیز کو لعنت کرتا ہے اور وہ لعنت کی مستحق نہیں ہوتی تو وہ لعنت، لعن کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (ترمذی) اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۳۲ وَعَنْ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْهُونُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أَمْرَتْ بِهِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أَمْرَتْ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہوا کو برا نہ کہو۔ پس جب تم دیکھو کہ ہوا تمہاری مرضی کے خلاف ہے تو یہ کہو اَللّٰہُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ ہِذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْہَا وَخَیْرِ مَا اَمَرْتُ بِہٖ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ہِذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْہَا وَشَرِّ مَا اَمَرْتُ بِہٖ۔ (یعنی اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی

چاہتے ہیں اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی اور جس کام کے لئے سودہ مامور کی گئی ہے اس کی بھلائی اور پناہ مانگتے ہیں ہم تیرے ذریعہ اس ہوا کے شر سے اور جو اس کے اندر ہے اس کے شر سے اور جس کام پر وہ مامور کی گئی ہے، اس کے شر سے۔ (ترمذی)

تیز ہوا کے وقت آپ کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو زواہد پڑھتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّ لَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيْحًا وَّ لَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا مَّهِمًّا فَادْرَسْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ وَاَرْسَلْنَا الرِّيْحَ لَوَاقِحَ وَاَنْ يُّرْسِلَ الرِّيْحُ مُبَشِّرَاتٍ - رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو زواہد پڑھتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّ لَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيْحًا وَّ لَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا مَّهِمًّا فَادْرَسْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ وَاَرْسَلْنَا الرِّيْحَ لَوَاقِحَ وَاَنْ يُّرْسِلَ الرِّيْحُ مُبَشِّرَاتٍ - رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى -

دینے والی (یعنی بارش لانے والی)
(شافعی - بیہقی)

ابر کے وقت کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر ابر دیکھتے تو کام چھوڑ دیتے اور ابر کی جانب متوجہ ہو کر کہتے : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ (یعنی اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس کے اندر ہے) پس اگر اللہ تعالیٰ اس ابر کو صاف کر دیتا تو خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے۔ اور بارش شروع ہو جاتی تو فرماتے اَللّٰهُمَّ سَقِيْنَا نَافِعًا - (یعنی اے اللہ! نفع پہنچانے والا پانی)۔

۱۳۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبْصَرَ نَاشِئًا مِنَ السَّمَاءِ تَعْنِي السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ فَاِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ حَمْدُ اللَّهِ وَاِنْ مَطَرَتْ قَالَ اللَّهُمَّ سَقِيْنَا نَافِعًا - رَوَاهُ الْبُؤْدَاوُدُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الشَّافِعِيُّ وَ الْلَّفْظُ لَهُ -

(ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ - شافعی)

گرج کے وقت کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل گرجنے کی آواز اور بجلی کرکے کی آواز سنے تو فرماتے : اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكُنَا بِغَضَبِكَ وَ لَا تُهْلِكُنَا بَعْدَ اِيْكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ - (یعنی اے اللہ! ہم کو اپنے غیظ و غضب سے نہ مار اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر۔ اور ہم کو عافیت میں رکھ اس سے پہلے یعنی عذاب کے نازل ہونے سے پہلے)۔

۱۳۳۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَ الصَّوْاعِقِ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تُهْلِكُنَا بِغَضَبِكَ وَ لَا تُهْلِكُنَا بَعْدَ اِيْكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبَةٍ - (احمد - ترمذی) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ غریب حدیث ہے۔

فصل سوم

۱۳۳۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَكُ مِنْ خِيفَتِهِ (رواه مالك) فرشتے اس کے خوف سے (بر مالک)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ جب (بادل) گرجنے کی آواز سنے تو بات کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَكُ مِنْ خِيفَتِهِ یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح کرتا ہے بعد اس کی تعریف کے ساتھ اور

کِتَابُ الْجَنَائِزِ مِيت اور جنازہ کا بیان

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ ثَوَابِ الْمَرِيضِ

بیمار کی مزاج پرسی اور بیماری کے ثواب کا بیان !

فصل اول

بیمار کی عیادت کرنی چاہیے

۱۳۳۷ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَعَوَدُوا الْمَرِيضَ وَفَكَو (رواه البخاری)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ بیمار کی عیادت (بیمار پرسی) کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (بخاری)

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

۱۳۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْيِيتُ الْعَاطِسِ - (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ جنازے کے ساتھ جانا۔ دعوت کو قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۳۹ وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا الْفَيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدْ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا أَمْرٌ مِنْ قَعْدَةٍ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ - (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ: جب تو کسی مسلمان سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کر جب تجھ کو کوئی دعوت لے (یعنی اپنی مدد کو بلائے یا کھانے پر بلائے) تو اس کی دعوت کو قبول کر جب تجھ سے کوئی نصیحت یا خیر خواہی چاہے تو اس کو نصیحت کر جب کوئی چھینکے اور پھر الحمد للہ کہے تو اس کی

۱۳۴۰ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَابْتِرَازِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَطْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَيْنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتِزِاجِ وَالْمِثْرَةِ الْحُمْرَةِ وَالْقِسِيَّةِ وَالْأَيْقَةِ الْفُضْلَةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَيْنُ الشَّرِبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُمْ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دنیا میں چاندی کے برتن میں پئے گا آخرت میں اس کو چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ حکم دیا ہم کو: بیمار کی عیادت کا۔ جنازہ کے ساتھ جانے کا۔ چھینک کا جواب دینے کا۔ سلام کا جواب دینے کا۔ بلا جانے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا۔ قسم کھانے والے کی قسم کو سچ کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور منع فرمایا ہم کو تونے کی انگوٹھی پہننے سے۔ ریشم کو پہننے سے۔ سرخ زین پوش کو استعمال کرنے سے۔ قسی کپڑے سے جو ریشم اور کتان سے بنایا جاتا ہے۔ چاندی کے برتنوں کو استعمال کرنے سے۔ اطلس کے کپڑے استعمال کرنے سے۔ ریشمی کپڑے کے استعمال سے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ منع فرمایا ہے حضورؐ نے چاندی کے برتن میں پینے سے اس لئے کہ جو شخص دنیا میں چاندی کے برتن میں پئے گا آخرت میں اس کو چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

عیادت کا ثمرہ

۱۳۴۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان جب کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو ہمیشہ بہشت کی میوہ خوری میں رہتا ہے (یعنی بہشت کی میوہ خوری کا اہل ہو جاتا ہے) جب تک وہ عیادت سے واپس نہ آئے۔ (مسلم)

عیادت کی اہمیت

۱۳۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ وَكَلَّمْتُ عَبْدِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي مُلَانًا مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ لَسْتَطَعْتُكَ فَلَمْ تَطْعَمْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَسْتَطَعْتَ عَبْدِي فَلَا تَنْ فَلَمْ تَطْعَمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَنِي ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَغْفِرُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أُسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَغْفِرُكَ عَبْدِي فَلَا تَنْ فَلَمْ تَسْقِهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ جواب میں عرض کریگا اے میرے پروردگار! میں کس طرح تیری عیادت کر سکتا تھا حالانکہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ خداوند تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تجھ کو یاد نہیں کہ میرا فال بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو اس کے پاس ہی پاتا۔ یعنی میری خوشنودی تجھ کو دیا نہ نصیب ہوتی۔ پھر خداوند تعالیٰ پوچھے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے مجھ کو کھانا نہیں کھلایا وہ جواب میں کہے گا۔ اے پروردگار! میں کیوں کر تجھ کو کھلا سکتا ہوں تو تو تمام جہانوں کا پالنے والا (رازق) ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا تجھ کو یاد نہیں میرا فال بندہ تجھ سے کھانا مانگے آیا تھا مگر تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو مجھ کو (یعنی میری خوشنودی کو) اس کے پاس پاتا۔ پھر خداوند تعالیٰ پوچھے گا۔ آدمؑ کے

أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ جِيءَ فِي تَحْتِ سَ بَانِي مَانْكَ اَوْتُوْنِي مَجْهُ كُو بَانِي نَهِيْسْ بِلَا يَا - وَهْ عَرْضْ
رَدَّوْا هُ مُسْلِمٌ كَرْنِي كَا - بِرُورْ دُكَارْ ! مِيْنِ تَحْتِ كِيُوْنِ كَرْبَانِي يَلَا سَكْتَا تَحْتَا تُوْتُوْتَا م
جہانوں کا پالنے والا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے فلاں بند نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اس کو پانی نہیں پلایا۔ تجھ کو
معلوم نہیں اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھ کو اُس کے پاس پاتا۔ (مسلم)

اپنے سے کمتر اور ادنیٰ مریض کی بھی عیادت کرنی چاہیے

۱۴۴۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَغْرَافِيٍّ يَعُودُهُ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ لَا يَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ لَهُ لَا يَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حَتَّى تَفُورَ عَلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ يُزِيْرُهُ الْقُبُورُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَمَ إِذَا - (رَدَّوْا هُ الْحَارِثِي)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اور آپ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اس کے پاس بیٹھ کر فرماتے لَا يَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى یعنی کچھ اندیشہ نہیں، تو اس بیماری سے رنجیدہ نہ ہو یہ تجھ کو پاک کرنے والی ہے (چنانچہ آپ نے دیہاتی سے بھی یہی فرمایا۔ دیہاتی نے آپ کے الفاظ شکر کہا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ ایک بخار ہے جو بہت بوڑھے شخص پر جوش مارتا ہے اور اس کو قبر میں لے جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اسی طرح ہے ہوگا۔ (بخاری)

بیمار کے لئے آنحضرت کی دعا شفاء

۱۴۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُنَّ إِنْسَانٌ مَسَّحَهُ بِمِمْبِهِ ثُمَّ قَالَ إِذْ هَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ إِذْ هَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِعَادٍ وَسَقَمًا رُمْتُ فَقَالَ (رُمْتُ فَقَالَ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سیدھا ہاتھ اس پر بکھیرتے اور فرماتے : اِذْ هَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِذْ هَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِعَادٍ وَسَقَمًا یعنی اے لوگوں کے شفاء کا بوجھ نہ ہو۔ شفاء اگر شفا تو صرف تیری (جانب سے ہی) ایسی شفا جو نہ پھوٹے کسی بیماری کو۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۴۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُذْعٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَبِغْهُ بِسَمِ اللَّهِ تَرْبِيَهُ أَوْ صَبِغْهُ بِرَيْقِهِ بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَقَمُنَا يَا ذِي دَرِينَا (رُمْتُ فَقَالَ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے بدن کی کسی چیز کی شکایت کرتا یعنی دریا بیماری وغیرہ کی یا اس کے جسم میں پھوڑا یا زخم ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی اٹھا کر فرماتے بِسْمِ اللَّهِ تَرْبِيَهُ أَوْ صَبِغْهُ بِرَيْقِهِ بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَقَمُنَا يَا ذِي دَرِينَا یعنی برکت حاصل کرتا ہوں میں خدا کے نام سے۔ ہماری زمین کی یہ مٹی ہمارے بعض آدمیوں کے لعاب دہن سے آلودہ ہے، شفا دیا جاتے ہمارا بیمار ہمارے پروردگار کے حکم سے رسول اللہ کا قاعدہ تھا کہ لعاب دہن کے گشت نہادت کو آلودہ کر کے زمین پر رکھتے اور لعاب میں مٹی کو آمیز کر کے بیمار کے درد، پھوڑے یا زخم پر رکھ دیتے اور دعا کرتے۔ (بخاری و مسلم)

بیماری میں آیات پڑھ کر دم کرنا چاہیے

۱۴۴۶ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعْوَذَاتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو قل اعوذ برب الناس قل اعوذ برب الفلق پڑھ کر اپنے اوپر

دَم کرتے اور جسم پر ہاتھ پھیرتے جہاں تک آپ کا ہاتھ پہنچتا۔ پس آپ جب اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ نے وفات پائی تو ان دونوں سورتوں کو پڑھ پڑھ کر میں آپ کے ہاتھوں پر دم کرتی اور پھر آپ کے ہاتھوں کو آپ کے جسم پر پھیرتی۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ گھر کے آدمیوں میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر یہ دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرتے۔

وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ كُنْتُ أَنْفَثُ عَلَيْهِ بِالْمَعْوَذَاتِ الَّتِي كَانَتْ يَنْفَثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتْ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَتْ عَلَيْهِ بِالْمَعْوَذَاتِ -

درخستہ کرنے کی دعا

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس درد کی شکایت کی جو ان کے جسم میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جس جگہ درد ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ کہہ کر پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھ اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدَدُ وَاَحَادِدُ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں خدا کی عزت اور قدرت کے ذریعہ اس چیز (درد) کی بُرائی سے اور ڈرتا ہوں (اس کی زیادتی سے) حضرت عثمان رضی کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا اور خدا نے میری تکلیف کو دور کر دیا۔ (مسلم)

۱۲۳۴ وَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَمِّ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدَدُ وَاَحَادِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَازْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ فِي -

آنحضرت کی علالت اور حضرت جبریل کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی کہتے ہیں کہ حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے محمدؐ! کیا تم بیمار ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ جبریل نے کہا بِسْمِ اللَّهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللَّهِ اَرْقِيْكَ (یعنی خدا کے نام پر تم پر افسوس پڑھتا ہوں ہر اس چیز سے جو تم کو اذیت پہنچائے اور ہر اس چیز کی بُرائی اور ہر حاسد کی آنکھ سے اللہ تم کو شفا دے خدا کے نام سے تم پر افسوس پڑھتا ہوں)

۱۲۳۵ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيلَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللَّهِ اَرْقِيْكَ (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

برائی و حادثہ سے خدا کی پناہ میں دنا

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نواسی حسن اور حسین کو ان الفاظ سے خدا کی پناہ میں دیتے تھے اَعِيْذُ كَمَا يَكْلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ (یعنی اے حسین و حسن میں تم کو پناہ میں دیتا ہوں خداوند تعالیٰ کے کامل کلمات سے ہر شیطان کی بُرائی سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے اور آپ

۱۲۳۶ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ اَعِيْذُ كَمَا يَكْلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ وَ يَقُولُ اِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمَ عِیْلِ وَ اسْحٰق -

رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ وَ فِي

اَكْثَرَ نَسْخِ الْمَصَابِيحِ بِهِمَا عَلَى لَفْظِ التَّنْبِيْهِ - یہی فرماتے تھے کہ تمہارے باپ (یعنی حضرت ابراہیمؑ) پناہ میں دیتے تھے ان کلمات کے ذریعہ اپنے بیٹوں اسمعیلؑ اور اسحاقؑ کو۔ (بخاری)

تکلیف و مصیبت اللہ کی رحمت ہے

۱۳۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَصِبْ مِنْهُ - (رواہ البخاری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ خداوند تعالیٰ بھلائی کرنے کا ارادہ فرماتا ہے وہ بھلائی حاصل کرنے کے لئے مصیبت زدہ ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

رنج و غم کا پہننا گناہوں کو دور کرتا ہے

۱۳۵۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَهَ يُشَاكِهَهَا إِلَّا أَكَفَرُ اللَّهُ بِهِمَا مِنْ خَطَايَا - (متفق علیہ) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو رنج، کوئی دکھ، کوئی فکر، کوئی غم اور کوئی ایذا نہیں پہنچتی، یہاں تک کہ کوئی کانٹا، مگر یہ کہ دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ پر تکلیف و بیماری کی سختی و زیادتی

۱۳۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسَسَهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعَعَكًا شَدِيدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ لَا تَلَاكَ أَجْرَتَيْنِ فَقَالَ أَجَلُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا - (متفق علیہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت بخار میں مبتلا تھے میں آپ کے جسم پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو کبھی سخت بخار ہوتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھ کو کبھی بخار ہوتا ہے اتنا بخار جتنا کہ تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ ابن مسعود کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! غالباً اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو دو گنا ذاب بھی ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اور اس کے بعد فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان کہ اس کو مرض سے کوئی تکلیف پہنچے یا اس کے سر کو کوئی آذیت، مگر خداوند تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح درخت اپنے خشک پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَوْجَعُ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (متفق علیہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کسی کی بیماری کو اتنا سخت نہیں پایا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کو۔ (بخاری و مسلم)

موت کی سختی و رجات کی علامت ہے

۱۳۵۴ وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَافَتَيْهِ وَذَاتِنِي فَلَا أَكْرَهَ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رواہ البخاری) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گود میں وفات پائی۔ اس لئے اب میں کسی کی موت کی سختی کو برداشت نہیں جانتی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیال تھا کہ موت کی سختی گناہوں کے سبب سے ہوتی ہے لیکن جب انھوں نے آنحضرتؐ کی موت کی سختی کو دیکھا تو یہ

(بخاری) خیال ترک کر دیا۔

مومن اور منافق کی زندگی کی مثال

۱۳۵۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْحَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفْقِئُهَا اللَّيْلُ يَأْتِيهَا تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الرَّذَّةِ الْمُجْدِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْتِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کے پھوں یا تر و تازہ شاخوں کی سی ہے جن کو ہوائیں حرکت دیتی رہتی ہیں۔ کبھی ان کو ہوا اگر ادیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے (اسی طرح مومن کبھی حادثات کا شکار ہوتا ہے اور کبھی بحال رہتا ہے) یہاں تک کہ اس کی موت کا وقت آجاتا ہو اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے جو مضبوط اور سخت ہوتا ہے کہ ہوا اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتی۔ اسی طرح منافق حادثات

کی پروا نہیں کرتا اور خوش رہتا ہے اور پھر یکایک صنوبر کے درخت کی طرح وہ گرتا اور مرجاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُسِيلُهُ وَلَا يَذَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْذَةِ لَا تَهْتَدُ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے، ہوائیں اس کو ہر وقت حرکت دیتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مومن کو مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ وہ حرکت میں نہیں آتا یہاں تک کہ اُکھاڑا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

بیماری کو برائے کہو

۱۳۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ السَّائِبِ فَقَالَ بَالِكُ بْنُ زَيْدٍ قَالَتْ أُمِّي لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تُسَبِّحِي الْحَمْدَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ خُبْنًا رَدَّوْا هَؤُلَاءِ مُسْلِمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائبہ کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا کیا ہوا کیوں کاہتی ہے؟ انھوں نے کہا بخار ہے خدا اس میں برکت نہ دے۔ آپ نے فرمایا بخار کو برا کہو اس لئے کہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو دور کرتا ہے جس طرح کہ بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔ (مسلم)

زمانہ بیماری کے فوت شدہ اور ادنیٰ نوافل کا ثواب ملتا ہے

۱۳۵۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے (اور اس سے اس کے اور ادنیٰ نوافل فوت ہوتے ہیں) تو اس کے حساب میں اسی کے مثل لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ کرتا تھا صحت و اقامت کی حالت میں (بخاری و مسلم)

طاہرون میں مریض کی فیصلت

۱۳۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ شُهَادَةٌ كُلِّ مُسْلِمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاہرون (میں مزا) شہادت ہے ہر مسلمان کے لئے۔ (بخاری و مسلم)

شہید کا ثواب پانے والا

۱۳۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْدَاءُ خَمْسَةَ الْمَطْعُونِ
 وَالْمَبْطُونِ وَالْعَرِيْنِ وَصَاحِبِ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدِ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 شہداء (کے درجات) پانچ ہیں۔ ایک طاعون زدہ۔ دوسرا جو پیٹ کی
 بیماری میں مرے (یعنی دستوں اور سفید میں)۔ تیسرا جو پانی میں بے اختیار
 ڈوب کر مرے۔ چوتھا جو دیوار یا چھت کے نیچے دب کر مرے۔ پانچواں
 جو خدا کی راہ میں شہید ہو۔ (بخاری و مسلم)

طاعون زدہ علاقہ میں صبر و ثبات کی فضیلت

۱۳۶۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَدَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ
 تَبِعَهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً
 لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ كَفَعَ الطَّاعُونَ قِمَمَهُ
 فِي بَلَدٍ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ
 إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ
 (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے
 طاعون کی حقیقت دریافت کی۔ آپؐ فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جس کو
 اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نازل کرے اور خداوند تعالیٰ
 اس کو مومنوں کے لئے رحمت قرار دیتا ہے اور جس جگہ طاعون ہوا اور وہاں
 کوئی خدا کا مومن بندہ ٹھہرا ہے (یعنی متاثرہ آبادی اور شہر کو چھوڑ کر نہ
 بھاگے) اور صابر رہے اور خدا سے ثواب کا طالب رہے اور یہ اعتقاد
 رکھتا ہو کہ اس کو کوئی اذیت نہیں پہنچے گی مگر صرف وہی جو خدا نے لکھ دی ہے
 تو اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری)

طاعون زدہ علاقہ کے بارہ میں ایک واضح ہدایت و ضابطہ

۱۳۶۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رَجُزٌ أُرْسِلَ عَلَى
 طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
 فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ يَأْرِضِينَ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا
 وَقَعَ يَأْرِضِينَ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا۔ طاعون ایک عذاب ہے جو جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا
 تھا، یا آپؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے پس جب تم سنو کہ کسی
 مقام پر طاعون ہے تو تم وہاں نہ جاؤ۔ اور جب اسی جگہ طاعون پھیل
 جائے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ نہ جاؤ۔
 (بخاری و مسلم)

سنانی سے محرمی اور اس پر صبر، اخروی سعادت کی نشانی

۱۳۶۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ سُحَّانَهُ وَتَعَالَى إِذَا
 أَمَلْتُ عَبْدِي مَحَبِّبَتِي ثُمَّ صَبَرَ عَزَّضْتُ لَهُمَا
 الْجَنَّةَ بَرِيدًا عَيْنِيهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے
 سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں جس بندے کو دو بیماری چھڑوا
 میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ ان پر صبر کرتا ہے تو ان کے بدلے میں اس
 کو جنت دیتا ہوں اور وہ دو بیماری چیزیں آنکھیں ہیں۔ (بخاری)

فصل دوم عبادت کا احب

۱۳۶۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا عُدَّةً إِلَّا
صَلَّاهُ عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ صَلَوةٍ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِنْ
عَادَهُ عَشْرَةَ إِلَّا صَلَّاهُ عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ صَلَوةٍ
حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی صبح کے
وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و مغفرت
کی دعا کرتے ہیں شام تک اور جو عیادت کرتا ہے شام کے وقت اس
کے لئے ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں صبح تک اور بہشت میں
اس کے لئے ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

آنکھوں کی بیماری میں عیادت کرنے کا مسئلہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں درد تھا تو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی۔
(احمد۔ ابوداؤد)

۱۳۲۵
۲۹
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَجْعٍ كَانَ بَعَيْنِي
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

عیادت کے واسطے جانے کے لئے وضو کرنا سنت ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے
اچھی طرح وضو کیا اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے مسلمان بھائی
کی عیادت کی تو اس کو دوزخ سے دُور رکھا جاتا ہے ساٹھ برس کی
مسافت کی دوری سے۔ (ابوداؤد)

۱۳۲۶
۳۰
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاحْتَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ
أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مِائَةَ
سِتِّينَ حَرِيفًا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

عیادت کے وقت بیمار کے لئے دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ کہے اَسْأَلُ اللَّهَ
الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ (یعنی دعا کرتا ہوں میں
اللہ بزرگ و برتر سے جو مالک ہے عرش عظیم کا، یہ کہ وہ تجھ کو شفا دے)
تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آگیا ہو۔
(ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۳۲۷
۳۱
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا فَيَقُولُ
سَبِّحْ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا شَفِيَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ حَضَرَ
أَجَلُهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

بخار اور درد کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو سکھاتے تھے کہ وہ
بخار اور درد کے امراض میں یہ کہیں بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ اَعُوذُ بِاللَّهِ
الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ لَعْنًا وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (یعنی خدا
بزرگ و برتر کے نام سے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ و برتر کے ذریعہ ہر رنگ
جوش مارنے والی کے شر سے اور آگ کی گرمی کی ہر آبی سے)۔ (ترمذی یہ
حدیث غریبہ اور یہ صرف ابراہیم بن اسماعیل سے مروی ہے جو ضعیف ہے)۔

۱۳۲۸
۳۲
وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْلَمُهُمْ
مِنْ الْحُمَّى وَمِنْ الْإِسْجَارِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا بِسْمِ اللَّهِ
الْكَبِيرِ اَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ لَعْنًا
وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي
بَكْرٍ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ يُصَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ)

بیماری میں کیا دعا پڑھی جائے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہ فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کا بھائی بیمار ہو تو

۱۳۲۹
۳۳
وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اسْتَكْبَرَتْ مِنْكُمْ

ثَبِّتًا أَوْ اشْتَكَاهُ أَخَرْتَهُ فَلْيَقُلْ رَبَّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ نَقَدَّ مِنْ أَسْمِكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَكَّا رَحْمَتِكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ إِنْ غَفَرْنَا حُوبَنَا وَخَطَايَاَنَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ - قَبْلُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اس کو چاہئے کہ یہ کہے رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ نَقَدَّ مِنْ أَسْمِكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَكَّا رَحْمَتِكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ إِنْ غَفَرْنَا حُوبَنَا وَخَطَايَاَنَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ یعنی ہمارا رب اللہ ہے وہ اللہ جو آسمان میں ہے پاک ہے نام تیرا۔ تیرا حکم مانا جاتا آسمانوں اور زمین میں، جیسی تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح کی رحمت زمین میں نازل کر، بخش دے ہمارے چھوٹے بڑے گناہوں کو تو پروردگار ہے پاک لوگوں کا، بر بنائے رحمت ہم پر رحم فرما اور صحت دے اس بیماری پر اپنی شفا دے۔ پس وہ اچھا ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

عیادت کے وقت کی دعا۔

۱۴۴۰ م وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأْ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْسُقْ لَكَ إِلًا جَنَازَةً - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی مریض کی عیادت کو آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ کہے اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأْ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْسُقْ لَكَ إِلًا جَنَازَةً - (ابو داؤد)

تکلیف و مصیبت مسلمان کے لئے گناہوں کا کفارہ ہے

۱۴۴۱ م وَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ امِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ تَبَدَّلَ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفْتُمْ مِمَّا سَبَّحَكُمْ بِهِ اللَّهُ - وَعَنْ قَوْلِهِ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فَكَفَّ مَّا سَأَلَ عَنْهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ مُعَاتَبَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْخُطَايَا وَالنُّكْبَةِ حَتَّى الْبَضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَبِيضِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْرَحُ لَهَا حَتَّى إِنْ الْعَبْدَ لَيُجْزِيهِ مِنْ دُلُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ الْيَتِيمُ الْأَخْمَرُ مِنَ الْكَبْرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علی بن زید، امیر سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قرآن کی ان آیتوں کا مطلب دریافت کیا اِنْ تَبَدَّلَ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفْتُمْ مِمَّا سَبَّحَكُمْ بِهِ اللَّهُ - (یعنی جو کچھ تمہارے دلوں میں آئے اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تعالیٰ اس کا تم سے حساب لے گا) اور وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ (یعنی جو کوئی بڑا کام کرے اس کا بدلہ دیا جائے گا)۔ اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ جب کسی نے اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے، مجھ سے کسی نے اس مسئلہ کو نہیں پوچھا۔ میرے سوال میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ محاسبہ اور جزا جو آیتوں میں مذکور ہے خدا کا عتاب جو بندہ پر جو اس کو بخار اور رنج کی صورت میں پہنچتا ہے یہاں تک کہ اس چیز کے ضائع ہونے سے جو وہ اپنے کرنے کی آستین

(یا جیب) میں رکھتا ہے اور پھر اس کو نہیں پاتا اور اس سے وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے (یہ تکلیف اور رنج اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے)۔

اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ سونا اور چاندی بکھٹی سے نکل کر صاف اور پاک ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی)

۱۴۴۲ م وَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا نُّكْبَةٌ حَتَّى تَوْقَهَا أَوْ دُونََهَا إِلَّا يَدْنُبُ وَمَا يَعْفُو

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کو معمولی سی ایذا پہنچتی ہے یا اور کوئی تکلیف، کم ہو یا زیادہ یہ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے اور وہ گناہ جن کو خدا (دنیا اور آخرت میں)

اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرُ وَقَدْ رَوَى مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ آيِدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ۔ (رواہ الترمذی)
معاف فرمادیتا ہے ان گناہوں سے بہت زیادہ میں جن پر وہ سزا دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ آيِدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ۔ (یعنی جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں پیدا کی ہوئی ہے اور خدا بہت سے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے)۔ (ترمذی)

حالت بیماری میں زمانہ تندرستی کے اعمال نیک لکھ دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۷۳/۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ تَرْمِضُ قِيلَ لِلْمَلِكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ أَكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا عَنْهُ أُطْلِقَهُ أَوْ أَكْفَيْتَهُ إِلَى ۱۴۷۴/۳۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بُلِيَ الْمُسْلِمُ بِلَاءٍ فِي جَسَدِهِ قِيلَ لِلْمَلِكِ أَكْتُبْ لَهُ صَاحِبَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاكَ غَسَّلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَدَحَاهُ رَوَاهُمَا فِي شَرْحِ السُّنَنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کو جسمانی بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں وہی عمل صالح لکھتا رہ جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا پھر اگر اللہ نے اس کو شفا دی تو اس کے گناہوں کو دھوا دے اس کو پاک کرتا ہے اور اگر اس کو اٹھا لیتا ہے تو بخشا ہے اس کو اور اس پر رحم کرتا ہے۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں شرح السنۃ کی ہیں)

راہ خدا میں شہادت کے علاوہ شہادت اور شہید

۱۴۷۵/۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَنِيكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي مَسْبِلِ اللَّهِ الْمُطْعُونَ شُهَدَاءُ وَالْعَرِيقُ شُهَدَاءُ وَمَا ذَاتُ الْجَنْبِ شُهَدَاءُ وَالْبَطُونَ شُهَدَاءُ وَصَاحِبُ الْحَرْبِ شُهَدَاءُ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَذْمِ شُهَدَاءُ وَالْمَرَأَةُ تَمُوتُ بِمَجْمَعِ شُهَدَاءٍ۔ (رواہ مالک و ابوداؤد و النسائی)
حضرت جابر بن عنیک کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہادتیں سات قسم کی ہیں اس شہادت کے علاوہ جو خدا کی راہ میں لڑ کر شہید ہو۔ یعنی وہ شخص جو طاعون اور وبا میں مرے شہید ہے جو ڈوب کر مرے شہید ہے جو پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے جو آگ میں جل کر مرے شہید ہے جو کسی عمارت کے نیچے دب کر مرے شہید ہے جو عورت حمل کی حالت میں یا باکرہ مرے شہید ہے۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

سخت مصیبت میں کون لوگ مبتلا ہوتے ہیں؟

۱۴۷۶/۴۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى النَّاسَ أَشَدَّ بِلَاءًا قَالَ الْإِنْسِيَاءُ ثُمَّ أَرَاهُ مِثْلَ مَا يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ مُهْلِكًا أَشَدَّ بِلَاءًا وَلَوْ كَانَ

حضرت سعد بن سعد کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا انبیاءؑ پھر وہ لوگ جو انبیاءؑ سے زیادہ مشابہ ہوں اور پھر وہ لوگ جو انبیاءؑ سے مشابہ ہوں پھر انسان جس قدر دین میں سخت ہوتا ہے اسی قدر

فِي دِينِهِ رِقَّةٌ هُوَ تَعَلَّقَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذَاكَ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى أَرْضِ مَالِهِ ذَنْبٌ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)۔

اس کی مصیبت سخت ہوتی ہے اور جس قدر دین میں نرم ہوتا ہے اسی قدر اس کی مصیبت نرم ہوتی ہے پس اسی طرح رہتا ہے یہاں تک کہ دین میں سخت انسان زمین پر جلتا ہے اس حال میں کہ گناہ سے پاک ہوتا ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

آخری بھلائی موت کی سختی میں ہے

۱۴۴۷/۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَغْطِ أَحَدًا بِمَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی سختی کو دیکھا ہے میں نے کبھی کسی کی موت کی آسانی کی آرزو نہیں کی۔ (ترمذی۔ نسائی)

سکرات الموت میں آنحضرت کا عمل

۱۴۴۸/۳۲ وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَقُولُ اَللَّهُمَّ اَعْنِي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ آپ پر موت کی حالت طاری تھی، آپ کے سامنے ایک پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ آپ پانی میں ہاتھ ڈبوتے اور چہرے پر ہاتھ کو پھرتے تھے اور فرماتے تھے اَللَّهُمَّ اَعْنِي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ (یعنی اے اللہ! تو میری مدد کر موت کی سختی کو دور کرنے میں، یا ر اپنے یہ فرمایا، اے اللہ! تو میری مدد کر) موت کی شدت کو دفع کرنے میں (ترمذی ابن ماجہ)

دنیا کی سزا آخرت کی سزا سے بہتر ہے

۱۴۴۹/۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُؤَافِيَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خداوند تعالیٰ اپنے کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دنیا ہی میں جلد سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندہ کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزائوں کو روک لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کے گناہوں کی اس کو پوری سزا دے گا۔ (ترمذی)

بلا و مصیبت میں راضی برضا رہنا چاہیے۔

۱۴۵۰/۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَظَمَ الْحِزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ السَّخَطُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی چیز بڑی بلا کے ساتھ ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب قرار دیتا ہے تو اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے پس جو شخص مصیبت اور بلا پر خوش رہا اس کے لئے خدا کی رضا مندی ہے اور جو شخص ناراض ہوا اس کے لئے خدا کی ناراضی ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

اہل ایمان دنیا میں ہمیشہ مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ آخرت کی دائمی راحت پاتے ہیں

۱۴۵۱/۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُؤْمِنَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو ہمیشہ اس کی ذات اس کے مال اور اس کی

فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ (رواه الترمذی عن دروی مالک نحوہ وقال الترمذی هذا حديث حسن صحيح)۔
 اولاد میں مصیبت و بلا پہنچتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا سے جاملے ہے، گناہوں سے پاک۔ (ترمذی۔ مالک)۔
 اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابتلاء و مصیبت سعادت کے اس مرتبہ پر پہنچا دیتی ہے جو اعمال سے حاصل نہیں ہوتا۔

۱۸۸۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنْرَلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتِلَاءٌ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَرَ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَبْلُغَهُ الْمَنْرَلَةُ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ۔
 محمد بن خالد سلمی اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا کے ہاں کسی بندہ کے لئے کوئی ایسا مرتبہ مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اعمال صالحہ سے اس کو حاصل نہیں کر سکتا تو خدا اس کو جسمانی، مالی اور اولادی ابتلاء و مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے (یعنی یا تو وہ بیمار ہوتا ہو یا اس کا مال ضائع ہوتا ہو یا اولاد کے سبب صدمات پہنچتے ہیں) پھر خدا اس کو صبر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو اس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (اسمہ۔ ابوداؤد)۔

(رواه أحمد و أبوداؤد)

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافروں کے لئے عیش گدہ

۱۸۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْخٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَ إِلَى جَنْبِهِ تِسْعٌ وَ تِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَا نَفْسًا أَوْ قَعَفِي الْقَهْرِمِ حَتَّى يَمُوتَ۔
 حضرت عبداللہ بن شخیض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہے ابن آدم کو اس حال میں کہ اس کے پہلو میں ننانویں جملہک بلائیں رکھی گئی ہیں۔ اگر یہ بلائیں اس سے چوک گئیں (یعنی ابن آدم کو وہ مبتلا سے مصیبت نہ کر سکیں) یا اس نے ان کو برداشت کر لیا۔ تو وہ پڑھائے میں ضرور مبتلا ہوتا ہے یہاں تک کہ مر جاتا ہے۔ (ترمذی)۔
 اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

(رواه الترمذی و قال هذا حديث غريب)

دنیا میں راحت و سکون سے رہنے والوں کی قیامت کے دن تمنا۔

۱۸۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قَرِصَتٍ فِي الدُّنْيَا بِأَلْمَقَارِصِينَ۔
 حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کے دن ان لوگوں کو زیادہ ثواب دیا جائے گا جو دنیا میں مصیبت و بلا میں مبتلا رہے تھے تو وہ لوگ جو دنیا میں امن و عافیت سے رہے تھے اس کی آرزو کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے جسم کی کھالوں کو قریصیوں کے کاٹا جاتا اور آج ان کو ثواب عظیم اس کے بدلہ میں ملتا۔ (ترمذی)۔ اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

(رواه الترمذی و قال هذا حديث غريب)

گناہوں کا کفارہ بیماری

۱۸۸۵ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ الشَّامِ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآلَا سَقَامَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا آمَابَهُ السَّقَامُ ثُمَّ عَافَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا نَزَلَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا۔
 حضرت عامر بن شام فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور اس سلسلہ میں کہا کہ مومن جب کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور پھر خدا اس کو صحت عطا فرماتا ہے تو یہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے اور آئندہ کے لئے اس کو نصیحت و عبرت۔ اور جب

يَسْتَقْبِلُ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا أَمَرَهُ شَيْءٌ أَعْفَى
كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقْلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ
لِمَ عَقَلُوهُ وَلَمْ أَرْسَلُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَمَا إِلَّا سَقَامٌ وَاللَّهِ مَا مَرَضْتُ قَطُّ فَقَالَ
ثُمَّ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

منافق بیمار ہوتا ہے اور پھر اس کو صحت دی جاتی ہے تو وہ اُس اونٹ
کے مانند ہو جاتا ہے جس کو اس کے مالک نے باندھ رکھا ہو اور پھر کھول دیا
ہو اونٹ کو اس کا سبب معلوم نہ ہو کہ کیوں اس کے مالک نے اس کو باندھ
دیا اور کیوں چھوڑ دیا۔ ایک شخص نے آپ کا بیان سُن کر کہا یا رسول اللہ بیمار
کیا چیز ہیں؟ خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا ہماری جماعت
میں سے اللہ کھڑا ہو تو ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

عیادت کے وقت مریض کی دلدادگی کرو

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
تم کسی مریض کی مزاج پر سی کو جاؤ تو اس کو تسکین دو اور اس کے رنج و غم
کو دور کرو۔ پس تسکین و تشفی اگرچہ حکم الہی کو نہیں روکتی لیکن مریض کے
دل کو ضرور خوش کر دیتی ہے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۱۳۸۶
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ
فَمَنْعُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَزِدُّ شَيْئًا
وَلَطِيبُ نَفْسِهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) -

پیٹ کی بیماری میں مرنے والا قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس کو پیٹ کی بیماری نے مارا اس کو قبر کا عذاب نہیں دیا جائیگا
(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۱۳۸۷
وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهٖ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

فصل سوم غیر مسلم کی عیادت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت
کو تشریف لے گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اپنے فرمایا اسلام قبول کر لے
لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے باپ نے کہا۔ ابو القاسم (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کر یعنی
جو کچھ انھوں نے فرمایا ہے اس کو قبول کر) چنانچہ لڑکے نے اسلام قبول
کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس ہوئے تو صحابہؓ سے فرمایا اس
خداوند بزرگ و بزرگوں ہر قسم کی تعریف سزاوار ہے جس نے اس لڑکے کو کود دوزخ سے نجات دی۔ (بخاری)

۱۳۸۸
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ كَانَ عَلَامٌ يَهُودِيٌّ يُجَدِّمُ لِنَبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعُوهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ
أَسْلِمَ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطِيعِ
أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَكَ مِنَ النَّارِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عیادت کے لئے پیادہ پا جانا افضل ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بیمار کی عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے پکار کر کہتا ہے۔ تجھ کو
دنیا اور آخرت میں خوشی میسر ہو اور دنیا و آخرت میں تیرا چلنا مبارک

۱۳۸۹
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا قَادِيَ مَنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ
طَبَّبَتْ وَطَابَ مَمْسَاكَ وَتَبَوَّعَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَدْرَاةٌ

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ) ہوا اور حاصل ہو تجھ کو جنت میں بڑا مرتبہ۔ (ابن ماجہ)

مریض کے حال کی اطلاع دینے کا طریقہ

۱۳۹۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوِيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحُسَيْنِ كَيْفَ أَصَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ الْبَيْهَقِيِّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری کی عیادت سے جس میں آپ نے وفات پائی ہے علی رضی اللہ عنہ واپس آئے تو لوگوں نے آپ سے پوچھا اے ابوالحسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح کیسی رہی (یعنی صبح کو آپ کی حالت کیسی رہی) علی نے جواب دیا خدا کا شکر ہے اچھی صبح کی۔ (بخاری)

علاج توکل کے منافی نہیں

۱۳۹۱ وَعَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَرَأَيْكَ إِذَا مَرَّكَ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ أَتَتْ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَأَدْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ إِنِّي شِئْتِ صَبْرًا وَلَكَ الْجَنَّةُ وَلَا تَشِئْتِ دَعْوًا أَنْ يُعَافِيَكَ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔ رُفِّقَ عَلَيْهِ (بخاری)

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا میں تم کو ایک جنتی عورت کو دکھلاؤں۔ میں نے کہا ہاں۔ ابن عباس نے کہا اس کالی عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور مجھ کو ڈر ہے کہ حالتِ دورہ کی بے خودی میں کہیں میرا جسم نہ کھل جائے آپ نے فرمایا اگر تو پاس ہے تو اس بیماری پر صبر کر خدا تجھ کو جنت عطا فرمائے گا اور پاس ہے تو میں تیرے لئے دعا کروں کہ خدا تجھ کو بیماری سے شفا عطا فرمائے۔ عورت نے کہا میں صبر کروں گی لیکن آپ دعا کیجئے کہ دورہ کے وقت میرا ستر نہ کھلے۔ آپ نے اس کے لئے دعا کر دی۔

مبتلائے مرض ہو کر مرنا بہتر ہے

۱۳۹۲ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَيْبًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبَدَلْ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ مَا يَدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكَ بِمَرَضٍ فَكَفَرْتَهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا تو ایک شخص نے کہا۔ مبارک ہو اس کا مرنا کہ بغیر کسی تکلیف کے مر گیا اور (بیماری میں مبتلا نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ افسوس ہو تجھ پر، تو کیا جانے؟ اگر خدا اس کو بیماری میں مبتلا کرتا تو یہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی۔ (مالک مرسلًا)

صابر مریض کی فضیلت

۱۳۹۳ وَعَنْ شَدَّادِ ابْنِ أَوْسٍ وَالْقُبَابِيِّ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ يَتَوَدَّاهُ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادُ ابْنِ أَوْسٍ بَكَفَارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطَّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا آتَا ابْنُكَ عَبْدًا آمِنًا عِبَادِي مُؤْمِنًا

حضرت شداد بن اوسؓ اور قبائیؓ کہتے ہیں کہ وہ دونوں ایک مریض کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا تو نے کیوں کر صبح کی؟ اس نے کہا خدا کا شکر ہے میں نے نعمتِ الہی پر صبح کی۔ انھوں نے کہا خوش ہو گناہوں کے دور ہونے اور خطاؤں کے صاف ہو جانے سے اس لئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اور

وہ اس ابتلا پر مری تعریف کرتا ہے تو وہ اپنے بستر علالت سے ایسا پاک و صاف اٹھتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی اس کو جاسے اور کوئی گناہ اس کا باقی نہیں رہتا اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کو قید کیا اور مصیبت میں ڈالا اور اس کا امتحان لیا میں نے فرشتوں کو اس کے نامہ اعمال میں وہی عمل لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے (یعنی اعمالِ صالحہ)۔ (احمد)

فَحَدَّثَنِي عَنْ مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُولُ مِنْ مَضْمُونِ ذَلِكَ كَيْفَ تَوَدَّدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطِيَا وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّا قَدِ ابْتَلَيْتُ عَبْدِي وَأَبْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُ الْإِلَهِ مَا كُنْتُمْ تُحَرِّصُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

مصیبت گناہوں کی زیادتی کو ختم کر دیتی

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جائے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو خداوند تعالیٰ اس کو نعم و الم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ (احمد)

۱۴۹۳
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يَكْفِرُ هَامِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْخَيْرِ لِيَكْفِرَ هَاعِنَهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

عیادت کرنے والے کی سعادت

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ دریائے رحمت کے قریب پہنچ جاتا ہے اور جب مریض کے پاس پہنچ جاتا ہے تو وہ دریائے رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔ (احمد۔ مالک)

۱۴۹۵
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَزَلَ بِخَوْضِ الرَّحْمَةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا اجْلَسَ إِغْتَمَسَ فِيهَا۔ (رَوَاهُ مَا يَكُ وَأَحْمَدُ)

بخار اور اس کا علاج ارشاد نبویؐ کی روشنی میں

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کسی کو بخار ہو جائے اور بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو پانی سے ٹھنڈا کرے یعنی آپؐ رواں میں داخل ہو جائے اور پانی کے بہاؤ کے رخ پر کھڑے ہو کر کہے بِسْمِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدِي وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ۔ (یعنی خدا کے بابرکت نام سے شفا چاہتا ہوں میں)۔ اے اللہ تو اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسولؐ کے قول کو سچا کر) اور یہ عمل نماز صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کرے اور دریا میں غوطے لگائے تین دن تک اسی طرح کرے اگر تین دن میں آرام نہ ہو تو پانچ دن میں آرام نہ ہو تو سات دن تک اور سات دن تک آرام نہ ہو تو نو دن تک اسی طرح کرے خداوند تعالیٰ کے فضل سے بخار نو دن سے زیادہ نہ رہے گا۔ (ترمذی) اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۹۶
وَعَنْ زُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ الْحُمَّى فَإِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنهُ بِالْمَاءِ فَتَسْتَقِفُ فِي تَهْدٍ وَلَيْسَتْ قَبْلُ جَرِيَتْهُ قَبُولُ بِسْمِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدِي وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلَوةِ الْبُحْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَبَغِيضٍ فِيهِ ثَلَاثَ غَسَّاتٍ ثَلَاثَةٌ أَوَامِرُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فِي ثَلَاثِ غَسَّاتٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فِي خَمْسٍ قَسْبُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فِي سَبْعٍ قَسْبُ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ سَبْعًا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ غَرِيبٍ)

بخار کو برائے کہو

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور میں

۱۴۹۷
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَبَّهَا فَإِنَّهَا تُنْفِقُ الذُّنُوبَ كَمَا تُنْفِقُ النَّارُ حُبَّتِ الْحَيَاءُ - (رواه ابن ماجه)

بخار کا ذکر کیا گیا۔ ایک شخص نے بخار کو برا کہا۔ آپ فرمایا بخار کو برا نہ کہو وہ انسان کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ (ابن ماجہ)

مومن کا کل بخار اس کیوں مستل ہوتا ہے

۱۴۹۸ وَعَنْهُ قَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ ابْتَرِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِنُكُونِ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (رواه أحمد وابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی اور فرمایا تجھ کو خوشخبری ہو کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخار میری آگ ہے جس کو میں اپنے مومن بندہ پر اس لئے مسلط کرتا ہوں کہ وہ (بخار) قیامت کے دن اس کے لئے دوزخ کی آگ کا بدلہ قرار پائے۔ (ابن ماجہ - بیہقی در شعب الایمان)

فقر و بیماری گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے

۱۴۹۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ التَّوْبَتُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ عَذَابِي وَجَلَّ لِئَلَّا أُخْرِجَ أَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا أَرِيدُ أَخْفِرُ لَهُ حَتَّى اسْتَوْفِيَ كُلُّ خَطِيئَةٍ فِي عُنُقِهِ بِسَمِّ فِي بَدَنِهِ وَلَا قَنَارٍ فِي رِزْقِهِ - (رواه ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے اپنی عزت اور عظمت کی جس شخص کو میں دنیا سے پاک و صاف اور بے گناہ اٹھانا چاہوں گا اس کو اس کے گناہوں کا دنیا ہی میں پورا بدلہ دیدوں گا یعنی اس کو بیماری میں مبتلا کر دوں گا اور اس کے رزق میں کمی کر دوں گا۔ (ترمذی)

ابن مسعود کا ایک واقعہ

۱۵۰۰ وَعَنْ شَقِيقٍ قَالَ مَرَضَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَبِمَارٍ هُوَ تَوَهَّمُ أَنْ يَجْعَلَ يَبْكِي فَعَوَّيْتُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَبْكِي لَا جَلَّ الْمَنِّ لِي لَأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَرَضُ كَفَّارٌ وَإِنَّمَا أَبْكِي أَنَّهُ أَصَابَنِي عَلَى حَالٍ فَلَمَّا دُرِيَ وَلَمْ يُصِبنِي فِي حَالٍ اجْتَهَدَ لِأَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرَضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْرَضَ فَسَمِعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ - (رواه ترمذی)

شقیق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود بیمار ہوئے تو ہم نے ان کی عیادت کی۔ وہ (ہمارے سامنے) رونے لگے۔ لوگوں نے اس پر ان کو ملامت کی تو انھوں نے کہا میں بیماری کی تکلیف سے نہیں روتا ہوں کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے بلکہ اس لئے روتا ہوں کہ بڑھاپے کے دنوں میں بیمار ہوا جو ان کے ایام میں بیمار نہیں ہوا جو اعمال کے لئے بہترین زمانہ ہوا اور انسان جب بیمار ہوتا ہے تو اس کے ایام بیماری میں بھی وہی اعمال لکھے جاتے ہیں جن کو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا۔ اس بیماری نے مجھ کو اس ثواب سے محروم رکھا ہے (یعنی اگر جو ان میں بیمار ہوتا تو ایام بیماری میں زیادہ اعمال

صالحہ لکھے جاتے بخلاف بڑھاپے کی علالت کے کہ ان ایام میں اعمال کی کمی ہوتی ہے)۔ (ترمذی)

عیادت کب کی جائے

۱۵۰۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُودُ مَرِيضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ - (رواه ابن ماجه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن بعد مریض کی عیادت کرتے تھے (یعنی بیمار ہونے کے تین دن بعد مریض کی عیادت کرتے تھے یا ایک مرتبہ عیادت کے بعد دوسری بار کی عیادت تین دن بعد ہوتی تھی)۔ (ابن ماجہ - بیہقی)

الایمان)۔

۱۵۰۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمَرَّةً يَدْعُكَ فَإِنَّ دُعَاءَكَ كَدُعَائِهِ
۱۵۰۳ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ الشُّنَّةِ تَحْفِيفُ الْجُلُوسِ فَلَهُ الصَّحْبُ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لِعَظْمِهِمْ وَاحْتِلَافُهُمْ قَوْمٌ مَوَاعِيَتْ
مریض سے اپنے لئے دعا کرائو حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو کسی مریض کی عیادت کو جائے تو اس سے یہ کہہ کر وہ تیرے لئے دعا کرے اس لئے کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہوتی ہے۔
(ابن ماجہ) (رواہ ابن ماجہ)

مریض کے پاس غل غپاڑہ نہ مچانا چاہیئے

۱۵۰۳ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ الشُّنَّةِ تَحْفِيفُ الْجُلُوسِ فَلَهُ الصَّحْبُ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لِعَظْمِهِمْ وَاحْتِلَافُهُمْ قَوْمٌ مَوَاعِيَتْ
۱۵۰۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ فَوَاقٍ نَاقَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَوْسَلًا أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ
مریض کے پاس سے اٹھ جاؤ۔ (رزین) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ مریض کے پاس کم بیٹھے اور شور و غل نہ کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے زمانے میں جب لوگوں نے شور و غل اور اختلاف کیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ (رزین)

عیادت کے وقت مریض کے پاس بہت کم بیٹھنا چاہیئے

۱۵۰۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ فَوَاقٍ نَاقَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَوْسَلًا أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ
۱۵۰۵ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مَا تَشْتَهِي قَالَ أَشْتَهِي خُبْزَ بَرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَكَ خُبْزٌ بَرٍّ فَلْيَبْعَتْ إِلَى أَخِيهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا فَلْيَطْعُمْهُ
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیادت کا زمانہ اونٹنی کے دودھ دہنے کے مانند ہو (جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دہنے کے بعد دوسری بار دہنے کے لئے وقفہ دیا جاتا ہے اس وقفہ کے برابر ہے) اور سعید بن مسیب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بہترین عیادت وہ ہے جس میں آدمی جلد اٹھ کھڑا ہو۔ (بیہقی)

مریض جو چیز مانگے وہ کھلا دینی چاہیئے۔

۱۵۰۵ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مَا تَشْتَهِي قَالَ أَشْتَهِي خُبْزَ بَرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَكَ خُبْزٌ بَرٍّ فَلْيَبْعَتْ إِلَى أَخِيهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا فَلْيَطْعُمْهُ
۱۵۰۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَوَقَّيْ رَجُلًا بِأَلَمِ بَنَةٍ مَمْنٌ وَلَدَ بِهَا فَضَلَّيْتُ عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَنِي مَاتَ بَعْدَ مَوْلِدِهِ قَالُوا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی اور اس سے پوچھا کس چیز کے کھانے کو تمہارا جی چاہتا ہے اس نے عرض کیا گہوؤں کی روٹی کو۔ آپ نے فرمایا جس شخص کے پاس گہوؤں کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کو بھیج دے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کا مریض جب کسی چیز کا خواہشمند ہو تو وہ اس کو کھلا دی جائے۔ (ابن ماجہ)

حالت مسافت کی موت کی فضیلت

۱۵۰۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَوَقَّيْ رَجُلًا بِأَلَمِ بَنَةٍ مَمْنٌ وَلَدَ بِهَا فَضَلَّيْتُ عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَنِي مَاتَ بَعْدَ مَوْلِدِهِ قَالُوا
حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہوا جو مدینہ ہی میں پیدا ہوا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور پھر فرمایا کاش یہ اپنے پیدائش کے مقام پر نہ ہوتا صحابہؓ

لے اس لئے کہ یہاں کو مشابہت ملا کر سے ہوتی ہے بہ سبب گناہ سے بچے رہنے کے یا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے۔

لے اونٹنی کا دودھ دو یا تین بار دوہا کرتے ہیں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ٹھہر کر تاکہ دودھ خود اترے۔

وَلَمَّا دَخَلَ بَادِئُ سُؤَالِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا
مَاتَ يَغِيْرُ مَوْلِدُهُ فَيَسِيْ لَهُ مِنْ مَّوْلِدِهِ إِلَى
مُنْقَطِعِ آخِرِهِ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالنَّاسِ وَالْأَبْنِ
مَا جَاءَ -

١٥٠٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ.

٥٠٨
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا
وَوُفِّيَ قِنْدَه الْفَقْرُ وَعُدِي وَرُفِعَ عَلَيْهِ بِرُّهُ مِنْ
الْجَنَّةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

١٥٠٩ وَعَنِ الْعَرَبِ مِنْ بَنِي سَارِجَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتِمُ الشَّهْدَاءُ وَالْمُتَوَقِّفُونَ
عَلَيْهِمْ شُهُمًا إِلَى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ يَتَوَقَّفُونَ
مِنَ الطَّاغُوتِ فَيَقُولُ الشَّهْدَاءُ إِخْوَانُنَا قَتَلُوا
كَمَا قَتَلْنَا وَتَقُولُ الْمُتَوَقِّفُونَ إِخْوَانُنَا مَا لَوْ عَلَى
قُدْسِهِمْ كَمَا ضَعَفْنَا فَيَقُولُ رَبِّنَا انْظُرُوا إِلَى خِدْرِ
فَإِنْ أَشْبَهْتُمْ جَوَاحِرَهُمْ جَدَّاحَ الْمُقُولِينَ فَإِنَّهُمْ
مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جَرَّ أَحَدُهُمْ قَدْ أَشْبَهْتُمْ
جَوَاحِرَهُمْ - (رواه أحمد والنسائي)

ان کے تواب کے مستحق ہیں چنانچہ دیکھا جائیگا اور ان کے زخم شہیدو

طاغوت سے بھاگنے کی مذمت اور
عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْفَارُوقُ مِنَ الطَّاعُونَ كَالْفَارِغِ مِنَ الزُّحْفِ
الْقَائِمِينَ لَهُ أَجْرٌ شَهِيدٍ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی اپنے وطن سے باہر فرماتا ہے تو مقام مرگ سے مقام پیدائش تک کی مسافت کے برابر اس کو جنت میں جگہ ملتی ہے۔
(ابن ماجہ - نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، 'سفر میں مرنا شہادت ہے۔'
(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بیمار ہو کر مرتا ہے وہ شہادت کا درجہ پاتا ہے قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے اور صبح و شام اس کو ہمیشہ بہشت کا بَرَق ملتا ہے۔ (ابن ماجہ - تہقیق)

طاغوتوں کی موت شہید کی موت کی طرح ہے

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ ساریہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء اور وہ لوگ جو اپنے بستروں پر مرے ہیں ان لوگوں کے معاملے میں خداوند تعالیٰ بزرگ دہرے کے سامنے بھگوا کریں گے جو طاعون میں مرے ہیں۔ پس شہید لوگ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں یعنی ہمارے منشا بہ ہیں جو ہماری طرح طاعون کے ماتحتوں شہید ہوئے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے بستروں پر مرے ہیں وہ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جس طرح ہم اپنے بستروں پر مرے ہیں یہ بھی اپنے بستروں پر مرے ہیں۔ خداوند تعالیٰ اس بھگوانے کو سنکر فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کو دیکھو۔ ان کے زخم شہیدوں کے زخم کے مانند ہیں تو وہ شہیدوں میں سے ہیں اور

طاہر علوی سے بھاگنے کی مزاحمت اور اس پر جبر کر کے کی فضیلت

حضرت جابر فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون بھاگنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کافروں کے مقابلہ میں بادل سے بھاگ گیا جو اور طاعون میں فرنے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ) (رَأْسُ)

بَابُ تَمَنِّيِ الْمَوْتِ وَفِيهِ سِرٌّ

موت کو یاد رکھنے کی فضیلت اور آرزوئے موت کا بیان

فصل اول

موت کی آرزو نہ کرتا

۱۵۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِلَّا مَخْشِيًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزِدَّ أَحَدًا خَيْرًا أَوْ إِذَا مَسَّيْنِيَا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ - (رواه البخاري)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ نیکو کار ہے تو ممکن ہو کہ اس کے اعمال صالحہ میں زیادتی ہو جائے اور اگر بدکار ہے تو ممکن ہے وہ آئندہ خدا کو خوش کر سکے۔ (بخاری)

۱۵۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمَوْتُ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا خَيْرًا - (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے (یعنی دل سے) اور نہ (زبان سے) موت کی دعا کرے اس لئے کہ جب انسان مرتا ہے تو اس کی امیدیں ختم ہو جاتی ہیں اور مومن کی عمر میں اضافہ خبری کا باعث ہوتا ہے۔ (مسلم)

دنیاوی تکلیف و نقصان کی وجہ سے موت کی آرزو کرنے کی ممانعت

۱۵۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضَرِّ أَمَابَةٍ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقْدُ اللَّهَ أَحْسَنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّعِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي (یعنی اے اللہ! زندہ رکھ مجھ کو اس وقت تک جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت سے مجھ کو اس وقت جب میرے لئے مرنا بہتر ہو۔) (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ مرنے کی آرزو نہ کرے اور اگر اس قسم کی متنازعہ روی ہو تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَحْسِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّعِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي (یعنی اے اللہ! زندہ رکھ مجھ کو اس وقت تک جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت سے مجھ کو اس وقت جب میرے لئے مرنا بہتر ہو۔) (بخاری و مسلم)

قلعے مولا اور موت

۱۵۱۴ وَعَنْ مُحَمَّدَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمَوْتَ مِنْ إِذَا أَحْضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَاهِيَةٍ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا أَمَّا مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنْ الْكَافِرُ إِذَا أَحْضَرَهُ الْمَوْتَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص خدا سے ملاقات کو پسند کرتا ہے خداوند تعالیٰ اُس سے ملنے کو پسند فرماتا ہے اور جو کوئی خدا سے ملاقات میں کراہت محسوس کرتا ہے خداوند بزرگ و بڑبڑ بھی اس کے ساتھ ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے یا حضورؐ کی کسی اور بیوی نے (یسنکر) عرض کیا (یا رسول اللہؐ) ہم موت کو برا سمجھتے ہیں آپؐ فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مومن کو جب موت آتی تو اس کو خوشخبری کی جاتی ہے کہ خدا اس سے راضی ہے اور اس کو اچھا سمجھتا ہے۔ پس اس وقت اس کے خیال میں اللہ کی رضا مندی اور خدا کی نظر میں اس کی عظمت بہتر کوئی چیز نہیں ہوتی اور پھر یہ ہوتا ہے کہ بندہ

مِمَّا آمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ لِقَاءَ عَدُوِّهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 وَفِي رِوَايَةٍ عَائِشَةَ وَ الْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ
 میں اُس وقت موت سے بُری کوئی چیز نہیں ہوتی۔ وہ خداوند تعالیٰ سے ملاقات کو بُرا سمجھتا ہے اور خدا اس سے ملاقات کو بُرا خیال کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مومن کی موت خود اس کی راحت کا ذریعہ ہے اور فاجر کی موت دنیا والوں کی راحت کا سبب ہے

۱۵۱۵ وَعَنْ أَبِي قَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يَخْدُتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرْجِعٌ أَوْ مُسْتَرَاخٍ مِنْهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرْجِعُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرْجِعُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَ آذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرْجِعُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشُّجُو وَالْذَوَابُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ جنازہ لایا گیا۔ آپ نے فرمایا یہ راحت پانے والا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ اس سے دوسروں کو راحت نصیب ہوئی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راحت پانے والا کون ہے اور وہ کون ہے جس سے دوسروں کو راحت نصیب ہوئی؟ آپ نے فرمایا۔ مومن بندہ، کبریا ہے (اس کو) مرنے کے بعد دنیا کے رنج و آلام سے اور دنیا کی تکلیفوں سے اور وہ رحمت خداوندی میں چلا جاتا ہے۔ اور فاجر و بدکار بندہ کے مرنے سے خدا کے بندے راحت پاتے ہیں اور شہر درخت اور جانور اس کے شر سے۔ (بخاری و مسلم)

دنیا میں مسافر بلکہ راہ گیر کی طرح رہو۔

۱۵۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصُّبْحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِغْتِكَ لِمَا غِيْبَكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا کپڑا کر فرمایا۔ دنیا میں اس طرح رہ گویا تو مسافر یا راہ گیر۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس سے بھی فرمایا کرتے اور جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کر اور صبح کو بیماری سے غنیمت سمجھ۔ صحت میں جو عمل کر لیا بیماری میں اس کا ثواب پائے گا۔ اور زندگی کو موت سے غنیمت سمجھ۔ (یعنی زندگی عمل کرتا کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب پائے)۔ (بخاری)

خدا کی ذات سے رحمت ہی کی امید رکھو

۱۵۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
 حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین دن پہلے یہ کہتے سنا کہ تم میں سے کوئی گمراہ کہ خدا کے متعلق نیک گمان رکھنا ہو یعنی اس کے فضل و کرم اور بخشش پر کامل اعتقاد کی حالت میں وفات ہونی چاہئے۔ (مسلم)

فصل دوم

قیامت کے دن خدا کا سب سے پہلا سوال

۱۵۱۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لِمَ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي - رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبِ وَابْنُ لَيْعٍ فِي الْحِلْيَةِ -

کہ کیا میں تم کو اس بات آگاہ کر دوں کہ قیامت کے دن خداوند مومنوں سے سب سے پہلی بات کیا کہے گا اور مومن پہلی بات خدا سے کیا کہیں گے صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ فرمایا خداوند تعالیٰ قیامت میں سے پہلے یہ پوچھے گا کہ کیا تم مجھ سے ملنے کو پسند کرتے تھے؟ مومن جواب دیں گے، ہاں پروردگار۔ خداوند تعالیٰ پوچھے گا تم میری ملاقات کو کب پسند کرتے تھے؟ مومن جواب دیں گے اس لئے کہ ہم تجھ سے معافی و درگزر اور بخشش کی امید رکھتے تھے۔ خداوند تعالیٰ یہ سن کر فرمائے گا میری بخشش تمہارے لئے واجب ہو گئی۔ (شرح الشُّعْبِ)

موت کو کثرت سے یاد کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بہت یاد کرو لذتوں کو کھودینے والی چیز کو یعنی موت کو۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۵۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُوا إِذْ ذُكِرَ هَؤُلَاءِ اللَّذَاتِ الْمَوْتُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اللہ سے حیا کرنے کا حق

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک روز صحابہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کرنے میں شرم و حیا کا حق ادا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی خدا کا شکر ہے ہم خدا سے اس طرح شرم و حیا کرتے ہیں۔ یعنی اس سے ڈرتے ہیں۔ آپؐ فرمایا حیا کرنا یہ نہیں جو جس کو تم کہتے ہو بلکہ خدا سے حیا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ستر اور جو کچھ سر کے اندر ہے اس کی حفاظت کرے اور میٹ اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کی حفاظت کرے اور چاہیے کہ موت کو یاد رکھے اور بڑیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو نہ بھولے اور جو شخص آخرت کی بھلائی کا خیال رکھتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس جس نے ان باتوں پر عمل کیا اس نے خدا سے حیا کی اور حیا کا حق ادا کیا۔

۱۵۲۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مِمَّا لَا صَحَابَةَ اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوا إِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنْ مِنَ اسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاسَ وَمَا دَعَى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبَلَاءَ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

(احمد۔ ترمذی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

موت تحفہ مومن ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا تحفہ موت ہے۔ (بیہقی)

۱۵۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ

لے ستر کی حفاظت سے مراد غرور و کبر سے باز رہنا۔ اور سر کے اندر کی چیزوں سے مراد زبان آنکھ اور کان کو بری باتوں سے بچانا ہے۔ پیٹ سے مراد حرام اور شہ کی چیزوں کے کھانے پر ہیز کرنا اور پیٹ کے اندر کی چیزوں سے مراد ستر، ہاتھ، پاؤں اور دل کی حفاظت ہے۔ ۱۲ مترجم

پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرنے کا مطلب اور اس کی حقیقت

۱۵۲۲/۱۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْتُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ (سَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے (یعنی مومن کو جاں کنی کی سخت تکلیف ہوتی ہے جس سے پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے اور یہ علامت بھلائی کی ہے) بعض کے نزدیک پسینہ سے مراد یہ ہے کہ مومن کو موت کے وقت کوئی اذیت نہیں ہوتی (بجز پسینے کے)۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

ناگہانی موت

۱۵۲۳/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفَجَاءَةِ اخْذَةُ الْأَسْفِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) ذَرَادُ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينُ فِي كِتَابِهِ اخْذَةُ الْأَسْفِ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةُ لِلْمُؤْمِنِ -

حضرت عبد اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناگہانی موت غصبِ الہی کی پکڑ ہے۔ (ابوداؤد، بیہقی اور رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ غصبِ الہی کی پکڑ ہے کافر کے لئے اور رحمت ہے مومن کے لئے۔)

موت کے وقت رحمتِ خداوندی کی امید

۱۵۲۴/۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَاتٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَحْدُثُكَ قَالَ أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنِّي أَخَافُ دُلُوفِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذِهِ الْمَوَاطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَ وَمَتَانًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس پہنچے جب کہ وہ دم توڑ رہا تھا آپ نے اس سے پوچھا تو اپنے آپ کو کس حال میں پاتا ہے (یعنی تیرے دل میں خدا کی رحمت کی امید ہے یا غصبِ الہی کا خوف) اس نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں خدا کی رحمت کی امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں کی وجہ سے خوف زدہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کے دل میں ایسے وقت یہ باتیں جمع نہیں ہوتیں۔ یعنی امیدِ رحمت اور خوفِ گناہ، مگر اللہ تعالیٰ اس کی امید کو پورا کرتا ہے اور خوف سے امن میں رکھتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فضل سوم

نیک اعمال میں زیادتی کے لئے درازی عمر باعثِ سعادت ہے

۱۵۲۵/۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتُّوا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ الْمُطَّلَعِ شِدِيدًا دَرَاتٍ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ تَطُولَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْإِلَانَابَةَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کی آرزو نہ کرو اس لئے کہ جاں کنی کا خوف اور ہول سخت ہے اور یہ بات نیک نغمہ سمجھاں ہے کہ بندہ کی عمر زیادہ ہو اور خداوند تعالیٰ بندہ کو اپنی اطاعت کی طرف رجوع رکھے۔ (احمد)

۱۵۲۶/۱۶ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا دَرَقَنَا ذِكْرًا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور ہم میں آپ کی طرف متوجہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَكْثَرُ أَتْبَاعِهِ فَقَالَ
يَلِينَتِي مَتَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَامٌ يَا سَعْدُ أَعِدِّي تَمَتَّى الْمَوْتَ فَرَدَّ
ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ
كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عَمْرُكَ وَحَسُنَ
مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.

عَلِیہِ سَلَام نے ہم کو نصیحت فرمائی اور (اپنے بیان سے) ہمارے دلوں کو نرم کر دیا۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آپ کے بیان سے بے حد متاثر ہوئے، رونے اور بہت رونے اور پھر کہا: کاش مجھ کو (بچپن ہی میں) موت آجاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ریشٹن کر) فرمایا: سعد میرے سامنے مرنے کی آرزو کرتا ہے۔ آپ نے تین بار یہ جملہ کہا اور اس کے بعد فرمایا: سعد اگر تو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو جس قدر تیری عمر زیادہ ہوگی اسی قدر تیرے لئے بہتر ہوگا۔ (احمد)

(رواہ احمد) تیرے لئے بہتر ہوگا۔ (احمد)

حضرت نجّاب کا واقعہ۔

١٥٢٤ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
نَجَّابٍ وَقَدْ أَكْتَوَى سَبْعًا فَقَالَ لَوْ لَا إِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَمَنَّ
أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لَتَمَنِّيْتُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا
وَأَنْ فِي جَانِبِ بَيْتِي الْأَنْ لَا ذُبْعَيْنِ الْفَدِيرِ
قَالَ ثُمَّ أَتَى بِكَفِّهِ فَلَمَّا رَأَاهُ بَكَى وَتَالَ
وَالَيْكَ حَمْدًا لَمْ يُوجَدْ لَهُ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةٌ
مَلْبَعَاءُ إِذَا جُعِلَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ
وَإِذَا جُعِلَتْ عَلَى قَدَمَيْهِ فَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتَّى
مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ إِلَّا ذَخِرُ
دِرْوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَتَى بِكَفِّهِ إِلَى

۱۸۰۰

حضرت حارثہ بن مضربؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت خبابؓ کے پاس گیا جب کہ انھوں نے اپنے جسم پر سات جگہ داغ لگوائے تھے انھوں نے کہا کہ اگر میں نے نبی ﷺ سے یہ نشانہ ہوتا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے، تو میں ضرور موت کی آرزو کرتا۔ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیکھا ہے کہ میں ایک درہم کا بھی مالک نہیں تھا۔ اور آج میرے گھر کے گوشے میں ۲۰ چالیس ہزار درہم موجود ہیں۔ حارثہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد خبابؓ کے سامنے ان کا کفن لایا گیا (جو نہایت عمدہ تھا) انھوں نے اس کفن کو دیکھا تو رو پڑے اور کہا۔ آہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایسا کفن ملا جس میں سفید و سیاہ دھاریاں تھیں لیکن اس قدر چھوٹا تھا کہ سر کی جانب کیسٹھ کر سر ڈھکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں کو ڈھکا جاتا تو سر کھل جاتا تھا۔ بالآخر سر ڈھانک دیا گیا اور پاؤں پر اَدُخْرُہ ڈال دی گئی۔

(احمد-ترمذی) مگر ترمذی نے یہ حدیث شَمَّ اُنَّیْ بِكَفَنِهِ سے آخر

تک سان کی ۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَ الْمَوْتَ

جان کنی کے وقت جس چیز کی تلقین کی جائے اس کا بیان

فَضِّلْ أَوَّلَ

قریب المرگ کو تلقین

حضرت ابوسعید اور ابو مرزہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

١٥٢٨ عَنْ أَبِي سَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ

۱۰ ایک گھاس کا نام ہے جو عربیہ میں پیدا ہوتی ہے۔

اللَّهُ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -
 نے فرمایا کہ مرنے والے کے سامنے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا کرو۔

مرض وقریب الیک کے سامنے بھلائی کے کلمات ہی کہے جائیں

۱۵۲۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ تِمُّ الْمَيِّتِ فَقُولُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمَئِذٍ مَتُونٌ عَلَى مَا تَقُولُونَ - (رواه مسلم)

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی میت کے پاس جاؤ یا کسی قریب الیک شخص کے پاس تو اس کے سامنے بھلائی کا کلمہ پڑھاؤ تو اس کے لئے کہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (مسلم)

مصیبت کے وقت صبر و رضا کا اجر۔

۱۵۳۰ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَكَ خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيْ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلَ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رواه مسلم)

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ خداوند بزرگ و برتر کے حکم کے مطابق اس مصیبت پر یہ الفاظ کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاغِبُوْنَ اللّٰہُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِّیْ خَیْرًا مِنْہَا یعنی ہم خدا ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہم کو واپس جانا ہے۔ اے اللہ میری مصیبت پر مجھ کو ثواب دے اور جو چیز ضائع ہوئی ہے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما تو خداوند تعالیٰ اس سے بہتر چیز اس کو عطا فرمادیتا ہے۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ (ان کے شوهر) کا انتقال ہو گیا تو میں نے کہا ابو سلمہ سے بہتر کون مسلمان ہوگا وہ ایسا تھا جس نے سب سے پہلے مع اہل و عیال کے ہجرت کی تھی پھر میں نے یہی کلمے کہے جو

اوپر مذکور ہوئے تو خداوند تعالیٰ نے ابو سلمہ کے عوض مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا یعنی حضور سے میرا نکاح ہو گیا۔ (مسلم)

میت کے لئے آنحضرت کی دعا

۱۵۳۱ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَا أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرَاتِ الْمَلَائِكَةِ يَوْمَئِذٍ مَتُونٌ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْ عَقِيبِي فِي الْعَابِرِينَ وَاعْفِرْ لَنَا وَلَكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَاسْحَرْ لَكَ فِي قَبْرِهٖ وَلَوْ رَدَّ فِيهِ مَرَّةً مُّسْلِمًا

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کی آنکھیں (موت کے وقت) پتھر لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے ان کی آنکھیں بند کیں اور پھر فرمایا جب روح قبض کی جاتی ہے تو اس کی بنیائی بھی روح کے ساتھ چلی جاتی ہے ابو سلمہ کے گھر والے یہ سن کر سمجھ گئے کہ ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا اور وہ رونے چلانے لگے۔ آپ نے فرمایا اپنے نفسوں پر بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو اس لئے کہ اس وقت جو کچھ تمہاری زبان سے نکلتا ہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ سَلَمَۃً وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَہْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْ عَقِیْبِیْ فِی الْعَابِرِیْنَ وَاعْفِرْ لَنَا وَلَكَ یَا رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَاسْحَرْ لَكَ فِی قَبْرِہٖ وَلَوْ رَدَّ فِیْہِ مَرَّةً مُّسْلِمًا (یعنی اے اللہ تعالیٰ)

ابو سلمہ کو بخش دے اور ان کا مرتبہ بلند فرما کر ان کو لوگوں میں ان کو شامل فرمائے جن کو راہ مستقیم دکھائی گئی ہے اور ان کے پیمانہ نگار کی کار سازی فرما۔ اور اسے پر در بدر تمام جہانوں کے ہم کو اور ان کو بخش دے اور ان کی قبر میں کشادگی فرما اور اس کو منور کر۔ (مسلم)

وصال کے بعد آپ پر ڈالی گئی چادر

۱۵۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دُفِنَ دُفِنَ فِي ثَوْبَيْنِ سَبْعِي بَدْرٍ وَحَدِيدَةٍ - حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی تو میری چادر سے آپ کے جسم کو ڈھانک دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آخری کلام کلمہ طیب و دخول جنت کی ضمانت

۱۵۳۲ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اخِرَ كَلَامِهِ كَلَامُ الْإِلَهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) - حضرت معاذ بن جبل رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا آخری کلام کَلَامُ الْإِلَهِ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

قریب المرگ کے سامنے سورۃ یسین پڑھنے کا حکم

۱۵۳۳ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سَادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا سُورَةَ يَسِينَ عَلَى مَوْتَاكُمْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) - حضرت معقل بن ساد رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے والوں کے سامنے سورۃ یسین پڑھا کر دو۔ (احمد - ابوداؤد - ابن ماجہ)

مسلمان میت کو بوسہ دینا جائز ہے

۱۵۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي حَتَّى سَالَ دَمُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ عُثْمَانَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) - حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کی وفات کے بعد ان کے جسم پر بوسہ دیا اور ان کی میت پر روئے یہاں تک کہ آپ کے آنسو حضرت عثمان کے چہرے پر ٹپک کر بہ نکلے۔ (ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

۱۵۳۶ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) - حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے منہ کو بوسہ دیا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

تجہیز و تکفین میں جلدی کرنی چاہیے

۱۵۳۷ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحَّاحٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا دُفِنَ قَالَ إِنِّي لَأُرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَّثَتْ بِهِ الْمَوْتُ فَإِذَا نُوِي بِهِ وَتَحَلَّوْا فَإِنَّهُ لَا يَسْبَغُ لِجُفَيْفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرِي أَهْلِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) - حضرت حصین بن وحوح کہتے ہیں کہ طلحہ بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ طلحہ رضی کی موت آگئی ہے جب ان کا انتقال ہو جائے تو مجھ کو فوراً خبر دینا اور تم بھی اس کی تجہیز و تکفین میں محبت سے کام لینا۔ اس لئے کہ مسلمان میت کو گھروالوں کے درمیان زیادہ دیر تک رکھنا مناسب نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم قریب المرگ کو تلقین کرو۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے والوں کو تم ان کلموں کی تلقین کیا کرو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو برباد اور بزرگ ہے پاک ہے جو عرش عظیم کا پروردگار ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کلموں کو

۱۵۳۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوا أَمْوَاتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِلْأَحْيَاءِ قَالَ أَجُودُ وَأَجُودُ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

تندرست آدمیوں کو سکھانا کیسا ہے آپ نے فرمایا بہتر اور بہتر بہتر۔ (ابن ماجہ)

مومن اور کافر کی روح قبض ہونے کا حال

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب مرگ انسان کے پاس فرشتے آتے ہیں پس اگر وہ مرد صالح ہو تا تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی، نکل اس سال میں کہ خدا تعالیٰ اور مخلوق کے نزدیک تیری تعریف کی گئی ہے اور تجھ کو خوشخبری ہو راحت کی اور جنت کے پاک رزق کی اور خدا سے ملاقات کی جو تجھ پر غضب ناک نہیں (بلکہ تجھ سے راضی اور خوش ہے) یہ فرشتے برابر اس قریب مرگ شخص کے سامنے یہی کہتے ہیں یہاں تک کہ روح خوش ہو کر جسم سے باہر نکل آتی ہے اور فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں پھر اس کے واسطے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور دربان پوچھتا ہے کون ہے؟ یہ فرشتے کہتے ہیں۔ فلاں شخص ہے پس کہا جاتا ہے مرجا اس پاک جان کو جو پاک بدن میں تھی اور داخل ہوئے پاک جان آسمان میں اس حال میں کہ تیری تعریف کی گئی ہے اور خوشخبری ہو تجھ کو راحت کی، جنت کے رزق کی، خوشنودی خدا کی۔ یہی جملے اس کے برابر کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ روح اس آسمان میں پہنچتی ہے جہاں خدا کی خاص رحمت ہے اگر وہ بدکار انسان ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں اے نفس غیبت جو غیبت اور (ناپاک) بدن میں تھا، نکل اس حال میں کہ تیری بُرائی کی گئی ہے اور بشارت ہو تجھ کو گرم پانی کی پیپ کی طرح طرح کے غذاؤں کی۔ فرشتے برابر یہی الفاظ کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ روح جسم سے باہر نکل آتی ہے اور فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے کہ

۱۵۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمِيتُ تَعْمُرُوهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا أُخْرِجِي أَيُّهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أُخْرِجِي حَمِيدَةً وَابْشِرِي بِرُوحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ فَلَا تَنَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هَذَا أَفَيَقُولُونَ فَلَا فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أُدْخِلِي حَمِيدَةً وَابْشِرِي بِرُوحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ فَلَا تَنَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ شَوْعًا قَالَ أُخْرِجِي أَيُّهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ أُخْرِجِي ذَمِيمَةً وَابْشِرِي بِحُمِيمٍ وَغَسَاقٍ وَآخِرٍ مِنْ شَكْلِهِ أَرْوَاجٍ فَمَا تَنَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هَذَا أَفَيَقُولُ فَلَا فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ أُدْخِلِي ذَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتَرْسُلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

کون شخص ہے پس کہا جاتا ہے یہ فلاں شخص ہے۔ آسمان کا دربان کہتا خوشخبری نہ ہو یا پاک روح کو جو ناپاک جسم میں تھی، واپس جا اس حال میں کہ تیری برائی کی گئی ہے پس تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ پھر اسے پھینک دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ قبر کی طرف آجاتی ہو (ابن ماجہ)

۱۵۲۰/۱۳ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُخْرِجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُسْعِدَانِ قَالَا حَمْدًا فَذَكَرَ مِنْ طَيِّبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمُسْلِمَ قَالَا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ طَيِّبَةٍ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَ عَلَى جَسَدٍ كُنْتَ تَعْمُرُ بَيْنَهُ فَيُطْلَقُ بِهِ إِلَى دَيْتِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنْطَلِعُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَا وَلَكَ الْكَافِرُ إِذَا أُخْرِجَتْ رُوحُهُ قَالَا حَمْدًا وَ ذَكَرَ مِنْ نَسَبِهَا وَ ذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ خَبِيثَةٍ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ فَيُقَالُ أَنْطَلِعُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَأَنَّكَ عَلَى أَنْفِهَا هَكَذَا-

(درواہ مسلم)

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کا کونہ اپنی ناک پر رکھا۔ گویا کافر کی روح کی بدبو آپ کو محسوس ہوئی۔ (مسلم)

۱۵۲۱/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُخْرِجَ الْمَيِّتُ مِنْ أُنْتِ مَلَكُهُ الرَّحْمَةُ يَحْمِلُهُ بِرُحَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ أَخْرِجِي رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً عَنْكَ إِلَى رُوحِ اللَّهِ وَدِيحًا وَ رَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ تَحْمِلُهُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمُسْلِمِ حَتَّى آتَاهُ لَبْنًا وَلَهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُوا بِهِ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هَذَا الْبَرِّحِ الَّذِي جَاءَ تَكُمُ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ أَذْوَاءَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَغَاثُهُمْ يَفْتَدِمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فَلَئِنْ قَبِلْتُمْ لَوْنًا دَعْوَاهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمٍّ الدُّنْيَا فَيَقُولُ قَدْ مَاتَ أَمَا أَتَاكُمْ فَيَقُولُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم کا کپڑا لے کر آتے ہیں اور مومن کی روح سے کہتے ہیں کہ اے روح! جسم سے نکل اور خدا کی جانب چل۔ اس حال میں کہ تو خدا سے راضی ہے اور خدا تجھ سے خوش ہے۔ خدا کی رحمت اور جنت کا رزق تیرے لئے ہے۔ پس روح نکلتی ہے اور اس کی خوشبو مشک کے مانند ہوتی ہے اور فرشتے اس کو ہاتھوں ہاتھ آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ جب فرشتے اس روح کو آسمان کے دروازوں پر لے کر پہنچتے ہیں تو آسمان کے فرشتے کہتے ہیں کیا خوشبو خوشبو جس کو تم زمین کی طرف سے لے کر آئے ہو پھر یہ فرشتے اس روح کو مومنوں کی ارواح کے پاس لے جاتے ہیں اور وہ اس سے اس قدر خوش ہوتی ہیں جس طرح وہ شخص جس کا کوئی عزیز سفر سے واپس آیا ہو یا کوئی گم شدہ عزیز اگر ملا ہو۔ پھر مومنوں کی روحیں اس روح سے دریافت کرتی ہیں کہ فلاں

قَدْ ذُهِبَ بِهِ إِلَىٰ أُمِّهِ الْهَابِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا أُخْضِرَ أَنَّهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ يَسْمَحُ فَيَقُولُونَ أَخْرَجْنِي مَخْطِئَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكَ إِلَىٰ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَنُخْرِجُكَ كَأَنَّكَ رَجَعْتَ بِحَقِّهِ حَتَّىٰ يَأْتُونَ بِهِ إِلَىٰ بَابِ الْأَذَىٰ فَيَقُولُونَ مَا آتَاكَ هَذِهِ الرَّيْحَةُ حَتَّىٰ يَأْتُونَ بِهِ آذًا وَاحِدًا الْكُفَّارِ
(رَدَاةُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ)

فلاں شخص نے کیا کیا؟ (یعنی فلاں شخص کا کیا حال ہے) پھر ارواح مومنین آپس میں کہیں گی۔ اس کو پھوڑ دو یہ دنیا کے رنگ و دال میں گرفتار تھا جب اس کو سکون حاصل ہو جائے اور آرام کر لے پھر پوچھا: اس کے بعد روح (آرام پاسے کے بعد) کہے گی کہ فلاں شخص مر چکا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا۔ مومنین کی رُوحیں کہیں گی کہ اس کو لے گئے (فرشتے) اس کی ماں کی طرف یعنی دوزخ کی طرف۔ اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو عذاب الہی کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں بھلے آئے روح غصہ کی گئی طرف عذاب الہی کے پس وہ روح (جسم سے) مُردار کی بر لو کی طرح نکلتی ہے یہاں تک کہ فرشتے لائے ہیں اس کو زمین کے دروازوں کی طرف اور کہا جاتا ہے کیسی ناپاک اور بدبودار روح ہے پھر اس کو کافروں کی ارواح میں لے جاتے ہیں۔ (احمد۔ نسائی)

۱۵۴۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فِی جَنَازَةٍ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَيْنَاهَا إِلَى الْفَرِیْدِ لَنَسْأَلَ بَعْضَ فَحْلَسٍ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ کَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فِی بَیْتِهِ حُودٌ مِّنْکُمْ بِہِ فِی الْأَرْضِ تَرَفُّعٌ رَّأَسُهُ فَقَالَ اسْتَعِیْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْفَرِیْدِ مَدَّ سَیْنًا أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَذَابَ مَوْجٌ إِذَا کَانَ فِی الْفُطْرِیْعِ مِنَ الدُّنْیَا وَاقْبَالٍ مِنَ الْأُخْرَیَّةِ نَزَلَ إِلَیْہِ مَلَائِکَتُهُ مِنَ السَّمَاءِ بَعْضُ الْوُجُوہِ کَانَ دُجُوہُهُمُ السَّمَاءُ مَعَهُمْ مِنَ الْکَفَّارِ الْجَنَّةِ وَحُودٌ مِّنْ حُودِ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ یَجْلِسُوا مِنْہُ مَدَّ الْبَصَرِ لَکُمْ یَجِیءُ مَلَکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتَّىٰ یَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِہِ فَيَقُولُ أَلَسْتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ أَخْرَجْنِیَ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتُخْرِجُ کَمَا تَسْتَلِ الْفُطْرَیَّةُ مِّنَ السِّقَاقِ فَمَا خُذْهَا حَنِیًّا ذَا أَخْذَهَا لَمْ تَدَّ حُودَهَا فِی بَیْتِہِ طَرَفًا عَنِ حَتَّىٰ تَأْخُذَهَا فَيَجْعَلُهَا فِی ذَٰلِکَ الْکَفَنِ وَفِی ذَٰلِکَ الْحُودِ وَیَخْضَعُ مِنْہَا کَمَا طَیَّبَ لَفُحْلُوہِ مَشَکًا وَیَجِدُ عَلَىٰ وَجْهِ الْأَرْضِ قَالَ فِیْمَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا یَمُرُّونَ بِعَنِیْہَا عَلٰی مَلَکٍ مِّنَ الْمَلَائِکَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَٰذَا الرَّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فَلَکَ بْنَ فُلَانٍ یَا أَحْسَنَ

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ ہم ایک انصاری شخص کے جنازے پر گئے حتیٰ کہ ہم اس کی قبر پر پہنچے۔ ابھی ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد اس طرح سرنگوں اور خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پردے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کو زبرد سے کھتے۔ پھر (بیکار) آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا خدا سے پناہ مانگو قبر کے عذاب سے۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے اور اس کے بعد فرمایا جب بندہ مومن کا تعلق دنیا سے منقطع ہوئے والا ہوتا ہے اور وہ آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے ایسے روشن ہوتے ہیں گویا ان کے منہ آفتاب ہیں۔ ان کے ساتھ جنت کے کفن اور خوشبو میں ہوتی ہیں یہاں تک کہ وہ اس قدر دروڑ بیٹھ جاتے ہیں جتنی دور تک نگاہ جاتی ہے۔ پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور بندہ مومن کے سر پر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پاک روح خدا کی بخشش اور رضامندی کی طرف چل۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ روح اس طرح بہتی ہوئی جسم سے نکلتی ہے جس طرح پانی کا قطرہ مشک سے بہتا ہوا نکلتا ہے پس فرشتہ موت اس روح کو لے لیتا ہے اور فوراً ہی مَلَکُ الْمَوْت سے اُس روح کو دوسرے فرشتے لے لیتے ہیں (یعنی اس قدر جلد کہ پلک مارنے کی دیر نہیں ہوتی) اور اس کو اس کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں جس کو وہ لائے تھے اور اس روح سے وہ بہترین خوشبو نکلتی ہے جو روئے زمین پر سب سے بہتر ہوتی ہے۔ پھر فرشتے اس روح

أَسْمَاءُ الَّتِي كَانُوا يُسَوِّدُوهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى
يَنْتَفِعُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتَحُونَ لَهُ
تُفْتَحُ لَهُمْ فَيُسْتَعَدُّ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مَقَرُّهُمَا
إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يَنْتَهِي بِهِ إِلَى السَّمَاءِ
السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَكْتُبُوا لِكِتَابِ
عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَاعْبُدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي
مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ
ثَارَةً أُخْرَى قَالَ فَمَعَادُ رُوحِهِ فِي جَسَدِهِ قَبْلَهُ
مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ
رَبِّي اللَّهُ فَيَقُولَانِ مَا ذِيكَ فَيَقُولُ ذِيْنِي
إِلَّا سَلَامًا فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا التَّوَجُّلُ الَّذِي
بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا عَلَيْكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ
كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ
مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَنْزِلُوا شَوْكُهُ مِنَ
الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ
مِنْ رُوحِهَا وَطِيْبُهَا فَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّةَ
بَقَرَةٍ قَالَ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ
الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُولُ أَتُبَشِّرُ بِالَّذِي
يَسْأَلُكَ هَذَا أَيَوْمَكَ الَّذِي كُنْتَ تَسْأَلُ
فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجَّهَكَ الْوَجْهَ يَحْيَى
يَا أَخِي فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ
أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ
إِلَى أَهْلِي وَمَالِي -

قَالَ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَكَ فِدَا إِذَا كَانَ فِي
الْفِطَاعِ مِنَ الدُّنْيَا وَإِثْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ
نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكُهُ سَوْدُ الْوُجُوهِ
مَعَهُمُ الْمُسَوِّحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّةَ الْبَصَرِ
لَمْ يَحْيَ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ
رَأْسِهِ فَيَقُولُ آيَتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ
أُخْرِجْنِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَتَفَرَّقَ

کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب
وہ روح گزرتی ہے وہ جماعت کہتی ہے کون ہے یہ پاک روح - وہ
فرشتے جو اس روح کو لے جا رہے ہوتے ہیں کہتے ہیں یہ فلاں شخص ہے اور فلاں
کا بیٹا ہے یعنی وہ اس کے نام و لقب کو عمدہ طریق پر بتاتے ہیں جن وہ دنیا
میں موسوم ہوتے ہیں جیسے کہ یہ فرشتے آسمان دنیا پر پہنچتے ہیں اور اس
لئے آسمان کا دروازہ کھولتے ہیں اسی طرح ہر آسمان کے دروازے پر ہوتا
ہے اور دروازہ اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور ہر آسمان کے فرشتے دوسرے
آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں یہاں تک کہ اس روح کو ساقی ساقی
پر پہنچایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کے نامہ اعمال کو
مقام علیین میں (جہاں ارواح سعید رہتی ہیں) رکھو اور اس کو زمین
کی طرف لے جاؤ (یعنی اس کے مدفون جسم میں لوٹا دو) میں نے مٹی ہی سے
جسموں کو پیدا کیا ہے اور مٹی ہی میں ان کو واپس بھیجتا ہوں اور مٹی
ہی سے ان کو دوبارہ نکالوں گا - اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اس روح کو پھر اس کے جسم میں ڈال دیا جاتا ہے اور پھر اس
کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ اس کے جواب
میں وہ کہتا ہے میرا رب درگاہ اللہ ہے۔ پھر وہ فرشتے پوچھتے ہیں تیرا دین
کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو
تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کے رسول ہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں
تو نے ان کا رسول ہونا کس طرح جانا؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب کو
پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ پھر ایک پکارنے والا آسمان
سے پکار کر کہتا ہے (یعنی خدا کی طرف سے اعلان کرتا ہے) کہ میرا بندہ سچا
ہے اس کے لئے جنت کا بستری بچھاؤ اور جنت کا لباس اس کو پہناؤ اور
جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دو۔ چنانچہ کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور
اس جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے۔ پھر اس کی قبر کو مد نظر تک کشادہ کر دیا
جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس کے پاس ایک
خوبصورت شخص آتا ہے جو بہترین لباس پہنے اور خوشبو لگائے ہوتا ہے اور اس
سے کہتا ہے خوشخبری ہو تجھ کو اس چیز کی جو تجھ کو خوش کرنے والی ہے (یعنی
تیرے لئے تمام نعمتیں موجود ہیں) اور یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا
گیا تھا پس میت اس سے پوچھتی ہے کہ تو کون ہے کہ تیرا جسم حسن و جمال میں
کامل ہے اور تو بھلائی کو لایا ہے اور خوشخبری کو سناتا ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا
عمل خیر ہوں۔ میت یسّر کہتی ہے لے میرے پر درگاہ اقامت کو قائم کر

فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْزَعُ
السُّفُودُ مِنَ الصُّوفِ السَّبُولُ فَيَأْخُذُهَا
فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرَفَهُ
عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي نِيْلِكَ الْمُسُوحِ وَتَخْرُجُ
مِنْهَا كَأَنَّكَ رِيحٌ جَيِّفَةٌ وَجِدَتْ عَلَى
وَجْهِهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا
يَسْرُدُونَ بِهَا عَلَى مَلَأَ مِنَ الْمَلَكَةِ
إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الْحَيِّثُ
فَيَقُولُونَ فَلَانِ ابْنِ فَلَانٍ يَأْتِيهِ
أَسْمَاءُهِ الَّتِي كَانَتْ يُسَمِّي بِهَا فِي
الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهِي بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
فَيُسْتَفْتَى لَهُ فَلَا يُفْتَى لَهُ ثُمَّ قَرَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْتَحُوا
لَهُمْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْجِ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُولُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سَجِينٍ فِي الْأَرْضِ
السُّفْلَى فَتَطْرَحُ رُوحُهُ طَرَحًا شَمًّا قَرَأَ وَمَنْ
يُشْرِكْ بِي اللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَذَ مِنَ السَّمَاءِ فَخُطْفَهُ
الطَّيْرُ أَوْ تَهْوَى بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ يَحْبِبُ
فَمَعَادُ رُوحِهِ فِي جَسَدِهِ وَبِأَنِيهِ مَلَكَانِ فَيُحْلِسَانِيهِ
فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهَا هَاهَا لَا
أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دُرِيكَ فَيَقُولُ هَاهَا
هَاهَا لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ
الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهَا هَاهَا لَا
أَدْرِي فَيُنَادِي مَنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ
فَأَفْرُسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى
النَّارِ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُّ مِهَا وَيَضِيقُ
عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْلُفَ فِيهِ أَهْلَاعُهُ وَبِأَنِيهِ
رَجُلٌ قَبِيحٌ أَلْوَجُّهُ قَبِيحٌ الثِّيَابُ مُنْتَنِ الرِّيحُ
فَيَقُولُ أَبَشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هَذَا أَبَوْمُكْ
الَّذِي كُنْتَ تُسَوِّدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهَكَ

میرے پروردگار قیامت کو قائم کر کے میں پھر اہل دہال کی طرف جاؤں
اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر بندہ جب دنیا سے
تعلقات کو ختم کرنے والا اور آخرت کی جانب متوجہ ہونے والا ہوتا ہے
تو سیاہ چہروں والے عذاب کے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور ٹھاٹھ ان کے
پاس ہوتے ہیں وہ اتنی دُور جا بیٹھتے ہیں جہاں تک نگاہ جاتی ہے پھر موت
کا فرشتہ آتا ہے اور اس کے سر پر لے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے حبیب
وہاں کہ روح خدا کے غضب کی طرف بھل۔ آنحضرت نے فرمایا کہ کافر کی روح
دیہ (سکر) بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور جسم سے باہر نکلنے سے دوڑتی ہو پس
فرشتہ موت روح کو کھینچتا ہے جس طرح کھینچا جاتا ہے آنکڑہ ترصوف
میں سے اور اس کو جسم سے (باہر) نکالتا ہے اور بلک مارے اس سے
اس روح کو وہ فرشتے پھین لیتے ہیں جو اس کو لینے آئے تھے یہ فر
اس روح کو ٹھاٹھ میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے سخت بدبو نکلتی
ہے جیسی مردار بدبو جو کہیں زمین پر پانی جاتی ہے۔ پھر فرشتے اس
روح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت
کے قریب یہ روح گزرتی ہے وہ یہی کہتی ہے کہ یہ کس کی ناپاک روح ہے؟
فرشتے جواب دیں گے فلاں شخص فلاں کا بیٹا یعنی اس کے ان تمام برے
ناموں اور القاب کا ذکر کریں گے جن سے دنیا میں ان کو مخاطب کیا جاتا
ہے یہاں تک کہ اس کو لے کر فرشتے آسمان دنیا پر پہنچیں گے اور دروازہ
کھلوں اس کے لیکن دروازہ نہ کھولا جائے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی لَا تَفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ
لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْجِ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ (یعنی نہیں
کھولے جاتے کافروں کے لئے دروازے آسمانوں کے اور نہ وہ داخل
ہوں گے جنت میں جب تک داخل نہ ہوا ونٹ سوتی کے ناکے میں) (یعنی
ان کا جنت میں جانا ناممکن ہے) پھر خداوند تعالیٰ حکم دے گا اس کے نامہ
اعمال کو سجدہ میں رکھو جو ایک جگہ کا نام ہے جو ساتویں زمین کے اندر ہے
پھر اس کی روح پھینک دی جائے گی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ
فَيَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوَى بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ يَحْبِبُ جس
کسی نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک کیا، وہ گویا آسمان سے منہ کے بل گر اہیں
اچک لیتے ہیں اس کو پرندے یا پھینک دیتی ہے اس کو ہوا دور دراز جگہ
میں) اس کے بعد اپنے فرمایا کہ پھر ڈالی جاتی ہے روح جسم میں اور دو

الْوَجْهَ يَجِيءُ بِالْشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ أَخْبَيْتَ
فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُفِمْ السَّاعَةَ

وَفِي رِوَايَةٍ مَخْصُوعَةٌ ذَرَاذُ فِيهِ إِذَا
خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ
أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا دَهَمُ
يَدْعُوْنَ اللَّهَ أَنْ يُعْرِجَ رُوحَهُ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَحْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعَرُوقِ
فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُخْلَقُ أَبْوَابُ
السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا دَهَمُ يَدْعُوْنَ
اللَّهَ أَنْ لَا يُعْرِجَ رُوحَهُ مِنْ قَبْلِهِمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کہے گی۔ اے میرے پروردگار! تو قیامت کو قائم نہ کر۔

فرشتے آکر بٹھلائے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہا ہا ہا
میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے۔ وہ کہے گا ہا ہا ہا
میں نہیں جانتا پھر اس سے پوچھا جائیگا وہ شخص کون تھا جو تم میں بھیجا
گیا تھا وہ کہے گا ہا ہا ہا میں نہیں جانتا ایک پکارنے والا لاندہ کی طرف سے
پکار کر کہے گا یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش کرو اور ایک دروازہ
دورخ کی جانب اس کے لئے کھول دو۔ چنانچہ دورخ کی طرف کھول
دیا جائے گا اور دورخ کی گرمی اور گرم ہوا اس کو پہنچے گی اور اس
کی قبر کو تنگ کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر نکل
جائیں گی۔ پھر ایک برصورت شخص میلے کچیلے کپڑے پہنے اس کے پاس
آئے گا جس سے سخت بدبو نکلتی ہوگی وہ اس سے کہے گا خوشخبری ہے
تجھ کو اس چیز کی جو تجھ کو بری معلوم ہوگی۔ یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ

کیا گیا تھا۔ میت اس سے پوچھے گی تو کون ہے؟ تیرا چہرہ نہایت بُرا ہے
اور بُرائی کو لایا ہے۔ وہ کہے گا میں تیرا بُرا عمل ہوں۔ یہ سن کر میت
ایک دوسری روایت میں یہ تمام واقعہ مذکور ہے اور اس قدر مزید

افادہ ہے کہ جس وقت بندہ مومن کی رُوح جسم سے نکلتی ہے تو رحمت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان و زمین کے درمیان ہے،
اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے۔ اور کھولے جاتے ہیں اس کے لئے آسمان کے دروازے اور ہر دروازے کے دربان فرشتے خدا
سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس کی رُوح کو ان کی طرف سے یا ان کے دروازوں سے آسمان کو لے جائے تاکہ وہ ان کی زیارت سے مشرف
ہوں۔ اور کافر کی رُوح اس کی رگوں سے نکالی جاتی ہے اور لعنت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے
اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے۔ اور بندہ رکھے جاتے ہیں پر آسمان کے تمام دروازے اور ہر دروازے کے دربان فرشتے خدا
سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس کی رُوح ان کے دروازوں سے نہ نکالی جائے۔ (احمد)

عالم برزخ میں مومن کی رُوح

۱۵۳۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
لَقَدْ حَضَرْتُ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَمَّتْهُ أُمُّ بَشْرٍ بِنْتُ
الْبَرَاءِ ابْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
إِنْ لَقِيتَ فَلَانًا فَأَقْرِمْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ
فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أُمَّ بَشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ
مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا
سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنْ أَرَوَّاحُ الْمُتَوَمِّينَ فِي طَيْرٍ غُفِرَ
تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهِيَ
ذَلِكَ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي

حضرت عبد الرحمن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب
کعب کی موت کا وقت قریب آیا تو برابر بن معرور کی بیٹی اُم بَشْرہ
ان کے پاس آئیں اور کہا اے عبد الرحمن کے باپ اگر عالم آخرت
میں تم فلاں شخص سے ملو تو اُن سے میرا سلام کہنا۔ کعب نے جواب
دیا اُم بَشْرہ! خدا تجھ کو بخشے ہم (دہاں) اس سے زیادہ اہم کام
میں مشغول ہوں گے یعنی وہاں ہم کو اپنی ہی خبر نہ ہوگی دوسروں کی
خبر ہم کیا لیں گے۔ اُم بَشْرہ نے کہا۔ ”اے ابو عبد الرحمن! کیا
تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ مومنین
کی رُوحیں سبز جانوروں (پرندوں) کی شکل میں ہوں گی جو بہشت
کے درختوں کے پھل کھائیں گے۔“ کعب نے کہا وہاں میں نے سنا ہے۔“

فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ

اتم بشر نے کہا مدہبی وہ فضل ہے (جس کی تیرے لئے امید کی

جاتی ہے انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ روح بھی انہی ارواح میں شامل ہوگی) (ابن ماجہ - بیہقی در کتاب البعث والنشور)

۱۵۳۲ وَعَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ

عبد الرحمن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی روح پرندہ کی شکل میں بہشت کے درختوں

نَسَمَةُ السُّوءِ مِنْ طَيْرٍ تَلْقَى فِي ثَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى

کا میوہ کھاتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پھر اس کو اس کے بدن میں ڈالے

يَرْجِعُهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ - (رَوَاهُ مَالِكٌ

گاہ اس روز کہ اللہ اس کو اٹھائے گا۔ (یعنی قیامت کے دن)۔

وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ الْبَيْهَقِ وَابْنُ خَالَسَةَ

(مالک - نسائی - بیہقی)

۱۵۳۵ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سُوْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى

محمد بن سواد کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلَيَّ مِنْ

جب کہ ان کی موت کا وقت قریب آچکا تھا اور ان سے کہا کہ رسول اللہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ - (رَوَاهُ بَنُ قَاتٍ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام پہنچا دینا۔ (ابن ماجہ)

بَاغِئُ الْمَيِّتِ تَكْفِيْفُهُ

مَيِّتٌ كُوْغْسِلُ اَوْ كَفَنُ دِيْنُهُ كَابِيَانُ

فصل اول

غسل میّت

۱۵۳۶ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ

تشریف لائے ہم آپ کی بیٹی (ذنیب) کو غسل دے رہے تھے اور آپ نے

فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

فرمایا غسل دو اس کو پانی اور بری کے پتوں سے تین بار یا پانچ مرتبہ

إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَاسِدٍ وَاجْعَلْنِي فِي

یا اس سے زیادہ۔ اگر تم اس کی ضرورت سمجھو اور آخر میں کافور

الْأَخْرَجَ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ فَإِذَا

یا کوئی چیز کافور میں سے ڈالو۔ اور جب تم غسل دینے سے فارغ

فَرَعَانَتْ فَإِذَا نَحْنُ فَلَمَّا فَرَعْنَا إِذَا نَأَةً قَالَتْ

ہو جاؤ تو مجھ کو اطلاع دو۔ پس ہم جب غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ

إِلَيْنَا حَقْوَةً فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا لِيَاءَةً وَفِي رَوَايَةٍ

کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا اس تہبند

إِغْسِلْنَهَا وَثَرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ

کو میّت کے بدن سے لگا دو یعنی اس کے جسم پر لپیٹ دو کہ بدن سے

بِمَاءٍ مِنْهَا وَمَوَاضِعَ الْوَضُوءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا

لگا رہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ میں کہ غسل دو اس کو طاق

شَعْرَهَا ثَلَاثَةً قُرُونٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا -

یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور شروع کر دو غسل کو دائیں جانب

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سے اور وضو کے اعضا سے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے میّت کے بالوں

کی تین چوٹیاں گوندھیں اور ان کو کمر کی جانب ڈال دیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۳۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین کے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَافٍ بِمَاءٍ نَبِيَّةٍ

تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو مسحول کے بنے ہوئے اور روئی

بِمَيِّ سَحُولِيَّةٍ مِّنْ كُرْسَعٍ لَيْسَ فِيهَا قَيْصَمٌ

کے تھے۔ ان کپڑوں میں کرتہ اور عمامہ نہ تھا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (مسلم)

وَلَا عِمَامَةَ.

کفن اچھا دینا چاہئے

۱۵۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَنْتُمْ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ رَدَّاهُ مُسْتَمِماً دَسَ - (مسلم)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اس کو چاہئے کہ اچھا کفن کفہ۔

محرم کے کفن کا مسئلہ

۱۵۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَتْهُ نَافَتُهُ مُحْرِمَةً فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَدَسِدٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطِيبٍ وَلَا تَحْمِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًّا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَدُ كَرْمَدِيٍّ حَدِيثُ خَبَابٍ قَتَلَ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ فِي بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے ہمراہ احرام حج باندھے ہوئے تھا کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اس کو بیری کے پتوں کے پانی میں غسل دو اور کفن دو کپڑوں کا دبدو۔ اور خوشبو لگاؤ نہ سر کو ڈھانکو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن یہ شخص لبیک کہتا ہوا قبر سے اٹھے گا (بخاری و مسلم) اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ۔

فصل دوم

کفن کے لئے سفید کپڑا بہتر ہے

۱۵۴۰ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ أَلْحَالِكُمْ إِلَّا نَمِدُ فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَحْلُوُ الْبَصَرَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَدَرَوِيُّ ابْنُ مَاجَةَ إِلَّا مَوْتَاكُمْ) -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سفید کپڑے پہنا کر اس لئے کہ وہ عمدہ قسم کے کپڑے ہیں اور سفید ہی کپڑے ہیں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے لئے بہترین سرمہ انمید (سیاہ سرمہ) ہے اس لئے کہ وہ بالوں کو اگاتا ہے اور آنکھ کی مینائی کو بڑھاتا ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی - اور ابن ماجہ نے "موتاکم" تک روایت کیا)

قیمتی کپڑے کے کفن کی ممانعت

۱۵۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغَالُوا فِي الْكَفْنِ فَإِنَّهُ يُسَلَبُ سَلْبًا سَرِيعًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زیادہ قیمتی کپڑا کفن میں نہ لگاؤ اس لئے کہ وہ جلد چھین لیا جاتا ہے یعنی جلد خراب دختہ ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

قیامت میں مردہ کس حال میں اٹھے گا؟

۱۵۴۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كُنَّا حَضَرًا الْمَوْتِ دَعَا بِنَابٍ جَدٍ فَلَمَسَهَا شَمٌّ قَالَ مِمَّعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِمِيتٍ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آگیا تو انہوں نے نے کپڑے منگوائے اور ان کو بین کر کہا میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مردے کو انھیں

يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا - کپڑوں میں اٹھایا جاتا ہے جس میں وہ مرنے پر ہے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد)

بہترین کفن کون سا ہے۔

۱۵۵۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُصْحِيَةِ الْكَبَشُ الْأَقْرَنُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابن ماجہ نے یہ روایت ابوامامہ سے نقل کی ہے)۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین کفن حُلّہ ہے (یعنی تہبند، چادر اور قمیص) اور بہترین قرمانی، سینکوں والا دنبہ ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ روایت ابوامامہ سے نقل کی ہے)۔

شہداء کو انہیں کپڑوں میں دفن کیا جائے جن میں وہ شہید ہوئے۔

۱۵۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِي أُحَدِّثُ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمْ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِيَارِهِمْ وَثِيَابِهِمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابن ماجہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ شہداء کو احد کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ان کے جسموں سے ہتھیار اور جلد (یعنی پوستیں وغیرہ) اتار لئے جائیں اور پھر ان کو ان کے کپڑوں اور خون سمیت دفن کر دیا جائے۔ (ابوداؤد - ابن ماجہ)

فصل سوم حضرت مصعب اور حضرت امیر حمزہؓ کا کفن

۱۵۵۴ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَوَاهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَهُ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَا كَانَ يَصْنَعُ فَقَالَ قَتِلْ مَصْعَبَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كَفِنَ فِي بُرْدَةٍ لَنْ عُلِيَ دَأْسُهُ بَدَتْ رَجُلًا فَلَا تُعْطَى رَجُلًا بَدَأَ أَرَأَيْتَهُ وَأَرَأَيْتَهُ قَالَ قَتِلْ حَمْرًا وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي شَمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسِطَ أَدَّ قَالَ أَعْطَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أَعْطَيْنَا وَلَقَدْ حَسِبْنَا أَنْ نَكُونَ حَسَنًا مَّا مَحَلَّتْ لَنَا شَمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

سعید بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف روزہ سے تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا۔ انھوں نے کہا کہ، مصعب بن عمیر شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے اور وہ ایک چادر میں کفنائے گئے جو اس قدر چھوٹی تھی کہ ان کے سر کو ڈھانکا جاتا تھا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے یہ بھی کہا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے (ان کو بھی حسب ضرورت کفن نہ مل سکا)۔ پھر ہماری دنیا میں سحت دی گئی جس قدر دی گئی یا آپ نے یہ الفاظ کہے وہ دی گئی ہم کو دنیا جس قدر دی گئی۔ البتہ ہم کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ شاید

میں منافقین عبداللہ ابن ابی کے ساتھ اس کے انتقال کے بعد آنحضرتؐ کا معاملہ

۱۵۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حَفْرَتَهُ فَأَمْرِيهِ فَأُخْرِجَ وَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَتَفَتَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی کی میت کو قبر میں اتارا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حکم دیا کہ میت کو قبر سے نکالا جائے چنانچہ میت کو نکالا گیا،

فِيهِ مِنْ رَيْفِهِ وَآلِبَسَهُ قَبِيصَهُ قَالَ وَكَانَ كَسَاعَتًا سَاقِيصًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
اور حضورؐ نے اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا اور اس کے منہ میں
آپنے اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنا کرتہ پہنایا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہ
عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں جب وہ اکیس ہونے، اپنا کرتہ پہنایا یا تھا۔ حضورؐ نے یہ اس کا بدلہ دیا تھا۔
(بخاری و مسلم)

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا جَنَازَهُ كَيْفَ تَجْزَىٰ وَنَمَازُ طَرَفِهَا كَبَيَانُ

فصل اول

جنازہ کے کر جلدی چلنا چاہیے

۱۵۵۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْرَعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَلَفَ صَلَاحَةَ خَشَعُوا تُفْعَلُ مَوْنَهَا إِلَيْهِ وَإِنَّ تَكَ مِوَى ذَلِكَ فَشَرُّ تَصْعُوقٍ عَنْ رِقَابِكُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی کر دو
جنازہ کے لئے جانے میں اس لئے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اس کو
نیک کی طرف جلد پہنایا جائے اور اگر وہ بدکار کا جنازہ ہے تو جلد اس کو
اپنی گردنوں سے اتار کر رکھ دو۔ (بخاری و مسلم)

نیکو کار اور بدکار کا جنازہ

۱۵۵۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَأَحْسَنُهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدْ مَوْنِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لَا هِلَهَا يَا وَيْلَهَا آيَتٌ تَذْهَبُونَ بِهَا يَمْعُ مَوْنَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَبَقَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جس وقت جنازہ تیار کیا جاتا ہے تو لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا کر لے
جاتے ہیں پھر اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو کہتا ہے مجھ کو جلد میری
منزل کی جانب لے چلو اور اگر بدکار کا جنازہ ہے تو اپنے رشتہ داروں اور
عزیزوں سے کہتا ہے افسوس ہے تم مجھ کو کہاں لئے جاتے ہو میت کی اس
آواز کو ہر چیز سنتی ہے مگر انسان نہیں سنتا اگر انسان اس آواز کو سنتا
تو بے ہوش ہو کر گر پڑے یا مرنے لگے۔ (بخاری)

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوجانے کا حکم

۱۵۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا مِمَّنْ بَعَثَهَا فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُرْضَعَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر ہم نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا موت خوف
اور گھبراہٹ کی چیز ہے پس تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ (بخاری و مسلم)
حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کھڑے
ہوئے ہیں پس ہم بھی کھڑے ہو گئے پھر آپ بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ گئے یعنی جنازہ کو
۱۵۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ إِنْ الْمَوْتُ فَزِعٌ قَاذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۱۵۶۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ رَأْبِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَعَدْنَا وَقَعَدْنَا لِيَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ وَابْنِ دَاوُدَ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ تَعَدَّ بَعْدُ.
 دیکھ کر (مسلم) اور مالک و ابو داؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کو دیکھ کر اور پھر بیٹھ گئے۔

جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ و تفریق میں شریک ہونے کا ثواب

۱۵۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ لَيْسَ بِهَا نَأْ وَلَا حِسَابًا وَكَانَ مَعَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقَدْرِ أَطْبَقَ كُلُّ قَبْرٍ إِلَّا مِثْلُ أَحَدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقَدْرِ أَطْبَقَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ مومن ہونے کی حیثیت سے اور طلبِ ثواب کی غرض سے جائے، اس کے ساتھ رہے، اس پر نماز پڑھے اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراطِ ثواب لے کر لوٹتا ہے جس میں ہر قیراطِ اُحد بہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر لوٹ آئے اور دفن میں شریک نہ ہو اس کو ایک قیراطِ ثواب ملتا ہے۔

نجاشی بادشاہ کی غائبانہ نماز جنازہ

۱۵۶۳ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِيَ لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمَقْبَرَةِ نَصَفَ بِهِمْ وَكَتَبُوا أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی (شاہ حبش) کے مرنے کی اسی روز اطلاع دی کہ روزِ کون کا انتقال ہوا تھا اور پھر صحابہ رض کو ساتھ لے کر یہ گاہ تشریف لے گئے پھر بانڈھی اور چار تکبیریں (یعنی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی)۔ (بخاری و مسلم)

نماز جنازہ کی تکبیرات

۱۵۶۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ رَبُّدُ بْنُ أَرْقَمٍ يَكْتُمُ عَلَى جَنَازَتِنَا أَرْبَعًا وَارْتَمَى كَبْرًا عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
 عبدالرحمن ابن ابی لیلہؓ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم رض ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے۔ ایک جنازے پر انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ (مسلم)

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ

۱۵۶۵ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
 طلحہ بن عبد اللہ بن عوفؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انھوں نے (تکبیر کے بعد) سورۃ فاتحہ پڑھی اور پھر کہا سورۃ فاتحہ میں نے اس لے پڑھی ہے تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری)

نماز جنازہ میں حضور کی میت کے لئے دعا

۱۵۶۶ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَخَفِطَتْ مِنْ دُعَائِهِمْ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاکْرِمْ نُزْلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَارْحَمْهُ
 حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور آپؐ جو دعا نماز میں پڑھی اس کو میں یاد رکھا اور وہ یہ تھی: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاکْرِمْ نُزْلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَارْحَمْهُ

مَدَّ خَلَهُ وَغَسَلَهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلَاجِ وَالْبَرَدِ
وَلَقَّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَنَ
مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلَهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ
وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ
زَوْجِهِ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَأَعْدَاكَ مِنْ عَذَابِ
الْقُبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ - وَفِي رِوَايَةٍ وَفِيهِ
فِتْنَةُ الْقُبْرِ وَعَذَابُ النَّارِ قَالَ خَلَّ تَمَنِّيْتُ
أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَٰلِكَ الْمَيِّتَ -

التَّلَاجِ وَالْبَرَدِ وَنَقَّيْتَهُ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَنَ
مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلَهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا
مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَأَعْدَاكَ
مِنْ عَذَابِ الْقُبْرِ وَفِي عَذَابِ النَّارِ (یعنی اس کو بخش دے
اور اس پر رحم کر اور اس کو عافیت میں رکھ برائیوں سے اور اس کے
تصور معاف کر دے اور اس کی جہانی فرما اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے
اور اس کو پانی اور برف سے پاک فرما اور ازلے سے اور صاف کر اس کو
گناہوں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑے کو میل سے اور اس کو
اس کے گھر سے بہتر گھر عطا فرما اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا کر اور

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اس کے خادموں سے بہتر خادم رحمت فرما اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور ایک روایت
میں دعا کے اندر یہ الفاظ بھی ہیں: اور بجا اس کو قبر کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے: خوف کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
زبان سے یہ دعا سنی تو بے اختیار میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش یہ میت میری ہوتی اور حضور میرے لئے یہ دعا فرماتے۔ (مسلم)

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا مسئلہ

۱۵۷۷ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا
نُوفِيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ أُدْخِلُونِي الْمَسْجِدَ
حَتَّى أَصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكَرَ ذَٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ
لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهِيلٍ وَآخِيهِ -

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص کا
انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں سے کہا کہ ان کے جنازہ کو مسجد میں
لے آؤ تاکہ ان پر نماز پڑھیں۔ لوگوں نے مسجد میں جنازہ لانے سے انکار کر دیا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضیا
کے دونوں بیٹوں (سہیل اور تہیل) پر مسجد میں نماز پڑھی ہے۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو؟

۱۵۷۸ وَعَنْ سُرَّةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ
فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پچھلے ایک عورت کے جنازہ پر نماز پڑھی جو نفاس (ولادت یا زچگی) میں
مر گئی تھی۔ آپ جنازہ کے درمیان کھڑے تھے۔ (بخاری و مسلم)

تدفین کے بعد قبر پر نماز جنازہ

۱۵۷۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ دُفِينَ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِينَ
هَذَا أَقَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا اذْهَبْتُمَنِي قَالُوا
دَفَنَّاكَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُؤْخِظَكَ فَقَامَ
فَمَهَقْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر
کے پاس سے گزرے جس میں رات ہی کو مردہ دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا اس
کو کب دفن کیا گیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا آج کی رات۔ آپ نے پوچھا
تم نے مجھ کو کیوں خبر نہیں دی؟ صحابہ نے عرض کیا ہم نے اس کو اندھیری
رات میں دفن کیا تھا اور ایسے وقت آپ کو جگنا مناسب خیال نہیں کیا
(سینکر) آپ کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی، اور

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آپ نے اس پر (یعنی قبر پر) نماز پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک کالی عورت مسجد (نبوی) میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا ایک جوان جھاڑو دیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو غیر حاضر پایا تو پوچھا (کہاں ہے) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ وہ مرگئی (یا مرگیا) آپ نے فرمایا تم نے اس کی خبر مجھ کو نہ دی ابو ہریرہ کہتے ہیں گویا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس عورت کی موت کو معمولی بات خیال کیا اور آپ کو اس کی اطلاع نہ دی۔ آپ نے فرمایا اچھا مجھ کو اس کی قبر بتاؤ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کو اس کی قبر پر لے گئے اور آپ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی اور پھر فرمایا یہ قبریں تاریکیوں سے بھری ہوئی ہیں اور ان پر میرا نماز پڑھنا ان کو روشن کر دیتا ہے (بخاری و مسلم) اور اس کے الفاظ مسلم کے ہیں

نماز جنازہ میں چالیس آدمیوں کے شریک ہونے کا ثواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کا بچہ مقام قدیرہ میں یا عسفان میں دیہ دونوں مقامات مکہ کے قریب واقع ہیں (مرگیا۔ انھوں نے کہا اے کریم! دیکھ نماز کے لئے کتنے آدمی جمع ہوئے ہیں کریم کہتے ہیں کہ میں نے باہر نکل کر دیکھا تو بہت آدمی جمع تھے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی تو انھوں نے پوچھا تیرے خیال میں یہ لوگ چالیس ہوں گے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ انھوں نے کہا اچھا جنازہ نکالو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کسی مسلمان کی میت پر چالیس آدمی ایسے جمع ہو جائیں جو خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں (اور میت کے جنازہ پر نماز پڑھیں) تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کو میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔ (مسلم)

۱۵۷۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقْتُمُ الْمَسْجِدَ أَوْ شَاتٍ فَقَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْعَنَهُ فَنَأَوُوا مَا تَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ إِذْ نَمَوْنِي قَالَ فَكَانَتْهُمْ صَعْرُ وَآمَرَهَا أَنْ تَمُرَّ فَقَالَ لَكُنِي عَلَى قَدْرٍ فَذَكَرْتُهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلُمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ يَصْلَوْنِي عَلَيْهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) - وَكَفَّظَهُ لِسُلَيْمٍ -

۱۵۷۱ وَعَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقَدِيرٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ فَتَأَلَّ فَخَرَجْتُ فَإِذَا أَنَا مِنْ قَدِ اجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْبِرُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا بُشْرَ كُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) -

کسی کو شریک نہ کرتے ہوں (اور میت کے جنازہ پر نماز پڑھیں) تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کو میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت جو سو کی تعداد تک پہنچ جائے نماز پڑھے اور جماعت میت کے لئے خدا سے سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ (مسلم)

۱۵۷۲ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كَلَّهْمُ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) -

”زبان خلت نقارۂ خدا“

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کی ایک جماعت ایک جنازہ کے پاس سے گزری اور اس کی بھلائی کی تعریف کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کو شکر فرمایا ”واجب ہوئی“ پھر یہ جماعت ایک اور جنازہ کے قریب سے گزری اور اس کی بُرائی کی۔ آپ نے فرمایا ”واجب ہوئی“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوئی

۱۵۷۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَدُّ الْجَنَازَةِ فَتَأَنَّى عَلَيْهِ خَيْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَتْ لَكُمْ مَرَدُّ الْبَاخِرَى فَتَأَنَّى عَلَيْهَا شَرٌّ فَقَالَ وَجِبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجِبَتْ فَقَالَ هَذَا أَتَنَبَّئُكُمْ عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَتَنَبَّئُكُمْ

عَلَيْهِ سَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ.

رُتِفَتْ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) فِي رِوَايَةِ الْمُؤْمِنُونَ شَهِدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ ط

۱۵۷۴ وَعَنْ هَمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ

أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَإِثْنَانِ قَالَ وَإِثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ

الْوَاحِدِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دیں تب بھی پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کے متعلق آپ کے دریافت نہیں کیا۔ (بخاری)

جو مرتد کے انہیں برا نہ کہو

۱۵۷۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضُوا

إِلَى مَا قَدَّمُوا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ کو برا نہ کہو اس لئے کہ جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ اس کی جزا دینا کو پہنچ چکے۔ (بخاری)

شہداء احمد کی تکفین و تدفین

۱۵۷۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ تَتْلَى أَحَدٌ

فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخَذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ هَذَا قَدْ مَاتَ

فِي الْحَدِّ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَآمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُفَصِّلْ

عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلُوا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میں لٹھڑے ہوئے دفن کرو۔ آپ نے ان پر نہ تو نماز پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا۔ (بخاری)

تدفین کے بعد قبرستان سے واپسی میں سواری پر آنے میں کوئی مضائقہ نہیں

۱۵۷۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَفْرَسٌ مَعْرُودٌ فَرَكِبُهُ

حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةٍ ابْنِ الدَّحْدَحِ وَحَدَّثَ عَنْهُ نَحْنُ نَسْتَشِي حَوْلَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ابن دحداح رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو دفن کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھوڑا لایا گیا جس پر زین نہ تھی۔ آپ اس پر سوار ہو گئے اور ہم آپ کے گرد پیدل روانہ ہوئے۔ (مسلم)

فصل دوم

جنازہ کے ساتھ چلنے کا طریقہ

۱۵۷۸ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّائِبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمَشِي خَلْفَهَا وَأَمَّا مَهْجَا وَعَنْ تَمِيمِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ لَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسَّقَطُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَيُدْعَى لَوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الرَّائِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالْقَطْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ فِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زَيْبَادٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل آگے پیچھے اور دائیں بائیں جنازہ کے قریب قریب رہے اور کچے بچے کے جنازہ پر نماز پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لئے دعا کی جائے بخشش اور رحمت کی۔

(ابوداؤد) احمد ترمذی۔ اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سوار جنازہ کے پیچھے چھپے رہے اور پیدل جہاں ان کا جی چاہے اور کچے کے جنازہ پر نماز پڑھی جائے اور مصابیح میں مغیرہ بن زبیر سے مروی ہے۔

۱۵۷۹ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَآهْلُ الْحَدِيثِ كَمَا تَهْمُ يَرَوْنَهُ مُرْسَنًا)

زہری رحمہ اللہ سے اور سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ جنازہ کے آگے آگے چلتے تھے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں کہ محدثین اسے مرسل خیال کرتے ہیں۔

جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے

۱۵۸۰ وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَنبُوعَةٌ قَاتِلٌ لَا تَسْبُحُ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَ مَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو مَاجَةَ الطَّرَادِيُّ رَجُلٌ جَهْلِيٌّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ تابع کیا گیا ہے (یعنی لوگ اس کے تابع ہیں اور اس کے پیچھے پیچھے چلیں) اور وہ (یعنی جنازہ) آدمیوں کا تابع نہیں ہے (کہ لوگوں کے پیچھے رہے اور جو شخص جنازہ کے آگے چلتا ہے گویا وہ جنازہ میں شریک نہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا ابو ماجہ مجہول راوی ہے۔

جنازہ کو کاندھا دینا میت کے حق کی ادائیگی ہے

۱۵۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مِرَاطٍ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَجَدْتُهُ فِي شَرْحِ التُّسْتَمِ آتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةً سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعُمُودَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا اور تین بار اس کو کاندھا دیا، اس نے اپنا حق ادا کر دیا۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ اور شرح میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو دو لکڑیوں کے درمیان اٹھایا)

جنازہ کے ساتھ سواری پر چلنے والوں کو آنحضرت کی تنبیہ

۱۵۸۲ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ قَدِ امْرَأَتَانِ سَارَا كَمَا نَأْفَقُ لَا تَسْجُدُونَ أَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَهَوَّاهُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رَوَى عَنْ ثَوْبَانَ مَوْفُوقًا

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے ہم نے دیکھا کہ لوگ سواریوں میں سواریں تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ تھے ان سواریوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم کو شرم دجیا نہیں آتی خدا کے فرشتے تو پیدل چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشت پر سواری ہو۔ (ترمذی - ابن ماجہ - ابو داؤد)

(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث ثوبانؓ سے مروی بھی مروی ہے۔)

جنازہ پر سورہ فاتحہ کی قرات

۱۵۸۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جنازہ پر سورہ فاتحہ پڑھی۔

(ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ)

نماز جنازہ میں میت کے لئے خلوص دل سے دعا کرو

۱۵۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَلَيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاخْلُصُوا لَهُ الدُّعَاءَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میت کی نماز پڑھو تو خلوص سے اس کے لئے دعا کرو۔

(ابو داؤد - ابن ماجہ)

نماز جنازہ کی دعا

۱۵۸۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّاهُ عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَبِيبِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَهِيدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا أُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلَى سَلَامٍ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تُخْرِجْنَا أَجْدَا وَلَا تُفْقِتْنَا بَعْدَكَ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازہ کی نماز پڑھتے تو یہ دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَبِيبِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَهِيدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلَى سَلَامٍ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْنَا أَجْدَا وَلَا تُفْقِتْنَا بَعْدَكَ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ - وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَأُنْثَانَا فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ فَاحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَفِي أُخْرَى وَلَا تُفْقِتْنَا بَعْدَكَ

کی روایت اُنْثَانَا تک ختم ہو جاتی ہے اور ابو داؤد کی ایک روایت میں فَاحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اور اس کے آخر میں وَلَا تُفْقِتْنَا بَعْدَكَ ہے۔

آے اللہ! بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو ہمارے حاضر کو ہمارے غائب کو ہمارے بچھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اُس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت ملے اُس کو ایمان پر موت دے۔ اے اللہ! ہم کو اس کے ثواب میں محروم نہ رکھ اور اُس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال۔ (احمد - ابو داؤد - ترمذی - ابن ماجہ - نسائی)

ابو ہریرہؓ سے روایت کیا، انھوں نے اپنے والد سے اور اُن نے ابراہیم شہلی سے روایت کیا، ایک روایت میں فَاحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اور

ایک میت کے لئے آنحضرتؐ کی دعا۔

۱۵۸۶ وَعَنْ زَائِلَةَ ابْنِ الْأَثَلِ سَمِعَ قَالَ صَلَّى
بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَمِنْهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا
بَنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلُ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ
الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَقَاوِ وَالْحَقِّ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

حضرت دائر بن الاسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمارے ساتھ ایک مسلمان شخص کے جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ کو
یہ دعا کرتے سنا اللہم اِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلُ
جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ
الْوَقَاوِ وَالْحَقِّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ (یعنی اے اللہ! فلاں شخص فلاں کا بیٹا تیری امان میں ہے پس بچا تو
اس کو قبر کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے اور تو اے اللہ وفا ورہن کا مالک

رَدَّ اَلَا اَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) ہے (یعنی جو حدیث تو نے بندوں سے کہی ہے وہ پورے کرتا ہے اور جو کچھ گمراہ
وہ حق ہے) یا اللہ! اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم کرے شک تو ہی بخشے اور تم کرنے والا ہے۔
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مردوں کی برائیاں ذکر نہ کرو

۱۵۸۷ وَعَنْ ابْنِ مَرْقَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكُرُوا هَٰؤُلَاءِ مَوْتًا كَمَوْتِ كُفْرًا عَنِ
مَسَائِلِهِمْ - رَدَّ اَلَا اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یاد کرو
نیکیاں اپنے مردوں کی اور نہ ذکر کرو ان کی برائیوں کا۔
(ابو داؤد۔ ترمذی)

نماز جنازہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کا مسئلہ

۱۵۸۸ وَعَنْ تَائِفِ ابْنِ أَبِي غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةٍ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَهُ رَأْسُهُ لَشَمِّ
جَأْوِهِ الْجَنَازَةِ أَمَدًا مِّنْ قُرْبَيْنِ فَقَالُوا يَا
أَبَا حَنَرَةَ مَبِلَ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَهُ وَسَطُ السَّرِيرِ
فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زَيْدٍ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامًا
مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ -
رَدَّ اَلَا التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

نافع ابو غالب کہتے ہیں کہ ایک شخص کے جنازہ پر میں نے انس بن
کے ساتھ نماز پڑھی پس کھڑے ہوئے انس جنازہ کے سر کے قریب پھر ایک
قرشی عورت کا جنازہ لایا گیا اور کہا گیا ابو حمزہ رضی اللہ عنہ (یعنی انس بن مالک رضی
اس کی نماز پڑھا دو۔ پس انس جنازہ کے تحت کے درمیان کھڑے
ہوئے علام بن زید نے انس سے کہا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو جنازہ پر اس طرح کھڑے ہونے دیکھا ہے یعنی جس طرح تو درمیان
میں کھڑا ہوا ہے عورت کے جنازہ پر اور سر کے سامنے مرد کے جنازہ پر
انس بن مالک نے کہا، ہاں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

وَفِي رَدِّ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ مَعَ زَيْدٍ قِيْلَ
فَقَامَ عِنْدَ عَجْبَةِ الْمَرْأَةِ

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انس بن مالک عورت
کے کولھے کے قریب کھڑے ہوئے۔

فصل سوم

جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا مسئلہ

۱۵۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَةَ قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ
حَنَفِيٍّ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّ
عَلَيْهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهُمَا مِنْ أَهْلِ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلہ کہتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد
مقام قادسیہ میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ادھر سے گزرا،
دونوں اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ جنازہ تو ذی

الرَّحْمَنِ آمَنِي مِنَ أَهْلِ الدِّمَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مُرَاد زیندار یا کاشتکار) کا ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تھا تو آپ کھڑے ہو گئے تھے اور جب آپ سے کہا گیا کہ یہ جنازہ یہودی کا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہ جنازہ نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت کا معمول اور اس کی منسوخی کا حکم

۱۵۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تُوَضَّعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ جَبَدٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ لَهُ إِنَّا هَكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ مِثْ غَرِيبٍ وَبِشْرٍ رَافِعٍ فِي الدَّارِ وَمِثْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

حضرت مجاہد بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے ساتھ جاتے تو اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک کہ اس کو قبر میں نہیں رکھ دیا جاتا۔ ایک یہودی عالم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے محمد! ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کے دفن کرنے یا لحد میں اتارنے سے پہلے ہی بیٹھ جاتے تھے اور فرماتے اس معاملے میں تم یہودیوں کی مخالفت کرو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے بشر بن رافع راوی قوی نہیں ہے۔

جنازہ دیکھ کر کھڑا نہ ہونا چاہیے

۱۵۹۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِالْقِيَامَةِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ وَآمَرَنَا بِالْجُلُوسِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۵۹۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَنَازَةٍ يَهُودِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جا کر۔ (لیکن پھر آپ بیٹھے رہتے تھے اور کھڑے نہ ہوتے تھے) اور ہم کو بھی بیٹھے رہنے کا حکم دیا تھا۔ (احمد)

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ ایک جنازہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس کے پاس سے گزرا۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہ اس کو دیکھ کر کھڑے ہوئے اور ابن عباس کھڑے نہ ہوئے۔ حسن نے ابن عباس سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ ابن عباس نے کہا ہاں لیکن پھر بیٹھے رہتے تھے (اور کھڑے نہ ہوتے تھے)۔ (نسائی)

آنحضرت یہودی کا جنازہ دیکھ کر کیوں کھڑے ہوئے؟

۱۵۹۳ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمَرَّ عَلَيْهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةَ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مَرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَرِّهَا جَالِسًا وَكَدِرَةً أَنْ تَعْلَوْسًا اسْتَسْ جَنَازَةً يَهُودِيٍّ فَقَامَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۵۹۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ان کے پاس سے گزرا۔ لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ چلا گیا۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما تھے کہ یہودی کا جنازہ ادھر سے گزرا آپ نے اس امر کو برا سمجھا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے ادنیٰ پار ہے اس لئے آپ کھڑے ہو گئے۔ (نسائی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

جب تیرے قریب کسی یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ تم جنازہ کے رادب و احترام کے لئے کھڑے نہیں ہوتے، بلکہ ان فرشتوں کے لئے کھڑے ہوتے ہو جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ آپ نے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا میں فرشتوں کی وجہ سے کھڑا ہوا۔ (نسائی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ فَقُمْ مَوَالِهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُومُونَ إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۵۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

نماز جنازہ میں تین صفیں ہونی چاہئیں

حضرت مالک بن ہبیرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان مرے اور اس کے جنازے پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (جنت کو) واجب کر دیتا ہے۔ اس حدیث کو سننے کے بعد مالک جنازہ کے ساتھ تھوڑے آدمیوں کو دیکھتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ (ابوداؤد)

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ مالک بن ہبیرہؓ جب نماز جنازہ کا ارادہ کرتے اور تھوڑے آدمی دیکھتے تو ان کو تین حصوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی تو اس کے لئے (شفاعت) واجب ہو گئی۔ ابن ماجہ نے بھی اس جتنی حدیث روایت کی ہے۔

۱۵۹۲ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَمُوتُ فَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ لَكَ تَقَاتِلُكَ إِذَا اسْتَقْبَلَ أَهْلُ الْجَنَازَةِ جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةٌ صُفُوفٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةٌ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ صُفُوفٍ أَوْجَبَ دَرَوْسِي ابْنُ مَاجَةَ تَقَاتِلُكَ

نماز جنازہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جَنَّتَا شَفَعَاؤَ قَا غَفِرْ لَهُ۔ (یعنی اے اللہ! تو اس کا پروردگار ہے تو نے ہی اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا تو ہی اس کے ظاہر و باطن سے اچھی طرح واقف ہے ہم اس کی سفارش کو آئے ہیں تو اس کو بخش دے۔) (ابوداؤد)

۱۵۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جَنَّتَا شَفَعَاؤَ قَا غَفِرْ لَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

ایک سجدے کے جنازہ پر ابو ہریرہؓ کی دعا

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے سیکھا کہ ایک ایسے سجدے کی نماز جنازہ پڑھی جس نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا تھا، پس نماز میں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (یعنی اے اللہ! اس کو قبر کے عذاب سے بچا۔) (مالک)

۱۵۹۸ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ فَمِنْ عَنَتِهِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكُ)

بچہ کی نماز جنازہ کی دعا

۱۵۹۹ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ

پیشوا قرار دے پیش رو بنا اور ذخیرہ و ثواب (بخاری)

ناتمام بچہ کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے

۱۶۰۰ وَعَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ مگر ابن ماجہ نے «وَلَا يَرْتُ» نہیں بیان کیا)

نماز جنازہ میں بھی امام اوپر اور مقتدی نیچے نہ کھڑے ہوں

۱۶۰۱ وَعَنِ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ
عَلَّمَ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ

کے اندر بیان کیا۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میت کو دفن کرنے کا بیان

فصل اول

بغلی قبرستان مستحب ہے

۱۶۰۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ بَنِي
أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرْصُومِهِ الَّذِي هَلَكَ الْحَدُّوَالِي
لَحْدًا أَوْ انْصَبُوا عَلَى اللَّيْلِ نَمْبًا كَمَا صَنَعَ بِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عمر بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص نے اپنی اس
بیاری میں جس میں انھوں نے وفات پائی ہے یہ کہا کہ میرے دفن کرنے کے لئے
لحد بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں کھڑی کرنا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی لحد میں کیا گیا تھا۔ (مسلم)

قبر میں کپڑا بچھانے کا مسئلہ

۱۶۰۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيقَةٌ حَمْرَاءُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں
سرخ لون (چادر) ڈالی گئی تھی۔ (مسلم)

اونٹ کے گوبان کی مانند قبر بنانا افضل ہے

۱۶۰۳ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّمَارِيِّ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَمًّا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت سفیان بن ثمار کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو دیکھا جو اونٹ کے گوبان کے مانند تھی۔ (بخاری)

قبر کو اونٹ یا گرنے کی ممانعت

۱۶۰۵ وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَعْثَنِي عَلَى مَا بَعْثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْعَ تِمْنَا وَلَا لِأَظْمَسَتُهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) کرے۔ (مسلم)

قبر پر گچ کرنے، عمارت بنانے اور اس کے اوپر بیٹھنے کی ممانعت

۱۶۰۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: قبروں کو نچختے کرنے سے اور قبروں پر عمارت بنانے سے اور قبروں پر بیٹھنے سے۔ (مسلم)

قبروں کے بارہ میں چند احکام

۱۶۰۷ وَعَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت ابو مرثدہ غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ نماز پڑھو قبروں کی طرف۔ (مسلم)

قبر کے اوپر بیٹھنے کی تہدید

۱۶۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرَقَ ثِيَابُهُ فَتُخْلَصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری پر بیٹھ جائے اور وہ اس کے کپڑے کو جلا کر اُس کی جلد تک پہنچ جائے اس سے یہ بہتر ہے، کہ وہ (شخص کسی) قبر پر بیٹھے۔ (مسلم)

فصل دوم

صندوقی قبر بھی مشروع ہے

۱۶۰۹ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ يَأْتِيهِ دُفْنُ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوا أَيْنَ جَاءَ أَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهُ فَجَاءَ الَّذِي يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنْفِ) عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مدینہ میں دو گور کن تھے ان میں سے ایک لحد (یعنی بغلی قبر) کھودا تھا اور دوسرا لحد نہ کھودا تھا بلکہ زمین پر دفن کر کے کھودا تھا، جیسا کہ ہمارے ہاں رواج ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دفن کے بعد صحابہؓ کی یہ رے ہوئی کہ ان میں سے جو پہلے آجائے وہی یہ کام کرے چنانچہ لحد کھودنے والا پہلے آیا اور آپ کے لئے لحد تیار کی گئی (شرح السنہ)

بغلی قبر کی فضیلت

۱۶۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَلَلَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِيَاغِبِنَا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَدِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ -)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لحہ ہمارے واسطے ہے اور شق دوسروں کے لئے (یعنی لحہ انبیاء کے لئے مخصوص ہے اور شق، کھلی قبر، گورسکے لئے جائز ہے)۔
(ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ) اسے احمد نے جریر بن عبد اللہ سے روایت کیا۔

قبر گہری کھودنی چاہیے

۱۶۱۱ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ أَحْمَرُ وَأَوْسَعُوا وَأَعْمِقُوا وَاحْسِنُوا أَدْفِنُوا الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ وَقَدْ مَوَّاهُمْ قُرَآنًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَاحْسِنُوا -)
حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُحد کے دن کہ قبریں کھودو اور کشادہ کرو اور گہری رکھو اور اچھی بناؤ ان کو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین کو دفن کر دو اور قبر کے اندر پہلے اس شخص کو رکھو جو قرآن کو زیادہ جانتا ہو۔ (ابن ماجہ نے لفظ "وَاحْسِنُوا" تک روایت کیا ہے)۔
(احمد - ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا مسئلہ

۱۶۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَتْ يَوْمَهُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَقْبٍ لَتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدُّوا الْقَبْلَةَ إِلَى مَوَاجِعِهِمْ -
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اُحد کا دن ہوا (یعنی اُحد کی لڑائی ہوئی) اور اس میں مسلمان شہید ہوئے تو میری بھوپھی میرے والد کی نعش کو لے کر آئیں تاکہ ان کو اپنے مقبرہ میں دفن کریں کہ یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں کو ان کے شہید ہونے کی جگہ پہنچا دو تاکہ ان کو وہیں دفن کیا جائے۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد - نسائی - دارمی)۔

میت کو قبر میں کس طرح اتارا جائے

۱۶۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں سر کی طرف سے اتارا گیا (یعنی جنازہ قبر کی پائنتی رکھا گیا اور سر کی طرف سے آپ کو اٹھا کر قبر میں اتارا گیا)۔ (شافعی)
۱۶۱۴ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرَ النَّبِيِّ فَأُتِيَ بِسَرَجٍ فَاحْذَمَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَا وَاهَا تَلَاءَ لِقَوْمٍ آتِينَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي شَرْحِ الْمُسْتَدْرَكِ ضَعِيفٌ)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں میت کو اتارنے کے لئے داخل ہوئے رات کے وقت۔ پس آپ کے لئے چراغ روشن کیا گیا اور آپ نے میت کو قبلہ کی جانب قبر کے اندر اتارا اور پھر کہا رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَا وَاهَا تَلَاءَ لِقَوْمٍ آتِينَ (یعنی رحم کرے تجھ پر اللہ تو بہت روادار اور بہت قرآن پڑھنے والا تھا)۔ (ترمذی) شرح میں جو اس کی سند کمزور ہے

میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا پڑھا جائے

۱۶۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اندر آتا ہے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلَيْهِ اَمَلْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
(یعنی آتا ہوں میں تجھ کو قرین خدا کے نام سے خدا کے حکم سے، اور
رسول خدا کی شریعت کے موافق) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
وَعَلَيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (یعنی رسول اللہ کے طریقہ پر۔ (احمد ترمذی
ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد کی روایت میں آخری الفاظ ہیں)۔

كَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ
وَعَلَيْهِ اَمَلْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ فِي رِوَايَةٍ وَ عَلَيَّ سُنَّةُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ - رَدَّ اَوْ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ
وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوٰى اَبُو دَاوُدَ وَ الثَّانِيَّةُ -

قبر پر مٹی ڈالنا اور پانی چھڑکانا سنت ہے

جعفر بن محمد اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے میت پر دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین لپس ڈالیں اور
اپنے بٹے حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور قبر پر نشان کے لئے
پتھر کے ٹکڑے رکھے۔ (شرح السنہ) اور شافعی نے اس کو دیش
تک روایت کیا ہے۔

۱۶۱۲ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مَرْسَلًا أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَتَّى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ
حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَبِيْعًا وَ اَنَّهُ رَشَّ عَلَى قَبْرِ اِبْرٰهِيْمَ
اِبْرٰهِيْمَ وَ وَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبًا - رَدَّ اَوْ فِي شَرْحِ
السُّنَّةِ وَ رَوٰى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ رَشَّ -

قبروں پر لکھنے اور انہیں روندنے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں
کو بچنے کرنے سے منع فرمایا ہے اور قبروں پر لکھنے اور ان کو روندنے
سے۔ (ترمذی)

۱۶۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَجَبَّصَ الْقُبُورُ وَ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا
وَ اَنْ تُوْطَأَ - رَدَّ اَوْ التِّرْمِذِيُّ -

آنحضرت کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا گیا تھا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا
گیا اور جس شخص نے پانی چھڑکا اُس کا نام بلال بن رباح ہے بلال
نے مشک سے پانی چھڑکا اور سر ہانے سے چھڑکا شروع کیا اور
قبروں تک چھڑکا۔ (بیہقی، در دلائل النبوة)

۱۶۱۸ وَعَنْهُ قَالَ رَشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَ كَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رِبَاعٍ
بِقُرْبِهِ بَدَأَ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ حَتَّى اُنْتَهَى اِلَى حُجْلِيهِ
رَدَّ اَوْ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ -

علامت کے لئے قبر پر کوئی پتھر رکھ دینا جائز ہے۔

حضرت مطلب بن ابی دواعہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون کا
انتقال ہوا تو ان کا جنازہ اٹھایا گیا اور دفن کیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ پتھر لائے وہ شخص پتھر کو اٹھا کر نہ
لا سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے اور اپنی ہاتھیں
چڑھائیں مطلب کہتے ہیں کہ جس نے مجھ سے یہ روایت بیان کی جو اس نے
ذکر کیا کہ گویا میں اب بھی اس سفیدی کو دیکھ رہا ہوں جو آستینیں
چڑھانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغاؤں کی مجھ کو اس وقت
نظر آتی تھی۔ پھر اپنے پتھر کو اٹھا لیا اور قبر کے سر ہانے رکھا اور فرمایا
نشان لگا دیا میں نے اپنے بھائی کی قبر پر اور دفن کر دیا اس قبر کے پاس
اس شخص کو جو آئندہ میرے خاندان سے مرے گا۔ (ابوداؤد)

۱۶۱۹ وَعَنْ الْمَطْلَبِ بْنِ اَبِي دَوَاعَةَ قَالَ لَمَّا
مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُوْنٍ اُخْرِجَ جِنَازَتُهُ فَدْفِنَ
وَ اَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ يَأْتِيَهُ
بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعِيْهِ قَالَ الْمَطْلَبُ
قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَاَنِّي دَخَلْتُ اِلَى بَيْتِ ذِرَاعِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حِينَ حَسَرَ عَنْهَا خَمَّ حَمَلَهَا
فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَ قَالَ اَعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِي
وَ اَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِي رَدَّ اَوْ اَبُو دَاوُدَ -

آنحضرتؐ اور حضرت عمرؓ کی قبریں

۱۶۲۰/۱۹ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ الْإِسْفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِيهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ مَوَازٍ مُشْرِفَةٍ وَلَا طِبَةَ مَبْطُوحَةٍ يَبْطُغَاءُ الْعَرَضَةِ الْحَمَاءِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت قاسم بن محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے مال بھول دو میرے لئے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں دوستوں (یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ) کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حجرے کا دروازہ کھول دیا۔ میں نے تین قبروں کو دیکھا جو نہ بہت اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین سے لی ہوئی اور ان پر اطرافِ مدینہ کے میدان کی سرخ لکڑیاں بھی ہوئی تھیں۔ (ابوداؤد)

۱۶۲۱/۲۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ دَخَلْنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ لَمَّا يُلْحَدُ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي آخِرِهِ كَانَتْ عَلَى رُءُوسِ الطَّنَبِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک انصاری کے جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اور قبر پر پہنچے تو دیکھا کہ ابھی وہ تیار نہیں ہوئی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہم اس طرح خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پردہ بیٹھ ہی۔

میت کی تحقیر ممنوع ہے

۱۶۲۲/۲۱ وَعَنِ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَسْرُ حَيٍّ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردے کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ انسان کی ہڈی کا توڑنا۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

صاحبزادی کے انتقال پر آنحضرتؐ کے آنسو

۱۶۲۳/۲۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ شَهِدْتُ نَائِمَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْفُنُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَدْ يَتَّعَيْنُهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِمَّنْ أَحَدٌ لَمْ يَفَارِقِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْوُطْلَمَاءُ أَنَا قَالَ فَأَنْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَتَزَلْ فِي قَبْرِهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (اتم کلثومؓ) کے دفن میں شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج کی رات کو اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو؟ حضرت ابو طلحہؓ نے کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا ان کی قبر میں اتر جاؤ۔ (بخاری)

حضرت عمرو بن عاصؓ کی وصیت

۱۶۲۴/۲۳ وَعَنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا بُدَّ لِي مِنْهُ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ إِذَا نَأَمْتُ فَلَا تَصْبِيحُنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَادٍ فَإِذَا دَفَنْتُمُوهُ فَنُشِئُوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَتَا شَمًّا أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْ رَمَى بِي مُحَمَّدٌ

حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بیٹے کے کہا جبکہ وہ حالتِ نزع میں تھے کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ تو کوئی نوحہ کرنے والی جائے اور نہ آگ۔ پھر جب تم مجھ کو دفن کرو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا۔ پھر دفن کرنے کے بعد میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا

وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَاجَنَّا زَكَاةً ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَنَحَى عَلَيْهِ
مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا - (رواه ابن ماجہ) ڈالیں۔ (ابن ماجہ)

قبر پر سہارا دے کر لیٹنے یا بیٹھنے کی ممانعت

۱۶۲۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِّئًا عَلَى قَبْرِ فَقَالَ لَا تُؤْخِذْ صَدِّقَ
هَذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْخِذْ ۝ - (رواه أحمد) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک قبر کے سہارے بیٹھے دیکھا تو فرمایا اس قبر والے کو اذیت نہ دے یا یہ فرمایا کہ اس کو ایذا نہ دے۔ (احمد)

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ فَضْلٌ أَوَّلُ

ماجنہ کے کی وفات پر آنحضرت کا غم

۱۶۳۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَبْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَكَانَ ظَنُّهُ الْإِبْرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَبَلَغَهُ وَشَمَّكَ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَابْتَرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنِّي أَهْلُ حِمَاةٍ ثُمَّ اتَّبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَذَرِفُ مَعَ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لَنَحْزَنُ وَلَوْ أَنَّ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف کوہار کے ہاں گئے جو حضورؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی دایہ کے شوہر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو گود میں لے لیا ان کا بوسہ لیا اور سونگھا۔ (یعنی اپنی ناک اور منہ ان کے منہ پر اس طرح رکھا جیسے کوئی سونگھتا ہے) اس واقعہ کے بعد ہم پھر ابوسیف کے ہاں گئے ابراہیم اس وقت حالت نزع میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ان کو دیکھ کر بہنے لگیں۔ عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہیں (یعنی آپ کی عظمت و شان سے یہ امر بعید ہے) آپ نے فرمایا اے ابن عوف یہ رات سو رحمت ہیں۔ اس کے بعد آپ کی آنکھوں سے پھر آنسو جاری ہو گئے اور آپ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے اور نہیں کہتے ہم آپ کی زبان سے مگر وہی بات جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو اور اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے البتہ غمگین ہیں۔ (بخاری و مسلم)

نواسے کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو

۱۶۳۱ وَعَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنِ ابْنَانِي مُضَيَّعَانِ فَأَرْسَلْتُ بُعْرَى السَّلَامَ وَبِقَوْلٍ إِنَّ إِلَهِي مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَ لَا يَاجِلٌ مَسْمِيٌّ فَلْتَصْبِرْ لِمَا كُنْتَ تَتَوَقَّعُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ نَفْسُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنِيهَا فِقَامٌ وَمَعَهَا مَعْدُودُ بَنِي عَبَادَةَ وَمَعَادُ بَنِي جَبَلٍ وَأَبْنَى بَنِي كَعْبٍ وَزَيْدُ بَنِي ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنت رسول (زینبؓ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی کے ذریعہ کہلایا کہ میرا بیٹا آدم توڑ رہا ہے آپ تشریف لائے۔ آپ نے اس کے جواب میں سلام کے بعد کہلایا کہ خدای کے لئے ہے وہ چیز جو اس نے لی اور اسی کے لئے ہے وہ چیز جو اس نے دی اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے پس تو صبر کر اور تو اب کی طالب ہو حضرت زینبؓ نے دوبارہ آدمی بھیجا اور تشریف لائے کہ لئے آپ کو قسم دی تو آپ فوراً کھڑے ہو گئے آپ کے ساتھ اس وقت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبِيضِ وَنَفْسُهُ تَتَفَقَّحُ
فَنَافَضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا
فَقَالَ هَذِهِ رَحْمَةُ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ فَإِنَّمَا
يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے جو رحم کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

باز بلند رونا برائے

۱۶۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَشْتَكِي سَعْدُ بْنَ
عَبَادَةَ شَكَاؤِي لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ
أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ
عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قَضَى قَالُوا
لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بَكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ أَنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ
بِدَاَمِ الْعَيْنِ وَلَا يَحْزِنُ الْقَلْبَ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ
بِهَذَا أَوْ أَشَدَّ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ
لَيُعَذِّبُ بِبَكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُ مِنَّا مَنْ
صَرَبَ الْخُذُودَ وَشَقَّ الْحُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى
الْجَاهِلِيَّةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۴ وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُؤَيْبٍ
فَأَقْبَلَتْ أُمُّهُ ثُمَّ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَصْبِحُ بَرَّةً تَتَم
أَفَاقٍ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمِي وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرٌّ لِمَنْ خَلَقَ
وَصَلَقَ وَخَرَقَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ)

نوحہ کرنے کی برائی

۱۶۳۵ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ يَدْعُو لَنَا شَعْرِي قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنَ أَمْرِ
الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَنْدُرُكُمْ كَوْنُهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَنِ
حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایام جاہلیت کی چار باتیں ہیں جن کو میری امت کے لوگ نہ چھوڑیں گے: فخر کرنا حسب پر، طعن کرنا نسب پر، پانی طلب کرنا

وَالطَّعْنُ فِي الْأَسَابِدِ أَيْ سَيْفًا بِالتَّحْمِيمِ دَ
الْيَمِيحَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ إِذَا لَمْ تَشَبْ قُلَّ مَوْنُهَا
نَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا مَوْنٌ مِّنْ قِطْرٍ
وَدُرْعَةٍ مِّنْ جَدَبٍ (رواه مسلم)

۱۶۳۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا مَرْءَ أَهْلِ نَجْدٍ قَبْرٌ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَ
اصْبِرْ قَالَتْ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَنِّي فَأَنْتَ لَمْ تُصَبِّ
بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِضْهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَكَ بَوَائِبَ فَقَالَتْ
لَمْ أَغْرِضْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الْعَبْدُ عِنْدَ الصَّدَاقَةِ
الْأُولَى (مسند عیسیٰ)

صبر تو صبر کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔ (یعنی صبر کے بعد ہی صبر کا آغاز ہے)۔ (بخاری و مسلم)

جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا

۱۶۳۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ
فَقِيلَ النَّارُ إِلَّا لِحِلَّةٍ الْقَسَمِ (مسند عیسیٰ)

۱۶۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ بَوْنٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوتُ لِجَدِّ
لَكِنَّ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ فَحَتَّيْبَةُ ابْنِ جَدِّ
الْجَنَّةِ فَقَالَتْ أَمْرًا فَهَتَّيْبَةُ ابْنِ جَدِّ
اللَّهُ قَالَ آوَاتَانِ (مسند عیسیٰ)

رواہ مسلم فی ردائہ کہما ثلثہ لہم یلجوا الجنۃ۔

عزیز و محبوب کی موت پر صبر کی جزا جنت ہے

۱۶۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَدَاءُ إِذَا
فُتِنَتْ مَرْفِئُهُ مِّنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لِحَتَّيْبَةِ ابْنِ جَدِّ
الْجَنَّةِ (رواه البخاری)

۱۶۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَدَاءُ إِذَا
فُتِنَتْ مَرْفِئُهُ مِّنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لِحَتَّيْبَةِ ابْنِ جَدِّ
الْجَنَّةِ (رواه البخاری)

ساروں سے۔ نوحہ کرنا۔ اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے
توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ اس
کے جسم پر (ناکول) اور خارش کا کرتہ ہوگا (یعنی اس کے جسم پر خارش
ہوگی)۔ (مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے
پاس سے گزرے جو ایک قبر پر چلا کر رو رہی تھی۔ آپؐ اس سے فرمایا خدا سے
ڈر اور صبر کر۔ عورت نے کہا میرے پاس سے علیؓ وہ مجھ کو چھو بیٹھ
نہیں بیٹھی (یعنی تو میری طرح مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا) اس عورت نے
آپؐ کو سہا یا نہیں (اور رنج کی حالت میں یہ الفاظ اس کی زبان سے نکل
گئے) اس سے کہا کہ آپؐ نبی ﷺ تھے پس وہ عورت رسول اللہ
ﷺ کے دروازہ پر گئی اور وہاں دربانوں کو نہ پایا اور آپؐ کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے آپؐ کو سہا یا نہیں تھا۔ آپؐ فرمایا

صبر تو صبر کے بعد ہی صبر کا آغاز ہے۔ (یعنی صبر کے بعد ہی صبر کا آغاز ہے)۔ (بخاری و مسلم)

جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ آگ میں داخل نہ ہوگا مگر قسم کھولنے کے
لئے (ح) اشارہ ہے اس آیت کی جانب وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا یعنی
تم میں سے کوئی شخص خدا کی قسم ایسا نہیں ہے جو دوزخ میں داخل نہ ہو اگرچہ ایک آن ہی کو جائے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے انصار کی
عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین بچے مرجائیں اور وہ صبر کرے گا
نواب کی طالب ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی بیشک ان عورتوں میں سے
ایک نے عرض کیا اگر دو بچے مرجائیں یا رسول اللہ! آپؐ فرمایا اور دو کے
لئے بھی یہ بشارت ہو (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ

”تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں“

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں کسی مومن بندے کی پیاری روح کو قبض کر لیا
ہوں اور وہ اس پر صبر کرنا اور نواب کا طالب ہوتا ہے تو اس کے لئے
میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں ہوتی۔ (بخاری)

۱۶۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَدَاءُ إِذَا
فُتِنَتْ مَرْفِئُهُ مِّنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لِحَتَّيْبَةِ ابْنِ جَدِّ
الْجَنَّةِ (رواه البخاری)

فصل دوم

نوحہ کرنے اور سننے پر آنحضرتؐ کی لعنت

۱۶۳۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاحِيَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ
 حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ
 علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر۔

رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ (ابو داؤد)

مومن مصیبت فراحت ہر مرحلہ پر صابر و شاکر رہتا ہے

۱۶۳۱ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللّٰهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحِبُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ أَصَابَهُ
 خَيْرٌ حَيْثُ اللَّهُ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَيْثُ
 اللَّهُ وَصَبَدَ فَأَلْمُومٌ مِنْ يُوجَدُ فِي كُلِّ أَمْرٍ هَكَذَا
 فِي اللَّفْظَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرٍ آتِيهِ
 حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا کہ مومن بندہ کا عجب حال ہے اگر اس کو بھلائی ملتی ہے تو خدا کی حمد
 کرتا اور شکر بجالاتا ہے اور مصیبت میں آتی ہے تب بھی حمد و شکر کرتا ہے
 اور صابر رہتا ہے۔ پس مومن کو دونوں حالتوں میں ثواب ملتا ہے یہاں
 تک کہ جو لقمہ اٹھا کر وہ بیوی کے منہ میں دیتا ہے اس پر بھی ثواب ملتا
 ہے۔ (ربہقی)

رَدَّاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ (ہے۔ ربہقی)

مومن کی موت پر زمین و آسمان روتے ہیں

۱۶۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابٌ بَابٌ
 يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا
 مَاتَ بَكَى عَلَيْهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَا بَكَتْ
 عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ
 حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر
 مومن کے دو دروازے ہوتے ہیں ایک دروازے سے مومن کے اعمال
 جاتے ہیں اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق اُترتا ہے۔ پس جب
 مومن مر جاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں اور یہی معنی میں
 اللہ کے اس قول کے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ (یعنی کافروں
 پر آسمان و زمین نہیں روتے)۔ (ترمذی)

رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ (ترمذی)

مر جانے والی چھوٹی اولاد و خیر آخرت ہوتی ہے

۱۶۳۳ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ قَرِطَانٌ مِنْ أُمَّتِي أَوْ
 اللَّهُ بِهِمَا الْحَنَّةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ
 قَرِطَانٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ قَرِطَانٌ بَا
 مُوَافَقَةٍ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرِطَانٌ
 أُمَّتِكَ قَالَ فَإِنَّا قَرِطَانُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي
 رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ غَرِيبٍ
 مصیبتیں مجھ کو پہنچائی گئی ہیں اس کو نہیں پہنچائی گئیں۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

اولاد کے انتقال پر صبر و شکر کا اجر

۱۶۳۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَهُ الْعَبْدُ قَالِ
اللَّهُ تَعَالَى لِمَلِكِكُمْ مَقْصُومٌ شَرَفٌ قُوَّةٌ إِدَامٌ يَقُولُونَ
لَعَنَ قَبُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي قَبُولُونَ حَمْدًا لَكَ
وَاسْتَرْجَعَ قَبُولُ اللَّهِ ابْنُ الْعَبْدِ بَيْتًا فِي
الْحَقِّ وَاسْتَوْكَ بَيْتَ الْحَمْدِ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

کہ جب کسی مومن بندہ کا بیٹا مرتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی؟ وہ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے میوہ کو توڑ لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ پر چھٹا ہے۔ میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں تیری تعریف کی اور انا بشارت انا لیراجعون کہا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام ”بیت الحمد“ رکھو۔ (ترمذی۔ احمد)

مصیبت زدہ کو تسلی دینے والے کا ثواب

۱۲۳۵
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَوْقُوفًا مِنْ حَدِيثِ عَنِّي بِنِ عَاصِمٍ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ يَهْدِئُ إِلَّا مُتَوَقِّفًا.

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی تو اس کو اس کے برابر اجر ملے گا۔ (ترمذی ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور یہ علی بن عامر سے مرفوعاً مروی ہے اور بعض نے محمد بن سوقة سے اسی سلسلہ سند سے اس کو موقوفاً روایت کیا ہے۔

۱۲۳۶
وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَى تَكْلِي كَيْسِي مُبْرَدًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو بزرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس عورت کو تسلی دے جس کا بیٹا مر گیا ہو، جنت میں اس کو بہترین لباس پہنایا جائے گا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

میت والوں کے گھر کھانا بھیجنا مستحب ہے

۱۲۳۷
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَحُوا لِأَيِّ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ مَا يُغْلِيهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت جعفرؓ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا جعفر کے گھر کے لوگوں کے لئے کھانا تیار کرو اس لئے کہ ان کو وہ مصیبت پہنچی ہے جو ان کو کھانا پکانے سے باز رکھ گی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

میت کو نوحہ اور اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے

۱۲۳۸
عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَحَّجَ عَلَيْهِ فَاَتَتْهُ يَعْذَابُ يَمَّا يَنْجَحُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے اس نوحہ کے سبب اس پر قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۳۹
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا تَأْتَتْ سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ يَقُولُ يَغْفِرُ اللَّهُ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمنؓ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے جب اس کا ذکر کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میت پر زندہ آدمیوں کے رونے کے سبب عذاب کیا جائے گا تو انھوں نے فرمایا خدا ابن عمرؓ کو

لَا فِي عَبْدٍ الرَّحْمَنِ أَمَّا أَنْتَ لَمْ يَكُنْ وَلِكَ نِسَىٰ أَوْ أَخًا إِلَّا مَا رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ يَهُودِيَّةٍ يُبْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَكُونَنَّ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا - رُتَّفَقَ عَلَيْهِ

۱۷۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَقَّيْتُ بَنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ لِنَشْهَدَ هَا وَحَضَرَ هَا بَنِي عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَى لِحَالِي بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمرَ لِعُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوْاجِهَةٌ أَلَا تَسْمَعُ عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ حَدَّثْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَإِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ أَذْهَبَ فَأَنْظُرُ مَنْ هُوَ لَأَيُّ الرُّكْبِ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا هُوَ صَهْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَدْعُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى صَهْبٍ فَقُلْتُ أَلَيْسَ فَالْحَقُّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ فَلَمَّا آتَى صَهْبٌ عُمَرَ دَحَلَ صَهْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَأَخَاكَ وَأَصَاحِبَاكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا صَهْبُ اتَّبِعْنِي عَلَىٰ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلَكِنَّ ابْنَ اللَّهِ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِدْ وَلَا تَزِدْ وَرَسُولُ اللَّهِ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَصْحَابُكَ وَأَبْنُكَ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نخشہ وہ جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن وہ بھول گیا یا بیان کرنے میں غلطی ہو گئی واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کی قبر کے پاس سے گزرے جس پر رو دیا جارہا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ اس پر رورہے اور اس پر عذاب کیا جا رہا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مکہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کی مٹی مر گئی۔ ہم اس کے جنازہ اور دفن میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے عجب اور ابن عباسؓ رف بھی شریک ہوئے ان دونوں حضرات کے درمیان میں بٹھا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے جو ان کے سامنے بیٹھے تھے کہا تم اپنے عزیزوں کو رونے سے کیوں منع نہیں کرتے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ (یہ سن کر) ابن عباسؓ نے کہا حضرت عمرؓ اس میں سے کچھ کہتے تھے (یعنی عام طور پر رونے کو منع نہ کرتے تھے بلکہ چلا چلا کر رونے کو) اس کے بعد ابن عباسؓ نے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ سے واپس ہوا جب ہم مقام بیداء میں پہنچے تو حضرت عمرؓ کو ایک قافلہ ملا جو کیکر کے ایک درخت کے نیچے ٹھہرا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا دیکھ اس قافلہ میں کون لوگ ہیں میں نے جا کر دیکھا تو اس میں صہبؓ تھے حضرت عمرؓ کو اس سے آگاہ کیا۔ آپ نے کہا ان کو بلاؤ۔ میں نے ان جا کر کہا چلو اور امیر المؤمنین حضرت عمرؓ سے ملاقات کرو۔ اس کے بعد جب حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا (بعد میں) تو حضرت صہبؓ روتے اور یہ کہتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آہ میرے بھائی آہ میرے آقا! عمرؓ نے یہ سنا فرمایا۔ صہبؓ کیا مجھ پر روتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میت کو عذاب دیا جاتا ہے اس کے بعض عزیزوں کے رونے کے سبب۔ ابن عباسؓ نے اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد میں اس واقعہ کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کیا تو انھوں نے کہا خدا عمرؓ پر رحم کرے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یہ نہیں ہے کہ میت کو اس کے عزیزوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کافر کی میت پر اس کے رونے کے سبب عذاب زیادہ کر دیا جاتا ہے اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے فرمایا اور اس کے ثبوت میں تمہارے لئے قرآن مجید کا یہ حکم کافی ہے کہ وَلَا تَزِدْ وَلَا تَزِدْ وَلَا تَزِدْ (اور اُخروی) (یعنی کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا) ابن عباسؓ نے کہا کہ اسی کے قریب قریب اس آیت کا مفہوم ہے وَاللَّهُ أَصْحَابُكَ وَأَبْنُكَ (یعنی

الشری ہنستانا اور رلاتا ہے) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ یہ پورا واقعہ منکر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کچھ نہ کہا اور خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

میت پر رونے کی ممانعت

۱۶۵۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ ابْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرُ

وَإِبْنُ رَوْاحَةَ جَلَسَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ وَأَنَا

أَنْقَرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شِقَ الْبَابِ فَأَتَانَا

رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بِكَاءَ

هُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَانَا

الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِيعْنَهُ فَقَالَ انْهَمْنِ فَاتَانَا

الثَّالِثَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ عَلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَعَمْتُ

أَنَّهُ قَالَ فَاحْتِ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ

أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتَذَكَّرْ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِنَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اس شخص کے بارے میں کہا خدا تیری ناک کو خاک آلودہ کرے۔ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے اس پر تو نے کیوں عمل نہیں کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں رنج پہنچایا۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۵۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ

غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غَرِيبَةٍ لَا بَصِيئَةَ بَكَاءٍ يَحْدَثُ

عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبَكَاءِ عَلَيْهِ إِذَا أَقْبَلَتْ

أُمْرًا أَنْ تُرِيدَ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَدْخُلِي الشَّيْطَانَ

بَيْنَنَا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبَكَاءِ

فَلَمْ أَبْكِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حالانکہ دو مرتبہ خدا نے اس کو اس کے گھر سے نکال دیا ہے۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ آپ کے الفاظ نے مجھ کو رونے سے روک دیا اور میں پھر نہ روئی۔ (مسلم)

۱۶۵۳ وَعَنِ النَّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُنْغِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ رَوْاحَةَ فَجَعَلَتْ أَحْمَهُ عَمْرَةً تُبْكِي وَاجْبَلَاةُ

وَإِكْذَا وَإِكْذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ

مَا قُلْتُ شَيْئًا لَا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ زَادَنِي

رَوَاهُ ابْنُ خَالِيٍّ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَوْنَةً بَعْضُهَا

بَعْضُهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ابن

رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی (یہ سب

حضرات کرام رضی اللہ عنہم میں شہید ہوئے تھے) تو آپ مسجد میں بیٹھ گئے اور

آپ کے چہرہ مبارک پر غم والہ کے آثار نمایاں ہو گئے اور میں دروازہ کے سوراخوں

سے گھر کے اندر بھیجی ہوئی آپ کی حالت دیکھ رہی تھی ایک شخص آپ کی خدمت

میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں ایسا اور ایسا کرتی

ہیں (یعنی ان کے رونے کا ذکر کیا) آپ نے اس کو حکم دیا کہ ان کو روٹنے سے

منع کر دے۔ وہ شخص چلا گیا اور پھر دوبارہ حاضر ہو کر کہا۔ وہ باز نہیں آتیں

آپ نے فرمایا ان کو منع کر دو۔ وہ چلا گیا اور پھر واپس آ کر کہا۔ قسم ہے خدا کی

یا رسول اللہ وہ ہم پر غالب آگئیں (یعنی انھوں نے ہماری ممانعت کی

پردہ نہ کی) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرا خیال ہے اس کے جواب میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ ان کے منہ میں خاک ڈال دیے حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اس شخص کے بارے میں کہا خدا تیری ناک کو خاک آلودہ کرے۔ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے اس پر تو نے کیوں عمل نہیں کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں رنج پہنچایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ (یعنی ان کے شوہر) کا انتقال

ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا۔ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ دوران سفر اور وطن سے باہر مرے

ہیں میں ان پر نوحہ کروں گی اور ایسا شیون کروں گی کہ لوگوں میں میرے

شوہر کا تذکرہ ہو گا۔ چنانچہ میں اس میں ہمہ تن مصروف ہو گئی،

کہ ایک عورت گھر میں داخل ہوئی جو غالباً میرے رنج و غم میں شریک ہوئے

کا ارادہ رکھتی تھی۔ یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کے سامنے

آ گئے اور کہا تیرا ارادہ یہ ہے کہ تو اس گھر میں شیطان کو داخل کرے؟

حالانکہ دو مرتبہ خدا نے اس کو اس کے گھر سے نکال دیا ہے۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ آپ کے الفاظ نے مجھ کو رونے سے روک دیا اور میں پھر نہ روئی۔ (مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

طاری ہو گئی تو ان کی بہن عمرہ نے رونا اور یہ کہنا شروع کیا۔ اے بہن! ر

افسوس اور اے اے اے ایسے اور اے ایسے (یعنی حضرت عبد اللہ کی خوبیاں بیان

کرنے لگیں) اس کے بعد جب ان کو ہوش آ گیا تو انھوں نے اپنی بہن سے کہا،

میں نے جو کچھ کہا، مجھ سے بہ طور تعریض ایسا ہی کہا گیا۔ اور ایک روایت میں

بعض

یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی بہن ان پر نہ روئیں۔ (بخاری)

۱۲۵۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِهِمْ يَقُولُ وَاجْلَاةٌ وَاسِيدَاةٌ وَتُحْذَلُ الْآلُ وَكُلُّ آتِهِ بِمَلَائِكَةٍ يُلْهَوْنَ عَنْهُ وَيَقُولُونَ أَهْلَكَ أَكُنْتَ رَوَاةً الْقَدِيمِ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے اور اس کے عزیزوں میں سے کوئی روتے والا یہ کہہ کہہ کر روتا ہے کہ اے پہاڑ اے سردار اور اسی کے مانند تو خداوند تعالیٰ دو فرشتوں کو میت پر مامور کرتا ہے کہ وہ گئے مارتے اور یہ کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

نوحہ اور چلائے بغیر رونا ممنوع نہیں ہے

۱۲۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النَّسَاءُ بَيْنَهُنَّ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِهْنَ يَا عُمَرُ وَنَاكِتِ الْعَيْنَ دَامِعَةً وَالْقَلْبُ مَصَابٌ وَالْعَهْدُ قَرِيبٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ایک شخص مر گیا (یعنی آپ کی بیٹی حضرت زینبؓ) تو عورتیں جمع ہوئیں اور رونے لگیں حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور رونے سے ان کو منع کیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا: عمران کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور مرنے کا وقت قریب ہے۔ (احمد - نسائی)

۱۲۵۶ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَتِ النِّسَاءُ فَعَمِلَ عُمَرُ بِضَرْبِ بَهْتٍ بِسَوْطِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ يَا كُنْتُ دَعَيْتُ الشَّيْطَانَ شَمًّا قَالَ إِنَّهُ مَهْمَا كَانَتْ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللَّهِ عَذَابٌ جَلَدٌ وَمِنَ الرَّحْمَةِ مَا كَانَتْ مِنَ الْبَيْتِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا تو عورتیں رونے لگیں حضرت عمرؓ نے ان رونے والی عورتوں کو اپنے چابک سے مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور فرمایا عمرؓ کو اختیار کرو۔ اس کے بعد آپ عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا: دور رکھو اپنے آپ کو شیطان کی آواز سے (یعنی چلا کر رونے سے) پھر اپنے فرمایا جو کچھ کہو آنکھ سے (یعنی آنسو) اور جو کچھ کہو دل سے (یعنی غم) یہ خدا کی طرف سے ہمارا رحمت کا سبب ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہو (یعنی سرپیٹنا، کپڑے پھاڑنا، بال کھسٹنا اور چلانا نوحہ کرنا، بین کر کے رونا یہ سب) شیطان کی جانب سے ہے۔ (احمد)

ایک خاص واقعہ

۱۲۵۷ وَعَنْ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ نَفْسَهُ الْقَبْرَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رَفَعَتْ سَمْعًا يَقُولُ الْآهْلُ وَجَدُوا مَا فَتَقَدُوا فَاجَابَهُ اُخْرُبْ بَلْ يَسْتَوْ اِنَّا نَقْلِبُوا

بخاری اس روایت کو معلق یعنی بلا سند بیان کرتے اور کہتے ہیں کہ جب حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی بیوی نے ان کی قبر پر سال بھر تک خیمہ کھڑا رکھا اور پھر اکھاڑ لیا پھر زندانے غیبی کو سنا جو کچھ تم کیا تھا کیا خیمہ کھڑا کر کے اس کو پالیا۔ دوسری آواز آئی کہ نا امید ہوئی اور خیمہ اکھاڑ لیا۔

زمانہ جاہلیت کی ایک رسم اور اس پر آنحضرتؐ کی تنبیہ

۱۲۵۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَآبِي بَرْزَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ

حضرت عمران بن حصینؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے اور چند

فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا أَرْذَلَهُمْ يَمْشُونَ فِي
مَمْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلُ
الْجَاهِلِيَّةُ تَأْخُذُ دَنًا وَيَصْنَعُ الْجَاهِلِيَّةُ تَشْبَهُونَ
لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُوَكُمْ عَلَيْكُمْ دَعَا
تَرْجِعُونَ فِي غَيْرِ مَوْرِكِكُمْ قَالَ فَاتَّخَذُوا أَرْذَلَهُمْ
وَلَمْ يَعُودُوا إِلَيْكَ

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

پھر بھی ایسا نہیں کیا۔ (ابن ماجہ)

کسی خلاف شرح چیز کی موجودگی میں جنازہ کے ساتھ جانے کی ممانعت

۱۶۵۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ شَيْخَ جَنَازَةٍ مَعَها رَأَتْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
جنازہ کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

ہو۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

فوت شدہ چھوٹے بچے اپنے والدین کو جنت میں لے جائیں گے

۱۶۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ مَاتَ
ابْنٌ لِي فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتُ مِنْ خَلِيلِكَ
صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُطِيبُ بِأَنْفُسِنَا
عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ صَبَّغُوا رُءُوسَهُمْ دَعَا مَيْمُونُ الْجَنَّةَ يَلْقَى أَحَدَهُمْ
أَبَاةً فَيَأْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ فَلَا يَفَارِقُهُ
حَتَّى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ اس کا (میرٹن)
بیٹا مر گیا ہے کیا تم اپنے دوست (یعنی رسول اللہؐ) سے ان پر خدا کی رحمت
اور سلام ہو، کوئی ایسی بات ہمارے کمرٹن نفوس کے بارے میں صحت
ہے جو ہمارے دلوں کو خوش کرنے والی ہو؟ ابو ہریرہؓ نے کہا، ہاں میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمانوں کے چھوٹے
بچے جنت میں آئے ہوں گے جیسے دریا کے جانور۔ ان میں سے جب کوئی اپنے
باپ سے ملے گا تو اس کے کپڑے کا گوشہ کپڑے کا گوشہ اور اس وقت تک نہ بھڑکے
گا جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کر لے۔ (مسلم۔ احمد)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ)

بچوں کے مرنے کا اجر

۱۶۶۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ ذَهَبَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ
نَفْسِكَ يَوْمًا تَأْتِيكَ فِيهِ نَعْمَانَا مَعَ عِلْمِكَ
اللَّهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا
فِي مَكَانٍ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمِعْنَ فَأَتَاهُنَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمَهُنَّ
مَتَاعَهُنَّ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَقْدِمُ
بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدٍ هَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا كَانَ لَهَا
حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مَتَهُنَّ يَا رَسُولَ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مردوں نے
آپ کی حدیثوں سے فائدہ اٹھایا آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے بھی ایک
دن مقرر فرما دیجئے کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہم کو
وہ باتیں سکھائیں جو خدا نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا، اچھا
تم فلاں دن فلاں وقت اور فلاں جگہ حاضر ہو۔ چنانچہ وقت معینہ
پر عورتیں جمع ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لکر
ان کو وہ باتیں سکھائیں جو خدا نے ان کو تعلیم فرمائی تھیں۔ اس کے بعد آپ
نے فرمایا تم میں سے جس نے اپنے آگے اپنے تین بچوں کو بھیج دیا ہو یعنی
اُس کے تین بچے لڑکے یا لڑکیاں مر گئے ہوں، تو وہ اس کے لئے آگے

پردہ ہوں گے (یعنی اپنے ماں باپ کو درخ میں نہ جانے دیں گے) ان میں سے ایک عورت نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگر ڈوبے بھیجے ہوں۔ دو دو، دو دو کا بھی یہی ثواب ہوگا۔ (بخاری)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن دو مسلمانوں کے (یعنی دو مسلمان میاں بیوی کے) تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بہشت میں داخل کرے گا (یعنی خدا تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے دونوں میاں بیوی کو جنت میں داخل کرے گا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگر دو بچے فوت ہو جائیں؟ تو آپ نے فرمایا دو کا بھی یہی ثواب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر پوچھا۔ یا رسول اللہ! اور ایک کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا ایک کا بھی یہی حکم ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ بھی جو ساقط ہو جائے اپنی ماں کو آنول کے ذریعہ بہشت کی طرف بھیجے گا جب کہ اس کی ماں نے صبر کیا ہو اور ثواب کی طالب ہوئی ہو۔ (احمد) اور ابن ماجہ نے قول ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ“ سے روایت کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا ہو تو وہ بچے اس کے لئے دوزخ کی آگ سے مضبوط پناہ ہوں گے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں۔ آپ نے فرمایا دو کا بھی یہی حکم ہے۔ ابی بن کعبؓ نے جو قاریوں کے سردار ہیں، کہا میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک کا بھی یہی حکم ہے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت قرہ مزی رضی اللہ عنہ ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ تم کو اپنے بیٹے سے بہت محبت ہے رکھو وقت اس کو اپنے ساتھ رکھتے ہو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی محبت کرے جیسی کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ پھر ایک مرتبہ وہ شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ فلاں شخص کا لڑکا کہاں ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ فوت ہو گیا۔ آپ نے اُس کے باپ سے فرمایا۔ کیا تو اس کو پسند کرتا ہے کہ تو جنت کے جس درجے

اللہ آوِ اثنین فاعادتها مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ اٰثْنَيْنِ وَ اٰثْنَيْنِ - (ردواک النخعي) مرتبہ اُس نے یہ الفاظ کہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ۱۶۶۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَوَفَّي لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ ثَنَيْنِ قَالَ أَوْ اِثْنَانِ قَالُوا أَوْ وَاحِدًا قَالَ أَوْ وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ التَّقَطَ لَيَجْرُ أُمَّهُ بَسْرِدٍ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ (ردواک احمد) وَ دَرَوِي ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهِ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -

۱۶۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلْغُوا الْجَنَّةَ كَانُوا إِلَيْهِ حُصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدَّمَ اِثْنَيْنِ قَالَ وَ اِثْنَيْنِ قَالَ أَبُو بَرْزَةَ كَعَبِ ابْنِ الْهَنْدِ رَسِيدُ الْقُرَى أَوْ قَدَّمَ مَثَ وَاحِدًا قَالَ وَ اِثْنَيْنِ (ردواک الترمذی) وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ الترمذی هَذَا أَحَدِيَّتٌ غَرِيبٌ -

۱۶۶۴ وَعَنْ قُرَّةِ الْمُرْنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبَّكَ اللَّهُ كَمَا أَحِبُّهُ فَقَعَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حُبُّ ابْنٍ إِلَّا تَأْتِي بَابًا مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُ خَاصَّةٌ

أَمْرِكُنَا قَالَ بَلَّ لَكُمْ

پر چائے وہاں اپنے بیٹے کو اپنا منتظر پائے (یعنی یہ کہ تیرا بیٹا تجھ کو جنت میں لے جائے) ایک اور شخص نے یہ سنکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ بشارت اسی شخص کے لئے مخصوص ہے یا ہم سب کے لئے؟ آپ نے فرمایا تم سب کے لئے۔ (احمد)

ناتمام بچہ بھی اپنے والدین کو جنت میں لے جائے گا

۱۶۶۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ السَّقَطَ لَيُغْنِي رُبَّةً إِذَا ادْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ فَيَقَالُ أَيُّهَا السَّقَطُ الْمَرْغَمُ رُبَّةً إِذَا دَخَلَ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجْرُ هُمَا بَسْرًا حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ - (دَوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچا بچہ جھگڑا کرے گا اپنے پروردگار سے جب کہ خدا اس کے ماں باپ کو دوزخ میں داخل کرنے کا ارادہ کرے گا۔ پس کہا جائے گا اُس سے اُسے جھگڑا کرنے والے کچے بچے لے جا تو اپنے ماں باپ کو جنت میں۔ پس کہیں گے گا وہ بچہ اپنے ماں اور باپ کو اول نال سے اور لے جائے گا ان کو جنت میں۔ (ابن ماجہ)

مصیبت و حادثہ پر صبر کا اجر جنت ہے

۱۶۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ أَدَمَ إِنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَتْ عِنْدَ الْقَبْرِ مَنَهِ الْأُولَى لَمَّا رَضِيَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ - (دَوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو پہلے ہی صبر میں صبر کرے اور خدا سے ثواب کا طالب ہو تو میں تیرے لئے جنت سے کم کے ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔ (ابن ماجہ)

استرجاع کی فضیلت

۱۶۶۴ وَعَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ لُصِبَابٌ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرَهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِدَاكَ إِسْتَرْجَاعًا لِأَجَدَدَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَاعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُمِّيَّتِ بِهَا - (دَوَاةُ أَحْمَدَ وَالتَّبَهُّقِي فِي شُعَبِ الْأَيْمَانِ)

حُسن ابن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان مرد اور عورت کو کوئی مصیبت پہنچے اور پھر یاد کریں وہ اس مصیبت کو خواہ کتنا ہی زمانہ گزر جائے اور جب وہ یاد آئے تو اُس وقت اَنَا لَشَرٍّ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو وہی ثواب عطا فرمائے گا جو ثواب اس مصیبت کے دن عطا کیا تھا جس روز کہ وہ نازل ہوئی تھی۔ (احمد۔ تبہقی)

۱۶۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شَيْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَابِيحِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کسی کے جوئے کا تہ لٹ جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اَنَا لَشَرٍّ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہے کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے

نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر امت مرحومہ کا وصف عظیم

۱۶۶۹ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ يَا عِبْنِي إِنِّي بَاعْتُ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ مَا يَجُودُونَ مَعَهُ وَاللَّهُ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ

حضرت امّ الدرداء رضی اللہ عنہا کہیں ہیں کہ میں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ خداوند تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے فرمایا۔ اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایک ایسی قوم پیدا کروں گا کہ جب اس کو کوئی ایسی چیز پہنچے گی جس کو وہ پسند کرتی ہوگی

میں گئے اور دعا کرتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے غافیت کی۔ (مسلم)

فصل دوم

۱۶۴۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبُورُ بِالْمَدِينَةِ فَأَقْبِلْ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِأَلَا خَيْرٍ - (رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن غریب)۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں چند قبروں کے پاس گزرے تو ان کی طرف منہ کر کے فرمایا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِأَلَا خَيْرٍ۔ (یعنی اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو۔ بخشنے اللہ تعالیٰ ہم کو، اور تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم بھی اچھے والے ہیں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

فصل سوم

آنحضرتؐ آخر شب میں قبرستان تشریف لے جاتے تھے

۱۶۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهُا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ أَحِبِّ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَآثَارُكُمْ مَا نَسَى عَدَاؤُنَا وَمَوْجَلُونَ وَ إِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَآهْلِ الْبَقِيعِ الْغَرَقَدِ۔ (یعنی سلامتی ہو تم پر اے قوم مومن اور تمہارے پاس وہ چیز آئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کا (یعنی قیامت کے دن کا)، اور تم کو ایک مدت معین تک مہلت دی گئی۔ اور ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ بقیع غرقہ والوں کو بخش دے۔ (مسلم)

قبرستان پہنچ کر کیا کہا جائے ؟

۱۶۴۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَبِرَحْمَةِ اللَّهِ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَ الْمُسَاخِرِينَ وَ إِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ (رواه مسلم)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ قبروں کی زیارت کے وقت میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا یہ کہو السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَبِرَحْمَةِ اللَّهِ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَ الْمُسَاخِرِينَ وَ إِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ۔ (یعنی سلامتی ہو مومن اور مسلمان گھر والوں پر اور رحمت کرے اللہ ہم سے پہلے جانے والوں پر اور پیچھے آنے والوں پر اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تم سے آکر ملنے والے ہیں۔ (مسلم)

ماں باپ کی قبروں پر جانے کا حکم اور اس کی تفصیلات

۱۶۴۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَارَ حَتَبَ أَبِيهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَ كُتِبَ بَرًّا۔

حضرت محمد بن نعمانؓ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرے یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ کے دن، تو بخشش کی جاتی ہے اس کے لئے اور لکھا جاتا ہے وہ نیکی کرنے والا۔ (اسے تہقیق نے تصدیق کیا)

لہٰذا دین کے باہر ایک جگہ کا نام بقیع جو اس میں مدینہ والوں کی قبریں ہیں۔ پہلے اس میں درخت غرقہ بہت تھے اس لئے اس کو بقیع غرقہ کہا۔ ۱۲

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا) میں مُرْسَلًا روایت کیا ہے

زیارت قبور کی اجازت اور اس کی علت

۱۶۴۸/۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ خُرُوجُوهَا فَإِنَّهَا تَزِيدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ اس لئے کہ قبروں کی زیارت کرنا بیزار کرنا ہے دنیا سے اور آخرت کو یاد دلانا ہے۔ (ابن ماجہ)

عورتوں کو قبروں پر جانے کی ممانعت

۱۶۴۹/۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْمُرْزِيقِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَقَالَ قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخِّصَ دَخَلَ فِي رُحْصَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَذَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ لعنت کی یہ حدیث اجازت پہلے کی ہے۔ پھر جب آپؐ نے زیارت قبور کی اجازت دیدی تو اس میں مرد اور عورت دونوں شامل ہو گئے۔ مگر بعض علماء کی رائے ہے کہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت مکروہ (تحریمی) ہے اس لئے کہ ان میں صبر کا مادہ کم ہوتا ہے اور جزع فزع زیادہ کرتی ہیں، یعنی رونادھونا

میت کا وہی لحاظ ہونا چاہیے جو اس کی زندگی میں ہوتا تھا۔

۱۶۴۹/۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي وَاضِعٌ ثَوْبِي وَأَقُولُ إِنَّمَا هُوَ رَوْحِي وَأَنِّي فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ قَوَّلَ اللَّهِ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودٌ عَلَى شَيْءٍ فِي حَيَاءٍ مِّنْ عُمَرَ دَضَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اس حجرے میں جایا کرتی تھی جس میں رسول اللہ ﷺ مدفون ہیں اور میں اپنے کپڑے (یعنی چادر وغیرہ) کو اتار کر رکھ دیتی اور دل میں کہتی کہ یہ میرے شوہر دفن ہیں (یعنی آنحضرتؐ) اور یہ میرے باپ حضرت ابوبکرؓ ہیں ان سے شرم و حجاب کیا، پھر جب حضرت عمرؓ کو اس حجرے میں دفن کیا گیا تو قسم ہے خدا کی میں کبھی حجرے میں داخل نہیں ہوتی

مگر اس حال میں کہ اپنے جسم پر کپڑے پیٹے ہوئے ہوتی حضرت عمرؓ سے حیا کے سبب۔ (احمد)

کِتَابُ الزَّكَاةِ زکوٰۃ کا بیان

فصل اول

زکوٰۃ کے بارے میں آنحضرتؐ کے احکام

۱۶۵۰/۱۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لہ یعنی جب انجام کار یہ ہے تو اس میں دل لگانا بے کار ہے۔

کو تین کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا تو فرمایا کہ تو ایک ایسی قوم میں جا رہا ہے جو اہل کتاب ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) پس تو ان کو (دعوتِ اسلام دے اور) اس امر کی شہادت کی طرف بلا کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد خدا کے رسول ہیں۔ اگر وہ اس کو مان لیں (یعنی اسلام قبول کر لیں) تو ان کو بتلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں رات اور دن میں اگر وہ اس کو بھی قبول کر لیں تو پھر ان کو بتلا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے دو تہمدوں (بیمائیگی اور غریب پر تقسیم کی جائے گی)۔ لہذا اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو پھر ان کا بہترین مال (زکوٰۃ میں) نہ لے (بلکہ اوسط درجہ کا مال لے) اور (زکوٰۃ وصول کرنے میں) مظلوم کی دعا سے اپنے آپ کو بچا اس لئے کہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔

(بخاری و مسلم)

مائعین زکوٰۃ پر عذاب کی تفصیل

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوئے یا چاندی کا مالک ہو (یعنی نصاب شرعی سے زیادہ کا مالک) اور وہ اس کے حق (زکوٰۃ) کو ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لئے اس سونے یا چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی جن کو آگ میں تپا یا جائیگا اور ان تختیوں سے اس کے پہلوؤں اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائے اور جب وہ ٹھنڈی ہو جائیں گی تو پھر دوزخ کی آگ میں گرم کیا اور تپا یا جائیگا اور پھر داغ دیا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا اور یہ دن جس روز آیا کیا جائے گا تا بڑا ہوگا جس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سالوں کے برابر ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا حساب و کتاب ختم ہو جائے گا اور جنت میں جانے والوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سن کر آپؐ بوجھا گیا یا رسول اللہ! یہ حکم تو زبردست ہے! اونٹوں کا کیا حکم ہے؟ آپؐ فرمایا اونٹوں والا بھی اگر اونٹوں کے حق (زکوٰۃ) کو ادا نہ کرے۔ اور اونٹوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جس روز ان کو پانی پلایا جائے ان کا دودھ دیا جائے اور مسکینوں کو پلایا جائے تو قیامت کے دن اونٹوں کے مالک کو منہ کے بل اندھا اونٹوں کے سامنے ایک ہموار میدان میں ڈالا جائیگا اور اس کے سارے اونٹ مع بچوں کے وہاں موجود ہوں گے یعنی تعداد میں پورے ہوں گے اور اونٹوں کا مالک ان میں سے ایک کو بھی کم نہ پائے گا۔ یہاں تک کہ ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا اور یہ اونٹ اور بچے جو خوب فرہ ہوں گے اپنے پاؤں سے اپنے مالک کو روندیں گے اور کھلیں گے اور اپنے دانٹوں

وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي تَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَأَدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاغْلِبْهُمْ أَنْ اللَّهَ قَدْ فَضَّلَهُمْ عَلَيْهِمْ حَسَنَ مَلَأَةٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاغْلِبْهُمْ أَنْ اللَّهَ قَدْ فَضَّلَهُمْ عَلَيْهِمْ مَدَقَّةَ نَشْوٍ حَذَّ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ قَتَرٌ عَلَى فَقَرَاءِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَأْسَهُمْ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ۔
(متفق علیہ)

۱۶۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُخِي عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا رُذِّتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُدْى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَا لَيْلٍ قَالَ وَلَا صَاحِبَ لَيْلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ يَرْدِيهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَطِخَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٍ أَوْ قَرَمَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا أَطَاعُوا بِأَخْفَافِهَا وَتَعَصَّدُ بِأَقْوَاهَا كُلَّمَا مَوَّعَ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أَخْرَجَهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُدْى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا بَقَرٌ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبَ بَقَرٍ

کاٹیں گے اور جب ان اونٹوں کی ایک قطار رو نہ کر چکیں کہ اور کاٹ کر چلی جائے گی تو دوسری قطار آئے گی اور رو نہ کرے، کچلے اور کاٹے گی اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا اور جس دن یہ ہوگا اس دن کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا اور وہ جنت یا دوزخ کی جانب اپنی اپنی راہ اختیار کر لیں گے۔ حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! گاؤں اور بکریوں کے مالک کا کیا حال ہوگا۔ آپؐ فرمایا گاؤں اور بکریوں کے مالک کو جو ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں منہ کے بل ڈال جائیگا اور اس کی گایوں اور بکریوں میں کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ ان کے سینک نہ مڑے ہوں گے نہ ٹوٹے ہوں گے اور نہ وہ منڈھی (یعنی بلا سینک) ہوں گی۔ یعنی سب کے سروں پر سینک ہوں گے، اور سالم ہوں گے۔ یہ گائیں اور بکریاں اپنے سینگوں سے اپنے مالک کو برس گی۔ اپنے گھروں سے نکلیں اور رو نہ کریں گی اور جب ایک قطار اپنا کام کر کے چلی جائے گی تو دوسری قطار آکر اپنا کام کرے گی اور برابر اسی طرح ہوتا رہے گا اور جس دن یہ ہوگا اس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائیگا اور وہ اپنا اپنا راستہ جنت یا دوزخ کی طرف اختیار کر لیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بیان کو سن کر پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ آپؐ فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو آدمی کے لئے گناہ کا سبب ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے پردہ ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے ثواب کا سبب ہوتے ہیں۔ پس وہ گھوڑے جو گناہ کا سبب ہوتے ہیں، اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے اظہارِ فخر و غرور اور بیاہ کے لئے باندھا یا مسلمانوں سے دشمنی کے لئے اور وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے پردہ ہیں اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے خدا کی راہ میں کام لینے کے لئے باندھا ہے اور ان کی پشت اور گردنوں میں وہ خدا کے حق کو فراموش نہیں کرتا۔ یہ گھوڑے اس شخص کے لئے پردہ ہوں گے اور وہ گھوڑے جو ثواب کا سبب ہوتے ہیں، اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے مسلمانوں کے لئے خدا کی راہ میں لڑنے کو باندھا اور چراگا ہوں اور سبزہ زار میں رکھا۔ اس چراگاہ اور سبزہ زار میں جس قدر وہ گھوڑے کھاتے ہیں اس کے حساب میں سبزہ کی مقدار کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان کی لید اور پیشاب بھی نیکیوں میں شمار ہوتا ہے اور جو گھوڑا رسی توڑ کر ایک یا دو میدان میں دوڑتا ہے۔ خداوند تعالیٰ اس کو قدموں کے

وَلَا عَمَّ لَا يُعَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُطْعَمُ سَبْعًا قَرِيرًا لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقَصَاءٌ وَلَا جَدَعَاءٌ تَنْطِجُهُ بِمَرُورِهَا وَتَطْأُ بِالْأُظْلَامِ فَهِيَ كَلَمًا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لَهَا رَدَّ عَلَيْهِ أُخْرِلَهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهَا خَمْسِينَ أَلْفَ مَسَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔

قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحَيْلُ قَالَ فَالْحَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ دَرَزَتْ وَهِيَ لِرَجُلٍ يَسْتُرُ وَهِيَ لِرَجُلٍ آخَرُ فَمَا آتَتْ هِيَ لَهُ دَرَزَتْ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِبَاءً وَفَخْدًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ هِيَ لَهُ وَدَرَزَتْ أَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ يَسْتُرُ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي مَسْبِلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ يَسْتُرُ وَ أَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ آخَرُ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا أَهْلَ إِلَّا سَلَامٌ فِي مَرْجٍ وَ رَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ السَّرِّجِ أَوْ الرَّوْضَةِ مِنْ ثَمَرٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدُ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدُ أَثَارِهَا وَ أَبَوُ إِلَيْهَا حَسَنَاتٍ وَ لَا تَقْطَعُ طَوْلُهَا فَاسْتَنْتَ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ أَثَارِهَا وَ أَزَوَّانَهَا حَسَنَاتٍ وَ لَا مَرَبَهَا صَاحِبُهَا عَلَى تَهْرِ قَشْرَتٍ مِنْهُ وَ لَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ۔

قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحُمْرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَى فِي حُمْرٍ شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْفَادَةُ الْجَمَاعَةُ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

(رواہ مسلم) نشانات اور لید کو بھی نیکیوں میں لکھتا ہے اور ان کا مالک جب ان کو نہر پر لے جاتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں، اگرچہ مالک کا ارادہ ان کو پانی پلانے کا نہ ہو۔ تو پانی کی مقدار کے موافق اس کے حساب میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ ارشاد سن کر صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ کہ ہوں گا کیا حکم ہے؟ آپؐ فرمایا مجھ پر گرجھوں کا حکم نازل نہیں کیا گیا مگر صرف یہ ایک جامع آیت قَمِنَ يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (یعنی جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کا عمل کرے وہ دیکھے گا اس کو۔ اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر بُرائی کا عمل کرے وہ دیکھے گا اس کو۔) (مسلم)

۱۶۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَوَاتَهُ مِثْلَ لَهْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَجَاعًا أَقْدَرَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ قَدْ يَقُولُ أَنَا مَالِكٌ أَنَا كَزُكٍّ ثُمَّ تَلَا ق لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ - الْآيَةَ

(رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور (اس نے) اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس کے مال کا قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنا یا جائیگا جس کی آنکھوں میں دوسیاہ شعلے ہوں گے اور سانپ کو طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ پھر یہ سانپ اس شخص کی دونوں باجھیں پکڑے گا اور کہے گا۔ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں (اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑھی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ الخ (یعنی جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ یہ گمان نہ کریں تا آخر آیت) (بخاری)

۱۶۸۳ وَعَنْ أَبِي دَرْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ أَيْلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَتَى بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ آعْظَمَ مَا يَكُونُ وَأَسَمَنَهُ تَطَاؤًا يَخْضَفُهَا وَتَنْطَحُهُ يَقُولُ وَنَهَا كُلَّمَا جَازَتْ أَخْذَلَهَا رَدَّتْ عَلَيْهِ أُولُهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ - (متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو لائی جائیں گی یہ چیزیں قیامت کے دن بہت بڑی اور فرشتوں میں اور اس کو اپنے پاؤں سے کچلیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی اور ان کی جماعتیں کیے بعد دیگرے اسی طرح کرتی رہیں گی یہاں تک کہ لوگوں کے حساب کتاب کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

زکوٰۃ وصول کرنے والے کو خوش خوش واپس کرو

۱۶۸۴ وَعَنْ جَدْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَأَكَّمُ التَّمِصْدِقُ فَلْيَصِدْ رُغْمَكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ - (رواہ مسلم)

حضرت جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوٰۃ لیجھو والا آئے تو تم کو چاہیے کہ وہ تمہارے پاس سے اس حال میں واپس جائے کہ وہ تم سے راضی ہو۔ (مسلم)

زکوٰۃ لانے والے کے لئے آنحضرتؐ کی دعا کی رحمت

۱۶۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَإِنَّهُ آتَى بِصَدَقَتِهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى - (متفق علیہ) - وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا آتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ -

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی قوم زکوٰۃ لے کر آتی تو آپؐ فرماتے آے اللہ رحمت نازل فرما فلاں شخص پر۔ ایک روز میرا باپ زکوٰۃ لے کر آیا تو آپؐ فرمایا لے اللہ ابو اوفی پر رحمت بھیج (بخاری و مسلم)۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی شخص زکوٰۃ لے کر آتا تو آپؐ فرماتے لے اللہ تم اس پر رحمت بھیج۔

۱۶۸۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جُمَيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقُصُ ابْنَ جُمَيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَآمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَطْلِمُونَ خَالِدًا أَقْبَحَ حَتَّى أَذْأَعَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَآمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَى وَصْلِهَا مَعَهَا نَشْتُمْ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعُرْتَ أَنَّ عَمَّ التَّوْبِيلِ مِثْلُ أَبِيهِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

زکوٰۃ وصول کرنے والا کسی سے ہدیہ و تحفہ قبول نہ کرے

۱۶۸۷ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ النَّبَيْخَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا الْكُفُّ وَهَذَا الْهُدَى لِي فُخْطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِّنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِّمَّا وَلَا فِي اللَّهِ فَيَا فِي أَحَدِهِمْ فَيَقُولُ هَذَا الْكُفُّ وَهَذَا هَلِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَمَلَأَ جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَتْ بَعِيدًا لَهُ وَفَاءً أَوْ بَعْدًا لَهُ خَوَارٌ أَوْ شَاةٌ يَتَعَرَّضُ رَفْعَ يَدَيْهِ عَنْهُ رَأْيُنَا عُمَرَةَ ابْنُ طَلْحَةَ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِي قَوْلِهِ هَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ كُلَّ أَمْرٍ يُتَدَرَّعُ بِهِ إِلَى مَحْظُورٍ فَهُوَ مَحْظُورٌ وَكُلُّ دَخِيلٍ فِي الْعُقُودِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُونُ حُكْمُهُ عِنْدَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا۔ پس آپ کو کسی نے خبر دی کہ ابن جمیل اور خالد بن ولیدؓ اور عباسؓ نے زکوٰۃ نہیں دی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن جمیلؓ نے زکوٰۃ دینے سے اس لئے انکار کیا کہ (ایک زمانہ میں) وہ مفلس و فقیر تھا اور اب اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے اس کو دولت مند بنا دیا ہے اور خالد بن ولیدؓ میں تم لوگ اس پر ظلم کر ہو کہ اسے زکوٰۃ طلب کرتے ہو اس لئے کہ اس نے زمینیں اور جنگ کا تمام سامان جہاد کے لئے وقف کر رکھا ہے اور عباسؓ تو ان کی زکوٰۃ عھد واجب ہے اور مثل اس کے اور بھی۔ اس کے بعد آپؐ فرمایا یہ عمرؓ کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند ہوتا ہے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو حمیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جس کا نام ابن النبیخہ تھا زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا اس نے مدینہ واپس آکر مسلمانوں سے کہا یہ مال تمہارا ہے یعنی یہ تو وصول کی ہوئی زکوٰۃ ہے اور یہ مال مجھ کو تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے یہ واقعہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا میں تم سے چند آدمیوں کو ان امور پر مامور کر کے بھیجتا ہوں کہ جن پر خدا نے مجھ کو مامور کر کے بھیجا ہے پس تم میں... ایک شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ یہ تمہارا سامان ہے اور یہ ہدیہ ہے جو میرے پاس بھیجا گیا ہے۔ پس کیوں نہ بیٹھا وہ شخص اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر اور دیکھتا کہ اس کے پاس ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی چیز (استحقاق کے بغیر) لے گا وہ قیامت کے دن اس کی گردن پر بار کر کے لائی جائے گی۔ اگر وہ چیز اونٹ ہوگی تو اس کی آواز ہوگی، گائے ہوگی تو اس کی آواز ہوگی اور بکری ہوگی تو اس کی آواز ہوگی۔ یعنی یہ چیزیں اس کی گردن پر سوار ہوں گی اور بولتی ہوں گی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اس قدر اونچا کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور فرمایا۔ اے اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا ہے کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا ہے (بخاری و مسلم)

خطابی نے کہا کہ آنحضرتؐ کا قول کہ ”کیوں نہ بیٹھا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر پھر دیکھتا کہ اس کے پاس ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں“ اس بات پر

اِلَّا نَفَرَ اِذْ كَحْكُمِهِ عِنْدَ اِلَٰهٍ قُدْرَاتٍ اَمَّ لَا هٰكُنَا فِي شَرَحِ السُّنَّةِ۔
دلائل کرتا ہے کہ جس چیز کو امر حرام کا وسیلہ بنایا جائے تو وہ وسیلہ بھی حرام ہے اور ہر وہ عقد جو عقود میں داخل ہو تو دیکھا جائے گا کہ کیا اس کا حکم افراد کے وقت بھی وہی ہے جو اجتماع کے وقت ہو یا نہیں۔ اسی طرح شرح السنہ میں بیان کیا۔
زکوٰۃ وصول کرنے والا زکوٰۃ میں خیانت نہ کرے

۱۶۸۸ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلَنَا هُنَا عَلَى عَمَلٍ فَكُنَا نَحِيطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ فُلُوقًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔
حضرت عدی بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جس کسی کو کسی کام پر مامور کر دینی عامل یا حاکم بنائیں پھر وہ ہم سے سوئی کے برابر یا اس سے زیادہ کسی چیز کو چھپائے تو یہ چھپانا خیانت ہوئی اور قیامت کے دن وہ اس چیز کو لے کر آئے گا۔ (مسلم)

فصل دوم

زکوٰۃ دینے والوں کو فتنان کی تنبیہ

۱۶۸۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذَلِكُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا فَرَجٌ عَنْكُمْ فَانْظُرُوا فَقَالَ يَأْتِي اللَّهُ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ إِنْ اللَّهُ لَمْ يَقْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيَّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَلَا تَمَّا قَرْضَ الْأَمْوَارِ بَلْ ذَكَرَ كَلِمَةً لِيَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبُرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرٍ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْءُ الصَّالِحُ إِذَا انْظَرَّ إِلَيْهَا سَرَّهَا وَإِذَا أَمَوَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی : وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذَلِكُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا فَرَجٌ عَنْكُمْ فَانْظُرُوا فَقَالَ يَأْتِي اللَّهُ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ إِنْ اللَّهُ لَمْ يَقْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيَّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَلَا تَمَّا قَرْضَ الْأَمْوَارِ بَلْ ذَكَرَ كَلِمَةً لِيَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبُرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرٍ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْءُ الصَّالِحُ إِذَا انْظَرَّ إِلَيْهَا سَرَّهَا وَإِذَا أَمَوَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔
ایسی بہترین چیز کا پتہ نہ دوں جس کو انسان جمع کر کے خوش ہو اور وہ چیز نیک بخت عورت ہے اس کو مرد دیکھے تو اس کا دل خوش ہو اور جب مرد اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ غائب ہو تو اس کے مال و اولاد کی حفاظت کرے۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش رکھو

۱۶۹۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيَكُمُ مِنْكُمْ كَثِيرٌ مَبْغُضُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَرَحِبُوا إِلَيْهِمْ وَجَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَنْتَبِعُونَ فَإِنَّ عَدْلَكُمْ أَخْلَافَهُمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهِمْ وَأَرْضُوهُمْ خِيَانًا
حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک چھوٹا سا قافلہ آئے گا یعنی زکوٰۃ لینے کے لئے عامل آئیں گے جو مبغض ہوں گے (یعنی ان کو لوگ اپنا دشمن سمجھیں گے) اس لئے کہ وہ مال لینے آئیں گے پس جس وقت تمہارے پاس ان میں سے کوئی آئے تو تم اس کو مرحبا کہو اور اس کی خدمت میں زکوٰۃ کا مال حاضر

تَتَمَّامَ زَكَاةُكُمْ رِضَاهُمْ وَلَيْدًا عَوَّاكُمُ - کردو اور کوئی چیز ان کے اور اپنے درمیان حائل نہ رکھو اگر وہ (رواہ ابو داؤد) زکوٰۃ لینے میں انصاف سے کام لیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر ظلم کریں تو اس کا وبال ان پر ہوگا۔ اور تم راضی کرو زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو اور پوری زکوٰۃ دے دنیا ان کی رضامندی کی۔ اور مال کو چاہئے کہ وہ تمہارے لئے دُعا کرے۔ (ابوداؤد)

۱۶۹۱/۱۲ وَعَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْزِي مِّنَ الْأَعْدَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَلِّينَ يَأْتُونَنَا فَيُظْلَمُونَ فَقَالَ أَرَضُوا مُصَدِّقَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقَكُمْ وَإِنْ ظَلَمْتُمْ (رواہ ابو داؤد)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دیہاتی لوگوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ زکوٰۃ لینے والے ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگوں کو راضی کر دو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں۔ آپ نے فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والوں کو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے۔ (ابوداؤد)

کسی بھی صورت میں زکوٰۃ سے کچھ حصہ چھپانا یا روکنا جائز نہیں ہے

۱۶۹۲/۱۳ وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ الْحَصَا مِثْلَهُ قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفْنَكُم مِّنْ أَمْوَالِنَا بِقَدَرِ مَا يَعْتَدُونَ قَالَ لَا - (رواہ ابو داؤد)

حضرت بشیر بن حصام کہتے ہیں کہ ہم نے (رسول اللہ سے) عرض کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں (یعنی مقدار سے زیادہ وصول کر لیتے ہیں) کیا اسی حالت میں ہم اپنے مال کو چھپا لیا کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ وصول کرنے والے کا اجر

۱۶۹۳/۱۴ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْفَارِزِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ - (رواہ ابو داؤد و الترمذی)

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصاف اور حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے (اس کا یہ مرتبہ اس وقت تک رہتا ہے) جب تک کہ وہ اپنے گھر واپس نہ آجائے۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ لینے والوں کے لئے ایک ہدایت

۱۶۹۴/۱۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ - (رواہ ابو داؤد)

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا مواشی کو کھینچ کر نہ منگائے اور زکوٰۃ دینے والا مواشی کو دُور نہ لے جائے بلکہ مواشی کی زکوٰۃ ان کے گھروں میں وصول کی جائے۔ (ابوداؤد)

مال مستفاد کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۶۹۵/۱۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَا لَا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ - (رواہ الترمذی و

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مال حاصل کرے، اس پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ایک سال نہ گزر جائے۔ (ترمذی)

سال پورا ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دینا جائز ہے

۱۶۹۱ عَنْ عَلِيٍّ أَمَّا الْعَبَّاسُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَضَ لَهُ فِي ذَلِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) -
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جلد زکوٰۃ ادا کرنے کی بابت سوال کیا یعنی سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینے کی بابت پوچھا تو آپ نے اس کی اجازت دیدی۔
(ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

نابالغ کے مال کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۶۹۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَمَّا الْحَنَفِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنَ وَ لِي يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَجَرَّ فِيهِ وَ لَا يَتَرَكُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ فِي أَصْنَاءِ مَقَالٍ لَا تَأْتِي الْمُنْتَهَى بِنِ الصَّبَاحِ ضَعِيفٌ) -
عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا خبر دے جو شخص کسی یتیم کا سرپرست ہو اور اس یتیم کے پاس مال ہو رخصاب شرعی سے زیادہ مال) تو اس سرپرست کو چاہیے کہ وہ اس مال سے تجارت کرے اور بغیر تجارت کے اس کو نہ چھوڑے ورنہ زکوٰۃ اس کو کھا جائے گی۔ (ابوداؤد - ترمذی نے کہا اس کی اسناد میں گفتگو ہے اس لئے کہ مثنی بن صباح ضعیف ہے)۔

فضل سوم

مانعین زکوٰۃ سے حضرت ابوبکرؓ کا جرأت مندانہ اقدام

۱۶۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْخِلَفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَ كَفَرُوا مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَنَاجَوْا كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُوتُوا أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَعَمَّ مَتَى مَالَهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا يَحْقِيقَهُ وَحِسَابُهُ لِي اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا اللَّهُ لَا قَاتِلَكَ مِنْ قَرْنٍ مَبْنِي الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقٌّ السَّالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَاتِلًا لَوُ كُودُ وَنَهَا إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَا اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَدَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِقِتَالٍ فَعَرَفْتُ أَنََّّهُ الْحَقُّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوبکرؓ آپ کے خلیفہ ہوئے اور عربوں میں سے جن لوگوں کو کافر ہونا تھا وہ کافر ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ نے لڑنے کا ارادہ کیا تو عمر بن الخطابؓ نے ان سے کہا تم لوگوں سے کیوں کر لڑو گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں پس جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا یعنی اسلام قبول کر لیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنے مال کو بچا لیا مگر اللہ تعالیٰ اور اسلام کا حق اس پر باقی رہا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں اس شخص سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے (جیسے نماز نفس کا حق ہے) خدا کی قسم اگر مجھ کو بکری کا بچہ دینے سے لوگ منع کریں گے جس کو رسول اللہ کے زمانے میں دیا کرتے تھے تو میں ان کے انکار کرنے پر لڑوں گا۔ عمرؓ نے کہا۔ قسم ہے اللہ کی بات کچھ نہ تھی مگر یہ کہ میں نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کے سینہ کو کھل دیا ہے لڑنے کے لئے۔ اس کے بعد مجھ کو معلوم ہو گیا کہ ابوبکرؓ کی رائے درست ہے۔ اور (بلاشبہ) وہ حق پر تھے۔ (بخاری و مسلم)

بغیر زکوٰۃ جمع کیا ہوا خزانہ قیامت کے روز وبال جان ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا خزانہ قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو ڈھونڈتا پھرے گا یہاں تک کہ اس کو پالے گا اور اس کی انگلیوں کو لقمہ بنا دے گا۔ (احمد)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن اس کے مال کا سانپ بنا کر اللہ تعالیٰ اس کی گردن میں لٹکا دے گا۔ پھر آپ نے اس کے مطابق قرآن کی یہ آیت پڑھی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ (الآیۃ)

(ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

۱۹۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزٌ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَقْرَعَ يَفْرُ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُطْلَبُهُ حَتَّى يُلْقِيَهُ أَصَابِعَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۰۰۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي عُنُقِهِ شَجَاعًا ثُمَّ قَدَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حلال مال میں حرام مال کو ملنا مال کو ضائع کر دینا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جس مال میں زکوٰۃ مخلوط ہو جاتی ہے یعنی زکوٰۃ اُس میں سے نکالی نہیں جاتی بلکہ اسی میں مخلوط رہنے دی جاتی ہے (۵) تو وہ مال ضائع ہو جاتا ہے۔

شافعی - بخاری اور حمیدی نے اس روایت میں یہ اور لکھا ہے کہ واجب ہو جاتی ہے تجھ پر زکوٰۃ اور تو اس کو نہیں نکالتا پس حرام حلال کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور یہ حدیث دلیل ہے ان لوگوں کے لئے جو زکوٰۃ کو عین کے ساتھ متعلق ہونے کے قائل ہیں اور اسی طرح منتقی میں ہے۔ اور تہیقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے روایت کیا۔ جس کی اسناد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی ہے اور احمد نے لفظ خالطت کی تفسیر یہ بیان کی کہ وہ شخص زکوٰۃ لیتا ہو حالانکہ وہ خود زکوٰۃ ادا کرنے کا اہل ہو یا غنی ہو، حالانکہ زکوٰۃ فقراء کے لئے ہے۔

۲۰۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا خَلَطَتِ الزَّكَاةُ مَا لَا فَطْرًا إِلَّا أَهْلَكَتَهُ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ وَالتَّحْمِيدِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُونُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فِيهِ لِكَ الْحَرَامِ الْحَلَالِ وَقَدْ اخْتَلَجَ بِهِ مَنْ يَرَى تَعَلَّقَ الزَّكَاةُ بِالْعَيْنِ هَكَذَا فِي الْمُنْتَقَى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِإِسْنَادٍ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ فِي خَالَطَتْ تَفْسِيرُهُ أَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مَوْسِرٌ أَوْ غَنِيٌّ وَإِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ -

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنْ حَيَرٍ فِي زَكَاةٍ وَاجِبَةٍ أَنْ كَابَيَانُ

فصل اول

نصاب زکوٰۃ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ

۲۰۰۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ دست کھجوروں سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ راس کے کم اونٹوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔
(بخاری و مسلم)

غلام اور گھوڑوں کی زکوٰۃ

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مسلمان کے غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں، مگر صدقہ فطر واجب ہے۔

(بخاری و مسلم)

نصاب زکوٰۃ کی تفصیل

حضرت انس رضی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی عنہ نے ان کو بحرن کی طرف روانہ کیا تو یہ حکم نامہ لکھا۔ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے۔ یہ بیان ہے اس زکوٰۃ کا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں پر فرض کیا ہے پس جب طلب کیا جائے زکوٰۃ کو اس طریقہ کے موافق تو دیر بچائے اور اگر اس سے زیادہ مانگا جائے تو نہ دیا جائے۔ چوبیس اونٹوں یا اس سے کم میں واجب ہے اس طرح کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری اور جب پورے چھپیس اونٹ ہو جائیں تو برس روز کا دس ایک مادہ بچہ پینتیس تک پینتیس سے اور پینتیس لیس تک دو برس کا مادہ بچہ اور پچیس لیس سے ساٹھ تک تین برس کا مادہ بچہ اور اسی طرح پچہتر تک وہ اونٹنی جو چار برس کی ہو کر پانچویں برس میں داخل ہوگئی ہو اور پچہتر سے نوے تک دو مادہ بچہ دو دو برس کے اور اکیانوے سے ایک سو میں تک دو اونٹیاں تین برس کی اور جب ایک سو میں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس کی زیادتی پر دو برس کی اونٹنی اور ہر چالیس کی زیادتی پر تین برس کی اونٹنی اور جس کے پاس صرف چارہائی اونٹ ہوں ان میں زکوٰۃ واجب نہیں مگر مالک چاہے تو نفل کے طور پر دے جب پانچ ہو جائیں تو ایک بکری واجب ہے اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں چار برس کی اونٹنی جو سال میں لگ گئی ہو واجب ہوتی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ دَوْدُ مَتَقٌ عَلَيْهِ

۱۰۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ

۱۰۰۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابُ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسَمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ قَوَيْبُهُ الصَّدَقَةُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سَأَلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونََهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خُمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى الْخُمْسِ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا مِثْلُ فَخَازٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ مِثْلًا وَثَلَاثِينَ إِلَى الْخُمْسِ وَارْبَعِينَ فَفِيهَا مِثْلُ بُعْثٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَارْبَعِينَ سِتِّينَ فَفِيهَا حَقَّةٌ طَرَوْقَةٌ الْجَمَلُ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى الْخُمْسِ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِثْلًا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بَيْتَانُ بُعْثَيْنِ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حَقَّتَانِ طَرَوْقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ

لے پانچ دست تقریباً تین من کھجوروں میں دسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اگر تیس من سے کم ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ پانچ اوقیہ تقریباً دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ترجمہ

أَتَبَعَيْنِ بَنَتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ حَسِينٍ حَقَّةٌ
وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ
فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ
خَمْسًا فِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِائَةٌ
إِلَّا بِلِ صَدَقَةٌ الْحَذَقَةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حَذَقَةٌ
وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيَجْزِي
مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَلْسِرَ تَالَهُ أَوْ عَشْرَتَيْنِ دَرَاهِمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ الْحَقَّةُ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
الْحَقَّةُ وَعِنْدَهُ الْحَذَقَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
الْحَذَقَةُ وَيُعْطِيهِ الْمَصَدَّقُ عَشْرَتَيْنِ دَرَاهِمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ الْحَقَّةُ وَالْحَقَّةُ وَ
لَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بَنَتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ
يُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ ... عَشْرَتَيْنِ دَرَاهِمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنَتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا
تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمَصَدَّقُ عَشْرَتَيْنِ دَرَاهِمًا
أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنَتُ لَبُونٍ وَ
لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بَنَتُ فُحَاظٍ وَيُعْطِي
مَعَهَا عَشْرَتَيْنِ دَرَاهِمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ
صَدَقَتُهُ بَنَتُ فُحَاظٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بَنَتُ
لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمَصَدَّقُ عَشْرَتَيْنِ
دَرَاهِمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ بَنَتُ
فُحَاظٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ
يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي
سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ
شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ
فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ
إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاءٍ فَإِذَا زَادَتْ
عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ
سَائِمَةً الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً
فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا يُخْرِجُ
فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةً وَلَا ذَاتَ عَوَارٍ وَلَا تَيْسِينَ

ہے، یعنی اگٹھ بچھڑ تک اور اس کے پاس چار برس کی اونٹنی نہ ہو
تین برس کی ہو تو تین برس کی اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور تیرہ برس
تو دو بکریاں اس کے ساتھ اور دیدی جائیں یا بیس درہم دیدیے جائیں
اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں تین برس کی اونٹنی
واجب ہوتی ہو، یعنی چھیالیس سے ساٹھ اونٹ تک، اور اس کے پاس
تین برس کی اونٹنی نہ ہو بلکہ چار برس کی ہو تو چار برس کی اونٹنی اس
لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو دو بکریاں یا بیس درہم
والیں دیدے اور جس شخص کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں تین
برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہو اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی نہ
ہو تو دو برس کی ہو تو دو برس کی اونٹنی اس سے لے لی جائے اور زکوٰۃ
دینے والا دو بکریاں یا بیس درہم اس کو دیدے۔ اور جس کے پاس
اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اور
اس کے پاس دو برس کی اونٹنی نہ ہو تو تین برس کی اونٹنی لے لی جائے
اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے
اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی
واجب ہوتی ہے اور اس کے پاس دو برس کی اونٹنی نہ ہو برس
دن کی ہو تو برس دن ہی کی قبول کر لی جائے اور زکوٰۃ دینے والا
بیس درہم یا دو بکریاں اور دیدے اور جس کے پاس اس قدر
اونٹ ہوں کہ ان میں ایک برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اور اس کے
پاس دو برس کی اونٹنی ہو تو دو برس کی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول
کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے اور ایک برس کی اونٹنی
نہ ہو تو دو برس کی اونٹنی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس
کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے۔ اور برس روز کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس
کا اونٹ ہو تو دو ہی دے دیا جائے اور کچھ واپس نہ دیا جائے۔ اور
بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اگر بکریاں چرنے والی ہوں تو چالیس بکریوں
ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری واجب ہے اور ایک سو بیس سے دو
سو تک میں دو بکریاں اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں اور تین
سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو بکری پر ایک بکری۔ اور چرنے والی بکریاں
اگر چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر ان کا مالک چاہے
تو بطور نفل کچھ دیدے۔ اور زکوٰۃ میں تو عمدہ اور قیمتی بکری دی جائے
اور نہ عجیب دار اور یہی حکم اونٹوں کا ہے اور گایوں کا۔ اور زکوٰۃ میں

إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا
يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ حَسْبُكَ الْقَدَقَةُ وَمَا كَانَ مِنْ
خَلِيطَيْنِ يَأْتِيَهُمَا بَيْتٌ أَجَاعَ بَيْنَهُمَا بِالسُّوْبَةِ
وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا سَعِيْنِ
وَمِائَتُهُ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ رَبُّهَا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

لوگ (بکرا) نہ لیا جائے۔ البتہ اگر زکوٰۃ لینے والا کسی مصلحت کو
لینا چاہے تو مضائقہ نہیں اور متفرق جانوروں کو اکٹھا نہ کیا جائے
یعنی کئی آدمیوں کے جانوروں کو ملا کر تعداد پوری نہ کی جائے اور نہ
زکوٰۃ کے خوف سے جانوروں کو علیحدہ علیحدہ کیا جائے اور جو نصاب
شرعی ذو حصہ داروں کے درمیان واجب ہو اس کو دونوں برابر
بانٹ لیں۔ اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اگر کسی
کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ البتہ اگر ان کا مالک نفل کے طور پر کچھ دینا چاہے تو دینے
زمین کی پیداوار پر عشر فیئ کا حکم

۴۰۵/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَعْيُونُ أَوْ كَانَتْ
عُثْرِيَانِ الْعُشْرُ وَمَا سَقَى بِالتَّنْفِيزِ نِصْفُ الْعُشْرِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جس چیز کو آسمان نے سیراب کیا ہو۔ چشموں نے یا خود زمین سے سبز
و شاداب ہو، اس میں دسواں حصہ واجب ہے اور جس چیز کو کنویں یا پانی یا
گیاہوں میں پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے۔ (بخاری)

رکاز کی زکوٰۃ

۴۰۶/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُوحَهَا جَبَادٌ وَالْبَيْدُ جَبَادٌ
وَالْمَعْدُنُ جَبَادٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
جانور کسی کو زخمی کر دے تو معاف ہے۔ کنویں میں گر کر مر جائے یا کنواں
(جگہ) کھودنے میں کوئی مر جائے تو معاف ہے اور کان یا دفینہ میں
پانچواں حصہ واجب ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

گائے اور بیل کی زکوٰۃ

۴۰۷/۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا
مَبْدَأَهُ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي
تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فِيهَا
خُمْسَةٌ دَرَاهِمٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)
وَفِي رِوَايَةٍ لَآبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشْرِ
مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دَرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْنِ دَرْهَمًا فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ
دَرْهَمًا فِيهَا خُمْسَةٌ دَرَاهِمٌ فَمَا زَادَ فَعَلَا
حِسَابَ ذَلِكَ وَفِي الْعَتَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف
کی میں نے (ان) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ (جو تجارت کے لئے نہ
ہوں) اور ادا کر دو تم زکوٰۃ چاندی کی چالیس درہم پر ایک درہم (اگر
وہ دو سو درہم سے زیادہ ہوں) اور ایک سو نوے درہم پر زکوٰۃ
نہیں ہے اور جب پورے دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم واجب
ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)
ابوداؤد کی ایک روایت میں جو کہ حارث اعور سے منقول ہے اور وہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اس کے الفاظ میں کہ زہیر نے
کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ادا کر دو تم چالیسواں حصہ ہر چالیس درہم سے اور اس وقت تک تم
پر کچھ واجب نہیں جب تک پورے دو سو درہم نہ ہو جائیں پس جب
پورے دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم واجب ہیں اور

شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَتَلْتُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي أَرْبَعِينَ مِئْتَةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔

جس قدر دوسو درہم سے زیادہ ہوں ان پر اسی حساب زکوٰۃ واجب اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں پر ایک بکری واجب ہے ایک سو میں تک اور جب اس تعداد پر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو دو بکریاں واجب ہیں دوسو تک اور دوسو سے زیادہ ہو جائیں تو تین سو تک تین بکریاں واجب ہیں اور تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سیکڑہ پر ایک بکری واجب ہے اور اگر انتالیس بکریاں ہو تو ان میں کچھ واجب نہیں۔ اور گایوں میں ہر تین گایوں پر ایک برس کا بھیر اور چالیس میں ایک گائے دو برس کی اور کام کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۷۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفًا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمْرًا أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مِئْتَةٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن بھیجا (عالم بنا کر) تو حکم دیا کہ گایوں میں تین گایوں پر ایک برس کا بھیر یا بکھیا زکوٰۃ میں لے لی جائے اور چالیس پر دو برس کی گائے یا بیل۔ (ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)۔

زکوٰۃ میں مسترد واجب سے زیادہ وصول کرنا گناہ ہے۔

۱۷۹ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِيُّ فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نَعِيهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا یعنی واجب زکوٰۃ سے زیادہ وصول کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو زکوٰۃ سے انکار کرنے والا ہے (یعنی دلوں کو برابر گناہ ہے)۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

غلو و کھجور کی زکوٰۃ

۱۸۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبِّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلہ اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ان کی مقدار تین من تک نہ پہنچ جائے۔ (نسائی)

۱۸۱ وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَ نَاكِتَابٍ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمْرٌ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ النَّخْلِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّرْبِيِّ وَالشَّرْمِ (رَوَاهُ فِي شَرْحِهَا)۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس معاذ بن جبل کا وہ خط موجود ہے جو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو حکم دیا تھا کہ میں گہیوں، جو، انگور اور کھجور میں زکوٰۃ وصول کروں (شرح الشرح)

انگور کی زکوٰۃ

۱۸۲ وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُوزِ وَالنَّخْلِ تَخْرُصُ كَمَا تَخْرُصُ النُّخْلُ ثُمَّ تَوَدِّي زَكَاةَهُ زَبِيًّا كَمَا تَوَدِّي زَكَاةَ النُّخْلِ تَمْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)۔

حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوٰۃ کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ انگوروں کا اندازہ کیا جائے کہ خشک ہونے کے بعد ان کا وزن کیا ہوگا اور خشک انگور کے موافق زکوٰۃ ادا کی جائے جس طرح خشک کھجوروں کی ادا کی جاتی ہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)

۱۴۱۳ و عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا حَضَرَتْ فَمَدُّوا وَدَعَوْا الثَّلَاثَ فَإِنْ لَمْ تَدْعُوا الثَّلَاثَ فَدَعُوا الرَّبْعَ -

حضرت سہل بن ابی حتمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جب تم کھجور اور انگور کی زکوٰۃ کا اندازہ کرو تو مقدار واجب میں سے جو اندازہ کر کے لی گئی ہے ایک تہائی چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑ دو تو چوتھائی ضرور کم کر دو۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

۱۴۱۴ و عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودٍ فَيَخْرُصُ النَّحْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَكَّلَ مِنْهُ -

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کو خیر کے یہود کی طرف بھیجا کرتے تھے اور وہ کھجوروں کی مقدار کا اس وقت اندازہ کرتے تھے جب کہ ان میں شیرینی پیدا ہو جاتی تھی لیکن وہ کھانے کے قابل نہیں ہوتی تھیں (ابوداؤد)

(رواہ ابوداؤد)

شہد کی زکوٰۃ

۱۴۱۵ و عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَذُقِي زِقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَفِيحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرٌ شَيْءٌ -

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دس مشک شہد میں سے ایک مشک شہد زکوٰۃ لی جائے (ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں شبہ ہے اور شہد کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے زیادہ تر صحیح منقول نہیں ہے)۔

زبور کی زکوٰۃ

۱۴۱۶ و عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ دَلْوًا مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنْ كُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ کہتی ہیں کہ ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے عورتو! اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو اگرچہ وہ تمہارے زیور ہی میں سے ہو کیوں کہ تم میں سے قیامت کے دن اکثر دوزخی ہوں گی۔ (ترمذی)

(رواہ الترمذی)

۱۴۱۷ و عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيَهُمَا سَوَارِيزَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تَوَدَّيَا زَكَاةَهُ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّابَانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ سَوَادَيْنِ مِنْ تَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ قَادِيَا زَكَاةَهُ -

عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کڑے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا کیا تم (ان کڑوں کی) زکوٰۃ دیتی ہو؟ انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کیا تم اس کو پسند کرتی ہو کہ خداوند تعالیٰ تم کو آگ کے دو کڑے پہنائے انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو مشی بن صباح نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور مشی بن الصباح اور ابن ابیہر دونوں ضعیف ہیں اور اس معاملہ میں حضورؐ سے کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے)۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَبَاتٍ تَدْرِي الْمُشَنَّى بْنُ الْقَبَّاحِ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هَذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الْقَبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يَصْعَقَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ -

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْرُهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) - پہلے۔ (صاع، تقریباً چار سیر)۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ فطر کی مقدار

۱۴۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نکالتے تھے صدقہ فطر کھانے (مراد گیہوں ہیں) میں سے ایک صاع اور جو میں سے ایک صاع اور کھجوروں میں سے ایک صاع اور پنیر سے ایک صاع اور خشک انگور سے ایک صاع۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱۴۲۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ أَخْرَجُوا صَدَقَةً مِّنْ مَّوَالِكُمْ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرَ أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) - حضرت ابن عباسؓ نے آخر رمضان میں لوگوں سے کہا۔ تم اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا کہ اس صدقہ کو ہر ایک (مسلمان) پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام یا عورت، پھوٹا ہو یا بڑا (یعنی ہر ایک کی طرف سے) ایک صاع کھجوروں میں سے یا جو میں سے اور نصف صاع گیہوں میں سے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

صدقہ فطر کا وجوب کیوں؟

۱۴۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهُرَ الصَّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) - حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ واجب کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو روزوں کو پاک کرنے کے لئے بیہودہ باتوں اور لغو کلام سے اور واجب کیا مسکین کے کھانے کے واسطے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

صدقہ فطر کی مقدار

۱۴۲۷ عَنْ عَبْدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجٍ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ مَدَّانٍ مِّنْ قَمْحٍ أَوْ سَوَاةٍ أَوْ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ - (رَوَاهُ الْمُتَرَدِّدِيُّ) - عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام، پھوٹا ہو یا بڑا اور مرد (نصف صاع) گیہوں میں سے اور اس کے سوا دوسرے کھانے کے سامان میں سے ایک صاع۔ (ترمذی)

عبد الشریح ثعلبی یا ثعلبی بن عبد الشریح ابی صغیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ فطر واجب ہے، ایک صاع گیہوں میں سے دو آدمیوں کی طرف سے خواہ وہ

۱۴۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ قَمْحٍ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ صَغِيرٍ

أَوْ كَبُرَ حَيْثُ أَوْعَدَ ذَكَرَ أَوْ أُشْخِيَ أَمَّا غَنِيَّتُكُمْ فَيَنْزِكُهَا اللَّهُ وَ أَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرْزُقُهُ عَلَيْهِ الْكَثْرَ
 (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) اس نے دیا ہے۔ (ابوداؤد)
 مِمَّا آعْطَاكَ۔

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ جَنْ لُوكُلٍ كُوزَكُوةٍ لِينَا أَوْ رَكْهَانَا حَرَامٌ هُوَ أَنْ كَابِيَانُ فَضْلُ أَوَّلُ

آنحضرتؐ کو زکوٰۃ کا مال کھانا حرام تھا

۱۷۲۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَدْرَةٍ
 فِي الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ
 لَا كَلَّهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ راستہ پر جا رہے تھے کہ ایک کھجور بڑی پائی۔ آپؐ فرمایا کہ اگر مجھ کو اس امر کا خوف نہ ہوتا کہ کھجور زکوٰۃ کی ہے تو میں اس کو کھا لیتا۔ (بخاری و مسلم)

نبی ہاشم کیلئے صدقہ و زکوٰۃ کا مال کھانا حرام ہے

۱۷۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ هَدِيَّةٌ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ
 عَلِيٍّ مَدْرَةً مِمَّنْ تَمَرٍ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخْ كَخْ
 لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَّا شَعْرَتُ أَتَا لَا نَاكُلُ
 الصَّدَقَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ نبی ﷺ نے ان کو منع کرنے اور کھجور پھینک دینے کے لئے کخ کخ کہا اور پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہم لوگ (یعنی نبی ہاشم) صدقہ و زکوٰۃ نہیں کھاتے۔ (بخاری و مسلم)

زکوٰۃ انسان کا میل ہے

۱۷۳۱ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتُ
 إِنَّمَا هِيَ أَوْ سَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَ
 لِأَزْوَاجِهِ وَ لِأَوْلَادِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت مطلب بن ربیعہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ صدقات (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) آپوں کا میل ہے اور ان کا کھانا محمد اور اولاد محمد کے لئے جائز نہیں ہے۔ (مسلم)

صدقہ کے مال سے آنحضرتؐ کی احتیاط

۱۷۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ هَدِيَّةٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهْلِيَّتَهُ
 أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لَا مَحَابِبَ
 كُلُّوْا دَلَمَّا يَأْكُلُ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرْبَ بَيْدَةٍ
 فَأَكُلْ مَعَهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی شخص کھانا لے کر آتا تو آپ اس سے دریافت فرماتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہؓ سے فرماتے تم کھاؤ اور خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ کھانے کی طرف ہاتھ بڑھا دیتے اور صحابہؓ کے ساتھ کھا لیتے۔ (بخاری و مسلم)

تملک کا مسئلہ

۱۷۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي مِثْلُ ثَلَاثِ
 حَفَرَاتٍ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کوڑی) کے

سُنَّيْ اِحْدَى السَّنَيْنِ اَنْهَا عَقِيقَتْ خَيْدَتٍ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُرْمَةَ فَغَوَّرَ بِلَحْمٍ فَقَرَّبَ اِلَيْهِ خُبْرًا وَادَمَ مِنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرْبُومَةً فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّ ذَلِكَ لَحْمٌ تَصِدَّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ وَ اَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهِمَا صَدَقَةٌ وَ لَنَا هَدِيَّةٌ رُمِفَقُّ عَلَيْهِ

متعلق تین شرعی احکام وارد ہوئے۔ ایک تو یہ کہ اس کو آزاد کیا گیا اور اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کو قائم و باقی رکھے اور (دوسرا حکم یہ ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لونڈی کی میراث اس شخص کے لئے ہے جو اس کو آزاد کرے اور (تیسرا حکم یہ ہے کہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے (اور دیکھا کہ) گوشت کی ہانڈی خوب جوش میں ہے۔ پھر آپ کے لئے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آپ نے فرمایا کیا ہانڈی نہیں پک رہی تھی جس میں گوشت تھا۔ عرض کیا ہاں لیکن وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو دیا گیا جو آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں، حضور نے فرمایا یہ گوشت بریرہ رضہ کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت تحفہ قبول کرتے اور اس کا بدلہ عطا فرماتے تھے

۱۴۳۲/ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُنِيبُ عَلَيْهَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرمایا کرتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ (بخاری)

کسی معمولی چیز کا تحفہ بھی قبول کرنا چاہیے

۱۴۳۵/ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى مَكْرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أَهْدَى إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بلا یا جاؤں میں (یعنی میری دعوت کی جائے) طرف کُرَاع (کبری کے پائے) کے، تو میں قبول کر لوں اور اگر تحفہ میں میرے پاس ایک دست بھیجا جائے تو میں اس کو بھی قبول کر لوں (مگر ادنیٰ اور معمولی چیز ہے)۔ (بخاری)

مسکین کون ہیں

۱۴۳۶/ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطْوُونَ عَلَى النَّاسِ ثَوْدًا أَلِ الْقَمَةِ وَالْقَمَتَانِ وَ الثَّمَرَةُ وَ الثَّمَرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غَنًى يُغْنِيهِ وَلَا يَقْطُنُ بِهِ فَيَصْدَقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے اور اس کو ایک لقمہ یادو لقمے یا ایک کھجور یادو کھجور دے دی جاتی ہیں بلکہ مسکین وہ شخص ہے جو اس قدر مال نہ رکھتا ہو جو اس کو بے پروا کر دے اور نہ کسی کو اس کا محتاج ہونا معلوم ہو کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ وہ کسی سے مانگنے کے لئے جائے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں ہے

۱۴۳۹/ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَخَذُوهُ مِنْ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي فِي رَافِعٍ بِإِصْرٍ عَنِّي كَيْتَا لِيَصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتَّى آتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ

حضرت ابو رافع رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو تمیم کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کر کے بھیجا۔ اس نے ابو رافع رضہ سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ جاؤ تاکہ تم کو بھی زکوٰۃ میں سے کچھ مل جائے ابو رافع نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں ساتھ

میں نہ جاؤں گا چنانچہ ابو رافع رضی اللہ عنہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شخص کے ساتھ جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا زکوٰۃ ہم لوگوں (بنو ہاشم) کے لئے حلال نہیں ہے اور بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام بھی بنو ہاشم کے حکم میں ہے۔ (ترمذی - ابو داؤد - نسائی)

فَاُتْلِقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ
إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ
أَنْفُسِهِمْ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ -

ممن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال لینا درست نہیں ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال دار کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں ہے اور نہ اس شخص کے لئے جو تندر اور طاقتور ہو (اور کسب کما حقہ کی اہلیت رکھتا ہو)۔ (ترمذی - ابو داؤد - دارمی اور احمد، نسائی وابن ماجہ نے اس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)۔

۴۳۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ
وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ
وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

تندرست و توانا کو زکوٰۃ کا مال لینا مناسب نہیں ہے

حضرت عبید اللہ بن عدی بن الحیار کہتے ہیں کہ مجھ سے دو آدمیوں نے بیان کیا کہ وہ تجزۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت زکوٰۃ کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ انھوں نے بھی آپ کے مال کا ٹکڑا آپ کے ان کو غور سے دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی۔ حضور نے ہم دونوں کو قوی پایا۔ اور پھر فرمایا اگر تم جاہلوں ہو تو میں دہروں و درنہ اس میں نہ تو غنی کا حصہ ہے اور نہ اس شخص کا جو کسب کی قوت رکھتا ہو۔ (ابو داؤد - نسائی)

۴۳۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ ابْنِ الْحَيَارِ قَالَ
أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ
فَسَأَلَا عَنْهُمَا فَرَفَعَ رَأْسَهُمَا وَنَظَرَ وَحَفَظَهُمَا فَرَأَانَا
جُلُودَيْنِ فَقَالَ إِنَّ شَيْئًا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا
لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ -

بعض صورتوں میں غنی کے لئے بھی زکوٰۃ کا مال حلال ہوتا ہے

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ غنی کے لئے حلال نہیں ہے مگر صرف پانچ آدمیوں کے لئے حلال ہے (یعنی اگر وہ غنی ہوں تب بھی حلال ہے) ایک تو خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والے کے لئے دوسرے عامل زکوٰۃ کے لئے تیسرے ماوان بھرنے والے کے لئے چوتھے اس شخص کے لئے جو کسی مفلس سے زکوٰۃ کا مال خریدے پانچویں اس شخص کے لئے جس کا ہمسایہ غریب ہو اور اس کو زکوٰۃ دی گئی ہو اور اس نے زکوٰۃ کے مال میں سے اس غنی کو ہدیہ دیا ہو۔ (مالک - ابو داؤد)

۴۴۰ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ
إِلَّا لْخَمْسَةِ لِفَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا
أَوْ لِعَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاَهَا بِمَالِهِ أَوْ
لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مُسْكِينٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى
الْمُسْكِينِ فَأَهْدَى الْمُسْكِينُ لِلْغَنِيِّ - رَوَاهُ
مَالِكٌ وَابُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاوُدَ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ ابْنِ السَّبِيلِ -

زکوٰۃ کے مستحق وہی لوگ ہیں جن کا ذکر قرآن نے کیا ہے

حضرت زیاد بن حارث صدیقی کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد حارث نے ایک طویل حدیث بیان کی اور پھر کہا ایک شخص نے نبی صلی

۴۴۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثٍ الصَّدِيقِ قَالَ
أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ
فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَانَا رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی اور زکوٰۃ کا مال طلب کیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ (زکوٰۃ کے بارے میں) خداوند تعالیٰ نہ تو کسی نبی کے حکم پر راضی ہوا اور نہ غیر نبی کے بلکہ خداوند تعالیٰ نے زکوٰۃ کا مصرف بیان کیا۔ پس تقسیم کیا خداوند تعالیٰ نے زکوٰۃ کو آٹھ حصوں پر۔ یعنی آٹھ قسم کے آدمیوں کے لئے خدا نے زکوٰۃ کو حلال فرمایا (پس اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھ کو زکوٰۃ دیدوں گا۔ (ابوداؤد)

مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيِّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أُعْطِيَتْكَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فصل سوم

حضرت عمر کا ایک واقعہ

زید بن سلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے ایک مرتبہ دودھ پیا وہ آپ کو احتجاجاً معلوم ہوا۔ جس شخص نے آپ کو یہ دودھ پلایا تھا اس سے آپ نے پوچھا یہ دودھ کہاں کا ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک پانی کی جگہ پر زکوٰۃ کے اونٹ آئے اور انھوں نے وہاں پانی پیا اونٹ والوں نے ان کا دودھ دوہا۔ یہ دودھ تھوڑا سا میں نے اپنی مشک میں بھر لیا، یہ وہی دودھ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر (منہ میں انگلی ڈالی اور قے کر دی۔ (مالک و بیہقی در شعب الایمان)

۴۳۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَأَخْبَرَهُ قَالَ الَّذِي سَقَاكَ مِنْ آيِنَ هَذَا اللَّبَنِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ قِيَاذَ النِّعَمِ مِنْ نَعِمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْعَوْنَ فُحِّلُوا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي فَهُوَ هَذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو نہیں اُن کا بیان

فصل اول

جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے

حضرت قبیصہ بن خارق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک قرضہ کی ضمانت قبول کی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قرضہ کی ادائیگی کے لئے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا تھوڑے دن ٹھہرو، ہمارے پاس زکوٰۃ کا مال آنے والا ہے اس میں سے دو لادیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا قبیصہ سوال کرنا صرف تین آدمیوں کو جائز ہے ایک تو اس کو جو کسی قرضہ کا ضامن ہو اس کو صرف اس قدر مانگنا جائز ہے کہ وہ اس قرضہ کو ادا کرے اس کے بعد پھر نہ مانگے۔ دوسرا اس شخص کو جو کسی افت یا مصیبت میں مبتلا ہو جائے (مثلاً قحط یا اضعاف مال) اس کو صرف اس قدر مانگنا جائز ہے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے یا اس کی زندگی کو قحط

۴۳۳ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ خَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَلَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ آيِمُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَأَمَّا ذَلِكَ بَهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَرْبَعٍ ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ تَحْمِلُ حَمَلَةً فَتَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمِيطُكَ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ يُجْتَاحَتْ مَالُهُ فَتَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِمَّنْ عَيْشُهُ أَوْ قَالَ سَبَدَا دَارَهُمْ ثُمَّ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ

رکھے۔ تیسرے اس شخص کو جس کو کوئی مصیبت پیش آئے فاقہ وغیرہ اور
حملہ کے تین آدمی اس امر کی شہادت دیں کہ وہ فاقہ سے ہے، اس کو
بھی مانگنا جائز ہے صرف اس قدر کہ وہ زندگی کو قائم رکھ سکے۔ ان
لوگوں کے سوا اے قبیضہ کسی کو سوال کرنا درست نہیں ہے۔ اگر کوئی
ان صورتوں کے سوا سوال کرے گا تو یہ سوال حرام ہوگا اور وہ

ذُو الْحِجَّةِ مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاَقَّةٌ
فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مَرَّتَ
عَيْنٌ أَوْ قَالَ سَدَا أَمِنْ عَيْنٍ فَمَا سَوَاهُ
مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِیْضَهُ سَحَّتْ يَا كَلْهَا
صَاحِبَهَا سَحَّتَا۔

دُرَوَاۃُ مُسْلِمٍ حرام مال کھانے کا۔ (مسلم)

محض اضافہ مال کی خاطر دست سوال دراز کرنے پر وعید

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے اس لئے سوال کرے کہ ان سے مال لے کر
اپنا مال بڑھائے وہ گویا آگ کا انگارہ مانگتا ہے۔ اب اس کو احتیاطاً
ہے وہ بہت مانگے یا کم مانگے۔ (مسلم)

۴۳۲/۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ
تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جُمْدًا أَفْلِسَتْ قَلْبًا أَوْ
لَيْسَتْ كَنْدَرًا۔ (دُرَوَاۃُ مُسْلِمٍ)

قیامت کے دن بھیک مانگنے والوں کا حشر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ آدمی ہمیشہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ
قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی
بوٹی نہ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

۴۳۵/۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَيْنِ إِلَى الرَّجُلِ يُسْأَلُ النَّاسَ
شَيْءًا يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُصْغَةٌ لَمْ
رَمَتْهُ عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

مانگنے سے مبالغہ نہ کرنا چاہیے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مانگنے
میں مبالغہ نہ کیا کرو۔ قسم ہے خدا کی نہیں مانگتا ہے مجھ سے کوئی کسی چیز کو اور
میں نکالوں اس کے لئے اس چیز کو اس حال میں کہ میں دنیا بڑا سمجھتا ہوں
تو جو چیز میں دوں اس میں برکت کی جائے (یعنی جو شخص مجھ سے کچھ مانگے اور
میں برا سمجھ کر اس کو دیدوں تو برکت نہ ہوگی)۔ (مسلم)

۴۳۶/۱ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْجِفُوا فِي الْمَسْئَلَةِ تَوَالَهُ لَا يَسْأَلُنِي
أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجُ لَهُ مَسْئَلَتُهُ مِثْلِي شَيْئًا
أَنَالَه كَارِدَةً فَيَبَارِكْ لَهُ فِيهَا أَعْطَيْتُهُ۔ (دُرَوَاۃُ مُسْلِمٍ)

محنت مزدوری کرنا لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ تم میں سے جو شخص نبی رسی لے اور لکڑیوں کا ایک گٹھا پشت پر
لا کر لائے اور اس کو بیچے اور خداوند تعالیٰ اس معاشی ذریعہ سے اس کی
عزت و آبرو کو برقرار رکھے تو یہ بہتر ہے اس کے لوگوں سے بھیک مانگے چاہے
وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔ (بخاری)

۴۳۷/۱ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ تَأْخُذَ أَحَدُكُمْ
حَبْلَةً فَإِنِّي بِحُزْمَةٍ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ قَبِيضَةً
فَيَكُفُّ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ
يَسْأَلَ النَّاسَ أَوْ يُعْطَوْا أَوْ مَنَعُوهُ (دُرَوَاۃُ مُسْلِمٍ)

اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے
سوال کیا۔ آپ نے میرا سوال پورا کر دیا۔ اور پھر مانگا۔ آپ نے پھر دیا۔

۴۳۸/۱ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ

قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرٌ خَلُوْهُ حَتَّى تَأْخُذَ بِهِ سَخًا وَتَنْفُسَ بُرْكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِأَشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يَمَارِكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَزُّهُ أَحَدًا أَبْعَدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں سے کچھ کم نہ کروں گا (یعنی اب کسی سے سوال نہ کروں گا) یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہو جاؤں۔ (بخاری و مسلم)

۴۳۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَاقَةَ وَالتَّعَطُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جو شخص لوگوں سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی خودداری کو قائم رکھتا ہے

۴۴۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَنَسٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِثَّ يَعْثَفْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَعِثَّ يَعْثَفْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّدْ يَصْبُدْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدًا عَطَاءٌ هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّدَقِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جو چیز بغیر طمع و حرص کے حاصل ہو اسے قبول کرنا چاہیے

۴۴۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيَنِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أُعْطِيتُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ قَدْ لَا سَائِلٍ لِّخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُشْبِعْهُ نَفْسَكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور ارشاد فرمایا۔ اے حکیم! یہ مال سبزا و شیریں ہے (یعنی خوشنما اور لذیذ ہے) پس جو کوئی اس کو بے پروائی سے حاصل کرے (یعنی حرص و طمع کے بغیر) تو اس میں برکت کیجاتی ہے اور جو کوئی اس کو طمع نفس کے ساتھ لے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور اس کی حالت اس شخص کی سی ہوتی ہے جو کھائے اور پیٹ نہ بھرے (یعنی بے برکتی کے سبب) اور (اے حکیم) اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے (یعنی خیرات دینا لینے سے بہتر ہے) حکیم رضہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب میں کسی مال (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور صدقہ اور سوال کرنے سے باز رہنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر کا ہاتھ تو خرچ کرنے اور دینے والا ہاتھ ہے اور نیچے کا ہاتھ سائل کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ انصار کے چند آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے ان کا سوال پورا کر دیا۔ پھر انھوں نے دوبارہ مانگا۔ آپ نے پھر دیدیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا ختم ہو گیا پھر آپ نے فرمایا۔ مال میں سے جو چیز میرے پاس ہوگی میں (تم سے بچا کر) اس کو جمع نہ کروں گا اور جو شخص سوال کرنے سے بچے اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے اور جو شخص ظاہر کرتا ہے بے پروائی، بے پروا کر دیتا ہے اللہ اس کو اور جو کوئی صبر کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صبر عطا کرتا ہے اور نہیں دیکھی کسی کوئی بخشش جو صبر سے بہتر اور وسیع ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھ کو زکوٰۃ وصول کرنے کی اجرت مرحمت فرماتے تو میں عرض کرتا کہ مجھ سے زیادہ جو شخص محتاج ہو اس کو دیدیکجئے۔ آپ فرماتے لے لو اور اپنے مال میں شامل کر لو (اگر تم کو ضرورت ہو) اور خیرات کر دو (اگر ضرورت نہ ہو) پس جو چیز کہ اس مال میں سے تم کو بغیر طمع اور خواہش کے ملے اس کو لے لو اور جو اس طرح نہ ملے اس کے پیچھے مت پڑو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

سوال کرنے والے کے لئے تہدید

۴۵۲ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلُ كَمَا وَحَّيَكَدَّحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بَدَأً - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ سوال کرنا ایک زخم ہے جس سے سائل اپنے چہرہ کو زخمی کرتا ہے یعنی سوال کر کے اپنی عزت و ابرو کو زخمی کرتا ہے، پس جو شخص چاہے (اپنی عزت کی بقا) وہ اس کو اپنے چہرہ پر باقی رکھے اور جو باقی نہ رکھنا چاہے وہ اپنی عزت و ابرو کو ضائع کر دے مگر یہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا کسی ایسی چیز کا سوال کرے جو نہایت ضروری ہو۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

مستغنی ہونے کے باوجود سوال کرنے والے کے لئے وعید

۴۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ نَافِعٌ يَأْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُمُوشٌ أَوْ كَلٌّ وَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهُمَا مِنَ الذَّهَبِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ چیز ہو جو غنی بنادے اس کو، تو قیامت کے دن وہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے پر ہوگا یعنی سوال کا زخم اس کے چہرے پر ہوگا (پوچھا گیا یا رسول اللہ غنی کر دینے والی کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا اسی قیمت کا سونا۔)

(ابوداؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

۴۵۴ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ خَطْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يَغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْنِ مِنْ النَّارِ قَالَ النَّبِيُّ وَهُوَ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغَنَى الَّذِي لَا يَسْتَعِينُ مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ يَغْنِيهِ وَيُعْتَنِيهِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شَيْعُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سہل بن خطیبہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے سوال کیا اور اس کے پاس اس قدر مال ہے کہ اس کو غنی کر دے تو وہ گویا بہت سی آگ مانگتا ہے۔ نفی جی ہوا اس حدیث کا ایک راوی ہے ایک دوسرے موقع پر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ غنا کی کیا حد ہے کہ اس کے بعد سوال کرنا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا رات اور دن کو پیٹ بھوکھانے کے بقدر۔ اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ ایک دن یا ایک دن اور رات کے کھانے کے بقدر۔ (ابوداؤد)

۴۵۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أَوْقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ الْخَافَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

عطاء بن یسارؓ بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اس کے پاس ایک اوقیہ (یعنی چالیس درہم قیمت کی کوئی چیز موجود ہو) نو گویا اس نے کسی عبوری کے بغیر سوال کیا۔ (ابوداؤد - نسائی)

کسی کے گے ہاتھ پھیلنا صرف انتہائی محتاجی کے وقت جائز ہے

۴۵۶ وَعَنْ حَبِشَةَ بِنْتِ جَدَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ تَلَوْنِي

حضرت حبشہ بنت جنادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوال کرنا غنی کے لئے جائز نہیں (یعنی اس شخص کے لئے جائز

صرف خدا سے اپنی حاجت بیان کرنی چاہئے

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو فاقہ ہو (یعنی کوئی سخت حاجت ہو) اور اس نے اس کو لوگوں پر ظاہر کر کے (یعنی بطور شکایت) حاجت روائی کی خواہش کی ہو تو اس کی حاجت پوری نہیں کی جائے گی اور جس نے اپنی حاجت کو اللہ تعالیٰ سے بیان کیا تو اللہ تعالیٰ جلد اس کی حاجت بقدر کفایت پوری کرے گا۔ یعنی یا تو اس کو غنی کر دے گا کچھ دنوں میں یا جلد اس کو موت سے ہمکنار کر دے گا

۱۷۵۸
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ
لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ أَوْ شَكَ اللَّهُ لَهُ
بِالْغِنَى إِمَّا يَمُوتَ عَاجِلًا أَوْ غِنَى آجِلًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

فصل سوم

اگر ضرورت ہی ہو تو نیک بختوں سے سوال کرو

حضرت ابن الفراسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ، فراسی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا میں (لوگوں سے) سوال کروں؟ آپ فرمایا نہیں، لیکن اگر ضروری ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔ (ابو داؤد - نسائی)

۱۷۵۹
وَعَنِ ابْنِ الْفَرَّاسِيِّ أَنَّ الْفَرَّاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا - وَإِنْ كُنْتَ لَا بَدَّ
فَسَلِ الصَّالِحِينَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اپنے کسی کام کی اجرت بیت المال سے لینی جائز ہے

حضرت ابن سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھ کو زکوٰۃ کا مال مقرر کیا۔ پس جب میں اپنے کام سے فارغ ہو چکا اور زکوٰۃ کا مال حضرت عمرؓ کے سپرد کر دیا تو عمرؓ نے حکم دیا کہ میری خدمت کا معاوضہ مجھ کو دیدیا جائے (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کی اجرت) میں نے عرض کیا۔ یہ کام میں نے خالصتاً لے لیا ہے اور اس کا ثواب خدا تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو کچھ تجھ کو دیا ہے، اس کو لے لے۔ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ کام کیا تھا اور جب مجھ کو اجرت دی گئی تو میں نے بھی یہی کہا تھا جو تم نے کہا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ جب تجھ کو کوئی چیز بغیر مانگے دی جائے پس تو اس کو کھایا خیرات کرے۔

۱۷۶۰
وَعَنِ ابْنِ السَّائِدِيِّ قَالَ أَسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ
عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا أَدَيْتُهَا إِلَيْهِ أَمْرِي
بِعَمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ فِيهِ وَأَجِدُنِي عَلَى اللَّهِ قَالَ
خُذْ مَا أُعْطَيْتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلْتَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ
قَوْلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِي أَنْ تَسْأَلَ كُلَّ وَاحِدٍ
تَصَدَّقَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کن مقامات پر سوال کرنا مناسب ہے

سنت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے عرفہ کے دن سنا کہ ایک شخص لوگوں سے مانگ رہا ہے۔ انھوں نے اس سے کہا کیا آج کے دن اور اس مقام میں (یعنی عرفات میں جہاں ہر شخص کی دعا قبول ہوتی ہے) بھی تو غیر اللہ سے سوال کر رہا ہے۔ پھر آپؐ اس کے ایک درہ رسید کیا۔ (در زین)

۱۷۶۱
وَعَنِ عَلِيِّ أَنَّهُ يَمَعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ
النَّاسَ فَقَالَ أَيْ هَذَا الْيَوْمُ وَفِي هَذَا الْمَكَانِ
تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ فَخَفَقَهُ بِالدَّرَّةِ -
(رَوَاهُ رِزْقِيُّ)

طبع، افلاس و محتاجی ہے

حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا "اے لوگو! بھائیوں

۱۷۶۲
وَعَنِ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمَنَّ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ الطَّبْعَ

صرف خدا سے اپنی حاجت بیان کرنی چاہئے

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو فاقہ ہو (یعنی کوئی سخت حاجت ہو) اور اس نے اس کو لوگوں پر ظاہر کر کے (یعنی بطور شکایت) حاجت روائی کی خواہش کی ہو تو اس کی حاجت پوری نہیں کی جائے گی اور جس نے اپنی حاجت کو اللہ تعالیٰ سے بیان کیا تو اللہ تعالیٰ جلد اس کی حاجت بقدر کفایت پوری کرے گا۔ یعنی یا تو اس کو غنی کر دے گا کچھ دنوں میں یا جلد اس کو موت سے ہمکنار کر دے گا

۱۷۸۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَتْهُ فَاَقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاَقَتُهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ أَوْ شَكَ اللَّهُ لَهُ بِالْغِنَى إِمَّا يَمُوتَ عَاجِلًا أَوْ غِنَى آجِلًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

فصل سوم

اگر ضرورت ہی ہو تو نیک بختوں سے سوال کرو

حضرت ابن الفراسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ، فراسی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا میں (لوگوں سے) سوال کروں؟ آپ فرمایا نہیں، لیکن اگر ضروری ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔ (ابو داؤد - نسائی)

۱۷۸۹ وَعَنِ ابْنِ الْفَرَّاسِيِّ أَنَّ الْفَرَّاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا - وَإِنْ كُنْتَ لَا بَدَّ فَسَلِ الصَّالِحِينَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اپنے کسی کام کی اجرت بیت المال سے لینی جائز ہے

حضرت ابن سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھ کو زکوٰۃ کا عامل مقرر کیا۔ پس جب میں اپنے کام سے فارغ ہو چکا اور زکوٰۃ کا مال حضرت عمرؓ کے سپرد کر دیا تو عمرؓ نے حکم دیا کہ میری خدمت کا معاوضہ مجھ کو دیدیا جائے (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کی اجرت) میں نے عرض کیا۔ یہ کام میں نے خالصتاً کر لیا ہے اور اس کا ثواب خدا تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو کچھ تجھ کو دیا ہے، اس کو لے لے۔ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یہ کام میں نے کیا تھا اور جب مجھ کو اجرت دی گئی تو میں نے بھی یہی کہا تھا جو تم نے کہا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ جب تجھ کو کوئی چیز بغیر مانگے دی جائے پس تو اس کو کھایا خیرات کرے۔

۱۷۹۰ وَعَنِ ابْنِ السَّائِدِيِّ قَالَ أَسْأَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا أَدَيْتَهَا إِلَيْهِ أَمْرِي بِعَمَالِهِ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ فِيهِ وَأَجِدُنِي عَلَى اللَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطَيْتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلْتَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِي أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کن مقامات پر سوال کرنا مناسب ہے

سنت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے عرفہ کے دن سنا کہ ایک شخص لوگوں سے مانگ رہا ہے۔ انھوں نے اس سے کہا کیا آج کے دن اور اس مقام میں (یعنی عرفات میں جہاں ہر شخص کی دعا قبول ہوتی ہے) بھی تو غیر اللہ سے سوال کر رہا ہے۔ پھر آپؓ اس کے ایک درہ رسید کیا۔ (ترمذی)

۱۷۹۱ وَعَنِ عَلِيِّ أَنَّهُ يَمَعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ آتِي هَذَا الْيَوْمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ فَخَفَقَهُ بِالدَّرَّةِ - (رَوَاهُ رِزْقِيُّ)

طبع، افلاس و محتاجی ہے

حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا "اے لوگو! بھائیوں

۱۷۹۲ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمَنَّ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ الطَّمْعَ

فَقَرُّوْا اَنْ لَا يَأْسَ غِنًى وَّ اَنْ الْمَرْءَ اِذَا يَشَىٰ عَنْ شَيْءٍ اِنْ اسْتَغْنَى عَنْهُ - (رَوَاهُ دَرَزِيُّ)

کہ لالچ، محتاجی ہے اور لوگوں سے بے پروائی غنا ہے۔ اور انسان کسی چیز سے مایوس ہوتا ہے تو اس سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ (درزین)

۱۶۳۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفُلُ لِي اَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاتَّكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

کسی انسان کے آگے ہاتھ نہ پھیلنے والے کے لئے آنحضرتؐ کی طرف سے جنت کی ضمانت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے ساتھ اس کا عہد کرے کہ وہ لوگوں سے سوال نہ کرے گا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہو گا۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں اس کا عہد کرتا ہوں۔ اس کے بعد ثوبان کسی سے سوال نہ کرتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۶۳۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ اَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوَطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ اِلَيْهِ فَتَأْخُذَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو طلب فرمایا اور مجھ سے اس کا عہد لیا کہ تو لوگوں سے (کبھی) کوئی چیز نہ مانگ۔ چنانچہ میں نے اس کا اقرار کیا۔ پھر آپؐ فرمایا یہاں تک کہ اگر تیرا چابک بھی گر جائے (تو کسی سے نہ مانگ بلکہ) سواری سے اتر اور خود اٹھا۔ (احمد)

بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ

خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہت کا بیان

فصل اول

مال و زر کے بارہ میں آنحضرتؐ کا جذبہ

۱۶۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَفْتِي اَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَ عِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شِئِي اَرْصِدُهُ اَلَيْدِيَّتِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو کہ اس پر تین دن گزریں اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس رہے مگر صرف اتنا کہ میں اس سے قرضہ آدا کر سکوں۔ (بخاری)

سختی کے لئے فرشتوں کی دعا اور بخیل کے لئے بددعا

۱۶۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اَللَّهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللَّهُمَّ اَعْطِ مُسْكِنًا تَلْفًا رُمِّفَقَ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا دن نہیں کہ جس میں صبح کے وقت دو فرشتے نہ اترتے ہوں جس میں سے ایک تو یہ کہتا رہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے (یعنی وہ شخص مصرف خیر میں یا مناسب موقع پر خرچ کرتا ہے) اور دوسرا یہ کہتا رہتا ہے کہ اے اللہ بخیل کے مال کو تلف کر دے۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۳۷ وَعَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ

کرو اور شمار نہ کرو (اس لئے کہ اگر شمار کر کے دے گا تو) اللہ تعالیٰ بھی تیرے لئے شمار کریگا اور نہ روک تو (سوالی سے) مال کو (جو تیری حاجت زیادہ ہو) ورنہ خدا بھی تجھ سے مال کو روکے گا اور بے جتنا تجھ سے دیا جاسکے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا (یعنی تجھ کو دوں گا)۔ (بخاری و مسلم)

ضرورت سے زائد مال کو خرچ کرنے کا حکم

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے! اُس مال کو (فی سبیل اللہ) خرچ کرنا جو تیری حاجت سے زیادہ ہو تیرے لئے بہتر ہے اور مال کو روکنا تیرے لئے بُرا ہے اور بقدر ضرورت مال اپنے قبضہ میں رکھنے پر تجھ پر کوئی طاعت نہیں۔ اور سب سے پہلے تو اپنے عیال پر خرچ کر۔ (مسلم)

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والوں کا حال ان دو شخصوں کی مانند ہے جن پر لوہے کی دو زہریں ہوں اور ان زہریں کی تنگی کے سبب ان کے دونوں ہاتھ سینہ اور گردن میں چمٹا دیئے گئے ہوں۔ پس جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زہر کھل جاتی ہے۔ اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو زہر کے حلقے اور تنگ ہو جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ سخی جب خیرا کرتا ہے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور وہ خوب دیتا ہے اور جب بخیل کسی کو دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اور تنگ ہو جاتا ہے)۔ (بخاری و مسلم)

بخل کی مذمت اور اس سے بچنے کی تاکید

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظلم سے بچو، اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریخی ہوگی اور بچو بخل سے اس لئے کہ بخل نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے جو تم سے پہلے تھے۔ بخل نے ان کو اس پر آمادہ کر دیا تھا کہ وہ خون ریزی کریں اور حرام کو حلال جانیں۔ (مسلم)

ایک زمانہ آئے گا جب کوئی صدقہ لینے والا نہ رہے گا

حضرت عمار بن وہبؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیرات کرو اس لئے کہ ایک ایسا زمانہ آئے والا ہے جب کہ آدمی خیرات لے کر لوگوں

اللہ علیہ وسلم۔ اَلْفَقِيْ وَ لَا تَخْصِيْ فَيَخْصِيْ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ لَا تُؤْمِرُ فَيُؤْمِرُ اللّٰهُ عَلَيْكَ اَمْ رَضِيتَ مَا اسْتَطَعْتَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۷۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ اَنْفِقْ عَلَيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۷۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ اَنْ تَبْدُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمَسِّكَهُ شَرٌّ لَّكَ وَ لَا تُلَاْمُ عَلَى كِفَافٍ وَ اَبْدًا اَيْمَنَ لَعَوْلٍ۔

(رَدَّ اَعْمَامُ)

۱۶۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَ الْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ اَيْدِيُهُمَا اِلَى تَلْدِيهِمَا وَ تَرَاثُمِهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كَلِمًا تَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ يَنْبَسِطُ عَنْهُ وَ جَعَلَ الْبَخِيلُ كَلِمًا هَمَّ بِصَدَقَةٍ فَلَمَسَتْ وَ اخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۸۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتُ يَوْمٍ الْقِيَامَةِ وَ اتَّقُوا الشُّعْرَ فَاِنَّ الشُّعْرَ اَهْلَاكٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰٓا اَنْ يَسْفِكُوْا دِمَآءَهُمْ وَ اسْتَحْلُوْا اَمْحَارَ مَهْمُمْ۔ (رَدَّ اَعْمَامُ)

۱۶۸۲ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَاِنَّهُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ

زَمَانٌ يَمْسِي الرَّجُلُ يَصْنَعُ قِيَمَ فَلَا يَجِدُ مِنْ قَبْلُهَا
يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتُ بِهَا يَا لَأَمْسٍ لِقَبْلَتِهَا فَاَمَّا
الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

۱۴۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ
صَحِيحٌ شَجِيحٌ تَحْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا
تُسْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُقُوفَ قُلْتَ يَفْلَانِ
كَذَا أَوْ يَفْلَانِ كَذَا وَقَدْ كَانَ يَفْلَانِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی صدقہ کا بڑا ثواب ہے آپ نے فرمایا خیرات کرنا تیرا
اس حال میں کہ تو تندرست ہو مال جمع کرنے کی خواہش و حرص رکھتا ہو،
افلاس سے ڈرتا ہو اور دولت کی امید رکھتا ہو۔ اور تو صدقہ دینے اور خیرات
کرنے میں سستی اور غفلت نہ کر یہاں تک کہ جب تیری جان حلق کو پہنچ جائے
(یعنی دم نکلنے کے قریب ہو) جب تو یہ کہے کہ اتنا مال فلاں شخص کے لئے
ہے اور اتنا مال فلاں کے لئے۔ حالانکہ تو یہ جانتا ہے کہ مال فلاں ہی کو ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے سرمایہ دار ٹوٹے میں ہیں

۱۴۴۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِتَهَمْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا
رَأَى فِي قَالِهِمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ
فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ الْأَكْثَرُونَ
أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا مِنْ بَيْنِ
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَائِهِ
وَقِيلٍ مَاهُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا آپ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ مجھ کو دیکھ کر فرمایا
قسم ہے رب کعبہ کی وہ بڑے ٹوٹے میں ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے مال باپ
آپ پر فدا ہوں وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا مال کو زیادہ جمع کرنے والے
نمر (وہ لوگ مستثنیٰ ہیں) جنہوں نے ادھر ادھر اور اس طرف طرف کیا یعنی
اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں خرچ کیا اور ایسے لوگ کم ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عابد بخیل پر جاہل سخی کی فضیلت

۱۴۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ
مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ
بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ
مِنَ النَّارِ وَلِجَاهِلٍ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی
اللہ کی رحمت سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے؛
(یعنی سب اس کو پسند کرتے ہیں) اور وہ دوزخ سے دور ہے۔ اور بخیل
اللہ کی رحمت سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور
دوزخ سے قریب ہے اور جاہل سخی خدا تعالیٰ کے نزدیک بخیل عابد سے
بہتر ہے۔ (ترمذی)

بحالت تندرستی صدقہ دینے کی فضیلت

۱۴۴۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - لَئِنْ تَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدَرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ
مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهَا نَفْسُهُ عِنْدَ مَوْتِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان
کا اپنی تندرستی کے ایام میں ایک درہم خرچ (خیرات) کرنا مارنے کے وقت
سو درہم خرچ (خیرات) کرنے سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

سوت کے وقت خیرات کرنے والے کی مثال

۱۴۴۰ **وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:** مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِي يُهْدِي إِذَا شِيعَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتَّيَمِيمِيُّ ،

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرنے کے وقت خیرات کرے یا غلام کو آزاد کرے، اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی کو تحفہ کے طور پر اس وقت کھانا بھیجے کہ جب اس کا پیٹ بھرا ہوا ہو۔ (احمد - نسائی - دارمی - ترمذی)

ایمان اور بخل دو متضاد صفات ہیں

۱۴۴۱ **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:** خَصْمَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مَوْءٍ مِنَ الْبَخْلِ وَ سُوءِ الْخُلُقِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، (ترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں دو باتیں جمع نہیں ہوتیں یعنی بد خلقی اور بخل۔

بجمل کے لئے وعید

۱۴۴۲ **وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:** لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ تَخْبٌ وَلَا بَخِيلٌ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، (ترمذی)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکار اور بجیل جنت میں داخل نہ ہوگا اور نہ وہ شخص جو خیرات دے کر احسان و لامتناہی۔

بدترین خصلتیں کیا ہیں؟

۱۴۴۳ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:** شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شَجٌّ حَالِجٌ وَ جُبْنٌ حَالِجٌ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ سَنَدُهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْمَعُ الشَّخُّ وَالْإِيمَانُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی عادتوں میں دو بہت بُری عادتیں ہیں ایک تو انتہا درجہ کا بخل اور ایک نامردی۔ (ابوداؤد)۔ اور انشاء اللہ عنقریب حضرت ابو ہریرہ کی حدیث کہ بخل اور ایمان یکجا جمع نہیں ہو سکتے، کتاب الجہاد میں بیان کریں گے۔

فصل سوم

خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کی فضیلت

۱۴۴۴ **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا أَسْرَعُ بِكَ لِحَوْ قَالَا أَطُولُ كُنَّ يَدَا أَخَذُوا قَصَبَةً يَدَا رَعَوْهَا وَكَانَتْ سَوْدَةً أَطُولُ كُنَّ يَدَا أَفَعَلْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَ حَوْلَ يَدَيَا الصِّدْقَةِ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لِحَوْ قَالِيه زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصِّدْقَةَ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ،**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم میں سے کون آپ سے جلد ملے گا (یعنی آپ کی وفات کے بعد ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی) آپ نے فرمایا تم میں سے جس کے ہاتھ سب سے بڑے ہوں۔ یہ سن کر آپ کی بیویوں نے ایک سرکٹ ایا لکڑی لی اور ہاتھوں کو ناپنے لگیں۔ جناب سودہ رضی اللہ عنہا کے سب سے بڑے ہاتھ تھے لیکن بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ آپ کی مراد لمبے ہاتھوں سے صدقہ و خیرات کرنا تھا اور ہم میں پہلے حضرت زینب کا انتقال ہوا جو بہت خیرات کرتی تھیں۔ (بخاری)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں مجھ سے جلد ملنے والی لمبے ہاتھوں والی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بیویوں نے ہاتھوں کو ناپنا شروع کیا

اَطْوٰ لَدَانِيْدَا رَمِيْبُ لَا تَهْمَا كَا نَتَّ تَعْمَلُ يَدِيْهَا
وَتَقْصِدُ نِيْ
کہ کون ہے جس کے ہاتھ بڑے ہیں۔ چنانچہ ہم میں سے حضرت زینبؓ ہاتھ
بڑے تھے اس لئے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے سب کام کاج کرتی تھیں اور
خیرات کرتی تھیں۔

بنی اسرائیل کا ایک واقعہ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
(بنو اسرائیل میں سے) ایک شخص نے کہا کہ میں آج رات کو کچھ خیرات
کروں گا۔ چنانچہ وہ مال لے کر چلا اور (اندھیرے میں) ایک چور کو دے
آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج رات چور کو خیرات دی تھی
یہ سکر اس شخص نے کہا بولے اللہ! تیری ہی تعریف ہے چور کو صدقہ دے
پر اس کے بعد اس نے کہا۔ آج (رات کو) میں پھر خیرات کروں گا چنانچہ
وہ مال لے کر نکلا اور ایک زانی عورت کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی
تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات زانی عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس شخص نے یہ
سکر کہا "لے اللہ! تیری ہی تعریف ہو زانی عورت کو صدقہ دینے پر۔"
اس کے بعد اس نے کہا آج (رات کو) میں پھر خیرات کروں گا۔ چنانچہ وہ مال
لے کر نکلا اور ایک خوش حال شخص کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگو
میں چرچا ہوا کہ رات کو غنی کو صدقہ دیا گیا اس شخص نے سنا تو کہا بولے اللہ تیری
ہی تعریف ہے چور کو صدقہ دینے پر، زانی کو صدقہ دینے پر اور غنی کو صدقہ
دینے پر۔ پھر اس کو خواب دکھایا اور کہا گیا کہ (تیرے تمام صدقات
ہوئے) جو صدقہ تو نے چور کو دیا، ممکن ہے وہ اس کو چوری سے باز رکھے
اور جو صدقہ تو نے زانی کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کو زنا سے باز رکھے اور جو صدقہ تو نے غنی کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کے لئے موجب نصیحت
وغیرت ہو اور جو کچھ خدا نے اس کو دیا ہے وہ اس میں خرچ کرے۔ (بخاری و مسلم)

خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی برکت

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
کہ ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا کہ اُس نے ابر میں سے یہ آواز سنی۔ فلال
شخص کے باغ کو میراب کر۔ پھر وہ ابراہیم جانب کو بڑھا اور ایک پھریلی
زمین پر پانی برسایا اور وہ پانی چھوٹی چھوٹی ٹالوں سے ایک بڑے نالے
دریا میں جمع ہو کر آگے بڑھا وہ شخص (جو اس منظر کو دیکھ رہا تھا) یہ معلوم
کرنے کے لئے کہ یہ پانی کہاں جاتا ہے، پانی کے ساتھ ساتھ چلا، ناگہاں
اُس شخص نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے باغ میں سیلچ سے پانی کو اُدھر
اُدھر پھیلا رہا تھا۔ اس نے پوچھا اے خدا کے بندے تیرا نام کیا ہے؟
اس نے کہا میرا نام یہ ہے (یعنی وہی نام بتلایا جو اس نے ابر میں سنا

۱۴۸۲
۱۸
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ تَصَدَّقْتُ بِصَدَقَةٍ
فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا
بِعَدَّةٍ تَتَوَنُّ تَصَدَّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ
اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَا تَصَدَّقُ تَتَصَدَّقُ
فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا
بِعَدَّةٍ تَتَوَنُّ تَصَدَّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ
اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقُ تَتَصَدَّقُ
فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا
بِعَدَّةٍ تَتَوَنُّ تَصَدَّقُ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
عَلَى سَارِقٍ وَ زَانِيَةٍ وَ غَنِيٍّ فَأَنَّى فَتَقِيلُ لَهُ أَمَّا
صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ أَنْ يَسْتَعِيفَ عَنْ
سَرَقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِيفَ
عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَغْتَرُّ بِغِنًى
مِمَّا أَعْطَاكَ اللَّهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)
اور جو صدقہ تو نے زانی کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کو زنا سے باز رکھے اور جو صدقہ تو نے غنی کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کے لئے موجب نصیحت
وغیرت ہو اور جو کچھ خدا نے اس کو دیا ہے وہ اس میں خرچ کرے۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۸۳
۱۹
وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا
رَجُلٌ يُقْلَدُ مِنَ الْأَرْضِ فَمِمْعَ صَوْتًا فِي سَجَابَةِ
بِاسْمِ حَدِيقَةٍ فَلَا يَفْتَنُجِي ذَٰلِكَ النَّجَابَ فَأَفْرَغَ
مَاءَهُ فِي حِدَقَةٍ فَإِذَا شَرَجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاجِ
قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَنَتَبَعَ الْمَاءَ
فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حِدَقَتِهِمْ يُجَوِّلُ الْمَاءَ
بِمَسْحَاتِهِمْ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا أَسْمُكَ قَالَ
فَلَانُ الْأَسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّجَابَةِ فَقَالَ
لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِمَّا تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي

هَيَّا يَهْ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بِي
الْحَبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ
ثُمَّ يَكُ اسْتَأْذَنُكَ يَا لَذِي اعْطَاكَ اللّٰهُ الْوَنَاحِشَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَسَنَ وَالْمَالُ بَعِيدًا أَتَبَعُ بِهِ فِي
سَفَرِي فَقَالَ الْحَقُّوْكَ كَيْفَ قَالَ إِنَّهُ كَمَا فِي
أَعْرُفِكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْضُرُكَ النَّاسُ فَقِيلَ
فَاعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالُ
كَأَبَدٍ أَعَنَ كَابِدٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَدِّكَ
اللَّهُ إِلَا مَا كُنْتَ قَالَ وَآتَى الْاَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ
فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا أَوْرَدَ عَلَيْهِ مِثْلَ
مَا رَدَّ عَلَا هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَدِّكَ
اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَآتَى الْاَعْمَى فِي صُورَتِهِ
وَهَيَّا يَهْ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ ذَابَتْ سَبِيلُ
يُ انْقَطَعَتْ بِي الْحَبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي
الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يَكُ اسْتَأْذَنُكَ يَا لَذِي رَدَّ
عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَعُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ
كُنْتُ أَعْمَى فَدَدَ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ
وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا
أَخَذَتْهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا بَنَيْتُمْ
فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَا صَاحِبَيْكَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فرشتے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھر اور خدا
اس کی بنیائی اس کو رحمت فرمادی۔ پھر فرشتے نے اس سے پوچھا کس قسم کا
مال تجھ کو پسند ہے؟ اس نے کہا بکریاں۔ چنانچہ اس کو زیادہ بچے دیے والی
بکریاں دی گئیں۔ پس ان تینوں کے مال میں خدا نے برکت دی اور
کوڑھی اور گنچے کے اونٹوں اور گایوں سے جنگل بھر گئے اور اندھے کی
بکریوں کے ریوڑ تمام دادیوں میں نظر آنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں کہ اس کے بعد فرشتہ اپنی اسی شکل و صورت میں جس میں پہلے
آیا تھا کوڑھی کے پاس پہنچا اور کہا میں ایک مسکین آدمی ہوں میرا سفر کا
سامان جاتا رہا ہے پس اب منزل مقصود تک پہنچنا خدا کی مہربانی سے
ہو سکتا ہے یا تیرے سبب، پس میں تجھ سے اس کی ذات کا واسطہ دے کر
جس نے تجھ کو اچھا رنگ اچھی جلد اور مال دیا ہے ایک اونٹ مانگتا ہوں
کہ اس کے ذریعہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاؤں۔ کوڑھی نے اس کے
جواب میں کہا میرے اوپر بہت سے حقوق ہیں یعنی بہت سے حقدار
موجود ہیں۔ ان کی موجودگی میں تجھ کو کوئی حق نہیں پہنچتا، فرشتے نے اس کے
جواب میں کہا۔ میں تجھ سے واقف ہوں تو وہی کوڑھی ہے جس کے لوگ
نفرت کرتے تھے۔ اور تو فقیر تھا خدا نے تجھ کو مال عطا فرمایا۔ کوڑھی نے
اس کے جواب میں کہا یہ مال مجھ کو نسل بعد نسل اپنے خاندان سے ملتا ہے۔
فرشتے نے کہا تو جھوٹا ہے تو خدا تعالیٰ تجھ کو پھر ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو
پہلے تھا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اپنی اسی صورت میں گنچے
کے پاس پہنچا اور اس سے بھی کہا جو کچھ کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی
وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا۔ پس فرشتہ نے کہا تو جھوٹا ہے تو خدا

تجھ کو ایسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد فرشتہ اپنی اسی شکل میں اندھے کے پاس پہنچتا ہے، اور
کہتا ہے کہ میں ایک مرد مسکین اور مسافر ہوں میرا سامان سفر جاتا رہا ہے، پس اب منزل مقصود تک پہنچنا خدا کی غایت سے ممکن ہے یا تیرے ذریعہ
سے۔ لہذا میں تجھ سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تجھ کو دوبارہ بنائی۔ بخشی ہے، ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس کے ذریعہ سے اپنا سفر پورا کر لوں
اندھے نے یہ منکر کہا۔ میں واقعی اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے میری بنیائی مجھ کو دالیں بخشی، پس تجھ کو جتنی (بکریاں) ضرورت ہو لے جا اور جس
قدر تیرا جی چاہے چھوڑ جا۔ قسم ہے خدا کی میں تجھ کو تکلیف نہیں دوں گا اس چیز کی دالیں کے لئے جو تو لے گا۔ فرشتہ نے یہ منکر کہا تو اپنا مال
اپنے پاس رکھ، تم لوگوں کا امتحان لیا گیا تھا، خدا تجھ سے راضی اور خوش ہوا۔ اور تیرے (ان ساتھیوں سے خدا ناراض ہوا۔
(بخاری و مسلم)

کسی سائل کو واپس لوٹانے سے بہتر ہے کہ اسے کچھ نہ کچھ دے دیا جائے۔

حضرت امّ مجید کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! مسکین میرے دروازہ پر آکر کھڑا
ہوتا ہے اور مجھ کو شرم آتی ہے اس لئے کہ اس کو دینے کے لئے میں اپنے

۱۱۵۱ وَعَنْ أُمِّ الْمُجِيدِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
الْمَسْكِينُ لَيَقِفَنَّ عَلَيَّ بَابِي حَتَّى اسْتَجِيَّ فَلَا أَحَدًا فِي
بَيْتِي مَا أَدْفَعُ فِي يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

گھر میں کچھ نہیں پائی۔ آپ نے فرمایا اگر تیرے پاس جلا ہوا کھر بھی موجود ہو تو وہی اس کے ہاتھ پر رکھ دے یعنی معمولی سے معمولی چیز ہی دیدے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ فَعِيَ فِي يَدِهِ وَكَوْظِلْفًا مَحْرَقًا -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

ایک سبق آموز واقعہ

حضرت عثمان رضی کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی کو دیکھے ہوئے گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ کے طور پر بھیجا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت پسند تھا۔ ام سلمہ رضی نے خادمہ سے کہا کہ اس گوشت کو گھر میں رکھ دے شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں۔ چنانچہ لونڈی نے گوشت کو طاق میں رکھ دیا پھر ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ اے گھر والو! صدقہ دو، اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے۔ اس سے کہا گیا خدا تجھ کو برکت دے۔ سائل یہ سن کر چلا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور فرمایا۔ ام سلمہ رضی تمہارے ہاں کوئی چیز ہے کہ میں اس کو کھاؤں؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ پھر ام سلمہ رضی نے لونڈی سے کہا جا اور وہ گوشت لے آ۔ لونڈی گئی اور طاق میں گوشت کو نہ پایا بلکہ اس کی جگہ سفید پیچر کا ایک ٹکڑا دیکھا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا وہ گوشت سفید پیچر کا ٹکڑا بن گیا اس لئے کہ تم نے اسے سائل کو نہیں دیا۔ (بیہقی)

۱۴۸۱ وَعَنْ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ سَلَمَةَ بَضْعَةً مِّنْ تَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ اللَّحْمَ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ فِي كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَقَالُوا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَطْعَمُهُ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ أَهْضِي فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَلِكَ اللَّحْمَ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةً مَّرْوَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذَلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرَّةً لِّمَا لَمْ تُعْطُوهُ السَّائِلَ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

خدا کے نام پر سوال کرنے والے کا سوال پورا نہ کرنے کی مذمت

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو اس شخص کو نہ بتلاؤں جو لوگوں میں خداوند تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا ہے؟ صحابہ رضی نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لوگوں میں بدترین شخص خدا کے نزدیک وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔ (احمد)

۱۴۸۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْ ذَا قِيلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِي يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَ لَا يُعْطَى بِهِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

مال و زر کے بارہ میں حضرت ابوذر کا مسلک اور ان کا جذبہ زہد

حضرت ابوذر رضی کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی سے حاضری کی اجازت چاہی۔ حضرت عثمان رضی نے اجازت دے دی۔ اُس وقت ابوذر رضی کے ہاتھ میں لاٹھی تھی (جب ابوذر بیٹھ گئے) حضرت عثمان رضی نے رکعت سے جو وہاں موجود تھے کہا۔ اے کعب! عبد الرحمن نے وفات پائی او مال چھوڑ گئے پس تم اس مال کی نسبت کیا رائے رکھتے ہو؟ حضرت کعب نے کہا اگر وہ مال میں سے خدا کا حق نکالتے تھے، یعنی زکوٰۃ ادا کرتے تھے تو مجھ سے نہیں (یعنی اس کو جمع کر کے چھوڑ جانے پر کوئی خوف نہیں۔ یہ سن کر) ابوذر رضی

۱۴۸۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ وَبَيَّذَهُ عَصَاةً فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تُوْفِيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَصِلُ مِنْهُ حَقُّ اللَّهِ فَلَا يَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاةً فَضْرَبَ كَعْبًا قًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَتَى فِي هَذَا الْجَبَلِ ذَهَبًا أُنْفِقْتُهُ وَ

يَتَقَبَّلُ مِنِّي أَذَرُ خَلْفِي مِنْهُ سِتَّ أَدَاخِي أَنَشُدُكَ
يَا اللَّهُ يَا عُمَانُ أَسْمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَوَاقٍ حَتَّى
نَعْمَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

پالیں درہم - اس کے بعد ابوذر رضی اللہ عنہ نے (امیر المؤمنین) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہل عثمان میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں، تم نے بھی اس کو سنا ہے تین مرتبہ ابوذر نے یہ الفاظ کہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں (میں نے بھی سنا ہے)۔ (احمد)

ماسوا اللہ کی طرف التفات مقام قرب سے باز رکھتا ہے

۱۴۸۹
۲۵
وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ الْعَصْرُ ثُمَّ قَامَ
مُسْرِعًا فَخَطَى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ
نِسَائِهِمْ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ
قَدَامِي أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا عَنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ
شَيْئًا مِمَّنْ تَبَرَّعْتُ فَفَكَرْتُ أَنِّي تَحْسِنِي
فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنْتُ خَلَفْتُ فِي الْبَيْتِ
تَبَرَّعًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَفَكَرْتُ أَنِّي تَحْسِنِي

حضرت عقبہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ آپ سلام پھیر کر فوراً اٹھے اور لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے اپنی بعض بیویوں کے گھر کی طرف متوجہ ہوئے۔ لوگ یہ دیکھ کر گھبرا گئے۔ جب آپ واپس آئے اور دیکھا کہ لوگ آپ کی محبت سے حیران ہیں تو فرمایا مجھ کو سونے کی ایک چیز یاد آگئی جو ہمارے پاس تھی پس براجمان میں نے کہ وہ چیز مجھ کو تقرب الہی سے باز رکھے پس میں اس کو تقسیم کر دینے کے لئے آئے۔ (بخاری)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا میں سونے کا ایک ڈلا گھر میں چھوڑ آیا تھا جو زکوٰۃ کا تھا پس میں نے اس کو براجمان سمجھا کہ رات کو اس کو اپنے پاس رکھوں۔

نبی اپنے پیچھے مال نہیں چھوڑتا

۱۴۹۰
۲۶
وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي مَرَضِهِ سِتَّةُ دَنَانِيرَ
أَوْ سَبْعَةٌ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ أَقْدِفَهَا فَشَغَلَنِي وَجُعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا مَا فَعَلْتُ السَّيِّئَةُ أَوْ السَّبْعَةُ
قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجُعَكَ فَدَعَا
بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِي كَفِّهِ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللَّهِ
لَوْ لَفِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَذِهِ عِنْدَكَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے زمانہ میں میرے پاس آپ کے چھ یا سات دینار تھے (اشترفیاں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں لیکن آپ کے درد یا بیماری نے مجھ کو مشغول رکھا اور میں ان کو تقسیم نہ کر سکی اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ وہ چھ یا سات اشترفیاں کیا ہوئیں؟ میں نے عرض کیا آپ کی بیماری کی مشغولیت کے سبب میں ان کو تقسیم نہ کر سکی۔ پھر آپ نے ان اشترفیوں کو طلب فرمایا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے نبی کا یہ خیال ہے کہ وہ خدائے عز و جل سے ملاقات کرے اس حال میں کہ یہ اشترفیاں اس کے پاس ہوں۔ (احمد)

ذخیرہ اندوزی کی بجائے توکل علی اللہ کی تعلیم

۱۴۹۱
۲۷
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى بِلَالٍ وَعِنْدَهُ صِدْقَةٌ مِمَّنْ تَمَرٍ
فَقَالَ مَا هَذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ لِي دَخَرْتُهِ لِعَدُوِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا بلال! یہ کیا ہے؟ بلال نے عرض کیا۔ ایک چیز ہے جس کو میں نے کل کے لئے

فَقَالَ أَمَا تَحْشَى أَنْ تَرَى لَهُ عَذَابًا جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْفَقَ يَابِلًا وَلَا تَحْشَى مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِفْلَاحًا -

جمع کیا ہے (یعنی آئندہ کے لئے)۔ آپ نے فرمایا کیا تو اس سے نہیں ڈرتا کہ دوزخ کی آگ میں قیامت کے دن اس کا بخار بنے؟ بلال اس کو خرچ کر دے اور عرشِ عظیم کے مالک سے افلاس و فقر کا خوف نہ کر۔

(رواہ البیہقی) (بیہقی)

سخاوت کی فضیلت

۱۴۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَنْ كَانَ سَاجِدًا آخَذَ بَعْضُهَا فَلَاحُ يَتْرُكُهُ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَالشَّجَرَةُ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ مَنْ كَانَ سَاجِدًا آخَذَ بَعْضُهَا فَلَاحُ يَتْرُكُهُ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، سخاوت ایک درخت ہے جنت میں، پس جو شخص سجدی ہوگا وہ اس درخت کی ٹہنی کھڑے گا اور وہ ٹہنی اس وقت تک نہ چھوڑے گی جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کر لے گی اور بخل ایک درخت ہے دوزخ میں، پس جو شخص بخلی ہوگا وہ اس درخت کی ایک ٹہنی کھڑے گا اور وہ ٹہنی اس کو اس وقت تک نہ چھوڑے گی جب تک اس کو دوزخ میں داخل نہ کر لے گی۔

(بیہقی در شعب الایمان)

صدقہ دافع بلا ہے

۱۴۹۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِهَا لِقَدَرِهَا فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا - (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جلدی کرو صدقات و خیرات دینے میں (یعنی مرنے سے پہلے پہلے صدقہ و خیرات کرو) اس لئے کہ صدقہ سے بلا نہیں بڑھتی (یعنی صدقہ بلا کو روکتا ہے)۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

فصل اول

خدا کی راہ میں خرچ کیا جانے والا غیر حلال مال قبول نہیں ہوتا

۱۴۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَصَبَتْ قَاعِي شِمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِمِثْلَيْهِ ثُمَّ يَرْبِّهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يَرْبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْ لَا حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص خیرات کرے کھجور کے برابر پاک و حلال کمائی سے اور خدا تم پاک و حلال ہی کو قبول کرتا ہے وہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر پالتا اور بڑھاتا ہے اس خیرات کو خیرات کرنے والے کے لئے جس طرح کہ پالتا ہے کوئی تمہارا اپنے بچھڑے کو یہاں تک کہ ہو جاتی ہو وہ خیرات (یا اس کا ثواب) پہاڑ کے مانند۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا

۱۴۹۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنْفَقْتُمْ صَدَقَةً مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا أَوْ مَا تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْهَمَ أَحَدُهُمُ الْآخَرَ رَفَعَهُ اللَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا (بلکہ اس میں برکت ہوتی ہے) اور کسی کا قصور معاف کر دینے سے (انتقام کی قدرت رکھنے کے باوجود) اللہ تم اس بندے کی (جس نے معاف کیا) عزت بڑھاتا ہے اور

نہیں تو واضح کرتا کوئی شخص خدا کے لئے مگر خدا اس کا رتبہ بڑھاتا ہے۔ (مسلم)

اعمال خیر سے منسوب جنت کے دروازے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص دوہری یاد دہانی چیز خدا کی راہ میں خرچ کرے (مثلاً دو روپے یاد دہن کرے یا دو کپڑے) تو بلایا جائے گا (اس کو بہشت کے دروازوں سے اور جنت کے کئی دروازے ہیں۔ پس جو شخص نمازی ہوگا (یعنی زیادہ نماز پڑھنے والا) اس کو جنت کے باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا۔ اور جو شخص جہاد کرنے والا ہے (یعنی خدا کی راہ میں بہت لڑا ہے) اس کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور جس شخص نے بہت خیرات کی ہے اس کو باب الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ رکھے والا ہے (یعنی جس نے کثرت سے روزے رکھے ہیں) اس کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ یہ سکر حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ بظاہر اس کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ان سب دروازوں سے کسی کو بلایا جائے جبکہ اس کو ایک دروازہ سے بلایا جا چکا اور وہ جنت میں داخل ہو چکا ہو) لیکن بائیں ہمہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کو سارے دروازوں سے بلایا جائے۔ آپؐ فرمایا ہاں اور مجھ کو امید ہے (اے ابو بکرؓ) تم ان لوگوں میں سے ہو گے۔ (بخاری و مسلم)

۴۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّقَى زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَيَّ مِنْ دُعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَادْجُوا أَنْ تَكُونُوا مِنْهُمْ۔

حضرت ابو بکرؓ کا مرتبہ عبودیت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابو بکرؓ نے عرض کیا میں۔ پھر آپؐ نے پوچھا تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟ ابو بکرؓ نے عرض کیا میں۔ پھر آپؐ نے پوچھا تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ پھر آپؐ نے پوچھا تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی؟ ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ آپؐ فرمایا جس میں یہ باتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا۔ (مسلم)

۴۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَبَهُ مِنْكُمْ الْيَوْمُ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

کمزور چیز کے تحفہ کو حقیر نہ سمجھا جائے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کو مخاطب کر کے کہ لے مسلمان عورتو! نہ حقیر سمجھے کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو (ہیرہ یا صدقہ بھیجنے میں) اگرچہ وہ بکری کی گھری ہی کیوں نہ ہو (بخاری و مسلم)

۴۹۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِحَارَتِهَا وَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) كَوْفَرٍ مِنْ شَاةٍ۔

ہر نیک عمل صدقہ ہے

حضرت جابرؓ اور حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نیک صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۹۹ وَعَنْ جَابِرٍ وَحَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کسی بھی نیک کام کو کمتر نہ جانو

۱۸۰۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلَقَّى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيقٍ - (رواه مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی میں سے تو کسی چیز کو حقیر اور معمولی نہ جان اگرچہ (وہ نیکی بھی ہو کہ) تو اپنے بھائی سے بتا کر چہرہ بنا کر ملاقات کرے۔ (مسلم)

کماؤ اور خیرات کرو

۱۸۰۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ يَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِزَّ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُونَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَأْمُرَ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيُكْسِرُ عَيْنَ الْمَشْرِيقِ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اگر کسی کے پاس (صدقہ دینے کو) کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا دونوں ہاتھوں سے کام کر کے مال حاصل کرے، اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور خیرات بھی کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر پوچھا اگر اس کی بھی قوت نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا غلین، حاتمہ اور درد خواہ کی مدد کرے (جسم سے یا مال سے) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ابھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا نیک کاموں کی ہدایت کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا اپنے آپ کو بُرائی سے بچائے (یعنی نہ تو خود بُرا کام کرے اور نہ دوسروں کو بُرے کام میں مبتلا ہونے دے) پس یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

انے جسم کے مفاسل کی طرف سے بطور شکر صدقہ دینا چاہیے

۱۸۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَسْلَمَةٍ مِنْ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الرَّثَيْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَجِدُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَنَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَكُلُّ يَمِيْطٍ أَلَا ذِي عَيْنٍ الطَّيِّبُ صَدَقَةٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے بدن میں جتنے جوڑے ہیں ان میں سے ہر ایک پر صدقہ واجب ہے روزانہ۔ پس دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا یہ بھی صدقہ ہے، اور مدد دینی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں یا اس کا سامان بار کرنے میں یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور برائے نماز مسجد جانے میں جو قدم اٹھاتا ہے یہ بھی صدقہ ہے اور راستہ سے کسی موذی چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

مفاسل جسم کی تعداد اور ان کی نادر و نازخ سے حفاظت

۱۸۰۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِينَ مَقْصَلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمَدَ اللَّهَ وَهَلَّلَ اللَّهَ وَسَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَعَزَلَ حَجَرَ أَعْيُنَ طَوَائِفِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمْرًا بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِينَ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ بِحَدِّ زُخْرٍ نَفْسُهُ عَيْنُ النَّارِ - (رواه مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا گیا ہے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر (یعنی اس کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑے ہیں) پس جو شخص اللہ اکبر کہے اللہ کی حمد کرے لا اِلهَ اِلَّا اللہ کہے سبحان اللہ کہے اور اللہ سے استغفار کرے اور دور کرے پتھر کو لوگوں کے راستہ سے یا ہڈی اور کانٹے کو راستے سے ہٹائے یا نیک بات کسی کو بتائے اور بُری بات سے روکے اور یہ سب باتیں تین سو ساٹھ تک ہو جائیں تو وہ شخص اس روز اس طرح چلتا ہے گویا اس نے اپنے آپ کو آگ سے دور رکھا ہے۔ (مسلم)

صدقات معنوی

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر تبسّم (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر کبیر (یعنی اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے اور ہر تحمید (یعنی الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (یعنی لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے اور نیک بات کی ہدایت کرنا صدقہ ہے اور بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور بیوی یا نو بڑی سے محبت کرنا صدقہ ہے۔ صحابہؓ نے یہ سنکر پوچھا یا رسول اللہؐ پوری کرتا ہے ہم میں سے ایک آدمی اپنی شہوت کو اور اس میں بھی اس کو ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ تو بھلاؤ کہ اگر وہ حرام میں اپنی شہوت کو پورا کرتا تو اس پر گناہ ہوتا یا نہیں اسی طرح اس کا حلال طریقہ پر شہوت کو پورا کرنا موجب ثواب

۱۸۰۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بَعْضِ أَحَادِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ أَهْدَى أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهِ وَرْدٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَتْ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ۔

درِوَاۃٔ مُسْلِمٍ ہے۔ (مسلم)

بہترین صدقہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین صدقہ وہ زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کسی کو دودھ پینے کے لئے عاریتاً دے دی جائے اور پھر وہ زیادہ دودھ دینے والی بکری جو دودھ پینے کے لئے کسی کو دے دی جائے کہ وہ صبح کو برتن بھر کر دودھ دیتی ہے اور شام کو بھی برتن بھر دیتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللَّفْحَةُ الصَّغِيرُ مِئْذَةٍ وَالشَّاةُ الصَّغِيرُ مِئْذَةٍ تَعْدُو بَابًا وَتَرْوُحُ بِأُخْرٍ۔

رُتَّفَقَ عَلَيْهِ

کھیتی کا نقصان اور اس پر ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیت بوائے اور اس میں سے انسان پرندہ اور چیز کھائیں تو یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس میں سے جو کچھ خرچ کیا جائے وہ بھی صدقہ ہے۔

۱۸۰۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْماً أَوْ يَزْرِعُ زَرْعاً قَبْلَ كُلِّ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَيْهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ۔ (رُتَّفَقَ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سَرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کا باعث ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بیکار عورت کی بخشش کی گئی (اس بنا پر) کہ وہ راستہ سے گزر رہی تھی کہ اس نے کنویں کے پاس ایک کتا دیکھا جو پیاس سے اپنی زبان نکالے ہوئے تھا اور قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر دے پس اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اپنی اورھنی میں باندھ کر کنویں سے اس کے لئے پانی کھینچا۔ اس کام کے سبب اس کی بخشش کی گئی۔ پوچھا گیا کیا جانوروں پر احسان کرنے میں بھی ہم کو ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہر جاندار کے احسان کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَفَرَ لِمَرْأَةٍ لَا مَوْلَاةَ مَدَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رِجْلِ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَذَرَعَتْ حُقُقَهَا فَأَوْقَفَتْهُ بِخِمَارِهَا فَذَرَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغَفَرَ لَهَا بِذَلِكَ قِيلَ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ ذَاتٍ لَبِيذٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔ (رُتَّفَقَ عَلَيْهِ)

جانوروں کے ساتھ بے رحمی باعث گناہ ہے

۱۸۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَابٌ أَمَدٌ لَا فِي هَرَجٍ أَمْسَكْتُمْهَا حَتَّى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ فَلَمْ تَكُنْ تَطْعُمُهَا وَلَا تَرْضِيهَا فَتَأْكُلُ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ - رُتِفَتْ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کے سبب عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی۔ وہ نہ تو اس کو کھانے کو دیتی اور نہ کھولتی تھی کہ زمین کے جانوروں میں سے وہ کچھ کھا لیتی۔ (بخاری و مسلم)

راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کا اجر

۱۸۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِعُضْوٍ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ لَا نَحِيتُ هَذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَأَيُّوْمِهِمْ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ - رُتِفَتْ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک ایسے درخت کے ٹہنے پر سے گزرا جو درمیان راہ میں واقع تھا اور کہا کہ میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے دور کروں گا تاکہ وہ اسے اذیت نہ پائیں پس داخل کیا گیا اس کو جنت میں (اُس کے اس عمل کی بنا پر)۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَسَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک شخص کو جنت میں دیکھا کہ موج مارتا پھرتا تھا محض اس بنا پر کہ اس نے راستہ پر سے ایک درخت کو کاٹ کر پھینک دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مسلم)

۱۸۱۱ وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَنْفَعُ بِهِ قَالَ اخْرِجِ الْوَذْيَ عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا نبی اللہ! مجھ کو کوئی ایسی بات بتائیے کہ میں اس سے نفع پاؤں۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کے راستے سے موذی چیز کو دور کیا کر (مسلم)

۱۸۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمَدِيَّةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ افْتَقُوا السَّلَامَ وَاطْمَعُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ يَسْرًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اور عنقریب عدی بن حاتم کی حدیث ”الْفَوَائِدُ“ علامات نبوت کے باب میں انشاء اللہ ہم بیان کریں گے۔

فصل دوم

رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم

۱۸۱۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَآطُوا عِيَالَكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا چہرہ دیکر مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔ آپ نے سب سے پہلے (مدینہ پہنچ کر) فرمایا۔ لوگو! سلام کو پھیلادو، یعنی پکار کر کہو (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ رشتہ داروں سے سلوک کرو اور رات کو اس وقت نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہیں۔ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔ (ترمذی)

غریبوں کو کھانا کھلانے کا حکم

۱۸۱۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَآطُوا عِيَالَكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرو (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ۔ بلند آواز سے

سلام کرو تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو گے۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

صدقہ، خاتمہ بخیر کی سعادت سے نوازتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ خدا کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(ترمذی)

ہر نیکی صدقہ ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ امر بھی نیکی میں داخل ہے کہ اپنے چہرے کو بتااش بنا کر اپنے بھائی سے ملاقات کرے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی بھر دے۔ (احمد - ترمذی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا ہنسنا یا مسکنا صدقہ ہے اور تیرا نیک بات کہنا صدقہ ہے اور تیرا بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور تیرا کسی بے نشان زمین میں راستہ بنا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور اندھے کو یا اس شخص کو جس کو کم نظر آتا ہو ہاتھ پیر کر کے جانا تیرے لئے صدقہ ہے اور راستے سے پتھر کاٹنا اور ہڈی کا دور کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے بھائی کے ڈول میں پانی بھر دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ (ترمذی - اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

کنواں کھدوانا بہترین صدقہ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ام سعد رضی اللہ عنہا (یعنی والدہ) فوت ہو گئیں، پس کونسا صدقہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا پانی۔ پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھودا اور کہا یہ کنواں صدقہ ہے ام سعد کے لئے۔ (ابوداؤد - نسائی)

غریب مساکین کو کپڑا پہنانے کی فضیلت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی نئے مسلمان کو کپڑا پہنائے اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے سبز حلقوں میں سے محلہ پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مہر کی ہوئی شراب میں سے پلائے گا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

الطَّعَامُ وَافْتَوُا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ سَلَامًا
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۸۱۳ وَعَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئَ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَذْفَعُ مَيْبَةَ الشُّوْءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ يَكُلَّ أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ وَأَنْ تُفَرِّغَ مِنْ دُلُوكَ فِي إِنْسَاءِ أَخِيكَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِشْرَاؤُكَ الرَّجُلَ فِي الْأَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ التَّوَدَّى الْبَصِيرَ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَامَا طَنَّاكَ الْحُجَّيَّ وَالشُّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاقُكَ مِنْ دُلُوكَ فِي دُلُوكِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۱۸۱۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بَيْدًا وَقَالَ هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا مُسْلِمُ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خَضِرِ الْجَنَّةِ وَآيُّهَا مُسْلِمُ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جَوْعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَآيُّهَا مُسْلِمُ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُومِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے صدقات بھی ہیں

۱۸۱۹/۲۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْمَالِ لِحَقًّا سَوِيَّ الزَّكَاةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبَدَأُ أَنْ تُولُوا أَوْ حَقُّكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ -
 حضرت فاطمہ بنت قیس کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔ پھر آیت یہ پڑھی لَيْسَ الْبَدَأُ أَنْ تُولُوا أَوْ حَقُّكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ -
 یہی نہیں ہے کہ اپنے منہ کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو۔
 (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

پانی و نمک مینے سے انکار نامناسب ہے

۱۸۲۰/۲۶ وَعَنْ بُحَيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ
 حضرت بحیسہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کونسی چیز ہے جس سے منع کرنا یا جس کو نہ دینا جائز نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا پانی۔ پھر پوچھا اور کونسی چیز ہے جس کو نہ دینا ممنوع ہے؟ آپ نے فرمایا نمک۔ پھر پوچھا اور کونسی چیز ہے جس سے انکار کرنا منع ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے لئے بھلائی نہ کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

بنجر زمین کو قابل کاشت بنانا کارِ ثواب ہے

۱۸۲۱/۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَ أَرْضًا مَبْنِيَّةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَاثِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ مَدَدُ قَلْبِهِ
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خشک و بنجر زمین کو آباد کیا یعنی افتادہ زمین پر کھیتی کی تو اس میں بھی اس کے لئے ثواب ہے اور جو چیز کھیت میں سے (جہاں اور آدمی) کھا جائے وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (دارمی)

کوئی چیز عاریۃ یا ترض مینے کی فضیلت

۱۸۲۲/۲۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَعَ مَنَعَةً لَبَنٍ أَوْ دَرَقٍ أَوْ هَدْيٍ زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عَتَقِ رَقَبَةٍ - (رواہ الترمذی)
 حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو دودھ پینے کے لئے دودھ کا جانور دے یا زرد نقد قرص سے یا گلی کو چھین کسی کو راہ بتلائے اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

نصائح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۲۳/۳۰ وَعَنْ أَبِي جَرْرَجٍ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ آتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَقْبِضُ النَّاسَ عَنْ رَأْيِهِمْ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَدَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلْ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِنْ أَصَابَكَ ضَرْفٌ فَدَعُوهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَ -
 حضرت ابی جررج جابر بن سلیم کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو میں نے دیکھا ایک شخص کو کہ لوگ اس کی رائے پر چلتے ہیں۔ یعنی جو کچھ وہ کہتا ہے لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا یہ خدا کے رسول ہیں ان پر خدا کی رحمت ہو اور سلام۔ میں آپ کے پاس گیا اور کہا عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ میں نے دو مرتبہ یہ الفاظ کہے۔ آپ نے فرمایا عَلَيْكَ السَّلَامُ نہ کہہ کیونکہ عَلَيْكَ السَّلَامُ کہنا میت کی دعا ہے بلکہ السَّلَامُ عَلَيْكَ کہہ۔ میں نے کہا تم خدا کے رسول ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں، میں اس خدا کا رسول ہوں کہ جب تجھ کو کوئی ضرر پہنچے اور تو اس کو پکارے تو

وہ دُور کرے تیری تکلیف کو اور تو قحط سالی میں مبتلا ہو کر اس کو
پکارے تو وہ زمین پر بے حد پید کرے اور جب تو کسی ایسی زمین میں
ہو جو بانی اور درخت سے خالی ہو یا کسی ایسے جنگل میں ہو جو آبادی سے
دُور ہو اور تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس سے دُعا کرے تو وہ
تیرے لئے تیری سواری کو واپس بھیج دے۔ جابر رض کا بیان ہے
یہ سن کر میں نے عرض کیا۔ مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا تو کسی کو
بُرانہ کہہ۔ جابر رض کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو بُرانہ کہا نہ اُڑا
کو نہ غلام کو نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو۔ پھر آپ نے فرمایا۔ نیکی کی کسی بات
کو حقیر سمجھ اور جب تو اپنے بھائی سے بات کرے تو اپنے چہرے کو
شگفتہ بنا کر بات کر کہ یہ بھی نیکی میں سے ہے اور اپنی ازار (تہبند) کو
نصف پنڈلی تک اونچا رکھ اور اگر اتنا اونچا تجھ کو پسند نہ ہو تو ٹخنوں
تک اور ازار کو نیچا لگانے سے خود کو بچا۔ اس لئے کہ یہ تکبر کی علامت
ہے اور خدا تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو شخص تجھ کو گالی دے
اور شرمندہ کرے تیرے اس عیب کی بنا پر جو اس کو معلوم ہے۔ مگر تو اس
کے عیب پر جو تجھے معلوم ہے اس کو شرم نہ دلا اس لئے کہ اس کا گناہ اسی
پر ہوگا۔ (ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تیرے لئے
اس کا ثواب ہوگا اور اس پر اس کا وبال۔

جو خدا کی راہ میں خرچ کر دیا وہ باقی ہے اور جو موجود رہا وہ ذاتی ہے

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ صحابہؓ نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی ﷺ علیہ
وسلم نے ان سے پوچھا۔ کیا اس بکری میں سے کچھ باقی ہے؟ عائشہ رض نے کہا
صرف ایک شانہ باقی بچا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ساری بکری باقی ہو یعنی اس
کا ثواب (بجز شانہ کے۔ (ترمذی)

دوسروں کی ستر پوشی کرنے والے کا خدا محافظ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
یہ فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے تو جب تک اس
کپڑے کی ایک دھجی بھی باقی رہے گی وہ شخص (پہنائے والا) خدا کی امان
میں رہے گا۔ (احمد۔ ترمذی)

پوشیدہ طور پر صدقہ دینے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا تین شخص ہیں جن کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ ایک تودہ جو رات
کو اٹھ کھڑا ہوا اور قرآن کی تلاوت کرے۔ دوسرا وہ شخص جو (نفل) صدقہ

إِنَّ أَحَبَّ إِلَيْكَ عَامٌ سَنَةٍ خَدَعَتْهُ أَثَبَّتَهَا لَكَ
وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَا فَضْلَتْ رَاحِلُكَ
خَدَعَتْهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ ائْتِ قَالَ
لَا تَسُبُّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَ ذَلِكَ
وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا
تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ
أَخَاكَ وَأَنْتَ مُتَبَسِّطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ إِنَّ ذَلِكَ
مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِذَا رَكَ إِلَى نِصْفِ
السَّاقِ فَإِنَّ أَيْتَ قَالَةَ الْكُعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَ
إِسْبَالَ الْأَزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنْ أَمَدَّ شَتَمَكَ وَعَيْدَكَ
بِمَا يَعْلَمُ فَبِكَ فَلَا تُعَيِّدْ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا
وَبَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ۔ (رواه أبو داود)
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيثُ السَّلَامِ
وَفِي رِوَايَةٍ فَبِكُونُ لَكَ أَجْرٌ ذَلِكَ وَ
بِأَلِّهِ عَلَيْهِ۔

۱۸۲۳
۳۱
وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا
كَيْفَهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَيْفَهَا۔

(رواه التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

۱۸۲۵
۳۲
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا
كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ۔

(رواه أحمد و التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۲۶
۳۳
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ
يُحِبُّهُمُ اللَّهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ وَرَجُلٌ
يَبْصُقُ بِبَصَدَقَةٍ يَمِينِهِ يُخْفِيهَا أَرَاةً قَالَ مِنْ

شَالِهَ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سِرِّيَّةٍ قَالَهُمْ اَمْحَبُّهُ
فَاَسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ

درواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ
اَحَدُهُمَا وَآيَةُ أَبُو بَكْرٍ بَيْنَ عَيَّاشٍ كَثِيرُ الْعَلَطِ -
۱۸۲۶
۳۳۷
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ فَاَمَّا
الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ فَرَجُلٌ اَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ
بِأَلَّهِمْ وَلَمْ يَسْأَلَهُمْ لِقَاءَ أَبِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَنَعَوْهُ
فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِدًّا اَلَا يَعْلَمُ
بِعِطِيَّتِهِ اَلَا اللَّهُ وَالَّذِي اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا
لَيْلَتَهُمْ حَتَّى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا
يُعَدُّلُ بِهِ قَوْمٌ مَضَعُوا رُءُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي
وَيَتَلَوُّ اِيَّايَ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سِرِّيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ
فَهَزِمُوْهُ اَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يَقْتُلَ اَوْ يَفْتَحَ
لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ
الزَّانِي وَالفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّالِمُ -
(درواہ الترمذی) وَالتَّاسِي مِثْلُهُ وَلَمْ
يَذْكُرْ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ

دائیں ہاتھ سے اس طرح دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو تیسرا وہ شخص
جو کسی لشکر میں شامل ہو، اس کے ساتھیوں کو شکست ہو گئی ہو اور وہ دشمن
کے سامنے ٹھہرا ہے۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غیر محفوظ
ہے اس کا ایک راوی ابو بکر بن عیاش بہت غلطی کرتا ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین
شخص ہیں جن کو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخص ہیں جن سے
اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے جن لوگوں کو خدا دوست رکھتا ہے ان میں
ایک تو وہ ہے جس نے ایک ایسے شخص کو صدقہ دیا جو اپنی قوم کے پاس مانگے
گیا تھا اور اس نے قوم سے حق قرابت کے نام پر نہیں بلکہ خدا کے نام پر سوال
کیا تھا لیکن قوم نے اس کو دینے سے انکار کر دیا۔ پس قوم ہی میں سے ایک
شخص باہر نکلا۔ آگے بڑھا اور چپکے سے اس طرح اس کے سوال کو پورا کر دیا کہ
موائے خدا تم کے اور اس شخص کے جس کو دیا کسی کو اس کے دینے کا پتہ نہ چلا
اور دوسرا وہ شخص جو قوم کے ساتھ ساری رات چلا یہاں تک کہ جب نیند
ہی پیاری ہو گئی، اتنی پیاری کہ اپنے مساوی چیز سے بھی زیادہ پیاری
اور سب لوگ سو رہے ہوں تو وہ ان کو سوتا چھوڑ کر، اٹھ کھڑا ہوا خدا
کے سامنے گرد گرد لائے لگا اور قرآن مجید پڑھنے لگا۔ اور تیسرا وہ شخص جو
ایک لشکر میں تھا۔ لشکر کا دشمن سے مقابلہ ہوا اور شکست ہوئی مگر شخص
برابر دشمن کے سامنے سینہ سپر رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا فتح پائی۔ اور وہ

تین اشخاص جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے، ان میں ایک تو وہ بڑھا ہے جو زنا کرے اور دوسرا کبر کرنے والا فقیر ہے اور تیسرا وہ لٹمنہ
ظالم کرنے والا۔ (ترمذی) اور نسائی نے اسی طرح روایت کیا اور ثلثہ یبغضہم نہیں بیان کیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا
تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تو وہ بٹنے لگی پھر پہاڑ پیدا کئے اور ان کو زمین
پر قائم کیا پس زمین ٹھہر گئی اور فرشتے حیران رہ گئے پہاڑوں کی سختی سے
چنانچہ انھوں نے پوچھا اے پروردگار! کیا پہاڑ سے بھی سخت تر کوئی
چیز تیری مخلوقات میں سے ہو؟ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہاں لوہا ہے
پھر فرشتوں نے پوچھا۔ اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی
زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں آگ ہے۔ فرشتوں نے
پھر پوچھا اے پروردگار! تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ سخت
کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں پانی ہے۔ فرشتوں نے پھر پوچھا اے رب کیا تیری
مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں ہوا ہے۔

۱۸۲۸
۳۵
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيدًا
فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجَبَتِ
الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدَّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ
الْحَدِيدُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدَّ
مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدَّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ
فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدَّ مِنَ
الْمَاءِ قَالَ دَعَمُ الرِّيحِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ

خَلَقَكَ ثُمَّ أَشَدَّ مِنَ الْعَرِيجِ قَالَ نَعَمْ إِنَّ آدَمَ
لَمَعْدَنَةٌ قَدْ صَدَّقَتْ بِمَوَدِّعَتِهَا مِنْ شَيْءٍ أَلِيمٍ
رَدَّوْا كَأَنَّ الْقَرْيَةَ وَهِيَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَذَكَرَ حَدِيثُ مَعَاذِ الصَّدَقَةِ تَطْلُعُ الْخَلِيفَةُ
فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ

فرشتوں نے پوچھا اسے رب! کیا تیری مخلوق میں جو اسے بھی زیادہ سخت
کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں آدم کا بیٹا انسان ہے جو سیدھے ہاتھ سے اس
طرح خیرات کرتا ہے کہ اُلٹے ہاتھ سے بھی چھپاتا ہے۔ (ترمذی) اور
وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اور معاذ رضی کی حدیث کہ صدقہ
گناہوں کو بخشتا ہے کتاب الایمان میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل سوم

دو دو چیزیں خیرات کرنے کی فضیلت

۱۸۲۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ مُنْفِقٍ مِنْ كَلٍّ مَالٍ
لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ
حُجَّةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدُّ حُجَّتِهِ إِلَى مَا عِنْدَ لَا قُلْتُ
وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنَّكَ كَأَنْتَ إِيلًا تَبْعِي بَيْنَ
وَأَنْ كَأَنْتَ بَقَرًا فَتَبْرَأُ تَبْنِي - (رَدَّوْا النَّسَائِيَّ)

حضرت ابو ذر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان
اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال میں سے دو دو چیزیں خرچ کرے تو جنت
کے سارے دربان اس کا استقبال کریں گے اور ان میں سے ہر ایک
اس کو اس چیز کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہے۔ ابو ذر رضی کہتے
ہیں کہ میں نے پوچھا اس کی کیا صورت ہے (یعنی دو دو چیزیں کس طرح
خرچ کی جائیں؟) آپ نے فرمایا اگر اونٹ ہیں تو دو اونٹ اور گائیں
ہیں تو دو گائیں۔ (نسائی)

قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا

۱۸۳۰ وَعَنْ عُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَآهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ظِلَّ
الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ - (رَدَّوْا كَأَنَّ أَحْمَدَ)

حضرت عرید بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کے بعض صحابیوں نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن مومن کا
سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔ (احمد)

عاشورہ کے دن زیادہ خرچ کرو

۱۸۳۱ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَكَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النِّفْقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ
وَشَرَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سَفِيَانٌ إِذَا قَدَّ
جَدُّ بَنًا فَوَجَدَ نَاكَ كَذَا لَكَ - (رَدَّوْا كَأَنَّ زَيْدِيَّ)

حضرت ابن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص خرچ میں کشادگی کرے اپنے اہل و عیال پر عاشورہ کے دن
تو خداوند تعالیٰ پورے سال اس پر کشادگی کرے گا۔ سفیان ثوری
کا بیان ہے کہ ہم نے اس کا تحریر کیا اور ایسا ہی پایا۔ (روزین)

اور بیہقی نے یہ حدیث ابن مسعود رضی، ابو ہریرہ رضی، ابو سعید اور حباب رضی
سے روایت کی ہے اور ابن مسعود کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

صدقہ کا ثواب چند در چند ہے

۱۸۳۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ بَلَّغَ
نَبِيَّ اللَّهِ رَأَيْتُ الصَّدَقَةَ مَا هِيَ قَالَ أَطْعَامُ
مُعْبَاهَقَةٍ وَعِنْدَ اللَّهِ الْمَزِيدُ - (رَدَّوْا كَأَنَّ أَحْمَدَ)

حضرت ابو امامہ رضی کہتے ہیں کہ ابو ذر رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا کہ اے نبی اللہ! مجھ کو بتلا دیجئے کہ صدقہ کا ثواب کیا ہے؟
آپ نے فرمایا دو گنا اور دو گنے سے بھی دو گنا اور خدا تعالیٰ کے
نزدیک اس سے بھی زیادہ۔ (احمد)

بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

بہترین صدقہ کا بیان

فصل اول

بہترین صدقہ؟

۱۸۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِيٍّ وَأَبَدًا ابْنُ تَعُولٍ -
 (رواه البخاري ورواه مسلم عن حكيم وحماد)

حضرت ابو ہریرہؓ اور حکیم بن حزام کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بے پروائی کے ساتھ دیا جائے اور شروع کر صدقہ اس شخص سے جس کا نفعہ پھر پر واجب ہے۔

اہل و عیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے

۱۸۳۴ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مُسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُ أَجْرًا لَكَ دِيْنِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ -

حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جب اپنے اہل و عیال پر کچھ خرچ کرتا ہے اور اس سے ثواب کی توقع رکھتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہی شمار ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو خدا کی راہ میں اور ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو غلام آزاد کرنے میں اور ایک دینار ہے جس کو صدقہ کرے تو مسکین پر اور ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو اپنے اہل پر ان سب میں اپنے اعتبار سے وہ دینار سب سے بڑا ہے جس کو خرچ کیا تو نے اپنے گھر والوں پر۔ (مسلم)

(رواه مسلم)

بہترین مصرف

۱۸۳۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى دَابَّةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (رواه مسلم)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین دنیا جس کو خرچ کرتا ہے آدمی وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں پر اور وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے اپنے اس جانور پر جس کو پیلا ہے اس نے جہاد کے لئے اور وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے وہ اپنے دوستوں پر جب کہ وہ جہاد میں مشغول ہوں۔ (مسلم)

اولاد پر خرچ کرنا صدقہ ہے

۱۸۳۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ إِذَا أَحَدٌ أَنْفَقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَتَمَّامٌ بَنِي فَقَالَ أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ فَلَكَ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگر میں ابو سلمہؓ کے بیٹوں پر جو میرے بیٹے بھی ہیں خرچ کروں، تو کیا مجھ کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا تو خرچ کر ان پر تجھ کو ثواب ملے گا۔ اس کا جو خرچ کرے گی تو ان پر۔ (بخاری و مسلم)

اپنی بیوی یا اپنے شوہر کو صدقہ دینے کا مسئلہ

۱۸۳۸ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَابُ ۱۸۴۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَدَعَاكَ مُسْلِمًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے قریب ہو اُس کو (بخاری)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو (گوشت یا) شوربا پکائے تو اس میں زیادہ پانی ڈال اور خبر گیری کر (ان سے) اپنے ہمسایوں کی۔ (مسلم)

فصل دوم

کم مال رکھنے والے کا صدقہ افضل ہے

۱۸۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مَا أَفْضَلَ قَالَ جَهْدُ الْمُقِلِّ وَابْتِدَاءُ مِمَّنْ تَعُولُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے (یعنی زیادہ ثواب رکھتا ہے) آپ نے فرمایا تھوڑے مال والے کا زیادہ کوشش کرنا (یعنی محنت و مشقت کی تھوڑی کمائی میں سے دینا) اور صدقہ کی ابتداء ان لوگوں سے کر جن کا نفقہ تجھ پر واجب ہے۔ (ابوداؤد)

اپنے اقرباء کو صدقہ دینا دھیرے ثواب کا باعث ہے

۱۸۴۳ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مَا أَفْضَلَ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَكَهْفٌ عَلَى ذِي الرَّحْمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین کو خیرات دینا ایک ہی صدقہ ہے (یعنی اس کا ایک ہی ثواب ہے) اور قرابت دار کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور سلوک بھی (یعنی اس کا دُہرا ثواب ملتا ہے)۔ (احمد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

خرچ کرنے کی ترتیب

۱۸۴۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ أَنْفَقْهُ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ قَالَ أَنْفَقْهُ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ قَالَ أَنْفَقْهُ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ قَالَ أَنْفَقْهُ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ قَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا خرچ کر تو اس کو اپنی ذات پر۔ پھر اس نے کہا میرے پاس ایک دینار ہے۔ فرمایا تو اس کو اپنی اولاد پر خرچ کر۔ پھر اس نے کہا ایک دینار ہے۔ فرمایا اس کو اپنے گھروالو پر خرچ کر۔ پھر اس نے کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو اپنے خادِم پر خرچ کر۔ اس نے پھر کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ نے فرمایا اب تو زیادہ بچاؤ والا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

بہترین اور بدترین لوگوں میں سے چند کا ذکر

۱۸۴۵ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُسْكِنٌ يَبْنِي قَرْيَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَلْسَنَى يَتَوَكَّلُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غَيْمَةٍ لَهُ يَوْمٌ حَقَّ اللَّهُ فِيهَا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يَسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى بِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بتلاؤں سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ یہ وہ آدمی ہے جس نے خدا کی راہ میں گونے کے لئے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی (یعنی جہاد کا منظر ہے) پھر آپ نے فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تم کو وہ شخص جو درجہ میں اس کے قریب ہے؟ یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی چند بکریوں کے ساتھ گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے اور وہ ان بکریوں میں سے خدا کا حق ادا کرتا ہے (یعنی زکوٰۃ) پھر آپ نے

لے یعنی اس کے مستحق کے بارے میں تو ہی جان سکتا ہے یا اُس کے تصرف کے بارے میں مناسب ترین صورت تو ہی سوچ سکتا ہے۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْذَاوَدِيُّ (فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تم کو سب سے بڑے شخص کو؟ یہ وہی جو خدا تعالیٰ کے نام سے بھیکے مانگتا ہے اور اس کو نہیں دی جاتی۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)

سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ جانے دو

۱۸۳۶/۱۳ وَعَنْ أُمِّ جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا النَّسَائِلَ وَلَا يُظْلَفُ مُجَدِّقٌ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ -

حضرت امم جبر کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سائل کو کچھ دے کر واپس کرو اگرچہ وہ جھٹا ہوا سم ہی کیوں نہ ہو۔ (مالک۔ نسائی۔)

اور ترمذی و ابو داؤد نے بھی اس حدیث کو انہی معنوں میں روایت کیا ہے

دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم

۱۸۳۷/۱۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللَّهِ فَأَعِيدُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَافْعَلُوا فَإِنَّ لَكُمْ جُحْدًا وَأَمَّا كُفَايُوهُ فَأَذْعُو لَهُ حَتَّى تَرُدُّوا أَنْ قَدْ صَافَأْتُمُوهُ -

حضرت ابن عمر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے واسطے تم سے پناہ مانگے اس کو پناہ دو اور جو شخص خدا کے نام پر سوال کرے تم اس کو دو اور جو شخص تم کو (دعوت میں) بلا لے تو اس کو قبول کرو اور جو کوئی تمہارے ساتھ احسان کرے اس کے احسان کا بدلہ دو (اگر تم بدلہ احسان سے قاصر ہو) تو غصے کے لئے دعا کرو حتیٰ کہ تمہارا ضمیر مطمئن ہو جائے کہ تم نے اس (احسان) کا بدلہ کر دیا۔ (احمد۔ ابو داؤد۔ نسائی)

(رواہ احمد و ابو داؤد و النسائي)

خدا کے نام پر سوال نہ کرو

۱۸۳۸/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللَّهِ إِلَّا الْجَنَّةُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، اللہ سے جنت کے سوا کچھ نہ مانگا جائے۔ (ابو داؤد)

فضل سوم

ابو طلحہ کا جذبہ سخاوت

۱۸۳۹/۱۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْبَيْتِ مَالًا مِمَّنْ نَحَلُ وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْتُ حَاءٍ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ السَّجْدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ قَائِمٍ فِيهَا طَلَبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبَيْتَ حَتَّى تُنْفِقُوا أَمْثَلًا يُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبَيْتَ حَتَّى تُنْفِقُوا أَمْثَلًا يُحِبُّونَ - وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَى بَيْتِ حَاءٍ وَإِنَّهَا صَدَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَرْجُو بَيْتَهَا وَدُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ کے انصار میں کھجوروں کے (باغات) عتبا سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بہت مالدار تھے اور سب سے زیادہ مرغوب و محبوب ان کو وہ باغ تھا جس کا نام بئیر حاء تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے بالمقابل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا شیریں پانی پی جاتے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبَيْتَ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (یعنی نیکی کو ہرگز نہ پاسکو گے جب تک اللہ کی راہ میں اس مال کو خرچ نہ کرو جو تمہیں بہت اچھا لگتا ہے) تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لَنْ تَنَالُوا الْبَيْتَ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ اور میرا باغ بئیر حاء مجھ کو اپنے مال میں سب سے زیادہ محبوب ہے، اور میں اس کو اللہ تم کے نام پر صدقہ کرتا ہوں اور اس سے نیکی کی امید رکھتا ہوں، تو قہر ہے کہ وہ

أَرَأَيْتَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَخْ بَخْ ذَا لِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ قَالَتْ
وَأَرَأَيْتَ أَن تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ
أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ
فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَيْتِهِ -

خدا تعالیٰ کے نزدیک میرے لئے ذخیرہ (آخرت) ہوگا۔ لہذا اے اللہ کے
رسول! آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کو خرچ فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم نے فرمایا: شاباش، شاباش۔ یہ (باغ) تو بڑا ہی نفع بخش ہے
تم نے جو کچھ کہا میں نے سُن لیا۔ اب میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تم
اس (باغ) کو اپنے (مفلس و نادار) قراہت داروں میں تقسیم کر دو
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں (ایسا ہی) کروں گا۔ لہذا ابو طلحہ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے برہنہ کو اپنے قراہت مندوں اور چچا زادوں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

ہر جاندار کا پیٹ بھرنا بہترین صدقہ ہے

۱۸۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا -
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ (بِهَقِي)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ،
بہترین صدقہ یہ ہے کہ پیٹ بھر دے تو بھوکے بکھر کا (خواہ وہ
مسلمان ہو یا کافر)۔ (بیہقی)

بَابُ مَا تَنَفَّقَهُ الْمَرْأَةُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شوہر کے مال سے بیوی کے خیرات کرنے کا بیان فصل اول

بیوی اپنے شوہر کے مال میں سے خرچ کر سکتی ہے

۱۸۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا
غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا انْفَقَتْ وَ
لِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ
ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب
کری (یعنی صدقہ کرے) عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے اور اسراف
نہ کرے تو اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو اس کی کمائی کا ثواب
ملے گا اور خازن (یعنی داروغہ مطبخ) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور ان
کے ثواب میں سے کسی کا ثواب کوئی کمی نہیں کرے گا۔

(یعنی ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت
اپنے شوہر کے مال میں سے بغیر اس کی اجازت کے خیرات کرے اس کو اس
کا آدھا ثواب ملے گا۔

(بخاری و مسلم)

۱۸۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ
مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرٍ فَلَهَا
نِصْفُ أَجْرِهِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آقا کے حکم سے صدقہ دینے والے خدمت کا ثواب

۱۸۵۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لے قراہت مندوں اور رشتہ داروں پر صرف کرنے میں دوہرا اجر ملتا ہے۔ ایک تو صدقہ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْزَنَ لِسَلَمِ الْأَمِينِ الَّذِي يُعْطِي مَا أَمَرَهُ بِكَامِلًا مَوْقِدًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُ إِلَى الَّذِي أَمَرَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ وہ امانت دار مسلمان خزانچی جو (اپنے آقا کے) حکم کے مطابق صدقہ اور خیرات وغیرہ دے اور حکم کے مطابق پورا پورا اور خوشی کے ساتھ اس شخص کو دے جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے (یعنی ایک مالک اور دوسرا دہاں)۔ (بخاری و مسلم)

سیت کے لئے صدقہ کا ایصال ثواب

۱۸۵۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُرَى افْتَلَيْتَ نَفْسَهَا وَأَظْلَمَهَا لَوْ تَكَلَّمْتَ تَصَدَّقْتَ فَهَلْ لَهَا أَحَدٌ تَصَدَّقْتَ قَالَ نَعَمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں یا ایک مرگئی اگر اس کو باتیں کرنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ و خیرات کی وصیت کرتی۔ پس اگر میں صدقہ دوں تو کیا اس کا ثواب ملے گا؟ آپ فرمایا، ہاں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے

۱۸۵۵ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجة الوداع میں یہ فرماتے سنا ہے کہ بیوی اپنے شوہر کے گھر میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا بھی نہیں؟ فرمایا کھانا بھی نہیں۔ اس کے بعد فرمایا کھانا تو ہمارے مال میں سے بہترین مال ہے۔ (ترمذی)۔

۱۸۵۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ كَيْسٍ قَالَ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَانَتْهَا مِنْ نِسَاءٍ مُضَرَّ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُلُّ عَلَا أَبَاءٍ نَادَا أَبْنَاؤُنَا وَأَزْوَاجُنَا يَجْعَلُ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ الرِّطَبُ تَأْكُلْنَهُ وَنَهْدِيقُهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعد بن کیس کہتے ہیں کہ جب عورتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت (یعنی عہد) لی تو ایک جلیلہ جو غالباً قبیلہ مضر کی عورتوں میں سے تھی کھڑی ہوئی اور عرض کیا۔ اے خدا کے نبی! ہمارا بار ہمارے والدین پر اور ہمارے بیٹوں پر اور ہمارے شوہروں پر ہے۔ پس کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر خرچ کریں؟ آپ جواب میں ارشاد فرمایا۔ تازہ مال (یعنی وہ چیزیں جو دیر پا نہ ہوں اور جلد خراب ہو جاتی ہوں، جیسے سالن، ترکاری اور دودھ وغیرہ) کھاؤ اور ہدیہ کے طور پر بھیجو۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

مالک کی اجازت کے بغیر خرچ کرنا مناسب نہیں ہے

۱۸۵۷ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ اللَّحْمِ قَالَ أَمَدَنِي مَوْلَايَ أَنَّ أَقْبَادَ كَحْمًا فِجَاءَ فِي مَسْكِينٍ فَاطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِنَا لِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَذَعَا فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِعَيْرِ أَنْ

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ میرے آقا (ابو لہم) نے مجھ کو حکم دیا کہ میں گوشت کے پارچے بناؤں۔ اتنے میں ایک فقیر آگیا اور میں نے اس کو گوشت کھلایا۔ جب میرے آقا کو یہ معلوم ہوا تو اس نے مجھ کو مارا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا۔ حضور نے میرے آقا کو طلب فرمایا اور پوچھا تم نے اپنے

أَمْرًا فَقَالَ الْاَجْدُ بَيْنَكُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ
كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوْلَايَ بِشَيْءٍ قَالَ
نَعَمْ وَالْاَجْدُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

غلام (عمر) کو کیوں مارا۔ اس نے عرض کیا۔ وہ میرا کھانا میری اجازت
کے بغیر دے دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں کو (اس کا) ثواب ملے گا
اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا کہ، کیا میں اپنے آقا کے مال میں سے کچھ خرچ کر دوں
آپ نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تم دونوں کو آدھا آدھا ملے گا۔

بَابُ مَنْ لَا يَعُودُ فِي الصَّدَقَةِ

جو شخص صدقہ دے کر واپس نہ لے اس کا بیان

فصل اول

صدقہ دے کر اسے واپس لینے یا خریدنے کی ممانعت

۱۵۸۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الْبَدْنُ كَانَتْ عِنْدَكَ فَأَرَدْتُ
أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَكَلَّمَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَ
لَا تُعِدُّ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ آعْطَاكَ بِيَدِهِمْ
فَإِنَّ الْعَايِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ
وَفِي رِوَايَةٍ لَا تُعِدُّ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَايِدَ
فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَايِدِ فِي قَيْئِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو خدا کی راہ میں
گھوڑے پر سوار کیا۔ (یعنی ایک مجاہد کو گھوڑا دیا) اور اس نے اس
گھوڑے کو خراب کر دیا۔ (یعنی اس کو بے پروائی سے رکھا اور وہ دبلا
و کمزور ہو گیا) میں نے اس کو اس سے خرید لوں اور میرا
خیال تھا کہ وہ اس کو مستانیج ڈالے گا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اس کو خرید لوں؟ آپ نے فرمایا ہرگز اس کو نہ
خرید اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لے اگرچہ وہ تجھ کو ایک درہم قیمت میں دے
اس لئے کہ اپنے صدقہ کو واپس لینا ایسا ہے جیسا کہ کتے کرے اور اس
کو پھر چاٹ لے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا اپنے صدقہ

کو واپس نہ لے اس لئے کہ صدقہ کو واپس لینے والا اس شخص کی مانند ہے جو تے کر کے اس کو چاٹ لے۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ دیا ہوا مال واپس ہوجانے کی ایک صورت

۱۵۹۱ وَعَنْ بِيْرَةَ قَالَتْ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ آمَنَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُقْمِي بِجَارِيَةٍ
وَأَتَاهَا مَا تَنَّتْ قَالَ وَجِبَاجُكَ وَرَدَّهَا
عَلَيْكَ الْبَيِّنَاتُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ
كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَصَوْمُ عَنْهَا
قَالَ صَوْمِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحْبِ قَطًا
فَأَحْبَبُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حَتَّى عَنْهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بیریہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا
تھا کہ ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تھی۔ اب میری ماں مر گئی رکھا
میں اس کو واپس لے لوں؟ آپ نے فرمایا تیرا ثواب تجھ کو ملے گا اور میراث
نے اس لونڈی کو تیری طرف واپس کر دیا (یعنی وہ تجھ کو وراثت میں
مل گئی) عورت نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! میری ماں پر جہینہ بھر
کے روزے واجب تھے کیا میں اس کی طرف سے یہ روزے رکھ لوں؟
آپ نے فرمایا اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔ پھر اس نے پوچھا کہ

میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا۔ ہاں اس کی طرف سے حج کر لے۔ (مسلم)

کِتَابُ الصَّوْمِ

فصل اول

روزہ کا بیان

ماہ رمضان میں شیطان قید کر دیے جاتے ہیں

۱۸۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُحْتَفَلُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان کو قید کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(متفق علیہ) (بخاری و مسلم)

جنت میں داخل ہونے کے لئے روزہ داروں کا مخصوص دروازہ

۱۸۶۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مَقَابِلُ ثَمَنِيَةِ الرَّيَّانِ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الْقَبَائِمُونَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام باب الریان ہے اس دروازے میں جنت کے اندر (صرف) روزہ رکھنے والے داخل ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)۔

ماہ رمضان کی فضیلت

۱۸۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُنْتُ كُنْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی نے رمضان کا روزہ عقیدت اور ایمان کے ساتھ رکھا حصولِ ثواب کی نیت سے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخشے جائیں گے۔ اور جو کوئی کھڑا ہوا یعنی عبادت کی تراویح پڑھیں اور شب بیدار کے لئے جاگا اور قیام کیا (رمضان میں عقیدت اور ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی غرض سے تو اس کے سابقہ گناہ بخشے جائیں گے۔) (بخاری و مسلم)

روزہ کا ثواب

۱۸۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُصْنَعُ لِمِائَةِ مِائَةٍ إِلَى سِتِّ مِائَةٍ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ الصَّائِمِ فَذَرَّاهُ فَخَوَّاهُ عِنْدَ فِطْرِهِ وَذَرَّاهُ عِنْدَ لِقَائِهِ وَبِهِ وَخَلُوفُ نَفْسِ الْقَبَائِمِ أَطِيبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ تَرِيحِ الْبَسَلِكِ وَالْقَبَائِمِ جَنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر انسان کے نیک عمل کا ثواب اس طرح زیادہ کیا جاتا ہے کہ ایک ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے حتیٰ کہ یہ ثواب سات سو گنا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (روزہ) کا ثواب اس سے بھی بالاتر ہے اس لئے کہ روزہ (تو) صرف میرے لئے ہے (یعنی اس کو بندہ صرف میری رضا جوئی کے لئے رکھتا ہے) اور میں اُس کی جزا دوں گا۔ (روزہ دار) اپنی خواہشات اور کھانے کو صرف میری خوشی کے لئے چھوڑتا ہے۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، ایک خوشی روزہ کے افطار کے وقت اور دوسری

يَرْفُتْ وَلَا يَصْخَبُ فَإِنْ سَابَتْهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ
فَلْيَقُلْ إِنِّي أَمْرٌ مُصَاسِمٌ -

اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا
کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ اور روزہ دار کو

فصل دوم

ماہِ رمضان کے فضائل و برکات

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیطان اور سرکش جن قید کئے جاتے ہیں اور بند کر دیا جاتا ہے دوزخ کے دروازوں کو۔ اور نہیں کھولا جاتا دوزخ کا کوئی دروازہ اور جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا اور ایک اعلان کرنے والا یہ منادی کرتا ہے کہ اے نیکی کے طالب متوجہ ہونے کی طرف اور اے بُرائی کا ارادہ رکھنے والے باز رہ بُرائی سے اور اللہ آزاد کرتا ہے (اس مبارک چینہ میں) بہت سے لوگوں کو دوزخ سے۔ اور ایسا ہر رات کو ہوتا ہے (یعنی منادی روزانہ رات کو یہ اعلان کرتا ہے)۔

ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور احمد نے ایک شخص سے اس کو روایت کیا۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فضل سوم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ برکتوں کے ساتھ آیا ہے جس میں روزے خدائے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور سرکش شیطان کو طوق پہنایا جاتا ہے۔ اس مہینہ میں خدا کی ایک خاص رات ہو جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو کوئی محروم رہا اس کی بھلائی سے وہ محروم رہا ہر بھلائی سے۔ (احمد۔ نسائی)

روزہ قیامت کے روز پروردگار سے شفاعت کرے گا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے۔ چنانچہ روزہ یہ کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اس کو کھانے اور خواہشات سے دن

١٨٢٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْحَيِّ وَغُلِّقَتِ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيَسَادُ عَمَلُهُ مَنَّادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ
أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ - وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

١٨٢٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ مَبَارَكٍ
 فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تَقَعُّبُ فِيهِ أَبْوَابُ
 السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغْلَقُ فِيهِ
 مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرِ
 مِنْ حُرْمَةِ خَيْرِهَا فَقَدْ حُرِّمَ -

(رواه أحمد والنسائي)

١٨٦٦ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّيَّامُ وَالْمُفْرَأُ
يُشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصَّيَّامُ أَيْ رَبِّ إِنِّي

میں روکے رکھا۔ پس اس کے لئے میری سفارش کو قبول فرما۔ اور قرآن یہ کہے گا کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا (یعنی سونے نہیں دیا) پس اس حق میں تو میری سفارش قبول فرما۔ پس ان کی سفارشات قبول کی جائیں گی (پھر)

مَنْعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِأَلْفَاظٍ فَتَقَعُ فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنْعَهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَتَقَعُ فِيهِ فَيَسْتَقْبَلُ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

شب قدر سے محرومی حرمان نصیبی

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ جب رمضان شروع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ تم میں آیا ہے اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار جہنموں سے بہتر ہے پس جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم رکھا جاتا اس کی نیکیوں سے گمراہہ شخص جو بے نصیب ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۸۶۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَقَّ لَهُ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يَحْرُمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلٌّ مَحْدُودٌ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

رمضان برکات و سعادت کا مہینہ ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ لوگو! ایک ماہ عظیم نے تم پر سایہ ڈالا ہے جو بڑا ہی بابرکت مہینہ ہے یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار جہنموں سے بہتر ہے خداوند تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں اور اس میں رات کی عبادت نفل قرار دی ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی سے خدا کی قربت تلاش کرے (یعنی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نفل عبادت کرے) اس کا ثواب اتنا ہی ہوتا ہے جتنا فرض کا، رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں اور جو شخص آد کرے اس مہینہ میں فرض کو اس کا ثواب ملتا ہے جتنا رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں ستر فرض آد کرنے کا ثواب اور یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ غنحوری کا ہے یہ مہینہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں زیادہ کیا جاتا ہے رزق مومن کا جو شخص اس مہینہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کر لے وہ اس کے لئے گناہوں کی بخشش کا سبب ہوتا ہے اور دوزخ کی آگ سے نجات کا ذریعہ اور روزہ دار کے ثواب کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے اور اس روزہ دار کو ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ ہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سب کے پاس اتنا سامان نہیں کہ اس سے ہم روزہ داروں کے روزے افطار کر آئیں آپ نے فرمایا، خداوند تعالیٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو کسی کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے کسی کا روزہ افطار کرے اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے، اس کو اللہ تعالیٰ

۱۸۶۵ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شُعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظْلَكَكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَفِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِحَسَنَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ آذَى فَرِيضَةً فَإِذَا سَوَاةٌ وَمَنْ آذَى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ آذَى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فَيَسَا سَوَاةٌ وَهُوَ شَهْرُ الصَّيْبِ وَالصَّبْرِ شَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمَوَاسَاتِ وَشَهْرُ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِدُنُوبِهِ وَعِثْقٌ رَقِيقَةٍ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ آجِرٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْتَقَصَ مِنْ آجِرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَحِدُ مَا نَفْطُرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَدَقَّةٍ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاةً اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرِيهِ لَا يُظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَآخِرُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِثْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ حَقَّقَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَ

اَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ -

میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا کہ پھر کبھی اُس کو پیاس نہ لگے گی،
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

اس کے ابتدا میں رحمت، درمیان میں مغفرت اور آخر میں دوزخ سے نجات ہے۔ اور جس کسی نے اس مہینہ میں اپنے غلام (روزہ دار) سے کم کام لیا اور کام میں تخفیف کر دی تو اللہ تعالیٰ اس کو بخشتا ہے اور دوزخ سے نجات دیدیتا ہے۔ (بیہقی)

رمضان میں اسیروں کی رہائی

۱۸۶۹ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَحْلَقَ كُلَّ أَسِيرٍ وَآعْطَى كُلَّ مَسَاكِينٍ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)**
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر مانگنے والے کو دیتے۔ (بیہقی)

استقبالِ رمضان کے لئے بہشت کی زینت

۱۸۷۰ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَنْزَحُفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلِ قَابِلٍ قَالَ فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ دَرَجِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُورِ الْعِينِ فَيَقْلَنَ يَأْتِي أَجْعَلُ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْدًا جَاءَتْ قُرُوبُهُمْ أَعْيُنُنَا وَتَقْدَرُ أَعْيُنُهُمْ بِنَا - (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي الْأَعْيَانِ الثَّلَاثَةِ فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ) -**
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت آراستہ کی جاتی ہے شروع سال سے آخر سال تک رمضان کے لئے۔ آپ نے فرمایا جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الہی کے نیچے جنت کے درختوں کے پتوں سے ہوا چلتی ہے جو عین پر پس وہ کہتی ہیں، اے پروردگار! اپنے بندوں کو ہمارا شوہر بنا دے کہ ان کی لذت صحبت سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری مجالست کی لذت سے ٹھنڈی ہوں۔ (بیہقی)

روزہ دار کو رمضان کی آخری رات میں مغفرت عطا ہوتی ہے۔

۱۸۷۱ **وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لِمَنْ مَاتَ فِي أَحَبِّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبُّ لَيْلَةٍ الْقَدَرُ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِسْمَاعِيلَ فِي أَجْدَا إِذَا قَضَى عَمَلَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)**
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخشش کی جاتی ہے امت محمدیہ کے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے جو روزہ دار ہیں، رمضان کی آخری رات میں۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شب قدر ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن کام کرنے والے کو (یعنی روزہ دار کو) اس کے کام کی پوری اجرت دی جاتی ہے جب وہ اپنے کام کو پورا کر چکا ہے (یعنی روزوں کو ختم کر چکا ہے)۔ (احمد)

بَابُ رُؤْيَا الْهِلَالِ چاند دیکھنے کا بیان

فصل اول

بغیر چاند ہونے نہ روزہ شروع کرو نہ ختم کرو

۱۸۷۲ **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تَفْطِرُوا**
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو پس شعبان کے آخری دن کا روزہ

حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ وَفِي رَوَايَةٍ
قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا
حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہ رکھو اور روزہ کو افطار نہ کرو (یعنی روزہ کو ختم نہ کرو) جب تک عید کا چاند
نہ دیکھ لو۔ پس اگر تمہارے سامنے ابر ہو اور چاند نظر نہ آئے تو اندازہ کرو
(یعنی تین روزے پورے کر لو) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس کبھی
انہیں رات کا ہوتا ہے پس تم اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک چاند
نہ دیکھ لو اگر تمہارے سامنے ابر ہو جائے تو پورے تین دن شمار کرو (بخاری و مسلم)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور افطار کرو (یعنی روزہ کو ختم کرو) چاند دیکھ
اور اگر ابر ہو تو شعبان کے تین دن پورے کر لو (اور اسی طرح رمضان

۱۸۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا رِوَايَتِهِمْ وَأَفْطِرُوا
لِرِوَايَتِهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نجوم کے قرائع سے چاند کا ثبوت معتبر نہیں ہوتا

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ ہم ایک آن پڑھ قوم میں لکھنا پڑھنا اور حساب کتاب نہیں جانتے ہیں
اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ آپ نے دو مرتبہ انگلیاں بند کیں
اور تیسری مرتبہ انگلیاں کھول کر انگوٹھا بند کر لیا جس سے مطلب یہ ہوا
کہ تین میں ایک کم یعنی انتیس دن کا مہینہ ہوتا ہے اور پھر فرمایا مہینہ
ایسا آیا اور ایسا ہوتا ہے۔ یعنی تینوں انگلیاں بند کر کے کھول دیں
جس کا مطلب یہ ہوا کہ پورے تین عشرے اور تین دن یعنی ایک دفعہ
یا کبھی انہیں دن کا مہینہ ہوتا ہے اور دوسری دفعہ یا کبھی تین دن کا مہینہ ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۴۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أُمَّةٌ أَمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا
نَحْسِبُ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا
وَعَقْدًا إِلَّا بِنَهْمٍ فِي الثَّلَاثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ
هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تِمَامَ الثَّلَاثِينَ
يَوْمًا تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رمضان اور ذی الحجہ کے مہینے

حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے یعنی رمضان اور ذی الحجہ کے دونوں
مہینے انہیں انہیں دن کے نہیں ہوتے یا تو اب میں کم نہیں ہوتے۔

۱۸۴۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَانِ عِيدَانِ لَا يَنْقُصَانِ
رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم
میں کوئی شخص رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھ کر وہ
شخص جو رکھنے کا عادی ہو اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہو۔

۱۸۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ
يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا
فَلَيْسَ ذَلِكَ الْيَوْمَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(بخاری و مسلم)

فصل دوم

شعبان کے آخری نصف مہینے میں روزہ رکھنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب

۱۸۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذْ انْتَصَفَ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا - (درواکہ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ و الدارمی)
 شعبان کا آدھا مہینہ گزر جاتے تو روزے نہ رکھو۔
 (ابو داؤد - ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

شعبان کے دنوں کو یاد رکھو

۱۸۷۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصُوا أَهْلَالَ شَعْبَانَ لِمَغْفِرَاتٍ - (درواکہ الترمذی)
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شعبان کے مہینہ کو رمضان کے واسطے شمار کرو (یعنی شعبان کے دنوں کو یاد رکھو تاکہ رمضان کی آمد معلوم ہو جائے۔) (ترمذی)

آنحضرت شعبان کے پورے مہینے میں روزہ رکھتے تھے۔

۱۸۷۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ - (درواکہ ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ)
 حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر شعبان اور رمضان (کہ ان دو دنوں مہینوں کے مسلسل روزے آپ رکھتے تھے۔) (ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

یوم الشک کے روزہ کا مسئلہ

۱۸۸۰ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ الْقَاسِمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (درواکہ ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و دارمی)
 حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ جس کسی نے مشکوک دن میں روزہ رکھا اس نے ابو القاسمؓ کے حکم کی نافرمانی کی۔
 (ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

شہادت بلال

۱۸۸۱ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ أَهْلَالَ يَعْزِي هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِنَ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا - (درواکہ ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الدارمی)
 حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں نے چاند دیکھا ہے (یعنی رمضان کا چاند)۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تو اس کا اقرار کرتا ہے کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ اس کے بعد آپ نے بلالؓ سے فرمایا۔ اے بلال! لوگوں کو آگاہ کر دو کہ کل سے روزہ رکھیں۔
 (ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

۱۸۸۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَأَى النَّاسَ الْهِلَالَ فَاخْبُرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ - (درواکہ ابو داؤد و الدارمی)
 حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگ چاند دیکھنے لئے جمع ہوئے۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ نے روزہ رکھ لیا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دے دیا۔ (ابو داؤد - دارمی)

فصل سوم

آنحضرت شعبان کے دنوں کو بڑی احتیاط سے شمار کرتے تھے

۱۸۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْفَظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا - حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کے دنوں کا شمار رکھتے تھے اس قدر احتیاط کے ساتھ کہ کسی اور مہینہ کے

دنوں کی اتنی پرواہ نہ کرتے تھے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر آپ روزہ رکھتے اگر ابرہہ ہو جاتا اور اُن تیس کا چاند نظر نہ آتا تو آپ پورے تیس دن کر کے روزہ رکھتے۔ (ابوداؤد)

يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ لَمْ يَصُومْ لِرُؤْيَا يَوْمِ
رَمَضَانَ فَإِنْ غُصِمَ عَلَيْهِ عِدَّةٌ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ
صَامَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہیے

حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (اپنے شہر کو فہرے) عمرہ کرنے کے لئے گئے جب ہم مقام بطن نخلة میں ٹھہرے (جو طائف اور مکہ کے درمیان ہے) تو لوگ چاند دیکھنے کے لئے جمع ہوئے۔ بعض لوگوں نے (چاند دیکھ کر) کہا کہ یہ تیسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا دوسری رات کا۔ پھر جب ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جا کر ملے تو ہم نے اُن سے کہا کہ ہم لوگوں نے چاند دیکھا تو بعض نے کہا کہ تیسری رات کا ہے، اور بعض نے کہا دوسری رات کا۔ (ہمارا بیان سن کر) ابن عباس نے پوچھا۔ ”تم نے کون سی رات چاند دیکھا تھا؟“ ہم نے کہا ایسی اور ایسی رات میں (یعنی فلاں رات میں) ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا وقت چاند دیکھنے پر موقوف رکھا ہے۔ پس جس رات کو تم نے چاند دیکھا ہے اسی وقت سے اس کو شمار کرو۔ ایک اور روایت میں جو ابو البختری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، یہ الفاظ ہیں کہ ہم نے مقام ذات عرق میں رمضان کا چاند دیکھا اور ایک شخص کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تصدیق کے لئے روانہ کیا (اس وجہ سے کہ ”روایت“ میں اختلاف ہو گیا تھا)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کا وقت چاند دیکھنے پر موقوف رکھا ہے، پس جب مطلع اُبراؤد ہو جائے تو دنوں کا شمار کر لو۔ (مسلم)

۱۸۸۳ وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةٍ تَرَايْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ كِلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ كِلَتَيْنِ فَقَالَ آتَى لَيْلَةَ رَأَيْتُمُوهُ تَلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَدَّكَ لِلرُّؤْيَا فَهُوَ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلَكْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَمَدَّكَ لِرُؤْيَا يَوْمِ رَمَضَانَ فَاصْبِرْ إِلَى الْبُحْرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سحری اور افطار کا بیان

بَابُ

فصل اول

سحری کھانے کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۸۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحْرِ بَرَكََةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سحری کے وقت کھانا اہل ایمان اور اہل کتاب کے درمیان ایک امتیاز ہے

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے

۱۸۸۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصِلْ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ

(یہود و نصاریٰ رات کو سو جانے کے بعد کھانا حرام سمجھتے تھے۔ اور ابن ابی ہاشم) میں بھی یہی حکم تھا پھر حکم بدل گیا۔ (مسلم)

افطار میں جلدی بھلائی ہے

۱۸۸۷ وَعَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يُخَيَّرُ مَا تَحَلُّوْا الْفِطْرَ - (راہ) خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے (یعنی غروب آفتاب کے بعد رُمتفق علیہ) فوراً ہی کریں گے۔ (بخاری و مسلم)

افطار کا وقت

۱۸۸۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا وَآدَبَ النَّهَارُ مِنْ هَهُنَا وَغَدَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّيَّامُ - (مشرق) سے رات کی آمد ہو اور رادھر سے دن (مغرب کی جانب) جائے اور غروب ہو جائے آفتاب، پس روزہ دار روزہ افطار کر لے۔ (بخاری و مسلم)

روزہ پر روزہ رکھنے کا مسئلہ

۱۸۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَآيَكُم مِثْلِي إِنْ آيَتِ يَطْعَمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي - (حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے روزہ پر روزہ رکھنے سے (یعنی اس طرح کہ درمیان میں افطار نہ کرے۔ ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ! آپ تو روزہ پر روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات کو اس طرح گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

روزہ کی نیت کب کی جائے

۱۸۹۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَوَّنَ يَجْمَعُ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ - (حضرت حفصہؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہے۔ (ترمذی ابو داؤد نسائی۔ دارمی۔) رواہ الترمذی و ابو داؤد و النسائی و الدارمی و قال ابو داؤد وقفه على حفصة معمر و الزبيدي و ابن عيينه و يونس و علي بن ابي طالب عن الزهري - (اور ابو داؤد نے کہا کہ اس کو معمر، زبیدی، ابن عیینہ اور یونس ایلیٰ حفصہ پر موقوف بیان کیا اور ان سب زہری سے روایت کیا۔)

سحری کا آخری وقت

۱۸۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ النَّدَاءَ أَحَدَكُمْ وَالْإِنَاءَ فِي يَدِهِ فَلَا يَضَعُهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ - (حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی فجر کی اذان کی آواز سنے اور اُس کے ہاتھ میں پانی کا برتن ہو تو برتن کو اس وقت تک ہاتھ سے نہ رکھے جب تک اپنی ضرورت کو پورا نہ کرے (یعنی پانی پینا ہو تو پی لے)۔ (ابو داؤد)

وقت ہوجانے پر افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت

۱۸۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي إِلَىَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا - (حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ سے تم میں سے سب سے زیادہ پیارا بندہ وہ ہے جو

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) روزہ افطار کرنے میں جلدی کرے۔ (ترمذی)

کھجور اور پانی سے افطار باعث برکت ہے

۱۸۹۳ وَعَنْ سَلَمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَرْفِيفٍ بَرَكَهَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَإِنَّهُ بَرَكَهَ غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ) حضرت سلمان بن عامر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے روزہ افطار کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے اس لئے کہ کھجور برکت کا سبب ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے اس لئے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افطاری

۱۸۹۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَمُمِيزَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ مُمِيزَاتٍ فَحَسَا حَسَوَاتٍ مِمَّنْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنَاتٍ حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار کرتے اگر خشک کھجوریں نہ ہوتیں تو چند چلو پانی سے افطار کرتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

روزہ افطار کرنے والے کو روزہ دار جیسا ثواب ملتا ہے

۱۸۹۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فْطَرَ صَائِمًا أَوْ جَهَنَّمَ غَايَةً مِثْلَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَتَالَ مَجْعَبُجُ حضرت زید بن خالد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص افطار کرے روزہ دار کو یا کسی غازی کا سامان درست کرے تو اس کو اسی کے برابر ثواب ملے گا۔ (تہذیبی اور شرح السنہ میں اس کو صحیح السنہ بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے)

افطار کے وقت ارشاد گرامی (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۸۹۶ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ هَذِهِ الطَّعَامُ وَأَبْتَلْتُ الْعَزْوَاقَ وَنَبَتِ الْأَجْنُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو فرماتے گئی پیاس، تر ہو گئیں رگیں اور نبات ہو ا ثواب اگر خدا نے چاہا۔ (ابوداؤد)

افطار کی دعا

۱۸۹۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، مُرْسَلًا) حضرت معاذ بن زہرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ (یعنی اے اللہ! تیرے ہی لئے روزہ رکھا میں اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں)

فضل سوم

جلدی افطار کرنے کا ثمرہ

۱۸۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَلَ النَّاسُ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے اس لئے کہ یہود و نصاریٰ

الْفِطْرَ لَاتِ الْيَتَامَىٰ وَالتَّصْرَىٰ يُؤَخِّرُونَ - (روا)
 أَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -
 روزہ افطار کرنے میں دیر کرتے ہیں۔
 (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

جلدی افطار کرنا سنون ہے

۱۸۹۹ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ
 عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ
 أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا
 يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ
 الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ
 الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
 قَالَتْ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى - (رواه مسلم)
 حضرت ابو عطیہ کہتے ہیں کہ میں اور مسروق
 میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا۔ اے ام المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم کے صحابہ میں دو اشخاص ہیں جن میں سے ایک تو افطار کرنے اور نماز
 پڑھنے میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا افطار کرنے اور نماز پڑھنے میں دیر کرتا
 ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا افطار کرنے اور نماز پڑھنے میں کون جلدی کرتا
 ہے؟ ہم نے عرض کیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے راوی کا بیان ہے کہ دوسرا شخص جو افطار
 اور نماز میں تاخیر کرتا تھا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ۔ (مسلم)

سحری بابرکت ہے

۱۹۰۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّحْرِ فِي رَمَضَانَ
 فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاةِ الْمُبَارَكَةِ -
 (رواه أبو داود والنسائي)
 حضرت عریض بن ساریہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ایک مرتبہ رمضان میں مجھ کو سحری کھانے کے لئے طلب فرمایا اور کہا اؤ
 بابرکت کھانے کی طرف۔
 (ابوداؤد۔ نسائی)

بہترین سحری

۱۹۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سُحُورُ الْمُؤْمِنِ الشَّمْرُ
 (رواه أبو داود)
 حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن
 کا بہترین سحر کا کھانا کھجور ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ تَنْزِيهِ الصَّوْمِ

روزہ کو پاک کرنے کا بیان

فصل اول

لغو باطل کلام اور بے ہودہ افعال روزہ کے منافی ہیں۔

۱۹۰۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلِ بِهِ
 فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَ
 شَرَابَهُ - (رواه البخاري)
 حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
 کوئی جھوٹ بولنا اور بُرا کام کرنا نہ چھوڑے (روزے میں) تو خدا تعالیٰ کو
 اس کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔
 (بخاری)

روزہ میں بوسہ اور مساس وغیرہ کا مسئلہ

۱۹۰۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُزْزَ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ
وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لَا رِبَہَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم) -

۱۹۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُرُّهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جَذْبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلْمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان میں کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ حالت جنابت میں صبح ہو جاتی اور یہ جنابت (ناپاکی) احتلام کے سبب نہیں (بلکہ مجامعت کے سبب ہوتی تھی) پس آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۰۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ -
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری سینگیاں کھوائیں حالت احرام میں اور روزہ کی حالت میں بھی۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَالْأَدُّ شَرِبَ فَلَيْتُمْ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ -
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھاپی لے تو وہ اپنے روزہ کو پورا کرے (اس لئے کہ جو کچھ اس نے بھول کر کھایا یا پیہ وہ) خدا نے اس کو کھلایا یا پلایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۰۶ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَحِدُ رَقَبَةً لِّتَعْتِقَهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَحِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَسْرٌ وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ الْقَحْجُ قَالَ آتَيْنِ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ عَلَى أَفْقَرِ مَتْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَ اللَّهِ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَ هَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کوئی غلام ہے جس کو آزاد کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ مسلسل دو چھینے کے روزے رکھ سکے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رخاموش بیٹھ گئے (گو یا کسی کا انتظار کر رہے ہوں) غرض ہم اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق بھجوروں کا لایا گیا (عرق بھجور کے پٹھوں کا ایک بڑا تھیلہ) آپ نے پوچھا سائل کہاں جاسے کہا میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کو لے جا اور خیرات کر دے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ کیا اس شخص کو خیرات دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو، قسم ہے خدا کی میری دو دنوں اطراف میں کوئی گھر والا میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج

أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرَمِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَصَحَّحْتُ لَيْثِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنَابُيْهُ ثُمَّ
قَالَ أَطْعِمُهُ أَهْلَكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہیں ہے (دونوں اطراف سے اس کی مراد وہ دو پہاڑیاں تھیں جو مدینہ کے
مشرق و مغرب میں واقع ہیں) رسول اللہ ﷺ نے اس کو منہ پر
ہاتھ رکھ کر آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ اور پھر فرمایا کھلا اپنے گھر والوں کو۔

فصل دوم

روزہ میں بیوی کی زبان اپنے منہ میں لینے کا مسئلہ

۱۹۰۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَ يَمَسُّ لِسَانَهَا -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت
میں بوسہ لیتے تھے ان کا، اور زبان چومتے تھے ان کی (یعنی ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا) (ابوداؤد)

روزہ کی حالت میں مباشرت

۱۹۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ
وَأَنَّهُ إِذَا خَرَّ فَسَالَ لَهُ فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ
لَهُ تَسِيخٌ وَإِذَا الَّذِي نَهَاكَ شَابٌّ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے
دریافت کیا کہ وہ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے اختلاط کر لے؟ تو
آپ نے اس کو اجازت دے دی۔ ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی یہی
سوال کیا۔ آپ نے اس کو منع کر دیا۔ جس کو آپ نے اجازت دے رہا ہوڑھا تھا۔
(ابوداؤد)

روزہ کی حالت میں قے ہونے کا مسئلہ

۱۹۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ دَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءُ
وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلَيْقِصْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى ابْنِ
يُؤُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيُّ لَا أَرَاهُ مُحْفُوظًا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس
شخص پر روزہ کی حالت میں قے کا غلبہ ہو اس پر قضا واجب نہیں اور
جو شخص قصد اے کرے اس پر قضا واجب ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ،
دارمی)۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسے عیسیٰ بن یونس
کے علاوہ کوئی روایت نہیں کرتا۔

۱۹۱۱ وَعَنْ مُعَدَّانَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ
حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ
فَافْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدٍ دَمَشَقَ
فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَافْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَ
أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءًا -

اور امام بخاری نے فرماتے ہیں۔ میں اس حدیث کو محفوظ نہیں سمجھتا۔
معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے قے کی پھر افطار کیا روزہ اس کے بعد میں یعنی
معدان (مسجد دمشق میں ثوبان سے ملا اور ان سے کہا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ
سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی اور
پھر روزہ افطار کر لیا۔ ثوبان نے کہا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا اور
میں نے آپ کے وضو کے لئے برتن میں پانی بھرا تھا۔

(ابوداؤد - ترمذی - دارمی)

روزہ کی حالت میں مسواک کرنی جائز ہے

۱۹۱۲ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَحْصِ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
ﷺ کو اتنی مرتبہ روزہ کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے کہ میں نہیں

صَائِمٌ - (رَوَاهُ الْمُتَرَمِّزِيُّ وَالْبُخَارِيُّ) كَرِهَتْهُ - (تَرَمِزِي - أَبُو دَاوُدَ)

روزہ میں سرسمرہ لگانا جائز ہے

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا روزہ کی حالت میں میں سرمہ لگا لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا اس کی اسناد قوی نہیں ہے اور عاتکہ راوی کی تضعیف کی گئی ہے۔

روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالنا مکروہ نہیں

۱۹۱۳
۱۳
وَعَنْ بَعْضِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرَجِ يَمْشِي
عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِتٌ مِّنَ الْعَطَشِ أَوْ مِّنَ
الْحَرِّ - رَوَاهُ مَا لَيْفٌ وَأَبُو دَاوُدَ (۱)

نبی ﷺ کے بعض اصحاب روایت ہو کہ انھوں نے رسول اللہ
ﷺ کو مقام عرج میں روزہ کی حالت میں دیکھا کہ سر پر پانی ڈالتے
تھے پیاس کی شدت یا گرمی کی زیادتی کے سبب۔
(۱) ابوالکلام - ابوداؤد

روزہ میں پیچھے لگوانے کا مسئلہ

۱۹۱۵ء عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَقْبَى رَجُلًا بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَخْتَجِعُ وَهُوَ اخِذٌ بِبِدْمِي لَمَّا فِي عَشْرَةِ خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ - رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ - قَالَ الشَّيْخُ إِبْرَاهِيمُ مَأْمُومٌ السُّنَّةُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَتَأْوَلَهُ بَعْضُ مَنْ رَحِمَ فِي الْحُجَّامَةِ تَعَرَّضًا لِلْفُطَارِ الْمَحْجُومِ لِلضُّعْفِ وَالْحَاجِمِ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ بِمَنْ الْمَلَا زِمَ -

بلا عذر روزہ نہ رکھنا

۱۹۱۶
۱۵
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرِيَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ
غَيْرِ رَخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْبِضْ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ
كُلُّهُ وَلَا نِصْفَهُ - (دَوَاةُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَ
الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابٍ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ابْنَ الْبُخَارِيِّ يَقُولُ أَبُو الْمَطَوِّينِ
الزَّوَّائِي لَا أَعْرِفُ لَهْ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ

بلا ریح روزہ ؟

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ہیں کہ ان کو ان کے روزے سے سوائے پیاسا رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت رات کو عبادت کر نیوالے ہیں کہ نہیں حاصل ہوتا ان کو ان کی عبادت سے کچھ، مگر جاگنا (یعنی بہت سے روزہ دار اور رات کو عبادت کرنے والے لوگ ہیں جن کے روزے اور عبادت بے فائدہ ہوتی ہے اور ثواب نہیں ملتا)۔ (دارحی) اور لقیط بن صبرہ کی حدیث سنن الوضوء کے بیان میں ذکر کی گئی۔

۱۹۱۷/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مِثْنِ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِثْنِ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا الشَّهْوُ. رَدَّاهُ الدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ حَدِيثُ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ فِي بَابِ مَسْنَدِ الْوُضُوءِ.

فضل سوم

سینگی، قے اور احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں جو روزے دار کے روزے کو نہیں توڑتی۔ ایک سینگی کھجور انا اور قے جو خود بخود آئے اور تیسرے احتلام۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس کے ایک راوی عبد الرحمن بن زید کو حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۱۹۱۸/۱۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا يَفْطُرُنَ الصَّائِمَ الْحَجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْإِحْتِلَامُ. رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ يَلْتَمِزُ وَيُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ.

ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک سے پوچھا گیا کہ کیا تم روزہ دار کے لئے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سینگی کھجور انا کو برا سمجھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں البتہ اس خیال سے کہ سینگی سے روزہ دار کو ضعف ہو جاتا ہے ممکن ہے اس کمزوری سے روزہ ٹوٹ جائے۔ (بخاری)

۱۹۱۹/۱۸ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ النُّبَّاسِ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحَجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ.

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

بخاری اس روایت کو معلق بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں سینگی کھجور انا کرتے تھے۔ پھر آپ نے روزہ کی حالت میں سینگی کھجور انا چھوڑ دیا اور روزوں کے دنوں میں رات کو کھینچتے تھے۔

۱۹۲۰/۱۹ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيلًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ.

کلی کی تری اور تھوک نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ روزہ دار اگر منہ میں پانی لے کر کلی کرے اور پھر پانی کو منہ سے نکال دے تو روزہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور تھوک اور جو چیز منہ کے اندر باقی ہے اس کو نکل لینے سے کچھ ہرج نہیں ہے۔ اور روزہ دار مصطکی کو نہ جیسا ہے۔ اور اگر روزہ دار مصطکی کا تھوک نکل جائے تو اس میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کا روزہ ٹوٹا یا نہیں، لیکن اس سے منع کیا جاتا ہے۔ (بخاری)

۱۹۲۱/۲۰ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ مَضَيْتَ ثُمَّ أَخْرَجَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَفْطُرُكَ أَنْ يَذْزِرَ دَرِيْقًا وَمَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَنْصَحُ الْعِلْكَ فَإِنْ أَرْدَرَ رِيْقُ الْعِلْكَ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يَفْطُرُ وَلَكِنْ يَنْهَى عَنْهُ. رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجِمَةِ بَابِ (بَابِ)

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

مُسَافِرُ كَيْ رُزْءِ كَابِيَانُ

فَصْلُ اَوَّلُ

سفر کی حالت میں روزہ رکھنا اور روزہ نہ رکھنا دونوں جائز ہیں

۱۹۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْرَةَ بِنْتِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ تَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حمزہ بن عمر و سلمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور حمزہ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا جی چاہے رکھ اور چاہے تو نہ رکھ۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ عَزَّ وَنَامَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ عَشْرَةَ مَضَتْ فِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ افْطَرَ فَلَمْ يَلِغِ الصَّيَامُ عَلَى الْفِطْرِ وَلَا الْفِطْرُ عَلَى الصَّيَامِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم رمضان کی سولہویں تاریخ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کو روانہ ہوئے۔ ہم میں سے بعض نے (جو قوی تھے) روزہ رکھا۔ اور بعض نے (جو کمزور تھے) روزہ نہیں رکھا۔ نہ بڑا کھانا روزہ نہ بڑا کھانا روزہ دار کو اور نہ بڑا کھانا روزہ دار کو۔ (مسلم)

ضعف اور مشقت کی حالت میں روزہ نہ رکھنا ہی مسافر کے لئے بہتر ہے

۱۹۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زَحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ ایک جگہ (از دہم) دیکھا اور پھر ایک شخص پر نظر پڑی جس پر (دھوپ سے بچاؤ کے لئے) سایہ کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا سبکی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْفَاطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَامُونَ وَقَامَ الْفَاطِرُونَ فَصَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا التَّرْكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْفِطْرُ وَنَ الْيَوْمَ يَا لَأَجْدٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے بعض نے ہم میں سے روزہ رکھا اور بعض نے نہیں رکھا۔ پس ہم ایک روز گرم دن میں ایک منزل میں اترے جن لوگوں نے روزہ رکھا تھا وہ ضعف سے نڈھال ہو کر گر پڑے اور جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا تھا وہ اپنے کاموں میں مشغول رہے چنانچہ انھوں نے خمیوں کو کھڑا کیا اور اونٹنیوں کو پانی پلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ آج وہ لوگ جنھوں نے روزہ نہیں رکھا ہے تو اب گئے۔ (بخاری و مسلم)

سفر میں روزہ توڑنے کی اجازت ہے

۱۹۲۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بَنَاءً فَرَفَعَهُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے۔ آپ نے (اس سفر میں) مقام عسفان تک روزہ رکھا پھر وہاں پہنچ کر آپ نے پانی منگایا اور ہاتھ میں پانی لے کر لوگوں کو دکھانے کے لئے اونچا کیا اور پھر پانی لیا (یعنی روزہ نہیں رکھا) اسی طرح آپ نے مکہ تک سفر کیا (یعنی اس سفر میں بھی روزہ نہیں رکھا) اور یہ رمضان کا مہینہ

صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ
فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ شَرِبَ
بَعْدَ الْعَصْرِ -

تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں ابن عباس
لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ حضور نے (سفر میں) روزہ رکھا بھی ہو اور نہیں
بھی رکھا پس جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔
(بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اپنے
مقام عسکان میں عصر کے بعد روزہ افطار کیا تھا۔

فصل دوم

حالت سفر میں روزہ کی معافی

۱۹۲۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ
شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ عَنِ الْمُسَافِرِ عَنِ الْمَوْضِعِ وَالْحُلِيِّ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لئے آدھی نماز معاف کر دی ہے اور معاف کر دیا
ہے روزہ کو مسافر کے لئے، دودھ پلانے والی اور حاملہ (مخورتوں) کے
لئے۔ (ابوداؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

اگر سفر میں آسانی اور آرام ہو تو روزہ رکھ لینا مستحب ہے

۱۹۲۸ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحْتَبِقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ حِمْلٌ
تَأْوَى إِلَى شَيْءٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَذْكَهُ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سلمہ بن محبت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جس شخص کے پاس اچھی سواری ہو جو آرام سے اس کو منزل تک پہنچائے
اس کو چاہئے کہ روزہ رکھے جہاں رمضان آجائے۔
(ابوداؤد)

فصل سوم

سفر میں روزہ جاری رکھنے اور آنحضرت کی متابعت نہ کرنے پر آپ کی برہمی

۱۹۲۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ أُبَيْ
فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ
إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فِقِيلٌ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ
صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ (رَوَاهُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان میں
مکہ گئے۔ آپ نے اس سفر میں مقام کُرَاعِ غَیم تک روزہ رکھا اور آپ کے ہمراہیوں نے بھی
روزہ رکھا۔ پھر آپ نے پانی منگایا اور اس کو اونچا اٹھایا تاکہ لوگ دیکھ لیں اور
پھر اس کو پی لیا۔ اس کے بعد آپ سے کہا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہے
آپ نے فرمایا وہ نافرمان ہیں وہ سخت گنہگار ہیں۔

سفر میں روزہ رکھنا اور حضر میں روزہ نہ رکھنا دونوں میں مشابہت

۱۹۳۰ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمٌ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ
كَالْمُقِيمِ فِي الْحَضَرِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سفر میں رمضان کا روزہ رکھنا ایسا ہے جیسا کہ گھر میں رمضان کا
روزہ نہ رکھنا (یعنی سخت گناہ ہے)۔ (ابن ماجہ)

سفر میں روزہ نہ رکھنا ہی اولیٰ ہے

۱۹۳۱ وَعَنْ حَمَّادَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُنِي قُوَّةً عَلَى الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ
فَهَلْ عَلَى جَنَاحٍ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت
رکھتا ہوں، کیا گناہ ہوگا اگر میں روزہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا روزہ نہ رکھنے کی خدا

فَمَنْ أَخَذَ بِهَا حَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ. (دَوَاۃ مُسْلِمٍ)

کی طرف سے اجازت ہو پس جو شخص اس اجازت کے فائدہ اٹھائے بہتر ہو اور جو کوئی روزہ رکھنا پسند کرے اس پر کچھ گناہ بھی نہیں ہے۔ (مسلم)

بَابُ الْقَضَاءِ قضا روزہ کا بیان

فصل اول

حضرت عائشہ کے قضا روزے

۱۹۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ تَعْنِي الشَّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرے ذمہ قضا روزے ہوتے تھے لیکن میں ان کو شعبان کے مہینے کے سوا کسی مہینے میں قضا کرنے کی قوت نہ رکھتی تھی۔ یحییٰ بن سعید رضی راوی کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت عائشہ رضی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زیادہ مشغول رہتی تھیں اس لئے رمضان کے وہ روزے جو حیض کے سبب قضا ہو جاتے تھے وہ دن شعبان تک نہیں رکھ سکتی تھیں اور شعبان میں ان کو رکھنے کا موقع ملتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

عورت اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر نفل روزے نہ رکھے

۱۹۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ مِنْ رَوْحِهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذُنُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. (دَوَاۃ مُسْلِمٍ)

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کی موجودگی میں عورت کو نفل روزہ رکھنا جائز نہیں مگر شوہر کی اجازت سے۔ اور عورت کو چاہئے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔ (مسلم)

حائضہ پر روزہ کی قضا واجب ہے نماز کی قضا واجب نہیں

۱۹۳۴ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُمَا قَالَتَا لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيبُنَا ذَلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ. (دَوَاۃ مُسْلِمٍ)

معاذہ عدویہ رضی کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی سے پوچھا کیا بات ہے کہ حائضہ عورت روزہ قضا کرتی ہے اور نماز قضا نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ رضی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم کو یہ مصیبت (حیض) پیش آتی تھی پس ہم کو روزہ کی قضا کا حکم کیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں کیا جاتا تھا۔ (مسلم)

میت کے ذمہ روزوں کا فدیہ

۱۹۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ مِمَّا مَرَّ عَنْهُ وَلِيَّهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ قضا روزے ہوں (تو اس کا وارث) روزے رکھے (یا اس کی طرف فدیہ دے)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱۹۳۶ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ

نافع ابن عمر رضی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی مرنے والا ہو اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے

شہر رمضان فليطعم عنه مكان كل يوم مسكين
(رواہ الترمذی)
روزی ہوں تو چاہئے کہ کھانا کھلایا جائے ہر روزے کے بدلے
ایک مسکین کو۔ (ترمذی)
وقال والصحيح انه موقوف على ابن عمر -
اور ترمذی کہتے ہیں صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عمر پر موقوف ہے۔

فصل سوم

نہ کسی کی طرف سے نماز پڑھی جاسکتی ہے نہ روزہ رکھا جاسکتا ہے

۱۹۳۷ عَنْ مَا لِكَ بَلَّغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ
هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ
أَحَدٍ فَيَقُولُ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي
أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ - رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ
مالک کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سے اس قسم کے سوالات کئے
جاتے تھے کہ کیا کوئی روزہ رکھے کسی کی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسی
کی طرف سے؟ تو آپ اس کے جواب میں کہہ دیتے کہ کوئی کسی کی
طرف روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (موطأ)

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ فَضْلُ أَوَّلِ

نفل روزہ کے بارے میں آپ کا معمول

۱۹۳۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَقْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ
لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اكْتَمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا
رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَ
فِي رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ
يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے
(تو) برابر روزے رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ روزے
نہ چھوڑیں گے اور جب روزے چھوڑ دیتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ روزے
نہ رکھیں گے اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی مہینے کے روزے پورے کئے ہوں مگر رمضان کے اور نہیں دیکھا میں نے
کہ زیادہ رکھے ہوں روزے آپ نے کسی مہینے کے مگر شعبان کے۔ اور ایک روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ ماہ شعبان کے پورے روزے
رکھتے تھے اور کبھی شعبان میں تھوڑے روزے رکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ
أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا
كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُه صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا
رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى
مَضَى لِسَيْبِلِهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ
عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت
کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے تھے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نہیں جانتی کہ آپ نے کسی مہینے کے پورے روزے رکھے
ہوں مگر رمضان کے اور کوئی مہینہ ایسا بھی نہیں گزرا کہ آپ اس میں بالکل
روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ آپ وفات پائی۔ (مسلم)

شعبان کے آخری دو دنوں کے روزے

۱۹۴۰ وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي حَصِينٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَغَيْرَ
يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فَلَانٍ أَمَا صُمْتَ مِنْ سَكْرِ
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا
یا آپ نے کسی اور سے پوچھا اور عمران رضی اللہ عنہ سنتے تھے کہ لے فلاں شخص کے باپ کیا تو نے
آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا جب

شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتُمْ فَصُومُوا مِثْلَ
تو فارغ ہو رمضان کے روزوں سے تو دو روزے اور رکھو (یعنی عید
رُتَقِّ عَلَيْهِ) کے بعد۔ (بخاری و مسلم)

محرم میں نفل روزہ کی فضیلت

۱۹۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ
شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الْقَبُولَةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے
روزوں کے بعد سب سے بہتر روزے خدا کے مہینے یعنی محرم کے ہیں اور فرض نماز
کے بعد بہترین نمازرات کی نماز ہے (یعنی نماز تہجد)۔
رَدَّوْا مُسْلِمٌ (مسلم)

یوم عاشورہ کے روزے کی فضیلت

۱۹۴۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ
إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ
يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ رُتَقِّ عَلَيْهِ
حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دن کے روزے کا ارادہ فرماتے ہوں اور جن کو دوسرے دنوں کے
روزوں سے آپ بہتر سمجھتے ہوں، مگر اس دن کا روزہ یعنی عاشورہ کے
دن کا اور اس مہینہ کا روزہ یعنی ماہ رمضان کا روزہ (بخاری و مسلم)

یوم عاشورہ کے روزہ کا مسئلہ

۱۹۴۳ وَعَنْهُ قَالَ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّهُ يَوْمٌ يُعْظِمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنْ بِقِيَّتِ إِلَى قَابِلٍ لَا صَوْمَ
التَّاسِعِ رَدَّوْا مُسْلِمٌ (مسلم)

یوم عرفہ کا روزہ

۱۹۴۴ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَدُوا
عِنْدَ هَذَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ
بَصَائِمٌ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ لَبَنٍ وَهُوَ وَقِفٌ عَلَى
بَعِيرٍ يَحْدُ فَهَ فَشَرِبَهُ رُتَقِّ عَلَيْهِ (بخاری و مسلم)

زی الحجہ کے عشر اول میں روزہ رکھنے کا مسئلہ

۱۹۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ رَدَّوْا مُسْلِمٌ
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
(بقدر عید کے پہلے) عشرہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ (مسلم)

نفل روزے

۱۹۴۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ
حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ تم کس طرح روزہ رکھتے ہو؟ آپ نے فرمایا

غضبناک ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے آپؐ کے غصہ کو دیکھا تو یہ کہنا شروع کیا :
 رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِآيَاتِهِ سَلَامًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ
 مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ (یعنی راضی ہوئے ہم اللہ کے
 ربؐ ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر یہاں
 مانگتے ہیں ہم خدا سے، خدا کے اور اس کے رسول کے غصہ سے) حضرت عمرؓ نے
 باری کی کچھ رہے یہاں تک کہ حضورؐ کا غصہ فرو ہو گیا۔ پھر عمرؓ نے کہا یا رسول
 اللہؐ اس شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکھے؟ آپؐ فرمایا اس نے
 روزہ رکھا نہ افطار کیا (یعنی روزہ نہیں رکھا) پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول
 اللہؐ اس شخص کا کیا حال ہے جو دو دن روزہ رکھے اور
 ایک دن نہ رکھے؟ آپؐ نے فرمایا اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ پھر حضرت
 عمرؓ نے پوچھا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے؟ فرمایا
 یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ پھر عمرؓ نے پوچھا جو شخص ایک دن روزہ
 رکھے اور دو دن روزہ نہ رکھے؟ فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ اس کی طاقت
 مجھ کو نصیب ہو۔ اس کے بعد رسول اللہؐ نے فرمایا تین
 روزے ہر تہینہ کے اور رمضان سے رمضان تک یہ سارے سال (یعنی ہمیشہ کے)
 روزے ہیں یعنی ان کا ثواب ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا (اگر
 عرفہ کے دن کا روزہ۔ مجھ کو خدا سے امید ہے کہ یہ روزہ دور کرے گا گناہ اس
 سال کے جو اس سے پہلے کے ہیں اور گناہ اس سال کے جو اس کے بعد کے ہوں۔
 (رواہ مسلم)

اور یوم عاشورہ کا روزہ، خدا سے امید ہے کہ ایک سال پہلے کے گناہ دور کرے گا۔ (مسلم)

پیر کے دن روزہ کی فضیلت

۱۹۲۶ء وَعَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْہِ وُلْدَتٌ
 وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیْ۔ (رواہ مسلم)

ہر مہینہ میں تین دن نفل روزے

۱۹۲۸ء وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ
 اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ
 کُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَیِّ
 اَیَّامِ الشَّہْرِ کَانَ یَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ یُبَایِعُنِیْ مِنْ اَیِّ
 اَیَّامِ الشَّہْرِ یَصُوْمُ۔ (رواہ مسلم)

شش عید کے روزے

۱۹۲۹ء وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہُ حَدَّثَہُ
 ۱۱ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہؐ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر شوال میں پھر روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔
(مسلم)

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سَنًا مِّنْ شَوَالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّاهِرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ممنوع روزے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الفضحی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالْحَجْرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو دنوں میں روزہ رکھنا (جائز) نہیں ہے یعنی عید الفطر اور عید الفضحی کے دن۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْحَجْرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایام تشریق

حضرت نبیشہ ہذلی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق (یعنی از دشا تا تیرہ ذی الحجہ) کھانے پینے اور خدا کی یاد کرنے کے دن ہیں۔ (مسلم)

۱۹۵۲ وَعَنْ بُيُشَةَ الْهَذَلِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامٌ أَكَلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جمعہ کے دن روزہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کا روزہ رکھے تو اس طرح رکھے کہ اس کی دن پہلے یا ایک دن بعد کا بھی روزہ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کی رات عبادت کے لئے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص نہ کرو مگر ہاں ہو سکتا ہے کہ تمہارے روزہ کے دن جمعہ پڑ جائے۔ (مسلم)

۱۹۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصِمُوا بَيْنَهُ الْجُمُعَةَ بَصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيْلِ وَلَا تَخْتَصِمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْيَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

خدا کی راہ میں ایک دن نفل روزہ رکھنے کا اجر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایک دن کا روزہ رکھے خدا کی راہ میں تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور رکھتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعْدَ وَجْهِهِ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اعمال میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عبداللہ! مجھ کو خبر دی گئی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا ہے (روزانہ) میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کر۔ روزہ بھی رکھ اور روزہ ترک بھی کر۔ رات میں عبادت بھی کر اور سو بھی۔ اس لئے کہ تیرے جسم کا

۱۹۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أَخْبِدْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَهُمْ وَتَمَّ فَإِنَّ حَسْبَكَ عَلَيْكَ حَقًّا إِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ

لِيُذِرَكَ عَلَيْكَ حَقًّا لِّأَصَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ
ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلُّهُ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ وَقَدْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ
إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَهُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمُّ أَفْضَلَ الْقَوْمِ
صَوْمَهُمْ وَأَوْصِيَاءُ يَوْمِهِمْ وَأَفْطَارُ يَوْمِهِمْ وَقَرَأَ
فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيْلًا مَرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بھی تجھ پر حق ہے تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے جہان کا بھی
تجھ پر حق ہے جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اُس نے (گویا) روزہ نہیں
رکھا۔ چہنچہ میں تین دن کے روزے (تو اب میں) ہمیشہ کے روزوں کے
برابر ہیں۔ تو ہر چہنچہ میں صرف تین دن کے روزے رکھ اور چہنچہ میں
ایک قرآن پڑھ۔ میں نے عرض کیا۔ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا
ہوں۔ آپ نے فرمایا تو پھر بہترین روزے رکھ یعنی داؤد علیہ السلام
کا روزہ ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ۔ اور سات راتوں میں
ایک قرآن پڑھ اور اس پر زیادہ نہ کر۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

پیر اور جمعرات کے روزے

۱۹۵۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات
کا روزہ رکھتے تھے۔
(ترمذی نسائی)

۱۹۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرَضُ الْإِسْحَاقُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ
وَالْخَمِيسِ فَاجِبٌ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
پیش کئے جاتے ہیں (خدا کے دربار میں) اعمال پیر اور جمعرات کے
دن۔ پس میں پسند کرتا ہوں یہ کہ میرے اعمال پیش کئے جائیں اور میں
روزہ سے ہوں۔ (ترمذی)

ایام بھض کے روزے

۱۹۵۹ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَصِّمْ
ثَلَاثَ عَشْرَةَ دَارِجَ عَشْرَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةَ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے ابو ذر! جب کہ تو روزے رکھنے چاہے تو چہنچہ میں تین روزے نہ رھو
چودھویں اور پندرھویں کو رکھو۔
(ترمذی نسائی)

جمعہ کے دن نفل روزہ رکھنا جائز ہے

۱۹۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ عُرَّةٍ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً
أَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(کبھی) روزہ ہر چہنچہ کے شروع میں رکھتے تین دن اور بہت کم ایسا
ہوتا کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھتے ہوں۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابو داؤد)
اور اس کو ابو داؤد نے "ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ" تک روایت کیا ہے۔

۲ حضرت مفتی کے سب دنوں میں روزہ رکھتے تھے

۱۹۶۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ
الْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ
وَالْخَمِيسَ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک چہنچہ میں ہفتہ، اتوار اور پیر کے روزے رکھتے تھے اور دوسرے
چہنچہ منگل، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔
(ترمذی)

نفل روزوں کی اہمیت اور پیر یا جمعرات سے

۱۹۶۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ
 ۲۵ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ
 أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوْ لَهَا الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ
 (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے
 کہا کرتے تھے کہ میں ہر چھینے میں تین دن کے روزے رکھا کروں اور
 ان روزوں کو پیر سے شروع کروں یا جمعرات سے۔

ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت کی وجہ

۱۹۶۳ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْقُرَشِيِّ قَالَتْ سَأَلْتُ أَوْ
 ۲۶ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ
 الدَّهْرِ قَالَ إِنْ لَمْ يَهْلِكْ عَلَيْكَ حَقَّاهُمْ رَمَضَانَ
 وَالَّذِي يَكِلِيهِ وَكُلَّ أَرْبَعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ
 قَدْ صُمَمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مسلم قرشیؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے
 ہمیشہ روزہ رکھنے کی بابت دریافت کیا، یا اور کسی نے پوچھا تو آپؐ نے
 فرمایا تجھ پر ترے گھر والوں کا بھی حق ہے تو رمضان کے روزے رکھ
 اور رمضان کے بعد کے پھر روزے اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ (ان
 روزوں کے رکھنے سے) گویا کہ تو نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (ابوداؤد - ترمذی)

عرفات میں عرفہ کے دن روزہ مکروہ ہے

۱۹۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 ۲۷ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَلَّى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ يَعْرِفُهُ
 (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میدان عرفہ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے
 رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے۔

صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

۱۹۶۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أُخْتِهِ السَّمَاءِ أَنَّ
 ۲۸ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ
 السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ
 أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عَوْدَ شَجَرَةٍ
 فَلْيَمْضِغْهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
 وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبید اللہ ابن بسرؓ اپنی بہن سماءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ
 انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر
 اس صورت میں جب کہ تم پر فرض کیا جائے پھر اگر نہ پائے تم میں سے کوئی
 شخص (روزہ افطار کرنے کے لئے کوئی چیز) مگر انگور کا پوست یا درخت کی
 لکڑی تو بس اسی کو چبا لے۔ (احمد - ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ)

خدا کی راہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی فضیلت

۱۹۶۶ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 ۲۹ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
 (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزہ
 رکھے خدا کے لئے ایک دن کا، تو اللہ تعالیٰ اُس کے اور دوزخ کے درمیان
 ایک خندق (جائے) کر دیتا ہے جیسی کہ آسمان و زمین کے درمیان خندق
 ہے۔ (ترمذی)

جاڑے میں روزہ رکھنا بل مشقت ثواب حاصل کرنا ہے

۱۹۶۷ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ۳۰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمِ فِي
 الشَّتَاءِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت عامر بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
 ٹھنڈی غنیمت (یعنی محنت کے بغیر مال کا بل جانا) جاڑے دن کا روزہ جو
 (احمد - ترمذی - ابوداؤد) اور یہ حدیث مرسل ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث میں

مُرْسَلٌ)۔ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَيَّامِ أَضْحِيَةِ كَبَابٍ فِي بَابِ الْأَضْحِيَةِ۔

فصل سوم

یوم عاشورہ کا روزہ کیوں؟

۱۹۶۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامَ مَا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَخَنَ تَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَنَ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ (متفق)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے دیکھا آپ نے ان سے پوچھا کیا تم اس دن میں بھی روزہ رکھتے ہو، یہ دن کیسا ہے؟ یہودیوں نے کہا یہ بہت بڑا عظمت دن ہے اسی روز خدا نے موسیٰؑ اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ پس موسیٰؑ نے شکر کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا اور ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے حقدار ہیں پس آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسرے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم)

ہفتہ و اتوار کے دن روزہ رکھنے میں یہودی نصاریٰ کی مخالفت

۱۹۶۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ أَكْثَرَ مَا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدِ الْمَشْرِكِينَ فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَخَالِفَهُمْ۔ (رواه أحمد)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے تو اکثر ہفتہ اور اتوار کے دن رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں دن مشرکوں کی عید کے دن ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان ایام میں ان کی خوشی کی مخالفت کروں۔ (احمد)

فرضیت رمضان سے قبل عاشورہ کے روزے کی زیادہ تاکید تھی

۱۹۷۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحْتَنَّا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُ نَا عِنْدَهُ قَلَمًا فَرَضَ رَمَضَانَ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ۔ (رواه مسلم)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے اور رغبت دلاتے تھے کہ ہم عاشورہ کا روزہ رکھیں اور عاشورہ کا دن قریب آجائے پر ہماری خبر گیری کیا کرتے تھے۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپ نے ہم کو نہ عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم دیا اور نہ منع فرمایا اور نہ ہماری خبر گیری کی۔ (مسلم)

سنت موکدہ روزے

۱۹۷۱ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَدْبَحَ لَمْ تَكُنْ يَدْعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكَعَاتِ الْقُبْرِ (رواه النسائي)

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں چار چیزیں ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہ چھوڑتے تھے ایک عاشورہ کا روزہ، دوسرے نوروز کے الحج کے اور تین روزے ہر مہینے کے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ (نسائی)

ایام بیض کے روزے

۱۹۷۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض (۱۳-۱۵ قمری تاریخ) کے روزے کبھی نہ چھوڑتے تھے، نہ سفر میں

(رَوَاہُ النَّسَائِيُّ) نہ حضرتیں۔ (نسائی)

بدن کی زکوٰۃ روزہ رکھنا ہے

۱۹۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ يَصُومُ
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ) (ابن ماجہ)

پیر اور جمعرات کی فضیلت کیوں؟

۱۹۴۴ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا ذَا هَاجِرِينَ يَقُولُ دَعَمَهَا حَتَّى يَصْطَلِحَا
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ آپؐ پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ! آپ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں؟ آپؐ فرمایا (ہاں) پیر اور جمعرات کے دن خداوند تعالیٰ ہر مسلمان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے مگر ان لوگوں کے گناہ معاف نہیں کرتا جو آپس میں ملاقات ترک کر دیں اور ان کی نسبت فرمادیتا ہے ان کو چھوڑ دو تا آنکہ صلح نہ کریں۔

(رَوَاہُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) (احمد۔ ابن ماجہ)

اللہ کی خوشنودی کے پیش نظر روزہ رکھنے والے کی فضیلت

۱۹۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مِمَّا يَزُفُ إِلَى بَيْعَاءٍ دَخِلَهُ اللَّهُ بَعْدَهُ اللَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبَعْدِ غَوَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ قَرِحٌ حَتَّى مَاتَ
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص خدا کی خوشنودی کیلئے ایک دن کا روزہ رکھے خداوند تعالیٰ اس کو دوزخ سے اس قدر دور کر دیتا ہے جتنا کہ کوئی بچپن سے بڑھاپے تک اٹھے (احمد) بیقی نے اسے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے روایت کیا ہے۔

(رَوَاہُ أَحْمَدُ وَدَوَىٰ) (احمد۔ دوسی)

بَابُ زَوَالِ سَهْلِ رُزْهِ كِنَيْتِ كَابِيَانُ

فَضْلُ اَوَّلِ

نفل روزہ کی نیت دن میں کی جاسکتی ہے

۱۹۴۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذَا صَائِمٌ شَمُّ أَتَانَا يَوْمًا آخِرَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدِي لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِيدِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَآكَلْ.

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک روز میرے پاس آئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا میں اس وقت روزہ دار ہوں (یعنی چونکہ کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے میں نے اس وقت نیت کر لی ہے) پھر آپ اسی طرح ایک روز اور تشریف لائے اور اسی طرح پوچھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ہریہ میں حیس آیا ہے۔ آپؐ فرمایا مجھ کو دکھاؤ صبح کو میں نے روزہ کا ارادہ کر لیا تھا۔ پھر آپؐ (حیس) کھالیا۔ (مسلم)

لے "حیس" ایک قسم کا کھانا جو ایلیدہ جیسا ہوتا ہے اور کھجور، گھی اور قروت سے تیار کیا جاتا ہے۔ قروت: پانی بٹخے ہوئے دہی یا پھل چھریاں پر مراد ہے، ویسے قروت کا لفظ خشک کے ہوئے دودھ یا دہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

نفل روزہ توڑنے کے سلسلہ میں ضیافت عذیبہ یا نہیں؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے گھر شرف لے گئے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کھجوریں اور کھی لائیں۔ آپ نے فرمایا کھی کو مشک میں ڈال دو اور اپنی کھجوروں کو برتن میں اس لئے کہ میں روزہ سے ہوں۔ پھر آپ مکان کے ایک گوشہ میں تشریف لے گئے اور نفل نماز پڑھی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا فرمائی۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانے پر بلا یا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو یہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو بلائے تو وہ قبول کر لے اس دعوت کو اور وہ روزہ دار ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لے اور روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھالے۔ (مسلم)

فصل دوم

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب کہ مکہ فتح ہو گیا تو فاطمہؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھ گئیں اور ام ہانی رضی اللہ عنہا کے دائیں جانب تھیں۔ پس ایک لونڈی ایک برتن لے کر حاضر ہوئی جس میں پیسے کی کوئی چیز تھی۔ لونڈی نے وہ برتن آپ کو دیدیا۔ آپ نے حضورؐ اس پی لیا اور پھر ام ہانی رضی اللہ عنہا کو دیدیا۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے اس کو پی لیا اور پھر کہا یا رسول اللہؐ میں روزہ سے تھی اور میں نے پی لیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے کوئی قصاروزہ رکھا تھا انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اگر یہ روزہ نفل تھا تو کچھ حرج نہیں۔

(ابوداؤد - ترمذی - دارمی - احمد اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہؐ میں روزہ سے تھی۔ آپ نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا مالک ہے خواہ روزہ رکھے یا نہ رکھے۔

زہری عروہ سے اور عروہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور حفصہ رضی اللہ عنہما روزہ سے تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا لایا گیا جس کی خوشبو سے ہماری خواہش بڑھ گئی اور ہم نے اس میں سے کھا لیا۔ اس بات کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس روزہ کی قضا کر دو دوسرے دن۔ (ترمذی)۔

حفاظ کی ایک جماعت زہری سے اور زہری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ روایت کیا۔ جس میں عروہ کا ذکر نہیں ہے۔ یہی صحیح ہے۔ ابوداؤد نے اس کو عروہ کے آزاد کردہ غلام زُمیل سے اور زُمیل نے عروہ سے اور عروہ نے

۱۹۷۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمَنٍ فَقَالَ أَعْيِدُوا لِي مِمَّا تَكُونُونَ فِيهِ سِقَاحَهُمْ وَتَمْرَكُمْ فِي دِعَائِهِمْ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ قَدْ عَلِمَ مُسْلِمٌ وَأَهْلُ بَيْتِهِمَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۷۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَقْبَلْ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيُطْعَمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۷۹ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتِمَ مَلَكَةٌ جَاءَتْ فَاطِمَةً فَجَلَسَتْ عَلَى يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ هَانِئٌ عَنْ يَمِينِهِ فَجَاءَتْ الْوَلِيدَةُ بِأَنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَادَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَادَتْهُ أُمُّ هَانِئٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَنْتِ تَقْضِينَ نَيْسًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَصْرُفُ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِرَبِّهِ وَالتِّرْمِذِيُّ حَوْلًا وَفِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوُّعُ أَمِيرُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ -

۱۹۸۰ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعَرَضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعَرَضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ قَالَ أَقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْحَفَاطِ رَوَوْا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مَوْلَاةٍ لَهَا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهَذَا مَقْصُودُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ زُمَيْلٌ مَوْلَى عُرْوَةَ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

روزہ دار کے سامنے کھانا

۱۹۸۱ عَنْ أُمِّ عِمْرَانَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كَلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّيَّامَ إِذَا أَكَلَ مِنْ عِنْدِكَ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرَغُوا (رواه أحمد والترمذي وابن ماجه - دار الحديث)

حضرت ام عمارہ بنت کعب کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے چنانچہ میں نے آپ کے لئے کھانا منگوایا۔ آپ نے ام عمارہ سے فرمایا تم بھی کھاؤ۔ انھوں نے کہا میرا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا روزہ دار کے سامنے جب کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس پر اس وقت تک رحمت بھیجتے ہیں کہ کھانے والے کھانے سے فارغ ہوں۔ (احمد ترمذی - ابن ماجہ - دار الحديث)

فصل سوم

۱۹۸۲ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَدَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاءُ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشَعَرَتْ يَا بِلَالُ أَنْتَ الصَّائِمُ كَيْسَبِحَ عِظَامُهُ وَيَسْتَعْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَكَلَ مِنْ عِنْدِكَ (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُس وقت آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا بلال صبح کا کھانا حاضر ہے۔ بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا ہم اپنا رزق کھاتے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں پھیر فرمایا۔ بلال رضی اللہ عنہم جو روزہ دار کی پڑیاں تسبیح کرتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے مغفرت چاہتے ہیں اُس وقت تک کہ اس کے سامنے کھانا کھایا جائے۔ (بیہقی)

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

فصل اول

شب قدر کب آتی ہے؟

۱۹۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوُثُمِينَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (رواه البخاري)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (یعنی ۲۱-۲۳ - بخاری)

۱۹۸۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ جِبَالَ مِثْنَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْوِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ يَأْكُلُكُمْ قَدْ تَوَاطَّاتُ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ كَانَ مُتَجَرِّبًا فَلْيَتَحَدَّرْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مُتَفَقِّهًا (رواه البيهقي)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کو رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر بہ حالت خواب دکھائی گئی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متفق ہوئے خواب آخری سات راتوں پر تمہارے لئے پس جو شخص تلاش کرنا چاہے شب قدر کو تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۸۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ یعنی انیسویں، سترہویں اور

پچیسویں کو۔
(بخاری)

لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي تَائِسَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةِ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ
تَبْقَى - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۸۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ مَهْضَا ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْآخِرَ وَسَطًا فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةٍ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكِفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ لِمَنْ هَذِهِ اللَّيْلَةُ ثُمَّ اعْتَكِفْتُ الْعَشْرَ الْآخِرَ وَسَطًا إِنِّي أَتَيْتُ فِيهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْآخِرَ فَقَدْ أُرِيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُتِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ مَبِينَتَيْهَا فَالْتَمَسُوَهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْتَمَسُوا فِي كُلِّ وَتَرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ مَبِينَتَيْهَا
إِحْدَى وَعِشْرِينَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنَى وَاللَّفْظِ لِمُسْلِمٍ إِلَى قَوْلِهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْأَوَّلِ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ لَيْلَةُ قَدْرٍ ثَلَاثٌ وَعِشْرِينَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا پھر درمیان عشرہ میں اعتکاف کیا اپنے ایک ترک خیمہ کے اندر۔ پھر (ایک روز) خیمہ کے اندر سے سر نکال کر فرمایا۔ میں نے پہلے عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرنے کے لئے اعتکاف کیا تھا پھر اعتکاف کیا میں درمیان عشرہ میں پس میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے بتلایا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں جو پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے وہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے۔ مجھ کو شب قدر خواب میں دکھائی گئی تھی پھر قبول کیا میں۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ میں کیمچ میں سجدہ کر رہا ہوں شب قدر کی صبح کو۔ پس تلاش کر دو تم شب قدر کو آخری عشرہ میں اور تلاش کر دو ہر طاق رات میں۔ راوی کا بیان ہے کہ جس رات کو شب قدر رسول اللہ ﷺ نے دیکھی تھی اس رات کو میں نے برسا تھا اور مسجد کی چھت کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور بارش سے مسجد ٹپکی۔ پس دیکھا میں نے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور یہ کیسویں تاریخ کی صبح تھی۔

(بخاری و مسلم)

اور عبد اللہ بن انیس کی روایت میں تیسویں تاریخ کا لفظ جو حضرت زبیر بن جُبَیْش کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے پوچھا

شب قدر کی علامت

کہ تمہارے (دینی) بھائی ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سال کی تمام راتوں میں عبادت کرے وہ شب قدر کو پالے گا۔ ابی بن کعبؓ کہا خدا ان پر رحم کرے انھوں نے اس خیال سے یہ کہا ہے کہ کہیں لوگ اس رات پر بھروسہ نہ کر لیں واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ کو یہ معلوم تھا کہ شب قدر رمضان میں ہے اور رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور وہ تیسویں رات ہے پھر ابی بن کعبؓ نے قسم کھائی کہ وہ تیسویں رات ہے اور انشاء اللہ نہ کہا۔ پس میں نے کہا تم کس دلیل سے ایسا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا ان علامات یا نشانیوں سے جسے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے آگاہ فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ اس رات کی صبح کو آفتاب نکلتا ہے تو اس میں روشنی نہیں ہوتی (یعنی بہت کم ہوتی ہے)۔ (مسلم)

۱۹۸۳ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ جُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَتَّقِ الْحَوْلَ يَصِيبْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَطْعِلَ النَّاسُ أَمَّا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْأَوَّلِ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَشْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ يَا حَيُّ شَيْءٌ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ يَا عَلَامَةَ أَوْ بِالْأَيَّةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا سُعَاعَ لَهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رمضان کے آخری عشرہ میں مجاہدہ

۱۹۸۸/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت و اطاعت میں غیر معمولی کوشش کرتے تھے اور کسی دوسرے عشرہ میں اتنی نہ کرتے تھے۔ (مسلم)

۱۹۸۹/۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيزْرَهُ وَاتَّخَذَ لِنْلَهُ وَارْتَقَى عَلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہبند کو مضبوط باندھ لیتے۔ راتوں کو جاگتے اور اپنے گمراہوں کو جگاتے۔ (بخاری و مسلم)

فضل دوم

لیلۃ القدر کی دعا

۱۹۹۰/۸ عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَنَّ لَيْلَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھ کو شب قدر معلوم ہو جائے تو بتلائیے میں اس میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا یہ کہو: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (یعنی اے اللہ تو معاف کر نبی والا جو پسند فرماتا ہے معاف کرنے کو میں تجھ کو معاف کر) (احمد، ابن ماجہ، ترمذی)۔ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

شب قدر کی راتیں

۱۹۹۱/۹ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّيْسُوهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي سَبْعِ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعِ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسِ يَبْقَيْنَ أَوْ آخِرَ لَيْلَةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا ہے کہ تلاش کرو شب قدر کو باقی نو راتوں میں یا باقی سات راتوں میں یا باقی پانچ راتوں میں یا باقی تین راتوں میں یا آخری رات میں۔ (ترمذی)

شب قدر رمضان میں آتی ہے

۱۹۹۲/۱۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔ (بخاری و ابوداؤد)

شب قدر ۲۳ ویں شب

۱۹۹۳/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَبِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أَصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللَّهِ فَمَرُّ فِي بَلِيلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَيَلِ لِإِبْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يُصْبِحُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا

حضرت عبد اللہ بن ابی نبیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا گھر خشک میں ہے میں وہیں رہتا اور وہیں نماز پڑھتا ہوں خدا کا شکر ہے میں مجھ کو بتلائیے کہ ایک رات (یعنی شب قدر کو) میں اس مسجد نبوی میں حاضر ہو کر عبادت کروں؟ آپ نے فرمایا تیسویں رات کو آجاؤ عبد اللہ کے بیٹے سے پوچھا گیا کہ تمہارے والد کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا وہ راتیں تاریخ کو (بعد نماز عصر مسجد نبوی میں داخل ہوتے) (اعکاف کرتے) اور

صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ ابْنَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَابِ بَيْتِهِ -
 (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پھر مسجد سے کسی کام کے لئے باہر نہ نکلتے۔ یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتے ہیں نماز صبح پڑھ کر وہ مسجد سے باہر نکلتے اور اپنی سواری پر جو مسجد کے باہر موجود ہوتی سواری پر چڑھ کر اپنے جنگل میں چلے جاتے۔ (ابوداؤد)

فضل سوم

آنحضرت کو شب قدر کا علم اور اس کا بیان

۱۹۹۲ عَنْ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بَلِيلَةَ الْقَدْرِ فَلَا حِيَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بَلِيلَةَ الْقَدْرِ فَلَا حِيَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَدْ فُتِحَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرَ لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي النَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَحَا -
 (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ نبی ﷺ شب قدر کی اطلاع ہم لوگوں کو دینے کے لئے گھر سے باہر نکلے میں جھگڑا کیا دو مسلمانوں نے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو شب قدر کی اطلاع کرنے آیا تھا کہ فلاں اور فلاں شخص نے جھگڑا کیا۔ پس شب قدر کی شناخت مجھ سے اٹھالی گئی۔ شاید تمہارے لئے یہ بہتر ہو۔ اب تم اس کو اٹھیسویں تا اٹھیسویں (شب) میں تلاش کرو۔ (بخاری)

شب قدر کی فضیلت

۱۹۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُتُبِكُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يُدْكَرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهِي بِهِمْ مَلَائِكَةُ فَقَالَ يَا مَلَائِكَةُ مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ لَوْ فِي عَمَلِهِ قَالُوا رَبَّنَا جَزَاءُ مَنْ أَنْ يُوَفَّى أَجْرُهُ قَالَ مَلَائِكَةُ عَبْدٌ دَامَتْ قُصُوفُ فِرْعَوْنَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يُعْجَبُونَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَّتِي وَكَرَمِي وَعُلُوُّي دَارِ تَفَاعٍ مَكَانِي لَا جُنَيْتَهُمْ مَقُولُ ارْجِعُوا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالُوا فَرَجِعُوا مَغْفُورًا لَكُمْ -
 (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندہ پر رحمت بھیجتے ہیں یا اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خدا کا ذکر اور عبادت کرتا ہوتا ہے۔ پھر جب ان کی (یعنی مسلمانوں کی) عید (عید فطر) کا دن ہوتا ہے تو خداوند تعالیٰ اپنے ان بندوں کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کرے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اس کی اجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے۔ خداوند تعالیٰ کہتا ہے، اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض کو ادا کر دیا۔ پھر وہ گھروں سے دعا کے لئے عید گاہ کی طرف نکلے قسم ہے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی بخشش، اپنے کرم، اپنے بلند مرتبہ اور اپنی بلند منزلت کی، میں ان کی دعا کو قبول کروں گا۔ پھر خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! اپنے گھروں کو طے جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر عید گاہ سے مسلمان اس حال میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بیہقی)

بَابُ الْإِعْتِكَافِ

فصل اول

اعتکاف کا بیان

عمر میں اپنے گھر میں اعتکاف کریں

۱۹۹۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح کو قبض فرمایا پھر آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔ (بخاری و مسلم)

غیر بھلائی کے بارہ میں آنحضرتؐ بہت سختی تھے

۱۹۹۷ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ يَخُوضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهِ جِبْرِيلُ كَانَ أَحْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے اور لوگوں کو نفع پہنچانے کے اعتبار سے تمام لوگوں میں زیادہ سختی تھے اور خصوصاً ماہ رمضان میں آپ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی تھی۔ جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کے سامنے قرآن پڑھتے تھے پس جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو آپ کی سخاوت مینہ لائے دالی ہوا سے بڑھ جاتی۔ (بخاری و مسلم)

رمضان میں حضرت جبریلؑ کے ساتھ آنحضرتؐ کا دور

۱۹۹۸ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً ، فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكَفَ عَشْرَتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیش کیا جاتا تھا یعنی پڑھتے تھے ، حضرت جبریلؑ آپ کے سامنے قرآن ہر سال میں ایک مرتبہ اور جس سال آپ کا انتقال ہوا اس سال دو مرتبہ پڑھا گیا اور حضورؐ ہر سال دس دن اعتکاف کرتے تھے اور سال وفات میں آپ کے بیس دن اعتکاف کیا۔ (بخاری)

آداب و شرائط اعتکاف

۱۹۹۹ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَدَّى إِلَى الْحَتِّ دَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجَلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِلَّا نِسَاءً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو مسجد کے اندر سے سر کو میری طرف کر دیتے اور میں آپ کے سر میں لنگھی کر دیتی اور اعتکاف کی مدت میں آپ گھر کے اندر نہ آتے مگر انسانی حاجت کو پورا کرنے کے لئے (یعنی پیشاب ، پاخانے اور غسل وغیرہ کے لئے)۔ (بخاری و مسلم)

بحالت جاہلیت مالی گنمی نذر کو پورا کرنے کا مسئلہ

۲۰۰۰ وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے نذر مالی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف

يَتَذَرُكَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ اپنی نذر پوری کرو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

سنت مؤکدہ کی قضاء

۲۰۰۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ. (رَوَاهُ الْبُيْهَقِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ لیکن ایک سال اعتکاف نہیں کیا۔ پھر جب دوسرا سال آیا تو میں دن کا اعتکاف کیا۔ (ترمذی) ابو داؤد اور ابن ماجہ نے یہ حدیث ابی بن کعبؓ سے روایت کی ہے۔

اعتکاف کی ابتداء؟

۲۰۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ خَلَّ فِي مُعْتَكِفِهِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھتے اور پھر اپنے اعتکاف کی جگہ میں چلے جاتے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت

۲۰۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضِينَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعْرِجُ يَسْئَلُ عَنْهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ اعتکاف کی حالت میں بیمار کی عیادت کرتے پس آپ مسجد سے سیدھے جاتے اور مریض کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرتے اور اس کی پرسش کر کے چلے آتے۔ (ابو داؤد)

اعتکاف کے آداب

۲۰۰۴ وَعَنْهَا قَالَتْ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَبْأَشِرَ بِهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا جُدُّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافٍ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اِعْتِكَافٍ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے طریقہ سنت یہ ہے کہ وہ کسی بیمار کی عیادت نہ کرے نماز جنازہ کے لئے نہ جائے عورت کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ مباشرت کرے اور نہ کسی ضرورت سے باہر نکلے مگر ایسی ضرورت سے باہر جاسکتا ہے جس سے مجبوری ہو اور نہیں درست ہوتا اعتکاف مگر روزے سے اور اعتکاف صحیح نہیں مگر بڑی مسجد میں (یعنی اس مسجد میں جہاں باقاعدہ جماعت سے نماز ہوتی ہو)۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف؟

۲۰۰۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ فِرَاشَهُ أَوْ جَوَّضَ لَهُ سِرِّيْرًا وَرَأَى اسْطِوَانَةَ التَّوْبَةِ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تو آپ کے لئے فرش بچھایا جاتا تھا یا ستون توبہ کے پیچھے تخت یا چار پائی کو بچھادیا جاتا تھا۔ (ابن ماجہ)

اعتکاف کیلئے اجر

۲۰۰۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الدُّنُوبُ وَيُجْزَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلٍ. حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں یہ فرمایا ہے کہ وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیاں اُس کے لئے جاری کی جاتی ہیں، ایسی نیکیاں جیسی کہ عام طور پر

الْحَنَاتِ كُلِّهَا - (درواہ ابن ماجہ) نیکیاں کرنے والے ہر قسم کی نیکیاں کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

کتاب فضائل القرآن

فصل اول

قرآن سیکھنے اور سکھانے والا سب سے بہتر ہے

۲۰۰۷ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ - حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا۔

(درواہ البخاری)

قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۰۰۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ آيَتُكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَعُدَّ وَكُلَّ يَوْمٍ إِلَى الْبُطْحَانِ وَالْعَقِيقِ فَأَيُّ بَنَاتَيْنِ كَوْنًا دَيْنٍ فِي غَيْرِ إِيَّاهُ وَلَا يَقْطَعُ رِجْلُ قُلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا يُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَعُدُّ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَمَانَيْنِ وَثَلَاثَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَارْبَعٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَاءٍ هِيَ مِنَ الْإِيْدِ - حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ ہم لوگ صفہ (پٹا ہوا چبوترہ) پر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ بطحان یا عقیق کے بازاروں میں جائے اور وہاں سے بڑے کوہان کی دو اونٹیاں لائے بغیر گناہ اور بغیر رشتہ داری کے تعلق کو منقطع کئے ہوئے (یعنی جائز طریقہ پر) ہم نے عرض کیا ہم سب اس کو پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص مسجد جائے اور قرآن کی دو آیتیں سکھائے یا پڑھے۔ یہ بہتر ہے اس کے لئے دو اونٹیوں سے اور تین آیتیں تین اونٹیوں سے بہتر ہوں گی اور چار آیتیں چار اونٹیوں سے بہتر ہوں گی اور آیتوں کا شمار بہتر ہوگا اونٹیوں کے شمار سے۔ (مسلم)

(درواہ مسلم)

۲۰۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ حَبِيبٍ أَحَدًا لَكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِيفَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِيفَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ - (درواہ مسلم)

(درواہ مسلم)

ماہر قرآن کی فضیلت

۲۰۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الشَّعْرِ الْكَرَامِ الْكَبِيرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعَّ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ - (متفق علیہ)

۲۰۱۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا ماہر ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو اعمال کے اعتبار سے بزرگ اور نیکو کار ہیں (یعنی وہ فرشتے جو لوح محفوظ سے اللہ اکبر کی کتابیں لکھتے ہیں) اور وہ شخص جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کو پڑھنا مشکل ہوتا ہے اس کو دو ثواب ملتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حسد نہ کیا جائے مگر دو شخصوں پر۔ ایک تو اس پر جس کو خدا نے قرآن عطا فرمایا (یعنی جس کو قرآن یاد ہو گیا) پس وہ دن رات قرآن پڑھتا اور عبادت کرتا ہے اور دوسرے اس پر جس کو خدا نے مال بخشا اور وہ اس میں سے دن رات نیک کاموں پر خرچ کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ أِنَاءَ اللَّيْلِ وَ أِنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ أِنَاءَ اللَّيْلِ وَ أِنَاءَ النَّهَارِ -

قرآن پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کی مثال

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کا حال جو قرآن پڑھتا ہے ترجیح کی مانند ہے کہ اس کی خوشبو عطر اور مزہ شیریں ہوتا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کا حال کھجور کی مانند ہے جس میں خوشبو نہیں لیکن مزہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کا حال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کے مانند ہے کہ اس میں خوشبو ہے اور مزہ بھی تلخ ہے۔ اور اس منافق کا حال جو قرآن پڑھتا ہے خوشبودار کھجور کی مانند ہے کہ جو عطر ہے اور مزہ تلخ۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس مومن کا حال جو قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے ترجیح کی مانند ہے اور اس مومن کا حال جو قرآن نہیں پڑھتا اور اس پر عمل بھی نہیں کرتا کھجور کی مانند ہے۔

۲۰۱۲ وَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْثَى رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا حَلِيبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ النَّخْلَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَ طَعْمُهَا حُلُوٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخَنْزَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الزَّيْتَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِي رِوَايَةٍ الْوَعْدِ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَعْمَلُ بِهِ كَالْأَنْثَى وَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَعْمَلُ بِهِ كَالنَّخْلَةِ -

قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے کے درجہ کی بلندی اور پستی

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ ایک قوم کو بلند کرتے ہیں تو دوسری قوم کو پست کرتے ہیں۔ (مسلم)

۲۰۱۳ وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَ يَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

قرآن سننے کے لئے فرشتوں کا اشتیاق و اثر و حاکم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن حنظلہ نے بیان کیا ہے کہ میں رات کو سورۃ بقرہ پڑھتا ہوا تھا اور میرا گھوڑا میرے پاس بندھا ہوا تھا کہ یکایک میں نے دیکھا کہ گھوڑا اچھلنے کودنے اور شوخیوں کرنے لگا۔ میں پڑھتے پڑھتے خاموش ہو گیا کہ گھوڑا ابھی ٹھہر گیا۔ میں نے پھر پڑھنا شروع کیا۔ گھوڑا پھر شوخیوں کرنے لگا۔ میں خاموش ہو گیا اور گھوڑا ابھی ٹھہر گیا۔ میں نے پھر پڑھنا شروع کیا گھوڑا پھر اسی طرح اچھلنے کودنے لگا۔ آخر میں نے پڑھنا بند کر دیا۔ میرا بیٹا بھی گھوڑے کے قریب سو رہا تھا مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا اس کو کوئی اذیت نہ پہنچا دے۔ پس میں اپنے بیٹے کو وہاں سے اٹھانے کے لئے آگے بڑھا کہ میری نظر آسمان پر پڑی میں نے دیکھا کہ ابرسا چھایا ہوا ہے اور اس کے اندر چراغ سے جل رہے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اس واقعہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے

۲۰۱۴ وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَ فَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتْ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَفَرَسٌ فَجَالَتْ فَسَكَتَ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتْ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَ كَانَ ابْنُهُ يَحْبِي قَرِيبًا مِنْهَا فَاشْفَقَ أَنْ يَمِصَّ بَنِيهِ وَلَمَّا آخَرَهُ رَفَعَهُ عَنْ سَهْ إِلَى الْمَاءِ فَأَذَا مِثْلُ الظِّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا بَنُ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا بَنُ حُضَيْرٍ قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطْعَمَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي

إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا امْتَلَأَ الظُّلُمَةُ فِيهَا امْتَلَأُ
الْمَصَابِيحُ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدَارَى
مَاذَكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَكَةُ وَنَتَّ لِمَوْتِكَ وَلَوْ
قَرَأْتَ لَا صَبَحْتَ يَنْقُضُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَوَارَى
مِنْهُمْ

وَاللَّفْظُ لِلْجَارِي وَفِي مُسَلَّمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَل
خَرَجْتُ عَلَى مِصْبَعَةِ الْمُسْكَلَمِ

رہتا تو صبح کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے اور فرشتے ان کی نگاہوں سے نہ بچتے۔ (بخاری و مسلم)

تلاوت قرآن رحمت کے نزول کا باعث

۲۱۵
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ
الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حَصَانٌ مَوْجُودٌ لِمُشْطَنَيْنِ
فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ قَدْ كُتِبَ وَتَدَارَى
قَرَسُهُ يَقْرَأُ فَلَمَّا أَصْبَحَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت برابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اور
اس کے قریب ایک جانب دو رشتیوں سے گھوڑا بندھا ہوا تھا اس گھوڑے
پر ایک ابر چھا گیا اور قریب ہوا گھوڑے سے پھر اور قریب ہوا اور گھوڑے
نے اس کو دیکھ کر اچھلنا کو دنا شروع کیا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ
سکینہ (رحمت) تھی جو قرآن پڑھنے کے سبب نازل ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

سورۃ فاتحہ کی اہمیت و فضیلت

۲۱۶
وَعَنِ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلُیِّ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي فِي
الْمَسْجِدِ فَدَعَا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ
أُجِبَهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ
أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ
إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَعْظَمَ سُورَةٍ
فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ
بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّكَ قُلْتَ لَا أَعْلَمُكُمْ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو سعید بن المعلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا
تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آواز دی۔ میں نے نماز میں مشغول ہو
کے سبب جواب نہیں دیا۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر میں آپ کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے
جواب نہ دے سکا۔ آپ نے فرمایا کیا خدا نے یہ حکم نہیں دیا ہے کہ جب تم کو
رسول بلائے تو تم خدا اور رسول کے بلائے پر ان کو جواب دو اور ان
کی اطاعت کرو۔ پھر آپ نے فرمایا کیا میں تجھ کو تیرے مسجد سے باہر جانے سے
پہلے ایک ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کی سب سے بڑی سورت ہو پھر آپ نے
میرا ہاتھ پکڑ لیا اور باتوں میں مشغول ہو گئے پھر جب میں مسجد سے
باہر جانے کا ارادہ کیا تو آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا
کہ میں تجھ کو قرآن کی ایک بڑی سورت سکھاؤں گا۔ آپ نے فرمایا وہ الحمد
لہ رب العالمین ط ہے اس میں سات آیتیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہ پڑھ کر ان سے جو مجھ کو دیا گیا ہے۔ (بخاری)

سورۃ بقرہ کی فضیلت

۲۱۷
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا أَيْوَاتَكُمْ مَقَابِرَ إِيَّاتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ اس لئے کہ شیطان اس گھر سے نکل جاتا

ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے۔

الشَّيْطَانُ يَنْفَرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ
الْبَقَرَةِ۔ (ردوۃ المسلم)

قیامت کے دن قرآن کریم کی سفارش

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قرآن پڑھا کرو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن قرآن سفارش کرنے والا ہوگا اور پڑھا کرو ان دو سورتوں کو جو بہت چمکدار اور روشن ہیں یعنی سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران۔ اس لئے کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن ابر کے دو ٹکڑے یا دو سایہ کرنے والی چیزیں یا دو ٹکڑیاں پرندوں کی صف بستہ ہوں گی جو اپنے پڑھنے والی کی طرف سے بھگڑیں گی اور پڑھا کرو سورۃ بقرہ کو اس لئے کہ سورۃ کا ہمیشہ پڑھنا موجب برکت ہو اور نہ پڑھنا اس کا موجب حسرت و ندامت ہو اور اُس کے پڑھنے کی وہ لوگ طاقت نہیں رکھتے جو سنت و کلمہ میں۔ (مسلم)

حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن قرآن کو اور اس کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی اس طور پر کہ سورۃ بقرہ اور آل عمران ان کے آگے ہوں گی۔ گویا یہ دونوں سورتیں ابر کے دو ٹکڑے ہیں یا ابر کے سیاہ ٹکڑے ہیں کہ ان میں چمک ہے یا دو ٹکڑیاں صف بستہ پرندوں کی ہیں جو اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کریں گی۔ (مسلم)

۲۰۱۸ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَفِيعًا لِمُحِبِّهِ اقْرَأُوا الزَّهْرَاءِ وَبَيْنَ الْبَقَرَةِ وَسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَابَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَاتٍ مُجَاوِبَاتٍ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَاطِلَةُ۔

(ردوۃ المسلم)

۲۰۱۹ وَعَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَأْتِي الْغُرَّاءُ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظِلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَاتٍ مُجَاوِبَاتٍ عَنْ صَاحِبَيْهَا۔

(ردوۃ المسلم)

آیت الکرسی سب سے عظیم آیت ہے

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابی تو جانتا ہے کہ قرآن کی کونسی آیت تیرے لئے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ابی جانتا ہے تو قرآن کی کونسی آیت تیرے لئے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ لا الہ الا هو الْحَيُّ الْقَيُّومُ یعنی ساری آیت الکرسی، اپنے شکر میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابی تیرا علم خوش گوار ہو۔ (مسلم)

۲۰۲۰ وَعَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ۔ (ردوۃ المسلم)

۲۰۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَحْفَظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَإِنِّي إِتَى جَعَلَ يَحْتَوِ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے مامور فرمایا رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ عید الفطر) کی حفاظت پر یعنی جو مال صدقہ فطر میں وصول ہوا تھا اس کی نگرانی پر مجھ کو مامور فرمایا پس میرے پاس ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ ہنرنا شروع

کیا۔ یعنی اپنے امن یا برتن میں۔ پس میں نے اُس کو بکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا۔ اُس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ بچوں کا نفقہ ہے اور میں سخت ضرورت مند ہوں البتہ بیان ہے کہ اُس کی ان باتوں کو سن کر میں نے چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا۔ اے ابو ہریرہؓ تمہارا رات کا چور کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت کا اظہار کیا تھا، اور عیال داری کی شکایت کی۔ میں نے اُس کو چھوڑ دیا۔ آپ فرمایا اس نے تجھ سے جھوٹ کہا اور وہ پھر آئے گا۔ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا اور میں اُس کی تاک میں بیٹھ گیا۔ چنانچہ وہ آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ کو بھرنے لگا۔ میں نے اُس کو بکڑ لیا اور کہا آج میں تجھ کو ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلوں گا اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں بہت محتاج ہوں اور بچوں کا سارا خرچ میرے ذمہ ہے۔ اب میں نہ آؤں گا۔ پھر مجھ کو اس پر رحم آگیا اور میں اُس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا۔ ابو ہریرہ! تم نے اپنے قیدی (چور) کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت کو ظاہر کیا اور بچوں کے خرچ کی شکایت کی۔ مجھ کو اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے تم سے جھوٹ کہا وہ پھر آئے گا۔ پس میں اس کی تاک میں رہا۔ وہ پھر آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع کیا۔ میں نے اس کو بکڑ لیا اور کہا آج میں ضرور تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا اور یہ تین دفعہ میں آخری مرتبہ ہے۔ تو نے کہا تھا اب نہیں آؤں گا اور پھر آگیا؟ اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تم کو چند ایسے کلمے بتاؤں گا جن سے خدا تم کو نفع پہنچائے گا۔ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی کو پڑھو یعنی اللہ! لا الہ الا ہوا الحی القيوم کو آخر آیت تک تو خدا کی طرف سے تم پر ہمیشہ ایک نگہبان رہے گا (یعنی فرشتہ) اور تمہارے قریب شیطان نہ آئے گا۔ صبح تک یہ سن کر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا۔ تم نے اپنے قیدی (چور) کے

تو علی عیالاً و لی حاجة شدیدة لا قال فخلیت عنہ
فأصبحت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرہ
ما فعل أسیرک البارحة قلت یا رسول اللہ شکلی
حاجة شدیدة و عیالاً فرحمته فخلیت سبیله
قال أما انتہ قد کذبک و سیعود فعرفت انتہ
سیعود لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انتہ سیعود فرصدتہ فجاء یحتمو امن الطعام
فأخذتہ قلت لا دفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال دعنی فیائی محتاج و علی عیال
لا أعود فرحمته فخلیت سبیله۔ فأصبحت فقال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ہریرہ
ما فعل أسیرک قلت یا رسول اللہ شکلی حاجة
شدیدة و عیالاً فرحمته فخلیت سبیله قال
أما انتہ قد کذبک و سیعود فرصدتہ فجاء
یحتمو امن الطعام فأخذتہ فقلت لا دفعنک
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و هذا
أخبر ثلث مرات انک تزعم لا تعود ثم
تعود فقال دعنی أعلمک کلمات یتفعلک
اللہ بها اذا اوتیت الی فرا شک فاقرا
ایة الکسری اللہ لا الہ الا ہوا الحی القيوم
حتى تحتم الایة فانک لن یزال علیک من اللہ
حافظ ولا یقر بک الشیطان حتی تفسح فخلیت
سبیله فأصبحت فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما فعل أسیرک قلت زعم انتہ یعلمنی
کلمات یتفعلی اللہ بها قال أما انتہ صدقک
و هو کذوب یعلم من مخاطب منه منذ ثلث
لیال قلت لا قال ذاک شیطان۔

(ردۃ الباری)

ساتھ کیا کیا۔ میں نے عرض کیا اس نے مجھ سے یہ کہا کہ میں تجھ کو چند ایسے کلمے سکھاؤں گا جو تجھ کو نفع دیں گے پس میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ فرمایا اُس نے سچ کہا اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔ اس کے بعد فرمایا تم کو معلوم ہے تین راتوں سے تم کس سے مخاطب تھے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو معلوم نہیں۔ آپ فرمایا وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

سورہ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیتوں کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبرئیلؑ علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ انھوں نے اوپر کی جانب دروازہ کھلنے کی سی آواز سنی۔ پس انھوں نے اپنا سر اٹھایا اور کہا یہ آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے اور آج ہی کھولا گیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ پھر اس دروازے ایک فرشتہ نکلا اور حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ فرشتہ آج ہی زمین کی طرف اُتر رہا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں اُترا۔ پھر اس فرشتہ نے حضورؐ کو سلام کیا (آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر) اور کہا آپ کو خوش خبری ہو کہ آپ کو دو ایسے نور عطا کئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے یعنی فاتحہ الکتاب (سورۃ الحمد) اور ن کا ثواب دیا جائے گا یا دعا قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

٢٠٢٢
١٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَفِيضًا مِّنَ
فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا أَبَابُ مِنَ السَّمَاءِ
فَمِنْ الْيَوْمِ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَذَلِ مِنْهُ لَكَ
فَقَالَ هَذَا لَكَ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا
الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ ابْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيْتَهُمَا لَمْ يُوْتِيَهُمَا
نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتَّخَذَهُ الْكِتَابُ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
لَنْ تَفْرَغَ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ.

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کے آخر میں دو آیتیں ہیں جو شخص ان کو پڑھے رات میں وہ اس کے لئے کافی ہوتی ہیں (یعنی ہر قسم کی آفت اور شر سے بچاتی ہیں)۔ (بخاری و مسلم)

سُورَةُ الْبَقَرَةِ كَا آخِرِ حَقِّهِ اِنْ يَكُوْنُ فَرَايِدُ يَرْصِيْنَ
 ٢٠٢٣ وَعَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيَّتَانِ مِنْ اَخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
 مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّرَتْهُ

٢٠٢٣ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَا

سورہ کہف کی پہلی دس آیتوں کو یاد کر لینے کا اثر

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیتیں یاد کر لے۔ بچایا جائے گا اس کو دجال سے۔ (مسلم)

۲۰۳۳
۱۸ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ
الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

قل هو اللہ احد (سورہ احد) کی فضیلت

حضرت ابوذر دابرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ تہائی قرآن کیوں کہ پڑھا جائے؟ آپؐ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (پوری سورت) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

٢٢٥
١٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَجْرُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالُوا
وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالَ قَدْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا
يَعْدِلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ - دَرَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَدَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا اور وہ اپنے ساتھیوں کی امامت بھی کرتا تھا (یعنی نماز پڑھتا تھا) پس وہ نماز میں قرائت کو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھ کر دیتا۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے سنا تو اس سے فرمایا اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے اُس سے پوچھا یا تو اس نے کہا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ میں خدا کی صفت (ذکر) ہے اور میں

٢٠٢٢
٢٠
وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ الرَّحْمَنَ فِي
صَلَاتِهِمْ فَيُخْتِمُ بِقَوْلِ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا
ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُّوهُ
لِي أَيْ شَيْءٍ يُصْنَعُ ذَلِكَ تَسْلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهُ صِفَةُ
الرَّحْمَنِ وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

اس کا پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا اس شخص کو آگاہ کر دو کہ خدا بھی اس کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سورت کو بہت پسند کرتا ہوں یعنی قل ہو اللہ احد کو۔ آپ نے فرمایا اس کو تیرا پسند کرنا تجھ کو جنت میں لے جائے گا۔

ترمذی اور امام بخاری نے اس کو ان ہی معنوں میں روایت کیا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ وَكَانَ اللَّهُ يُحِبُّهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْبَبْتُ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ إِنْ حَبَبَكَ إِلَاهَا أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ (مَعْنَاهُ)

معروفین کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج رات جو آیات نازل کی گئی ہیں وہ عجیب ہیں کہ ان کی مانند آج تک نہیں دیکھی گئیں اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔ (مسلم)

۲۰۲۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلَتْ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِثْلُهَا قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آنحضرت رات میں قل ہو اللہ اور معروفین پر پڑھ کر اپنے بدن پر دم کرتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ جب رات کو سونے کے لئے اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہاتھوں کو ملائے پھر ان پر دم کرتے اور پھر اُن پر قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر پھونکتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو سارے جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا پھرتے اور سر اور چہرے سے ہاتھوں کو پھیرنا شروع کرتے اور بدن کے اگلے حصہ پر پھرتے ہوئے سارے جسم پر پھیرتے اور تین مرتبہ اس طرح کرتے (یعنی تین مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرتے اور جسم پر ہاتھوں کو پھیرتے) اور عنقریب ابن مسعودؓ کی حدیث باب معراج میں انشاء اللہ بیان کریں گے جب کہ حضور کو معراج ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا قَوْلَهُمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَدُهُ كَوْنُهُ ابْنُ مَسْعُودٍ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْمَعْرَاجِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

فصل دوم

قیامت کے دن عرش کے نیچے تین چیزیں ہوں گی

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں ہوں گی عرش کے نیچے قیامت کے دن ایک تو قرآن جو جھکے گا بندوں سے اور قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور دوسرے امانت اور تیسرے قرابت یہ دونوں چیزیں، یا صرف قرابت پکار کر لوگوں سے کہی گئی۔ جس نے بلا یا مجھ کو ملائے گا اس کو اللہ اپنی رحمت سے اور جس نے توڑا مجھ کو توڑے گا اللہ اس کو۔ (یعنی اسے التفات نہ فرمائے گا)۔ (شرح السنہ)

۲۰۳۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقُرْآنُ يُجَاجِرُ الْعِبَادَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِي أَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَ مَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

قرآن کو تر تیل سے پڑھنے کی فضیلت

۲۰۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِمَصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَقْرَأُ وَارْتَقَى وَرَتَّلَ كَمَا كُنْتَ تُرْتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَثَلَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا - رَدَّوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُدَّوَاهُ وَالتَّسَائِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آخرت میں) قرآن پڑھنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ تو قرآن پڑھ اور جنت کے درجوں پر چڑھ اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر جس طرح کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، پڑھ۔ اور تیسرا آخری درجہ (جنت میں) قرآن کی آخری آیت پر ہوگا۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

قرآن سے خالی دل ویران گھر کی مانند ہے

۲۰۳۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّنْيَا لَكَيْتٌ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ - رَدَّوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو وہ (دل یا وہ شخص) ویران گھر کے مانند ہے۔ (ترمذی - دارمی - ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

مشغولیت قرآن کا اثر

۲۰۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَ مَسْئَلِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّالِكِينَ وَفَضَلَ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ رَدَّوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ عَرَبٍ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند بزرگ و برتر فرماتا ہے جس شخص کو قرآن خوانی کا شغل، دعا اور ذکر الہی سے غافل بنا دے۔ میں اس کو مانگنے والوں سے بہتر اور زیادہ دینا ملے اور کلام اللہ کی بزرگی دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسی کہ میری بزرگی تمام مخلوقات پر۔ (ترمذی - دارمی - بیہقی)

قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکی

۲۰۳۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا أَقُولُ الْحَرْفُ أَلِفٌ حَرْفٌ وَكَأَمْ حَرْفٌ وَصِيمٌ حَرْفٌ - رَدَّوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ عَرَبٍ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَرَبٍ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھا اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں اللہ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی - دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سند کے اعتبار سے غریب۔

قرآن میں چشمہ ہدایت ہے

۲۰۳۵ وَعَنْ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَقَدْ خَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَوْ قَدْ فَعَلُوا هَذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّهَا سَكُونٌ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْفِتْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأٌ

حارث اعور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (کوفہ کی ایک) مسجد میں گیا، دیکھا تو لوگ بیکار باتوں میں مشغول تھے۔ اس کے بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا انھوں نے ایسا کیا یعنی ذکر الہی اور تلاوت قرآن کو چھوڑ کر دنیا کی باتوں میں مشغول رہے ہیں نے عرض کیا، ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خبردار ہو فتنہ واقع ہوگا۔ میں نے عرض

کیا یا رسول اللہ ص اس سے کیوں کر نجات ہوگی؟ آپ نے فرمایا: کتاب اللہ پر عمل کرنے سے کہ جس میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات ہیں اور تمہارے بعد کی خبریں اور تمہارے درمیان حرام و حلال یا طاعت و گناہ وغیرہ کا حکم ہے اور حق و باطل کے اندر (تو فیصلہ ہے بیہودہ چیز نہیں۔ جس منکر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کرے گا اس کو اللہ اور جس نے قرآن کے سوا کسی دوسری چیز میں ہدایت کو طلب کیا گمراہ کرے گا اس کو اللہ اور قرآن خدا کی مضبوط اور سیدھی رسی ہے اور قرآن ایسا سیدھا راستہ اور باحکمت ذکر و بیان ہے جس میں (کمی، خامی اور) کجی نہیں اور اس کے اتباع سے خواہشات میں کجی (بے راہ روی) پیدا نہیں ہوتی اور نہ قرآن کی زبان سے دوسری زبانیں ملتی ہیں (یعنی اس کی فصاحت کو کوئی انسانی کلام نہیں پہنچتا) اور ذی علم لوگوں کی طبیعت اس کو پڑھتے رہنے سے سیر نہیں ہوتی اور قرآن مزاد سے پُرانا رہے کیف اور مسائل زندگی کا حل کر سبب عاجز نہیں ہوتا اور اس کا اعجاز ختم نہیں ہوتا۔ اور قرآن مجید ایسا کلام ہے کہ جب اس کو جڑوں نے سنا تو ایک لمحہ توقف کے بغیر پکار اٹھے کہ ہم نے قرآن عجیب سنا جو

مَا مَلَكَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعَثَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَضْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ جَبَلُ اللَّهِ الْبَتِّينَ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الْقِرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْتَبِعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثَرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقُصُنِي حُجَابُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ يَنْتَهِ الْحُجُبُ إِذَا سَمِعْتَهُ حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قَدْ أَنَا عَجَبًا يَهْدِيَنِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صِدْقٌ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِدَّ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدًى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ -

رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ إِسْنَادِهِ كَأَنَّهُ جَهْلُولٌ فِي الْحَارِثِ مَقَالٌ -

راہ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور جس شخص نے قرآن کے موافق کہا سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اس کو ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا انصاف کیا۔ اور جس نے قرآن کی طرف لوگوں کو بلایا اس کو سیدھی راہ دکھائی گئی۔ (ترمذی، دارمی) ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد مجھول ہے اور حارث میں کلام ہے۔

قرآن کے حافظ و عامل کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور جو چیز اس میں ہے اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں اور باپ کو تاج پہنایا جائے گا اور تاج کی روشنی دنیا کے آفتاب کی روشنی سے اچھی ہوگی جبکہ یہ فرض کر لیا جائے کہ آفتاب تمہارے گھروں کے اندر روشن ہے پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ جب ماں باپ کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہے جس نے قرآن پر عمل کیا۔ (احمد، ترمذی)

۲۰۳۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أَلِيسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْوَةٌ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْوِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ النَّبِيِّينَ لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا - رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ

قرآن کا ایک معجزہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قرآن کو چڑھے کے اندر بند کیا جائے اور پھر آگ کے اندر ڈال دیا جائے تو جلے گا نہیں (مطلب یہ ہے کہ جو شخص پڑھے اور اس پر عمل کرے اس پر درود کی آگ اثر نہ کرے گی۔ چڑھے سے مراد انسان کا بدن ہے)۔ (دارمی)

۲۰۳۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابِ شَمِّ النَّارِ مَا احْتَرَقَ - رَدَّاهُ الدَّارِمِيُّ -

قیامت کے دن اپنے دس عزیزوں کے حق میں حافظ قرآن کی سفارش

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے

۲۰۳۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا پھر اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اُس کے گھر والوں میں ان دن اشخاص کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جائے گی جو قطعی دوزخی ہوں گے۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ - دارمی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے حفص بن سلیمان ضعیف راوی ہے۔

وَسَلَّمَ مَنِ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَ فَاحِلَ سَلَاةٍ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّارِخِيُّ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ

سورۃ فاتحہ لامثال سورۃ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اُبی بن کعبؓ کو چھپا تم کس طرح پڑھتے ہو؟ یعنی تم نماز میں کیا پڑھتے ہو۔ اُبی بن کعبؓ نے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ایسی کوئی سورت نہ تورات میں نازل کی گئی نہ انجیل میں اور نہ زبور میں نازل کی گئی اور نہ قرآن میں۔ اس سورت میں سات آیتیں ہیں جو بار بار نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور یہ سورت قرآنِ عظیم ہے جو مجھ کو دیا گیا ہے۔ ترمذی - دارمی - لیکن دارمی نے اُبی بن کعبؓ کا ذکر نہیں کیا ہے اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْنَ بَيْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ أَمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الثَّمَانِيَةِ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهِ مَا أُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبِي بَيْنِ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قرآن سیکھنے، پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کو سیکھو اور پھر پڑھو اس کو کیوں کہ جو شخص قرآن کو سیکھنا اور پھر اس کو پڑھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہو اس کا حال اُس تقی کی مانند ہے جس میں مشک بھرا ہو کہ اس کی خوشبو مکان کے گوشہ گوشہ میں پہنچ جاتی ہے اور اس شخص کا حال جس نے قرآن کو سیکھا اور وہ اُس کے دل ہی میں رہا (یعنی نہ تو اُس پر تدبیر کیا اور نہ زندگی کے انفرادی اور اجتماعی مل کو آجائے کی سبکی کی) مشک کی انہنی کی مانند جس کے منہ کو باندھ کر اس پر چھڑکا دی گئی ہو۔ (ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

۲۰۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ فَأَقْرَأُوا وَلَا فَإِنَّ مِثْلَ الْقُرْآنِ لَيَمَن تَعْلَمَ فَقْرًا وَقَامَ بِهِ كَمِثْلِ جِرَابٍ تَحْشُو مَسَكًا تَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ وَمِثْلُ مَنْ تَعْلَمَهُ قَرَقَدٌ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمِثْلِ جِرَابٍ أَوْ كِي عَلَى مِثْلِي -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

صبح و شام کے وقت آیت الکرسی اور سورۃ مومن کی ابتدائی آیت پڑھنے کی برکت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح و شام کو اس کا نام سورۃ مومن ہے اَللّٰهُ الْمُصْبِّحُ تک اور آیت الکرسی کو صبح کے وقت تو حفاظت میں رکھا جاتا ہے اس کو شام تک اور جس شخص نے پڑھا ان دونوں کو شام کے وقت تو محفوظ رہتا ہے وہ ان کے سبب صبح تک۔ (ترمذی - دارمی - احمد ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۲۰۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَسْمَ الْهُوَ مِنَ الْإِلَهِ الْمُبْصِرِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمِيتَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِينَ يُمِيتُ حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ)

قرآن نوح محفوظ میں کب لکھا گیا؟

۲۰۴۲ وَعَنِ الثَّعْنَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَتْحِ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَاتٍ خَتَمَ بِهَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَأُ فِي دَائِلِ لَيْلٍ فَيَغْرِبُ الشَّيْطَانُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٍ -

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے کتاب لکھی (یعنی اللہ کے حکم سے فرشتوں نے لوح محفوظ پر لکھا) پھر اس کتاب میں خدا نے دو آیتوں کو اتارا ان دو آیتوں پر سورۃ بقرہ ختم ہو جاتی ہے پس جس گھر میں ان آیتوں کو تین رات برابر پڑھا جائے شیطان اس گھر کے قریب نہیں آتا۔ (ترمذی - دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

سورۃ کہف کی ابتدائی تین آیتوں کے پڑھنے کی برکت

۲۰۴۳ وَعَنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عَمِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ

حضرت ابو الدرداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ الکہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھے، اس کو فتنہ دجال سے بچایا جائے گا۔ (ترمذی - دارمی) اور انھوں نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قرآن کادل سورۃ یسین

۲۰۴۴ وَعَنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسِينُ وَمَنْ قَرَأَ يَسِينَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٍ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل یسین ہے پس جو شخص سورۃ یسین کو پڑھے اس کے لئے دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی - دارمی) اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

سورۃ طہ اور یسین کی عظمت و بزرگی

۲۰۴۵ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ عَلَّمَ طَهُ وَيَسِينَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَتْحِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبَى لِمَنْ يُنْزَلُ هَذَا عَلَيْهِمَا وَطُوبَى لِمَنْ يَحْمِلُ هَذَا وَطُوبَى لِمَنْ يَلِيقُ بِهِ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) يَكَلِّمُ بِهِذَا -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے ایک ہزار برس پہلے سورۃ طہ اور سورۃ یسین کو پڑھا۔ جب فرشتوں نے ان سورتوں کو سنا تو کہا مبارک ہو وہ قوم جس پر اتارا جائے گا یہ قرآن (یعنی یہ دونوں سورتیں) اور خوشخبری ہے ان دونوں کو جو اٹھائیں گے (یعنی یاد کریں گے) ان سورتوں یا قرآن کو۔ اور (میں) خوش حالی ہے ان زبانوں کو جو پڑھیں گی اس قرآن کو یا ان سورتوں کو۔ (دارمی)

حکم الدخان کی برکت

۲۰۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ - وَعُمَرُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ السَّامِيُّ لَقِيَ عَفَّاقًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبَخَارِيُّ هُوَ مِنْكُمْ الْحَدِيثُ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ حکم الدخان کو رات میں پڑھے تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مغفرت چاہتے ہوں گے۔ (ترمذی - دارمی) اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے (اور عمر بن ابی حنظلہؓ نے اس سے روایت کی) اور محمدؓ یعنی البخاریؒ کہتے ہیں کہ وہ منکر حدیث ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شرب جمع میں سورۃ الحمد اللہ خان کی تلاوت کرے تو اس کی مغفرت کی جائے گی۔ (ترمذی)

اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریبہ اور اس کا راوی ہشام ابوالمقدم ضعیف ہے۔

مستحبات کی فضیلت

حضرت عراب بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے سے پہلے مستحبات کو پڑھا کرتے تھے (یعنی ان سورتوں کو جن کے شروع میں مَبْتَحَانَ یا سَبَّحَ یا سَبَّحَ کے الفاظ ہیں اور وہ سات سورتیں ہیں: مَبْتَحَانَ الَّذِي سُوْرَةُ حَمْدٍ - سُوْرَةُ حَشْرِ - سُوْرَةُ صَفِّ - سُوْرَةُ جَمْعٍ - سُوْرَةُ تَغَابُنِ - سُوْرَةُ اَعْلَى) اور فرمایا کرتے تھے کہ ان سورتوں میں ایک آیت ہے جو ہزار آدمیوں سے بہتر ہے۔ (ترمذی - ابوداؤد) دارقطنی نے اس حدیث کو خالد بن معدان سے مرسل روایت کیا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

سورۃ ملک کی فضیلت و برکت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن میں ایک سورت تیس آیتوں کی ہے۔ اس سورت نے ایک شخص کی شفاعت کی، یہاں تک کہ اس کو بخش دیا گیا۔ اور وہ سورت تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔

(احمد - ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صحابہ میں ایک شخص نے قبر پر خیمہ کھڑا کر لیا۔ اس کو معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے پس کہاں انھوں نے دیکھا کہ اس کے اندر ایک انسان سورۃ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ پڑھ رہا ہے حتیٰ کہ اس نے سورت کو ختم کر لیا۔ ان صحابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا یہ سورت روکنے والی ہے (گناہوں) نجات دینے والی ہے یا نجات دیتی ہے (پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے)۔

(ترمذی - اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

سونے سے پہلے آنحضرت کا معمول و وظیفہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۃ التَّوْحِيدِ اور تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے۔ (احمد - ترمذی - دارقطنی) ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمْدَ اللَّهِ خَانَ فِي لَيْلَةٍ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهَشَامُ أَبُو الْمَقْدَامِ الرَّادِيُّ يَضَعُفُ۔

۲۰۴۸ وَعَنْ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَقْرَأُ الْمَسْبُوحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَذُقَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ نَبِيَّةٌ خَيْرٌ مِنَ أَلْفِ آيَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۲۰۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۰۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءَةً عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ قَادَافِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتَّى خَمَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۰۵۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ التَّوْحِيدَ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ كُلُّهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ.
 هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے سنا تو فرمایا واجب ہوئی۔ میں نے پوچھا کیا چیز واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا جنت۔
 (رواہ ابوالکلیب و الترمذی و النسائی)
 (مالک - ترمذی - نسائی)

قل یا ایہا الکافرون کی فضیلت

۲۰۵۷ وَعَنْ قُرَّةَ بِنِ تَوَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أُوذِيتُ إِلَى
 فَرَأَيْتَنِي فَقَالَ أَقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا
 بِنَاءٌ مِنَ الشِّرْكِ.
 ۵۱
 فرودہ بن نوفل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسی چیز بتلا
 دیجئے کہ میں بستر پر جاتے وقت (رات کو) پڑھ لیا کروں؟ حضور نے فرمایا قل
 یٰۤاَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ پڑھ۔ اس لئے کہ یہ سورت شرک سے بیزاری (کے اظہار
 کے لئے) ہے۔ (ترمذی - ابوداؤد - دارمی)

معوذتین کی فضیلت

۲۰۵۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَسَيِّدُ
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَ
 الْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتُنَا رِيحٌ وَظَلَمَ شَدِيدًا فَجَعَلَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ
 بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ
 مُتَعَوَّذٌ كَمِثْلِهَا.
 ۵۲
 حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا
 جبکہ ابوہریرہ کے درمیان سفر کر رہا تھا کہ ہلکیز و تند ہوا (آندھی) اورتاریکی نے
 گھیر لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل أعوذ برب الفلق اور قل
 أعوذ برب الناس پڑھ کر دُعا مانگنی شروع کی اور مجھ سے کہا عقبہ!
 پناہ مانگ ان دونوں سورتوں کے ذریعہ سے کہ پناہ مانگنے کے معاملے میں یہ
 دونوں سورتیں سب سے بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

۲۰۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَمَرٍ
 وَظُلُمَ شَدِيدًا نَطَلَبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ
 أَحَدٌ وَالْمَعْوَذَتَيْنِ حِينَ تَصْبِحُ وَحِينَ تَمْسِي ثَلَاثَ
 مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.
 ۵۳
 حضرت عبد اللہ بن حبیب کہتے ہیں کہ ہم ایک بارش کی رات میں جو نہایت
 تاریک تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ پس ہم نے آپ کو پایا
 حضور نے ہم کو دیکھ کر فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کہوں
 آپ نے فرمایا پڑھ قل هو الله احد۔ قل أعوذ برب الفلق اور قل
 أعوذ برب الناس صبح و شام تین تین بار کافی ہوں گی تجھ کو ہر چیز سے یعنی
 ہر بلا کو دفع کریں گی۔ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

۲۰۶۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَقْرَأُ سُورَةَ هُودٍ أَوْ سُورَةَ يُونُسَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ
 شَيْئًا أَيْلَعُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ.
 ۵۴
 حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں
 پناہ حاصل کرنے کے لئے سورہ ہود اور سورہ یونس کو پڑھا کروں آپ نے
 فرمایا قل أعوذ برب الفلق سے بہتر خدا کے نزدیک اس معاملہ میں
 کوئی چیز نہیں ہے۔ (احمد - نسائی - دارمی)

فضل سوم

قرآن کی پیروی کرنے کا حکم

۲۰۶۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرِضُوا الْقُرْآنَ وَاتَّبِعُوا غَرَائِبَهُ
 فَدَائِبُهُ وَحُدُودُهُ.
 ۵۵
 حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معانی بیان
 کرو قرآن کے اور پیروی کرو غرائب کی اور قرآن کے غرائب اس کے فرائض اور
 حدود ہیں (یعنی آمورات و منہیات)۔ (بیہقی)

قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۰۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ۵۶ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّسْلِيمِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ خَيْرٌ مِنَ النَّارِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا نماز میں پڑھنا بہتر ہے اس قرآن کے پڑھنے سے کہ جو نماز میں نہ پڑھا جائے اور بغیر نماز کے قرآن کا پڑھنا تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح بہتر ہے صدقہ سے اور صدقہ بہتر ہے روزے سے، اور روزہ ٹھیک ہے دوزخ کی۔ (ربہقی)

ناظرہ تلاوت زبانی تلاوت سے افضل ہے

۲۰۶۳ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ الشَّقِيقِيِّ ۵۷ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِ الْمَصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمَصْحَفِ يَضَعُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَلْفٍ دَرَجَةً

عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کا حفظ پڑھنا ہزار درجہ ثواب رکھتا ہے، اور قرآن میں دیکھ کر پڑھنا دو گنے ثواب کا موجب ہے۔ (یعنی دو ہزار درجہ تک۔) (ربہقی)

موت کی یاد اور قرآن کی تلاوت دل کی جلا کا باعث ہے

۲۰۶۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبُ تَصْدُقُ كَمَا يَصْدُقُ الْخَدِيدُ إِذَا صَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاجِلَاءُهَا قَالَ كَثُرَ ذِكْرُ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دل زنگ پکڑتے ہیں جس طرح زنگ پکڑتا ہے لوہا اس وقت جب کہ اس کو پانی پہنچے۔ پوچھا دلوں کو روشن کرنے والی کیا چیز ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا۔ موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن کو پڑھنا۔ (ربہقی)

سب سے عظیم الشان سورت

۲۰۶۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الْكَلَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ قَائِلٌ آيَةُ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ قَائِلٌ آيَةُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ حُبُّكَ أَنْ تُصِيبَكَ وَأُتْمَتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ أَعْطَاهَا هَذِهِ الْأُمَّةَ لَمْ تَبْرُكْ خَيْرٌ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَشْمَلْتُ عَلَيْهِ

حضرت ابوبکر بن عبد الکلامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ قرآن میں کونسی سورت سب سے بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا قل هو الله احد۔ پھر اس نے پوچھا اور آیت کونسی بڑی ہے؟ فرمایا آية الكرسي الله لا اله الا هو الحي القيوم۔ پھر پوچھا یا رسول اللہ! تم اپنے لئے اور اپنی امت کے لئے کونسی آیت پسند کرتے ہو؟ فرمایا سورۃ بقرہ کو ختم کرنے والی آیتیں، اور یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں خدا کے خزانہ رحمت سے، خدا کے عرش کے نیچے سے اور دی گئی ہیں یہ آیتیں میری امت کو (اس لئے کہ) شامل ہیں یہ دین اور دنیا کی بھلائیوں کو (یعنی ان میں دین اور دنیا کی ساری بھلائیاں پائی جاتی ہیں)۔ (ددارنی)

سورۃ فاتحہ شفاء ہے

۲۰۶۶ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مَرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

عبد الملک بن عمر مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاتحہ الکتاب (یعنی سورۃ الحمد شریف) شفاء ہے ہر بیماری کے لئے۔ (ربہقی)

شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِي الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) -

آل عمران کی آخری آیتوں کی فضیلت و برکت

۲۰۶۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ مَن قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) حضرت عثمان بن عفان کہتے ہیں کہ جو کوئی رات میں آخر سورۃ آل عمران کو پڑھے تو اس کے لئے رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے (یعنی تہجد کا)۔ (دارمی)

آل عمران جمعہ کے دن پڑھنے کی برکت

۲۰۶۷ وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَن قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) کہول کہتے ہیں کہ جو کوئی جمعہ کے دن سورۃ آل عمران کو پڑھے اس کے لئے رات تک فرشتے دعا اور استغفار کرتے ہیں۔ (دارمی)

سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں عورتوں کو سکھانے کا حکم

۲۰۶۸ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيَتْهُمَا مِنْ كَنْزِيهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهُمَا صَالِحَةٌ وَفَرِيَّتٌ وَدُعَاءٌ حضرت جبر بن زید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو دو آیتوں پر ختم کیا ہے یہ دونوں آیتیں مجھ کو اس خزانہ سے عطا کی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے پس ان آیتوں کو سیکھاؤ اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ اس لئے کہ یہ آیتیں رحمت ہیں، خدا سے قربت کا ذریعہ ہیں اور دعا ہیں۔ (دارمی مرسلاً)

جمعہ کے دن سورۃ ہود پڑھنے کا حکم

۲۰۶۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَأُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) حضرت کعب بن زید نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن سورۃ ہود کو پڑھا کر دو۔ (دارمی)

جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھنے کی برکت

۲۰۷۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّورُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّاعِيَاتِ الْكَبِيرِ) حضرت ابو سعید سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کرے تو اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان نور ایمان روشن ہو جاتا ہے۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا)

سورۃ الم تنزیل پڑھنے کی برکت

۲۰۷۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَأُوا الْمُنَجِّةَ وَهِيَ الْمُنَزَّلُ فَإِنَّهُ بَلَّغُنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَفْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَتَشَرَّتْ جَنَاحُهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْثُرُ قِرَاءَتُهَا فَشَفَعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ أَكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ حَسَنَةٍ حَسَنَةً وَارْتَفَعَتْ دَرَجَتُهُ وَقَالَ أَيْضًا إِنَّهَا تَجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِبَايِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِبَايِكَ فَاحْجِنِي عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَيُتَمَنَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَرُّكَ مِنْهُ وَكَانَ حضرت خالد بن معدان کہتے ہیں کہ پڑھا کر دو (شروع رات میں) نجات دینے والی سورت کو۔ اور وہ الم تنزیل ہے اس لئے کہ مجھ کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک شخص اس سورت کو پڑھا کرتا تھا اور اس کے سوا اور کوئی چیز نہ پڑھتا تھا اور وہ شخص بہت گنہگار تھا۔ پس پھیلے اس سورت نے اپنے بازو اس شخص پر اور کہا۔ اے پروردگار! اس کو بخش دے اس لئے کہ شخص مجھ کو بہت پڑھتا تھا۔ پس خدا نے اس کی سفارش قبول کر لی اور فرمایا اللہ کو اس کے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی اور بلند کر د اس کا درجہ اور خالد نے یہ بھی کہا کہ یہ سورت قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی اور کہتی جو اے اللہ اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما، اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھ کو اپنی کتاب سے مٹا دے

خَالِدٌ لَا يَكِيْتُ حَتَّى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاوُسٌ فَصَلْنَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً۔ اور خالد نے کہا یہ سورت قرین ایک پرندہ کے مانند ہوگی جو اپنے پرؤں کو اپنے پڑھنے والے پر رکھ دے گی اور اس کی سفارش کرے گی اور اس کو عذاب

درود اللہ (درود اللہ) قرین بچائے گی اور خالد نے کہا سورۃ تبارک اللہ تعالیٰ بیدار الملک کے متعلق بھی ایسا ہی ہے (یعنی سورۃ تبارک اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے) اور خالد جب تک ان دونوں سورتوں کو نہ پڑھ لیتے رات کو نہ سوئے اور طائوس راوی نے کہا کہ ان دونوں سورتوں کو قرآن کی دوسری سورتوں پر ساٹھ نیکیوں کے بقدر عظمت دی گئی ہے۔ (درود اللہ)

سورۃ یسین پڑھنے سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں

۲۰۴۳ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسِينَ فِي صَدْرِهِ النَّهَارَ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ (درود اللہ) عطاء بن رباح کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص سورۃ یسین کو شروع دن میں پڑھے اُس کی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔ (درود اللہ)

قریب المرگ کے سامنے یسین پڑھنے کا حکم

۲۰۴۴ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ لَمْ يَزَلْ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسِينَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَفَاقَرَّ وَهَانَ عِنْدَ مَوْتِهِ (درود اللہ) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سورۃ یسین کو پڑھا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پس تم اس سورت کو اپنے مُردوں کے سامنے پڑھا کرو (یعنی قریب المرگ کے سامنے) (بیہقی)

سورۃ بقرہ قرآن کی رفعت ہے

۲۰۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبًّا وَإِنَّ لُبَّ الْقُرْآنِ لِمُفْصَلٍ (درود اللہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے اور قرآن کی بلندی سورۃ بقرہ ہے اور ہر چیز کا جوہر (مغز یا خلاصہ) ہوتا ہے اور قرآن کا جوہر مفصل ہے (سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک)۔ (درود اللہ)

قرآن کی زینت سورۃ رحمن

۲۰۴۶ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوسٌ وَعَرُوسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمَنُ۔ (درود اللہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر چیز کی زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۃ رحمن ہے۔ (بیہقی)

سورۃ واقعہ کی تاثیر

۲۰۴۷ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ قَاقَةٌ أَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَأْمُرُ بَنَاتَهُ يَقْرَأْنَ بِهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ۔ (درود اللہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ جو شخص روزانہ شب کو سورۃ واقعہ پڑھے وہ قاقہ کی مصیبت میں کبھی مبتلا نہ ہو اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں سے کہا کرتے تھے کہ وہ اس کو روزانہ رات کے وقت پڑھا کریں۔ (بیہقی)

سورۃ اعلیٰ کی فضیلت

۲۰۴۸ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى۔ (درود اللہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ سبح اسم ربك الاعلى کو بہت محبوب رکھتے تھے۔ (احمد)

جامع سورت

۲۰۷۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فِي يَأْ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثِينَ ذَوَاتِ الرَّفْقِ كُنْتُ مِثْنِي وَأَشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلْظَ لِسَانِي قَالَ فَأَقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حِمٍّ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْرَأْ فِي سُورَةِ جَامِعَةٍ فَأَقْرَأَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ يَا نَبِيَّ لَا أَرِيدُ عَلَيْهِ أَبَدًا أَشْتَمَ أَذْبَدَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرَّؤُوسُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَآلُ دَاوُدَ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو پڑھاؤ آپ نے فرمایا پڑھو تو ان سورتوں میں سے تین سورتیں جن کے شروع میں الے ہے۔ اس نے کہا میری عمر زیادہ ہو چکی اور میرا دل سخت ہے اور موٹی ہے میری زبان (یعنی ان دجہ سے) میں ان سورتوں کو یاد نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا تو ان تین سورتوں میں سے جن کے آغاز میں حسم ہے پڑھو۔ اس نے وہی کہا جو پہلے کہا تھا اور اس کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسی سورت چاہئے جو جامع ہو (یعنی جس میں بہت سی باتیں جمع ہوں)۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کو سورۃ اذ زلزلت پڑھائی۔ یہاں تک کہ رپوری سورت پڑھا کر اس سے فارغ ہوئے۔ پھر اس شخص نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اس پر کچھ زیادہ نہ کر دوں گا۔ پھر جب وہ شخص چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کامیاب ہوا یہ شخص۔ دو مرتبہ آپ نے یہ الفاظ کہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

الہام التکاثر کی فضیلت

۲۰۸۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالُوا أَوْ مَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَّا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ الْهُكْمَةِ التَّكَاثُرُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ ہزار آیتیں پڑھے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ روزانہ ہزار آیتیں پڑھنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ اَلْفُ الْهُكْمَةِ التَّكَاثُرُ پڑھے۔ (بیہقی)

قل سوا اللہ احد پڑھنے کی تاثیر و برکت

۲۰۸۱ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا لَمْ تَكْذِبْ قُصُورُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَوْعَى مِنْ ذَلِكَ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت سعید بن مسیبؓ مرسل روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص دن میں مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھے بنایا جاتا ہے اس کے لئے اس کے سبب جنت میں ایک قصر اور جو شخص مین مرتبہ پڑھے اس کے لئے جنت میں دو محل بنائے جاتے ہیں اور جو شخص مین مرتبہ پڑھے اس کے لئے جنت میں تین قصر بنائے جاتے ہیں دینکر حضرت عمر بن الخطابؓ نے کہا قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ اس طرح تو ہم بہت سے محل جنت میں بنالیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ وسعت رکھتا ہے (یعنی اس کا فضل اور عطا بہت زیادہ فراخ و لا نہایت ہے)۔ (دارمی)

رات میں قرآن پڑھنے کا اثر

۲۰۸۲ وَعَنْ أَحْسَنَ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يَحَاجْهُ الْفَرَأْنُ

حضرت احسنؓ مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی رات میں سو آیتیں پڑھے نہیں بھگڑے گا اس سے قرآن اس رات میں

تِلْكَ اللَّيْلَةُ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِّمَّا فِي آيَةِ كُتِبَ لَهُ
مُئْتَةُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ
إِلَى الْآلِفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنطَارٌ مِّنَ الْأَخْرِقَالِ
وَمَا الْقِنطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا - (رداۃ الدار محی)

اور جو کوئی رات میں دس سو آیتیں پڑھے لکھا جاتا ہے اس کے لئے قیام رات کا
جو کوئی رات میں پانچ سو آیتوں سے لے کر ہزار آیتوں تک پڑھے تو وہ اس
حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے واسطے قنطار کے بقدر ثواب ہوتا ہے۔ صحابہ
نے پوچھا قنطار کیا ہے؟ فرمایا: بارہ ہزار (درہم یا دینار)۔ (دار محی)

تلاوت قرآن پر مدامت کا بیان

فصل اول

قرآن کی خبر گیری کرو

۲۰۸۳ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَنْفُسُ بَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ تَقْصِيًّا مِّنَ الْإِبِلِ فِي عَقْلِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -)

حضرت ابوی اشعری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،
خبر گیری کرو قرآن کی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے
کہ وہ سینہ سے جلد نکل جاتا ہے بہ نسبت رتھ سے اونٹ کے نکل جانے کے
یعنی جس طرح اونٹ مالک کی تھوڑی سی غفلت سے نکل بھاگتا ہے
اسی طرح قرآن مجید نہ پڑھنے سے بھلا دیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

قرآن کے بارہ میں ایک ادب

۲۰۸۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسُ مَا لَاحِدِهِمْ أَنْ يَقُولَ لَيْسَتْ آيَةٌ كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ نَسِيَ وَاسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَقْصِيًّا مِّنْ صُلْدٍ فِي الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ يَعْقِلُهَا)

حضرت ابن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا یہ کہنا
بر ہے کہ میں قرآن کی فلاں اور فلاں آیت بھول گیا۔ بلکہ یہ کہے کہ بھلا دیا
گیا میں اور یاد کرتے رہو تم قرآن کو اس لئے کہ وہ آدمیوں کے سینہ سے
نکل جاتا ہے بہ نسبت چار پائیوں کے۔ (بخاری و مسلم)

صاحب قرآن کی مثال

۲۰۸۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مِثْلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمِثْلِ صَاحِبِ الرَّحْلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے
والے کا حال اس اونٹ والے کے مانند ہے جس نے اونٹ کا پاؤں باندھ رکھا
ہو اگر وہ اونٹ کو دیکھتا بھالتا رہے گا تو اس کو روکے رہے گا اور آزاد
چھوڑ دے گا تو بھاگ جائے گا اسی طرح قرآن کو پڑھتے رہو گے تو یاد رہے گا،
ورنہ بھلا دیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

جب تک دل لگے قرآن پڑھو

۲۰۸۶ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَفْتُمْ الْقُرْآنَ مَا تَلَفْتُمْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَعُودُوا عَنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگا رہے پس
جب طبیعت گھبرا جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن

۲۰۸۷ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَّى كَيْفَ كَانَتْ

قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَأَنَّهُ مَدَّ
شَمَّ قَرَأَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمْدُ بِسْمِ اللَّهِ
وَيَسُدُّ بِالرَّحِيمِ -

کیونکر کرتے تھے یعنی کلام مجید کس طرح پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا آپ قرآن
کو پہنچ گھسیں کر پڑھتے تھے۔ پھر انھوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھ کر
بتایا کہ بسم اللہ کے اللہ کو گھسیٹتے اور رحمن کے الف کو گھسیٹتے اور
رحیم کی تبا کو گھسیٹتے۔ (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

خدا کے نزدیک سب سے پسندیدہ آواز

۲۰۸۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لشيءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ
يَتَعَنَّى بِالْقُرْآنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
نہیں سنتا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو (خاص وجہ سے) جس قدر سنتا ہو
کی آواز کو کہ جب وہ خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہو۔ (بخاری و مسلم)
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں
سنتا اللہ کسی شے والی چیز کو (وجہ سے) جیسا کہ سنتا ہے نبی کی خوش آواز
کو کہ جب وہ سنتا آواز سے قرآن پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لشيءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنَ الْقَوَائِدِ
بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قرآن کریم اور خوش گویائی

۲۰۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَعَنَّ بِالْقُرْآنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص
ہم سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں ہے) جو قرآن کو خوش آوازی
سے نہ پڑھے۔ (بخاری)

قرآن کریم کے سامعین

۲۰۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اخْرُجْ
قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أَجِبُ أَنْ
أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى
أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ آيَةٍ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ
كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا
قَالَ حَسْبُكَ الْآيَاتُ فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَاذْأَعْيَنَاهُ
تَدْرِ فَيَاتُ -

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر
پر بیٹھے ہوئے مجھ سے فرمایا میرے سامنے پڑھو۔ میں نے عرض کیا۔ میں آپ کے
سامنے پڑھوں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا میں دوسروں کے
سنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ
نساء پڑھی اور جب میں اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ
بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا (یعنی کیا کر کے یہ پیروں وغیرہ
جب کہ پیش کریں گے ہم ہر قوم میں سے ایک گواہ یعنی ان کا نبی کہ وہ ان کے اعمال
و افعال کی گواہی دے گا اور مجھ کو بھی ہم اس امت کا گواہ قرار دیں گے) پھر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اب مجھ پر جاؤ۔ اس کے بعد میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف نظر اٹھا تو مجھ کو دکھائی دیا کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی بن کعبؓ کی سعادت

۲۰۹۲ وَعَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ
الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ سَتَانِي قَالَ نَعَمْ قَالَ وَحَسَدُ
ذِكْرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ نَعَمْ فَذَكَرْتُ عَلَيْكَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ
سے فرمایا خداوند تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن
پڑھوں۔ ابی بن کعبؓ نے عرض کیا۔ کیا خداوند تعالیٰ نے آپ کے سامنے
میرا نام لے کر کہا ہے؟ فرمایا ہاں۔ ابی نے کہا: البتہ ذکر کیا گیا میرا سارے

وَيُؤَيِّدُ بِنُورِهِ إِنَّ اللَّهَ آمَنَ بِآنِ أَقْدَمَ عَلَيْكَ كُو
يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا أَقَالُ وَتَمَافِي قَالَ نَعَمْ فَكَلَمْ
دُفْتَقِي عَلَيْهِ

جہان کے پروردگار کے ہاں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ شکر اُبی بن کعب کی
آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور
نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورۃ
لَا تُؤَيِّدُ الَّذِينَ كَفَرُوا اُبی رزق نے عرض کیا کیا خدا نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ شکر حضرت اُبی رزق نے (بخاری مسلم)

دارالحرب میں قرآن لے جانے کی ممانعت

۲۰۹۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضٍ أَلَدُو
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا تُسَافَرُ
بِالْقُرْآنِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ إِلَّا أَنْ يُنَالَهُ الْعَدُوُّ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا
دشمن کے ملک میں قرآن لے جانے سے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ
الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے سفر میں قرآن کو ساتھ نہ لے جاؤ اس لئے
کہ میں اس امر کا اطمینان نہیں رکھتا کہ دشمن اس کو چھین لے (بخاری مسلم)

فصل دوم

غزاء ماحسین کو بشارت

۲۰۹۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي غُصَا
مِنْ صُغَفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَ إِنْ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَنِدُّ
بَعْضٌ مِنَ الْعُرَى وَ قَارِئٌ يُتْلَى عَلَيْنَا إِذْ حَاضَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ
فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَقْسَعُونَ فَلَمَّا كُنَّا نَسْتَمِعُ
إِلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ
مِنْ أُمَّتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِيَهُ نَفْسِي مَعَهُمْ
قَالَ فَجَلَسَ وَ سَطَطْنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فَبَيْنَا نَتَمَّ قَالَ
بِيَدِهِ هَكَذَا فَتَخَلَّفُوا أَوْ بَرَزْتَ وَ جَوَّهَهُمْ لَهُ
فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صِبْيَانِ الْمُهَاجِرِينَ يَا
أَنْبِيَاءَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ
أَعْيَانِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَ ذَلِكَ خُمُسُهَا مَعَكُمْ
سَنَةً (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں غزاء ماحسین کی جماعت یعنی
اصحاب صفہ کے درمیان بیٹھا تھا اور حالت یہ تھی کہ سنتے ہوئے کے سبب
بعض لوگ بعض کی پردہ داری کر رہے تھے اور ایک پڑھنے والا ہمارے درمیان
قرآن پڑھ رہا تھا کیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے
پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ قرآن پڑھنے والا خاموش ہو گیا۔ آپ نے سلام کیا اور
پھر پوچھا تم کیا کر رہے تھے؟ ہم نے جواب دیا کہ اے اللہ میں رہے تھے۔
حضور نے ارشاد فرمایا اُمس خداوند بزرگوار کو ہر قسم کی تعریف زیا ہو جس
میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے ہیں کہ میں ان کے درمیان اپنے
آپ کو بیٹھاؤں (یعنی ان کے درمیان بیٹھوں) راوی کا بیان ہے کہ اس
کے بعد نبی ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ اپنی محبوبیت
کو ہم لوگوں کے درمیان مساوی قرار دیں پھر آپ نے انگلی کا حلقہ بنا کر کہا۔
کہ اس طرح بیٹھو۔ چنانچہ ہم نے آپ کے سامنے اس طرح حلقہ باندھ
لیا کہ ہمارے چہرے آپ کے سامنے رہیں۔ پھر آپ نے فرمایا مفسس ماحسین کے
گروہ! تم کو خوش خبری ہو قیامت کے دن کامل نور کی، تم جنت میں دو گونہ

سے آدھے دن پہلے داخل ہو گے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔ (ابوداؤد)

تجوید و ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم

۲۰۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيُّوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
دو تم قرآن کو اپنی آوازوں سے (یعنی ترتیل و تجوید سے قرآن کو پڑھو)۔
احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی

الْبَرِّ مَذِيٍّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَمِّلٍ لَا قِيَّ
الَّتِي رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَحْيَى
بْنِ مَوْلَى عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثَ اللَّيْثِ أَصَحُّ

فصل سوم

قرأتِ محض خوش آوازی کا نام نہیں

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس شہر
لائے اور ہم اس وقت قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں دیہاتی لوگ بھی تھے
اور عربی بھی (یعنی غیر عرب)۔ آپ نے فرمایا پڑھو، ہر شخص اچھا پڑھتا
ہے اور غریب ایسی قومیں آئیں گی جو قرآن کو اس طرح سیدھا کریں گے
جس طرح تیر سیدھا کیا جاتا ہے (یعنی اس کو خوب آراستہ کریں گی اور قرآنی
الفاظ و کلمات کو خوب بنا بنا کر پڑھیں) یہ قومیں جلدی کریں گی (یعنی قرآن
پڑھنے کا بدلہ پانے میں)۔ یعنی دنیا ہی میں اس کا فائدہ حاصل کر لیں گی، اور
(ابوداؤد - بیہقی)

۲۱۰۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ
وَالْعَجَبِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا أَفْطَحُ حَسَنًا وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ
يَقِيمُونَهُ كَمَا يَقَامُ الْقُدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ لَا
يَتَأَجَّلُونَهُ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
الْإِسْبَانِ)

آخرت کے لئے کچھ نہ رکھیں گی (یعنی آخرت کے لئے قرآن پڑھنے کا ثواب اور فائدہ ان کے پیش نظر نہ ہوگا)۔
۲۱۰۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ انْ يَلْحَقَنَّ الْعَرَبُ
وَأَصَوَاتُهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُونُ أَهْلِ الْعَشَقِ وَ
لُحُونُ أَهْلِ الْكَنَابَةِ وَسَيَجِيءُ بَعْدِي قَوْمٌ
يَرْجِعُونَ بِالْقُرْآنِ أَنْ تَرْجِعَ الْغَنَاءُ وَالتَّوْحِيدُ
يُجَادِرُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُونَةً قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ
الَّذِينَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعَبِ الْإِسْبَانِ وَرَزِينِ فِي كِتَابِهِ).

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان
کو عرب کے لہجوں اور عرب کی آوازوں میں پڑھو اور اپنے آپ کو بجا بخشنے
نعموں اور اہل کتاب کے طریقوں سے قرآن پڑھنے میں اور میرے بعد ایک
قوم آئے گی جو قرآن کو بنا بنا کر پڑھیں گی (یعنی نعموں کے انداز میں) اور گانے
جس طرح راگ اور نوحے گائے جاتے ہیں اور حالت یہ ہوگی کہ قرآن ان کے حلق
سے نہ اترے گا یعنی دل پر کوئی اثر نہ کرے گا یا وہ قبول نہیں کیا جائے گا، ان
لوگوں کے دل فتنے میں پڑے ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو یہ گانے
پڑھنا اچھا معلوم ہوگا۔ (رزین - بیہقی)

قرآن کو تزیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے سنا ہے اچھی طرح پڑھو قرآن کو اپنی آوازوں سے اس لئے کہ
خوش آوازی قرآن کے حُسن کو بڑھاتی ہے۔

۲۱۰۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَسِّنُوا الْقُرْآنَ
بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حسنِ قرأت کا معیار

ملاؤں میں روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا
آدمی قرآن پڑھنے میں اچھی آواز رکھتا ہے؟ اور کون قرأت کے اعتبار سے
اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ شخص کہ جب تو اس کو پڑھتا ہوا سنے تو تجھ کو یہ خوش

۲۱۰۵ وَعَنْ طَاوُسٍ مَوْلَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ
قَرَأَةً قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أَرَيْتَ أَنَّهُ

يَحْشَىٰ اللَّهُ قَالَ طَائِفٌ مِّنْ وَكَانَ طَلَقٌ صَدَائِكَ . ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ طائِفٌ کہتے ہیں کہ طلق ایسا ہی پڑھتے
(دَوَاۃ الدَّارِ حِجِّی) تھے۔ (درآمدی)

قرآن کے بارے میں چند احکام

۲۱/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ عَ الْمَلِكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ مُجَبَّةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ نَّائِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاسْتَوْكُوا وَتَغَنُّوْهُ وَتَدَبَّرُوْهُ مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعْلَجُوْا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ شَوَابًا .
عبدہ ملکی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل قرآن نہ تکیہ کرو تم قرآن سے (یعنی اس سے غافل نہ ہو جاؤ) اور قرآن کو رات و دن میں پڑھو جس طرح کہ اس کو پڑھنا چاہیے (یعنی اس پر خوب غور کر کے اور سمجھ کر) اور پھیلاؤ قرآن کو (یعنی پڑھا کر، تفسیر کر کے اور لوگوں کو سنا کر) اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو اور جو (مضامین) قرآن کے اندر ہیں اُن پر غور کرو تاکہ تم کو فلاح و کامیابی نصیب ہو اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو (اور اس کا ثواب دُنیا ہی میں پالینے کا خیال نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب اور پورا اجر تو آخرت میں ملے گا، اِنْ شَاءَ اللَّهُ) (ربہقی)

(دَوَاۃ الدَّارِ حِجِّی فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ

اختلاف قراءت کا بیان

فصل اول اختلاف قراءت

۲۱/۲۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ فِيهَا فَكَذَتْ أَنْ أَتَجَلَّ عَلَيْهِ ثُمَّ أَهْمَلَتْهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ أَقْرَأْ فَقَرَأَ الْفُرْقَانَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُتِرِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي أَقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُتِرِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَأَقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ .
حضرت عمرو بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۃ فرقان پڑھتے سنا جو اس طریقہ کے خلاف پڑھتے تھے جس طریقہ پر میں پڑھتا تھا۔ اور اس سورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھ کو پڑھایا تھا۔ پس قریب تھا کہ میں ہشام سے اس معاملے میں الجھ پڑوں لیکن پھر میں نے سکون سے کام لیا اور اس کو مہلت دے دی۔ یہاں تک کہ اس نے سورت کو ختم کر لیا۔ پس میں نے اس کی گردن میں اس کی پیادہ ڈالی اور اس کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آپؐ عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ (یعنی ہشام) سورۃ فرقان کو اس طریقہ کے خلاف پڑھتا ہے جس طریقہ پر کہ آپؐ مجھ کو پڑھائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ اس کو بھوڑ دو۔ پھر ہشام سے فرمایا تم پڑھو (یعنی سورۃ فرقان کو سناؤ) پس ہشام نے اسی طریقہ پر پڑھا جس طریقہ پر کہ میں نے اس کو پہلے پڑھتے سنا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسک فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر آپؐ نے مجھ سے پڑھنے کو کہا میں نے بھی اپنے طریقہ پر پڑھ کر سورۃ فرقان سنا۔ اور آپؐ نے مسک فرمایا اسی طرح (یہ سورت) نازل کی گئی ہے پھر فرمایا۔ یہ قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے (یعنی سات طریقوں پر) پس جو طریقہ تم کو پسند ہو یا جو طریقہ تم کو آسان معلوم ہو اس طریقہ پر پڑھو (تجاری و مسلم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

پر پڑھ کر سورۃ فرقان سنا۔ اور آپؐ نے مسک فرمایا اسی طرح (یہ سورت) نازل کی گئی ہے پھر فرمایا۔ یہ قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے (یعنی سات طریقوں پر) پس جو طریقہ تم کو پسند ہو یا جو طریقہ تم کو آسان معلوم ہو اس طریقہ پر پڑھو (تجاری و مسلم)

ہر قرات صحیح ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کو میں نے قرآن پڑھتے ہوئے سنا جو اس طریقہ کے خلاف تھا جس طریقہ پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا پس اس شخص کو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور واقعہ بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ واقعہ سنا کر آپ کے چہرے پر کلمہ اور ناخوشی کے آثار نمایاں ہو پھر آپ نے فرمایا تم دونوں درست اور اچھا پڑھتے ہو پس آپس میں اختلاف نہ کرو اس لئے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے گزرے ہیں باہمی اختلاف کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھی اور قرآن پڑھا ایسے طریقہ پر کہ میں نے اس طریقہ کا انکار کیا یعنی اس کو درست نہیں سمجھا پس ایک اور شخص آیا اور اس نے اس شخص کے خلاف قرات کی پس جب ہم سب نماز سے فارغ ہو چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایسے طریقہ پر قرآن پڑھا کہ میں نے اس سے انکار کیا۔ پھر یہ دوسرا شخص آیا اور اس نے اس شخص کے خلاف قرات کی (یہ منکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں شخصوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ انھوں نے پڑھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے پڑھنے کی تحسین کی۔ اس سے میرے دل میں سخت شبہ اور تردد پیدا ہوا گویا میں نے اس کو جھوٹ سمجھا اور یہ تردد و شبہ جاہلیت کے تردد و شبہ سے بھی زیادہ تھا پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو دیکھا جو مجھ پر مسلط تھی تو آپ میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور میری یہ حالت ہو گئی گویا میں خوف سے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا ابھی میرے پاس فرشتہ بھیجا گیا اور مجھ کو حکم دیا گیا کہ تو قرآن کو ایک طریقہ پر پڑھ۔ پھر میں نے اللہ سے عرض کی کہ میری امت پر آسان فرما۔ خدا نے مجھ کو دوبارہ حکم دیا دوسرے طریقہ پر پڑھنے کا۔ پھر میں نے فرمایا یہی درخواست کی اور عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما پس تیسری مرتبہ سات طریقوں پر پڑھنے کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جتنی بار تم نے مجھ کو حکم دیا ہے اتنی بار ہی تو میرے سوال کو زبانی تین بار تو نے ہم سے سوال کیا ہے تو میں ہی مرتبہ ہم سے دعا مانگا تا کہ ہم اس کو قبول کریں پس کہا میں نے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَتْنِی

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا شَرَّاءً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خَلْفَهُمَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتَنِي وَجْهَهُ الْكَرَامَةَ فَقَالَ كِلَا كَمَا تُحْسِنُ فَكِلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا اذْهَبُوا دَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يَجْلِي قُرْآنًا قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ قَرَأَ قِرَاءَةً سَوِيًّا أَعْرَضَ صَاحِبُهُ فَلَمَّا قَضَى الْقُلُوبُ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا اقْتَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ قَرَأَ سَوِيًّا قِرَاءَةً صَاحِبُهُ قَامَ مَعَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ خَسَنَ شَأْنُهُمَا قَسِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا أَذْكَتُ فِي الْحَاجِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشَيْنِي صَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرْفَانَا كَمَا أَنْظَرُ إِلَى اللَّهِ فَرَقًا فَقَالَ يَا أَبَتِ أُرْسِلْ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ حَوَّنَ عَلَى أُمِّي قَرَدَدْتُ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ قَرَدَدْتُ عَلَى خَرَفَيْنِ قَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ حَوَّنَ عَلَى أُمِّي قَرَدَدْتُ إِلَيْهِ الثَّالِثَةَ أَقْدَمْتُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكُمْ مَسْأَلَةً نَسْأَلُ نَبِيًّا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَتْنِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَتْنِي وَآخَرَتِي الثَّانِيَةَ لِيَوْمِ مَرْتَبَةٍ وَآخَرَتِي لِيَوْمِ مَرْتَبَةٍ دَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

دَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَتْنِی (اے اللہ میری امت کو بخش دے) اور تیسری دعا یا خواہش کو اس وقت کے لئے لکھا یعنی تمام امت کے دن کے لئے) جب کہ خواہش کرے گی مجھ سے تمام مخلوق (سنا کر) کی) یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی مجھ سے خواہش کریں گے۔ (مسم)

اختلاف قرأت سے دینی احکام پر اثر نہیں پڑتا

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو حضرت جبریلؑ نے ایک طریقہ پر (قرآن) پڑھایا میں مراجعت کی میں نے خدا تعالیٰ کی طرف (آسانی کے لئے) اور ہمیشہ میں زیادہ کرتا رہا آسانی یہاں تک کہ ذہن سات طریقوں تک پہنچی۔ ابن شہاب راوی کا بیان ہے کہ وہ سات طریقے امیر دین بن متفق و متحد اور کساں ہیں اور حرام و حلال میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۱۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ دَسَّوْا اللَّهَ فَكَلَّمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَأَيْتُهُ قَلَّمَ أَرْزَلَ أَسْتَزِيدُ وَوَيْزِيدُ فِي حَتَّى أَنْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ قَالَ أَمِنْ شَهَابٍ بَأَعْنَى أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرَفُ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ كَمَنْ وَاحِدٌ لَا تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَلَالٍ (رمضان علیہ)

فصل دوم

قرأت قرآن میں آسانی کے لئے آنحضرتؐ کی خواہش

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ملاقات کی جبریلؑ سے اور فرمایا جبریل! میں ایک ناخواندہ قوم کی طرف بھیجا گیا ہوں اور اس قوم میں بوڑھی عورتیں اور بوڑھے مرد ہیں، لڑکے ہیں اور بڑیاں ہیں اور ایسا آدمی بھی ہے جس نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی جبریلؑ نے کہا، اے محمد! قرآن سات طریقوں پر اتارا گیا ہے یعنی سات قرأت پر۔ (ترمذی) اور احمد و ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جبریلؑ نے کہا اور ان سات طریقوں میں سے ہر طریقہ شافی ہے و کفر و شرک کی بیماری کے لئے اور کافی ہے (دین اسلام کے حق ہونے پر)۔ اور ناسی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریلؑ اور میکائیلؑ تشریف لائے جبریلؑ میری داہنی جانب اور میکائیلؑ بائیں جانب بیٹھ گئے اور جبریلؑ نے کہا قرآن کو ایک طرح پڑھو اور میکائیلؑ نے کہا (مختصر) اور زیادہ کراؤ۔ حتیٰ کہ قرآن کی قرأت سات طریقوں تک پہنچ گئی اور ان میں سے ہر طریقہ شافی و کافی ہے۔

۲۱۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ امْتَلَأَتْ مِنْهُمْ الْعُجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْحَارِيبُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَصْرَفْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ - (رواة الترمذی) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَابْنِ دَاوُدَ قَالَ لَقِيَ مِنْهَا إِلَّا شَافَ كَافَ فِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَنَا فِي خَفَعَا جِبْرِيلَ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلَ عَنْ شِمَائِي فَقَالَ جِبْرِيلُ أَقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَوْدَعَكَ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ -

قرآن کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بناؤ

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک فقیر و شخص کے پاس گزرے وہ قرآن پڑھتا تھا اور پھر بھیک مانگتا تھا۔ میں نے یہ دیکھ کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا اور پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے تو اس کو چاہئے کہ اس کے ذریعہ خدا سے سوال کرے اور وہ وقت قریب ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کو پڑھ کر لوگوں سے بھیک مانگیں گے۔ (احمد۔ ترمذی)

۲۱۱۲ وَعَنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَدَّ عَلَى قَامٍ الْقُرْآنُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَا سْتَرْجِعْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ يَسْأَلُ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجْعَلُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ - (رواة أحمد و الترمذی)

فصل سوم

و نیاوی منفعت کے لئے قرآن کو وسیلہ بنانے والوں کو تنبیہ و آگاہی

۲۱۱۲ عَنْ بَرِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ نَكَحَ كُلَّ بِهٍ النَّاسِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَوَجْهُهُ عَظِيمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حَمَمٌ
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) -
حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن
پڑھے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے کھائے یعنی قرآن کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ
بنائے وہ قیامت کے دن اس صورت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت
نہ ہوگا کچھ ہی بڑی ہوگی۔ (بیہقی)

بسم اللہ قرآن کی ایک آیت ہے

۲۱۱۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَضْلَ السُّورَةِ حَتَّى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ
الْرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت سے
دوسری سورت کا فرق نہیں کر سکتے تھے یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل
ہوتی دو سورتوں کے درمیان فرق کرنے کے لئے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ ایک واقعہ

۲۱۱۴ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَجْمَعٍ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ
سُورَةَ يُونُسَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا هَذَا أُنْزِلَتْ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَرَأْتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيْتًا هُوَ يَكْتُمُهُ إِذْ وَجَدَ
مِنْهُ رِيحَ الْحَمْرِ فَقَالَ لَشَرِّبُ الْحَمْرَ وَتَكْذِبُ بِالْكِتَابِ
فَضَرَبَهُ الْخَدَّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
علقمہؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مجمع (شام) میں تھے۔ پس ایک روز ابن مسعودؓ
نے سورۃ یونس پڑھی۔ ایک شخص نے کہا۔ یہ سورت اس طرح نازل نہیں کی
گئی۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے اس سورت کو (اسی طرح)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پڑھا تھا۔ آپ نے (شکر) فرمایا تو نے
اچھا پڑھا۔ اسی طرح کی گفتگو جاری تھی کہ اس شخص کے منہ سے شراب کی
بو آئی۔ ابن مسعودؓ نے کہا تو شراب پیتا ہے اور کتاب اللہ (کی قرات) کو
بھٹلاتا ہے۔ پھر اس پر حد شرعی جاری کی گئی۔ (بخاری و مسلم)

قرآن جمع کرنے کی ابتداء

۲۱۱۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْسُ
أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
إِنَّ عُمَرَ آتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَعْرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ
يَقْتُلُ الْقُرْآنَ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ اسْتَعْرَ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ
بِالسَّوَابِ قَبْلَ حَبِّ كَثِيرٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ
تَأْمُرُ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ نَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ
يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ
هَذَا أَوْ اللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ
اللَّهُ مَعْدِي لِي لِيَذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى
عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابَتْ عَاقِلُ
لَا تَهْمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ أَوْحَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے اہل یمامہ کے قتل کے
ایام میں مجھ کو بلا بھیجا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت عمرؓ
بن الخطاب بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے مجھ سے کہا کہ حضرت عمرؓ میرے
پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں جس جہت سے قاری شہید ہوئے ہیں
(اس کے پیش نظر) مجھ کو خوف ہے کہ اگر اسی طرح مختلف مقامات میں قاری شہید
ہو گئے تو قرآن کا کڑا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ پس میں یہ مناسب سمجھتا ہوں
کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے حضرت عمرؓ کا یہ قول شکر عمرؓ
سے کہا۔ تم اس کام کو کیوں کر کر دے گے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں کیا؟ حضرت عمرؓ نے یہ شکر کہا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے اور عمرؓ
برابر اس مسئلہ میں مجھ سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے اس کام
کے لئے میرا سینہ کھول دیا یعنی اس رائے کے صحیح ہونے کا مجھ کو خدا کی طرف

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ فَوَدَّ
 اللَّهُ لَوْ كَفَّفُوهُ فِي تَحْلِيلِ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ
 أَثْقَلَ عَلَى مَتَا أَصْرِي بِهِ مِنْ جَمِيعِ الْقُرْآنِ قَالَ
 قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا تَوَدُّعَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ اللَّهُ خَيْرٌ فَتَمَرُّ
 بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ مُرَاجِعِي حَتَّى شَرَعَ اللَّهُ صَدْرِي
 لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ فَتَتَّبِعْتُ
 الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ وَالْجَنَابِ وَالْجَنَابِ
 الرَّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ أَخِي سُوْدِي وَتَتَّبِعُ
 أَبِي حَزِينَةَ الْأَنْصَارِيَّ لَمْ أَجِدْ مَعَ أَحَدٍ
 غَيْرِي لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
 حَتَّى خَافَ بَدَأَةً فَكَانَتْ الْقَرْجُفُ عِنْدَ
 أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَدَّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ عُمَرَ حَتَّى
 لَمْ يَخْلُقْ عُمَرَ حَتَّى بَيَّنَّ عُمَرَ

رَدَّوْا الْإِنْبَاءَ حَتَّى

سے یقین ہو گیا) اور جو نصاحت حضرت عمرؓ نے اس میں دیکھی تھی مجھ کو اس
 مصاحت کا علم ہو گیا۔ زیر بن ثابت رہا کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابو بکرؓ نے کہا
 (زید!) تم ایک مرد جوان ہو، عقلمند ہو، تم پر کوئی تہمت (جھوٹ وغیرہ کی)
 نہیں لگائی گئی اور تم رسول اللہ ﷺ کے وحی کے کتاب تھے پس تم
 قرآن کو تلاش کرو اور جمع کرو۔ زیر بن ثابت یہ کہتے ہیں خدا کی قسم اگر
 حضرت ابو بکرؓ مجھ کو کسی پہاڑ کے اٹھانے کی خدمت سپرد کرتے تو یہ خدمت
 میرے لئے آسان تھی اس خدمت سے جو انھوں نے قرآن کو جمع کرنے
 کی میرے ذمہ لگائی تھی۔ زیر بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو بکرؓ
 کو حکم سن کر عرض کیا۔ تم کیوں کر اس کام کو کرو گے جس کو رسول اللہ ﷺ
 نے علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا یہ کام خدا کی قسم بہتر ہے
 پس حضرت ابو بکرؓ مجھ سے برابر اس معاملہ میں گفتگو فرماتے رہے یہاں
 تک کہ خداوند تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس چیز کے لئے کھول دیا جس کے لئے
 حضرات ابو بکرؓ و عمرؓ کے سینوں کو کھولا تھا یعنی مجھ کو بھی مع قرآن کی مصاحت
 کا علم ہو گیا) میں تلاش کیا میں نے قرآن کو اس طرح جمع کیا میں نے اس کو
 کھجور کے پتوں یا شاخوں سے، سفید پتھروں سے اور لوگوں یعنی مافظوں
 اور قاریوں کے سینوں سے، یہاں تک کہ یا میں نے سورۃ توبہ کے آخری حصہ کو حضرت ابو بکرؓ میری انصاری کے پاس اور یہ حصہ ان کے سوا اور
 کسی کے پاس سے مجھ کو نہیں ملا اور وہ آیت ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
 ابو بکرؓ کے پاس رہے ان کی زندگی تک پھر جب خدا نے ان کو وفات دی تو وہ حضرت عمرؓ کے پاس رہے ان کی زندگی تک اور اس کے بعد
 حضرت عمرؓ کی بیٹی حضرت زینبؓ کے پاس رہے۔ (بخاری)

حضرت عثمانؓ کے ذریعہ قرآن کی ترتیب و جمع

۲۱۱۴ وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَن حَدَّثَنِي بَنُ الْيَمَانِ
 قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُعَايِزُ أَهْلَ الشَّامِ فِي
 قُبُورِ الْمَدِينَةِ وَالدَّرَبِجَانِ مَعَ أَهْلِ الْعِدَارِ
 فَأَذْعَ حَدَّثَنِي أَخِيلاً فَهُمْ فِي الْفِرَاعِ فَقَالَ حَدَّثَنِي
 يُعْنَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِي خِذْهُ الزَّمَّةَ قَبْلَ أَنْ
 يَخْلَعُوا فِي الْكِتَابِ اخْتَلَفَ لِيهِمْ وَانْتَصَرُوا فَيُرْسَلُ
 عُثْمَانُ إِلَى حَقِصَةِ أَنَسُ بْنُ سُلَيْمٍ الْيَمَانِي الْقَبِيحِ لَمْ يَكُنْ
 فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَزَّ دُحَا إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ يَمَانِي
 حَقِصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ
 اللَّهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَتَسَوَّوْا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حدیث بن یمانؓ حضرت عثمانؓ کی
 خدمت میں حاضر ہوئے اس زمانہ میں حضرت عثمانؓ شام و عراق کے مجاہد
 کے لئے جو آرمینیا اور آذربائیجان کی جنگوں کے لئے تیار ہو رہے تھے،
 سامانِ جہاد فراہم درست کرنے میں مشغول تھے۔ حدیث بن یمانؓ کو لوگوں
 کے اس اختلاف نے جو وہ قرآن مجید کی قرأت کے متعلق کرتے رہتے تھے
 اضطراب و خوض میں مبتلا کر دیا تھا۔ حدیث نے حضرت عثمانؓ کی خدمت
 میں حاضر ہو کر اس مسئلہ کو پیش کیا اور کہا امیر المؤمنین! امت کی خبر گیری
 کیجئے اس سے پہلے کہ وہ کتاب اللہ کے اندر اختلاف کریں جیسا کہ یہود اور
 نصاریٰ نے اختلاف کیا تھا۔ یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے حضرت حقیصہؓ کے
 پاس آدمی بھیجا اور کہا یا کہ وہ ان صحیفوں کو (جن کو حضرت ابو بکرؓ نے مرتب
 کرایا تھا) ہمارے پاس بھیج دیں۔ ہم ان کی نقل لے کر تم کو واپس کر دیں گے

عُمَانٌ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَ إِذَا اجْتَلَقْتُمْ أَنَّهُمْ
وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَكَتَبُوا
بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ يَلِسًا بِهِمْ فَفَعَلُوا
حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ
عُمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَ أَرْسَلَ إِلَى كُلِّ
أُفْقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاكَ
مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ مَحِيفَةٍ أَوْ مِصْحَفٍ أَنْ يَحْرَقَ قَالَ
ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَدَ فِي خَارِجَةِ ابْنِ زَيْدٍ بَنٍ ثَابِتٍ أَنَّهُ
سَمِعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِّنَ الْأَحْزَابِ
حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا
مَعَ خُزَيْمَةَ بَنٍ ثَابِتٍ نَ لَا نَصَارِيٍّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا
فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

چنانچہ وہ صحیفہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ نسخہ لیا اور عثمان بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو نقل کریں چنانچہ انہوں نے نقل کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سوا کہ وہ انصار میں سے تھے (تینوں قریشیوں کو یہ حکم دیا کہ اگر قرآن میں کسی جگہ (یعنی تلفظ یا لغت کے اعتبار سے) تمہارے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان کے موافق اس لغت کو لکھو اس لئے کہ قرآن قریش ہی کی زبان میں اتر آیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور جب صحیفہ نقل ہو چکا اور اس کی متعدد نقلیں ہو چکیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے صحیفہ کو ان کے پاس واپس بھیج دیا اور اپنے مرتب کئے ہوئے صحیفہ تمام اطراف میں بھیج دیے اور حکم جاری فرما دیا کہ ان صحیفوں کے سوا اور جو مصحف یا صحیفہ پائیا جائے اس کو آگ میں جلا دیا جائے ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ خارجہ بن زید بن ثابتؒ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے زید بن ثابتؒ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جب ہم صحیفوں کو نقل کرنے بیٹھے تو ایک

آیت سورۃ احزاب کی مجھ کو نہ ملی، جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا۔ پس ہم نے اس کو تلاش کیا اور وہ آیت ہم کو خزیمہ بن ثاب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی۔ اور وہ آیت یہ ہے مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا

سورہ برأت کے شروع میں بسم نہ ہونے کی ایک وجہ

۲۱۱۸
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمِدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَ إِلَى بَرَاءَةَ وَ هِيَ مِنَ الْيُسُفَيْنِ فَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا اسْطَرَّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَ وَضَعْتُمُوهَا فِي سَبْعِ الطُّوْلِ وَ حَمَلْتُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ آپ نے سورۃ انفال کو جو مثنائی میں سے ہے اور سورۃ براءۃ کو جو یسین میں سے ہے ایک دوسرے کے پاس کیوں رکھا (یعنی تم نے دونوں سورتوں کو پاس پاس رکھا) اور فرق کے لئے درمیان میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نہیں لکھی اور پھر کہ تم نے سورۃ انفال کو سات لمبی سورتوں میں رکھا (حالانکہ اس کو ان سورتوں میں رکھا چاہئے تھا جو سورتوں سے زیادہ کی ہیں) آخر اس کا سبب کیا ہے؟ حضرت عثمانؓ

نے قرآن مجید کی سورتوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ سورۃ بقرہ سے سورۃ توبہ تک کو طویل یعنی لمبی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ یونس سے سورۃ فرقان تک کو یسین یعنی سو سورتوں والی یا سورتوں سے زیادہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ شعراء سے سورۃ فتح تک کو

مثنائی کہتے ہیں ان سورتوں میں سو سورتوں سے کم ہیں اور قصے ان میں گزریں اس لئے ان کا نام مثنائی ہوا یعنی بار بار والی سورتیں اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اس لئے کہ ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کا فاصلہ قریب قریب یعنی فاصلہ رکھنے والی سورتیں پھر اس قسم کی آخری قسم یعنی مفصل کی تین قسمیں ہیں ایک طویل دوسری اوسط اور تیسری قصار۔ سورۃ حجرات سے سورۃ انشقاق تک کو طویل مفصل یعنی لمبی اور فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ البروج سے سورۃ لم یکن تک کو اوسط مفصل یعنی درمیانی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور یہاں سے آخر قرآن تک کو قصار مفصل یعنی چھوٹی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

عُمَانٌ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَ إِذَا اجْتَلَقْتُمْ أَنَّهُمْ
وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَكَتَبُوا
بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا
حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ
عُمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَ أَرْسَلَ إِلَى كُلِّ
أُفْقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاكَ
مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ مَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يَحْرَقَ قَالَ
ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَدَ فِي خَارِجَةِ ابْنِ زَيْدٍ بَنٍ ثَابِتٍ أَنَّهُ
سَمِعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِّنَ الْأَحْزَابِ
حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا
مَعَ خُزَيْمَةَ بَنٍ ثَابِتٍ نَ لَا نَصَارِيٍّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَاهَا
فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

چنانچہ وہ صحیفہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دی تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ نسخہ لیا اور عثمان بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو نقل کریں چنانچہ انہوں نے نقل کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سوا کہ وہ انصار میں سے تھے (تینوں قریشیوں کو یہ حکم دیا کہ اگر قرآن میں کسی جگہ (یعنی تلفظ یا لغت کے اعتبار سے) تمہارے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان کے موافق اس لغت کو لکھو اس لئے کہ قرآن قریش ہی کی زبان میں اتر آیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور جب صحیفہ نقل ہو چکا اور اس کی متعدد نقلیں ہو چکیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے صحیفہ کو ان کے پاس واپس بھیج دیا اور اپنے مرتب کئے ہوئے صحیفہ تمام اطراف میں بھیج دیے اور حکم جاری فرما دیا کہ ان صحیفوں کے سوا اور جو مصحف یا صحیفہ پائیا جائے اس کو آگ میں جلا دیا جائے ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ خارجہ بن زید بن ثابتؒ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے زید بن ثابتؒ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جب ہم صحیفوں کو نقل کرنے بیٹھے تو ایک آیت سورۃ احزاب کی مجھ کو نہ ملی، جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت کیا اور وہ آیت یہ ہے مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَاَلْحَقْنَا

کوپڑھتے سنا تھا۔ پس ہم نے اس کو تلاش کیا اور وہ آیت ہم کو خزیمہ بن ثابٹ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی۔ اور وہ آیت یہ ہے مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ پس شامل کر دیا ہم نے اس آیت کو سورت احزاب میں صحیفوں کے اندر۔ (بخاری)

سورہ برأت کے شروع میں بسم نہ ہونے کی ایک وجہ

۲۱۱۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمِدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَ إِلَى بَرَاءَةَ وَ هِيَ مِنَ الْيُسُفَيْنِ فَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا اسْطَرَّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَ وَضَعْتُمُوهَا فِي سَبْعِ الطُّوْلِ وَحَمَلْتُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا

لہ قرآن مجید کی سورتوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ سورۃ بقرہ سے سورۃ توبہ تک کو طویل یعنی لمبی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ یونس سے سورۃ فرقان تک کو مسبین یعنی سو سو آیتوں والی یا سو آیتوں سے زیادہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ شعراء سے سورۃ فتح تک کو

مثنائی کہتے ہیں ان سورتوں میں سو سو آیتوں سے کم ہیں اور قصے ان میں گزرتے ہیں ان کا نام مثنائی ہوا یعنی بار بار والی سورتیں اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اس لئے کہ ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کا فاصلہ قریب قریب یعنی فاصلہ رکھنے والی سورتیں پھر اس قسم کی آخری قسم یعنی مفصل کی تین قسمیں ہیں ایک طویل دوسری اوسط اور تیسری قصار۔ سورۃ حجرات سے سورۃ انشقاق تک کو طویل مفصل یعنی لمبی اور فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۃ البروج سے سورۃ لم یکن تک کو اوسط مفصل یعنی درمیانی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور یہاں سے آخر قرآن تک کو قصار مفصل یعنی چھوٹی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

إِذْ حَتَمْنِي إِنْ شِئْتَ أَزْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلَئِنْ لَمْ تُسَلِّمْهُ لَكَ
لَئِنْ يَفْعَلْ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرَهَ لَكَ -
تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ دعا میں بختہ ارادہ کرے (شک کا کلمہ نہ کہے) اس لئے کہ اللہ
تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔

(ردو اکہ الخاری) (بخاری)

تھک کر دعا مانگنا نہ چھوڑو

۲۱۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ
وَلَكِنْ لِيَعْرِفَ وَلِيَعْظِمَ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْظُمُهُ
شَيْءٌ إِلَّا عَظَّمَهُ -
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں
جب کوئی دعا مانگے تو یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ کو بخش دے بلکہ یقین
کے ساتھ دعا مانگے اور پوری رغبت کے ساتھ اس لئے کہ خدا جو چیز عطا
فرماتا ہے اس کا عطا کرنا اس کے لئے دشوار نہیں ہوتا۔ (مسلم)

۲۱۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ قَلَمٌ مِيدَعُ بِإِسْمِهِ أَوْ قَطِيعَةٌ رَحِمَ قَالِدٌ
يَسْتَعْلِفُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا إِلَّا سَتَعْلِفُ قَالَ يَقُولُ
قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ قَلَمٌ أَوْ قَطِيعَةٌ بِي قِسْطٍ
عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ -
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کی
دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ وہ نہیں مانگتا گناہ کی یا رشتہ کے منقطع
کر دیے کی اور جب تک کہ وہ جلدی نہیں کرتا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا یہ فرمایا جلدی یہ کہ دعا مانگے والا یہ کہے میں نے دعا مانگی یعنی بار بار
دعا مانگی اور وہ قبول نہیں کی گئی اور اس کے بعد وہ مایوس ہو کر بیٹھ جائے

(ردو اکہ مسلم) اور دعا کو چھوڑ دے۔ (مسلم)

اپنے مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے

۲۱۲۴ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ أَلَيْسَ بِإِخِيهِ
يُظْهِرُ الْغَيْبَ مُسْتَجَابَةً عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ
كُلَّمَا دَعَا لِإِخِيهِ يُخَيِّرُ قَالَ لَمَلِكُ الْمُؤَكَّلِ بِهِ إِمِينٌ
وَلَكَ بِمِثْلِ -
حضرت ابو الدرداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
آدمی کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں قبول کی
جاتی ہے دعا مانگنے والے کے سر کے قریب ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے،
اور جب وہ اپنے بھائی کی بھلائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے
(یعنی خدا تعالیٰ سے کہتا ہے کہ اس کی دعا قبول فرما) اور پھر فرشتہ دعا
مانگنے والے سے کہتا ہے اور تجھ کو بھی اسی کے مانند۔ (مسلم)

بد دعا کرنے کی ممانعت

۲۱۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ
وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافِقُوا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً
يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ (ردو اکہ مسلم)
وَذِكْرُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مَرْفُوعَةٌ
كُتَابُ الزَّكَاةِ -
حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں کے
لئے بد دعا نہ کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے بد دعا کرو اور نہ اپنے مال کے لئے بد
دعا کرو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ بد دعا کی ساعت اس ساعت کے قریب ہو جائے
جو قبولیت دعا کی ہے اور تمہاری بد دعا بھی قبول کر لی جائے۔ (مسلم)
ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کی حدیث کہ مظلوم کی دعاؤں سے ڈرو۔ کتاب الزکوٰۃ میں
بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

دعا عبادت ہے

۲۱۲۶ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ
وَقَالَ رَبِّكُمْ الدُّعْوَى اسْتَجِبْ لَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ
الترمذی و أبو داود و النسائی و ابن ماجہ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

دُعائے عبادت کا خلاصہ ہے

۲۱۲۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الدُّعَاءُ مَحْرُغُ الْعِبَادَةِ - (رداء الترمذی) عبادت کا محضر ہے۔ (ترمذی)

دُعائے فضیلت و برتری

۲۱۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ (ترمذی، ابن ماجہ، ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

دُعائے تقدیر کو بدل دیتی ہے؟

۲۱۲۹ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ
وَلَا يَزِيدُ فِي الْكُفْرِ إِلَّا الْكِبْرُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (ترمذی)

دُعائے نافع ہو ہے

۲۱۳۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَيْتُ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَعَلِمْتُ
عِبَادَةَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۱۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُ يَدْعُو أَبَدًا عَاجِلًا إِلَّا أَنَا اللَّهُ مَا
سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ الشَّوْرِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِشَيْءٍ
أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ - (رداء الترمذی) منقطع کرنے کی دعا نہیں مانگنا۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو

۲۱۳۲ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ
يُسْأَلَ وَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْ تَنْظُرَ الْفَرَجَ (رداء الترمذی)
الترمذی و قَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے

۲۱۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَعْصِبْ عَلَيْهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ عافیت مانگنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے

۲۱۳۷ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بَابَ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا يُعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسَالَ الْعَافِيَةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا، کھولے گئے اس کے لئے دروازے رحمت کے اور خداوند تعالیٰ اسے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں خدا کے نزدیک سب بہتر چیز عافیت ہے۔ (ترمذی)

سختیوں میں قبولیت دعا کا خواہشمند فراخی کے وقف زیادہ دعا مانگے

۲۱۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ سختیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے اس کو چاہئے کہ وہ فراخی اور خوش حالی کے وقت کثرت سے دعا مانگے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

دعا مانگتے وقت قبولیت کا یقین رکھو

۲۱۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِإِلَاجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلَبٌ غَافِلٌ لَاحٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے دعا مانگو اس امر کا یقین کر کے کہ وہ ضرور قبول فرمائے گا اور اس بات کو جان لو کہ خدا غافل قلب رکھنے والے کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

دعا کے وقت ہاتھوں کا رنج

۲۱۳۴ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِطُحُونِ أَلْفِكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلُوا اللَّهَ بِطُحُونِ أَلْفِكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهِمْ فَإِذَا أَوْغَمْتُمْ فَاْمَسَحُوا بِهَا وَجُوهَكُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم خدا سے مانگو (یعنی دعا کرو) تو ہاتھوں کے اندر کی جانب مانگو (یعنی تمہیلیوں کو منہ کی جانب کر کے اور ہاتھوں کو پھیلا کر) اور ہاتھوں کی پشت کی جانب سے نہ مانگو۔ اور ابن عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگو اللہ سے ہاتھوں کے اندر کی جانب سے اور جب تم دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو منہ پر پھیر لو۔ (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ دعا کے وقت اٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا ہے

۲۱۳۸ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَتَّى كَرِيمٌ يَسْتَجِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا أَوْ دَاكًا أَوْ تَرْدًا وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَلْبِيَّةِ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا پروردگار بہت حیادار ہے بغیر مانگے دینے والا ہے اور حیا کرتا ہے اپنے بندے سے جب کہ وہ ہاتھ اٹھائے اس کی طرف اور وہ خالی پھیرے ان ہاتھوں کو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ بیہقی)

دعا کے بعد اٹھے ہوئے ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرنا سنت ہے

۲۱۳۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِ بِمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتے تو اس وقت تک ان کو نہ رکھتے جب تک کہ منہ پر نہ پھیر لیتے۔ (ترمذی)

الْفَقَّحَ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَيْمُونَةَ)

دُعائیں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

۲۱۴۶ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يَبْرِي بِيَاضِ الصُّدْرِ (رَوَاهُ ابْنُ مَيْمُونَةَ) ۲۱۴۷ وَتَحْنُ مَقِيلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُجْعَلُ إصْبَعُهُ حَذْوَهُ مَنْكَبِهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَيْمُونَةَ) وَيَدْعُو -

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دلوں کے درمیان ہاتھ اٹھاتے تھے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آئے لگتی تھی۔ (ترمذی) حضرت سہیل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دلوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سروں کو دونوں مونہوں کے برابر کرتے اور پھر دعا لگتے۔ (ترمذی)

آپ دعا کے بعد منہ پر ہاتھ اس وقت پھیرتے جب ہاتھوں کو اٹھائے۔

۲۱۴۸ وَعَنِ التَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا قَرَعَ يَدَيْهِ مَسَةً وَجْهَهُ يَدَيْهِ - (رَوَى ابْنُ مَيْمُونَةَ) ۲۱۴۹ وَتَحْنُ مَقِيلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُجْعَلُ إصْبَعُهُ حَذْوَهُ مَنْكَبِهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَيْمُونَةَ) وَيَدْعُو -

حضرت سائب بن یزید نے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تو دونوں ہاتھوں کو ٹٹاتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو دعا کے بعد منہ پر پھیرتے۔ (ترمذی)

دعا کا ادب

۲۱۵۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْأَلُهُ أَنْ تَرَفَعَ يَدَايَكَ حَذْوَ مَنْكَبِكَ أَوْ تَجْعَلَهُمَا إِسْتِغْفَارًا أَنْ تُشِيرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ قَبْلَ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَمْدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ وَ الْإِسْتِغْفَارُ هَكَذَا وَدَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا لِي وَجْهَهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَيْمُونَةَ) ۲۱۵۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا قَرَعَ يَدَيْهِ مَسَةً وَجْهَهُ يَدَيْهِ - (رَوَى ابْنُ مَيْمُونَةَ) ۲۱۵۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا قَرَعَ يَدَيْهِ مَسَةً وَجْهَهُ يَدَيْهِ - (رَوَى ابْنُ مَيْمُونَةَ)

یہ حضرات ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا سوال کرنے کا طریقہ یہ ہے یعنی دُعا مانگنے کا یہ کہ دونوں ہاتھوں کو مونہوں کے برابر اٹھائے یا ان کے قریب اور استغفار کا طریقہ یہ ہے کہ تو اپنی ایک انگلی سے اشارہ کرے اور (دُعائیں) عاجزی اور مباغہ کا طریقہ یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلائے اور ایک روایت میں پانچاں ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ عاجزی کا طریقہ یہ ہے یہ کہ کہ ابن عباس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا اور ہاتھوں کی پشت اپنے منہ کے قریب کی (ابوداؤد)

ہر دعا کے وقت ہاتھوں کو بہت زیادہ اٹھانا بدعت ہے

۲۱۵۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا قَرَعَ يَدَيْهِ مَسَةً وَجْهَهُ يَدَيْهِ - (رَوَى ابْنُ مَيْمُونَةَ) ۲۱۵۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا قَرَعَ يَدَيْهِ مَسَةً وَجْهَهُ يَدَيْهِ - (رَوَى ابْنُ مَيْمُونَةَ) ۲۱۵۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا قَرَعَ يَدَيْهِ مَسَةً وَجْهَهُ يَدَيْهِ - (رَوَى ابْنُ مَيْمُونَةَ)

حضرت ابن عمر سے فرمایا ہے کہ دعائیں تمہارا ہاتھوں کو زیادہ اونچا اور اٹھانا بدعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انہی ہاتھ نہیں اٹھاتے یعنی سب تک۔ (احمد)

کسی کے لئے دعا کرتے وقت اپنی ذات کو مسترد رکھو

۲۱۵۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا قَرَعَ يَدَيْهِ مَسَةً وَجْهَهُ يَدَيْهِ - (رَوَى ابْنُ مَيْمُونَةَ) ۲۱۵۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا قَرَعَ يَدَيْهِ مَسَةً وَجْهَهُ يَدَيْهِ - (رَوَى ابْنُ مَيْمُونَةَ)

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو ذکر فرماتے اور پھر اس کے لئے دعا فرماتے کا ارادہ کرتے تو پہلے اپنے لئے دعا مانگنی شروع کرتے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب صحیح ہے)

دعا کے نتیجہ میں تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور حاصل ہوتی ہے

۲۱۵۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا قَرَعَ يَدَيْهِ مَسَةً وَجْهَهُ يَدَيْهِ - (رَوَى ابْنُ مَيْمُونَةَ) ۲۱۵۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا قَرَعَ يَدَيْهِ مَسَةً وَجْهَهُ يَدَيْهِ - (رَوَى ابْنُ مَيْمُونَةَ)

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان دعا مانگے اور اس میں کوئی ایسی دعا نہ ہو جس

لَيْسَ فِيهَا اِثْمٌ وَلَا فَطِيْعَةٌ رَّحِمٌ اِلَّا اَعْطَاهُ
 اللَّهُ بِهَا اِحْدَى ثَلَاثِ اِمَّا اَنْ يُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ
 وَاِمَّا اَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ
 يُصْرِفَ عَنْهُ مِنَ الشُّعْرِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذَا اُنْكَرَ
 قَالَ اللَّهُ اَكْثَرُ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

میں گناہ یا قرابت داری کے انقطاع کا ذکر ہو تو خداوند تعالیٰ دعا
 مانگنے والے کو ان تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرمادیتا ہے۔ یا
 تو اس کا مقصد جلد پورا کر دیتا ہے یا اس کی دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ
 بنا رکھتا ہے یا دعا مانگنے والے کی کوئی ایسی ہی یا اتنی ہی برائی دور
 کر دیتا ہے جتنی کہ اس نے دعائیں اپنے نفع کی خواہش کی تھی۔ صحابہ
 نے عرض کیا اب ہم بہت دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔ (احمد)

وہ پانچ دعائیں جو رد نہیں ہوتیں

۲۱۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ دَعَوَاتٌ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتَّى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَصُدَّرَ وَدَعْوَةُ الْمَجَاهِدِ حَتَّى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمُرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيهِ يَطْهَرُ الْغَيْبُ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةُ دَعْوَةِ الْاَخِ يَطْهَرُ الْغَيْبُ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيِّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 پانچ (ادنیوں کی) دعائیں ہیں کہ ان کو قبول کیا جاتا ہے۔ ایک مظلوم کی دعا
 یہاں تک کہ وہ ظالم سے اپنا بدلہ لے لے۔ دوسرے حاجی کی دعا جب
 تک کہ وہ گھر واپس نہ آئے۔ تیسرے جہاد کرنے والے کی دعا یہاں تک کہ
 وہ جہاد سے فارغ ہو۔ چوتھے بیمار کی دعا جب تک کہ وہ اچھا ہو (یا
 وفات پائے) پانچویں ایک مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لئے غائب
 دعا۔ (بیہقی)

بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ

ذکر الہی اور تقرب خداوندی حاصل کرنے کا بیان

فصل اول

ذکر کرنے والوں کی فضیلت

۲۱۵۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَقَّتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا۔ نہیں بیٹھتی کوئی قوم ذکر الہی کے لئے مگر یہ کہ گھیر لیتے ہیں اس
 کو فرشتے اور چھا جاتی ہے اس پر رحمت اور نازل ہوتی ہے اس پر
 سکینت (یعنی سکون و اطمینان قلب) اور ذکر کرتا ہے اللہ
 تعالیٰ ان لوگوں کا ان شخصوں میں جو ان کے قریب ہیں (یعنی
 مقرب فرشتے)۔ (مسلم)

۲۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جَمْدَانُ فَقَالَ سَيَرُّوْا هَذَا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 راستہ پر جا رہے تھے کہ ایک پہاڑی آپ کی راہ میں پڑی جس کو جمندان کہا
 جاتا ہے آپ نے (پہاڑی کو دیکھ کر) فرمایا چلو یہ ہے جمندان، سبقت لے گئے

جَمَدَانِ سَبَقَ الْمَفْرَدُونَ قَالُوا وَمَا الْمَفْرَدُونَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ كُودُونَ اللَّهُ كَثِيرًا وَالَّذِينَ كُودُونَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ كُودُونَ اللَّهُ كَثِيرًا وَالَّذِينَ كُودُونَ

(رواہ مسلم) (مسلم)

ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال

۲۱۵۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الذِّكْرِ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالذِّكْرُ
لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ رُمْتُقُ عَلَيْهِ

ذکر قرب الہی کا باعث

۲۱۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ
عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي
فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي
مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأَ خَيْرٍ مِنْهُمْ

(رُمْتُقُ عَلَيْهِ)

کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر دل میں کرتا ہوں اور وہ جماعت
ان سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

خدا کی طرف بندہ کی تھوڑی سی توجہ بندہ کی طرف خدا کی زیادہ توجہ کا باعث

۲۱۵۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ عَشْرُ أََمْثَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَجَزَاءُ سَيِّئَتِهِ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي
شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي
ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي
أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقِرَابِ الْأَرْضِ
خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ فِي شَيْئٍ لَقِيَنِي مِثْلُهَا مَغْفِرَةً
(رواہ مسلم)

بخشش لے کر۔ (مسلم)

تقرب الہی کا ثمرہ

۲۱۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَنِي
فِي وَلِيٍّ فَقَدْ أَذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ

عَبْدِي يَسْمَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَ
مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى
أَحْبِبُّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ
وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا
وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ
وَلَنْ أَسْتَعَاذَ فِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ
عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِي
الْمَوْتُ مِنْ يَكْرَهُ الْمَوْتُ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاعِدَهُ
وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میری طرف وہ چیز کے جو مجھ کو زیادہ پسند ہے ان چیزوں میں سے جو
میں نے فرض قرار دی ہیں اور ہمیشہ رہتا ہے میرا بندہ کہ تقریب حاصل
کرتا ہے مجھ سے نوافل کے ذریعہ۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا
ہوں (اس کے فرائض و نوافل جمع کرنے کے سبب) اور جب میں
اس کو درست رکھتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں
جس کے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے
ذریعہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ
پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ چلتا ہے
اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور جب پناہ مانگتا
ہے میرے ذریعہ تو اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اور جس کام کو میں کرنے والا

ہوتا ہوں اس میں تردد اور توقف نہیں کرتا لیکن اس مومن بندے کی روح کو قبض کرنے میں مجھ کو تردد و تاویل ہوتا ہے جو موت کو برا
سمجھتا ہے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ جس چیز کو وہ برا سمجھتا ہے اس کو پسند کرتا ہوں اور موت سے کسی حال میں چارہ نہیں ہے (بخاری)

اہل ذکر کو فرشتے ڈھونڈتے پھرتے ہیں

۲۱۶۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ
يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا أَحَدًا مَا
يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا أَهْلُكُمْ أَلَيْسَ حَاجَتِكُمْ
قَالَ فَيُحَقِّقُونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُولُ
عَبْدِي قَالَ قَالَ يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ
وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ
رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ
فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَ
كَانُوا أَرَشَدًا لَكَ تَمَجُّدًا أَوْ أَكْثَرُ لَكَ تَسْبِيحًا
قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ هَلْ
رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا
قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ
أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَ
أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَيَسْأَلُ
يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ
يَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ
مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت جو راستے میں ان لوگوں کو تلاش
کرتی رہتی ہے جو ذکر الہی کرتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جگہ ذکر الہی کرنے
والے لوگوں کو پالیتے ہیں تو اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مقصد
کی طرف آؤ (یعنی ذکر الہی کو سننے اور ذکر اللہ کرنے والوں سے ملنے
کے لئے) اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ پس وہ فرشتے (آجاتے ہیں اور)
اپنے پروں سے ذکر الہی کرنے والوں کو ڈھانک لیتے ہیں اور آسمان
دنیا تک پھیل جاتے ہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جب
فرشتے واپس جاتے ہیں تو) ان کا پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالاً
وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے حال سے واقف ہوتا ہے کہ میرے
بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تیری پاکی بیان کر رہے تھے تیری
عظمت و بزرگی کا ذکر کر رہے تھے اور عظمت کے ساتھ تجھ کو یاد کر رہے
تھے۔ پھر خداوند تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کیا انھوں نے مجھ کو
دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں قسم ہے خدا کی انھوں نے تجھ کو نہیں دیکھا
خداوند تعالیٰ کہتا ہے اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا
فرشتے کہتے ہیں اگر وہ تجھ کو دیکھ لیتے تو تیری بہت زیادہ عبادت
کرتے اور بہت زیادہ تیری بزرگی بیان کرتے اور بہت زیادہ تیری
پاکی کا ذکر کرتے پھر خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟
فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ خدا پوچھتا ہے کیا انھوں

نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں خدا کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا ہے۔ اکتھا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو جنت کی خواہش ان میں بڑھ جاتی جنت کی طلب ان میں زیادہ ہو جاتی اور جنت کی طرف ان کی رغبت بہت بڑھ جاتی۔ پھر خدا پوچھتا ہے اور وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں دوزخ کی آگ سے خدا پوچھتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں، خدا کی قسم اے پروردگار! اس کو انہوں نے نہیں دیکھا۔ خداوند تعالیٰ کہتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو وہ اس سے بہت زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے خداوند تعالیٰ کہتا ہے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ یہ سن کر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان لوگوں میں تو ایک ایسا شخص بھی تھا جو ان میں شامل نہ تھا راہ چلتا کھڑا ہوا تھا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے وہ (یعنی ذکر الہی کرنے والے لوگ) ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں محروم رکھا جاتا ان کے پاس بیٹھنے والا۔ (بخاری) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے فرمایا۔ خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے زیادہ پھرنے اور گشت لگانے والی۔ ڈھونڈتی رہتی ہے یہ جماعت ذکر الہی کی مجلس کو۔ پس جب یہ فرشتے کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں خدا کا ذکر ہوتا ہے تو بیٹھ جاتے ہیں یہ فرشتے بھی اس مجلس میں اور گھیر لیتے ہیں بعض فرشتے بعض کو اپنے پردوں سے۔ یہاں تک کہ بھر جاتی ہے وہ ساری فضا جو آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے فرشتوں سے۔ پھر جب منتشر ہو جاتی ہے ذکر الہی کرنے والوں کی یہ مجلس، تو چڑھ جاتے ہیں یہ فرشتے آسمان پر اور بیٹھتے ہیں (ساتویں) آسمان تک پس پوچھتا ہو ان سے خداوند تعالیٰ حالانکہ خدا ان سے زیادہ ذکر الہی کرنے والوں کے حال سے واقف ہوتا ہے، تم کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں

يَقُولُونَ كُنَّا رَاَوْهَا كَانُوا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا
وَاَشَدَّ لَهَا خَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فَاَشْهَدُكُمْ
اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ
الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَان لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا
جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْتَعِرُ
جَلِيسُهُمْ۔ (ردو الا البخاری)

وَفِي رَوَايَةٍ مُسْلِمٌ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً
سَيَّارَةً فَضُلًا يَتَّبِعُونَ مَحَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا
وَجَدُوا الْجُلَسَاءَ فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا وَمَعَهُمْ وَ
حَفَّتْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنَحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَأُوا
مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوا
عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ
اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَحَالِهِمْ مِنْ أَتَى جِئْتُمْ
فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ
يَسْجُودُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَ
يُمَجِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونَ
فِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْ
جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ
رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيبُونَكَ فَتَال
وَمِمَّا يَسْتَجِيبُونَ فِي قَالُوا مِنْ تَارِكَ قَالَ
وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ
لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا يَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ
فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْنَهُمْ مَا سَأَلُوا
وَأَجْرَتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ يَقُولُونَ رَبِّ
فِيهِمْ فَلَان عِبْدٌ خَطَاءٌ اِنَّمَا مَرَرْتُ
فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ
هُمْ الْقَوْدَمُ لَا يَشْتَعِرُ بِهِمْ جَلِيسُهُمْ۔

ہم تیرے ان بندوں کے پاس آرہے ہیں جو زمین میں ہیں اور تیری پاکی بیا کرتے ہیں تیری عظمت کا ذکر کرتے ہیں تیرا کلمہ پڑھتے ہیں اور یاد کرتے ہیں تجھ کو تیری بزرگی کے ساتھ اور تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار نہیں۔ تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ پھر فرشتے کہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں وہ تجھ سے

خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے میرے ذریعہ بننا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تیری دوزخ کی آگ سے۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انھوں نے میری دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں خداوند تعالیٰ کہتا ہے اگر وہ میری دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اور وہ تجھ سے بخشش بھی مانگتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کہتا ہے میں نے ان کو بخشش سے نوازا اور وہ جن بھی دی جو انھوں نے مانگی (یعنی جنت) اور اس چیز سے پناہ دی جس سے انھوں نے پناہ مانگی (یعنی دوزخ سے) فرشتے کہتے ہیں۔ اتنے پروردگار! ان میں فلاں بندہ بھی تھا جو بڑا گنہگار ہے وہ کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اس کو بھی میں نے بخش دیا۔ وہ ایک ایسی جماعت جس کے پاس بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں رکھا جاتا۔

ادائیگی حقوق کے وقت ذکر سے غفلت نقصان دہ نہیں

۲۱۶۱ وَعَنْ خُظْلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَسَدِيِّ قَالَ لِقُنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا خُظْلَةُ؟ قُلْتُ نَافِقٌ خُظْلَةُ قَالَ مُبَحَّاتٌ اللَّهُ مَا أَقُولُ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوكُمَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَمَا تَرَاهُمَا عَيْنَيْنِ فَإِذَا أَخْرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَقْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالْقَبِيلَاتِ لَيْسِنَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَأَنطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافِقٌ خُظْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تَذْكُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَمَا تَرَاهُمَا عَيْنَيْنِ فَإِذَا أَخْرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَقْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالْقَبِيلَاتِ لَيْسِنَا كَثِيرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدْرُمُونَ مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لِمَا فَتَحْتَكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فَرْشِكُمْ فِي طَرِيقِكُمْ وَلَكِنْ يَا خُظْلَةُ سَاعَةٌ وَسَاعَةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

حضرت خظلہ بن ربیع اسدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ملاقات کی اور فرمایا خظلہ تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا خظلہ منافق ہو گیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پاک ہے اللہ، خظلہ کیا کہہ رہے ہو میں نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں، اور آپ ہم کو نصیحت فرماتے ہیں اور دوزخ و جنت کا ذکر کرتے ہیں تو ہم کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا دوزخ و جنت کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور بیوی، بچوں، زمینوں اور باغوں کے مشاغل میں گھر جاتے ہیں تو ان باتوں میں سے ہم بہت سی بھول جاتے ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم ہماری بھی یہی حالت ہو۔ پس میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خظلہ منافق ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا کیا سبب ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہم کو نصیحت فرماتے ہیں اور ہمارے سامنے دوزخ و جنت کا ذکر کرتے ہیں تو ہم ایسا محسوس کرتے ہیں گویا دوزخ و جنت کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور بیوی بچوں، زمینوں اور باغوں کے جھگڑوں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ہم نصیحت کی بہت سی باتوں کو بھول جاتے ہیں (یہ سن کر) آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس

ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ہمیشہ اس حال میں رہو جس حال میں کہ میرے پاس رہتے ہو اور خدا کی یاد میں لے رہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کریں تمہارے بستر و پر اور تمہارے راستوں پر، لیکن خظلہ یہ ایک ساعت۔ تین بار آپ نے یہ الفاظ فرمائے یعنی ایک ساعت حضور قلب کی ہوتی ہے اور ایک ساعت غفلت و مشاغل دنیا کی اور یہ حالت نفاق کی نہیں ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

ذکر الہی کی فضیلت اہمیت

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا نہ آگاہ کروں میں تم کو تمہارے ان اعمال سے جو بہترین اعمال ہیں اور بہت پاکیزہ اعمال ہیں تمہارے بادشاہ کے خیال میں اور بہت بلند اعمال ہیں تمہارے درجات میں اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہیں اور بہتر ہیں تمہارے لئے اس سے کہ تم اپنے دشمن سے (یعنی لڑائی میں) اور مارو تم ان کی گردنوں کو اور ماریں وہ تمہاری گردنوں کو۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا، وہ خدا کا ذکر ہے۔

(ترمذی۔ مالک۔ احمد۔ ابن ماجہ)

۲۱۶۲ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُتَبِّعُكُمْ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ وَأَذْكُمَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعُهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرُ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرُ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَقْرُبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذِكْرُ اللَّهِ - رَوَاهُ مَا يَكُ وَ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ - إِلَّا إِنْ مَاتَ مَا لَكَ وَ قَفَهُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ -

بہتر عمل

حضرت عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا جو بخیر ہے اس شخص کے لئے (یعنی بہتر ہے وہ شخص) جس نے طویل عمر پائی،

اور بہترین اعمال ہوئے اس کے۔ پھر اس نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کونسا بہتر ہے سب سے۔ آپ نے فرمایا یہ کہ تو دنیا سے جدا ہوا در تیری زبان ذکر الہی سے تر ہو (یعنی مرتے دم تک زبان پر ذکر الہی جاری ہو)۔

۲۱۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوبَى لِمَنْ طَالَ عَمْرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَ لِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ -

ذکر کے حلقے جنت کے باغات؟

انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت تم بہشت کے باغوں سے گزر دو تو میوہ خوری کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا، جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا ذکر الہی کے حلقے۔

(ترمذی)

۲۱۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَوُوا قَالُوا أَوْ قَارِيَاضِ الْجَنَّةِ قَالَ حَلَنُ الذِّكْرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

ذکر اللہ سے خالی وقت حسرت و ندامت کا باعث

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی کسی مجلس میں بیٹھا اور اس نے وہاں اللہ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر افسوس اور ٹوٹا ہوگا اور جو شخص اپنے لیستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس پر (بھی) اللہ کی طرف سے افسوس اور ٹوٹا ہوگا۔ (ابوداؤد)

جس مجلس میں ذکر خدا نہ ہو

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

۲۱۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَبَرَّةٌ وَ مِنْ أَصْطَبَحَ مُضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَبَرَّةٌ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۲۱۶۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ

فرمایا جب لوگ کسی جگہ بیٹھ کر اٹھیں اور اس نشست میں خدا کا ذکر نہ کریں تو ان کا دہاں سے کھڑا ہونا مردار گدھے کی مانند ہوگا اور ان پر حسرت ہوگی۔ (راحمہ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اُس مجلس میں خدا کا ذکر نہ کریں اور نہ اپنے نبیؐ پر درود پڑھیں تو وہ مجلس ان پر حسرت ہوگی، چاہے خدا ان کو عذاب دے اور چاہے ان کو بخشے۔ (ترمذی)

کلام نافع

حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کا ہر کلام (دہرات) اس پر وبال ہے اس کو نفع دینے والا نہیں مگر وہ کلام جس میں نیکی کرنے کی ہدایت ہو یا بُرائی سے منع کیا گیا ہو یا ذکرِ الہی کیا گیا ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

ذکر اللہ کے بغیر کلام کی کثرت دل کی سختی کا باعث

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے ذکر سوا بہت سی باتیں نہ بنایا کرو اس لئے کہ خدا کے ذکر کے سوا کثرت سے باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور وہ لوگ جو خدا سے بہت دُور ہیں، سخت دل کے آدمی ہیں۔

(ترمذی)

بہترین سرمایہ

حضرت ثوبانؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالنَّهْصَ وَالْفِضَّةَ رِيعًا لَّنَا آيَةُ يَوْمَئِذٍ وَهُمْ هَا بِلَا عَمَلٍ كَانُوا هَامِينَ (یعنی وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں) ہم اُس وقت نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ میں بعض اصحابؓ نے کہا کہ یہ آیت صرف سونے چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کاش ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے (یعنی سونے اور چاندی کے سوا کہ جن کا حکم اس آیت سے معلوم ہو گیا ہے) تو ہم اسی کو جمع کریں۔ آنحضرتؐ نے یہ سنا تو فرمایا بہترین مال خدا کا ذکر کرنے والی زبان ہے اور خدا کا شکر کرنے والا دل ہے اور وہ مومن بیوی ہے جو شوہر کے دین و

وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَتَقَوَّمُونَ مِنْ تَجْلِيكِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ حِفْظِهِ حَمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً - (رواہ احمد و ابو داؤد)

۲۱۶۷
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ تَجْلِسَا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَ لَمْ يُصَلُّوا عَلَيْهِمْ إِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِمْ تَرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ - (رواہ الترمذی)

۲۱۶۸
وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامٍ مِنْ أَدَمَ عَلَيْهِ لَآئِلَةٌ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ - (رواہ الترمذی و ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۱۶۹
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْثُرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي - (رواہ الترمذی)

(ترمذی)

۲۱۷۰
وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْقَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ الْمَالِ حَائِدٌ فَتَخَذَلْنَا فَقَالَ أَقْصَلُهُ لِسَانٌ ذَاكَرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَذَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ - (رواہ احمد و الترمذی و ابْنُ مَاجَةَ)

بہترین مال خدا کا ذکر کرنے والی زبان ہے اور خدا کا شکر کرنے والا دل ہے اور وہ مومن بیوی ہے جو شوہر کے دین و ایمان کو دگر ہے۔ (راحمہ۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ذکرین پر فخر کرتا ہے

حضرت ابو سعیدؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) حضرت معاویہؓ ایک

۲۱۷۱
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ عَلَى حَقِّهِ

مسجد میں پہنچے جہاں حلقہ جما ہوا تھا۔ انھوں نے پوچھا تم کو یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے انھوں نے کہا ہم ذکر الہی کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔ معاویہ نے کہا خدا کی قسم نہیں بٹھایا ہے تم کو مگر اسی نے انھوں نے کہا قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا ہے ہم کو سوائے اس کے کسی نے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار ہو کہ میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تم کو قسم نہیں دی ہے (یعنی تم کو جھوٹا سمجھ کر میں نے قسم نہیں دی ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کو کم نقل کرنے میں میرے مرتبہ کا کوئی شخص نہیں ہے (یعنی میں نہایت محتاط راوی حدیث ہوں) ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا تم کو یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم یہاں خدا کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم کو اس نے اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم پر اس کا احسان رکھا۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم نہیں بٹھایا تم کو مگر اسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بٹھایا ہم کو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تم کو قسم نہیں دی ہے بلکہ میرے پاس جبریلؑ آئے اور انھوں نے مجھ کو بتایا کہ خداوند تعالیٰ فرشتوں میں تم لوگوں پر فخر کر رہا ہے۔ (مسلم)

فکر خدا محنت کے اعتبار سے آسان اور ثواب کے اعتبار سے کہیں افضل

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کے احکام (یعنی نوافل) مجھ پر بہت غائب آگئے ہیں (یعنی میں ان کو ادا کرنے سے قاصر ہوں) کوئی ایسی چیز مجھ کو بتا دیجئے کہ میں اس پر بھروسہ کر لوں یعنی میرے لئے کافی ہو، آپ نے فرمایا: تیری زبان ہمیشہ ذکر الہی سے تر رہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

ذکر الہی کی فضیلت

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا قیامت کے دن خدا کے نزدیک کون سا بندہ افضل و ارفع ہوگا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا خدا کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور بہت زیادہ یاد کرنے والی عورتیں۔ پھر پوچھا گیا یا رسول اللہ! کیا ذکر الہی کرنے والا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اگر جہاد کرنے والا اپنی تلوار کا فردل اور مشرکوں میں چلائے یہاں تک کہ اس کی لوا ٹوٹ جائے اور وہ خود (یعنی جہاد کرنے والا) یا تلوار خون سے رنگین

فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا أَجْلَسَنَا نَذْرُكَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا غَيْرُكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَتُحْلِفْكُمْ لُتْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ هَهُنَا قَالُوا أَجْلَسَنَا نَذْرُكَ اللَّهُ وَنَحْمَدُكَ عَلَى مَا هَدَانَا لِلدِّينِ سَلَامًا وَمَتَّ بِه عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا أَمَا إِنِّي لَمْ أَتُحْلِفْكُمْ لُتْمَةً لَّكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَدَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۴۲/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَّ أَعْمَالِي سَلَامٌ قَدْ كَثُرَتْ فَأَخْبَدَنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِمَّنْ ذَكَرَ اللَّهَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۱۴۳/۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ وَارْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ الْغَارِزِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ كَوْضَرَبٍ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَإِنَّ الذَّاكِرَ لِلَّهِ أَفْضَلُ مِنْهُ

دَرَجَةٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) ہو جائے (یعنی وہ شہید ہو جائے) پھر بھی خدا کا ذکر کرنے والا مرتبہ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ - میں اس سے بہتر ہے - (احمد - ترمذی یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

ذکر اللہ شیطان سے دل کا محافظ

۲۱۴۴ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَائِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ خَسِيَ وَإِذَا غَفَلَ وَسَّوَسَ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے دل (کی تاک) میں لگا ہوا ہے پس جس وقت آدمی خدا کا ذکر (حضور قلب کے ساتھ) کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر الہی سے غافل ہوتا ہے تو وسوسے پیدا کرتا ہے (بخاری)

ذکر کی مثال اور اس کی فضیلت

۲۱۴۵ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ كَأَنَّمَا نِيلَ خَلْفَ الْفَارِسِ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ كَغُصْبِ أَخْضَرٍ فِي شَجَرٍ يَالِسٍ وَفِي رِوَايَةٍ مَثَلُ الشَّجَرَةِ الْخَضِرَاءِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ مَثَلُ مُصْبَاةٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ بِرِيَّةِ اللَّهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ يُغْفَرُ لَهُ بَعْدَ كُلِّ فَصِيحٍ وَأَعْجَمٍ وَالْفَصِيحُ بَنُو آدَمَ وَالْأَعْجَمُ الْبَهَائِمُ -

حضرت مالک کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کا ذکر کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو (میدان چھوڑ کر) بھاگنے والوں کے پیچھے شہنشاہ سے لڑتا ہے اور غافل لوگوں میں ذکر الہی کرنے والا سبز ٹہنی کے مانند ہے خشک درخت میں - اور ایک روایت میں یہ انفاط میں کہ اس سبز درخت کے مانند ہے جو درختوں کے درمیان ہوا اور غافل انسانوں میں خدا کا ذکر کرنے والا چراغ کے مانند ہے تاریک گھر میں اور ذکر الہی کرنے والا غفلوں میں دکھا دیتا ہے خدا اس کو زندگی ہی میں اس کی اس جگہ کو جو جنت میں ہے اور غافل انسانوں میں خدا کا ذکر کرنے والا بخشش کی جاتی ہے اس کے گناہوں کی بقدر شمار ہر فصیح اور عجمی کے - اور فصیح سے مراد انسان اور عجمی سے مراد جانور ہیں - (ترمذی)

(رَوَاهُ تِرْمِذِي)

ذکر اللہ سب سے زیادہ نجات دلانے والا عمل

۲۱۴۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أُنَجِّي لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ رَدًّا مَالِكًا وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بندہ جو عمل کرتا ہے اس میں ذکر الہی سے بہتر اور عذاب الہی سے نجات دینے والا کوئی عمل نہیں ہے - (مالک - ابن ماجہ - ترمذی)

ذکر کی سعادت

۲۱۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نَعْمُ عَبِيدٌ إِذَا ذَكَرْنَا دَهْرًا كُنَّا فِي شَفَقَتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اور اس کے دونوں ہونٹ میرے ذکر سے حرکت کرتے ہیں - (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ذکر الہی، قلب کی صفائی کا باعث

۲۱۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے تھے ہر چیز کی صفائی ہے اور دل کی صفائی خدا کا ذکر ہے اور کوئی چیز خدا کے عذاب سے بچانے والی ذکر الہی سے بہتر نہیں ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ کیا خدا کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں اگرچہ جہاد کرنے والی تلوار لڑنے لڑتے لڑتے لڑ جائے (یعنی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِفَالَهُ وَصِفَالُهُ الْقُلُوبُ ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَحْبَبُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ قَالُوا أَوَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنْ يَقْرَبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقُطِعَ - (ردواک البیہقی)

کتاب اسماء اللہ تعالیٰ خداوند تعالیٰ کے ناموں کا بیان

فصل اول

اسماءِ باری تعالیٰ کو یاد کرنے والے کے لیے بشارت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوند تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور پسند کرتا ہے طاق کو (طاق: اکیلا، جفت کی ضد اسی معنی کی وجہ سے جب اس کو عدد کے ساتھ ترکیب دے کر پڑھیں یعنی عدد طاق تو مطلب ہوگا، اکیلا عدد جو دو سے تقسیم نہ ہو)۔ (بخاری و مسلم)

۲۱۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ وَهُوَ تَرْجِيحُ الْوُثَرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فصل دوم

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام اور ان کی تفصیل و وضاحت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوند تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا (اور وہ ننانوے نام یہ ہیں) وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں وہ بخشنے والا ہے وہ الرحیم ہے (یعنی مہربان) وہ الملک ہے (یعنی حقیقی بادشاہ)۔ وہ القدوس ہے (یعنی نہایت پاک) وہ السلام ہے (یعنی بے عیب اور سلامت) وہ المؤمن ہے (یعنی امن دینے والا) وہ المہمیں ہے (یعنی محافظ و نگہبان) وہ العزیز ہے (یعنی غالب و بے مثل) وہ الجبار ہے (یعنی بگڑے ہوئے کامل کا بنانے والا) وہ المتکبر ہے (یعنی تکر کرنے والا) وہ الخالق ہے (یعنی پیدا کرنے والا) وہ المصور ہے (یعنی صورت بنانے والا) وہ الغفار ہے (یعنی گنہگار بندوں کا بخشنے والا) وہ القهار ہے (یعنی غالب کاس)

۲۱۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِمُّ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْحَافِظُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمَذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَكِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ الْمَقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ

الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِي الْمُعِيدُ
الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَلِكُ
الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الْقَدَمُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ
الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ
الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالَى الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُتَّقِمُ الْعَفْوُ
السَّرُّ وَفَ مَا لَكَ الْمَلِكُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
الْمُقْسِطُ الْحَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُنْعِيُّ الْمَانِعُ الضَّارُّ
النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي
الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الْقَبُورُ۔

رَدَّوْكَ التَّوْمِذِيَّ وَالْبَيْهَقِيَّ فِي
الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ

وَقَالَ التَّوْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ۔

رَدُّ نہیں کر سکتا) وہ الْعَدْلُ ہے (یعنی انصاف کرنے والا) وہ اللَّطِيفُ ہے (یعنی اپنے بندوں پر لطف و مہربانی کرنے والا اور باریک بین) وہ الْخَبِيرُ ہے (یعنی دل کی باتوں کا جاننے والا) وہ الْحَكِيمُ ہے (یعنی برہنہ و بارگاہ بندوں کو عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا) وہ الْعَظِيمُ ہے (یعنی بزرگ و برتر کہ ذات و صفات میں کوئی اس کا ہمسر نہیں) وہ الْعَفْوُ ہے (یعنی بہت بخشنے والا) وہ الشُّكُورُ ہے (یعنی قدر دان اور تھوڑے عمل پر بہت ثواب دینے والا) وہ الْعَلِيُّ ہے (یعنی بلند مرتبہ) وہ الْكَبِيرُ ہے (یعنی بڑا اور ایسا بڑا کہ کوئی اس سے زیادہ بڑا نہیں) وہ الْحَفِظُ ہے (یعنی محفوظ رکھنے والا عالم کو آفتوں سے) وہ الْمُقِيتُ ہے (یعنی حجام اور ارواح کو اور قوتوں اور توانائیوں کو پیدا کرنے اور دینے والا) وہ الْحَسْبُ ہے (یعنی حساب لینے والا اور کفایت کرنے والا ہر حال میں) وہ الْجَلِيلُ ہے (یعنی بلند مرتبہ) وہ الْكَرِيمُ ہے (یعنی بڑا سخا اور بہت دینے والا) وہ التَّوْقِيہ ہے (یعنی نگہبانی کرنے والا ہر چیز کا اور جاننے والا حال بندوں کا) وہ الْمُجِيبُ ہے (یعنی قبول کرنے والا عاجزوں کی دعا کا اور جواب دینے والا پکارنے والوں کا) وہ الْوَأَسْعُ ہے (یعنی اُعلیٰ اور وسعت دینے والا اپنی نعمتوں کو) وہ الْحَكِيمُ ہے (یعنی کاموں کو درست کرنے والا اور دانشمند) وہ الْوَدُودُ ہے (یعنی اطاعت گزاروں کو دوست رکھنے والا) وہ الْمَجِيدُ ہے (یعنی بزرگ و شریف اپنی ذات اور اپنے افعال میں) وہ الْبَاقِي ہے (یعنی مردوں کو قبروں سے اٹھانے اور زندہ کرنے والا اور غفلوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے والا) وہ الشَّهِيدُ ہے (یعنی حاضر اور باطن و ظاہر پر اطلاع رکھنے والا) وہ الْحَقُّ ہے (یعنی شہنشاہی کے قابل اور خدائی کے لائق) وہ الْوَكِيلُ ہے (یعنی لوگوں کے کام بنانے والا) وہ الْقَسْوٰی ہے (یعنی قوت والا)۔ وہ الْمَسِيئَاتُ ہے (یعنی تمام کاموں کو درست و استوار کرنے والا) وہ الْوَلِيُّ ہے (یعنی مومنوں کو دوست رکھنے والا اور مددگار) وہ الْحَمِيدُ ہے (یعنی اپنی ذات اقدس اور صفات اعلیٰ کا تعریف کرنے والا یا تعریف کیا گیا) وہ الْمُحْصِي ہے (یعنی ہر چیز کے علم کا احاطہ کرنے والا) وہ الْمُبْدِي ہے (یعنی پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا) وہ

الْمُعْتَدُ ہے (یعنی دوبارہ پیدا کرنے والا) وَهُوَ الْمُحْيِ ہے (یعنی زندہ کرنے والا جو زندہ کرتا ہے دلوں کو نورِ ایمان سے)
وَهُوَ الْمُتَّقِيْتُ ہے (یعنی مارنے والا اجسام کو اور دلوں کو) وَهُوَ الْحَيُّ ہے (یعنی زندہ سب سے پہلے اور سب کے بعد) وَهُوَ الْقَيُّومُ
ہے (یعنی قائم ہے بذاتِ خود اور مخلوقات کا قائم رکھنے والا اور خبر گیری کرنے والا) وَهُوَ الْوَاحِدُ ہے (یعنی غنی کہ کسی چیز میں کسی
کا محتاج نہیں) وَهُوَ الْبَاقِي ہے (یعنی بزرگ و برتر) وَهُوَ الْوَاحِدُ ہے (یعنی ذات و صفات میں یگانہ دیکنا) وَهُوَ
الْوَاحِدُ ہے (یعنی یکتا ذات و صفات میں) وَهُوَ الْقَبْدُ ہے (یعنی بے پرواہ کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس
کے محتاج ہیں) وَهُوَ الْقَادِرُ ہے (یعنی قوت و قدرت والا) وَهُوَ الْمُقْتَدِرُ ہے (یعنی قدرت کا ظاہر کرنے والا) وَهُوَ
الْمُسْتَدِرُّ ہے (یعنی دوستوں کو آگے بڑھانے والا) وَهُوَ الْمُؤَخِّرُ ہے (یعنی دشمنوں کو اپنی مدد اور نصرت سے
پچھلے دھکیلنے والا) وَهُوَ الْوَلُّ ہے (یعنی سب سے پہلے) وَهُوَ الْخَيْرُ ہے (یعنی سب کے تیجے) وَهُوَ الظَّاهِرُ ہے۔
(یعنی آشکار اور ظاہر کہ اپنے وجود کو کھلی نشانیوں سے ظاہر فرماتا ہے) وَهُوَ الْبَاطِنُ ہے (یعنی اس کی ذات مخفی ہے ہم
و خیال سے) وَهُوَ الْكَوْنِيُّ ہے (یعنی کام بنانے والا اور مالک) وَهُوَ الْمُتَعَالِي ہے (یعنی مرتبہ کے لحاظ سے بہت بلند) وَهُوَ
الْبَدِيءُ ہے (یعنی احسان کرنے والا) وَهُوَ التَّوَّابُّ ہے (یعنی توبہ قبول کرنے والا) وَهُوَ الْمُنتَقِمُ ہے (یعنی
کافروں اور سرکشوں سے بدلہ لینے والا) وَهُوَ الْعَفُوُّ ہے (یعنی معاف کرنے والا گناہوں اور قصوروں کو) وَهُوَ الْكَرِيمُ
ہے (یعنی بہت ہرمان) وَهُوَ مَالِكُ الْمُلْكِ ہے (یعنی ساری دنیا کا مالک) وَهُوَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ہے
(یعنی بزرگی اور بخشش کا مالک) وَهُوَ الْمَقْسُطُ ہے (یعنی عدل و انصاف کرنے والا) وَهُوَ الْحَاجِمُ ہے (یعنی
قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرنے والا) وَهُوَ الْغَفِيُّ ہے (یعنی ہر چیز سے بے پروا) وَهُوَ الْمُغْنِي ہے (یعنی بے پرواہ کرنے والا)
وَهُوَ الْمُنْجِي ہے (یعنی بندوں کو ہلاکت و نقصان سے باز رکھنے والا) وَهُوَ الْضَّارُّ ہے (یعنی ضرر پہنچانے والا) وَهُوَ
الْمُنَافِعُ ہے (یعنی فائدہ پہنچانے والا) وَهُوَ النُّورُ ہے (یعنی روشن کرنے والا آسمان کو ستاروں سے اور روشن
کرنے والا زمین کو انبیاء و صالحین و علمائے کی روشنی سے) وَهُوَ الْقَهَّادُ ہے (یعنی بندوں کو راستہ دکھانے والا
اور ہدایت فرمانے والا) وَهُوَ الْبَدِيءُ ہے (یعنی عالم کو پیدا کرنے والا بے نظیر اور بغیر مثال کے) وَهُوَ الْبَاقِي ہے
(یعنی ہمیشہ رہنے والا) وَهُوَ الْوَارِثُ ہے (یعنی موجودات کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا) وَهُوَ التَّشْتِيدُ
(یعنی ہمہ خلایق کا رہنما) وَهُوَ الْقَبِيضُ ہے (یعنی بردبار کہ گرفت کرنے اور عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا)۔
(ترمذی - بیہقی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اسم اعظم

۲۱۸۱ وَعَنْ بُوَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ
الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ
الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ
أَجَابَ - رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
حضرت بُوَيْدَةُ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو یہ دعا مانگتے سنا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا نَكَّ أَنْتَ اللَّهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (یعنی اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اس
سے کہ تو اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو یکتا اور بے پروا ہے
نہ کسی نے اس کو جنما اور نہ اس نے کسی کو جنما اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے)
یمن کر اپنے فرمایا اس شخص نے خدا کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی
ہے وہ اسم اعظم کہ اس کے ذریعہ جابجا مانگا جائے اور جب دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی - ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا (نماز کے بعد اس نے) یہ دعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بِدَائِعِ السَّمَوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَسْبِیْ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ (یعنی اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ تیرے ہی لئے ہے ہر قسم کی تعریف تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت زیادہ دینے والا اور آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بخشش و زرگی کے مالک اے زندہ اے خبر گیری کرنے والے میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں) یہ نکر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے خدا کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے وہ اسم اعظم کہ جب اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور جو مانگا جائے دیا جاتا ہے۔

۲۱۸۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يَقُولُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بِدَائِعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَسْبِي يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللَّهَ بِأَسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَحْبَابٌ وَإِذَا أُسْئِلَ بِهِ أُعْطِيَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: وَالْهَکْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اور سورہ آل عمران کا شروع (یعنی) اَلَمْ - اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ - دارمی)

۲۱۸۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَالْهَکْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ آلِ عِمْرَانَ اَلَمْ - اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

دعا یونس کی برکت و تاثیر

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مچھلی والے (یعنی حضرت یونسؑ) کی وہ دعا جو انھوں نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پروردگار سے مانگی تھی یہ ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (یعنی کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں مگر تو، پاک ہے تو اور بلاشبہ میں ظالموں میں سے تھا) جو مسلمان کسی مقصد کے لئے اس دعا کو مانگے اللہ اس کو قبول کرتا ہے۔ (احمد - ترمذی)

۲۱۸۴ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا ادْعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَمُيْدَعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

فصل سوم اسم اعظم کی تحقیق

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عشاء کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں گیا (دیکھا کہ) ایک شخص بلند آواز سے قرآن مجید پڑھ رہا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس شخص کو آپ رب یا کاربئی

۲۱۸۵ عَنْ بَرِيدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَقُولُ هَذَا

مَرَّاهُ قَالَ بَلَّ مُؤْمِنٌ مُّذْنِبٌ قَالَ وَابُو مُوسَى
الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَيَجْعَلُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ لِقْرَائَتِهِ ثُمَّ
جَلَسَ أَبُو مُوسَى يَدُهُ عَوْفًا قَالَ أَلَّا اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ
أَنَّكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ
يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ
الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ
فُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخْبِرْهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ
نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَنْتَ الْيَوْمَ لِي أَحَدُ صِدِّيقَيْنِ حَدَّثَنِي
يُحْمَدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَوَاهُ رَزَيْنُ

مناہق سمجھتے ہیں؟) آپ نے فرمایا مومن اور رجوع کرنے والا غفلت سے
ذکر الہی کی جانب۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری (یعنی
مصرف تلاوت شخص برابر بلند آواز سے قرآن پڑھتے رہے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قرأت کو سنتے رہے پھر حضرت ابو موسیٰ نے دعا کے
لئے بیٹھے اور کنا شروع کیا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْہِدُکَ اَنْتَکَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا
اَحَدًا۔ (یعنی اے اللہ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں) (اپنے اس اعتقاد پر) کہ
تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو یکتا ہے بے نیاز ہے نہ کسی نے
اس کو جنا نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ شکر) فرمایا۔ اس نے سوال کیا خدا کے اس
نام سے کہ جب اس سے مانگا جائے تو دیا جائے اور جب اس کے ذریعہ
دعا کی جائے تو قبول ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو بات میں
نے آپ سے سنی ہے کیا اس سے ابو موسیٰ کو آگاہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں

چنانچہ میں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو آپ کے ارشاد سے آگاہ کر دیا۔ ابو موسیٰ نے کہا تو آج سے میرا سچا بھائی ہے کہ تو نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے آگاہ کر دیا۔ (رزین)

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے ثواب کا بیان

فصل اول

سب سے بہتر کلام

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
انسان کے بہترین کلام چار ہیں (یعنی) سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خدا کے
نزدیک پسندیدہ کلام چار ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ان میں سے جس کلام سے تو پڑھنا شروع کر دے تو
کوئی مضائقہ نہیں۔ (مسلم)

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کی فضیلت

۲۱۸۲ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَفِي
رَوَايَةٍ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا
يَمُرُّ لَكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأَتْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میرا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہنا
میرے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (مسلم)

۲۱۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا أَعُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تسبیح و تحمید کی فضیلت و برکت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص نے سو سبحان اللہ و بحمد اللہ ایک دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ دور کئے جاتے ہیں اگرچہ ہوں وہ دریا کے جھاگ کے برابر۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمد اللہ تو قیامت کے دن اس شخص کے عمل سے بہتر کسی کا عمل نہ ہوگا مگر وہ شخص جس نے اسی کے مانند یا اس سے زیادہ کہا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں زبان سے کہنے میں ہلکے لیکن اعمال کی ترازو میں بھاری اور بخشنے والے خدا کے نزدیک بہت پیارے (اور وہ یہ ہیں) سبحان اللہ و بحمد اللہ سبحان اللہ العظیم۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں حاصل کرے جو لوگ اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے کسی نے پوچھا ہم میں سے کوئی شخص کیونکر ہزار نیکیاں روزانہ حاصل کرے؟ آپ نے فرمایا سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے اس کے حساب میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ہزار گناہ دور کئے جائیں گے (مسلم) صحیح مسلم کی تمام روایات میں موسیٰ جہنی سے آویٹھ کالفظ ہے اور برقانی نے کہا کہ اس کو شعبہ ابو عوانہ یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے بغیر الف کے روایت کیا ہے یعنی اس میں آویٹھ کالفظ ہے تحمیدی کی کتاب میں اسی طرح ہے۔

بہتر کلام تسبیح و تحمید

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا کلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کلام جس کو خدا نے اپنے فرشتوں کے لئے چن لیا ہے یعنی سبحان اللہ و بحمد اللہ۔ (مسلم)

ذکر میں کیفیت کا اعتبار ہے کثرت کا نہیں

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت نماز کے ارادے سے باہر نکلے اور وہ (یعنی جویریہ رضی اللہ عنہا) حضرت کی بیوی اپنے مصلے پر بیٹھی تھیں پھر واپس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چائے

۲۱۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مَسْبَحَاتِ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً حُطَّتْ خَطَايَاكَ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَزُومُ الْقِيَمَةَ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدًا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ سَأَلْتُ مَنْ جُلَسَائِهِمْ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُهُ مِائَةً تَسْبِيحَةٍ فَيَكُتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي كِتَابِهِ فِي جَمِيعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ أَوْ يُحِطُّ قَالَ أَبُو بَكْرِ الْبَرْقَانِيُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَابْنُ عُوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَالْقَطَّانُ عَنْ مُوسَى فَقَالُوا أَوْ يُحِطُّ بِغَيْرِ أَلْفٍ هَلْكَانَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ -

۲۱۹۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى كَلَامٍ أَفْضَلُ قَالَ مَا مِطْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۹۳ وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا جُكْدَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَصْلَحَى وَ

هِيَ جَالِسَةٌ قَالَتْ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكَ
عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعُ كَلِمَاتٍ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ لَوْ
وُزِنَتْ بِمَا قُلْتَ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ
اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَرِزْقَ
عَرْشِهِ وَمِثْلَ أَدَكَلِمَاتِهِ - (رَدِّ اَوْاهُ مُسْلِمٌ)

کے وقت (دن چڑھے) اور وہ بدستور اپنے مصلے پر تھیں۔ آپ نے پوچھا
کیا جس حال میں میں تم کو چھوڑ کر گیا تھا اسی حال میں تم بیٹھی ہوئی ہو یعنی
مصلے پر بیٹھی ہوئی برابر اس وقت سے ذکر الہی میں مشغول ہو (انھوں
نے کہا ہاں یا رسول اللہ) فرمایا میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد
تین مرتبہ چار ایسے کلمے کہے ہیں جن کو اگر تمہاری اس چیز سے جو تم نے شروع
وقت اب تک پڑھی ہے وزن کیا جائے تو یہ چار کلمے بھاری نکلیں گے
(یعنی ان کا ثواب تمہارے سارے وقت کے پڑھنے کے ثواب سے زیادہ ہوگا وہ چار کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ
وَرِزْقَ عَرْشِهِ وَمِثْلَ أَدَكَلِمَاتِهِ یعنی میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اس کی
مرضی کے موافق، اور عرش کے وزن کے مطابق اور اس کے کلمات کی مقدار کے مانند)۔ (مسلم)

شیطان سے پناہ میں رہنے کا طریقہ

۲۱۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدَّةُ
عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَوُجِّدَتْ
عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزٌ مِنَ الشَّيْطَانِ
يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ
مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ -
رُمِّفَقِي عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص ان کلمات کو دن میں سو مرتبہ کہے اس کو سو غلاموں کے آزاد
کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سونکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی
جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا ڈالے جائیں گے اور وہ اُس روز
نام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور (قیامت کے دن) کوئی شخص اس سے بہتر
عمل نہ کرے گا (یہ کلمات جو شخص جس نے ان کلمات کو اس سے زیادہ پڑھا اور وہ کلمات
یہ ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود و عبادت کے لائق نہیں ہے)
وہ کیا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ملے گا اور بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کے

کے لئے برسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری و مسلم)

لا حول ولا قوة الا باللہ جنت کا خزانہ ہے

۲۱۹۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ
النَّاسُ يَجْهَدُونَ بِالْتَّكْبِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ادْبَعُوا عَلَى
أَنْفُسِكُمْ أَنْتُمْ لَا تَدْعُونَ أَسْمَ وَلَا غَاثًا
إِنْكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا وَبَصِيرًا وَتَقُومُ مَعَكُمْ
وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ
عُنُقِي رَاحِلَتِهِ قَالَ أَبُو مُوسَى وَآنَا خَلَقُ
أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فِي نَفْسِي
فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنِي قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِّنْ

حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سفر میں تھے کہ لوگوں نے پکار پکار کر اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔
آپ نے فرمایا لوگو! اپنی جانوں پر رحم کرو تم کسی بہرے اور غائب کو
نہیں پکارتے بلکہ اس ذات کو پکارتے ہو جو سمیع و بصیر ہے (یعنی ہر چیز اور ہر بات
کو سننے اور دیکھنے والی) اور وہ (ہر وقت) تمہارے ساتھ ہے ہاں جس کو تم
پکارتے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے ابو موسیٰ
کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے چل رہا
تھا اور دل میں کہہ رہا تھا لا حول ولا قوة الا باللہ کہ آپ نے فرمایا
ابو موسیٰ کیا میں تجھ کو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلا دوں ؟
میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور۔ آپ نے ارشاد

كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (ترمذی و مسلم)

فرمایا وہ خزانہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ ہے۔

فصل دوم

تسبیح و تحمید کا ثمرہ

۲۱۹۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ عِدَّةً لَهُ نَحْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہا اس نے کجبت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ (ترمذی)

ہر صبح ایک فرشتہ کی طرف تسبیح کی نداء

۲۱۹۴ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِي سُبْحًا لِلْمَلِكِ الْقَدُّوسِ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ)

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزانہ صبح کے وقت ایک نداوی (فرشتہ) پکار کر یہ کہتا ہے کہ پاکی بیان کرو پاک بادشاہ کی۔ (ترمذی)

بہترین ذکر لا الہ الا اللہ

۲۱۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے اور بہترین دُعا الْحَمْدُ لِلَّهِ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

خدا کی تعریف خدا کا شکر ہے

۲۱۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللَّهُ عَبْدًا لَا يَحْمَدُهُ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی تعریف شکر کی بنیاد ہے اور جس بندے نے خدا کی تعریف نہیں کی اس نے شکر ادا نہیں کیا۔ (بیہقی)

خوشی و مصیبت دونوں صورتوں میں اللہ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت

۲۲۰۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ - (دَوَاۃُ التِّرْمِذِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کو سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے خوشی، راحت اور تکلیف و غم دونوں حالتوں میں خدا کی تعریف کی ہے (یعنی ہر موقع پر الحمد للہ کہا ہے)۔ (بیہقی)

لا الہ الا اللہ کی عظمت

۲۲۰۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَأَدْعُوكَ فَقَالَ يَا مُوسَى قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ لِعِبَادِكَ يَقُولُ هَذَا اسْمًا أُرِيدُ شَيْئًا أَحْضَنِي

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار تو مجھ کو کوئی ایسی چیز بتا دے کہ میں اُس کے ذریعہ تجھ کو یاد کیا کروں اور اُس کے ذریعہ تجھ سے دُعا مانگا کروں۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا موسیٰؑ تو یہ کہا کر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار! تیرا مرہندہ یہی کہتا ہے

میں تو کوئی خاص چیز چاہتا ہوں جو میرے لئے مخصوص ہو خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ اگر تو ساتوں آسمانوں اور ان کی ساری آبادی سوائے میرے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑہ میں رکھی جاتیں اور ایک پلڑے میں لایا جائے **إِلَّا اللَّهُ** کو رکھا جائے تو **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کا پلڑا ان تمام چیزوں سے بھاری رہے گا اور جھک جائے گا۔ (شرح السنۃ)

حضرت ابوسعیدؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہتا ہے تو اس کا پروردگار ان الفاظ کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا** و **أَنَا أَكْبَرُ** (یعنی عبادت (بندگی، تابعداری) کے لائق کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں (اپنی ذات و صفات کے لحاظ سے) لاشریک اور) بہت ہی بڑا ہوں) اور جب وہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و **وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ** کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا** و **وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي** (یعنی عبادت کے لائق کوئی معبود نہیں مگر میں، میں یکتا ہوں کوئی میرا شریک نہیں) اور جب وہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و **لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ** کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا** و **لِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ** (یعنی کوئی معبود نہیں مگر میں۔ میرے ہی لئے بادشاہی ہے اور میرے لئے ہی حمد) اور جب بندہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا** و **لِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ** و **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي** و **كَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ شِمَاتٍ لَمْ يَطْعَمْهُ النَّارُ**۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا** و **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي** (یعنی کوئی معبود نہیں مگر میں اور گناہ سے باز رہنا اور اطاعت کی قوت پانا میری ہی مدد سے ممکن ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں کہ جو شخص ان کلمات کو (یعنی جو اوپر مذکور ہوئے بندہ کی طرف سے) اپنی بیماری میں کہے اور پھر مر جائے تو آگ اس کو نہ کھائے گی (یعنی نہ جلائے گی)۔ (ترمذی ابن ماجہ)

تسبیح و تحمید کی فضیلت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے ہاں گئے جس کے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں یا کنکر یاں پڑی ہوئی تھیں اور وہ ان کو شمار کر کے **سُبْحَانَ اللَّهِ** پڑھ رہی تھی۔ اس حضرت نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ کیا نہ تلوؤں میں تجھ کو وہ چیز کہ وہ اس سے آسان ہو اور بہتر بھی (یعنی شمار کر کے تسبیح پڑھنے سے بہتر و افضل) اور وہ یہ ہے: **سُبْحَانَ اللَّهِ** و **عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ** و **سُبْحَانَ اللَّهِ** و **عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ** و **سُبْحَانَ اللَّهِ** و **عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ** و **سُبْحَانَ اللَّهِ** و **عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ** و **اللَّهُ أَكْبَرُ** مثلاً **ذَلِكَ** و **الْحَمْدُ لِلَّهِ** مثلاً **ذَلِكَ** و **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** مثلاً **ذَلِكَ** و **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** مثلاً **ذَلِكَ**۔

۲۲۰۳ **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَى أَوْ حَصَى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ** مثلاً **ذَلِكَ** و **الْحَمْدُ لِلَّهِ** مثلاً **ذَلِكَ** و **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** مثلاً **ذَلِكَ** و **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** مثلاً **ذَلِكَ**۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)۔
اور اللہ اکبر کو بھی اسی طرح اور الحمد للہ کو بھی اسی طرح اور لا الہ الا اللہ کو بھی اسی طرح ، اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کو
بھی اسی طرح - (ترمذی۔ ابو داؤد۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

تبسح، تحمید، تہلیل اور تجسید کا ثواب

۲۲۰۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ
كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ
وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً
بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ آغَتَى مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ
وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ لَمْ
يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرٍ مِمَّا أَتَى بِهِ
إِلَّا مَنْ قَالَ سُبُّكَ ذَلِكَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ۔
۲۲۰۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَلَسْبِيحُ نِصْفُ الْمَلَكَيْنِ وَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهَا وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا
حِجَابٌ دُونَ اللَّهِ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ)
۲۲۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُخْلِصًا قَطُّ إِلَّا أَفْتَحْتُ لَهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ حَتَّى
يُغْفِرَ لِي الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكِبَايِرَ۔
(ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

۲۲۰۷ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةً أُسْرِي فِي فَقَالَ
عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ
كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ
وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً
بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ آغَتَى مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ
وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ لَمْ
يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرٍ مِمَّا أَتَى بِهِ
إِلَّا مَنْ قَالَ سُبُّكَ ذَلِكَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ۔

(ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)
۲۲۰۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ
كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً
بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى
مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً
بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ آغَتَى
مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ
مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ لَمْ يَأْتِ فِي
ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرٍ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ
قَالَ سُبُّكَ ذَلِكَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ۔

(ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)
۲۲۰۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ
كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً
بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى
مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً
بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ آغَتَى
مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ
مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ لَمْ يَأْتِ فِي
ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرٍ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ
قَالَ سُبُّكَ ذَلِكَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ۔

بِأَحْمَدٍ أَقْرَأَ أَمَّاكَ مِنَ السَّلَامِ وَأَخْبَرُهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةٌ التُّرْبَةُ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيَعَانٌ وَأَنَّ عَذَابَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ - (رداء الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

آسمان پر ملاقات کی تو اکھوں نے فرمایا اے محمد! اپنی امت کو میرا سلام پہنچانا اور کہنا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے (یعنی خوشبودار ہے) اور جنت کا پانی شیریں ہے اور اس کا میدان درختوں سے بالکل خالی ہے اور اُس کے درخت سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ہیں۔ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے غریب ہے۔

اور اواز کار کو انگلیوں پر پڑھنا افضل ہے

۲۲۰۸ وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهْجَرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالتَّسْبِيحِ وَالْقَبْلِ وَالتَّقْدِيرِ وَأَعْتَدْتُ بَأَكْلِ نَامِلٍ فَأَتَهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَعْمَلْنَ فَمَنْسِيَنَ الرَّحْمَةِ - (رداء الترمذی و ابوداؤد)

حضرت کسیرہ کہتی ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سُبْحَانَ اللَّهِ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ يَا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھنے کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور اپنی انگلیوں پر گنوا اس لئے کہ انگلیوں سے پوچھا جائے گا اور یہ جواب دیں گی۔ اور اس میں غفلت نہ کرنا ورنہ خدا کی رحمت تم کو بھلا دے گی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فصل سوم

بہترین ورد اور بہترین دعا

۲۲۰۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَاجِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَّمَنِي كَلَامًا أَتَوَلُّهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ - اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرٌ أَوْ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرٌ أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهَوَ لَا عِي لِرَبِّي فَمَا لِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي شَكَ الرَّائِي فِي عَافِيَتِي - (رداء المسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو کوئی نیک کلام بتا دیجئے کہ میں اس کو پڑھتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرٌ أَوْ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرٌ أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ پڑھا کر۔ اُس نے عرض کیا یہ تو خدا کے لئے ہو اب میرے لئے بتلائیے (کہ میں کس طرح دعا کیا کروں) آپ نے ارشاد فرمایا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي پڑھا کر۔ (رداء المسلم)

سبح وغیرہ سے گناہوں کا سقوط

۲۲۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ بِأَيْسَةِ الْوَرْقِ وَضَرَبَهَا بِعَصَا فَنَادَى الْوَرْقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَسْلِيماً وَذُنُوبُ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَلَّطُ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - (رداء الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک تھے آپ نے اس کی ٹہنیوں پر لاٹھی مار دی پتے جھڑ کر زمین پر گرے۔ آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اور سُبْحَانَ اللَّهِ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللہ اکبر کہنے سے بندے کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے ہیں۔ (ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔)

لاحول ولا قوۃ کی فضیلت

مکحول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھا کر۔ اس لئے کہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔ مکحول کہتے ہیں کہ جو شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ کہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے نقصان کی ستر قیس دور کر دیتا ہے اور افلاس ان قسموں میں سے ایک معمولی قسم ہے۔ (ترمذی)

۲۲۱۱ وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ النَّارِ أَدْنَاهَا الْفَقْرُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ تھوڑے سیاریوں کی دوا ہے جن میں سے معمولی بیماری غم ہے۔ (بیہقی)

۲۲۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةِ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا اللَّهُمَّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک کلمہ جو آراہ عرش کے نیچے سے اور جنت کے خزانہ سے (اور وہ یہ ہے) لا حول ولا قوۃ الا باللہ (جس وقت عبیدی واستسلم دوا تھا نبیہ فی الدعوات الکبیرہ اس کو کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اس کے جواب میں میرا بندہ اطاعت گزار ہوا یا نجات پائی بندے نے اور فرمان بردار ہوا یا سپرد کر دیتے اس نے تمام کام میری طرف۔ (بیہقی)

۲۲۱۳ وَالْأَدْلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كُنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ دَوَاهُهَا نَبِيَّهِ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ بَدَأَ اس كَوْنَهُ تَوْ خَدَاوْنَد تَعَالَى فَرَمَاتَا هِيَ (اس کے جواب میں میرا بندہ اطاعت گزار ہوا یا نجات پائی بندے نے اور فرمان بردار ہوا یا سپرد کر دیتے اس نے تمام کام میری طرف۔ (بیہقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سبحان اللہ عبادت جو مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ ہے شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ ہے اخلاص کا یعنی دوزخ سے نجات و خلاصی کا اور اللہ اکبر کا تو اب بھر دیتا ہے اس چیز کو جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور جب بندہ کہتا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں ارشاد فرماتا ہے۔ فرمان بردار ہو امیرا بندہ اور بہت فرمان بردار ہوا۔ (رزین)

۲۲۱۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ هِيَ مَسْلُوءَةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ قَابِئِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

فصل اول

آنحضرت کی توبہ و استغفار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم جو خدا کی میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں ستر بار سے زیادہ۔ (بخاری)

۲۲۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۱۲ وَعَنِ الْاَغْرِزِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَانُ عَلَى قَلْبِي وَلَا يَأْتِي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ - (رواه مسلم)

حضرت اغرہزی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: پروردگار اجاتا ہے میرے دل پر اور میں استغفار کرتا ہوں دن میں سو بار۔ (مسلم)

۲۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَنُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ - (رواه مسلم)

حضرت اغرہزی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! توبہ کرو خدا سے، میں توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں سو مرتبہ۔ (مسلم)

رجوع الی اللہ کا حکم

۲۲۱۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرِدُنِي عَيْنُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَبَادِيْنِي إِتِي حَدَّثْتُ الظُّلْمَ عَلَى النَّفْسِ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَطَالُمُوا الْعِبَادِي كُلَّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِي أَهْدِكُمْ مِائَةَ عِبَادِي كُلَّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِي أَطْعِمْكُمْ بِأَعْبَادِي كُلَّكُمْ عَائِدٌ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَامْتَسِكُوْنِي أَكْسِكُمْ بِأَعْبَادِي أَنْتُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَبَادِيْنِي أَنْتُمْ لَنْ تَبْلُغُوا أَمْرِي تَنْفَرُوْنِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُوْنِي بِأَعْبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِسْكَكُمْ وَجَنَّتْكُمْ كَانُوا عَلَى أَنْفَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَبَادِيْنِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِسْكَكُمْ وَجَنَّتْكُمْ كَانُوا عَلَى أَنْفَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَبَادِيْنِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِسْكَكُمْ وَجَنَّتْكُمْ قَامُوا فِي مَصِيدٍ وَاحِدٍ فَسَالُوْنِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْئَلَةً مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْخَيْطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْدُ يَبَادِيْنِي إِنْسَابِي أَعْمَالُكُمْ أَحْصَيْتُهَا عَلَيْكُمْ شَمًّا أَوْ فَيْكُمُ إِيَّاهَا فَسَنُ وَجَدَ حَئِيًّا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَكُومَتِ إِلَّا نَفْسُهُ -

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جو سلسلہ میں جو آپ روایت کرتے تھے، خداوند بزرگ و بزرگ پروردگار نے تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کیا ہے پس تم آپس میں ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو گئے ہو مگر وہ شخص راہِ راست پر ہے جس کو میں نے ہدایت دی۔ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو مگر وہ شخص جس کو میں کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو مگر وہ شخص جس کو میں نے پیچنے کے لئے دیا پس مجھ سے لباس مانگو میں تم کو پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم اکثر خطائیں کرتے ہو رات اور دن میں، اور میں تمہارے سارے گناہ بخشا ہوں۔ پس بخشش مانگو تم مجھ سے میں تم کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم اگر گناہ کر کے مجھ کو ضرر پہنچانا چاہو گے تو ہرگز ضرر نہ پہنچا سکو گے۔ اور نیک کام کر کے فائدہ پہنچانا چاہو گے تو ہرگز نفع نہ پہنچا سکو گے (یعنی تمہارے گناہ کرنے اور اطاعت گزار بننے سے مجھ کو کوئی فائدہ اور ضرر نہ پہنچے گا)۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن ایک نہایت ہی پرہیزگار شخص کی مانند ہو جائیں تو میری سلطنت و ملکیت میں اس سے کچھ بھی زیادتی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن ایک نہایت بدتر اور فاجر شخص کی مانند ہو جائیں (جیسے شیطان) تو میری ملکیت میں اس سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن سب کے سب ایک جگہ کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کے مانگنے کے موافق دوں تو میرا دینا اس چیز میں سے جو میرے پاس ہے اتنا بھی کم نہ کرے جتنا کہ ایک سوئی دریا میں گر کر اس کے پانی کو کم کرتی ہے۔ اے میرے بندو! میں

﴿دَوَا۟ا۟ مُّسْلِمًا﴾ تمہارے اعمال کو یاد رکھتا ہوں اور لکھتا ہوں اور میں تم کو ان کا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو کوئی بھلائی پائے اس کو خدا تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہئے اور جو کوئی بھلائی کے سوا دوسری چیز پائے (یعنی مجرانی) پس ملامت کرے اپنے نفس کو کہ یہ اسی کا فعل ہے۔ (مسلم)

توبہ اور رحمت الہی کی وسعت

۲۲۱۹ **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاحِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَلَا تَتُوبُ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ قَدِ بَدَأْتَ كَذًا وَكُنَّا أَفَادَ رَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِكَ نَحْوَهَا فَانْخَسَمَتْ فِيهِ صَلَاحُكَ الرَّحْمَةُ وَمَلَاحُكَ الْعَذَابُ فَأَدْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبَنِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدَنِي فَقَالَ قِيْسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدَا إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ يَشِدُّ فَعَفِيَ لَهُ۔**

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمی قتل کئے تھے۔ پھر وہ یہ پوچھتا ہوا بنی اسرائیل (کی لہجہ) سے نکلا کہ ”کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟“ وہ ایک عابد کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ ”کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟“ عابد نے کہا نہیں۔ اس نے عابد کو دیکھی (مار ڈالا۔ اور پھر اسی طرح لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ ایک شخص نے اس سے کہا تو فلاں آبادی میں جا اور نام و پتہ بتایا (چنانچہ وہ ادھر چل دیا) راستہ میں اس کو معلوم ہوا کہ موت قریب ہے (وہ ادھر راستہ طے کر چکا تھا اور موت کو قریب پا کر) اس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف بڑھا دیا (یعنی موت نے اس کو آلیا تو وہ لیٹ گیا اور ہرک کر اپنے سینے کو اس آبادی کی طرف بڑھا لیا تو یا اس نے آدھے راستے سے زیادہ طے کر لیا۔) (متفق علیہ)

موت کے فرشتے جن میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے دونوں تھے اس کی روح قبض کر لے آئے اور دونوں میں جھگڑا ہوا کہ کون اس کی روح قبض کرے (یعنی رحمت کے فرشتے قبض کریں یا عذاب کے فرشتے) خداوند تعالیٰ نے اس بستی کو جدھر وہ توبہ کے ارادہ سے جا رہا تھا، حکم دیا کہ وہ میت کو اپنے سے قریب کر لے یا میت کے قریب ہو جائے اور جس آبادی سے وہ چلا تھا اس کو حکم دیا کہ تو میت سے دور ہو جا پھر خداوند تعالیٰ نے جھگڑا کر لے والے فرشتوں سے کہا کہ تم دونوں کا فاصلہ ناپو (چنانچہ وہ فاصلہ ناپا گیا) ناپنے سے معلوم ہوا کہ جدھر وہ جا رہا تھا ادھر کا فاصلہ ایک بالشت کم ہے پس خدا نے اس کو بخش دیا۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۲۰ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُدْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَجَاءَ بِعُقُومٍ يُدْنِبُونَ فَاسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرَ لَهُمْ۔**

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو خدا تم کو ختم کر دے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور خدا سے مغفرت چاہے اور پھر خدا ان کے گناہوں کو بخش دے (اس سے مقصود نعوذ باللہ گناہ کی ترغیب نہیں ہے بلکہ اپنی شانِ مغفرت کا اظہار مقصود ہے)۔ (مسلم)

۲۲۲۱ **وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔**

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ دراز فرماتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دراز فرماتا ہے اپنا ہاتھ دن کو تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے (اور وہ اس کی توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی جانب سے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے

۲۲۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۲۳ ۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص توبہ کرے آفتاب کے مغرب سے نکلنے سے پہلے (یعنی قیامت سے پہلے) تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے

۲۲۲۴ ۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَشَدُّ فَرَحًا بِتُوبَةِ عَبْدٍ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدٍ كَمَا نَتَرُاجِلَتُهُ بِأَرْضٍ فَلَا فَا مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيُّ مَنْهَا فَأَيُّ شَجَرَةٍ فَأَصْطَبِجُ فِي ظِلِّهَا قَدْ آتَيْتُ مِنْ رَاجِلَتِهِ قَبِيئًا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهُ فَاخُذْ بِخَطَائِمِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ أَلَّهْمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَا مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ خدا سے توبہ کرتا ہے تو وہ اپنے بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اس قدر خوش کہ اتنا خوش تم میں سے وہ شخص بھی نہ ہو گا جو اپنی سواری پر ایک ٹیلی میدان میں جا رہا ہو پھر وہ سواری گم ہو گئی ہو اور اس پر اس کا کھانا اور پانی بھی ہو اور وہ (کافی تلاش و تجسس کے بعد) ناامید ہو کر ایک درخت کے پاس آیا ہو اور اس کے سایے میں لیٹ گیا ہو۔ پس وہ یہی ایسی ہی حالت میں خاموش و غمزہ پڑا ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آکھڑی ہو، اس نے اس کی رستی پکڑ لی ہو اور خوشی کی زیادتی کے سبب اس کے منہ سے یہ غلط الفاظ نکل گئے ہوں اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ بار بار توبہ قبول کرتا ہے

۲۲۲۵ ۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدًا إِذَا ذَنَّبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنِبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهُ أَعْلَمَ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنِبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنِبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعْلَمَ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنِبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنِبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعْلَمَ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ اللَّهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بندہ نے گناہ کیا اور پھر کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے، تو اس کو معاف کر دے۔ یہ منکر (خداوند تعالیٰ فرشتوں سے) کہتا ہے کہ کیا میرا بندہ اس سے واقف ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہوں کو بخشا ہے (جب اس کا جی چاہے) اور گناہوں پر پکڑتا ہے (جب اس کا جی چاہے) پس بخش دیا میں نے اپنے بندہ (کے گناہ) کو پھر بار بار بندہ گناہ سے کچھ دن یعنی جتنے دن خدا نے چاہا اس کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کر دے۔ پس خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہوں کو بخشا ہے اور پکڑتا ہے گناہوں پر۔ بخش دیا میں نے اس کو۔ پھر بندہ گناہ سے باز رہتا ہے جب تک خدا چاہے اور اس کے بعد پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا اے رب میں نے ایک اور گناہ کر لیا ہے تو اس کو بخش دے۔ پس خدا تعالیٰ

نے فرشتوں سے کہا۔ کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور گناہوں پر کھڑا بھی ہے۔ پس میں نے اس کو بخش دیا اب وہ جو چاہے کرے۔ (بخاری و مسلم)

کسی گناہ گار کو روزِ خیر نہ کہو

۲۲۲۶ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأْتِي عَلَى آتِي لَا يَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَ أَجَبْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ قسم ہے خدا کی فلاں شخص کو خدا نہیں بخشتے گا۔ اور خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کون ہے جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا۔ پس میں نے بخش دیا فلاں شخص کو اور ضائع کیا تیرے عمل کو۔ (مسلم)

دعا اور استغفار

۲۲۲۷ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مَوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رواهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین استغفار یہ ہے کہ تو (دعا میں) یہ الفاظ کہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (یعنی اسے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد پر ہوں) (یعنی تیرے وعدہ پر کامل یقین رکھتا ہوں) اپنی طاقت کے موافق پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس چیز کی بُرائی سے جو میں نے کی ہے (یعنی جو گناہ میں نے کئے ہیں ان سے پناہ چاہتا ہوں) میں تیری نعمتوں کا جو تو نے مجھ کو مرحمت

فرمائی ہیں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھ کو بخش دے کیوں کہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پڑھے ان کلمات کو دن میں اس کے مفہوم پر کامل یقین رکھ کر اور وہ اسی دن مر جائے شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جو شخص پڑھے ان کلمات کو رات میں اور وہ ان کے معنی پر یقین رکھتا ہو اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

اللہ تعالیٰ کی بخشش کی کوئی انتہا نہیں

۲۲۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنُ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيَّ وَرَجَوْتَنِيَّ غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنِ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَ تَنِيَّ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا (یعنی مجھ سے مانگتا رہے گا اور بخشش کی امید رکھے گا) میں بخشوں گا تجھ کو خواہ تو نے کتنا ہی بُرا کام کیا ہو اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے (یعنی تیرا بختا میرے نزدیک کوئی بُری بات نہیں ہے۔ اے آدم

کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے معافی مانگے اور بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پروا نہ ہوگی۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں سے زمین بھری ہوئی ہو اور میرے ساتھ تو کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھری ہوئی بخشش لے کر آؤں گا۔ (ترمذی)

إِنَّكَ لَوَ لَقَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا شُئِمَ لَقَيْتَنِي لَا تُشْرِكُ فِي شَيْئًا لَا تَبْتَغِيكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَدَّاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

منفعت کا یقین رکھو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص نے اس بات کو جان لیا کہ میں گناہوں کے بخشنے کی پوری قدرت رکھتا ہوں، میں اس کو بخش دوں گا جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

۲۲۲۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَائِي مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا

(شرح السنہ)

استغفار کی فضیلت اور اس کا اثر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم قرار دے لے تو اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ اس کے لئے نکال دیتا ہے اور ہر غم و رنج سے اس کو نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (احمد - ابوداؤد - ابن ماجہ)

۲۲۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَرِهَ إِلَّا سَتَغْفَرَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَدَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۲۲۳۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمَرَ مِنْ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً

رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ

توبہ کرنے والوں کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان خطا کار ہے (یعنی ہر شخص گناہ کرتا ہے) اور بہترین خطا کار وہ ہے جو توبہ کرتے ہیں۔ (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

۲۲۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

گناہوں کی زیادتی قلب کو زنگ آ کر دیتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے پھر جب وہ توبہ و استغفار کرتا ہے تو اس کے دل کو صاف کر دیا جاتا ہے اور جب وہ زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ سارے دل پر چھا جاتا ہے پس یہ ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ

۲۲۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذِنَبَ كَانَتْ نُكْثَةً سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ مِثْلَ قَلْبِهِ وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَعْلُو قَلْبَهُ فَذَا لَكُمْ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ

اللَّهُ تَعَالَى لَئِنْ كَلَّا بَلْ سَكَنَهُ دَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ
مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

نہ ان الفاظ میں کیا ہے: لَئِنْ كَلَّا بَلْ سَكَنَهُ دَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (یعنی برگز نہیں، بلکہ یہ ان کے دلوں پر زنگ ہے اس چیز کا جو وہ کرتے تھے یعنی گناہ)۔ (احمد ترمذی ابن ماجہ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

قبولیت توبہ کا آخری وقت

۲۲۳۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُعْرَفْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے بندہ کی اس وقت تک جب تک کہ خبر نہ ہو کہ توبہ کا گناہ نہیں لگتا۔ (ترمذی ابن ماجہ)

مغفرت خداوندی کی وسعت

۲۲۳۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا أَبْرُحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِي وَجَلَّتِي وَارْتِفَاعُ مَكَانِي لَا أَزَالُ أَعْفُو لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوا مِنِّي - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کیا: قسم ہے تیری عزت کی، اے پروردگار! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسم میں ہیں۔ پروردگار بزرگ و بڑے نے فرمایا اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزت و جلال کی اور اپنے بلند مرتبہ کی جب تک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں ہمیشہ ان کو بخشتا رہوں گا۔ (احمد)

باب توبہ

۲۲۳۶ وَعَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مِثْلُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا ایک دروازہ بنایا جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک آفتاب مغرب نہ نکلے (یعنی قیامت نہ آئے) اور یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (یعنی اس روز کہ ظاہر ہوں گی بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی، کسی متنفس کو اس کا ایمان نافع نہ دے گا جب تک کہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو)۔ (ترمذی ابن ماجہ)

انقطاع قبولیت توبہ؟

۲۲۳۷ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُطُ الْهَجْرَةُ حَتَّى تَنْقُطَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقُطُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت موقوف نہیں ہوگی (یعنی گناہوں کی توبہ کی طرف رجوع کرنا) جب تک توبہ موقوف نہ ہوگی اور توبہ اس وقت موقوف ہوگی جب آفتاب مغرب نہ نکلے گا۔ (احمد ابوداؤد دارمی)

کسی گناہ کار کو خدا کی رحمت سے مایوس نہ کرو

۲۲۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو اسرائیل میں دو شخص تھے جو آپس میں بہت محبت کرتے تھے ان میں سے

ایک بے حد عبادت کرتا تھا اور دوسرا گنہگار و خطا کار تھا۔ عبادت گزار دوست اس سے کہا کرتا تھا کہ جس چیز میں تو مبتلا ہے اس کو چھوڑ دے (یعنی گناہوں سے باز آ) وہ جواب دیتا تھا کہ میرے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دو۔ حتیٰ کہ ایک روز عابد دوست نے اس گنہگار دوست کو ایک گناہ میں مبتلا پایا جو اس کی نظر میں بڑا گناہ تھا اور اس سے کہا کہ تو اس سے باز آ۔ اُس نے کہا میرے معاملے کو میرے پروردگار پر چھوڑ دو کیا تم میرے نگہبان بنا کر بھیجے گئے ہو؟ عابد دوست نے (یہ سن کر) کہا۔ خدا کی قسم اللہ کبھی تجھ کو نہیں بخشے گا اور نہ جنت میں داخل ہونے دے گا۔ پھر خدا تعالیٰ نے فرشتہ موت کو ان کی رُو میں قبض کرنے بھیجا اور جب ان کی رُو میں خدا کے حضور میں حاضر کی گئیں تو خدا تعالیٰ نے اس گنہگار رُو سے کہا کہ تو میری رحمت کے ذریعہ جنت میں داخل ہو جا اور عابد کی رُو سے فرمایا کیا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ میرے بندے کو میری رحمت سے محروم کر دے۔ اس نے عرض کیا میرے پروردگار میں اتنی طاقت نہیں رکھتا۔ خداوند تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔ (احمد)

گنہگار رحمت خداوندی سے مایوس نہ ہوں

۲۲۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي - (رواه أحمد و الترمذی و قال هذا حديث حسن غریب و فی شرح السنہ یقول بدل یقرأ) -

۲۲۴۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اللَّهُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - شَعْرًا - إِنَّ تَغْفِرَ جَمَاءَ أَى عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمًا - (رواه الترمذی و قال هذا حديث حسن صحيح غریب)

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت پر سنا: يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي۔ (یعنی اے میرے وہ بندو! جنہوں نے گناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کی جو تم خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور پروا نہیں کرتا۔) (احمد۔ ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس قول إِلَّا اللَّهُمَّ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اے اللہ اگر تو بخشے بندے کے بڑے گناہوں کو بخش دے اور تیرا کون سا بندہ ہے جس نے چھوٹے گناہ نہ کئے ہوں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)۔

بندہ کی عبادت اور محبت سے خدا کی خدائی میں کوئی اثر نہیں پڑتا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تم سب کے سب گمراہ ہو گروہ شخص (راہ راست پر ہے) جس کو میں نے ہدایت دی۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا تم سب کے سب فقیر و محتاج ہو گروہ شخص جس کو مالدار کیا میں نے، پس طلب کرو تم مجھ سے رزق میں تم کو دوں گا، تم سب کے سب گنہگار ہو گروہ شخص جس کو بچایا میں نے گناہ سے۔ پس جس نے تم میں سے اس بات کو جان لیا کہ میں معاف کر دینے کی پوری قدرت رکھتا ہوں اور پھر مجھ سے معافی کا خواستگار

۲۲۴۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ عَلَيَّ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَعْبادِيَ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَأَسْأَلُكَ فِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقْرَاءٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَأَسْأَلُكَ فِي الْغِنَى أَزِدْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَأَسْتَغْفِرْ عَفْوَ تِلْكَ وَلَا أَبَالِي وَتَوَاتَتْ أَوَّلَكُمْ وَآخِرُكُمْ

ہو تو میں اس کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی ذرا بھی پروا نہیں اور اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے زندے اور تمہارے مردے اور تمہارے ترادر تمہارے خشک (یعنی خوان اور پورے ساری مخلوقات) میرے ایک بہت متقی دل بندے کے مانند (مثلاً نبی ﷺ) ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں مجھ کے بازو کے برابر بھی زیادتی نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے پچھلے تمہارے زندے اور مردے اور تمہارے ترادر خشک سب کے سب میرے ایک بدترین دل بندے (یعنی شیطان) کے مانند ہو جائیں تو اس سے میرے ملک میں مجھ کے بازو کے برابر بھی کمی نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے پچھلے تمہارے زندے اور مردے اور تمہارے ترادر خشک سب کے سب ایک جگہ جمع ہو جائیں اور تم میں سے ہر شخص مجھ سے (جو اس کا جی چاہے) مانگے، پس میں ہر مانگنے والے کو اس کی خواہش کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میری ملکیت میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی کہ شونی کو پانی میں ڈبو کر اٹھالینے سے دریا کے پانی میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میرا دنیا صرف حکم کرنا ہے اور میرا عذاب صرف میرا حکم دینا ہے اور جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو صرف یہ کہہ دیتا ہوں ”ہو جا“ اور وہ ہو جاتی ہے (احمد ترمذی ابن ماجہ)۔

وَحَيِّكُمْ وَمَمَاتِكُمْ وَرَبِّكُمْ وَيَا لَيْسَكُمْ أَجْمَعُونَ عَلَى أَنْتَقَى قَلْبَ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَأَخْرَجُكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَمَاتِكُمْ وَرَبِّكُمْ وَيَا لَيْسَكُمْ أَجْمَعُونَ أَشَقَى قَلْبَ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَأَخْرَجُكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَمَاتِكُمْ وَرَبِّكُمْ وَيَا لَيْسَكُمْ أَجْمَعُونَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَالَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبُحْرِ فَعَسَسَ فِيهِ ابْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذَلِكَ بَاقِي جَوَادٍ مَا جَدُّ أَفْعَلَ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَدَائِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

شرک سے بچنے والے کو بخشش کی بشارت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ (یعنی وہی ہے مالک تقویٰ کا اور وہی مالک ہے بخشش کا اور پھر فرمایا تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ میں اس قابل ہوں کہ لوگ میرے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے بچیں، پس جو شخص اس سے بچتا ہے، میں اس قابل ہوں کہ اس کو بخش دوں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۲۲۲ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ إِنَّا أَهْلُ أَنْ تُلْقَى فَمِنْ أَتَقَانِي فَأَنَا أَهْلُ أَنْ أَعْفِرَ لَهُ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

(الدارمی)

آنحضرت کا استغفار و توبہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کہیں تشریف فرما ہوتے تو ہم آپ کے استغفار کو شمار کرتے۔ آپ ایک مجلس میں ان کلموں کو سو بار فرماتے رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ الْمَتَوَّابُ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۲۲۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَعْلَمُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْعَفُورُ يَأْتِيهِ مَرَّةً (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

استغفار صدق دل سے کرو

بلال بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور ان سے میرے دادا نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ

۲۲۲۴ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ اسْتَغْفِرْ جَوْشَخُصَّ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالتَّوْبُ إِلَى اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالتَّوْبُ عَلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَمِنَ الرَّحِمَةَ - (در واه)
 التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَلَكِنَّهُ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ هَلَالُ بْنُ يُسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ - (ترمذی)
 لیکن ابوداؤد میں ہلال کی جگہ ہلال ہے۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فصل سوم

۱۔ نئے مروجین کے لئے استغفار کرو

۲۲۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آفِي لِي هَذَا فَيَقُولُ يَا سَتِغْفَارُ وَلَكَ لَكَ - (در واه احمد)
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے نیک بندہ کا درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ بندہ پوچھتا ہے اے پروردگار مجھ کو یہ درجہ کیوں کر ملا؟ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تیرے بیٹے کے استغفار کی بدولت۔ (احمد)
 مردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار

۲۲۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيِّ الْمَتَّعُوتِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ مُلْحَقِهِ مِنْ أَحِبِّ أَوْ أُمِّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ مِثْلَ الْحَبَالِ إِنَّ هَذِهِ الْأَحْيَاءُ لِلْأَمْوَاتِ الْأَسْتِغْفَارَ لَهُمْ - (رواه البيهقي في شعب الإيمان)
 حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اپنے متعلقین (یعنی ماں باپ بھائی یا دوست) کی طرف سے دعا کا انتظار رہتا ہے اور جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک اور دنیا کی تمام کی چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ قبر والوں کو دنیا والوں کی دعا کا تاثر انواب پہنچاتا ہے جیسا پہاڑ اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔ (بیہقی)

استغفار کی فضیلت

۲۲۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتَغْفَارَ كَثِيرًا - (رواه ابن ماجه وروى النسائي في عمل يومه وكتيله)
 حضرت عبد اللہ بن بسرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا جائے۔ (ابن ماجہ - نسائی)

آنحضرت کی ایک دعا

۲۲۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا - (رواه ابن ماجه وروى البيهقي في الدعوات)
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے اللہم اجعلنی من الذین اذا احسنوا استبشروا و اذا اساءوا استغفروا (یعنی اے اللہ! مجھ کو ان لوگوں میں سے بنا کہ جب وہ نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب بُرائی کریں تو معافی چاہیں)۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

أَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَمَنْ أَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -
 (رواہ احمد) فرماتے۔ (احمد)

شُرک خدا کی رحمت اور بندہ کے درمیان پردہ ہے

۲۲۵۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَفْعَ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ انْتِمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَوَى الْأَحْمَدُ الثَّلَاثَةَ (رَوَى أَحْمَدُ وَدَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْإِسْحَاقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ) -
 حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہوں کو بخشتا ہے جب تک بندہ اور رحمت کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ پردہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا یہ کہ آدمی شرک کی حالت میں مرے۔ (احمد۔ بیہقی)

بارگاہ حق میں شرک کے علاوہ ہر گناہ قابلِ عفو ہے

۲۲۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَعْدِلُ بِشَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالِ ذُو لُؤُؤٍ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ -
 حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے برابر کسی کو نہ ماننا ہو (یعنی شرک نہ کرتا ہو) تو اگر اس کے اوپر پہاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں گے خدا ان کو بخش دے گا (اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں روایت کیا)

توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی مانند ہے

۲۲۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ التَّهَرُّزِيُّ وَهُوَ جَهْلُولٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ رَوَى عَنْهُ مَوْثُوقًا قَالَ الذَّهَبِيُّ تَوْبَةُ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ -
 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا (پاک و صاف) ہو جاتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔ (ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور کہا نہر آبی منفرد اور جھول ہے۔ شرح السنہ میں اس سے موقوفاً مروی ہے جس کے الفاظ میں "الَّذِي تَوْبَتَهُ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ" ہے)

بَابُ فِي سَعَةِ رَحْمَتِهِ رَحْمَتِ وَنَدَى أَوْ اسْ كَغَضَبِ كَابِيَانُ

فصل اول

اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے

۲۲۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي وَفِي رَوَاةٍ غَلَبَتْ غَضَبِي -
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنی مخلوقات کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک کتاب لکھی جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے اس کتاب میں یہ الفاظ ہیں کہ میری رحمت میرے غصے پر سبقت لے گئی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب آگئی۔ (بخاری و مسلم)

رحمت خداوندی کی وسعت

۲۲۵۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بِأَمْنَةٍ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً جَنَّاتُ الْجَنَّةِ وَالْأَنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَهِيَ تَبْتَاطِفُونَ وَبِهَاطَتِ أَحْسَنَ وَبِهَاطَتِ الْوَحْشِ عَلَى وَلَدِهَا وَآخِذَ اللَّهُ تَبَسُّعًا وَتَبَسُّعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَكَ لَا يُدْرِكُ الْقِيَمَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ خَوْلَةَ وَفِي أُخْرَى قَالَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اس نے جن و انسان، چار پاؤں اور زہریلے جانوروں میں نازل کی ہے اسی رحمت کے سبب وہ آپس میں میل رکھتے اور جہربانی کرتے ہیں اور اسی کے باعث وہ آپس میں رحمہل ہیں اور اسی وجہ سے وحشی جانور ایسے بچوں پر رحم کرتے ہیں۔ اور ننادے رحمتوں کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے لئے اٹھا رکھا ہے کہ وہ ان سے ایسے بندوں پر رحم کریگا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب قیامت کا دن آئے گا تو پورا کرے گا اللہ ان ننادے رحمتوں کو اس رحمت ساتھ۔

بندہ کو بین الخوف والرجاء رہنا چاہیے

۲۲۵۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَوْتُ مِنْ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَا لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مومن بندہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ خدا کے پاس کس قدر عذاب ہے تو پھر کوئی شخص جنت کی آرزو نہ کرے اور اگر کافر کو یہ معلوم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو پھر کوئی شخص جنت سے مایوس نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

جنت و دوزخ ہر شخص کے بالکل قریب ہی ہے

۲۲۵۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ رَأْيُكَ نَعْلِكَ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی کے مانند ہے۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ کی نکتہ نوازی

۲۲۵۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لَا هِلَةً وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى اسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ أَدْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ اللَّهُ لَيْتَنِي قَدْ رَأَيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدٌ آمَنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ تَلَّوْا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَآمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ لِيَحْرَقْ لَكَ هَذَا أَقَالَ مِنْ حَشِيَّتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا، اپنے گھر والوں سے کہا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنی جان پر (یعنی اس نے بہت گناہ کئے تھے) پس جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اس کو جلا دینا اور اس کی آدھی راکھ کو جنگل میں اڑا دینا اور آدھی دریا میں بہا دینا۔ پس قسم ہے خدا کی اگر اللہ کو اس پر قابو حاصل ہوگا تو وہ اس کو ایسا عذاب دے گا کہ دنیا میں (آج تک) کسی کو نہ دیا ہوگا۔ پس جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ پھر خدا نے حکم دیا کہ اس کو اور اس نے اس راکھ

فَغَفَّرَ لَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کو جمع کر دیا جو اس کے اندر تھی۔ اور جنگل کو سلم دیا اور اس نے وہ راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا۔ پروردگار! تیرے خوف سے اور تو خوب جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ (بخاری و مسلم)

رحمت الہی کی وسعت

۲۲۶۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّى تَدْيِهَا تَغْيًى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيغًا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَالْمَصَقَّةُ بَبْطِنِهَا وَ أَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اتَرُونَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَا أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلَدَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس قیدی آئے ان قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ بہہ رہا تھا اور وہ ادھر سے ادھر گھبراتی ہوئی دوڑ رہی تھی (یعنی اپنے بچہ کی تلاش میں جو اس کے ساتھ نہ تھا) قیدیوں میں جب وہ کسی بچہ کو پاتی، گود میں اٹھا لیتی اپنے پیٹ سے لگاتی اور دودھ پلاتی تھی۔ نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا۔ کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی (یعنی جب اس کو غیر کے بچوں سے اتنی محبت ہے تو کیا یہ اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں بشرطیکہ وہ نہ ڈالنے پر قدرت رکھتی ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔ (بخاری و مسلم)

میانہ روی اختیار کرنے کا حکم

۲۲۶۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَنْ يُبْعِيَ أَحَدٌ أَمِنَكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَ لَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَخَذَ فِي اللَّهِ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ فَسَدُّ دُوْرًا وَقَارِلًا وَاعْدُوا وَرُوحُوا وَ شَوْعٌ مِنَ الْمُنْجَةِ وَالْقَصْدُ بَلْغُوا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا۔ صحابہ نے پوچھا، رسول اللہ! کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا ہاں مجھ کو بھی نہیں؟ اللہ تعالیٰ کی رحمت مجھ کو اپنی آغوش میں لے لے۔ پس تم کہ راست و درست کرو اپنے اعمال کو اور میانہ رو، کرو اعمال میں۔ اور صبح و شام اور کچھ رات گزر۔

اور ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو اور متوازن رہو اپنے ارادہ و عمل میں (پھر) مقصد کو حاصل کر لو گے۔ (بخاری و مسلم)

رحمت الہی کے بغیر صرف عمل جنت کی سعادت کا ضامن نہیں

۲۲۶۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ أَمِنَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِزُّهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ دوزخ سے بچائے گا اور مجھ کو بھی نہیں مگر خدا تعالیٰ کی رحمت (مسلم)

جزا اور سزا میں رحمت الہی کا ظہور

۲۲۶۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا اسْلَمَ الْعَبْدُ خَسَنَ اسْلَامُهُ يَكْفِرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَتْ زَلْفَهَا وَ

حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے جب اسلام قبول کرے کوئی بندہ اور اچھا ہو اسلام اس کا لیغز و باطن یکساں ہو، تو خداوند تعالیٰ اس کے اسلام سے پہلے کے

كَانَ بَعْدَ الْقِصَاصِ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَلِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۶۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معاف کر دیتا ہے اور اس کے بعد اس کے اعمال کا اس کو بدلہ دیتا ہے۔ یعنی جو نیکی وہ کرتا ہے وہ دس گنی لکھی جاتی ہے بلکہ سات سو تک اور اس سے بھی زیادہ۔ بُرائی کا بدلہ بُرائی کے موافق ملتا ہے مگر یہ کہ اللہ اُس سے درگزر کرے (یعنی معاف کرے)۔ (بخاری)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو نیکیاں اور بُرائیاں لکھنے کا حکم دیا۔ اس طرح ہر کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک پوری نیکی شمار کر لیتا ہے اور جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اس پر عمل کرے اس کے حساب میں ایک نیکی کے برے میں دس نیکیاں بلکہ سات سو نیکیاں اور اس سے بھی زیادہ لکھی جاتی ہیں اور جو شخص بُرائی کا ارادہ کرے اور بُرائی کو عمل میں نہ لائے (خدا کے خوف سے یا کسی اور وجہ سے) تو خداوند تعالیٰ اپنے ہاں اس کے حساب میں ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور جو شخص بُرائی کا ارادہ کرے اس کو عمل میں بھی لائے تو صرف ایک بُرائی اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

برائیوں سے تائب ہو کر نیکیاں کرنے والے کی مثال

۲۲۶۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَجْعَلُ آتٍ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ غَضِيبَةٌ فَدَاخَنَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنْفَكَتْ حَلَقَتَهُ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَأَنْفَكَتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْخَلَاءِ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کا حال جو بُرائیاں کرتا ہے اور پھر نیکیاں کرنے لگے۔ اس شخص کی مانند ہے جس کے جسم پر ایک تنگ زرہ ہو جس کے حلقوں نے اس کے جسم کو دبا رکھا ہو پھر وہ نیکی کرے اور اس کی زرہ کا ایک حلق کھل جائے اور پھر دوسری نیکی کرے اور دوسرا حلق کھل جائے۔ یہاں تک کہ حلقہ کھل کھل کر اور زرہ ڈھیلی ہو کر زمین پر گر پڑے۔ (شرح السنۃ)

قیامت کے دن خدا سے ڈرنے والے کیے بشارت

۲۲۶۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتُ هُ قُلْتُ وَ إِنْ زَنَى ذَنْبٌ سَرَقَ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتُ هُ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر نصیحت فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتُ هُ (یعنی جو کوئی اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرے) (یعنی قیامت کے دن) اس کو دو جنتیں ملیں گی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپ نے

(یسرے) پھر یہ آیت پڑھی وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ط
میں نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟
آپ نے پھر وہ آیت پڑھی وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ط میں نے
تیسری دفعہ پھر پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟
آپ نے فرمایا۔ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناگ ابودرداء رضی۔ (احمد)

اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر رحم دل ہاں سے زیادہ رحم کرتا ہے

حضرت عامر راحی رضی کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک
شخص آیا جو کلمی اور بھٹے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس نے اس پر
کلمی لپیٹ رکھا تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں درختوں کے ایک
مچھنڈ کے پاس سے گزرا جہاں سے میں پرندوں کے بچوں کی آوازیں سنیں میں نے
ان کو پکڑ لیا اور اپنی کلمی میں رکھ لیا۔ پھر ان کی ماں میرے سر پر گھونٹنے لگی۔
میں نے اس کے سامنے ان بچوں کو کھول دیا اور وہ ان پر آپڑی۔ میں نے ان
سب کو لپیٹ لیا۔ پس اب وہ سب میرے پاس ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان کو
زمین پر رکھ دے۔ چنانچہ میں نے سب کو رکھ دیا۔ بچوں کی ماں نے سب
باتوں کو چھوڑ دیا اور بچوں سے لپٹنے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ مال اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے قسم ہے
اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اللہ اپنے بندوں پر
اس سے زیادہ مہربان ہے۔ اچھا اب تم ان بچوں کو لے جاؤ اور جہاں
سے لائے ہو ان کی ماں کے سامنے ان کو دہیں رکھ آؤ۔ چنانچہ وہ شخص
کو لے گیا۔ (ابوداؤد)

إِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
الثَّلَاثَةُ وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ط
فَقُلْتُ الثَّلَاثَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفٌ أَبِي الدَّرْدَاءِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۶۴ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا حُنَيْنٌ عِنْدَهُ يَعْزِي عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ
وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدْ انْتَفَعَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَرَدْتُ بِغِيْضَةٍ شَجَرٍ فَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فَرَاحٍ
طَائِرٍ فَأَخَذْتُ تِهْنَةً فَوَضَعْتُهَا فِي كِسَائِي
فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَيَّ رَأْسِي فَلَغَفْتُ
لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَغَفْتُنَّ بِكِسَائِي
فَهُنَّ أَوْ لَاءٍ مَعِيَ قَالَ ضَمَعْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهِنَّ وَ
أَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لَزُومَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَتَعْجَبُونَ لِرَحْمَتِ الْأَفْرَاحِ
فَرَاحَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ إِنَّهُ أَرْحَمُ
بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الرَّاحِ فَرَاحِ بِفَرَاحِهَا إِرْجَعُ بَهْتِ
حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ
مَعَهُنَّ فَرَجَعْنَ بَهْتِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فصل سوم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے۔ آپ ایک جماعت کے قریب سے گزرے اور پوچھا تم کون لوگ
ہو؟ انھوں نے کہا ہم مسلمان ہیں۔ اس جماعت میں ایک عورت ہانڈی پکا
رہی تھی اور اس کا بیٹا اس کے پاس تھا جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا تو عورت
لڑکے کو پیچھے ہٹا لیتی۔ پھر وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ کیا آپ خدا کے رسول ہیں؟ فرمایا ہاں۔ عورت
نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا اللہ بہت رحم کرنے والا نہیں؟
فرمایا ہاں۔ عورت نے کہا۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے
زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے

۲۲۶۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ
بِقَوْمٍ فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَالُوا آمَنَ الْمُسْلِمُونَ
وَأَمْرًا لَا تَحْضِبُ بَقِيَّةَ رِهَا وَمَعَهَا ابْنُ لَهَا
فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّيْتُ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ
نَعَمْ قَالَتْ يَا بَنِي وَأَنْتَ دَامِي أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ قَالَ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَنِي قَا
الَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ بَعَادَةٍ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا

فرمایا ہاں عورت نے کہا۔ ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی۔ رسول ﷺ نے سر جھکا لیا اور روئے رہے۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا خداوند تعالیٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں کرتا مگر صرف ان لوگوں پر جو سرکش ہیں (یعنی اللہ جلّ جلالہ سے سرکشی کرتے ہیں) اور اس کا حکم نہیں مانتے اور لاکھ الہ الا اللہ کہتے سے انکار کرتے ہیں۔

(ابن ماجہ)

قَالَ بَلْ قَالَتْ إِنَّ الْأَمْرَ لَا تَلْعَنِي وَلَكِنَّهَا فِي النَّارِ
فَأَكْبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ
عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ
عَلَى اللَّهِ وَآبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

(رواه ابن ماجه)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہنے والے بندہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نیک بندہ) خدا کی رضامندی کی جستجو میں رہتا ہے (یہ کوئی عارضی کیفیت نہیں ہوتی بلکہ وہ) ہمیشہ اسی حالت میں رہتا ہے۔ پس خداوند تعالیٰ جبریلؑ سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری رضامندی کی تلاش میں رہتا ہے خبردار ہو کہ میری رحمت اس پر ہے پھر جبریلؑ کہتے ہیں کہ خدا کی رحمت فلاں شخص پر ہے پھر یہی بات عرش کو اٹھانے والے فرشتے کہتے ہیں اور وہ فرشتے بھی کہتے ہیں جو ان کے قریب ہیں حتیٰ کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے یہی کہتے ہیں۔ پھر رحمت اس شخص کے لئے زمین پر اترتی ہے۔ (احمد)

۲۲۶۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَأْتِيَسُ مَرْضَاةَ اللَّهِ
فَلَا يَزَالُ يَذَلُّكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَجْبُرِيكَ
إِنْ كُنَّا نَاعْبُدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرَضِّيَنِي إِلَّا وَابَتْ
رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جِبْرِيلُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى فُلَانٍ
وَيَقُولُ لَهَا حَمَلَهُ الْعَرَشُ وَيَقُولُ لَهَا مَنْ حَوْلَهُمْ
حَتَّى يَقُولَ لَهَا أَهْلُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهَا
إِنَّ الْأَرْضِ۔

(رواه أحمد)

مومن بہر صورت جتنی

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس آیت
فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ
کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ یہ سب لوگ جتنی ہیں۔
رہتی ہیں اس کو کتاب البعث والنشور میں روایت کیا۔

۲۲۷۰ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ
لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ
قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔

(رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور)

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ صَبْحُ وَشَامُ أَوْ سَوْنَةُ وَتِجَارَةُ دُعَاؤُكَ كَابِيَانُ

فصل اول

صبح وشام کے وقت آپ کی دعا

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ
اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے: اَمْسِيْنَ اَلْمَلِكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَيْرُ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ

۲۲۷۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا
وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَيْرُ

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ الْكُسْلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ
الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۝ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ
أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلَكُ لِلَّهِ فِي رِوَايَةٍ
رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ
فِي الْقَبْرِ ۝ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْكُسْلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ (یعنی اے اللہ! داخل ہوتے ہم شام کے وقت) میں اور داخل ہوا شام میں ملک اس حال میں کہ اللہ کی ملک میں ہر قسم کی تعریف خدا ہی کے لئے ہے۔ کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ۔ وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور اسی کے لئے تعریف، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی تو اس چیز کی جو اس رات میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جو اس رات کے اندر ہے۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ نیاہ مانگتا ہوں سستی و کاہلی اور بڑھاپے سے اور اس چیز سے کہ اس کے سبب برا ہو حال اور نیاہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور بڑے عذاب سے۔ اور جب صبح ہوتی تو آپ اسی طرح کہتے آج صبحنا و اصبح المملک للہ الخ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ پروردگار! میں تیرے ذریعہ نیاہ مانگتا ہوں اس عذاب جو دوزخ میں ہے اور اس عذاب سے جو قبر میں ہے۔ (مسلم)

سونے اور جاگنے کے وقت کی دعا

۲۲۴۲ وَعَنْ حَدِيثَةٍ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَفْتِحَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَع يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى ۝ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا ۝ إِلَيْهِ النُّشُورُ ۝ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَدَائِ)

حضرت حدیثہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر جاتے تو اپنے رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ لیتے اور فرماتے اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى ۝ اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں) اور جب جاگتے تو فرماتے الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا ۝ إِلَيْهِ النُّشُورُ (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہم کو زندہ کیا مارنے کے بعد اور اسی کی طرف رجوع ہے) (بخاری و مسلم)

سوتے وقت بستر کو جھاڑ لینا چاہیے

۲۲۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفِخْ فِرَاشَهُ يَدَ أَخِيهِ إِذَا رَجَعَ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنِيَّ وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ ۝ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ لِيَصْطَبِحَ عَلَى شِقِّهِ الْيَمِينِ ثُمَّ لِيَقُولَ بِاسْمِكَ ۝ رُمْتُكَ عَلَيْهِ ۝ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَنْفِخْهُ بِصَنِيفَةٍ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۝ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنے بستر کو جھاڑ لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس کے بستر میں کوئی چیز آ پڑی ہو (یعنی کپڑا وغیرہ) پھر جب لیٹ جائے تو کہے بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنِيَّ وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ (یعنی اے میرے پروردگار تیرے نام سے میں نے پہلو کو بستر پر رکھا ہے۔ اور تیری ہی مدد اٹھاؤں گا۔ اور اگر روک لے تو (زندہ) میری جان (یعنی میری روح کو قبض کر لے تو اس پر رحم فرما اور اگر چھوڑ دے تو روح کو پس حفاظت کر اس روح کی اس چیز کے ذریعہ جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب اپنے بستر پر جائے تو دامن کر دوں لیتے اور یہ دعا پڑھے بِاسْمِكَ الخ۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۷۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَدَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَدَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأَ وَضَوَّلَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ قَالَ فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ حَيًّا ۱ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر جاتے تو دائیں ہاتھ پر لیٹتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ اَسَلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مُنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ۔ اے اللہ! متوجہ کیا میں نے اپنی ذات کو تیری طرف اور متوجہ کیا میں نے اپنا منہ تیری طرف (یعنی قبلہ کی طرف اور میں اپنا کام تیرے حوالہ کیا اور میں نے تم کیسے کیا تجھ پر اور نبیہ کا طالب ہوا تجھ سے تو اب پانے کی خواہش سے اور تیرے عذاب کے خوف سے۔ اور نہ کوئی جائے پناہ ہے نہ نجات کی صورت تیرے عذاب سے مگر تیری رحمت کی طرف۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری ہے اور اس نبی پر ایمان لایا جن کو تو نے بھیجا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے ان کلمات کو کہا اور گر گیا اسی رات میں، تو اس کی موت میں اسلام پر واقع ہوئی۔ اور ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے کہ لے فلاں! جب تو بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو کر اور پھر دایسے پہلو پر لیٹ اور پھر کہ: اَللّٰهُمَّ اَسَلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ اَرْسَلْتَ۔ اور پھر فرمایا اگر تو مرنے میں اس رات میں تو میرے گادین فطرت (یعنی اسلام) پر اور اگر زندہ رہا تو پیچھے کا بھلائی کو۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۷۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِثْنًا كَافِي لَهُ وَلَا مَوَدِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پس بہت سے لوگ ہیں ان میں سے کہ نہیں پورا کیا ان کی ہمت کو نہ ٹھکانا دیا ان کو۔ (مسلم)

پس بہت سے لوگ ہیں ان میں سے کہ نہیں پورا کیا ان کی ہمت کو نہ ٹھکانا دیا ان کو۔ (مسلم)

۲۲۷۵ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّيْحِ وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَ لَا رَيْحَ فَلَئِمَّا دَفَعَهُ فَذَكَرْدُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ لَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضْجَعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُودُ فَقَالَ عَلَانَا مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ إِلَّا أَذُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِّمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَجَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدْنَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چکی پیسنے کی محنت اور ہاتھوں کی تکلیف کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوئیں کیونکہ ان کو یہ معلوم ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے ہیں آپ گھر میں نہ لے تو حضرت فاطمہؓ نے اپنی شکایت کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کر دیا پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ کو حضرت فاطمہؓ کا واقعہ بیان کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اُس وقت جب کہ ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے پس ہم نے ارادہ کیا اٹھنے کا۔ آپؐ فرمایا اپنی اپنی جگہ لیٹے رہو۔ پھر آپ میرے اور فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر

محسوس کی پھر آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو اس چیز سے بہتر ہے جو تم نے طلب کی ہے (یعنی غلام) اور وہ یہ ہے کہ جب تم بچھوٹوں پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ

پس یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غلام مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ چیز بتلا دوں جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھو ۳۳ بار الحمد للہ پڑھو اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہو ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت۔

(مسلم)

فصل دوم

صبح و شام کے وقت کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت کہتے

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ آمَسْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (یعنی اے اللہ تیری قدرت سے صبح کی ہم نے اور تیری قدرت سے

شام کی ہم نے اور تیرے نام سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی نام کے ساتھ مرتے ہیں ہم اور تیری ہی طرف رجوع ہے) اور شام کو فرماتے اللَّهُمَّ بِكَ آمَسْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ کوئی چیز بتا دیجیے جس کو میں صبح و شام پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو اللَّهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ الشَّهَادَةُ فَاطِمَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَفَلْيَكُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكُمْ۔ (یعنی اے اللہ! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں اعتراف کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود و عبادت کے لائق نہیں۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے ذریعہ اپنے نفس کی برائیوں سے اور شیطان کی شرارتوں اور شرک کرنے سے شیطان کے) ان کلمات کو صبح و شام اور سوتے وقت کہہ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت ابان بن عثمانؓ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بندہ روزانہ صبح و شام تین مرتبہ کہے:

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي

وَكَيْدًا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لِّكَ مِمَّا فِي خَدَائِكَ (متفق علیہ)

سُبْحَانَ اللَّهِ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔

۲۲۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ يُسَبِّحُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَلِّمُ اللَّهَ اذْبَعًا وَثَلَاثِينَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَحَدِّ مَنَامِكَ (رواه مسلم)

۲۲۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ آمَسْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ آمَسْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۲۲۴۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّةً بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِمَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكُمْ قُلُهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و الدارمی)

تیرے ذریعہ اپنے نفس کی برائیوں سے اور شیطان کی شرارتوں اور شرک کرنے سے شیطان کے) ان کلمات کو صبح و شام اور سوتے وقت کہہ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۲۲۵۰ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ مَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا

يُصْرُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَ
هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيُصْرُ شَيْءٌ كَانَ
أَبَانٌ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ فَالْجُحْلُ الرَّجُلُ يَنْظُرُ
إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ إِلَى أَمَانٍ الْحَدِيثِ
كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقْلَهُ يَوْمَئِذٍ لِمُضَى
اللَّهُ عَلَى قَدَرٍ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ دَاوُدَ
وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ تُصْبِحْ فُجَاءَةً بَلَاءٌ حَتَّى يُصْبِحَ وَ
مَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ تُصْبِحْ فُجَاءَةً بَلَاءٌ
حَتَّى يُمَسِيَ -

۲۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى أَمْسِينَا وَآمَسَى الْمَلِكُ
لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا
وَاعْزُذْ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا
رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا
وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَالْكِبَرِ رَبِّ اعْزُذْ بِكَ
مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ إِذَا أَمْسَى
قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَآمَسَ الْمَلِكُ لِلَّهِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يَذْكُرْ
مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ -)

۲۲۸۲ وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا يَقُولُ
قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَحَمْدُهُ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَكَانَ وَمَا
يَشَاءُ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَانْتَهَى مِنْ قَالَهَا
حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمَسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ
يُمَسِّي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (یعنی صبح کی میں نے اس خدا کے نام سے
جس کے نام سے کوئی چیز آسمان و زمین کی ضرورت نہیں پہنچاتی اور وہ خدا)
سُنتے اور جاننے والا ہے) تو کوئی چیز اس کو ضرورت نہیں پڑے۔ بیان کیا جاتا
ہے کہ ابان کو فالج کی ایک قسم نے سارے گھبراہٹ میں جس شخص سے ابان نے یہ
روایت بیان کی اس نے ان کی طرف تعجب سے دیکھا (اس خیال سے کہ وہ
اس روایت کو بیان کر رہے اور خود بیماری میں مبتلا ہیں) ابان نے کہا تم
میری طرف کیا دیکھتے ہو حدیث تو اسی طرح ہے جس طرح میں نے بیان
کی (یعنی صبح ہے) لیکن اس روز (جس روز یہ بیماری مجھ کو لگی ہے) میں نے
یہ دعا نہیں پڑھی تاکہ خدا نے جو کچھ میرے مقدر میں لکھا ہے وہ پورا ہو۔
(ترمذی - ابن ماجہ - ابو داؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو
کوئی ان کلمات کو صبح کے وقت کہے تو شام تک اس کو ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔
حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے: آمَسِينَا وَآمَسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاعْزُذْ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ
مَا بَعْدَهَا رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا
وَالْكَفَرِ اور ایک روایت میں اسی طرح ہے مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ
الْكِبَرِ رَبِّ اعْزُذْ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي
الْقَبْرِ اور جب صبح ہوتی تو یہ بھی فرماتے: وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ
(اس کو ابو داؤد نے روایت کیا۔ اور ترمذی کی روایت میں
مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ نہیں ذکر کیا گیا۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیٹیوں سے روایت ہو کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ سکھا کرتے تھے کہ جب صبح ہو تو تم یہ کہو
سُبْحَانَ اللَّهِ وَحَمْدُهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَكَانَ
وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ
اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (یعنی یا کی صرف خدا کے لئے ہے اور یہ
قسم کی تعریف اسی کو زیبا ہے اور حمد و تسبیح کی قوت نہیں ہو (ہم میں) اگر
اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہو اور جو نہ چاہا ہو اور
ہر چیز پر قادر ہو اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے اس لئے کہ جو شخص ان کلمات کو

وَالْأَخِرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي
دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي
وَأَمِنْ رُءُوعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ نُفُوسِ
الْعَوْدِ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنَّ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي يَعْنِي
الْحَسَفَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَاهْلِي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ اسْتَعِزُّوْا بِيْ وَ اَمِنْ
رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ اَحْفِظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِيْ وَ عَنْ
يَمِيْنِيْ وَ عَنْ شِمَالِيْ وَ مِنْ قُدْرَتِيْ وَ اَعُوْذُ بِعِظَمِكَ مِنْ اَنْ اَعْتَالَ
مِنْ تَحْتِيْ يَعْنِي الْخُسْفَ (يعنی اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی
عافیت چاہتا ہوں اے اللہ! تجھ سے میں چاہتا ہوں مُعَا فِی دین اور دنیا
اپنے گھر والوں اور اپنے مال کی سلامتی۔ اے اللہ! میرے عیب کو ڈھانک
آگے سے پیچھے سے داہنے سے بائیں سے اور اوپر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری عظمت
ن میں دھنس جائے)۔ (البوداؤد)

صبح و شام کی دعا

٢٢٨٤
١٤
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ أَمِّحْنَا...
نُشْهِدَكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَ
جَمِيعَ خَلْقِكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ
رَسُولُكَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا آصَابَهُ فِي يَوْمِهِ
ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَلَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي غَفَرَ اللَّهُ
لَهُ مَا آصَابَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ - رَوَاهُ
الترمذي وأبو داود - وقال الترمذي
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کو صبح کے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اصْبِحْنَا شَهِيدًا لَكَ وَنَشْهَدُ حَمَلَةً عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ اَنْتَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ (یعنی اے اللہ! صبح کی ہم نے اس حال میں کہ گواہ بناتے ہیں ہم تجھ کو اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوقات کو کہ تو اللہ ہے کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر تو۔ تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں) تو بخش دیتا ہے اس کے وہ گناہ جو اس سے اس دن میں ہوئے ہوں اور اگر ان کلمات کو شام کے وقت کہے تو بخشتا ہے اللہ ان گناہوں کو جو رات میں کئے ہوں۔ (ترمذی۔ الوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

٢٢٨٨
١٨ وَعَنْ زُبَّانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى وَإِذَا صَبَحَ
ثَلَاثًا رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِ مُحَمَّدٍ
نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ
الْقِسْمَةِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت نوابان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان صبح و شام ان کلمات کو تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ لازمی طور پر اس مسلمان بندہ کو قیامت کے دن راضی کرے گا (یعنی اس کو خوش کر دے گا) اور وہ کلمات یہ ہیں: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔ (احمد - ترمذی)

٢٨٩
١٩ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ
رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِينِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ
عِبَادَكَ أَوْ تَبْعْتُ عِبَادَكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوئے گا رازِ
فراتے تو اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور پھر کہتے اَللّٰهُمَّ قَتِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ
تَجْمَعُ عِبَادُكَ اَوْ تَتَّبَعْتُ عِبَادَكَ (یعنی اے اللہ! تو مجھ کو اپنے
عذاب یا اس روز جب کہ تو اپنے بندوں کو جمع کرے (قیامت کے دن) یا اس
دن کہ تو بندوں کو قروں سے اٹھائے)۔ (ترمذی - احمد)

۲۲۹. وَعَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرماتے تو دہا ہا تھا اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ
يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ تین مرتبہ یہ کلمات فرماتے۔
(ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ
پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ النَّاطِقَاتِ
مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اَخِيْذُ بِنَاصِيَّتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَعْرَمَ وَ
الْمَآثِمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزِمُ جُنْدَكَ وَلَا يُخْلِفُ وَعْدُكَ وَلَا
يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ (یعنی اے اللہ میں
تیری بزرگ و برتر ذات اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ اس چیز کی برائی سے پناہ
مانگتا ہوں جس کی پیشانی کے بال تو کھڑے ہوئے ہے یعنی بری اور بد انجامی سے)

بچانے پر تو ہی قدرت رکھتا ہے) اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ کو دور فرما جو اے اللہ! شکست نہیں پاتا تیرا شکر اور نہیں خلافت ہوتا تیرا وعدہ اور
نہیں نفع دیتی دولت تیرے عذاب سے بچانے میں۔ پاک ہے تو، میں تیری پاک تیری تعریف کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
سوتے وقت تین مرتبہ ان کلمات کو کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخشن
دیتا ہے اگرچہ وہ دریا کے جھاگ عالج راہی جنگل کا نام جہاں کثرت سے
ریت ہے) کے ریت کے ذروں کے برابر یا درختوں کے پتوں کے برابر یا دنیا
کے دنوں کے برابر ہوں۔ (ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا یہ
حدیث غریب ہے)۔

وَسَلَّمَ كَانَتْ اِذَا ارَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى
تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ
عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - (رواہ ابوداؤد)
۲۶۹۱ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
۲۶۹۲ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ
الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ النَّاطِقَاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ
اَخِيْذُ بِنَاصِيَّتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَعْرَمَ وَ
وَالْمَآثِمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزِمُ جُنْدَكَ وَلَا يُخْلِفُ
وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ
وَبِحَمْدِكَ - (رواہ ابوداؤد)

۲۶۹۲ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَأْتِيْهِ الْفَرَاشُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَالْوَدُّ بِاللّٰهِ ثَلَاثُ
مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدٍ الْبَحْرِ
اَوْ عَدَدِ دُرِّ عَالِيٍّ اَوْ عَدَدِ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدِ اَيَّامِ
اللّٰهِ مَالًا - (رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ -)

سوتے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھنے کی برکت

حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان سوتے
وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھ لے تو خداوند تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ کو متعین
کر دیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے اور کوئی تکلیف دینے والی چیز اس کے پاس
نہیں آئے دیتا یہاں تک کہ وہ جاگے جس وقت جاگے۔
(ترمذی)

۲۶۹۳ وَعَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَتْ مَسَلِمَةٌ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ
بِقِرْآةِ سُورَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ
مَلَكًا فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهْبِثَ مَتٰى هَبَّتْ
رِيْحٌ - (رواہ الترمذی)

ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت سبح، تحمید، تمجید پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دو عادتیں (چیزیں) ہیں جن کو اگر مرد مسلمان اختیار کرے تو جنت
میں داخل ہوگا۔ خبردار وہ چیزیں بہت آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے
بہت کم ہیں (ان میں سے ایک یہ) سُبْحَانَ اللّٰهِ کے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ اور الحمد
کہے دس مرتبہ اور اللہ اکبر کہے دس مرتبہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دیکھا میں رسول اللہ

۲۶۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ
۲۶۹۵ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا
يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهْمًا
يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهَمَا قَلِيْلٌ يُّسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ
كُلِّ مَهْلُوْةٍ عَشْرًا اَوْ يَحْمَدُ عَشْرًا اَوْ يَكْبِرُ عَشْرًا

قَالَ قَانَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ بِيَدِهِ قَالَ قَيْلَكَ خَمْسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْفُ
وَحَمْسُ مِائَةٍ فِي الْبَيِّنَاتِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ
يُسَبِّحُ وَيَكْبِتُ وَيُحَمِّدُ مِائَةً قَيْلَكَ مِائَةً فِي
اللِّسَانِ وَالْفُ فِي الْبَيِّنَاتِ فَإِنَّكُمْ تَعْمَلُونَ فِي الْيَوْمِ
وَاللَّيْلَةِ الْفَيْنِ وَخَمْسُ مِائَةٍ سَبِّحْتَهُ قَالُوا وَكَيْفَ
لَا تُحْصِيهَا قَالَ يَا فِي أَحَدِكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي
صَلَاتِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتَّى يَنْقَلِبَ
فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا
يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ آخِي دَاوُدَ قَالَ خَصَلْنَا
أَوْ خَلْنَا لَا يَحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا
رِوَايَةٌ بَعْدَ قَوْلِهِ وَالْفُ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي
الْبَيِّنَاتِ قَالَ وَيَكْبِتُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا
أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيُحَمِّدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ
يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فِي أَكْثَرِ نَسْخِ الْمَضَاجِعِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ -

نَسَاؤُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو گنتے تھے ان کلمات کو انگلیوں پر پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب ڈیڑھ سوہی زبان سے ان کو ڈیڑھ سو مرتبہ ادا کیا گیا اور اعمال کی ترازو میں یہ ڈیڑھ ہزار رکھی گئیں۔ (اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب آدمی سونے کا ارادہ کرے تو ایک سو مرتبہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے۔ زبان سے ان کو سو مرتبہ ادا کیا گیا اور میزان میں یہ ہزار شمار ہوئیں پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ہے جو رات اور دن میں دھائی ہزار برائیاں کرنا ہوگا یعنی دھائی ہزار نیکیاں حاصل کرنے کے بعد اتنی برائیاں کہاں باقی رہ سکتی ہیں) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم کیوں کر ان چیزوں کی حفاظت نہ کریں گے (یعنی ضرور کریں گے) آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھتے ہو تو شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے یا ذکر فلاں چیز اور یا ذکر فلاں بات (یعنی دنیا کی باتیں یاد دلاتا ہے) یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ کر واپس ہوتا ہے پس بہت ممکن ہے وہ ان کلمات کو محفوظ نہ رکھ سکے۔ اور اسی طرح شیطان خواب گاہ میں آتا جو آدمی اس کو سلا تار رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے (ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ فرمایا خصلتین اَوْ خَلْتَانِ لَا يَحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ اور اسی طرح ان کی روایت میں الْفُ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْبَيِّنَاتِ کے بعد وَيَكْبِتُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيُحَمِّدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ کے الفاظ ہیں اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

دن اور رات میں حاصل ہونے والی نعمتوں کے شکر کی ادائیگی

۲۲۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْبِئُ اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ فِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَكَفَّ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَذَى شُكْرَكَ يَوْمَهُ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُهْمِسِي فَقَدْ أَذَى شُكْرَ لَيْلَتِهِ

حضرت عبد اللہ بن غنم رضی اللہ عنہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت ان کلمات کو کہے اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ فِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَكَفَّ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ (یعنی اے اللہ جو چیز کہ حاصل ہوئی مجھ کو صبح کے وقت تیری نعمتوں میں سے یا کسی (دوسرے) کو تیری مخلوقات میں سے پس وہ صرف تیری طرف سے ہے۔ کوئی تیرا شریک نہیں ہے ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لئے ہے اور تیرے ہی لئے شکر ہے) اُس نے اُس دن کے شکر کو ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت ان کلمات کو کہا اُس نے رات کا شکر ادا کر دیا (ابوداؤد۔

رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

سوتے وقت کی دعا

۲۲۹۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِدَائِهِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ قَالِقِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو کہتے اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ قَالِقِ

فَالِقَ الْاُحْيٰى وَ النَّوْمِ مِنْزِ التَّوْبَةِ وَ الْاِنْجِيلِ وَ الْقُرْاٰنِ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اَخِذُ بِنَاصِيَتِهِ
اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ
بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ
الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْنِ عَنِّي
الدَّيْنَ وَ اَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ الْمُتَرِيْمِيُّ وَ ابْنُ مَاجَهَ

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اِخْتِلَافٍ كَثِيْرٍ)

شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اَخِذُ بِنَاصِيَتِهِ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ
الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ
دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْنِ عَنِّي الدَّيْنَ وَ اَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ
یعنی اے پروردگار ہر چیز کے، اے بھارتے والے دالے اور گھٹلی کے، اے
تارنے والے تورات، انجیل اور قرآن کے۔ پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ میں
شر والی چیز کے شر سے جس کی پشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں تو ہی سب سے پہلے

ہے کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں تو ہی ظاہر ہے تیرے ظہور کے اور کوئی چیز نہیں تو ہی باطن ہے تجھ سے زیادہ باطن (پوشیدہ)
کوئی چیز نہیں۔ مجھ پر جو فرض ہے اس کو ادا کر دے اور افلاس سے مجھ کو بے پردا بنا دے یعنی مجھ کو کسی کا محتاج بنا (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور اس
کو مسلم نے بھی قدرے اختلاف کے ساتھ روایت کیا)۔

۲۲۹۷ وَعَنْ أَبِي اَازِهِرٍ اَلَا نَمَادِي اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنْ
اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اَعْفِ عَنِّيْ ذَنْبِيْ وَ اَحْسِ اَشْيَاطِيْ وَ قُلِّ رِهَانِيْ
وَ اجْعَلْنِيْ فِي النَّدَى الْاَعْلٰى

۲۲۹۸ وَعَنْ اَبِي عَمْرٍَا اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ
وَ اَوَانِيْ وَ اَطْعَمَنِيْ وَ سَقَانِيْ وَ الَّذِيْ مَتَّ
عَلَيَّ فَافْضَلْ وَ الَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاجْزَلْ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَلِيْكَهُ
وَ اِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو الازہر انہاری رحمہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے بستر پر جاتے تو کہتے بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اَعْفِ عَنِّيْ ذَنْبِيْ وَ اَحْسِ اَشْيَاطِيْ وَ قُلِّ رِهَانِيْ وَ اجْعَلْنِيْ فِي النَّدَى الْاَعْلٰى
(یعنی خدا کے نام سے اپنے پہلو کو بستر پر رکھتا ہوں۔ یعنی سوتا ہوں اے اللہ
بخش دے میرے گناہ اور دور کر مجھ سے بُرے شیطان کو اور آزاد کر میرے
نفس کو (بندوں کے حق سے) اور مجلسِ علی میں مجھ کو شامل کرے)۔ (ابوداؤد)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب
اپنے بستر پر جاتے تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَ اَوَانِيْ وَ اَطْعَمَنِيْ
وَ سَقَانِيْ وَ الَّذِيْ مَتَّ عَلَيَّ فَافْضَلْ وَ الَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاجْزَلْ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَلِيْكَهُ وَ
اِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کو
ہیں جو کافی ہے مجھ کو اور جس نے جگہ دی ہے مجھ کو اور جس نے کھلایا مجھ کو اور
جس نے پلایا مجھ کو اور وہ خدا جس نے احسان کیا مجھ پر اور زیادہ دیا اور وہ خدا
جس نے پناہ مانگا ہوں دوزخ کی آگ سے۔) (ابوداؤد)

جس نے دیا مجھ کو اور بہت دیا ساری تعریف خدا ہی کے لئے ہے ہر حال میں۔ اے پروردگار ہر چیز کے مالک ہر چیز کے اور معبود ہر چیز کے میں تیرے ذریعہ
پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آگ سے۔ (ابوداؤد)

بے خوابی دور کرنے کی دعا

۲۲۹۹ وَعَنْ بَرْيَدَةَ قَالَتْ شَكَى خَالِدُ بْنُ اَلْوَلَيْدِ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا
اَنَامَ اللَّيْلُ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ
رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَ مَا اَخْلَقْتَ وَ رَبِّ الْاَرْضَيْنِ

حضرت بربدہ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے برسیل شکایت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو بے خوابی کے سبب رات کو
نمید نہیں آتی؟ آپؐ فرمایا جب تو اپنے بستر پر جائے تو یہ کلمات کہہ اَللّٰهُمَّ
رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَ مَا اَخْلَقْتَ وَ رَبِّ الْاَرْضَيْنِ وَ مَا اَخْلَقْتَ كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يُّفَرِّطَ عَلَيَّ

وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبُّ الشَّيْطَانِ وَمَا أَضَلَّتْ لَنْ لِي
جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَهْرُطَ عَلَيَّ
أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَتَّبِعُنِي عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ
إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكِيمُ بْنُ ظَهْرِ بْنِ الرَّائِي
قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ.

أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَتَّبِعُنِي عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ (یعنی اے پروردگار ساتوں آسمانوں اور اس چیز کے جس پر تو
آسمان سایہ کئے ہوئے ہیں اور اے پروردگار زمینوں کے اور اس چیز کے جس کو زمینیں
اٹھائے ہوئے ہیں (مخلوقات)۔ اور اے پروردگار شیطانوں اور اُن لوگوں کے جن کا
گمراہ کیا ہے شیطانوں نے تو مجھ کو پناہ دینے والا بن جا اپنی ساری مخلوقات کے
شر سے یعنی بچا تو مجھ کو اس سے کہ تیری مخلوقات میں سے مجھ پر کوئی زیادتی کرے
یا ظلم کرے۔ تیرا پناہ مانگنے والا غالب ہے اور تیری تعریف اگر القدر ہو اور تیرے سوا
کوئی معبود بندگی کے لائق نہیں)۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا اسی اسناد قوی نہیں جو حکیم بن ظہیر راوی کی حدیث بعض محدثین نے چھوڑ دی ہیں۔

فصل سوم صبح و شام کی دعا

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب صبح
کرے تم میں سے کوئی شخص تو یہ کہے اَصْبَحْنَا وَاصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَفَضَّلَهُ وَبَرَكَّتْهُ
وَهَذَا أَهْوَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ وَشَرِّ مَا يَلْقَاهُ (یعنی صبح کی کم
نے اور صبح کی ملک نے خاص خدا کے واسطے جو پروردگار ہے دونوں جہان کا
اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اُس دن کی یعنی کشادگی اُس دن
کی، مرد اس دن کی نور اس دن کا، برکت اس دن کی اور پناہ مانگتا ہوں

۲۳۰۰ عَنْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَصْبَحْنَا
وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَفَضَّلَهُ وَ
بَرَكَّتْهُ وَبَرَكَّتْهُ وَهَذَا أَهْوَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى
فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیرے ذریعہ اس چیز کی برائی سے جو اس دن میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جو اس دن کے بعد ہے) اور اسی طرح شام کو کہے۔ (ابوداؤد)
۲۳۰۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ
لِي فِي يَابِتِ اسْمُكَ تَقُولُ كُلَّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ
عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ
عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُكْرِرُهَا
ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَقَالَ
يَا بَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُو بِهِمْ فَأَنَا حَبِيبٌ أَنْ أَسْتَقِي بِسُلَّتِهِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبد الرحمن بن ابی آؤفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صبح کے وقت یہ پڑھتے اَصْبَحْنَا وَاصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
وَالْكَبْرُ لِلَّهِ وَالْعِزَّةُ لِلَّهِ وَالْخَلْقُ لِلَّهِ وَالْأَمْرُ لِلَّهِ وَاللَّيْلُ
وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلَّهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا

۲۳۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ
الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْكَبْرُ لِلَّهِ وَالْعِزَّةُ
لِلَّهِ وَالْخَلْقُ لِلَّهِ وَالْأَمْرُ لِلَّهِ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ مَا

سَكَنَ فِيهِمَا يَلَهُ اللَّهُ أَجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا
النَّهَارِ صَلَاحًا وَآخِرَهُ نَجَاحًا وَآخِرَهُ
فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَذَكَرَهُ التَّوَاتُؤُ
فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ مِنْ وَابِيَةِ ابْنِ السَّيِّ

النَّهَارِ صَلَاحًا وَآخِرَهُ نَجَاحًا وَآخِرَهُ
فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَذَكَرَهُ التَّوَاتُؤُ
فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ مِنْ وَابِيَةِ ابْنِ السَّيِّ

ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ اس دن کے آغاز کو نیکی کا سبب بنا اور اس دن کے درمیان کو کامیابی اور فلاح کا ذریعہ قرار دے اور اس دن کے آخر کو
خلاصی اور نجات کا وسیلہ بنا۔ اے بڑے رحم کرنے والے۔ (نوآوری نے اس کو کتاب الاذکار میں ابن سنی سے روایت کیا۔)

۲۳۰۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَافٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُنَا
عَلَى فِطْرَةٍ إِلَى سَلَامٍ وَكَلِمَةِ الْإِسْلَامِ وَعَلَى
دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى
مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
الْمُشْرِكِينَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبدالرحمن بن ابی راف کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صبح کو یہ پڑھا کرتے تھے اَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةٍ إِلَى سَلَامٍ وَكَلِمَةِ
الْإِسْلَامِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى
مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (یعنی صبح
کی ہم نے دین اسلام پر اور کلمہ توحید پر اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے دین پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم کے دین پر جو باطل سے بیزار تھا اور
دین حق کی طرف متوجہ تھا اور شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا) (احمد دارمی)

باب الدعوات في الأوقات مختلف اوقات کی دعاؤں کا باب

فصل اول

اولاد کو شیطان کیسے محفوظ رکھا جاسکتا ہے

۲۳۰۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا ارَادَ أَنْ يَأْتِيَ
أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ مَا دَرَقْتَنَا
فَإِنَّهُ أَنْ يَقْدِرَ رَبُّنَا لَنَا وَلَدًا فِي ذَلِكَ لَمْ يَفْرَكْ ...
شَيْطَانٌ أَبَدًا -

حضرت ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ یہ دعا
پڑھے بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا دَرَقْتَنَا -
(یعنی مدد چاہتے ہیں ہم اللہ کے نام سے اے اللہ دور رکھ شیطان کو اس
جو ہم کو عطا فرمائے پس اگر مقدر ہو امر و عورت کے لئے بچہ اس جماع میں تو
اس کو شیطان کبھی نقصان نہ پہنچائے گا۔ (بخاری و مسلم)

شدت فکر و غم کے وقت آپ کی دعا

۲۳۰۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ عِنْدَ الْكَوْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت غم میں
اور فکر و غم کے وقت کہا کرتے تھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ
وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ - (یعنی کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو بزرگ اور بربد بار ہے پروردگار
عرش عظیم کا کوئی معبود اس کے سوا نہیں پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار
ہے زمین کا اور پروردگار ہے عرش کرم کا۔ (بخاری و مسلم)

غصہ کرنے کی ترکیب

۲۳۰۶ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ اسْتَبَدَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُتِحَ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَاحِدُهُمَا يَسْتَبِ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ امْرَأَ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ يَكُنْ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا تَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ أَخُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعْ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ تَكُنْ بِمَجْنُونٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلیمان بن مرزوق کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو شخصوں نے آپس میں گالیاں دیں۔ ان میں ایک شخص دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اس کو کہے تو سارا غصہ جاتا رہے (اور وہ کلمہ یہ ہے) اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ شیطان رجیم سے) صحابہؓ نے اس شخص سے کہا تو نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس شخص نے کہا میں دیوانہ نہیں ہوں (یعنی پکڑ دیوانہ سے پڑھنے کو کہا جاتا ہے اور میں دیوانہ نہیں ہوں یہ شخص کوئی گنوار یا منافق یا دین میں پختہ نہ ہوگا۔) (بخاری و مسلم)

مرغ فرشتے کو دیکھ کر بانگ تپا ہے اور گدھا شیطان کو دیکھ کر بیگتا ہے

۲۳۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ مِصْبَاحَ الدِّيْنِ فَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ قُضْبِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرغ کے بولنے کی آواز سنو تو خدا سے اس کا فضل طلب کرو اس لئے کہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو خدا کے ذریعہ پناہ مانگو شیطان سے اس لئے کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

سفر کے وقت کی دعا

۲۳۰۸ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالنَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِلْنَا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ ائْتُونَ تَائِبُونَ عَامِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ - (دَوَاۓُ مُسْلِمٍ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانے کے لئے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ دعا کرتے سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالنَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِلْنَا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ (یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے فرمان بردار کی ہماری یہ سواری اور ہم کو اس کی طاقت حاصل نہیں تھی اور اپنے پروردگار کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنے سفر میں نیکی اور تقویٰ اور وہ عمل جس سے تو راضی ہو، اے اللہ! آسان کر ہم پر ہمارے سفر کو اور لیٹ دے تو اس کی دُرازی کو ہمارے واسطے۔ اے اللہ! تو ہمارا نگہبان ہے اس سفر میں اور خبر گیراں ہے ہمارے گھر کے آدمیوں کا۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ سفر کی مشقت سے اور بُری حالت یا بُری خبروں کے دیکھنے سے اور واپسی کی بُرائی سے۔ اپنے اہل و عیال میں) اور جب آپ سفر سے واپس آتے تب بھی یہ

کلمات کہتے اور واپسی پر یہ الفاظ زیادہ کہتے اَعْبُدُونَ تَابِعُونَ عَابِدُونَ لَدُنَّا حَامِدُونَ (یعنی پھر کوٹنے والے (سفر سے) لامنتی کے ساتھ اپنے وطن کو توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں اور تعریف کرنے والے ہیں۔ (مستلم)

۴۔ حضرت سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگتے تھے

۲۳۰۹ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّدُ مِنْ وَغْتَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمَقْلَبِ وَالْحُكْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَاتِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ -

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو پناہ مانگتے سفر کی صعوبت اور تکلیف سے اور بُری حالت میں واپسی سے اور حالت کے بدل جانے سے اور مظلوم کی بددعا اور اہل و عیال کو بُری حالت میں دیکھنے سے۔

کسی نئی جگہ ٹھہرتے وقت کی دعا

۲۳۱۰ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مِنْزَلًا فَقَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّكَ شَيْءٌ حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ مَنَزِلِهِ ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت خولہ بنت حکیم کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص کسی مکان میں جا کر اترے تو یہ کہے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلموں کے ذریعہ اس چیز کی بُرائی سے جو پیدا کی ہے) تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس مکان سے کوچ کرے۔ (مسلم)

حضرت خولہ بنت حکیم کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص کسی مکان میں جا کر اترے تو یہ کہے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلموں کے ذریعہ اس چیز کی ہر اشی سے جو پیدا کی ہے) تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ

رات میں ضرور نقصان سے بچانے والی دعا

۳۳۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقَرٍ لَدَا عَنِّي أَبَا دَحَةَ قَالَ مَا لَوْحَدَ حَيَاةٍ أَصْبَيْتُ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَعْمُرْكَ - (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اذیت پانی میں نے ایک بچھو کے کاٹنے سے جس نے کل رات مجھ کو کاٹا۔ آپ فرمایا اگر تو شام کے وقت ان کلمات کو کہنا اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو بچھو تجھ کو ضرر نہ پہنچاتا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اذیت پائی میں نے ایک بچھو کے کاٹنے سے جس نے کل رات مجھ کو کاٹا۔ آپؐ فرمایا اگر تو شام کے وقت ان کلمات کو کہنا اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو (بچھو) تجھ کو ضرر نہ پہنچے گا۔ (مسلم)

حالت سفر میں صبح کے وقت کی دعا

۲۳۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
كَانَ فِي سَفَرٍ أَسْعَدَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ مُحَمَّدٌ
وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا رَبَّنَا صَاحِبَيْنَا وَافْضِلْ عَلَيْنَا
عَاذُكَ يَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سحر کا وقت ہوتا تو یہ کہتے تھے سَمِعَ سَامِعٌ مُحَمَّدٌ اللّٰهُ وَحُسَيْنٌ بِلَاحِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبُنَا وَاقْضِلْ عَلَيْنَا عَائِدًا يَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ۔ (یعنی سنا سننے والے نے میری (خدا کی) تعریف کرنے کو اور اس

جہاد، حج اور عمرہ سے ایسی کے وقت آپ کی دعا

۲۳۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ

وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يَكْبُرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ائْتِمُّونَ عَائِدُونَ تَائِبُونَ عَائِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَنُصْرَةَ اللَّهِ وَوَعْدَهُ لَا تَصِرُ عِبْدَةً وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ - (بخاری و مسلم)

غزوہ احزاب کے موقع پر مشرکین کے حق میں آپ کی بددعا

۲۳۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمَشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمِهِمْ وَ ذَلِّزِهِمْ - (متفق عليه)

حضرت عبد اللہ بن ابی آدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احزاب کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے لئے بددعا کی اللہم منزل الکتاب سریع الحسب اللہم اہزم الہزب اللہم اہزمہم وذلزلہم (متفق علیہ)

ہمان اور میزبان کے لئے کچھ مسنون باتیں

۲۳۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ فَقَرَّبَنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَطَبْخًا فَكَلَّ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِنْتِي فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوْءَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّابَةَ وَالْوُسْطَى فِي رِوَابِيَةٍ فَيَجْعَلُ يُلْقِي النَّوْءَ عَلَى ظَهْرِ أَصْبَعَيْهِ السَّابَةَ وَالْوُسْطَى ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ فَقَالَ أَتَى وَ أَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ أَدْعُ اللَّهُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيهَا وَ رَزَقْهُمْ وَ اغْفِرْ لَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ - (رواہ مسلم)

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں ہمان ہوئے ہم آپ کی خدمت میں کھانا لے گئے اور وہ مالیدہ کی ایک قسم تھی آپ اس میں سے تناول فرمایا پھر آپ کے سامنے خشک کھجوریں لائی گئیں۔ پس آپ خشک کھجوریں تناول فرماتے اور انگلیوں کو ہاتھ میں جمع کرتے جاتے پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ پانی پیا (پھر جب آپ چلنے لگے) تو میرے بائیں ہاتھ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے عرض کیا، خدا سے ہمارے لئے دعا فرمائیے تو آپ یہ دعا کی اللہم باریک لہم فیہا رزقہم و اغفر لہم و ارحمہم لے اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور ان پر بخشش و رحم کر۔ (مسلم)

فصل دوم

ہلال دیکھنے کے وقت کی دعا

۲۳۱۶ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلَةَ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَدِّي وَرَبِّكَ اللَّهُ - (رواہ الترمذی - و قتال هذا حديث حسن غريب)

حضرت طلحہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو کہتے اللہم اہلۃ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ردی و ربک اللہ (ترمذی - یہ حدیث حسن غریب ہے - و قتال هذا حديث حسن غريب)

مبتلا مصیبت کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا

۲۳۱۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَ - (بخاری و مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى الْكَثِيرِ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ كَمَا مَتَا مَا كَانَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَتَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ بِالرَّادِيِّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ)۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو مبتلائے مصیبت دیکھے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہِ وَفَضَّلَنِیْ عَلَی الْکَثِیْرِ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے مجھ کو اس چیز سے جس میں مبتلا کیا تجھ کو اور فضیلت دی مجھ کو اپنی بہت سی مخلوقات پر) تو اس کو وہ مصیبت کبھی نہ پہنچے گی خواہ کوئی مصیبت ہو۔ (ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار قوی راوی نہیں ہے)۔

بازار میں پڑھنے کی دعا اور اس کی فضیلت

۲۳۱۸ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفٍ حَسَنَةٍ وَفِيهَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفٍ سِتْرَةٍ وَدَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفٍ دَرَجَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَتَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ مَنْ قَالَ فِي سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيهِ بَدَلٌ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ)۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار جاے اور کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور دوسرا ہے اُس سے دس لاکھ بُرائیاں اور بلند کرتا ہے اس کے دس لاکھ درجے اور بناتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک گھر۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنۃ میں مَنْ قَالَ فِي سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيهِ بَدَلٌ کے الفاظ میں

دنیا کی نعمت پوری نعمت نہیں

۲۳۱۹ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعَمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعَمَةِ قَالَ دَعْوَةً أَرْجُو بِهَا خَيْرًا فَقَالَ إِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعَمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ وَالْفُوزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَحَبَّ لَكَ قَسْلٌ وَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ الْبَلَاءَ فَسَلَّهُ الْعَافِيَةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے دیکھا - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں) آپ نے اُس شخص سے پوچھا پوری نعمت کیا چیز ہے اس نے کہا یہ دعا ہے اور میں امید رکھتا ہوں زیادہ مال کی۔ آپ نے فرمایا پوری نعمت بہشت میں داخل ہونا اور دوزخ سے نجات پانا ہے پھر آپ نے اُس شخص کو یہ کہتے سنا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (یعنی اے بزرگی اور بخشش کے مالک) آپ نے فرمایا تیری دعا قبول کی گئی، پس مانگ تو۔ اور آپ نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الصَّبْرَ (اے اللہ میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں) آپ نے فرمایا تو نے خدا تعالیٰ سے بلا مانگی تو اس سے عافیت کو مانگ۔ (ترمذی)

کفارة المجلس

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص

۲۳۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مُجْلِسًا فَكُنْتُ فِيهِ لَغَطُهُ فَقُلْتُ
قَبْلَ أَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفْرَكَ
مَا كُنْتُ فِي مُجْلِسِهِ ذَلِكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ
فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى -

کسی ایسی جگہ بیٹھے جہاں بے فائدہ باتیں زیادہ ہوں اور وہاں سے اٹھنے
سے پہلے یہ کہے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ تو بخشا جاتا ہے اس کے لئے جو کچھ اس مجلس
میں ہوا -
(ترمذی - بیہقی)

سوار ہونے کی دعا

۲۳۲۱/۱۸ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نَبِيٍّ قَالَ لَمَّا دَخَلَ
رَجُلٌ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهِ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا
وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ
صَبَّحَكَ فَقِيلَ مِنْ آيِ شَيْءٍ صَبَّحْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَ
كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ صَبَّحَكَ فَقُلْتُ مِنْ آيِ شَيْءٍ
صَبَّحْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ
عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَقُولُ اللَّهُ
يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ عَدِيٌّ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کی سواری کے لئے جانور لایا گیا انھوں نے
جب رکاب میں پاؤں رکھا تو کہا بِسْمِ اللَّهِ اور جب پشت پر سوار ہوئے
تو کہا الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اس کے بعد کہا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا
وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ پھر تین بار الحمد للہ
کہا تین بار اللَّهُ أَكْبَرُ کہا اور پھر کہا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (یعنی پاک ہے
تو اے اللہ) میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخش دے تو مجھ کو اس لئے کہ
گناہوں کو تو ہی بخشا ہے اس کے بعد وہ بیٹھے پوچھا گیا امیر المؤمنین آپ کیوں
بیٹھے؟ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اسی
طرح کیا جس طرح میں نے کیا۔ پھر آپ بیٹھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ کس
چیز نے آپ کو ہنسایا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے
جب وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو بخش دے اور اللہ تعالیٰ
یہ شکر کہتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

(احمد - ترمذی - ابوداؤد)

دعا رخصت و وداع

۲۳۲۲/۱۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلْيَقُولُ اسْتَوْدِعْ اللَّهَ دِينَكَ وَآمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ
وَفِي رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ -
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ
بَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا لَمْ يُذَكِّرُوا آخِرَ عَمَلِكَ
ابوداؤد - ابن ماجہ (اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں لفظ آخِرَ عَمَلِكَ مذکور نہیں ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو رخصت
کرتے تو اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے اور اُس وقت تک نہ چھوڑتے
جب تک کہ وہ خود آپ کے ہاتھ کو نہ چھوڑتا اور پھر فرماتے اسْتَوْدِعْ اللَّهَ دِينَكَ
وَآمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ (یعنی سپرد کیا میں نے اللہ کو دین تیرا اور امانت
تیری اور آخری عمل تیرا) اور ایک روایت میں وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ ہے (ترمذی -

۲۳۲۳/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطْبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَبِشَ
قَالَ اسْتَوْدِعْ اللَّهَ دِينَكُمْ وَآمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ
أَعْمَالِكُمْ -
رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ

حضرت عبد اللہ خطیبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو
رخصت فرماتے تو کہتے اسْتَوْدِعْ اللَّهَ دِينَكُمْ وَآمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ
أَعْمَالِكُمْ -
(ابوداؤد)

فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔
(رواہ احمد و ابوداؤد)
ہی اور تیرے ذریعہ ان کی بُرائیوں سے پناہ مانگتے ہیں (احمد ابوداؤد)

گھر سے نکلنے وقت آپ کی دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر نکلتے تو کہتے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَ اَوْ نَنْصِلَ اَوْ نَظْلَمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَظْلَمَ اَوْ نَظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا رَیْعِنِیْ گھر سے نکلتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے، میں نے بھروسہ کیا اللہ پر ہم پناہ مانگتے ہیں تیرے ذریعہ اس سے کہ ہم بھلسیں ہم یا گمراہ ہوں ہم یا ظلم کریں ہم یا ظلم کئے جائیں یا جہالت کریں ہم یا جہالت کی جائے ہم پر۔ (احمد ترمذی۔ نسائی) اور ابوداؤد و ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گھر سے باہر نکلتے تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضِلَّ اَوْ اُضِلَّ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی جب گھر سے باہر نکلے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ جب وہ یہ کلمات ادا کرتا ہے تو فرشتہ اس کے جواب میں کہتا ہے هُدِیْتَ وَوَقِیْتَ وَوَقِیْتَ رَیْعِنِیْ اے اللہ کے بندے ہدایت دیا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو اور محفوظ رہا تو (پس یہ سُکر) شیطان ہٹ جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تو کیونکر اس شخص پر قابو پاسکتا تھا جو ہدایت کیا گیا، کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا بُرائیوں سے۔ (ابوداؤد اور ترمذی نے اسے لے شیطان تک روایت کیا ہے)

گھر میں داخل کے وقت کی دعا

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْجِبِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَحَسْبُنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں (گھر میں) داخل ہونے کی اور بھلائی (گھر سے) باہر نکلنے کی، اللہ کے نام سے داخل ہوتے ہیں گھر میں اور اللہ ہی پر جو ہمارا رب ہے بھروسہ کیا ہم نے) اس کے بعد گھر والوں کو سلام علیک کرے۔ (ابوداؤد)

دولہا اور دلہن کے لئے دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی نکاح کرنے والا کے لئے دعا کرتے تو یہ فرماتے بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَکُمَا فِیْ

۲۳۲۹ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَ اَوْ نَنْصِلَ اَوْ نَظْلَمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَظْلَمَ اَوْ نَظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا رَیْعِنِیْ۔ (رواہ احمد و الترمذی و النسائی و قال الترمذی هذا حديث حسن صحيح۔ و فی رواية ابی داؤد ابن ماجہ قالت اُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ كَرْفَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضِلَّ اَوْ اُضِلَّ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ۔

۲۳۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهُ حَبِیْبُنِیْ هُدِیْتَ وَوَقِیْتَ وَوَقِیْتَ فَيَنْتَحِيْ لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُوْلُ شَيْطَانُ اَخْرَجْتُكَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوَقِیْ۔ (رواہ ابوداؤد و روی الترمذی اِلَّا قَوْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ)۔

۲۳۳۱ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ اَنَّ اشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَاخَرَ الرَّجُلُ بَيْنَهُ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْجِبِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَحَسْبُنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيْسَلِّمْ عَلَى اَهْلِهِ۔

(رواہ ابوداؤد)

۲۳۳۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ اِلَّا نِسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ (یعنی اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے اور تم دونوں (میاں بیوی) کو برکت دے اور جمع کرے تم دونوں میں بھلائی کو۔
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
 أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

نکاح کرنے والے کی دعا

۲۳۳۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ
 كُفَّ أَمْرَهُ أَوْ شَتَّى خَارِ مَا فَلَئِمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
 وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اسْتَدْرَى بَعِيرٌ أَخْلَاخَهُ
 بِذُرْوَةِ سَنَامِهِ وَلَيَقْلُ مِثْلَ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ
 فِي السَّرَاةِ وَالْخَادِمِ لِيَأْخُذَ بِنَاصِيَتِهَا وَ
 لِيُدْعِيَ بِالْبَرَكَاتِ
 (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمر بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی کسی نکاح کرے یا کوئی غلام خریدے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ (یعنی اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اُس کی بھلائی اور اس کے اخلاق کی خوبی کو اور پناہ چاہتا ہوں تیرے ذریعہ اس کی بُرائی اور اس کے اخلاق کی بُرائی سے) اور جب اونٹ خریدے تو اس کے گویان کو کمرے کی کلمات کہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عورت اور غلام کی پیشانی کے بال پکڑے اور برکت کی دعا کرے۔ (ابو داؤد - ابن ماجہ)

غصہ دور کرنے کی دعا

۲۳۳۴ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللَّهُمَّ رَحِّمْنَا
 أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ
 لِي شَانِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غم زدہ کی دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ رَحِّمْنَا اَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي اِلٰی نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ لِي شَانِي كُلُّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (یعنی اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس نہ حوالہ کر مجھ کو میرے نفس کے (کہ وہ میرا سخت دشمن ہے) ایک لمحہ کے لئے بھی اور میرے سارے کاموں کو درست کر دے تیرے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں۔ (ابو داؤد)

ادائیگی و قرض کی دعا

۲۳۳۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ مِثْنِي وَدَيُّونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ
 كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللَّهُ هَبْكَ وَقَضَى عَنْكَ
 دَيْنُكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا
 امْسَيْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
 الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ غَلَبَةِ الدَّائِنِ وَ
 قَهْرِ الرَّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ هَمِّي
 وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي
 (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نہایت غم زدہ انسان ہوں رنج و غم نے مجھ کو گھیر رکھا ہے اور قرض دار بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تجھ کو ایک ایسی دعا بتلاؤں جس کو تو پڑھے تو خداوند تعالیٰ تیرے رنج و غم کو دور کرے اور تیرے قرض کو ادا کر دے۔ اس شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا تو صبح و شام یہ پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَلَبَةِ الدَّائِنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہوں بخل اور ناردی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَّبَ هَهُنَا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ
وَأَبْنُ عَبْدِكَ وَأَبْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِي
بِيَدِكَ مَاضٍ فِي حَكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ
بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَّتٌ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلَهُ
فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَنْ
أَسْتَثْنِيَّ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ
أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَيْجَ قَلْبِي وَجَلَاءَ هَيْبَتِي
وَعَنِّي مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ عَمَّهُ
وَأَبْدَلَهُ بِهِ قَرَحًا (رَوَاهُ رِزْمِيُّ)

سے مانگتا ہوں ہر اس نام کے وسیلہ سے جو تو نے اپنے لئے اختیار فرما کر لیا ہے یا اپنی کتاب میں اس کو نازل کیا ہے یا اپنی مخلوقات میں سے کسی
دیکھا یا ہے یا اختیار کیا ہے اس کو تو نے اپنے خزانہ غیب میں یہ کہ بنا کر تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور کر دے قرآن کو میرے غم و فکر کا زائل کرنے
الا جو بندہ ان کلمات کو کبھی کبھ کا خداوند تعالیٰ اس کے فکر و غم کو دور کرے گا اور اس کے بدلے خوشی عطا فرمائے گا۔ (ریزینی)

بلندی پر چڑھتے اور اترتے وقت تکبیر تسبیح پڑھنا

۲۳۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا إِذَا أَصْعَدُنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا
۳۷ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے
اُنزلْنَا سَبَّحَاتٍ۔ اور جب نیچے اترتے تو سُبْحَانَ اللَّهِ کہتے۔ (بخاری)

غصہ دور کرنے دعا

۲۳۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
۳۸ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَرِهَ أَمْرًا يَقُولُ يَا قَوْمُ
يَرْحَمُكَ اسْتَعِثْتُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمُحْفَظٍ)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بات سے رنجیدہ
ہوتے تو کہتے یا قَوْمُ يَا قَوْمُ يَرْحَمُكَ اسْتَعِثْتُ (یعنی اے زندہ اے قائم
رکھنے والے (مخلوق کے) میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں)۔
(ترمذی اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

۲۳۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَقَوْمُ
۳۹ الْخُدْرِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ فَقَدْ
بَلَغَتْ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِدَ قَالَ نَعَمْ اللَّهُمَّ اسْتَعِثْ
عَوْدًا تَبَاوَأْنَا مِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللَّهُ
وَجْوهَ أَعْدَائِهِم بِالرَّيْحِ وَهَزَمَهُ اللَّهُ بِالرَّيْحِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے خندق کے دن حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی دعا ہے جس کو ہم پڑھا کریں؟
(آپ تو) ہمارے دل گردن تک پہنچ گئے ہیں (یعنی سخت دشواریاں لاحق
ہو گئی ہیں) آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو
(یعنی اے اللہ ہمارے عیوب کو چھپالے اور خوف سے ہم
کو امن میں رکھ) راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا سے
دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اللہ تعالیٰ نے جھگڑا ہوا سے اُن کو نبردی۔ (احمد)

بازار میں آنحضرت کی دعا

۲۳۲۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
۴۰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ
حضرت بُرَیْدَةُ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار تشریف
لے جاتے تو کہتے بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفَقَةً خَاسِرَةً (یعنی اللہ کے نام کے ساتھ میں (بازار میں) آیا۔ اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ بازار کے اندر ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تیرے ذریعہ اس کی اور جو خیریں اس کے اندر ہیں ان کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس (بازار کے) معاملہ میں میں نقصان اور ٹوٹے کو پہنچوں۔) (بیہقی)

بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ فصل اول

بلا، بد بختی، بری تقدیر اور دشمن کی خوشی سے خدا کی پناہ مانگو

۲۳۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُحْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پناہ مانگو خدا کے ذریعہ مشقت کی بلا سے اور بد بختی کے پہنچنے سے، بری تقدیر سے، دشمنوں کے خوش ہونے سے۔ (بخاری و مسلم)

۲ محضرت کن چیزوں سے پناہ مانگتے تھے

۲۳۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفُتْنَةِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اللہم! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفُتْنَةِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں آنے والی مصیبت کے غم اور پیش آمدہ تکلیف سے، عاجزی سے، ہستی اور کاہلی سے اور نامردی و بخل سے، قرض کے بوجھ سے اور آدمیوں کے غلبہ سے۔) (بخاری و مسلم)

۲۳۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَعْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ التَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ عَذَابِ النَّارِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ عَذَابِ النَّارِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ عَذَابِ النَّارِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اللہم! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَعْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ التَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ عَذَابِ النَّارِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں مسی سے بڑھاپے سے قرض سے اور گناہ سے۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے آگ کے فتنہ سے قبر کے عذاب سے دولت کے فتنہ سے افلاس کے فتنہ کی بُرائی سے اور مسیح و دجال کے فتنہ سے)

ہے اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھوئے اور میرے دل کو ایسا پاک و صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ اور میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری ڈال دے جتنی کہ مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۲۷ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ وَالْجَبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ فَإِذَا عَذَابُ الْقَبْرِ أَلَّهْمَّ أَنْتَ نَفْسِي تَقُولُهَا وَرُكْبَتَايَ أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ رُكْبَتَايَ وَلَيْسَ بِهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا (يعني اے اللہ میں تیرے ذریعہ عاجزی سے پناہ مانگتا ہوں اور کاہلی، نامردی، بخل، بڑھاپے اور قہر کے عذاب سے۔ اے اللہ میرے نفس کو پرہیزگاری، عطا فرما اور پاک کر دے تو مجھ کو، کیوں کہ) پاک کرنے والوں میں تو بہترین ذات (ردۃ مسلیم)

ہے تو میرا کارساز ہے اور مالک ہے۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو نفع نہ دے اور اُس قلب سے جو خدا کے ذکر سے تسکین پائے اور اُس نفس سے جو حرص کی زیادتی کی وجہ سے کبھی سیر نہ ہو اور اُس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ (مسلم)

۲۳۲۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی ہے اللہم انی اعوذ بک من زوال نعمتک و تحوّل عافیتک و فجاءۃ نقمۃک و جمیع سخطک (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے تیری عافیت کی

تبدیلی سے اور تیرے ناگہانی عذاب اور تیرے غصوں سے۔) (مسلم)

۲۳۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس کام کی بُرائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی بُرائی سے جو میں نے نہیں کیا۔) (مسلم)

۲۳۵۰ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُكَ خَاصَمْتُكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَيُّ وَالْحَيُّ وَالْحَيُّ (یعنی تیری اطاعت کی میں نے تجھ پر ایمان لایا میں تجھ پر بھروسہ کیا میں نے اور تیری طرف رجوع کی میں نے اور تیری مدد سے لڑتا ہوں میں۔ اے اللہ! تیری عزت کے ذریعہ میں پناہ چاہتا ہوں۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ اس سے گمراہ کرے تو مجھ کو، تو زندہ ہی ایسا زندہ کہ نہ مرے گا اور جن و انس میں کے۔) (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۲۳۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْآرِيعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا

يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْجَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس علم سے جو نفع نہ دے۔ اس دل سے جو عاجزی نہ کرے۔ اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ اس دعا سے جو سنی نہ جائے)۔
(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے اسے حضرت عبداللہ بن عمرو سے اور نسائی نے دونوں سے روایت کیا ہے)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے (جو یہ ہیں) نامردی، بخل، عمر کی برائی، شینہ کے فتنے یعنی بداندیشی، بد عقیدگی وغیرہ اور عذاب قبر سے۔
(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دُعائیں) یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُظْلَمَ اَوْ اُظْلِمَ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں افلاس سے، نیکیوں کی کمی سے یا مال کی کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دُعائیں) یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاۗءِ وَالتَّفَاۗقِ وَسُوۡءِ الْاَخْلَاقِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں خلاف اور نفاق سے اور بد اخلاقی سے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَانَّهُ یَبْسُ الضَّجِیجِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَاۗنَةِ فَانَّهَا یُبْسُ الْبَطَانَةِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں بھوک اور فاقہ سے کہ وہ بدترین ہم خواب ہے اور پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کہ وہ بد باطنی کی وجہ سرزد ہوتی ہے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجَذَامِ وَالجُنُوۡنِ وَمِنْ سَمِّ الْاَسْفَامِ۔
اور دیوانگی سے اور تمام بُری بیماریوں سے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت قطیب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں بُرے اخلاق بُرے اعمال اور بُری خواہشات (یعنی عقائد) سے)۔ (ترمذی)

عَلِمَ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْجَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

(رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و ردۃ المحتار الترمذی عن عبد اللہ بن عمر و النسائی عنہما)۔

۲۳۵۲/۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَسِيسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعَمْرِ وَفِتْنَةِ الْمَقْدَرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

(رواہ ابوداؤد و النسائی)

۲۳۵۳/۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُظْلَمَ اَوْ اُظْلِمَ۔ (رواہ ابوداؤد و النسائی)

۲۳۵۴/۱۱ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاۗءِ وَالتَّفَاۗقِ وَسُوۡءِ الْاَخْلَاقِ۔ (رواہ ابوداؤد و النسائی)

۲۳۵۵/۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَانَّهُ یَبْسُ الضَّجِیجِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَاۗنَةِ فَانَّهَا یُبْسُ الْبَطَانَةِ۔ (رواہ ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ)۔

۲۳۵۶/۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجَذَامِ وَالجُنُوۡنِ وَمِنْ سَمِّ الْاَسْفَامِ۔ (رواہ ابوداؤد و النسائی)

۲۳۵۷/۱۴ وَعَنْ طُيْبَةَ بِنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ۔ (رواہ الترمذی)

پناہ مانگنے کے سلسلہ میں ایک جامع دعا کی تعلیم

شیر بن شکر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسا تعویذ (یعنی دعا) مرحمت فرمائیے کہ میں اس کے ذریعہ پناہ مانگوں۔ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ شَرِّ بَصَرِیْ وَ شَرِّ لِّسَانِیْ وَ شَرِّ قَلْبِیْ وَ شَرِّ مَیْمَنِیْ (یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اپنی سماعت کی بُرائی، اپنی بصارت کی بُرائی، اپنی زبان کی بُرائی، اپنے دل کی بُرائی اور اپنی منی کی بُرائی سے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۳۵۸ وَعَنْ شُرَيْبِ بْنِ شَكْلٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمْنِيْ تَعْوِيْذًا اَعُوْذُ بِهِ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ شَرِّ بَصَرِیْ وَ شَرِّ لِّسَانِیْ وَ شَرِّ قَلْبِیْ وَ شَرِّ مَیْمَنِیْ۔
(رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی)

آنحضرت مہلک حادثات سے پناہ مانگتے تھے

حضرت ابوالیسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔
اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدَمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدُّیْ وَ مِنَ الْغَرَقِ وَ الْحَوْقِ وَ الْهَرَمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ لَدَيْكَ۔ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اپنے ادھر مکان گرنے سے اور اونچی جگہ سے گرنے سے اور غرق ہونے سے اور جلنے سے اور بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ پریشان کرے مجھ کو شیطان مرتے وقت اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیری راہ میں لڑتے لڑتے بھاگ کھڑا ہوں اور مارا جاؤں اور (ابوداؤد نسائی۔ اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں غم سے)۔

۲۳۵۹ وَعَنْ أَبِي الْيُسْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَدْعُوهُ اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدَمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدُّیْ وَ مِنَ الْغَرَقِ وَ الْحَوْقِ وَ الْهَرَمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ لَدَيْكَ۔
(رواہ ابوداؤد و النسائی و زاد فی روايته اخري و الغم)۔

پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مروں میں سانپ و بھجور وغیرہ کے کاٹے سے۔
ہوں میں غم سے)۔

۲۳۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمْرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذَا فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔
خدا کے ذریعہ اس کے شر سے پناہ مانگ۔ اس لئے کہ یہ تاریکی پھیلانا دینے والا ہے جب کہ بے نور ہو جائے۔ (ترمذی)

۲۳۶۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ اِلَى طَمَعٍ۔
(رواہ احمد و البيهقي في الدعوات الكبير)۔

حضرت معاذ بن نبیؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ کے ذریعہ طمع سے جو عیب دار بنادے (یعنی جس کی وجہ سے حلال و حرام کی تمیز اٹھ جائے)۔ (احمد۔ بیہقی)

۲۳۶۲ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلَهًا قَالَ اَبِيْ سَبْعَةٍ سِتًّا فِي الْاَرْضِ وَ وَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَالْتَمِمْ لِعَدُوِّكَ وَ هُبَّتِكَ قَالَ

نفس کی برائی سے پناہ مانگو

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے والد حصینؓ نے ان کے اسلام لانے سے پہلے کہ اے حصین آج کل تو کتنے خداؤں کی عبادت کرتا ہے؟ میرے والد نے کہا۔ سات زمین کے معبودوں (یعنی بتوں) کی اور ایک آسمان کے معبود کی۔ آپ نے فرمایا۔ اے حصین!

۲۳۶۲ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلَهًا قَالَ اَبِيْ سَبْعَةٍ سِتًّا فِي الْاَرْضِ وَ وَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَالْتَمِمْ لِعَدُوِّكَ وَ هُبَّتِكَ قَالَ

اللّٰهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حَصْبَتِي أَمَا إِنَّهُ لَوِ اسْلَمْتُ
عَلَيْكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِيكَ قَالَ فَلَمَّا اسْلَمَ حَصْبَتِي
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي
فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ الْهِنِّي رُشْدِي وَاعِزِّي مِن
شَرِّ نَفْسِي - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو یہ پڑھا کہ اَللّٰهُمَّ الْهِنِّي رُشْدِي وَاعِزِّي مِن شَرِّ نَفْسِي (یعنی
اے اللہ میرے دل میں ڈال دے ہدایت اور بچا مجھ کو میرے نفس کی بُرائی سے)۔ (ترمذی)

نہند میں ڈرنے سے خدا کی پناہ مانگنے کا حکم

۲۳۶۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فِزِعَ
أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
الَّتِي مَاتَ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ
هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَأَنْ تَيَحْضُرُونَ فَإِنَّهَا لَنْ
تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَعْلَمُهَا مَنْ
يَلْغُ مِنْ قَلْبِهِ وَمَنْ لَمْ يَلْغُ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي
صَلَاتِهِ لَمْ يَلْغُهَا فِي عُنُقِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهَذَا
لَفْظُهُ)

حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل
کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جو شخص نیند
میں ڈرے تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ پڑھے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الَّتِي مَاتَ
مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ
وَأَنْ تَيَحْضُرُونَ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے کامل کلمات کے
ذریعہ خدا کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کی شرارتوں سے
اور شیطان کے دسوسوں سے اور اس سے کہ میرے پاس شیطان آئیں)۔
پس شیطان اُس کو ہرگز ضرر نہ پہنچائیں گے۔ عبد اللہ بن عمرؓ ان کلمات کو
اپنے بیٹوں کو سکھاتے تھے یعنی بالغ لڑکوں کو یاد کر دیتے تھے اور بالغوں
کے لئے لکھ کر گلے میں ڈال دیتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

جنت مانگنے اور آگ سے پناہ چاہنے والوں کے لئے جنت و آگ کی سفارش

۲۳۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ
لِلَّهِمَّ ادْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمِنْ اسْتَجَابَ مِنَ النَّارِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ لِلَّهِمَّ اجْعِدْهُ مِنَ النَّارِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَمِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا
سے جنت مانگے تین بار تو جنت کہتی ہے اے اللہ اس شخص کو جنت میں
داخل کر دے اور جو شخص دوزخ کی آگ سے تین بار پناہ مانگے تو دوزخ
کہتی ہے اے اللہ محفوظ رکھ اس کو آگ سے۔ (ترمذی۔ تیسائی)

فصل سوم

سحر وغیرہ سے بچنے کی دعا

۲۳۶۵ عَنِ الْقَعْقَاعِ أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ قَالَ لَوْ لَا
كَلِمَاتٌ أَقُولُهَا لَجَعَلْتَنِي يَهُودِيًّا جِمَارًا فَقِيلَ
لَهُ مَا هِيَ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي
لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا
فَاجِدٌ وَلَا يَأْتِيهَا سَمَاءٌ إِلَّا حُصِّنَتْ مِنْهَا وَمَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ

حضرت قعقاع رحمہ کہتے ہیں کہ کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ اگر میں ان
کلمات کو نہ کہتا تو یہودی مجھ کو گدھ بنا دیتے۔ ان سے پوچھا گیا وہ کلمات کیا ہیں
تو انہوں نے کہا اَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ
مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا
فَاجِدٌ وَلَا يَأْتِيهَا سَمَاءٌ إِلَّا حُصِّنَتْ مِنْهَا وَمَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ

اللّٰهُ الْحَمْسَى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَدَأَ - (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ شے سے جو میں نے نہ سیکھی اور جن سے میں واقف نہیں اس چیز کی برائی سے جو پیدا کی اور پرکندہ کی اور برابر کی (یعنی جو چیزیں متنا سب کامل کلمات کے ذریعہ ان سے کوئی نیکی اور کوئی بدی آگے نہیں جاتی اور خدا کے ان الاعضاء بنائیں)۔ (مالک)

کفر سے پناہ مانگنی چاہیے

۲۳۶۲ وَعَنْ مُسْلِمٍ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُ لَهَا فَقَالَ أَبِي بَنِي عَمَّتِي أَخَذَتْ هَذَا فَقُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَهَا فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ - (رواه النسائي والترمذي)

حضرت مسلم بن ابی بکرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد میرے نماز کے بعد کہا کرتے تھے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (یعنی اے اللہ تعالیٰ میں تیرے ذریعہ کفر سے پناہ مانگتا ہوں اور افلاس اور قبر کے عذاب سے) میں بھی ان کلمات کو پڑھنے لگا۔ میرے باپ نے پوچھا بیٹا تو نے یہ کلمات کس سے سیکھے؟ میں نے عرض کیا آپ سے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو ہر نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ (نسائی - ترمذی)

۲۳۶۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَاللَّذَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِاللَّذَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ - (رواه النسائي)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَاللَّذَيْنِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے ذریعہ کفر سے اور قرض سے) ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ کفر کو قرض کے برابر خیال فرماتے ہیں؟ آپ فرمایا ہاں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ایک شخص نے کہا کیا کفر اور فقر دونوں برابر ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (نسائی)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

فصل اول

آنحضرت کی دعائے بخشش

۲۳۶۸ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدَّتِي وَهَذَلِي وَخَطَايَايَ وَعَمَلِي وَكُلَّ ذَلِكْ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - (یعنی اے اللہ بخش دے میری خطا کو میری نادانی کو کاموں میں میری زیادتی کو اور اس گناہ کو جس کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے۔ یا اللہ بخش دے میری اس بات کو

وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ قَدِيرٌ

جس کو میں نے ارادہ اور سنجیدگی کے ساتھ کیا ہو اور اس بات کو جو مجھے
دل لگی میں کی ہو اور ان باتوں کو جو دانستہ کی ہوں اور یہ تمام باتیںمجھ میں ہیں۔ اے اللہ بخش دے میرے پہلے گناہوں کو پچھلے گناہوں کو غنئی گناہوں، ظاہر گناہوں اور ان گناہوں کو جن کا علم مجھ سے زیادہ
تجھ کو ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پچھے مٹانے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری و مسلم)

اصلاح دنیا و آخرت کی دعا

۲۳۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَأَجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَأَجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ. (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے
تھے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِي وَ اَصْلِحْ لِيْ
دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَادِي وَ اَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِي فِيْهَا مَعَادِي
وَ اَجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَ اَجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔ (یعنی اے اللہ درست کر دے میرا دین،
وہ دین جو میرے کاموں کا محافظ ہے اور درست کر دے میری دنیا وہ
دنیا جس میں میری زندگی کافی ہے اور درست کر دے میری آخرت جس کی طر

مجھ کو جانا ہے اور میری زندگی کو زیادہ کر دے جو سب ہے نیکی کا اور بنا میرے لئے موت کو ہر بُرائی سے راحت و آرام کا سبب۔) (مسلم)

دعا ہدایت

۲۳۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالعِفَافَ وَالْغِنَى۔ (رواه مسلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتَّقٰی وَالعِفَافَ وَالْغِنٰی (اے اللہ
میں طلب کرتا ہوں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور بے پڑائی)
(مسلم)

۲۳۷۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِيْ وَسِدِّدْنِيْ وَادْكُرْ بِالْهُدٰی هِدَايَتَكَ الْكَرِيْمَ وَبِالسَّدَادِ سِدَادَكَ الشَّهِيْمَ۔ (رواه مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا تو یہ پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسِدِّدْنِيْ (یعنی اے اللہ ہدایت دے
مجھ کو اور سیدھا کر مجھ کو) جب تو ہدایت طلب کرے تو سیدھا راستہ چلنے کو تصور
میں رکھ اور جب سوال کرے تو راستی کا تو تصور کر راستی تیر کا۔ (مسلم)

نومسلم کی دعا

۲۳۷۲ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ بْنِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَسْتَعِيْزَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو مالک اشجعیؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسلام
قبول کرتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے اور پھر حکم دیتے کہ
ان کلمات سے دعا مانگا کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَ
عَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ دیا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھ کو ہدایت دے
مجھ کو عافیت سے رکھ اور رزق عطا فرما۔ (مسلم)

دنیا و آخرت کے تمام مقاصد کی جامع دعا

۲۳۷۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَايِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا لیا کرتے تھے:
اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ

فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتِ الْعَافِيَةَ وَالْعَافَا
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
ابن ماجہ - (ترمذی - ابن ماجہ)

محبت الہی کی طلب کے لئے دعا -

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۳۷۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ
اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ
اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أَحِبُّ فَأَجْعَلْهُ قُوَّةً لِي
فِيمَا أَحِبُّ اللَّهُمَّ مَا رَزَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أَحِبُّ
فَأَجْعَلْهُ قَدْرًا عَلَيَّ فِيمَا أَحِبُّ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اپنی دعائیں یہ کہات کہا کرتے تھے اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي
حُبُّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أَحِبُّ فَأَجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا أَحِبُّ
اللَّهُمَّ مَا رَزَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أَحِبُّ فَأَجْعَلْهُ قَدْرًا عَلَيَّ فِيمَا أَحِبُّ - یعنی مجھ کو
اپنی محبت عطا فرما اور اس شخص کی محبت عنایت کر جس کی محبت مجھ کو نفع
دے۔ اے اللہ جو کچھ تو نے مجھ کو اس چیز میں سے دیا ہے جس کو میں پسند
کرتا ہوں تو تو اس کو میری قوت کا ذریعہ بنا اس چیز میں جس کو تو پسند فرماتا ہے

اے اللہ جو کچھ تو نے اس چیز میں سے جس کو میں پسند کرتا ہوں روک رکھا ہے تو تو اس چیز کو میری فراغت کا سبب قرار دے اس چیز میں جس کو تو پسند

ایک عمدہ دعا

(ترمذی)

کرتا ہے۔)

۲۳۷۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ
بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ لَا مَحْبِيهَ اللَّهُمَّ اقْسِمْ
لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ
وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلِغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ
مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مَصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَا
يَا سَمَاعِنَا وَابْصَارَنَا وَقُوَّتَنَا مَا أَحْيَيْنَا
فَأَجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى
مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَا نَاوَدَا
وَلَا تَجْعَلْ مَصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا
أَكْبَدَ هَيِّئًا وَلَا مَبْلَغَ عَلِمْنَا وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا
مَنْ لَا يَرْحَمُنَا -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب
کی کسی مجلس سے اٹھتے تو ان کے لئے ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے تھے
اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَ
مِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلِغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا
مَصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَا يَا سَمَاعِنَا وَابْصَارَنَا وَقُوَّتَنَا مَا أَحْيَيْنَا
فَأَجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى
مَنْ نَاوَدَا وَلَا تَجْعَلْ مَصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَدَ
هَيِّئًا وَلَا مَبْلَغَ عَلِمْنَا وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا۔ یعنی اے اللہ
دے ہم کو اپنا خوف اتنا جو حائل ہو جائے ہمارے اور گناہوں کے درمیان
اور دے ہم کو اطاعت اتنی جو پہنچا دے ہم کو تیری جنت میں اور عنایت فرما
ہم کو اتنا یقین جو آسان کر دے ہم پر مصیبتیں دنیا کی اور فائدہ اٹھانے کا
موقع دے ہم کو اپنی سماعتوں سے اور بصارتوں سے اور قوتوں سے جب تک
زندہ رکھے تو ہم کو اور اس نفع کو ہمارا ورنہ قرار دے ہمیشہ باقی رکھ اور
ہمارے کینہ اور انتقام کو اس شخص تک محدود رکھ جس نے ہم پر ظلم کیا۔ اور

ہماری مدد کر اور فتح عنایت فرما اس شخص پر جو ہم سے دشمنی رکھے اور دین کی مصیبت میں ہم کو مبتلا نہ کر اور نہ دنیا کو ہماری فکروں کا مرکز قرار
اور نہ ہمارے مبلغ علم کو ہمارے اعظمیٰ نظر بنا اور نہ ہم پر ان لوگوں کو مسلط کر جو رحم کرنے والے نہ ہوں۔ (ترمذی یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

علم و عمل کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے

۲۳۷۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ (یعنی اے اللہ جو تیرے
جھ کو سکھائی ہے اس سے مجھ کو نفع پہنچا وہ چیز سکھا جو نفع دے مجھ کو اور میرے علم کو
زیادہ کر خدا تعالیٰ کی تعریف ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ
دور خیروں کے حال سے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)
یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے غریب ہے۔

نعت و عزت کی دعا

۲۳۸۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوْحًا كَدَرِي النَّحْلُ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَبَكَتُنَا سَاعَةٌ فَسَرَّيْنَاهُ فَاِسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَاصْرِفْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاعْطِنَا وَلَا تَحْزِنْنَا وَارْتِنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْزُقْنَا عَنَّا شَمًّا قَالَ أُنْزِلَ عَلَى عَشْرِ آيَاتٍ مَنَ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ شَمًّا قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ -
(رواہ احمد و الترمذی)
کریم کو اور راضی ہو ہم سے) اس کے بعد آئیے فرمایا۔ ابھی مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس کے بعد آئیے یہ آیت پڑھی قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ دس آیتوں تک (احمد۔ ترمذی)

فصل سوم بنائے کے لئے دعا

۲۳۸۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا ضَرَبَ الْبَصَرَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنَّ شَيْئًا دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتُ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمْرًا أَنْ يَقْرَأَ بِحُسْنِ التَّوْحِيدِ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي لِتَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِي رَوَاةِ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ -
حضرت عثمان بن حنیف کہتے ہیں کہ ایک کمزور نگاہ والے شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھ کو عافیت مرحمت فرمائے (یعنی ضعف نظر دور ہو جائے) آئیے فرمایا اگر تو دعا چاہے تو میں تیرے لئے دعا کر دوں اور اگر تو صبر (اور خدا تعالیٰ کی رضا مندی) کا خواستگار ہو تو صبر کر اور صبر تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے کہا دعا کر دیجئے۔ آئیے اس کو حکم دیا کہ وضو کر اور ابھی طرح سے وضو کر اور ان کلمات کے ساتھ دعا کر اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي لِتَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے
ہوتا ہوں تیری طرف تیرے نبی کے وسیلے سے) اور جو نبی رحمت ہیں۔ میں متوجہ ہوتا ہوں تمہارے وسیلے سے۔ اے نبی اپنے پروردگار

کی طرف تاکہ وہ حکم لے میری اس حاجت کے بارے میں۔ اے اللہ تعالیٰ شفا قبول فرما اپنے نبی کی میرے حق میں۔ (یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)۔
داؤد علیہ السلام کی دعا

۲۳۸۲
۱۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمَالِي وَأَهْلِي وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ أَعْمَدَ الْبَشَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاهْلِیْ وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے اُس عمل کا طالب ہوں جو مجھ کو تیری محبت تک پہنچا دے) اے اللہ تو میرے لئے اپنی محبت کو میری جان، میرے مال اور میرے اہل و عیال سے بھی زیادہ عزیز بنا دے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر دے۔) راوی کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داؤد علیہ السلام کا ذکر فرماتے اور ان سے حدیث نقل کرتے تو فرماتے کہ وہ سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔ (ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

ایک جامع دعا

۲۳۸۳
۱۶ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَوةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَفْتَ وَادَّ جَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَمَا عَلَى ذَلِكَ لَمَتُّ دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَايَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي غَيْرٍ أَنَّهُ كُنِيَ عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ وَاخْتَبَرَهُ بِهِ الْقَوْمُ اللَّهُمَّ بَعْلِيكَ الْغَيْبِ وَقَدْ رَكِبَكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيَيْتَنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا إِلَيَّ وَتَوَفَّيْتَنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا إِلَيَّ اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ فُرَّةً عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي

عطار بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر نے ہم کو ایک نماز پڑھائی۔ اور انھوں نے نماز میں اختصار سے کام لیا (یعنی نہ تو قرأت کو طویل کیا نہ دعا وغیرہ زیادہ پڑھی) بعض لوگوں نے ان سے کہا آپ نے ہلکی نماز پڑھی اور اس کو اختصار سے ادا کیا۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ تخفیف مضر نہیں اس لئے کہ میں نے اس نماز میں کئی وہ دعائیں پڑھیں جن کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ پھر جب عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو ان کے پیچھے ان کی قوم کا ایک آدمی ہولیا، اور وہ میرے والد تھے اور حضرت عمار سے وہ دعا پوچھی۔ پھر دعا کو دریافت کرنے کے بعد قوم میں واپس آئے اور اس دعا کو لوگوں کو بتا دیا (جو یہ ہے): اَللّٰهُمَّ بَعْلِيكَ الْغَيْبِ وَقَدْ رَكِبَكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيَيْتَنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا اِلَیَّ وَتَوَفَّيْتَنِي اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ وَ اَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَ اَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَ اَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَ اَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَ اَسْأَلُكَ فُرَّةً عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَ اَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَ اَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ اَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلَى وَجْهِكَ وَ الشَّوْقَ اِلَى لِقَائِكَ وَ اَسْأَلُكَ مُضِلَّةً مُضِلَّةً اَللّٰهُمَّ زَيِّنَا

عَنْ مَرْثَاءٍ مُّضَرَّةٍ وَ لَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْاِيْمَانِ وَ اجْعَلْنَا هَذَا اَكَا مَهْدِيَّيْنِ (رَوَاهُ النَّسَائِي)

بِزِينَةِ الْاِيْمَانِ وَ اجْعَلْنَا هَذَا اَكَا مَهْدِيَّيْنِ رَبِّنَا اَللّٰهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْاِيْمَانِ وَ اجْعَلْنَا هَذَا اَكَا مَهْدِيَّيْنِ
معنی اپنے علم غیب کے اور بحق اپنی قدرت کے مخلوق پر مجھ کو زندہ رکھ اس وقت تک جب تک کہ میری زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دے تو مجھ کو اُس وقت جب کہ تو میرے لئے موت کو بہتر جانتا ہو۔ اور اے اللہ! مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرا خوف ظاہر و باطن میں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے کہنا کلمہ کا خوشی اور ناراضی میں اور مانگتا ہوں تجھ سے مہمانہ روی افلاس اور خوش حالی کی حالت میں اور مانگتا ہوں تجھ سے ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ٹھنڈک آنکھ کی جو کبھی ختم نہ ہو اور مانگتا ہوں میں تجھ سے رضا مندی تیری قضا (یعنی حکم) کے بعد اور مانگتا ہوں تجھ سے ٹھنڈک زندگی کی مرنے کے بعد (یعنی راحت) اور مانگتا ہوں تجھ سے لذت دیکھنے کی تیرے چہرے کی طرف اور مانگتا ہوں تجھ سے شوق تیری ملاقات کا ایسا شوق کہ ضرر نہ پہنچائے اور نہ گمراہی کے فتنے میں ڈالے۔ اے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ زینت دے اور دکھا ہم کو سیدھی راہ، وہ سیدھی راہ جس پر چلنے والے لوگ چلتے ہیں۔ (نسائی)

علم نافع و عمل مقبول و حلال رزق کی دعا

۲۳۸۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَ رِزْقًا حَلٰلًا
نَافِعًا وَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَ رِزْقًا طَيِّبًا۔ (رَوَاهُ الْاَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَهَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَ رِزْقًا حَلٰلًا
اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا ہوں اور عمل مقبول اور پاک و حلال رزق۔ (احمد - ابن ماجہ - بیہقی)

شکر گزار ہونے کی دعا

۲۳۸۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَعَا دُعَاءَ حَفِظْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْنِيْ اَعْظَمُ شُكْرِكَ وَ اَكْثَرُ ذِكْرِكَ وَ اَتَّبِعْ نَصِيْحَتَكَ وَ احْفَظْ وَصِيَّتَكَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں یہ ایک دعا ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے اور اس کو ہمیشہ پڑھتا ہوں اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْنِيْ اَعْظَمُ شُكْرِكَ وَ اَكْثَرُ ذِكْرِكَ وَ اَتَّبِعْ نَصِيْحَتَكَ وَ احْفَظْ وَصِيَّتَكَ (یعنی اے اللہ! مجھ کو ایسا بنا دے کہ میں تیرا بڑا شکر کروں اور بہت ذکر کروں تیرا اور تیری نصیحت پر عمل کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔) (ترمذی)

صحت و غیرہ کی دعا

۲۳۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ كَانَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَ الْعِظَّةَ وَ الْاَمَانَةَ وَ حَسَنَ الْخَلْقِ وَ الرِّحْقَ بِالْقَدَرِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَ الْعِظَّةَ وَ الْاَمَانَةَ وَ حَسَنَ الْخَلْقِ وَ الرِّحْقَ بِالْقَدَرِ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے صحت اور بچنا (حرام سے) اور امانت اور خوش اخلاقی اور تقدیر پر رضا مندی (بے ہمتی)

خصائل پر سے بچنے کی دعا

۲۳۸۷ وَعَنْ اُمِّ مَعْبِدَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَ لِسَانِيْ مِنَ الْكُذْبِ وَ عَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاَنْتَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تَخْفَى الصُّدُوْرُ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

حضرت ام معبدہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَ لِسَانِيْ مِنَ الْكُذْبِ وَ عَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاَنْتَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تَخْفَى الصُّدُوْرُ (یعنی اے اللہ پاک کر میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے، بے شک تو آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اُس

چیز کو بھی جس کو دل پوشیدہ کر لیتے ہیں۔ (بہقی)

دنیا و آخرت کی عاقبت اور عذاب سے نجات کی دعا مانگو

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان شخص کی عیادت کی جو پرندے کے بچے کی مانند کمزور و ضعیف ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ کیا تو اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتا تھا؟ اس نے عرض کیا رہاں (یہ دعا مانگتا تھا) اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتُ مَعَافِيَتِيْ فِيْ الْاٰخِرَةِ فَجَحِلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا۔ (اے میرے اللہ جو میرا تو مجھ کو آخرت میں دینے والا ہو پس جلد (نافذ کر دے) تو اس سزا کو میرے لئے دنیا میں) آپ نے کہا اللہ تعالیٰ پاک ہے (تو نے عجیب مانگی) تو اللہ کے عذاب کی طاقت نہیں رکھتا (دنیا میں) اور تو اس کو (آخرت میں بھی) برداشت نہ کر سکے گا۔ تو نے اس طرح کیوں نہ کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (اے اللہ! ہم دونوں دنیا میں نیک و صالحہ اور آخرت میں نیک و صالحہ ہیں اور ہمیں عذابِ ناری سے محفوظ رکھ) اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دی۔ (مسلم)

غیر متحمل چیزوں کی دعا مانگو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ صحابہ رہنے پوچھا کہ مومن اپنے آپ کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اَنْ يُّبْلَاؤْنَ فِيْ خُودِ مِثْلًا يُّدْرَجُ فِيْ جَنِّ طَاقَتِ هَٰؤُلَاءِ رِجَالٍ۔ (بہقی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

باطن کی ظاہر سے بہتری اور ظاہر کی شائستگی کی دعا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا سکھائی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سِرِّيْ فِيْ خَيْرٍ اَمِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَا صَلَاحِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي فِي النَّاسِ مِنَ الْاَوْهَلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الْقَبَالِ وَلَا الْمُضِلِّ۔ (یعنی اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرے باطن کو صالح و شائستہ بنا۔ اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس چیز کی جو دیتا ہے تو لوگوں کو، یعنی بیوی مال اور اولاد، نہ وہ گمراہ ہوں اور نہ (دوسروں کو) گمراہ کریں) (ترمذی)

۲۳۸۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا يَطْبِقُ (رواه الترمذی وابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان) قَالَ الترمذی هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۳۹۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِرِّي فِي خَيْرٍ مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَا صَلَاحِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي فِي النَّاسِ مِنَ الْاَوْهَلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الْقَبَالِ وَلَا الْمُضِلِّ۔ (رواه الترمذی)

کتاب المناسک فضل اول افعال و ارکان حج کا بیان

حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں

۲۳۹۱ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَ عَامٍ يَارَسُولَ اللَّهِ فَسَلْتُ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتَ نَعَمْ لَوَجَّبتَ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُعَى إِلَهُمْ وَ اخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَارْتَدُّوا عَنْهُ (ردوۃ المسلم)

کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا۔ لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کر ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کریں؟ آنحضرتؐ یہ سنکر خاموش رہے۔ حتیٰ کہ اس شخص نے یہ بات تین مرتبہ کہی پھر آپ نے یہ فرمایا۔ اگر میں کہتا ہوں کہ ہاں تو البتہ حج فرض ہو جاتا ہر سال اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا تم چھوڑ دو حج کو جب تک کہ چھوڑ دوں میں تم کو (یعنی مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ فریضہ کب اور کتنی بار انجام دیا جائے۔ جب تک میں خود بیان نہ کروں) اس لئے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے کثرتِ سوال اور اپنے انبیاء کے متعلق باہمی اختلاف کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں تو اپنی قوت کے موافق اس کو ادا کرو اور جب میں تم کو کسی بات سے منع کروں تو تم اس کو چھوڑ دو۔ (مسلم)

کون سا عمل بہتر ہے

۲۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ لَمْ تَمَّاذِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر پوچھا گیا اس کے بعد؟ فرمایا حج مقبول۔ (بخاری و مسلم)

صرف اللہ تعالیٰ کے لئے حج کرنے والے کی سعادت

۲۳۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ جَمَعَ كَيْوَمٍ وَلَدَيْنَهُ أُمَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے حج کرے اور اس میں (اپنی بوجی) صحبت نہ کرے یا سپردہ کلام نہ کرے اور فسق (یعنی گناہ کبیرہ) نہ کرے تو وہ (حج کر کے) پاک و صاف آتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے (بخاری و مسلم)

حج کا ثمرہ جنت ہے

۲۳۹۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْحُجَّ الْمُبَرُورَةِ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان میں عمرہ کا ثواب

۲۳۹۵ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حُجَّةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

نابالغ کو بھی حج کا ثواب ملتا ہے

۲۳۹۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفِي رُكْبَةٍ بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَالُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مقامِ رَدْحَاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قافلہ ملا۔ آپ نے پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے کہا ہم مسلمان

ہیں۔ پھر قافلہ والوں نے پوچھا تم کون ہو؟ فرمایا اللہ کا رسولؐ۔ پھر قافلہ کی ایک عورت نے اپنے بچہ کو دکھا کر آپؐ کو پوچھا۔ کیا اس بچہ پر بھی حج (فرض) ہے آپؐ نے فرمایا ہاں اور تجھ کو (بھی) تو اب ہے۔ (مسلم)

الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا أَمِنَ أَمْتٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةً صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلَيْهَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ أَجْرٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا مسئلہ

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرض حج نے تیرے بچے کو باپ کو پایا (یعنی خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج کو فرض کیا ہے اور وہ فرض میرے باپ پر اس وقت عائد ہوا ہے کہ جب وہ بوڑھا ہو چکا ہے اور (سوا پر نہیں چل سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اور یہ آپؐ (آخری حج) حجة الوداع کا واقعہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۹۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَتُ ابْنِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَتَثَبُّ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحْجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی (اور نذر پوری کرنے سے پہلے وہ مر گئی۔ آپؐ نے فرمایا اگر اس پر فرض ہوتا تو کیا تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر خدا تعالیٰ کا فرض بھی ادا کرو اور اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۹۸ وَعَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ قَائِسِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَقِصْ دَيْنَ اللَّهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عورت، خاوند یا محرم کے بغیر حج کو نہیں جاسکتی۔

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص عورت کے ساتھ غلوٹ نہ کرے (یعنی غیر مرد و عورت تنہائی میں یکجانہ ہوں) اور عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ (محرم وہ شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا میرا نام فلاں فلاں غزوہ (آنحضرتؐ کی قیادت میں جہاد) میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کو جانے والی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو اپنی عورت کے ساتھ جا اور اس کے ساتھ حج کر۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلُوتُ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تَسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحَرَّمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجْتُ امْرَأَةً حَاجَةً قَالَ أَذْهَبَ فَأُحْجِّجُكَ مَعَ امْرَأَتِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عورت کا جہاد حج سے

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۴۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَسْأَلُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكَ الْحَجُّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خاوند یا محرم کے بغیر عورت کے سفر کی حد

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت ایک رات اور ایک دن کی مسافت کا سفر نہ کرے مگر اس وقت جب کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔ (بخاری و مسلم)

۲۴۰۱ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيئَةَ يَوْمٍ وَكَذَلِكَ إِلَّا وَمَعَهَا مُحَرَّمٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مواہبت حج

۲۴۰۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَا أَهْلَ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلَا أَهْلَ تَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلَا أَهْلَ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ فَهِنَّ لَهْتٌ وَلَيْسَ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لَمَنْ كَانَتْ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَتْ دُونَهُنَّ فَهِنَّ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلَوْنَ مِنْهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کی جگہ مقرر کر دی ہے (میقات) مدینہ والوں کے لئے، ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ، اور نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ تمام مقامات احرام باندھنے کے ہیں اور جو شخص ان شہروں کا نہ ہو یعنی دوسرے شہروں کا رہنے والا ہو اور ان مقامات میں سے کسی مقام سے گزرے وہ اسی مقام سے احرام باندھے اور یہ احرام ان لوگوں کے لئے ہے جو حج و عمرہ کے ارادہ سے آ رہے ہیں اور جو لوگ ان مقامات پر رہتے ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اور اسی طرح یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں (بخاری و مسلم)

۲۴۰۳ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَهَلٌ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقِ الْآخَرِ الْجُحْفَةُ وَمَهَلٌ أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَدِيٍّ وَمَهَلٌ أَهْلُ تَجْدٍ قَرْنٌ وَمَهَلٌ أَهْلُ الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور دوسری جگہ احرام باندھنے کی (مدینہ والوں کے لئے) جحفہ ہے اور عراق والے ذات عرق سے احرام باندھیں اور نجد والے قرن سے اور یمن والے یلملم سے۔ (مسلم)

انخفاض کے حج و عمرہ کی تعداد

۲۴۰۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحَدَائِبِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْحَجَّةِ إِنَّهُ حَبِثَ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور چاروں ذی قعدہ کے مہینہ میں مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا وہ ذی الحجہ کے مہینہ میں کیا تھا اور وہ تینوں عمرے جو ذیقعدہ میں کئے تھے یہ ہیں) ایک عمرہ آپ نے حدیبیہ سے کیا ذیقعدہ کے مہینہ میں اور دوسرا عمرہ آئندہ سال آپ نے کیا اور وہ بھی ذیقعدہ میں اور تیسرا عمرہ آپ نے جعرانہ سے کیا جہاں غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا اور وہ بھی ذی قعدہ میں اور چوتھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا وہ ذی الحجہ میں کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

حج سے پہلے اپنے دو عمرے کئے یا نہیں

۲۴۰۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ مَرَّتَيْنِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے دو عمرے کئے اور وہ دونوں ذیقعدہ کے مہینے میں کئے۔ (بخاری)

فصل دوم
حج صرف ایک مرتبہ فرض ہے

۲۴۰۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ اقرع بن سائب نے کہا یا رسول اللہؐ ہر سال؟ آپؐ فرمایا اگر میں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہوتا (یعنی ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا) اور ہر سال واجب ہوتا تو اس کو ادا نہ کر سکتے اور نہ ادا کرنے کی طاقت رکھتے۔ حج ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اور جو شخص اس سے زیادہ کرے وہ نفل ہے۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمْ الْحَجَّ فِقَامًا إِلَّا فَرَعُ ابْنِ حَارِيسٍ فَقَالَ آفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

باجوہ و قدرت کے حج نہ کرنے والے کے لئے وعید

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خور و نوش کے خرچ اور بیت اللہ تک پہنچانے والی سواری کے مصارف کا مالک (اور اہل ہو) اور پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو اس کے یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں ہے اور اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے وَبِهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر فرض ہے جب کہ وہ زاد و راحلہ کی قوت رکھتا ہو (یعنی حج کے تمام ضروری مصارف کرنے کی استطاعت رکھتا ہو) (ترمذی)

۲۴۰۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَلَّكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تَبْلُغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَاللَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهَلَالُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَجْمُولٌ وَالْحَارِثُ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ

کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند پر اعتراض ہو کیونکہ ہلال بن عبد اللہ مجہول اور حارث حدیث میں ضعیف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرورت (یعنی حج اور نکاح کا ترک کر دینا) اسلام میں واجب نہیں ہے (یعنی جو کوئی حج اور نکاح نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہو جاتا)

۲۴۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرُودَةَ فِي الْإِسْلَامِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حج علی القصور واجب ہے یا علی التراخی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے تو پھر جلدی سے اُس کو پورا کرے۔

۲۴۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَجْعَلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

(ابوداؤد۔ دارمی)

حج وعمرہ ساتھ کرنے کا حکم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کو یکے بعد دیگر ادا کرو (یعنی حج قرآن کا احرام باندھو کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں) اس لئے کہ یہ دونوں افلاس اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے چاندی اور سونے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے (ترمذی۔ نسائی۔ احمد اور ابن ماجہ نے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لفظ حَدَّثَ الْحَدِيثُ تک روایت کیا ہے)۔

۲۴۱۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِيَانِ ابْنَيْنِ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبَرُ حَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمُبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ قَاجَةَ عَنْ عُمَرَ إِلَى قَوْلِهِ حَدَّثَ الْحَدِيثُ

حج کی شرائط

۲۴۱۱/۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ فَقَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا۔ یا رسول اللہ! حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ فرمایا زاد اور راحلہ (یعنی آمدورفت کا کرایہ دوران سفر کھانے کا خرچ اور تمام اہل و عیال کے خورد و نوش کا بندوبست)۔ (ترمذی ابن ماجہ)

حاجی کی صفت و کیفیت

۲۴۱۲/۱ وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعْتُ الْتَفِلَ فَقَامَ آخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالْتَجُّ فَقَامَ آخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ زَادٌ وَرَاحِلَةٌ۔ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حاجی کی صفت کیا ہے؟ فرمایا غبار آلود سر اور پریشان بال۔ دوسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! حج کے امور میں کونسی باتیں زیادہ ثواب کا باعث بنتی ہیں؟ فرمایا البیک کے ساتھ آواز بلند کرنا اور قربانی کے خون کا بہانا۔ تیسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! سبیل سے کیا مراد ہے (یعنی من استطاع الیہ سبیلاً طے) فرمایا سارے سفر کے لئے سامان خورد و نوش اور آمدورفت کی سواری۔ (شرح السنہ)

باپ کی طرف سے حج کرنے کی اجازت

۲۴۱۳/۱ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَتَى شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظُّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالتَّشَائِي وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ مَحَبِّحٌ
حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بوڑھا باپ (اتنا کمزور ہے کہ) حج و عمرہ کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ سواری پر سفر کرنے کی اس میں قوت ہے۔ آپ نے فرمایا تو اپنی باپ کی طرف سے حج و عمرہ کر لے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دوسرے کی طرف سے حج کرنے سے پہلے کیا اپنا حج کئے ہونا ضروری ہے

۲۴۱۴/۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ سُؤْمَةٍ قَالَ مَنْ سُؤْمَةٍ قَالَ آخَرِي أَوْ قَرِيبِي لِي قَالَ أَحَبُّكَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ سُؤْمَةٍ۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے سنا۔ ولبتیک شبرمہ کی طرف سے "آپ نے پوچھا شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا میرا بھائی یا یہ کہا کہ "میرا عزیز" آپ نے فرمایا کیا تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کر اور پھر شبرمہ کی جانب سے۔ (شافعی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مشرق والوں کی میقات

۲۴۱۵/۱ وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعُقَيْقَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مشرق کے لئے احرام باندھنے کی جگہ عقیق مقرر کی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۴۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عَرَقٍ۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ عرق مقرر کی ہے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) (ابو داؤد - ترمذی)

مہقات سے پہلے احرام باندھنا افضل ہے

۲۴۱۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَلَ مَحْجَةً أَوْ عَمْرَةً مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص احرام باندھے حج اور عمرہ کا مسجد اقصیٰ (المقدس) سے مسجد حرام (یعنی مکہ) تک اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں یا جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) (ابو داؤد - ابن ماجہ)

فصل سوم

حج میں لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے اجتناب کرو

۲۴۱۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحْجُونَ فَلَا يَتَنَزَّوْنَ وَيَقُولُونَ نَحْبُ الْمُتَوَكِّلِينَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى۔
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یمن کے لوگ کھانے پینے کا سامان ساتھ نہ لیتے اور حج کرنے چلے آتے اور کہتے ہم تو متوکل لوگ ہیں۔ پھر جب وہ مکہ آتے تو لوگوں سے سوال کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى (یعنی سامان خور و نوش ساتھ لو، اور بہترین توشہ تقویٰ ہی (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عورتوں کا جہاد حج و عمرہ ہے

۲۴۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا مَلَاحِ فِيهِ الْحُجَّةُ وَالْعُمْرَةُ۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا عورتوں پر بھی (جہاد) فرض ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں ان پر ایسا جہاد فرض ہے جن میں خون ریزی نہیں ہے اور وہ حج اور عمرہ ہے۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) (ابن ماجہ)

بغیر عذر فرض حج نہ کرنے والے کے لئے وعید

۲۴۲۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِدٌ أَوْ مَرَضٌ حَالِيٌّ فَيَاتِ وَيَلْمِجُ فَلَيْمَتْ إِسَاءَةٌ يَهُودِيًّا وَإِسَاءَةٌ نَصْرَانِيًّا (رواه)
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو حج سے نہ روک رکھا ہو ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ نے یا خطرناک مرض نے اور وہ مرگیا اور حج نہ کیا پس اس کو اختیار ہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی)

حج و عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں

۲۴۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمْرَاءُ فَإِنَّ اللَّهَ إِذَا دَعَا أَحَبَّ إِلَهُمْ وَلَئِنْ اسْتَغْفَرُوا وَكَفَّرَ لَهُمْ۔
حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے خدا تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے تو وہ قبول فرماتا ہے اور مغفرت چاہتے ہیں تو بخش دیتا ہے۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) (ابن ماجہ)

۲۳۲۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَفَدُ اللَّهُ ثَلَاثَةَ الْغَازِي وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تین اشخاص خدا کے ہماں ہیں۔ جہاد کرنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔ (نسائی - بیہقی)

حج کر کے واپس آنے والے سے سلام و مصافحہ کرو

۲۳۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَهُوَ لَا أَنْ يَسْتَعْفِفَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو کسی حاجی سے ملے تو اس کو سلام کر اور مصافحہ کر اور اس سے درخواست کر کہ وہ تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس لئے کہ وہ بخشش کیا گیا ہے۔ (احمد)

حج و عمرہ کی راہ میں مرجانے والے کو پورا ثواب ملتا ہے

۲۳۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِي طَرِيقِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْغَازِي وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ ہی میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے حجاج، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْإِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

احرام باندھنے اور لبیک کہنے کا بیان

فصل اول

احرام میں خوشبو لگانے کا مسئلہ

۲۳۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَبِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْرَامَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ طَبِيبٌ فِيهِ مِسْكٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيِّنِ الطَّبِيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خُذِرٌ - رَمَتْهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے احرام میں آپ کے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور احرام باندھنے سے پہلے جب آپ بیت اللہ کے طواف کو جاتے اس وقت بھی خوشبو لگاتی اور اس خوشبو میں مشک بھی ہوتا تھا گویا میں اب بھی آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں اس حال میں کہ آپ (متفق علیہ) احرام باندھے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

تلبیہ و تلبیہ

۲۳۲۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَيِّئُ مُلَبَّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ملبد آواز سے اس طرح تلبیہ کہتے سنا جب آپ تلبید کہتے ہوئے تھے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ

الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكَ يَا مُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ (یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ! لاکے لایزید علیٰ ہوا لایہ الکلمات۔)

حاضر ہوں تیری خدمت میں، حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ تیرا کوئی شریک نہیں (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔ آپ ان کلمات سے زیادہ نہ کہتے۔ (بخاری و مسلم)

تبلیغ کب کیا جائے

۲۲۲۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ادَّخَلَ رِحْلَهُ فِي الْغَرَزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهْلًا مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے پاؤں کو رکاب میں داخل کر لیتے (یعنی سواری پر بیٹھ جاتے) اور اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تو آپ مسجد ذوالحلیفہ کے قریب ٹھہرتے اور وہاں سے احرام باندھتے۔ (بخاری و مسلم)

تبلیغ کا ذکر اور حج کی قسمیں

۲۲۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرًا خَبَا كَحِجٍّ مَرَاخًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کو) چلے اس سال میں کہ ہم حج کے لئے چلا تے تھے۔ (مسلم)

۲۲۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرَحُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (سواری پر) ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور صحابہ حج و عمرہ دونوں کے لئے چلا چلا کر تبلیغ کرتے تھے۔ (بخاری)

۲۲۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بَعْرَةَ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بَجْرَ وَفَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بَاكْحَ وَأَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاكْحَ فَأَمَّا مَنْ أَهْلَ بَعْرَةَ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهْلَ بَاكْحَ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يُحَلِّوْا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْيِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا تھا پھر جس نے ہم میں سے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو حلال ہو گیا اور جس نے صرف حج کا یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ حلال نہ ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آگیا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

۲۲۳۱ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ تَمَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ بَدَأَ فَأَهْلَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلَ بِالْحَجِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمنا کیا (یعنی عمرہ کا احرام باندھ کر حج کا احرام باندھا) اول اپنے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر حج کا احرام باندھ لیا۔ (بخاری و مسلم)

لہ تبلیغ کرنا یہ ہے کہ احرام باندھنے والے اپنے سر کے بالوں میں گوند یا خطمی یا اور کوئی شے لگا لیتے ہیں کہ بال چپک جائیں اور مل جائیں،

اور ان پر گرد و غبار کا اثر نہ ہو اور جو میں نہ پڑیں۔ ۱۲ مترجم

فصل دوم

احرام کے کپڑے

۲۳۲۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَدَّدَ لِأَهْلَالِهِ وَاعْتَسَلَ - حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لئے کپڑے اتارے اور غسل کیا اور پھر (ردواۃ الترمذی والداری) احرام باندھا۔ (ترمذی - داری)

تلبیہ کا ذکر

۲۳۳۳ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى رَأْسَهُ بِالْغَسَلِ - حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال ان چیزوں سے جن سے سر دھویا جاتا ہے (الوداؤد) (ردواۃ ابوداؤد)

تلبیہ میں آواز بلند کرنے کا حکم

۲۳۳۴ وَعَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَانِي جِبْرَائِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أُمَرَأَ صَحَابِي أَنْ يَدْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِأَيِّ أَهْلَالٍ أَوْ تَلْبِيَةٍ - (ردواۃ مالک و الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابْنُ مَاجَه و الدارِمی) حضرت خلد بن سائبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے صحابہؓ کو اس کا حکم دوں کہ وہ احرام باندھتے وقت یا لبیک کہتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں (یعنی چلا چلا کر لبیک کہیں)۔ (ترمذی - مالک - ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ - داری)

لبیک کہنے والے کی فضیلت و عظمت

۲۳۳۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَلْبِي إِلَّا لَبَّى مِنْ عَن يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجْرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدْرٍ حَتَّى تَقْطَعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا» (ردواۃ الترمذی ابن ماجہ) حضرت سهل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب لبیک کہتا ہے تو دائیں بائیں کے پتھر، درخت اور مٹی کے ڈھیلے لبیک کہتے ہیں یہاں تک کہ ادھر کی ساری اور ادھر کی ساری زمین۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

احرام کے لئے دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے

۲۳۳۶ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ يَذِي الْحُلْفَةَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ صَعْدِ ذِي الْحُلْفَةِ أَهَلَّ بِهَوْرَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَشِعْرُكَ وَخَيْرُكَ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرُّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ - (ترمذی و بخاری و مسلم) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز پڑھتے پھر مسجد ذوالحلیفہ کے قریب پہنچ کر آپ ان کلمات کے ساتھ تلبیہ کہتے: اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَشِعْرُكَ وَخَيْرُكَ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرُّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ (یعنی اے اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیک نیتی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت اور توجہ تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لئے ہے) (بخاری و مسلم)

تلبیہ کے بعد ورود و دعا

۲۳۳۷ وَعَنْ عُمَارَةَ ابْنِ خُوَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ - حضرت عمار بن خویمہ بن ثابتؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہنے سے فارغ ہوتے تو خدا تعالیٰ سے اس کی خوشنودی

تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهُ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَا بِرَحْمَتِهِ
مِنَ النَّارِ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ) اور جنت مانگتے اور اس کی رحمت کے ذریعہ اس سے دوزخ کی آگ سے معافی
طلب کرتے۔ (شافعی)

فضل سوم

حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان عام

۲۲۳۸ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلََمَّا أَتَى
الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کا
ارادہ فرمایا تو اعلان کر دیا اور لوگ جمع ہو گئے پھر میدانِ بیداء میں
پہنچ کر احرام باندھا۔ (بخاری)

مشرکوں کا تلبیہ

۲۲۳۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ
يَقُولُونَ لَتَبَيْتِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَيَقُولُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَلَكُمْ قَدِ الْإِشْرَافُ
هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا لَكَ يَقُولُونَ هَذَا
وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مشرک لوگ جب تلبیہ کہتے تو اس طرح
کہتے لَتَبَيْتِكَ لَا شَرِيكَ لَكَ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر فرما
افسوس ہے تم پر بس بس (اتنا کہو۔ اس سے زیادہ نہ کہو۔ مگر وہ اس کے
بعد کہتے اَلَا شَرِيكَاهُ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا لَكَ (مشرکین کے تلبیہ کا
ترجمہ یہ ہے۔ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ
شریک جو تیری ملک ہے تو اُس کا مالک ہے اور وہ شریک تیرا مالک نہیں)
مشرکین ان کلمات کو کہتے اور بیت اللہ کا طواف کرتے۔

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حجۃ الوداع کے واقعہ کا بیان

فضل اول

حجۃ الوداع کی تفصیل حضرت جابرؓ کی زبانی

۲۲۴۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَتَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ سِنِينَ كَرَّ حَجُّ
ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ
الْمَدِينَةَ بَشَرًا كَثِيرًا فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا
ذُو الْحُلَيْفَةِ قَوْلَكَ تِ اسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَدِّثٍ
أَبَى بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَشْفِرِي
بِثَوْبٍ وَآخِرِ مِي قَصَلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ إِذَا اسْتَوَى
بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلُ يَا تَوْحِيدُ لَتَبَيْتِكَ
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
کے بعد (مدینہ میں نو برس رہے اور اس عرصہ میں حج نہیں کیا۔ دسویں
سال آپ نے حج کی عام اطلاع دی اور ان الفاظ میں منادی کر دی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس اعلان
کو سن کر کثرت سے آدمی جمع ہو گئے (بعض لوگوں کا بیان ہے کہ
تو بے ہزار آدمی تھے بعض ایک لاکھ چودہ ہزار اور بعض ایک
لاکھ چوبیس ہزار بتاتے ہیں) مسلمانوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئی جب ہم ذو الحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت
عمیس کے بطن سے محمد بن ابوبکرؓ پیدا ہوئے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آدمی بھیج کر دریافت کیا کہ میں کیا کروں؟ آپ نے
فرمایا کہ غسل کر لنگوٹ باندھ اور پھر احرام باندھ۔ پھر رسول اللہ

اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
 اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْبُكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
 قَالَ جَابِرٌ لَنَا نَبِيٌّ اِلَّا الْحَجُّ لَنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ
 حَتّٰى اِذَا اتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ
 فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلَى
 مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ فَقَرَأَ وَاجْتَدَى مِنْ مَّقَامِ
 اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّیً فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
 الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّهُ قَرَأَ فِي الرُّكْنِ
 قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ
 ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ
 اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَفَى مِنَ الصَّفَا قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
 مِنْ شَعَابِرِ اللّٰهِ اَمْدًا يُمَابِدًا ۝ اللّٰهُ
 بِهِ مَدَا ۝ بِالصَّفَا قَرَفَى عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ
 الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا
 اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
 اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ
 وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذِهِ اَلَّتْ
 مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى لَبَّيْتُ
 قَدَامَهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتّٰى اِذَا اصْعَدَا
 مَشَى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا
 فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ عَلَى
 الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ حَتَّى
 فَقَالَ لَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ مَا شَدُّ بَرٍّ
 لَمْ اَسْقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً ۝ فَمَنْ كَانَ
 مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا
 عُمْرَةً ۝ فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْثَمٍ
 فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْعَامِنَا هَذَا اَمْرٌ لَا يَبْدُ
 فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعًا
 وَاحِدَةً فِي الْاُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي
 الْحُجَّةِ مَرَّتَيْنِ لَا مَبْدَ لَا اَبْدَ اَبَدٍ ۝ وَقَدَّمَ عَلَى

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ ذَا الْحَلِيفَةِ مِنْ نَمَازِ طَرِيقِ بَحْرٍ (ابنِ اَوْثَمِ)
 فَصَوَّرَ سَوَارِمْهُ بِهَا تَمَّكَ كَرَجَبِ آبِی كَرِیْمِ اَبِی ثَوْبَةَ كَرَمِیْدَانِ بَدِیَّہِ
 مِّنْ بَنِی نِزَارٍ اَوْ اَبِی بَلَدٍ اَوْ اَزْہِی (اس طرح) لَبَّيْكَ اَبِی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ
 لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ
 لَا شَرِيْكَ لَكَ ۝ حضرت جابر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ اُسے پہلے دہم اس مہینہ
 میں) صرف حج کی نیت کیا کرتے تھے اور عمرے کو ہم جانتے بھی نہ تھے پھر جب
 ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ مکہ میں پہنچے تو بوسہ دیا حجر اسود
 کو اور سات مرتبہ طواف کیا رُبِیْتُ اللّٰہُ تین مرتبہ دَوْر کر اور چار مرتبہ
 اپنی مناسب رفتار سے۔ پھر آگے بڑھے مقامِ ابراہیم کی طرف اور
 پڑھی نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہ آیت وَاجْتَدَى مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ
 مُصَلًّیً (اور بناؤ تم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ) اور وہاں دو رکعت نماز مقامِ
 ابراہیم اور بیت اللہ کے درمیان پڑھی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
 کہ ان دونوں رکعتوں میں ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ اور ”قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ
 اَلْكَفِرُوْنَ“ پڑھیں۔ پھر لوٹے حجرِ اسود کی طرف اور اس کو بوسہ دیا پھر
 مسجد کے دروازہ باب الصفا سے باہر نکلے اور جب صفا کے قریب پہنچے
 تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِرِ اللّٰهِ (یعنی صفا
 و مروہ (دونوں پہاڑیاں) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں) پھر
 حضور نے فرمایا۔ شروع کرتا ہوں (اس پہاڑی سے) جس سے اپنے کلام
 میں خدا تعالیٰ شروع کیا۔ پس شروع کیا صفا سے اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ
 دیکھا خانہ کعبہ کو اور پھر بیت اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر خدا کی وحدانیت
 بیان کی اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اللّٰهُ اَكْبَرُ کہا
 پھر فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
 الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ
 وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ یعنی کوئی معبود
 نہیں مگر اللہ تعالیٰ وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت
 اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر
 اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہو کر کیا اس نے اپنا وعدہ اور مرد کی اپنے بندے کی
 اور شکست دی کافروں کے گردہ کو تنہا پھر دعا کی اس کے درمیان اور تین
 مرتبہ اسی طرح کہا اور دُعا کی میدان میں۔ پھر آپ نیچے اترے اور مروہ کی
 جانب بڑھے یہاں تک کہ جب آپ دونوں پہاڑیوں کے درمیان نشیب
 (وادئ) میں پہنچے تو وہاں سے دَوْر نام شروع کیا اور جب مروہ کے

قَبِلَ الْيَمِينَ بِمُدَّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِينَ قَرَضْتَهُ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهْلَ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ
فَاتَّ مَعِيَ الْهَدْيُ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةً
الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلَى مِنَ الْيَمِينَ وَالَّذِي
آتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً
قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَرُوا إِلَّا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ
يَوْمَ النَّوْذِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مَنَى فَأَهْلُوا بِأَلْحَجِّ وَ
رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْلَى بِهَا الظُّهْرُ وَ
الْعَصَى وَالْمُعْرَبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ
قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَتْ بِقَبَّةٍ مِّنْ شَعْرِ
تَضَرَّبَ لَهُ بَنَمَرَةٌ فَسَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَاجَاذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى
عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقَبَّةَ قَدْ صُرِبَتْ لَهُ بَنَمَرَةٌ فَذَلَّ
بِهَا حَتَّى إِذَا رَاغَبَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْفُصُوءِ فَوُحِلَتْ
لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي خُطِبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ
وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي
شَهْرِكُمْ هَذَا إِنِّي بَلَدِيكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ
أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوعَةٌ وَإِنِ أَوَّلَ دِمَاصِعٍ مِّنْ دِمَائِنَا دَمُ
ابْنِ رَبِيعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَضْمِعًا فِي
بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هَذِيْلٌ وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ
وَأَوَّلُ رِبَا آصَعٍ مِّنْ رِّبَانَا رِبَاعِيٌّ بَنُ عَبْدِ
فَانَّةٍ مَوْضُوعٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ
أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمْرِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ
بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُؤْطَيْنَ فُرُوشَكُمْ
أَحَدًا تَكُونُوهُنَّ فَإِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَأَصْرُ بُوْهُنَّ
ضَرْبٌ بِأَعْيُنٍ مُّبِينَةٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَ

اور چڑھنے کے تو آہستہ چلے یہاں تک کہ وہ کے کے تروہ کے اوپر پہنچ گئے اور وہاں پر بھی وہی کیا جو صغیر کیا تھا۔ جب آپ آخری مرتبہ تروہ پر پہنچے تو آپ نے لوگوں سے پکار کر کہا۔ اسی وقت آپ مردہ پر تھے اور لوگ نیچے کھڑے تھے (آئیے ان کو مخاطب کر کے فرمایا) اگر پہلے سے حج کو وہاں معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو ہدی کو اپنے ساتھ نہ لاتا یعنی قربانی کے جانور کو) اور اپنے حج کو عمرہ میں منتقل کر دیتا۔ پس تم میں سے جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے اور حج کو عمرہ کر کے یہ منکر مرقا بن مالک بن جعفرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کے لئے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ منکر اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے دوسرے ہاتھ میں ڈالیں اور فرمایا داخل ہوا عمرہ حج میں۔ دو بار یہ الفاظ فرمائے اور پھر فرمایا یہ حکم صرف اسی سال کے لئے نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آں حضرت کے لئے قربانی کے جانور لائے (اس زمانہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عامل تھے) نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب تم نے احرام باندھا تھا تو کیا نیت کی تھی؟ انھوں نے کہا میں نے اس طرح نیت باندھی تھی اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهْلَ بِهِ رَسُولُكَ۔ (یعنی اے اللہ میں احرام باندھتا ہوں اس چیز کا جس کا احرام تیرے رسول نے باندھا ہے۔ اپنے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی کا جانور ہے پس تم بھی (میری طرح) حلال نہ ہو (اور جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤ (احرام باندھے رہو) را دی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کے لئے قربانی کے جانور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لائے تھے اور وہ جانور جو خود آپ اپنے ہمراہ لائے تھے سب کی مجموعی تعداد ستوا تھی بائیس کہتے ہیں کہ تمام لوگ (عمرہ کے) احرام سے باہر نکل آئے اور اپنے سروں کے بال کٹوا دیے مگر نبی ﷺ اور وہ لوگ جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے احرام سے حلال نہ ہوئے۔ پھر جب ترویہ کا دن آیا (یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو منے کی طرف چلنے کا انتظام کیا اور صحابہؓ نے حج کا احرام باندھا۔ (یعنی ان لوگوں نے جو عمرہ کر کے حلال ہو گئے تھے) اور سوار ہوئے نبی ﷺ علی رضی اللہ عنہ (طلوع آفتاب کے بعد اپنی ادنیٰ پر میدان منی میں پہنچے) اور وہاں (یعنی منی کی مسجد خیف میں) ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء اور فجر کی (پانچ) نمازیں پڑھیں پھر حقوڑی دیر ٹھہرے حتیٰ کہ آفتاب نکل آیا اور حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ آپ کے لئے دادی نمرہ (واقع عرفات) میں خیمہ کھڑا کیا جائے یہ خیمہ بالوں کا بنا ہوا تھا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے

كَسَوْنَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَنَكَّرْتُمْ فَيَكْفُرُ بِمَا لَمْ يَكُنْ
تَفْعَلُوا بَعْدَ ذَلِكَ اِنْ عَصَيْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ
تُسَلُّوْنَ عَلَيَّ فَمَا اَنْتُمْ فَاَتَعْلَمُوْنَ قَالُوا الشَّهَادَةُ
اَنْتَ كَقَدْ بَلَغْتَ وَاَذِيَّتٌ وَنَصَحْتُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
النَّبَاِ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ۔ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
نُشْمٌ اَذَنَ بِلَالٌ نُشْمٌ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ كُمْ
اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَكَمْ يُصَلِّي بَيْنَهُمَا شَيْئًا كُمْ رَكِبَ
حَتَّى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنًا تَاَقِيهِ الْقُصُوءُ اِلَى
الْمَجْدَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمَشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَاَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاِقْفًا حَتَّى
غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ فَتَلَيَّلًا حَتَّى
غَابَ الْقُرْمُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتَّى
اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بَاَذَانٍ وَاَحَدٍ وَاَقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا
شَيْئًا ثُمَّ اُسْطَبَحَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حَتَّى
تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بَاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقُصُوءَ
حَتَّى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا
وَكَبَّرَ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاِقْفًا
حَتَّى اَسْفَرَ حَدًّا اَفْدَقَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَاَرْدَفَ الْفَضْلُ بَنَ عَبَّاسٍ حَتَّى اَتَى بَطْنَ مُحَسَّرٍ
فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي خَرَجَ
عَلَى الْجُمُعَةِ الْكُبْرَى حَتَّى اَتَى الْجُمُعَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ
فَرَمَا هَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يَكْبَرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا
مِثْلَ حَصَى الْخَذَانِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ اَنْصَرَفَ
اِلَى الْمَحْجَرِ فَخَدَّ ثَلَاثًا وَاسْتَمِنَ بُدْنَهُ بِسِدِّهِ
ثُمَّ اَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَدَ مَا عَبَدَ وَاَشْرَكَ فِيهِ
هَذَا بِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِمُبْعَةٍ فَجَلَّتْ
فِي قَدْرِ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرَبَا مِنْ
مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَمْلُؤُا اَللّٰهُ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَنَامَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتَى

منی سے روانہ ہوئے قریش کا خیال تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشعر حرام کو بھی
مزدلفہ کے قریب حج کے لئے کھڑے ہوں گے جیسا کہ قریش جاہلیت کے ایام
میں کرتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑھ گئے اور سدائے
عرفات میں پہنچ گئے۔ وادی نمرہ میں آپ کا خیمہ لگا تھا آپ خیمہ میں جا اترے
اور تھوڑی دیر قیام فرمایا جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ نے اپنی اڈھنی قصاہ
کو لانے کا حکم دیا۔ آپ کے قصاہ پر زین ڈالی گئی اور آپ اس پر سوار ہو کر وادی
نمرہ میں تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیا (جس میں) آپ نے فرمایا۔
(لوگو!) تمہارے خون اور تمہارے مال حرام ہیں تم پر اسی طرح، جس طرح
تم اس دن میں اس مہینہ میں اور اس شہر میں قتل و غارت گری کو حرام سمجھتے
ہو (جس طرح تمہارے نزدیک عرفہ کے دن ذی الحجہ کے چھینے اور مکہ کے اندر
قتل و غارت گری حرام ہے۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور ہر جگہ خون
کرنا اور مال لینا آپس میں حرام ہے) خبردار ہو کہ ایام جاہلیت کی ہر چیز یعنی
ہر رسم اور ہر طریقہ میرے قدم کے نیچے پڑی ہوئی ہے (یعنی وہ آپ کے قدر
چیزیں ہیں) اور دور جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے ہیں اور پہلا خون
جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں، ابن ربیع بن حارث کا خون ہے (یہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) جس نے قبیلہ بنی سعد میں دودھ پیا تھا،
اور اس کو ہڈیوں نے قتل کیا تھا اور جاہلیت کا مود معاف کیا گیا اور سب سے پہلا
سود جو میں معاف کرتا ہوں اپنے سودوں میں سے وہ عباس بن عبدالمطلب
کا ہے پس اس کو معاف کر دیا گیا۔ اور اے لوگو! عورتوں کے معاملہ میں
اللہ سے ڈرو۔ تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ لیا ہے یعنی خدا تعالیٰ
سے ان کو امن میں رکھنے کا عہد کیا ہے۔ یا خود عورتوں سے امان میں
رکھنے کا تم نے عہد کیا ہے اور حلال کیا ہے تم نے اپنے لئے ان کی شرم
گاہوں کو، اللہ کے حکم سے۔ اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے
بچھوٹے بچے کو نہ آئے دیں (یعنی تمہاری اجازت کے بغیر اپنے پاس کسی مرد
یا عورت کو کسی وقت نہ آئے دیں) پھر اگر وہ اس معاملہ میں تمہارا
کہنا نہ مانیں (یعنی ایسے لوگوں کو گھر میں نہ آئے دیں) تو تم ان کو مارو
لیکن زیادہ نہ مارو۔ اور تم پر عورتوں کا حق یہ ہے کہ ان کو کھانا دو
اور مقدور کے موافق کپڑا دو اور (اے لوگو!) میں نے تمہارے پاس
ایسی چیز چھوڑی ہے جس کو تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد
کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ خدا کی کتاب ہے اور (اے لوگو!) تم سے پوچھا
جائے گا میری بابت (یعنی میں نے دین کے احکام تمہارے پاس پہنچائے یا

عَلَىٰ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَىٰ زَمْرَةٍ فَقَالُوا ابْنُو ابْنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْ لَا أَنْتَ يَعْزُبُكَ النَّاسُ عَلَىٰ سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَادَوْهُ دَلُّوا أَقْرَبَ مِنْهُ (دَوَاۓ مُسْلِم)

نہیں) تو تم کیا جواب دو گے؟ حاضرین نے عرض کیا ہم اس امر کی شہاد

دیں گے کہ آپ ہم تک احکام دین کو پہنچا دیا، اپنا فرض ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر کہا۔

”اے اللہ! تو گواہ رہ، یا الہی تو گواہ رہ“

تین بار آپ نے یہ کلمہ کہا۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ پھر تکبیر کہی۔

اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر دوسری تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی چیز نہیں پڑھی۔ پھر آپ سوار ہوئے اور میدان عرفات میں داخل ہوئے۔ پس آپ نے اپنی اونٹنی قصوا کا پیٹ پھول کی طرف کیا اور حَبِلُ مُشَاةٍ جو ایک جگہ کا نام ہے اپنے سامنے رکھا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے اور اسی طرح کھڑے رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور زردی میں کچھ کمی ہو گئی اور آفتاب کی ٹمکی بالکل غائب ہو گئی۔ آپ نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور تیری سے چلے یہاں تک کہ مزدلفہ میں داخل ہوئے۔ یہاں آپ نے مغرب و عشا کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں سے پڑھیں اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی تسبیح یا نفل وغیرہ کچھ نہ پڑھی پھر آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی۔ آپ نے صبح کی نماز اس وقت پڑھی کہ جب صبح خوب روشن ہو گئی تھی۔ اور ایک اذان اور ایک تکبیر کہی گئی۔ پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور مشعر حرام پر پہنچے جو مزدلفہ میں ایک پہاڑی ہے یہاں آپ نے قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا مانگی، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا۔ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی (یعنی وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ کہا) اور اس وقت تک جب تک کہ صبح کی روشنی خوب نہ پھیل گئی، آپ اسی شغل میں مصروف رہے۔ پھر آفتاب کے نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہوئے اور فضل بن عباس کو سوار پر اپنے پیچھے بٹھالیا اور وادی محسر میں داخل ہوئے۔ یہاں اپنی سواری کو ذرا تیز کر دیا اور اس درمیانی راہ پر گئے جو حجرہ کبریٰ کو جاتی ہے اور اس حجرہ کے پاس پہنچ کر جس کے پاس درخت ہے سات کنکریاں پھینکیں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔ اور یہ کنکریاں باقلا کے دانے کے برابر تھیں۔ اور نشیب کے درمیان (نالے میں) سے پھینکی گئی تھیں۔ پھر قربانی کی جگہ کی طرف پڑھے اور ذبح کئے آپ نے تریسٹھ جانور اپنے ہاتھ سے۔ پھر نیزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور باقی جانوروں کو (جو سینتیس تھے) انھوں نے ذبح کیا اور شریک کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی پھر آپ نے حکم دیا کہ ہر جانور سے تھوڑا سا گوشت لے لیا جائے۔ چنانچہ وہ گوشت لایا گیا اور ہانڈی میں پکا یا گیا اور دونوں نے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) اس کو کھایا اور شوربے کو پی لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہوئے اور مکہ میں داخل ہوئے۔ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر عبد المطلب کی اولاد (یعنی اپنے چچا حضرت عباس اور ان کی اولاد) کے پاس تشریف لے گئے جو زمر پر لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا۔ اے اولاد عبد المطلب پانی کھینچو (اور لوگوں کو پلاؤ) اگرچہ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر ٹوٹ پڑیں گے تو میں خود تمہارے ساتھ پانی کھینچتا۔ پھر عبد المطلب کی اولاد نے آپ کو پانی کا ایک ڈول دیا اور اس میں سے آپ نے پانی پیا۔ (مسلم)

احرام کے طریقے اور حج کی اقسام

۲۴۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيمَا مَنَّ أَهْلَ بَعْثَةٍ وَمِمَّا مَنَّ أَهْلَ بَعْثَةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَيْتَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَعْثَةٍ وَلَمْ يَهْدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا بَيْتَ اللَّهِ وَهُدِيَ فَهَدَيْنَاهُ

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ جب ہم مکہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی کا جانور ساتھ نہیں لایا ہے اسے چاہئے کہ وہ حلال ہو جائے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی کا جانور

ساتھ لایا ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے اور حلال نہ ہو اس وقت تک جب تک کہ عمرہ اور حج دونوں سے فارغ نہ ہو جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "وہ حلال نہ ہوں جب تک اپنے قربانی کے جانور کو ذبح نہ کر لے۔ اور جس شخص نے صرف حج کا احرام باندھا ہے، وہ اپنا حج پورا کر لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ کو حیف آئے لگا اور میں نے ابھی تک نہ تو بیت اللہ کا طواف کیا تھا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی۔ عرفہ تک مجھ کو خون آنا رہا اور میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے سر کو کھول دوں اور سر میں لنگھی کروں (یعنی عمرہ کے احرام کو کھول دوں اور حلال ہو جاؤں) اور عمرہ کو چھوڑ کر صرف حج کا احرام باندھوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اپنے حج کو پورا کر لیا۔ پھر آپ نے میرے ساتھ (سیر بھائی) عبد الرحمن بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے عمرہ کی جگہ (یعنی بدلے میں) عمرہ کروں مقام تنعیم سے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا انھوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور جب وہ منی سے واپس آئے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا (تجاری و مسلم)

بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِحَجِّ هَدْيِهِ وَمَنْ أَهْلًا حَجَّ فَلَيْتُمْ حَجَّهَ قَالَتْ فَحَضَبْتُ وَلَسْتُ أَطْعُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصِّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَرَلْ حَالِيضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِالْعُمْرَةِ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْفُضَ رَأْسِي وَأَمْتَسِطَ وَأَهْلِلَ بِالْحَجِّ وَأَشْرَكَ الْيَوْمَ فَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتِمِرَ مَكَاتَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلًا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصِّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَا تَطَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا - رُمْتُ فَقُتِلَ عَلَيْهِ

پھر حلال ہو گئے اس کے بعد انھوں نے ایک طواف اور کیا کہ جب وہ منی سے واپس آئے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا۔ انھوں نے صرف ایک طواف کیا۔

۲۲۴۲ وَحَنَّ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ تَشَعَّ رَمُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ وَبَدَأَ قَاهِلًا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ بِالْحَجِّ فَتَمَسَّحَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِ فَكَمَا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطْفُ بِالْبَيْتِ وَبِالصِّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِالْعُمْرَةِ وَلْيَحِلَّ ثُمَّ لِيَهْلِلَ بِالْحَجِّ وَبِالْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَمِمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجَّةِ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَمَّ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَهْوَافٍ وَشَتَّى أَرْبَعًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فائدہ اٹھایا حجۃ الوداع میں عمرہ سے حج کی طرف (یعنی اولاً) اپنے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا چنانچہ آپ ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے کر چلے اور (اس طرح) شروع کیا کہ پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا۔ پس فائدہ اٹھا یا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج اور عمرہ کو ملا کر۔ لوگوں میں کچھ ایسے تھے جو قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے اور بعض ایسے تھے جو جانور ساتھ نہ لائے تھے۔ پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پہنچے تو لوگوں سے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور لایا ہو وہ حلال نہ ہو کسی چیز سے جو اس پر حرام ہے احرام کے بعد جب تک کہ وہ اپنے حج کو پورا نہ کر لے اور جو شخص قربانی کا جانور نہ لایا ہو وہ بیت اللہ کا طواف کرے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے سر کے بال کٹوائے اور حلال ہو جائے۔ پھر دوبارہ حج کا احرام باندھے اور قربانی کے جانور کو ذبح کرے اور جس کو قربانی میسر نہ ہو وہ تین دن حج کے ایام میں

اور سات دن گھر پہنچ کر روزے رکھے مکہ میں داخل ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو سب سے پہلے اور طواف کے تین پھروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں معمولی رفتار سے چلے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اور سلام پھیر کر صفا کی جانب گئے اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے کئے۔ پھر کسی چیز سے حلال نہ ہوئے جو احرام نے اُن پر حرام کی تھیں یہاں تک کہ حج کو پورا کیا اور قربانی کے دن اپنی قربانی کے جانور ذبح کئے پھر بیت اللہ کا طواف کیا اور اُس کے بعد ہر اس چیز سے حلال ہو گئے جو آپ پر حرام تھی اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے گئے تھے انھوں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے

۲۲۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ عُمْرَةٌ إِنِ اسْتَمَعْنَا بِهَا صَوْنَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهُدْيُ فَلْيَجِلْ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - (رواہ مسلم)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حجۃ الوداع میں) یہ عمرہ ہے کہ فائدہ اٹھایا ہم نے اس سے پس جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ حلال ہو جائے ہر چیز سے اس لئے کہ عمرہ کرنا حج میں داخل ہوا قیامت تک۔ (مسلم)

فصل دوم

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي. اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

فصل سوم

- تبدیل احرام کے حکم پر صحابہ کا تردد و تاویل

۲۲۲۴ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي نَائِمٍ مَعِيَ قَالَ أَهْلُنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحَدًّا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبِيعَ رَابِعَةِ مَضَيْتُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاصْبِرُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَ لَمْ يَعِزْهُمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُمْ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَدُوِّهِ إِلَّا خَشْيَةُ آمَدْنَا أَنْ تَفْضِيَ إِلَى نِسَاءٍ نَأْتَانِي عَدُوَّةَ تَقَطَّرُ مَدَاكِيرُنَا الْمَنِي قَالَ يَقُولُ جَابِرٌ يَمِيدُهُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ يَمِيدُهُ يُعَجِّرُ كَهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا

عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آدمیوں کی ایک جماعت میرے ساتھ تھی میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ احرام باندھا ہم نے یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نے صرف حج کا۔ عطاء کا بیان ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ ہم سے کہا ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم کو حکم دیا کہ حلال ہو جائیں۔ عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ حلال ہو جاؤ، اور عورتوں کے پاس جاؤ۔ عطاء رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے پاس جانے کا حکم وجوب کے طور پر نہیں دیا۔ یعنی عورتوں کے پاس جانے کو واجب قرار نہ دیا تھا بلکہ بطور اباحت و اجازت تھا۔ یعنی عورتیں حلال کر دی گئی ہیں۔ ہم نے یہ حکم سنکر تعجب کے طور پر ایک دوسرے سے کہا کہ جب ہمارے اور عورات کے دن کے ہیں صرف پانچ دن باقی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا

فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَنفَكْتُكُمْ بِاللهِ وَأَصْدَقْتُكُمْ
وَأَبْرَكْتُكُمْ وَلَوْ لَا هَدَيْتِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ
وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ
الْهَدْيَ فَيَحِلُّوا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَتَالَ
عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدْ مَ عَلِيٌّ مِنْ سَعَائِيهِ
فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتُ قَالَ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْلِدِ وَأَمْكُثْ حَدًّا مَا قَالَ وَاهْدِ
لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بَنُو مَالِكٍ
وَبَنُو جُعْثَمَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ
لَا بَيْدٍ قَالَ لَا بَيْدٍ -

(دروا کہ مسلم)

ہے کہ ہم اپنی عورتوں سے جماعت کریں اور پھر اس حال میں ہم عرفات
میں پہنچیں کہ ہمارے عضوِ مخصوص سے منی کے قطرے ٹپکتے ہوں عطار
کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر عضوِ مخصوص سے قطرے
ٹپکنے کی طرف اشارہ کیا اور یہ منظر اب تک میری نگاہوں میں ہے۔ حضرت
جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب ہمارے اظہارِ تعجب کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہنچی تو آپ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا
تم کو معلوم ہے کہ میں تم سب لوگوں میں خدا تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں
تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ نیک ہوں۔ اگر
میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی حلال ہو جاتا جس طرح
تم حلال ہوئے ہو۔ اور اگر مجھ کو اس بات کا پہلے سے علم ہوتا جس کا علم
مجھ کو بعد میں ہوا تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا دیکھو اگر مجھ کو اس
کا علم پہلے سے ہو جاتا کہ احرام سے نکلنا تم کو اس قدر بر معلوم

ہوگا تو میں جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور تمہارے ساتھ حلال ہو جاتا) پس تم حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور حلال ہو گئے اور
آپ کے حکم کو ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ عطار کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے مفوضہ کام پر سے آئے۔ یعنی جہاں
آپ کا تقرر ہوا تھا وہاں سے آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا۔ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انھوں
نے عرض کیا جس چیز کا احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس تم (قربانی کے دن) جانور
ذبح کرنا اور اس وقت تک احرام میں رہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے لئے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے
ساتھ قربانی کے جانور لائے تھے۔ سُرَاقَةُ بن مالک بن جُعْثَمَ رضی اللہ عنہ نے (احرام سے حلال ہو جانے کا حکم سن کر) پوچھا یا رسول اللہ! یہ
ہم اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے۔ (مسلم)

صحابہ رضی اللہ عنہم کے تردد پر آنحضرت کی برہمی

۲۸۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَيْحَ مَضْمِينٍ مِنْ
ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضَبَانُ
فَقُلْتُ مَنْ أَعْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَدْخَلَهُ اللهُ
النَّارَ قَالَ أَوْ مَا شَعَرْتَ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ
بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَذَدُّونَ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ
أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَفَعَتِ الْهَدْيَ مَعِيَ
حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلَّ كَيْبًا حَلُّوْا -
(دروا کہ مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ چوتھی یا پانچویں تاریخ ذی الحجہ
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت آپ سخت
غصہ کی حالت میں تھے۔ میں نے آپ کو غضبناک پا کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ
جس نے آپ کو غضبناک بنایا خدا تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے۔ آپ نے
فرمایا۔ کیا تم کو معلوم نہیں، میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا وہ اس حکم سے
تردد میں ہیں (یعنی احرام سے حلال ہو جانے کا حکم) اگر مجھ کو اس امر
کا حال پہلے سے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا،
اور نہ ہی اللہ کی خریداری کرتا، اور پھر اسی طرح حلال ہو جاتا جس
طرح اور لوگ حلال ہوئے۔ (مسلم)

۱۰ ایامِ جاہلیت میں لوگ حج کے دنوں میں جماعت کو بُرا خیال کرتے تھے صرف بُرا ہی نہیں بلکہ عیب جانتے تھے اور نقصان کا موجب
سمجھتے تھے اس لئے اس حکم پر لوگوں کو تعجب ہوا تھا۔ ۱۲ مترجم

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

شہر مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان !

فصل اول

مکہ کا مدخل اور مخارج

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جب مکہ آئے تو رات کو مقام ذی طوی میں قیام کرتے اور جب صبح ہوتی تو غسل کرتے اور نماز پڑھتے۔ پھر دن میں مکہ میں داخل ہوتے۔ اور جب مکہ سے واپس جاتے تب بھی رات ذی طوی میں گزارتے اور صبح تک وہاں رہتے اور بیان کرتے کہ نبی ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے (یعنی حجۃ الوداع میں) تو مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے (یعنی مقام ذی طویٰ کی جانب سے) اور واپسی میں مکہ سے نشیب کی جانب سے نکلے۔

(بخاری و مسلم)

٢٢٢٢ عَنْ تَائِبٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدُمُ
مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ يَذِي طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ
وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَإِذَا انْفَرَ
مِنْهَا مَرَّ بِذِي طَوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ
وَيَذْكُرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٢٢٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا
مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ظوائف کے لئے پاکى واجب ہے

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج کیا (اؤ) حج کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مکہ میں داخل ہو کر حضور ﷺ نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ وضو فرمایا پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر عمرہ نہیں ہوا (یعنی آپ نے حج کو موقوف کر کے عمرہ نہیں کیا) بلکہ حج اور عمرہ (دونوں کو ساتھ رکھا) پھر آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور آپ نے (مکہ میں داخل ہو کر) سب سے پہلے طواف کیا۔ پھر عمرہ نہیں ہوا۔ آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔ (بخاری و مسلم)

طواف میں رمل کا ذکر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو اوّل کے تین پھیروں میں تیز قدم چلتے اور چار پھیروں میں معمولی رفتار سے کرتے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھتے (مقام ابراہیم میں) اور صفاد مردہ کی سعی کرتے۔

(بخاری و مسلم)

٢٢٢٨ وَعَنْ عُرْوَةَ بِنِ الرُّبَيْعِ قَالَ حَدَّثَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ
شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ
بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ
أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَّافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ
عُمَرَةَ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٢٢٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجَّةِ أَدَّ الْعُمْرَةَ أَوَّلَ مَا يَقْدِرُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ - (مُسْنَدُ عَلَيْهِ)

صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے

۲۲۵۰/۵ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَيْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ - (دَوَاۓ مُسْلِم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک جلدی کی، تین پھیروں میں اور معمولی چال سے چلے، چار پھیروں میں اور اپ صفا و مروہ کو سعی کرتے تو دوڑتے وادی میل میں۔ (مسلم)

حجر اسود کا بوسہ

۲۲۵۱/۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِذَا رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَّاقِدَمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا - (دَوَاۓ مُسْلِم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں شرف لائے تو حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا۔ پھر داہنے ہاتھ کی طرف چلے (طواف کرنے کے لئے) پس تین مرتبہ تیز قدم چلے اور چار مرتبہ معمولی رفتار سے۔ (مسلم)

۲۲۵۲/۶ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ - (دَوَاۓ الْبُخَارِ)

حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے دیکھا ہے (بخاری)

استلام رکن یمانی

۲۲۵۳/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے اس طرف ہاتھ لگاتے دیکھا ہے جہاں دونوں یمانی رکن ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنے کا مسئلہ

۲۲۵۴/۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ يَمِينٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع میں اونٹ پر طواف کیا اور حجر اسود کو لکڑی یا لکھی سے جس کا سر خمدار تھا، بوسہ دیا۔ (بخاری و مسلم)

طریق استلام حجر اسود

۲۲۵۵/۱۰ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَتَبَ - (دَوَاۓ الْبُخَارِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر کیا جب حجر اسود پر آتے تو اس چیز (لکھی) سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی حجر اسود کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (بخاری)

۲۲۵۶/۱۱ وَعَنِ ابْنِ الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ يَمِينٍ مَعَهُ وَيُقْبِلُ الْمَجْعَنَ - (دَوَاۓ مُسْلِم)

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا۔ آپ ایک لکڑی جس کا سر خمدار تھا حجر اسود کو لگاتے اور اس کو بوسہ دیتے۔ (مسلم)

حائضہ طواف و سعی نہ کرے

۲۲۵۷/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِنْتُ فَنَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكَ تَفْسَيْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو) چلے اور ہم صرف حج کا ذکر کرتے تھے (یعنی لبیک وغیرہ میں) پھر جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو مجھ کو حیض آئے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی (یعنی اس خیال سے کہ حیض کے سبب میرا حج نہ ہو سکے گا) آپ نے پوچھا تم کو خون آئے لگا؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو مقرر کر دیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر پس تم وہ افعال ادا کرو جو حاجی کرتے ہیں مگر بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک پاک نہ ہو جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

مشرکین کو طواف کعبہ کی ممانعت

۲۲۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو ذَرٍّ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّجْدِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ إِلَّا لَا يَحْجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُذَيَّانَ رُفِئَتْ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس حج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر کر کے بھیجا تھا، حجۃ الوداع سے پہلے، اس سال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو قربانی کے دن یہ اعلان کر کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد نہ کوئی مشرک حج کرے اور نہ کوئی برہمنہ شخص کعبہ کا طواف کرے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

خانہ کعبہ کو دیکھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کا مسئلہ

۲۲۵۹ عَنْ الْمُهَاجِرِ الْبَكِّيِّ قَالَ سَأَلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَدْفَعُ يَدَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ وَدَّ حُجَّجُنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ.

حضرت ہاجر کی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھوں کو بلند کرے (یعنی یہ کہ ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے ہم تو ایسا نہ کرتے تھے۔

(ترمذی ابوداؤد)

سعی کے دوران کعبہ کو دیکھنا اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۲۲۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجِّ فَأَسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصِّفَا فَعَلَا حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللَّهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُو.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہو کر حجر اسود کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بوسہ دیا۔ بیت اللہ کا طواف کیا۔ اس کے بعد صفا و مروہ پر چڑھے اور وہاں سے بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور اللہ کا ذکر کیا جس قدر چاہا اور دعا مانگی۔

(ابوداؤد)

نماز و طواف میں مماثلت

۲۲۶۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

وَسَلَّمَ قَالَ طَوَّافٌ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْتُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِحَدِّ (رواہ الترمذی والنسائی والدارمی) وَكَوَلَّ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُّوا عَلَى (ابن عباس)۔

بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مانند ہے لیکن تم طواف کی حالت میں بات چیت کرتے ہو۔ پس آئندہ جو شخص کوئی بات کرے نیکی کی بات کرے (ورنہ خاموش رہے) (ترمذی)

نسائی، دارمی اور ترمذی کہا کہ ایک جماعت نے اس کو ابن عباس تک موقوفاً روایت کیا ہے۔

حجر اسود کی حقیقت اور ماہیت

۲۴۶۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ إِلَّا سَوْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ۔ (رواہ احمد والترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرا سود جنت سے آیا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا آدم کے بیٹے کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔

قیامت کے دن حجر اسود کی گواہی

۲۴۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهُ لَيُبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَيْنَانِ يُعْمِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کہ حجرا سود کے بارے میں کہ، خداوند تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور سچائی کے ساتھ اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کو بوسہ دیا ہوگا۔

حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یا قوت ہیں

۲۴۶۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الزُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْقُوتَانِ مِمَّنْ يَأْقُوتُ الْجَنَّةَ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ نُورُهُمَا لَأَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے حجرا سود اور مقام ابراہیم دو یا قوت ہیں جنت کے یا قوتوں میں سے اللہ تعالیٰ نے ان کا نور مٹا کر دیا ہے اور اگر ان کی روشنی قائم رہتی تو مشرق و مغرب کے درمیان ساری چیزوں کو روشن کر دیتی۔ (ترمذی)

استلام حجر اسود اور طواف کی فضیلت

۲۴۶۵ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الزُّكَنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِمَّنْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّ أَفْعَلَ فَاتِي مِمَّتْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لَخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أَسْبَغَ عَافَا حَصَاهَا كَانَتْ كَعَيْنٍ رَقِيبَةٍ وَسَمِعْتُهُ

حضرت عبید بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دو دنوں (یعنی حجر اسود اور زکریا) کو بوسہ دیتے وقت لوگوں پر ہجوم کرتے اس قدر کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی کو اتنا ہجوم کرتے نہیں دیکھا (یعنی ابن عمر ان دو دنوں کو بہت اہتمام کے ساتھ بوسہ دیتے تھے اور لوگوں کے ہجوم میں گھس جاتے تھے) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس فعل پر متعجب دیکھا کہ فرمایا اگر میں ایسا کروں تو تعجب نہ کرو اس لئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ان دو دنوں کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ

يَقُولُ لَا يَنْصَحُ قَدَمًا وَلَا يَدًا قَعًا أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہے اور میں نے آپ کو ایسا فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جو شخص اس بیت کا (یعنی بیت اللہ کا) سات مرتبہ طواف کرے اور اس کے واجبات اور وغیرہ کی حفاظت کرے تو اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا ایک غلام آزاد کرنے کا۔ اور آپ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ جو قدم (طواف میں) رکھا جائے اور جو قدم اٹھایا جائے ہر قدم پر خداوند تعالیٰ ایک گناہ دور کرتا ہے اور ایک نیکی لکھتا ہے۔ (ترمذی) حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان آپ کی دعا

۲۸۶۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ کہتے سنا ہے رَبَّنَا إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (ابوداؤد)

سعی کا حکم

۲۸۶۸ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي بِنْتُ أَبِي نُجْدَا قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ أَبِي حُسَيْنٍ نَظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يُسْعَى وَانَّ مِيزَةً لِيَدِهِ وَمِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَاسْمَعْتُهُ يَقُولُ اسْعُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ. (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ وَرَوَى أَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ) (شرح النسہ)

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ تحررات کی بیٹی نے مجھے بیان کیا کہ میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ ابوحسین کے گھر والوں کے گھر اس غرض سے گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھوں۔ پس میں نے آپ کو سعی کرتے دیکھا۔ آپ کا تہبند دوڑنے میں تیزی سے گھوم رہا تھا۔ پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا۔ سعی کرو، اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے تم پر سعی کو واجب کیا ہے۔ (شرح النسہ)

پیادہ یا سعی کرنا واجب ہے

۲۸۶۸ وَعَنْ قَدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ. (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ) (شرح النسہ)

حضرت قدامہ بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان اونٹ پر سعی کرتے دیکھا، نہ تو آپ نے اونٹ کو مارا نہ ہانکا اور نہ بچو بچو کہا۔ (شرح النسہ)

طواف میں اضطباع

۲۸۶۹ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُصْطَبِعًا بَدْرٍ أَحْضَرَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سبز چادر کے ساتھ اضطباع کیا (یعنی پیادہ کو دھواہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لیا)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

طواف میں اضطباع سنت ہے

۲۸۷۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنْ الْحَجَرِ أَنَّهُ قَدِمُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوا أَرْبَعَةً يَتْلُوهُمْ تَحْتَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے مقام جعرانہ سے عمرہ کیا اور بیت اللہ کے طواف میں تین مرتبہ تیز قدموں سے چلے اور اپنی چادروں کو اپنی بغلوں کے نیچے سے لٹکا

إِبَاطِهِمْ ثُمَّ قَدْ فُوهَا عَلَى عَوَالِقِهِمُ الْيُسْرَىٰ كَرَأْسِهِ بَاسْمِ كَاهِنٍ يَدْعُوهُ لِيَا لِيَا (ابوداؤد)
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فضل سوم

استلام حجر اسود اور رکن یمانی کی اہمیت

۲۲۴۱ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هَذِهِ الثُّلُثِ الْيَمَانِيَةِ وَالْحَجَرِ فِي شَيْءٍ وَلَا رِخَاءٍ مُّمْنًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۲۲۴۲ وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبْلَ يَدِهِ وَقَالَ مَا تَرَكْنَاهُ مُّمْنًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیتے دیکھا ہے کبھی میں ان کو بوسہ دینے سے باز نہ رہا خواہ کتنا ہی ہجوم ہو یا نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)
اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نافع نے بیان کیا۔ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو حجر کو لگاتے اور پھر ہاتھوں کو بوسہ دیتے دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے کبھی رکن یمانی اور حجر اسود کے بوسہ کو ترک نہیں کیا جب سے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے دیکھا ہے۔

بسبب عذر سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے

۲۲۴۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكُوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طَوِّفِي مِثْرَ قَدَائِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطَفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ (حج کے دنوں میں) میں نے رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی کہ میں نے فرمایا تم لوگوں کے پیچھے چلی جاؤ گے اور دو سواری پر طواف کر لو۔ چنانچہ میں نے سواری پر طواف کیا اور دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے ہیں اور اس میں وَالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورِ پڑھ رہے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

بوسہ دیتے ہوئے حجر اسود حضرت عمرؓ کا خطاب

۲۲۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَرْصَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ عُمَرَ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَا لَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ مَا قَبَّلْتِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ بن ابی بصرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے دیکھا اور یہ کہتے سنا۔ میں جانتا ہوں کہ تو پیچھے نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے تجھ پر رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی تجھ پر بوسہ نہ دیتا۔

رکن یمانی پر دعا اور وہاں متعین فرشتوں کی آمین

۲۲۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكُلُّ يَدٍ سَبَّعُونَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تَوَيْرُ فَرَسْتِ كَيْتِ هِيَ آمِينَ (عَنِ ابْنِ مَرْجٍ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ رکن یمانی پر فرشتے متعین ہیں پس جو شخص کہے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تو یہ فرشتے کہتے ہیں آمین (یعنی اے رب کریم اس دعا کو قبول فرما)۔ (ابن ماجہ)

طواف کی حالت میں تسبیح و تہلیل وغیرہ کی فضیلت

۲۲۴۶ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَكَلِّمْ إِلَّا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَحَسِبْتُ أَنَّ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرَجُلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرَجُلَيْهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کہ جو شخص سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرے اور ان پھروں میں بجز سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کے کچھ نہ کہے تو اس کے دس گناہ محو کئے جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور جو شخص طواف کرے اور کلام کرے اسی کے مانند (یعنی کچھ دوسرے کلمات اسی قسم کے پڑھے) تو وہ رحمت کے دریا میں اس طرح داخل ہو جاتا ہے جس طرح تم دریا میں اپنے پاؤں سے داخل ہوتے ہو۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

میدانِ عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

فصل اول

عرفہ کے دن تکبیر و تلبیہ کا مسئلہ

۲۲۴۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ يُهْلُ مِنَّا الْمُهْلُ فَلَا يُتَكَلَّمُ عَلَيْهِ وَيُكَبَّرُ الْمَكْبَرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

محمد بن ابوبکر ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے انس بن مالک سے دریافت کیا جب ہم دو دنوں میں سے عرفات کی طرف صبح کے وقت جا رہے تھے کہ تم آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا لبیک کہتا تھا ہم میں سے لبیک کہنے والا اور اس کو اس سے منع نہ کیا جاتا تھا اور اللہ اکبر کہتا تھا ہم میں سے اللہ اکبر کہنے والا اور منع نہیں کیا جاتا تھا۔

(متفق علیہ)

منا میں قربانی اور عرفات و مزدلفہ میں وقوف کی جگہ

۲۲۴۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ هَهُنَا وَمِنِّي كُلُّهَا مَنَعَهُ فَأَخْرَجُونِي وَخَالِكُمْ وَقَفْتُ هَهُنَا وَعَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَقَفْتُ هَهُنَا وَجَمَعَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس جگہ قربانی کی ہے اور سارا منہ قربانی کی جگہ ہے۔ پس قربانی کرو تم اپنے خیموں پر۔ اور میں اس جگہ پر ٹھہرا اور سارا عرفات کا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور قیام کیا میں نے (مزدلفہ میں) اس جگہ اور مزدلفہ کی تمام جگہ قیام کرنے کی ہے۔ (مسلم)

عرفہ کے دن کی فضیلت

۲۲۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمٍ عَدَفَهُ وَلَا آتَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ کسی دن میں اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد نہیں کرتا اور اس روز اللہ تعالیٰ

لَيْدٌ تَوَسَّطَ بَيْنَهُمُ الْمَلَائِكَةُ قَبُولُ مَا أَدَّاهُ (بندوں سے) قریب ہوتا ہے اپنی رحمت و مغفرت کے ساتھ۔ اُو
هُوَ كَأَنَّهُ - (رداۃ المصلیٰ)
یہ لوگ کیا چاہتے ہیں (یعنی جو کچھ یہ چاہتے ہیں میں ان کو وہی دے دوں گا) (مسلم)

فصل دوم

امام کے موقف سے بعد میں کوئی مضائقہ نہیں

۲۲۷۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا يَعْزِفُهُ مَبَاعِدُهُ عَمْرُوقُ مَوْقِفٍ إِلَّا مَا مَرَجْنَا أَفَاتَنَا ابْنُ مَرْبُوحٍ يَا لَأَنْصَارِي فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى أَدْنَى مَنْ إِذْ أَنْتُمْ ابْرِهِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

عمر و بن عبد اللہ بن صفوان اپنے ماموں یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ عرفات میں اپنی جگہ پر ٹھہرے ہوئے تھے جو امام کے ٹھہرنے کی جگہ سے بہت دور تھی کہ مرویج انصاری کا بیٹا ہمارے پاس آیا اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیامبر ہوں اور تمہارے پاس یہ پیام پہنچانے آیا ہوں کہ تم عرفات میں جہاں ٹھہرے ہو وہیں ٹھہرو تم اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی میراث پر ہو۔ عرب میں دستور تھا کہ ہر قبیلہ کی جگہ مقرر تھی۔ یزید بن شیبان کی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھہرنے کی جگہ سے اس دستور کے موافق بہت دور تھی۔ اس نے خواہش کی کہ رسول اللہ کے قریب جگہ مل جائے مگر اپنے نزاع ہو جانے کے خیال سے ان کی خواہش کو قبول نہیں کیا۔

(رداۃ المزیذی و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ)۔

اور یہ کہلا بھیجا کہ تم اپنی جگہ پر ٹھہرو۔ امام سے قربت تفوق کا موجب نہیں۔ پھر ان کی تسکین کے لئے یہ بھی کہلا بھیجا کہ تم اپنے باپ ابراہیم کی جگہ کے وارث ہو۔ اپنے باپ کی اطاعت کرو۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حدودِ حریم میں ہر جگہ قربانی کی جا سکتی ہے

۲۲۸۰ وَعَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مَنًى مَحْرَمٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ حَاجٍّ مَلَكَةٌ مَرِيٌّ (رداۃ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرفات کا سارا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارا منیٰ قربانی کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور مکہ کا ہر راستہ اور ہر گلی قربانی کی جگہ ہے۔ (ابو داؤد۔ دارقطنی)

آپ نے خطیب کی طرح ارشاد فرمایا؟

۲۲۸۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ قَالَ دَايْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَيْعِدٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ - (رداۃ ابو داؤد و ابن ماجہ)۔

حضرت خالد بن ہودہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرفہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر لوگوں کے درمیان خطبہ فرماتے دیکھا اس حال میں کہ آپ رکابوں میں پاؤں ڈالے کھڑے تھے۔ (ابو داؤد)

یوم عرفہ کی دعا

۲۲۸۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَيْدُ الدَّعَاءِ دُعَاؤُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَحَيْدُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ

عمر و بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عرفہ کے دن کی دعا بہترین دعاؤں میں سے ہے اور بہترین ان چیزوں کی جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے (یہاں) کہی ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا

لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

(درواکہ الترمذی) قَدِيرٌ ہے۔ (ترمذی)

وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ لَا شَرِيكَ لَهُ۔
اور مالک نے اسے طلحہ بن عبید اللہ سے لا شَرِيكَ لَهُ تک روایت کیا ہے۔

یوم عرفہ شیطان کی سب سے زیادہ ذلت و خواری کا دن ہے

۲۳۸۳ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كُوَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَى الشَّيْطَانُ يَوْمَ مَا هُوَ فِيهِ أَصْبَعًا وَلَا أَدْحَدًا وَلَا أَحَقَرًا وَلَا أَغْظَمَ مِنْهُ فِي يَوْمٍ عَدَّةً وَمَا ذَلِكُ إِلَّا لِمَا يَرَى مِنْ تَذَلُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَادُرِ اللَّهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رَأَى يَوْمَ يَدَارِقُ فَإِنَّهُ قَدْ رَأَى جُبْدَ عَمَلِ بَدْعِ الْمَلَكَةِ۔
حضرت طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان کو عرفہ کے دن سے زیادہ ذلیل، بہت رانہ (چٹکارا) ہوا، بہت حقیر اور نہایت غصناک، کسی دن نہیں دیکھا گیا اور یہ اس لئے کہ اس دن شیطان خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو اُترتے دیکھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس روز بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرماتا ہے مگر ہاں بدر کا دن (کہ اس روز بھی شیطان، عرفہ کے دن کی طرح ہی اسلام کی شوکت کو دیکھ کر ذلیل ہوا ہے) بدر کے دن شیطان نے دیکھا کہ حضرت جبریلؑ (کافروں سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے ہیں (مالک نے مُرْسَلًا روایت کیا۔ شرح السنۃ)

یوم عرفہ کی فضیلت

۲۳۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمٌ عَدَّةً إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتَوَفَّى شُعْنًا غَدًا أَضَاجِينَ مِنْ كُلِّ فِرْعَ عَمِيْقٍ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ فَلَانِ يَرْهَقُ وَفُلَانِ وَفُلَانَةُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرُ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ (درواکہ فی شرح السنۃ)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں کے درمیان سچ کرنے والوں پر فخر کرتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو جو ریشہ نال گرد آلود اور راستوں میں چلاتے اور مجھ کو پکارتے میرے پاس آئے ہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتے یہ سن کر کہتے ہیں اے پروردگار! ان میں تو فلاں شخص بھی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ گنہگار ہے۔ اور فلاں شخص اور فلاں عورت بھی ہے جو گنہگار ہیں، خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن سے زیادہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو کسی دن آگ سے نجات نہیں دیتا۔ (شرح السنۃ)

فصل سوم

عرفات میں وقوف کا حکم

۲۳۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ بِهَا يَفْقُونَ بِالْمَرْءِ دَلْفَةً وَكَانُوا يُسْتَوُونَ الْحَمْسَ كَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقْفُونَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ آمَنَ اللَّهُ نَبِيَّهُ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قریش اور ان کے ہم مذہب لوگ (ایام نبوت میں حج کے دنوں میں) مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور ان کو شجاع و بہادر کہا جاتا تھا اور عرب کے باقی قبائل عرفات میں ٹھہرتے تھے پھر اسلام آنے کے بعد خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ دیا کہ دسب

فَقِيفُ بِهَا شِمُّ يُفِيضُ مِنْهَا قَذَا لَكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ
ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ - (متفق علیہ)

لوگ) عرفات میں آئیں اور قیام کریں اور پھر وہاں سے لوٹیں اور خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ - (بخاری و مسلم)

مزدلفہ میں آنحضرت کی دعا کی قبولیت اور ابلیس کا واپس

حضرت عباس بن مرداس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کی بخشش کی دعا مانگی خداوند تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے کہا۔ میں نے سب کو بخش دیا لیکن ظالم کو نہیں بخشوں گا اور مظلوم کا حق اس سے ضرور لوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا۔ اے پروردگار! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرما دے اور ظالم کو بخش دے لیکن یہ درخواست عرفہ کی شام کو قبول نہیں کی گئی۔ پھر جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی دعا مانگی اور آپ کی خواہش کے مطابق آپ کی دعا قبول کر لی گئی (یعنی خداوند تعالیٰ نے ظالم کو بھی بخش دیا) راوی کا بیان ہے (کہ قبولیت دعا کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرائے۔ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ نے عرض کیا۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ وقت آپ کے ہنسنے کا نہیں ہے کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ خداوند تعالیٰ ہمیشہ آپ کو ہنساتا رہے۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ خداوند بزرگ و برتر نے میری دعا کو قبول فرمایا ہے اور میری امت کو بخش دیا ہے تو وہ سر پر خاک ڈالتا اور افسوس و وادیل کہتا ہوا بھاگ نکلا۔ اس کو پریشان دیدہ جو اس دیکھ کر مجھ کو ہنسی آگئی۔

(بیہقی۔ ابن ماجہ)

۲۲۸۶ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مَرْدَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِمَنْ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأَجِيبَ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ فَإِنِّي أَخَذْتُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنِّي نَسِيتُ أَعْطَيْتُ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتُ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يَجِبْ عَشِيَّةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأَجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ قَالَ فَصَحَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّسَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَصْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَحْضَحَكَ أَصْحَحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ قَالَ إِنِّي عَدَوْتُ اللَّهَ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِمَنْتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْتُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُوهُ بِالْوَيْلِ وَالتَّبُورِ فَأَصْحَحَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَدِّهِ - (رواه ابن ماجه ودرى البيهقى فى كتاب البعث والنشور)

بَابُ الدَّفْعِ مِنَ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان

فصل اول

عرفات سے آنحضرت کی واپسی

ہشام بن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ اسامہ بن زیدؓ سے پوچھا گیا کہ عرفات سے واپسی میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ

۲۲۸۷ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ اسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ
قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَحُجَّةً لَمْ يَمُتْ
رُتَّفَقَ عَلَيْهِ

۲۳۸۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى زَجْرًا شَدِيدًا أَذْهَبَ بِاللَّيْلِ
فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ
بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ اللَّيْلَ لَيْسَ بِإِلْيَاضٍ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح چلے۔ انھوں نے کہا کہ آپ درمیانہ رفتار
سے چلے اور جہاں کہیں کشادہ راستہ ملا تو آپ نے اپنی سواری کو دوڑایا
(بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وہ عرفات کے دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ واپس ہوئے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے پیچھے جانوروں کو سختی کے ساتھ مارنے اور ترہانے کا شور
مٹانا تو آپ نے اپنے چابک کو حرکت دے کر اشارہ کیا اور لوگوں کو مخاطب
کر کے فرمایا۔ لوگو! تم پر آرام سے چلنا واجب ہے اور (جانور کو
بلاوجہ) دوڑانا کی نہیں ہے۔ (بخاری)

رمی جمرہ عقبہ تک برابر تبیہ میں مصروف رہنا سنت ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اُسامہ بن زید عرفات مزدلفہ
تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف رہے (حضور کے ساتھ سوار
پر پیچھے بیٹھے) پھر مزدلفہ سے منے تک فضل بن عباسؓ آپ کے ردیف
رہے۔ دونوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سفر میں
برابر لپک کہتے رہے یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر رمی کی (بخاری و مسلم)

۲۳۸۹ وَعَنْهُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رَدْفَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمَزْدَلِفَةِ
ثُمَّ أَرَدَ الْفَضْلُ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ إِلَى مَنَى مَلَأَهَا
قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَلِّغُنِي حَتَّى
رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ - (رُتَّفَقَ عَلَيْهِ)

مزدلفہ میں جمع بین الصلواتین

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جمع کیا (مزدلفہ میں) نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے مغرب اور عشا کی نمازوں کو اور ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ
تکبیر کی اور ان کے درمیان میں نہ سنتیں پڑھیں نہ نفل اور نہ ان
کے پیچھے کچھ پڑھا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا اگر دو نمازوں کو
مغرب اور عشا کی آپ نے (مزدلفہ) میں جمع کیا اور اس روز نماز فجر
وقت سے پہلے پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۹۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلِّ وَاحِدَةٍ
مِنْهُمَا بِأَقَامَةٍ وَلَمْ يُسَجِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِشْرَ
كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مَبْلُوءًا إِلَّا
لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَوَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
بِصَاحِبٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا (رُتَّفَقَ عَلَيْهِ)

مزدلفہ سے غورتوں اور بچوں کو پہلے ہی منی روانہ کر دینا جائز ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کو کمزور
سمجھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات میں سب سے پہلے روانہ
کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۹۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ فِي مَبْعَةِ أَهْلِهِ
(رُتَّفَقَ عَلَيْهِ)

رمی جمار کے واسطے کنکریاں مزدلفہ یا راستہ سے لے لی جائیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فضل بن عباسؓ نے جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے بیان کیا کہ عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو جب

۲۳۹۳ وَعَنْهُ عَنِ الْفُقَيْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدْفَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَةِ

عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ
بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسَّرًا
وَهُوَ مِنْ مَنَى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْحَذَفِ الَّذِي
يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةَ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ -

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

آپ کی طرف سے اپنے وصال کی اطلاع

۲۲۹۲ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ
وَأَوْضَعَ فِي دَاوِي مُحَسَّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِحَصَى
الْحَذَفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَافِي هَذَا
لَمْ أَجِدْ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي جَامِعِ
التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ -

فصل دوم

عرفات سے واپسی اور مزدلفہ سے روانگی کا وقت

۲۲۹۵ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْدَمَةَ قَالَ خَبَّرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلِي
الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا أَيْدٍ فَعَوَّوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ
الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَاءُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ
أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُرْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَاءُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ
وَأَنَا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ
وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُرْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
هَذَا بِمَا خَالَفَ لِهَذَا عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْثَانِ وَالشَّارِكَ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ خَطْبَانَا وَسَاقَ نَحْنُ ٤ -

حضرت محمد بن قیس بن مخدّمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خطبہ میں فرمایا کہ ایام جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) لوگ عرفات
سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب کہ آفتاب آدمیوں کے سروں پر اس
طرح نظر آتا تھا گویا وہ ان کے چہروں پر عمامہ ہے۔ یعنی آفتاب غروب
ہونے سے پہلے۔ اور مزدلفہ سے اس وقت روانہ ہوتے تھے کہ جب
سورج اتنا بلند ہو جاتا تھا گویا وہ لوگوں کے چہروں پر عمامہ ہے اور
ہم عرفات اس وقت تک روانہ نہ ہوں گے جب تک کہ آفتاب غروب
نہ ہو جائے اور ہم مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلے چلیں گے اور ہمارا
طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔

(بیہقی)

رات میں رمی جائز نہیں

۲۲۹۶ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ مَنَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُرْدَلِفَةِ أُغِيلِمَةً بَنِي
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حِمَارٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ أَفْحَاذَنَا
وَيَقُولُ أَبْنَتِي لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مزدلفہ کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم کو بنو عبد المطلب کے بچوں کے ساتھ آگے بھیج دیا تھا
اور ہم گدھوں پر سوار تھے اور اپنے ہم کو رخصت کرتے وقت ہماری رانوں
پر (ازراہ محبت) ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا۔ میرے چھوٹے بیٹا جبرہ پر
کنکریاں اس وقت تک نہ مارنا جب تک کہ سورج نہ نکل آئے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

اسام شافعی کی مستدل حدیث اور اس کی تاویل

۲۴۹۷ // وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ التَّحْرِيمِ مِنَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَخَذَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو عید و قربان کی رات میں منیٰ روانہ کر دیا تھا۔ پھر انھوں نے فجر سے پہلے جمعہ پر کنکریاں ماریں پھر آگے بڑھیں اور طواف کیا اور یہ وہ دن تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس رہا کرتے تھے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) (ابوداؤد)

عمرہ میں تلبیہ کب موقوف کیا جائے

۲۴۹۸ // وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَلْبِي الْمُعْتِمِرُ أَوِ الْمُعْتِمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَّزَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ وَرَوَى مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ تلبیک کہے مقیم (مکہ کا رہنے والا) اور عمرہ کرنے والا اس وقت تک جب تک کہ حجر اسود کو بوسہ لے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) (ابوداؤد)

فصل سوم

آنحضرتؐ نے عرفات و مزدلسہ کا پورا درمیانی راستہ سواری پر طے کیا

۲۴۹۹ // عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ بَيْنَ عُرْدَةَ أَنَّ سَمِعَ الشَّيْخَ يَقُولُ أَفْضَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاكَ إِلَّا رُضْنًا حَتَّى آتَى جَمْعًا.

حضرت یعقوب بن عاصم بن عردہ کہتے ہیں کہ انھوں نے شریہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں (عرفات سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دالیں ہوا۔ تو حضورؐ نے زمین پر قدم نہیں لگایا یہاں تک کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) (ابوداؤد)

عرفات میں جمع بین الصلواتین

۲۵۰۰ // وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحِجَّاجَ بْنَ يُونُسَ عَامَ نَزْلِ يَا بَنِي الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنَّ كُنْتَ تَرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُونَ ذَلِكَ إِلَّا سُنَّةَ -

حضرت ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ حجاج بن یوسفؒ نے جس سال عبد اللہ بن زبیرؓ کو قتل کیا ہے اسی سال حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ عرفہ میں ٹھہرنے کے دن ہم کیا کریں؟ سالم بن عبد اللہ نے جواب دیا۔ اگر تو سنت پر عمل کرنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن ظہر و عصر کو پہلے پڑھ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا سالم نے سچ کہا۔ صحابہ طریق سنت کو ادا کرنے کے لئے ظہر و عصر کو جمع کیا کرتے تھے (یعنی دونوں نمازیں ساتھ پڑھتے تھے) ابن شہابؒ کہتے ہیں میں نے سالم سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے؟ سالم نے جواب دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت کے علاوہ اور کس چیز کا اتباع کرتے تھے؟ (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بَابُ رَمِي الْجِمَارِ

حجروں پر کنکریاں مارنے کا بیان

فصل اول

رمی حجرہ عقبی سواری پر بھی جائز ہے

۲۵۰۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَأْسِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لِيَا خَدَوَا مِنَّا سِكِّمُوا فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحْجُ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اڈٹی پر سواری قربانی کے دن کنکریاں مارتے دیکھا۔ آپ کنکریاں مارتے جاتے اور کہتے جاتے تھے۔ حج کے ارکان و افعال سیکھ لو اس لئے کہ میں نہیں جانتا، شاید کہ اس حج کے بعد مجھ کو دوسرے حج کا موقع نہ ملے۔ (مسلم)

کنکریوں کی تعداد اور اس کو پھینکنے کا طریقہ

۲۵۰۲ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِحِثْلٍ حَصَى الْخَذْفِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارتے دیکھا۔ (مسلم)

رمی جمار کا وقت

۲۵۰۳ وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى وَآ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ پر کنکریاں ماریں چاشت کے وقت یعنی دن چڑھے اور اس کے بعد دن ڈھلے۔ (بخاری و مسلم)

رمی جمار کے وقت تکبیر

۲۵۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَادَةٍ وَمِنْهُ عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ حجرہ عقبی پر پہنچے اور اس طرح کھڑے ہوئے کہ بیت اللہ کو بائیں جانب کیا اور منی کو دائیں طرف اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہا اور پھر لوگوں سے کہا۔ اسی طرح کنکریاں ماری ہیں اس شخص نے جس پر نازل ہوئی "سورۃ بقرہ" (بخاری و مسلم)

حجرات پر سات سات کنکریاں پھینکنا واجب ہے

۲۵۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَّ مَارْتُوهُ وَرَمَى الْجِمَارِ تَوَّ وَالتَّعْبَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْدِ وَتَوَّ وَالتَّوَّافُ تَوَّ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوَّ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استسجا طاق ہے یعنی استسجہ کے لئے طاق ڈھیلے لینے چاہئیں، تین، پانچ یا سات، اور رمی جمار بھی طاق ہے اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا بھی طاق ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص اگر وغیرہ کی دھوئی لے تو طاق مرتبہ لے۔ (مسلم)

فصل دوم سواری پر رمی جمار

۲۵۰۲ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ مَهْبَاءٍ لَيْسَ مَرُوبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيْسَ قِيلَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) -

حضرت قدام بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قربانی کے دن صہبا (سرخ و سفید) اونٹنی پر سوار کنکریاں مارتے دیکھا۔ نہ تو وہاں مارنا تھا نہ ہانکنا اور نہ ہٹو بچو۔ (شافعی - نسائی - ابن ماجہ - ترمذی - دارمی)۔

سعی اور رمی جمار ذکر اللہ کا ذریعہ

۲۵۰۳ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمِي الْجِمَارِ وَالسَّحْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جہروں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا صرف ذکر الہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (ترمذی دارمی)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

منی میں کسی کے لئے کوئی جگہ متعین نہیں ہے

۲۵۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ آلَا نَبِيٍّ لَكَ بِنَاءٌ يُطْلُكُ يَمِينِي قَالَ لَا مِنْي مَنَاسِرٌ مِنْ سَبَقَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ جَابَرٍ وَالدَّارِمِيُّ) -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے لئے منی میں کوئی سایہ دار عمارت بنادیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ منی اس شخص کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچے۔ (ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

فصل سوم

حجرات پر وقوف

۲۵۰۹ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجُمُوعَتَيْنِ الْأُولَى وَلَيِّنَ وَقُوفًا طَوِيلًا يُكَلِّمُ اللَّهَ وَيُسَبِّحُهُ وَيُحَمِّدُهُ وَيَدْعُو اللَّهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْعَةِ الْعَقَبَةِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ) -

حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حجۃ اودلے اور حجۃ وسطیٰ پر بہت دیر تک ٹھہرتے۔ اور اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ کہتے رہتے تھے اور پھر خدا سے دعا کرتے تھے اور حمزہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے تھے۔ (مالک)

بَابُ الْهَدْيِ

قربانی کے جانور و نکاحیان

فصل اول

اشعار اور تقلید کا مسئلہ

۲۵۱۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَانَا قِيَمَهُ فَأَشْعَرَهَا فِي مَبْفُحَةٍ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَّتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اپنی قربانی کی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے گواہان کے دائیں جانب کے کنارے پر زخم کیا۔ اس کا خون پوچھا اور

اللَّهُمَّ عَنْهَا وَقَلَّهَا نَعْلَانِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَةِ أَهْلًا بِأَلْحَجِّ -
 اس کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالا پھر اپنی سواری کی اوٹنی پر جس کا نام
 قصوا تھا سوار ہوئے پس جب اوٹنی آپ کو لے کر بیڈار سے چلی تو آپ نے
 حج کی لبیک کہی۔ (مسلم)

۲۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنًا فَقَلَّدَهَا -
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بکریوں کو قربانی کے لئے بیت اللہ کی طرف بھیجا اور ان کے گلے میں
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ہار ڈالا۔ (بخاری و مسلم)

دوسرے کی طرف سے قربانی

۲۵۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةً يَوْمَ النُّحْرِ -
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے
 دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی۔
 (مسلم)

۲۵۱۳ وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بَقْرَةً فِي حُجَّتِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
 بیویوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی۔ (مسلم)

خود حج کرنے والے اور ہدی بھیجنے کا مسئلہ

۲۵۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَتَلْتُ قَلَائِدَ بَدَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَيْدَتِي ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی
 کے جانوروں کے ہاروں کی رستی میں نے اپنے ہاتھوں سے بٹھی۔ پھر اپنے
 ہاروں کو ان کے گلے میں ڈالا۔ ان کے کوہان کو زخمی کیا اور قربانی کے جانور
 تیار کر کے ان کو مکہ کو روانہ کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان جانوروں
 کے بھیجنے سے کوئی حلال چیز حرام نہیں ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَتَلْتُ قَلَائِدَ هَامٍ مِنْ عَهْدِي كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ ابْنِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ہاروں کی رستی بٹھی اس رنگین
 اُون کے جو میرے پاس تھا اھلے میرے والد کے ساتھ بھیجا (بخاری و مسلم)

ہدی پر سوار ہونے کا مسئلہ

۲۵۱۶ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدْنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنِّهَا بَدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنِّهَا بَدْنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 شخص کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو نہکا کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے
 فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے۔ فرمایا
 سوار ہو جا۔ اس نے پھر یہی کہا کہ قربانی کا جانور ہے۔ فرمایا سوار ہو جا
 اس نے پھر یہی کہا کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا
 افسوس ہے مجھ پر۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۱۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ عَنْ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ
 حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
 سنا کہ ان سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا مسئلہ پوچھا گیا۔ انھوں نے
 کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ سوار ہوا اس پر

إِذَا أُجِجَتْ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرَهَا -

اختیاط سے (کہ اس کو تکلیف نہ ہو) اور جب تو سوار ہونے پر مجبور ہو یہاں تک کہ کچھ کو

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) کوئی اور سواری مل جائے۔ (مسلم)

راستہ میں قریب المرگ ہو جانے والی مدی کا مسئلہ

۲۵۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَآمَرَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سولہ اونٹ

ایک شخص کے ہمراہ مکہ کو روانہ فرمائے اور ان اونٹوں پر اس کو نگہبان مقرر

کیا اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگر ان اونٹوں

میں کوئی نہ چل سکے کسی بیماری وغیرہ کے سبب یا تھک جانے کی وجہ سے تو میں

کیا کروں؟ آپؐ فرمایا۔ اس کو ذبح کر کے اور اس کے خون میں ان جوتیوں کو

جو اس کے گھٹے میں پڑی ہیں ڈبو کر اس کے کوہان پر نشان لگا دے اور اس کا

گوشت نہ تو تو کھا اور نہ تیرے ساتھی۔ (مسلم)

مدی اور قربانی کے حصے

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ مدینہ کے سال میں ہم نے رسول اللہ ﷺ

علیہ وسلم کے ساتھ سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ کی قربانی کی اور

گائے کی سات آدمیوں کی طرف سے (مسلم)

اونٹ کے نحر کا طریقہ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو اپنے اونٹ

بٹھا کر ذبح کر رہا تھا۔ انھوں نے اس سے کہا اونٹ کو کھڑا کر کے اور اس کے

پاؤں باندھ کر ذبح کر کہ یہ طریقہ محمد ﷺ کا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

مدی کے بارہ میں کچھ ہدایات

حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ آپ

کے اونٹوں کی خبر گیری کروں اور ان کے گوشت کو خیرات کر دوں اور چمڑہ

اور جھولیں بھی صدقہ کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مزدوری ہم اپنے پاس سے

دیں گے۔ (بخاری و مسلم)

کس مدی کا گوشت مالک کو کھانا جائز ہے؟

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ ہم اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے

زیادہ نہ کھاتے تھے۔ پھر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اجازت

دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (یعنی تین دن کے بعد بھی) پس

کھایا ہم نے اور توشہ بنایا ہم نے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَآمَرَ

فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أَبْدِعَ عَلَيَّ

مِنْهَا قَالَ انْحَرِّهَا ثُمَّ اصْبِغْ نَعْلَيْهَا فِي دِمِهَا ثُمَّ

اجْعَلْهَا عَلَى صَفْعَتَيْهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ

مِنْ أَهْلِ دُفْقَتِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) گوشت نہ تو تو کھا اور نہ تیرے ساتھی۔ (مسلم)

مدی اور قربانی کے حصے

۲۵۱۹ وَعَنِ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ بَدَنَةً عَنْ سَبْعَةٍ فِي

الْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) گائے کی سات آدمیوں کی طرف سے اور

اونٹ کے نحر کا طریقہ

۲۵۲۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ آخَرَ

بَدَنَةً يَنْحَرُّهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيًّا مَا مُقَيَّدًا سِتَّةَ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

مدی کے بارہ میں کچھ ہدایات

۲۵۲۱ وَعَنِ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بَدَنِهِمْ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ

بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجْلَتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ

الْجُزْءَ مِنْهَا قَالَ لَنْ نُعْطِيَهُ مِنْ عِنْدِنَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

کس مدی کا گوشت مالک کو کھانا جائز ہے؟

۲۵۲۲ وَعَنِ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ

بَدَنَيْنَا فَوَقَّ ثَلَاثَ فَرَحَصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكُمْ

وَتَزِدُّوهُ فَافْكَرْنَا

وَتَزِدُّوهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

فصل دوم رُشمنانِ خدا کو رنج پہنچانا مستحب ہے

۲۵۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَهْدَىٰ عَامَ الْحَدِيثِ فِي هَذَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ
بُرَّةٌ مِّنْ قُضْبَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَغِظُ
بِذَلِكَ الشَّرِكَانَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ حدیث میں سال نبی ﷺ اپنے
قربانی کے جانوروں میں ابو جہل کا اونٹ بھی لے گئے دیر اونٹ غزوہ
بدر میں مال غنیمت کے طور پر ہاتھ آیا تھا جس کی ناک میں ننھنی پڑی
تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کی ننھنی تھی اور اس سے مقصد
مشرکوں کو غیظ و غضب میں لانا تھا۔ (ابوداؤد)

قرب المرگ ہدی کا حکم

۲۵۲۴ وَعَنْ نَّاجِيَةَ الْخَزَّاجِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَيْفَ أَسْعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْبَدَنِ قَالَ اسْتَرْهَا ثُمَّ
اغْسِ لَعَلَّهَا فِي دِمَهِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا
فَيَاكُلُونَهَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَدَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَّاجِيَةَ
الْأَسْلَمِيِّ)

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں
جانوروں کی نسبت کیا کروں جو مرنے کے قریب ہیں قربانی کے جانوروں میں
سے؟ آپ نے فرمایا ان کو ذبح کر لے اور ان کے خون میں ان کو ڈبو کر جو
ان کی گردن میں ہیں، ان کی گردنوں پر نشان لگا دے اور پھر ان کو لوگوں
میں بھوڑ دے تاکہ وہ اس میں سے کھائیں۔
(مالک، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد اور دارمی نے اسے ناجیہ سلمیٰ سے
روایت کیا ہے۔)

شرابی کے دن کی فضیلت

۲۵۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطُوبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمُ
التَّحْرِثِ يَوْمَ الْفَرِّ قَالَ تَوَرَّ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي
وَقَالَ وَقُرْبَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُكَاتٌ حَسَنٌ أَوْ سَتٌ فَطِفَقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ
يَأْتِيَهُنَّ يَبْدُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ
فَتَكَلَّمْنَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ
قَالَ قَالَ مَن شَاءَ اقْطَعْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن قُرطوبہؓ ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں میں بڑا دن قربانی کا دن ہے اور پھر
قر کا دن۔ اس حدیث کے راوی ثور نے کہا کہ قر کا دن گیارہویں تاریخ
ذی الحجہ کی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پانچ یا سبھ قربانی کے جانور رسول اللہ
ﷺ کے قریب لائے گئے۔ پس یہ جانور آپ کے پاس آئے لگے تاکہ
ان میں سے جس کو چاہیں پہلے ذبح کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب یہ جانور
پہلو پر گر پڑے (یعنی ان کو ذبح کر دیا گیا) تو آنحضرتؐ نے آہستہ سے کچھ
کہا جس کو میں نہ سمجھا۔ میں نے (قریب کے آدمی سے) پوچھا حضورؐ نے کیا
فرمایا؟ اس نے بتایا کہ آپؐ فرمایا جو کوئی چاہے ان جانوروں میں سے
(گوشت کا) ٹکڑا لے جائے۔ (ابوداؤد)

ابن عباسؓ اور جابر رضی اللہ عنہما کی حدیث باب الاضحية میں بیان کی گئی۔

فصل سوم شرابی کا گوشت

۲۵۲۶ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
...

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

تم میں سے جو کوئی قربانی کرے پس تیسرے دن کے بعد اپنے گھر میں کچھ نہ رکھے (یعنی گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھے) پھر جب دوسرا سال آیا تو لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا اس سال بھی ہم ایسا کریں کہ جیسا گذشتہ سال ہم نے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع کرو اور گذشتہ سال میں نے اس لئے منع کر دیا تھا کہ وہ سال محنت و مشقت اور افلاس کا سال تھا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اس طرح تم غریبوں کی مدد کر سکو گے (اور گوشت تقسیم کر دو گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت نبی شریفؐ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم تم کو منع کرتے تھے کہ اپنی قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ نہ کھاؤ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وسعت ہو (یعنی غریب کو اس سے مدد مل جائے) اب خداوند تعالیٰ نے وسعت بخش دی ہے اب تم جب تک جی چاہے کھاؤ، جمع رکھو اور صدقہ دو خبردار ہو کہ یہ دن کھانے پینے اور ذکرِ الہی کے دن ہیں۔ (ابوداؤد)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَعْتَنِي مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةِ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوا وَاطْعِمُوا وَادْخُرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۷/۱ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَكُنَا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ كُحْمِهَا أَنْ تَأْكُلُوا هَذَا فَوْقَ ذَلِكَ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادْخُرُوا وَادْخُرُوا الْآوَاتِ هَذِهِ الْآيَاتُ آيَاتُ أَكْلِ وَشَرِبِ وَذِكْرِ اللَّهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بَابُ الْحَلْقِ

فصل اول

سرمنڈانا افضل ہے

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنا سرمنڈایا اور صحابہؓ میں سے بھی بعض لوگوں نے سرمنڈایا اور بعض نے بال ترشوائے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۲۸/۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا مِنْ أَصْحَابِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آنحضرتؐ کا بال کتر وانا؟

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بعد از حجۃ الوداع میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال تراشے مروہ کے قریب بڑی قنچی سے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۲۹/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي قُصْرٍ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْكَرْوَةِ بِمَشْقٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سرمنڈانے والوں کے لئے آنحضرتؐ کی دعائے رحمت

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ اے اللہ! سرمنڈانے والوں پر رحم فرما صحابہؓ نے عرض کیا اور سر کے بال ترشوائے والوں پر یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اے اللہ! سرمنڈانے والوں پر رحم فرما صحابہؓ نے پھر پوچھا اور ترشوائے والوں پر یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اور بال ترشوائے والوں پر بھی۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۳۰/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُحْلِقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُحْلِقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُقَصِّرِينَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۱ وَعَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحَصَنِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْحَافِقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یحییٰ بن حصین اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سرمنڈانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کرتے سنا اور بال تراشوا لے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کرتے سنا۔ (مسلم)

سرمنڈانے میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا سنت ہے

۲۵۳۲ وَعَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى مِثْنَى فَاتَى الْجُمُعَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ آتَى مِثْلَهُ بِمِثْنَى وَنَحَرَ نُسْكَهَ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَاقِ وَنَادَى الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَادَى الشَّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ اخْلُقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تشریف لائے پھر جمعہ عقبہ کے پاس آئے اور وہاں لنگریاں ماریں پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر آئے اور اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا۔ پھر منڈانے والے کو طلب فرمایا اور اپنے سر کی داہنی سمت اس کے سامنے کی اور اس نے سر منڈ دیا۔ پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصاری کو بلایا اور منڈے ہوئے بال ان کو دیئے پھر اپنے سر کو بائیں طرف منڈانے والے کے سامنے کیا اور فرمایا منڈ اس نے منڈ دیا۔ یہ بال بھی اپنے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیئے اور فرمایا ان کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔ (بخاری و مسلم)

قربانی کے دن خوشبو کا استعمال

۲۵۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطْبِئُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ رُمَنَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی خوشبو لگاتی جس میں مشک بھی ہوتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

نحر کے دن آنحضرت نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟

۲۵۳۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ مِثْنَى -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن مکہ میں تشریف لائے پھر منیٰ واپس چلے گئے اور وہاں جا کر ظہر کی نماز پڑھی۔ (مسلم)

فصل دوم

عورت کو سرمنڈانے کی ممانعت

۲۵۳۵ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَتَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے عورتوں کو سرمنڈانے سے۔ (ترمذی)

عورت کو صرف بال کترانے چاہئیں

۲۵۳۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرمنڈانا عورتوں کے لئے نہیں بلکہ سر کے بال تراشنا ان پر واجب ہے۔ (ترمذی)

الْحَلْقُ اسْتَمَاعًا عَلَى النَّسَاءِ التَّقْصِيرُ - رَدَّاهُ - (البوداؤد - ترمذی - دارمی)
 ابوداؤد و الترمذی و الدارمی -

فصل سوم

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ - اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے۔

بَابُ

افعال ج میں تقدیم و تاخیر کا بیان

فصل اول

افعال ج میں تقدیم و تاخیر؟

۲۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بَنِي الْعَامِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِثْقَى النَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْجِرَ فَقَالَ أَذْجِرْ وَلَا حَرْجَ فَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَزْجِي فَقَالَ أَزْجِرْ وَلَا حَرْجَ فَمَا سَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرْجَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
 حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منے کے اندر قیام پذیر ہوئے تاکہ لوگ آپ سے مسائل دریافت کریں۔ پس ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ناواقفیت کے سبب میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ آپ نے فرمایا ذبح کر۔۔۔۔۔ کوئی حرج نہیں۔ دوسرا شخص آیا اور اس نے عرض کیا: ناواقفیت کے سبب میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا اب قربانی کر لے کوئی حرج نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ تقدیم و تاخیر کے جو مسائل آپؐ دریافت کئے گئے آپؐ کے جواب میں یہی کہا کہ اب کر لے کوئی حرج نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کنکریاں مار لے کوئی گناہ نہیں ہے۔ ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: کنکریاں مارنے سے پہلے میں نے طواف کر لیا ہے؟ آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لے کوئی گناہ نہیں۔

۲۵۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَالُ يَوْمَ النَّحْوِ بِمِثْقَى لَمْ أَحِجَّ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرْجَ - (رَدَّاهُ ابْنُ خَالٍ)
 حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن میں لوگ آپ سے مسائل دریافت کر رہے تھے اور آپ ہر ایک کے جواب میں یہ فرماتے تھے، کوئی حرج نہیں۔ پس ایک شخص نے پوچھا میں نے شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں؟ آپ نے فرمایا کوئی گناہ نہیں۔ (بخاری)

فصل دوم

۲۵۳۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَفْعُتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ أَحْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَ - حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سر منڈا لےنے سے پہلے فرض طواف کر لیا۔ آپ نے فرمایا سر منڈا لے یا

لَا حَرَجَ وَجَاءَ أَخُو فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرُمِيَ
قَالَ أَرُمٍ وَلَا حَرَجَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (حرج نہیں۔ (ترمذی)

فصل سوم

۲۵۴۰ عَنْ أُمَامَةَ بِنْتِ شَرِيكٍ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ أَخَرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ نَفَرَ عَنْ عَرَضٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَا لَكَ الَّذِي خَرَجَ وَهَلَكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) (ابوداؤد)

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمَى أَيَّامِ الشَّرِيقِ وَالتَّوْدِيعِ

قربانی کے خطبہ، کنکریوں کے مارنے اور طوافِ رخصت کا بیان

فصل اول

قربانی کے دن خطبہ؟

۲۵۴۱ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مُمْتَوِيَّاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ الْمُضَرِّ الَّذِي بَيْنَ جُمَادِي وَشَعْبَانَ وَقَالَ آتَى شَهْرٍ هَذَا أَقْلُنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ آتَى بَلَدٍ هَذَا أَقْلُنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَآتَى يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ خطبہ دیا۔ سال گھوم گیا ہے اپنی اس وضع کے موافق جس پر کہ تھا وہ اس روز کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو (یعنی جن دنوں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا پھر اسی دن پر آگیا اور سال پورا ہو گیا) سال بارہ چھینے کا ہوتا ہے جس میں سے چار چھینے باحرمت ہیں۔ تین تو مسلسل ہیں یعنی ذی قعدہ، ذو الحجہ اور محرم اور چوتھا مضر کا رجب، جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا یہ کونسا چھینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں (یہ شکر آپ خاموش رہے) ہم نے خیال کیا کہ آپ اس چھینے کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے پھر سکوت فرمایا اور ہم نے سمجھا کہ آپ کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر فرمایا کیا

بَلَا قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَآمَوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَعَرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْلَقُونَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي مُبَلَّاءَ لَا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قُرْبُ مُبْلَغٍ أَوْ عِى مِنْ سَامِعٍ -

بلدہ (مکہ) نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا ہاں۔ پھر پوچھا یہ کون سا دن ہے۔ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے گمان کیا کہ آپ اس دن کا نام اور رکھیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا یہ دن قربانی کا نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا آج کے دن سے (تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبرو و تم پر حرام ہو۔ جس طرح تمہارے اس دن۔ اس شہر اور اس مہینہ میں قتل و غارت گری اور آبرو و ریزی حرام ہے۔ اور (اے لوگو!) عنقریب تم اپنے پروردگار سے ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کو پوچھے گا۔ خبردار ہو کہ میرے بعد

دُمْتَفَقَّ عَلَيْهِ

(یعنی میری وفات کے بعد) تم گمراہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض لوگ تمہارے بعض لوگوں کی گردنیں مارنے لگیں۔ خبردار ہو کیا میں نے اپنا فرض ادا کر دیا (یعنی احکام الہی تم کو پہنچا دیئے) ہم نے عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ آپ نے احکام خداوندی کو اپنی امت کو پہنچا کر اپنا فرض رسالت پورا کر دیا) پھر آپ نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہ! تم میں سے جو لوگ یہاں موجود ہوں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں اس لئے کہ بعض وہ لوگ جن کو پیام پہنچایا جائے، وہ (براہ راست) پیام کو سننے والوں سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

گیا ہوں اور بارہوی کو رمی کا وقت

حضرت ذہرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا۔ میں کنکریاں کب ماروں؟ انھوں نے جواب دیا جب تیرا امام کنکریاں مارے اُس وقت تو بھی مار۔ میں نے دوبارہ پھر ہی کہا۔ تو انھوں نے جواب دیا ہم انتظار کرتے تھے۔ جب دن ڈھل جاتا تھا تو ہم کنکریاں مارتے تھے (بخاری)

۲۵۴۲ وَعَنْ وَبَرَّةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْحِجَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهِ فَأَعَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةُ فَقَالَ لَنَا نَحْنُ فَذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا - (رواہ البخاری)

رمی جمرات کی ترتیب

حضرت سالم، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے نزدیک جمرہ پر (جو مسجد خیف کے قریب واقع ہے اور جس کا نام جمرہ اُولیٰ ہے) سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے، پھر آگے بڑھتے، اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رخ کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دعا مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر جمرہ وسطیٰ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے پھر بائیں جانب بڑھتے اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رخ کھڑے ہوتے اور دعا کرتے اور ہاتھ اٹھاتے اور دیر تک کھڑے رہتے۔ پھر جمرہ ذات العقبہ پر نالے میں کھڑے ہو کر سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے اور اُس کے قریب دیر تک نہ ٹھہرتے۔ پھر واپس آتے اور کہتے کہ اسی طرح میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

۲۵۴۳ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى أَثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَسْهَلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيَسْهَلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقِبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَضْرِبُ فَيَقُولُ هَكَذَا أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ - (رواہ البخاری)

مٹی میں رات ٹھہرنا واجب ہے یا سنت؟

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عباس بن عبد المطلبؓ نے رسول اللہ صلی اللہ

۲۵۴۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَسَاذَنَ الْعَبَّاسُ بَشَنَ

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
بَنِيَّتَ بِمَكَّةَ لَيَالِي مِثْلِي قَيْنَ أَجَلٍ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ
لَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عبدالطلب سے اس امر کی درخواست کی کہ مئے کے قیام کی راتوں میں ان کو مکہ
رہنے کی اجازت دیدی جائے تاکہ وہ زمزم پر لوگوں کو پانی پلائیں آپ نے
اجازت دیدی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبیل زمزم پر

۲۵۲۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السَّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ أَذْهَبَ إِلَى أُمِّكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ آتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَحْمِلُونَ فِيهَا فَقَالَ اْعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا الْغَزْلُ حَتَّى أَصْنَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمزم کی
سبیل پر تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی
فضل سے کہا تو اپنی ماں کے پاس جا اور ان کے پاس سے رسول اللہ کے
لئے پانی لا۔ حضور نے فرمایا مجھ کو یہی پانی پلاؤ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا
رسول اللہ لوگ اس پانی میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسی
میں سے پلاؤ۔ پس آپ نے پانی پیا اس کے بعد آپ چاہہ زمزم پر تشریف
لائے اور آل عبدالمطلب (اس وقت) پانی پلانے میں کوشش اور
محنت سے مصروف تھے۔ حضور نے ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کام میں مشغول ہو
تم ایک کار خیر انجام دے رہے ہو۔ پھر فرمایا اگر مجھ کو اس کا خوف نہ
ہوتا کہ میرے ہاتھ لگاتے ہی تم پر لوگ ٹوٹ پڑیں گے (پانی بھرنے کے
لئے) تو میں اونٹنی سے اترتا اور، اپنے مونڈھے کی طرف اشارہ فرما

(رداۃ البخاری)

ہوئے کہا، رسی کو اس پر رکھتا (یعنی زمزم سے پانی کھینچنے کے لئے رسی کو مونڈھے سے سہارا دے کر چلتا)۔ (بخاری)

آنحضرت کا طوافِ دُاع

۲۵۲۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالنَّحْصَبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَهُ - (رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر، عصر،
مغرب اور عشا کی اور مقامِ محصب میں کچھ دیر سو رہے پھر سوار
ہو کر بیت اللہ کی طرف چلے اور طواف کیا۔ (بخاری)

آنحضرت نے ترویہ اور نفر کے دن ظہر و عصر کی نماز کہاں پڑھی؟

۲۵۲۷ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ كُنْتُمْ هُنَا فِي نَارِ طَرِيقِهِمْ
أَنَّ بَنِي مَالِكٍ قَدِمُوا أَخَذُوا فِي شَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ
يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمَنْى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ
يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلْ كَمَا
يَفْعَلُ أَمْرًا وَكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے
سنا کہ وہ بات بتاتے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سیکھی ہے یا معلوم کی ہے۔ آنحضرت تاریخ کو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی؟
انھوں نے جواب دیا مئے میں۔ پھر میں نے پوچھا کہ وہاں کے دن تیرھویں
تاریخ کو (آپ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انھوں نے جواب دیا مقامِ ابطح
میں۔ پھر میں نے کہا تو اسی طرح کہ جس طرح تیرے سردار کرتے ہیں (بخاری و مسلم)

ابطح میں قیام سنت ہے یا نہیں

۲۵۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَّوْلُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ
إِشْمَانُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مقامِ ابطح میں اترنا سنت نہیں ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہاں صرف اس لئے اترے تھے کہ وہاں سے واپسی میں